DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226397

UNIVERSAL
LIBRARY

ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر

تصنيف دين المفسرين حجة العلمين برهان المحققين قدوة الواصلين زبدة العارفين مقتدى السالكين مقبول بارگاه صمدي مورد انوار ديان ملك محمد بن خواجه حسام الدين المشتهر بالسيد محمد خان غفر الله لهما

ترجمان القرآن

بلطائف البيان

تفسير كلام رحمن بامتمام شيخ دين الدين كه در سلك زهاد عباد متسلك گشته بصلاح الدين تعالى عن شر الدنيا ووفاة الدين

در مطبع سعيد لاهور طبع يافت

CHECKED 1956
CHECKED. 1951 1952
Checked 1965
Checked 1975

سورۃ الاعراف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ اعراف کی ہے مگر آیہ ۱۶۳ واسألھم عن القریۃ سے واذ نتقنا الجبل فوقھم تک یہی قول ہے ابن عباس ابن زبیر کا حسن و مجاہد و عکرمہ و عطا و جابر بن زید بھی اسی کے قائل ہیں قتادہ نے کہا ایک آیت اعراف کی واسألھم عن القریۃ مدنی ہے باقی سب مکی ہیں حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سورت کو مغرب میں دو رکعت کے اندر پڑھتے تھے اس میں دو سو چوبیس آیتیں ہیں ابن کثیر نے فقط اتنا کہا کہ یہ سورت مکی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المص ۱ اول سورہ بقرہ میں کلام متعلق بحروف مقطعہ بسط کے ساتھ گذر چکا ہے ابن عباس نے کہا انا اللہ افصل یہی قول سعید بن جبیر کا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ یہ اور مثل اسکے دوسرے فواتح سور قسم ہے جو اللہ نے کمال بڑائی کا اپنا نام رکھا ہے اللہ کے ناموں میں سے سدی نے کہا اسکے معنے ھو المصور ہیں وطی نے کہا ھو اللہ الرحمن الصمد ضحاک نے کہا انا اللہ الصادق اسکے سوا اور بھی اقوال ہیں لکھے سب اٹکل ہے یا تفسیر بحر و ظن کوئی قول جو ان میں حجت نہیں ہے حق صحیح یہی ہے کہ اللہ ہی جانے کہ ان حروف سے کیا مراد ہے یا اسکا ایک نبی اور اسکی کتاب میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معنے اسکے کہے تو ہم کیا ہیں جو اسکو سمجھ سکیں دل کو اس بات کا نہایت قلق ہے کہ بعض سلف اور اکثر خلف نے کیوں اسطرف التفات کیا ہے

کتٰب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ لتنذر بہ وذکری للمؤمنین ۲ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء ط قلیلا ما تذکرون ۳

یہ کتاب اتری ہے تجھکو سو اسکے پہنچانے سے تیرا جی نہ ڈرکے کہ خبردار کردے تو اس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو چلو اس پر

جو اوتر تم کو تمہارے رب سے اور نہ چلو اوس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے تم کم دھیان کرتے ہو ف مجاہد و قتادہ و سدی نے کہا حرج انجگہ بمعنے شک ہے بعض نے کہا تنگی نکرا سکے پہونچانے اور اس سے ڈر نہیں بلکہ جیسا صبر رسل اولعزم نے کیا تھا ویسا صبر تو بھی کر اسی لیے یوں کہا کہ خبردار کردی تو اس سے یعنے کافرون کو اور نصیحت ہو واسطے مومنوں کے پھر ساے عالم کو مخاطب کرکے یوں فرمایا کہ پیروی کرو آثار نبی امی کی جو لایا ہے پاس تمہارے کتاب طرف سے تمہارے رب کے بلکہ ہر شے کے مالک و رب کی طرف سے اور نہ چلو راہ پر کسی اور کے سوا اوس کے جو رسول لایا ہے نہیں تو تم حکم خدا سے طرف حکم غیر خدا کے عدول کروگے تم کو دھیان کم ہے کقولہ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ وقولہ وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وقولہ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ف فتح البیان کا بیان ہے کہ مراد کتاب سے یہان قرآن ہے یعنی اوتنا جو کہ وقت نزول اس آیت کے اوترا تھا حرج بمعنے ضیق ہے یعنے اگر لوگ تجھ کو جھٹلائین یا ستائین تو بھی تو اس کتاب کو اُنکے کان مین ڈالدے و تنگ نہ ہو والہ تیرا حافظ و ناصر ہے لوگون سے ڈرنا کیا یا یہ مراد ہے کہ اگر لوگ ایمان نہ لائین تو تو دلتنگ نہ ہو تجھ پر یہی ابلاغ ہے نادر کچھ پایا اس کتاب کے مُنزَل مِن اللہ ہونیمین کسیطرح کا شک و شبہ نکر اس بنیاد پر یہی حضرت کو باب تحریض سے ہے یعنے مراد امت ہے کہ کوئی اُمتی اسکے کلام اللہ ہونیمین شک لائے یہ کتاب ایسی اوتری ہے کہ لوگون کو ڈرایا جاوے صاحب یقین کا اقدام بصدت سے ہوتا ہے قوت نفس سے مباشر امر و متوکل علی اللہ ہوتا ہے نہ شک کرنیوالے کا یہ کتاب مستطاب انذار ہے مومنین کے لیے تذکار ہے تخصیص مومنین کی اسی لیے ہے کہ اثر اسکا انہین زیادہ ہوتا ہے اس تخصیص انذار کی ساتھ کفار کو لکلی اتَّبِعُوا خطاب ہے کافہ مکلفین کو مراد وَمَا أُنْزِلَ سے کتاب ہے اس کتاب کے مثل سنت ہے بدلیل مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاللَّهُ الزَّحْمَةُ یا یہ امر ہر حضرت اور امت کو یا امت کو بعد امر حضرت کے ساتھ تبلیغ کے گویا یہ کتاب بے واسطہ حضرت امت پر اوتری ہے رازی نے کہا لفظ مَا أُنْزِلَ شامل کتاب و سنت دونو ہے الیکم اسلیے کہا کہ گویا سب ہی پر نازل ہوئی ہے خطاب ہے کل کو بیضاوی کا لفظ یہ ہے وَمَا أُنْزِلَ عام ہے قرآن و سنت کو لقولہ سبحانہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ انتہے حسن نے کہا اے ابن آدم تو مامور ہے ساتھ اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واللہ کوئی آیت نہین اُتری ہے مگر تجھ کو چاہتا اوسکا کہ کس مقدمے مین آئی ہے وہب سے یا خطاب ہے کفار کو کہ اے مشرکو اس کتاب پر چلو کفر و شرک کو چھوڑدو مگر اول اول ہے امت کو منع کیا ہے اتباع اولیا غیر اللہ سے کہ اُنکو نہ پوجو نہ اُنکو اللہ کا شریک ٹھیراؤ جیسے شیاطین کہان منجم رمال وغیرہم ہین مجاہد نے کہا یعنے نہ ٹھیراؤ دل کسی ایک کے بھی شیاطین جن و انس سے کہ وہ باعث ہون

تم کو اسوا اور مدد گار چھوڑ کر کسی طرف رب کے بھروسے ہو باطرف ما اُنزِلَ کے یعنے سوا قرآن مجید کے کسی اور شی کی تقلید دین میں نکرو نہ سوا اللہ و رسول کے کسی کو اپنا ولی ٹھیراؤ جس طرح کہ اہل جاہلیت طاعت و پرستار کرتے تھے اونکی تحلیل و تحریم پر چلتے تھے اسکی مذمت کی فرارت لَا تَتَّبِعُوا سے اتخاذ ہے یعنے اسکو چھوڑ کر اور اولیا تلاش کرنا منع ہے رازی نے کہا یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ تخصیص عموم قرآن کی ساتھ قیاس کے جائز نہیں ہے اسلیے کہ عموم منزل من عند اللہ ہے اور اللہ نے متابعت مَا اُنزِلَ اِلَیْکُمْ کی واجب کی ہے تو عمل کرنا عموم قرآن پر واجب ہے پس جب یہ واجب ہوا تو قیاس پر چلنا منع ہوگا ورنہ تناقض لازم آویگا اتنے تھوڑا دیہان کرتے ہو خوب غور و فکر نہیں کرتے درنہ حق بات سمجھ جاتے

رسولوں کو وَکَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْهُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِیْنَ ۝ کتنی بستیاں ہمنے کھپا دیں کہ پہونچا اونپر ہمارا عذاب رات یا دوپہر کو سوتے پہر بھی تھی اتنی پکار جب پہونچا اونپر ہمارا عذاب کہنے لگے ہم تھے گنہگار سو ہمکو پوچھنا ہی نہیں جنکے پاس رسول بھیجے تھے اور ہمکو پوچھنا ہے رسولوں سے پھر ہم احوال سنا دینگے اونکے اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب تھے ف یعنی بسبب مخالفت رسل کے بہت سے گاؤں کفر بدیں کے برباد کر دیے گئے انکو دنیا کی رسوائی آخرت کی دولت حاصل ہوئی کما قال تعالے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ وقولہ فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ وقال تعالٰی وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ رات اور دوپہر کا ذکر اسلیے فرمایا کہ یہی دونو وقت غفلت و لہو کے ہوتے ہیں ایسے وقت میں اللہ کا عذاب عقاب آتا ہے کما قال اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ وقال اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ غرضکہ جس بستی پر اللہ کا عذاب رات یا دن کو آیا تھا وہ وقت آنے عذاب کے بجز اعتراف ذنب کے اور کچھ نہ کہہ سکی یہی کہنے لگے کہ ہاں ہم ہی قابل مؤاخذہ تھے کقولہ تعالٰی وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْیَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً الی قولہ خَامِدِیْنَ ابن جریر نے کہا اس آیت بین دلالت واضحہ ہے صحت روایت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے مَا هَلَكَ قَوْمٌ حَتّٰی یُعْذَرَ

من القرن ہم ہلاک ہوئی کوئی قوم یہانتک کہ عذر کیا اپنی جانون کا ابن سنان نے عبد الملک سے کہا کہ کس طرح ہوتا ہی
اونہون نے آیت باب پڑہی یعنے معذبین مقرر ہوتے ہین اپنے گناہون کے تب ہی اُنپر عذاب اترتا ہے یہ نزول نقمت
باس الٰہی کا استحقاق سے ہوتا ہی نہ احق آنے سے سوال رسل کا ہوگا کقولہ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ
الْمُرْسَلِينَ وقولہ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
غرضکہ قیامت کے دن اللہ امتون سے یہ سوال کرے گا کہ تمنے ہمارے رسولون کو کیا جواب دیا رسولون سے یہ پوچہیگا کہ
تمنے ہماری رسالت اُنکو پہونچادی یا نہین ابن عباس نے کہا یعنے لنسئلن الرسل عما بلغوا حدیث ابن عمر
مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم سب داعی ہو تم سب سے سوال عیت کا ہوگا امام رجال سے پوچہا جاویگا رجل سے سوال اوسکے
اہل کا ہوگا عورت سے شوہر کے گہر کا سوال ہوگا بندی سے مال سید کا سوال کیا جاویگا رواہ ابن مردویہ لیث نے
کہا ابن طاوس نے یہ حدیث مجہ کہی پہر یہ آیت پڑہی فلنسئلن الخ یہ حدیث صحیحین مین بہی آئی ہے لکن بدون
اس زیادۃ کے ابن عباس نے کہا فلنقصن علیہم کا مطلب یہ ہے کہ کتاب سنانے اکار کرینگے وہ اُنکے اعمال کا
حال کہینگی غرضکہ اللہ اپنے بندون کو خبر دیگا اونکے ہر قول و عمل کی قلیل ہو یا کثیر جلیل ہو یا حقیر اسلیے کہ اللہ شہید
ہر شے پر کوئی شے اوسے غائب نہین ہی نہ کسی شے سے وہ غافل ہوتا بلکہ اُنکے اشارے سینے کی چہپی باتون کا
عالم ہے ایک پتہ جہڑتا ہے تو اوسکو معلوم ہوجاتا ہے زمین کی تاریکیون مین اگر ایک دانہ ہوتا ہے تو اوسکی خبر رہی
اوسکو ہوتی ہی ہر گیلا سوکہا کتاب مبین مین لکہا ہوا ہے ف فتح البیان کا بیان یہ ہی کہ قریہ وہ جگہہ ہی جہان لوگ
جمع ہون مراد خود گاؤن ہی یا گاؤن والے باس کہنے مین عذاب کی بیات مراد ہے یعنے ستومین یا دقت قیلولے
کے حرف او وسطی تفصیل کے ہے نہ وسطی تنک کے قوم لوط علیہ السلام پر رات کو عذاب آیا تہا قوم شعیب پر وقت
دوپہر کے قیلولہ کہتے ہین جناب نبی و ولی مجرد استراحت کو اوسوقت پر بسبب شدت گرمی کے بدون حواب کے جو کہ یہ
دونو وقت سکون و آرام کے ہوتے ہین اسلیے آنا عذاب کا ان اوقات مین بالقطع و الجزم واروہ ہی تاکہ اسباب
امن و راحت پر دہوکانہ کہاوین مطلب یہ کہ ایسے وقت مین ناگہان بحالت غفلت عذاب آیا جسکی توقع نہی نہ
پہلے سے کچہ علامت اسکی نظر آئی اس مین وعید تخویف ہی وسطی کفار کے گویا اُنسے یہ بات کہی ہی کہ تم اسباب امن
و راحت پر مغترنہ ہو فریب کہاؤ بازی مین نہ آؤ اللہ کا عذاب جب آتا ہے تو اسیطرح ایک دفعہ یکایک بے نشان و
گمان آجاتا ہے لوگ اوسوقت اپنے گناہون کا اقرار کرنے لگتے ہین دہوکے بمعنے دعا ہے یعنے پکار اور استغاثہ
کرنا یا بمعنے ادعا یعنے جسرو دین کا دعوی کرتے تہے اب اُنکے بطلان و فساد کا اعتراف کرتے ہین سوم انکسی

بھی پوچھینگے یعنے بطور گھڑکی اور ڈانٹ کے کہ کہو تم نے رسل کو انکی دعوت کیطرف توحید حق کے کیا جواب دیا انکا کہنا مانا یا نہین انکی بات سنی یا نہین یہ وعید شدید ہی حق ہین اہم و اہل عمل کے اور رسولون سے بھی دریافت کرینگے کہ تمنے ہما۔ احکم انکو پہونچایا یا نہین دیا اور تمنون نے تم کو کیا جواب دیا کس نے مانا کس نے نہ مانا اُرسل الیہم سے انبیاء مراد ہین اور مرسلین سے ملائکہ ابن عباس نے کہا لوگون سے سوال مرسلین کا ہوگا اور مرسلین سے سوال تبلیغ کا سدی نے کہا یہ کچھ معارض اوس آیت کریمہ کے نہین ہے وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ اسلیے کہ سوال آخرت کئی مین کسی مین ہوگا کسی مین نہ ہوگا یہی حال سارا امور ظاہر التعارض کا ہے جسکو کسی جگہہ ثابت کیا ہے کسی جگہہ نفی کی ہے کہ وہ سب تعارضات محمول ہین تعدد مواقف و اختلاف مواطن پر حالانکہ اوسدن کا طول بھی ایک مثل طول ہوگا ہم اوسکو سارا احوال سنا دینگے یعنے رسل و مرسل الیہم کو اسلیے کہ ہم عالم سر و علانیہ ہین کچھ ہم سے ابلاغ رسل و عدم اجابت الہم سے غائب نہین ہے جو کچھ درمیان انبیاء و امم کے گذرا ہے وہ سارا حال ہمکو من وعن معلوم ہے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝ تول اُسدن تہیک ہے ہر جسکی تولین بھاری پڑین سو وہی ہین جسکا بھلا ہوا اور جسکی تولین ہلکین پڑین سو وہی ہین جو ہارے اپنی جان اسپر کہ ہماری آیتون سے زبردستی کرتے تہے ف ہر شخص کے عمل تکے جاتے ہین موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور حسب سے موافق حکم کیا اور بمحل کیا تو اوسکا وزن بڑہگیا اور وہ کہا وہی کیا پس کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت مین وہ کاغذ تولینگے جسکے نیک کام بھاری ہوئے تو بے کام نجاتے گئے اور ہلکے ہوئے تو پکڑا گیا انتہی اللہ نے فرمایا کہ اعمال کا ترازو مین تمناون قیامت کے حق ہے یعنے اللہ کسیپر ظلم نہین کرتا کقولہ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ وقال تعالٰی إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا وقال تعالٰی فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ وقال تعالٰی فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ف قیامت کے دن ترازو مین جو چیز رکہی جاویگی وہ اعمال ہین اگرچہ اعراض ہونگے مگر اللہ سبحانہ اوسکو اجساد کردیگا نعیمی نے کہا یہ قول مروی ہے ابن عباس سے جس طرح

صحیح مین آیا ہے کہ سورۂ بقرہ وآل عمران دن قیامت کو دو بادل یا دو جھتری یا دو پرندون کے پرّے کیطرح پر آوینگی اسیطرح قصہ قرآن پاک کا صحیح مین آیا ہے کہ وہ پاس قرآن خوان کی صورت مین ایک حسین خوشرنگ کی آویگا وہ کہیگا تو کون ہی قرآن کہیگا مین قرآن ہون مین نے تجھکو رات کو جگایا دن کو پیاسا رکھا حدیث برابر مین قصہ سوال قبر کا آیا ہے کہ موت کے پاس ایک حسین اللون طیب الریح آویگا وہ کہیگا تو کون ہی کہیگا مین تیرا عمل صالح ہون اسکا عکس شان کافر ومنافق مین ذکر کیا ہی دوسرا قول یہ ہی کہ وزن کتاب اعمال کا ہوگا نہ خود اعمال کا جسطرح حدیث بطاقہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی کو لاکر ننانوے سجل یعنے طومار نامہ اعمال اُسکے ایک پلہ میزان مین رکھینگے ہر سجل مد بصر تک ہوگا پھر وہ بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ لاوینگے جس مین لا الٰہ الا اللہ لکھا ہوگا وہ شخص کہے گا ای رب یہ بطاقہ کے ساتھہ ان سجلات کی کیا ہستی ہے اللہ تعالی فرماویگا تجھہ پر ظلم نہ ہوگا پھر اوس پرچے کو پلہ ترازو مین رکھینگے حضرت فرماتے ہین فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ یعنے وہ طومار گنہون کے ہلکے ہوجاوینگے وہ پرچہ بھاری ہوجاویگا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِنَحْوِهٰذَا وَصَحَّحَهٗ ؎

مَهْمَا تَفَكَّرْتُ فِي ذُنُوْبِيْ ۔۔۔ خِفْتُ عَلٰى قَلْبِيْ احْتِرَاقَهٗ

لٰكِنَّهٗ يَطْفِيْ لَهِيْبِيْ ۔۔۔ بِذِكْرِ مَا جَآءَ فِي الْبِطَاقَةِ

تیسرا قول یہ ہی کہ صاحب عمل کو تولین گے جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ لائین گے دن قیامت کے ایک شخص مرد وہ اللہ کے نزدیک برابر ایک پرشہ کے نہ ہوگا پھر یہ آیت پڑہی فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا مناقب عبداللہ بن مسعود مین آیا ہے کیا تم تعجب کرتے ہو وقت ساقین ابن مسعود کی قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے وہ دونون زیارہ بھاری ہونگے ترازو مین بکہ احد سو ابن کثیر نے کہا جمع درمیان ان آثار کے ممکن ہے اسطرح پر کہ یہ سب برصحیح ہین کبھی اعمال کا وزن ہوگا کبھی محل اعمال کا کبھی فاعل اعمال کا کبھی نامہ اعمال کا واللہ اعلم ف فتح البیان مین کہا ہو اُس انصاف کے دن مین جسمین جور نہوگا وزن کا ہونا حق ہی کیفیت وزن مین اہلعلم کا اختلاف ہے کسی نے کہا صحائف اعمال بذات حقیقی موزون ہونگے یہی صحیح ہی اسپر دلیلین قائم ہین کسینے کہا نفس اعمال تلینگے گو اعراض ہون کسینے کہا نفس اشخاص وزن کیجاوینگے کسینے کہا وزن وسیزان بمعنی عدل وقضا ہی ذکر انکا بطور ضرب المثل کے کیا ہو لکن یہ تاویل جو کس نہین اگرچہ مجاہد وزجاج اسکے قائل ہین براہ اشاعت لسان مگر پر زجاج نے یہ کہا ہے کہ اول وہی بات ہی کہ اتباع اسانید صحاح کا کیا جاوی سیخ مجہ کی ترازو مانی جاوی قشیری نے کہا زجاج نے اچھی بات کہی اسلیے کہ صراط دین حق پر اور جنت ونار وارد ارواح پر نہ اجساد پر اور شیاطین وجن

اخلاق مذمومہ پر اور طاعۃ اخلاق و قوی محمودہ پر محمول نہیں ہیں صدر اول میں اسی کا اجماع ہوا ہے کہ ہیں
ظواہر کو پکڑنا چاہیے بدون تاویل کے سو جب یہ خمسہ تاویل مجمع علیہ ہوا تو اضافہ بظاہر وجب ٹھیرا یہ ظواہر حکم نصوص
میں ہو گئے انتہے غرضکہ حق بات وہی قول اول ہے کہ وجود میزان اور وزن صحائف اعمال کا ثابت ہو جو لوگ
حمل ان ظواہر کا حقائق پر مستبعد خیال کرتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل شرعی اس استبعاد پر موجود نہیں ہے
یہی نرا استبعاد عقلی ہے سو عقل کیا شے ہے جو دین میں حجت ٹھیر سکے ہمنے مانا کہ انکی عقل اسکو قبول نہیں کرتی
پڑی نہ کیا کرے اور قوم کی تو عقل نے جنکے عقول سے برابر اتقوی راصح واسلم ہیں اس ظاہر کو قبول کیا
ہے وہ قوم جماعت صحابہ و تابعین و تبع تابعین و گروہ محدثین و زمرہ سو حدین بیشمین کی ہے پھر بدعات آئی اہل بدع
ظاہر ہوئے جیسے ایک اندھیری رات اور کالی کوٹھری جس نے جو چاہا کہا بکا شرع حق کو پس پشت ڈالدیا کاش یہ
ایسے احکام عقلیہ لاتے جس پر عقلا اتفاق کرتے اور انکا قبول متحد ہوتا مشکل تو یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے عقل پر مدعی اس
امر کا ہے جو مطابق اوسکی ہوئے نفس کے ہے یا موافق اوسکے مذہب منتحل کے سو جسطرح انکے مذہب میں تناقض
ہیں اسیطرح انکے عقول ہی باہم تناقض رکھتے ہیں ان اسباب کو ہر منصف جانتا ہے اور جو کوئی اسکا انکار کرے
تو اسکو چاہیے کہ اپنی فہم و عقل کو شوائب تعصب و تمذہب سے پاک صاف کرے کہ اوسوقت اوسکی آنکھوں
میں صبح روشن ہو جاویگی میزان و وزن کا ذکر قرآن میں بہت جگہہ آیا ہے احادیث بھی اس باب میں کثرت
سے آئی ہیں کتاب و سنت منتی ہیں جاجت التفات کیطرف کسی تاویل تحریف تعطیل کے باقی نہیں ہے، اسہ
صادق ہے رسول مصدوق ہیں صباح مثنی ہے صباح سے مشعل کے آگے حاجت چراغ کی سورج کے روبرو
ضرورت ستارے کی کیا ہے پس جس کسی کے موازین اسکے حسنات بفضل اللہ گران ہوئے وہ فائز ثواب
ناجی از عذاب ہوا موازین جمع ہے میزان کی میزان کا بھاری ہونا ثقل صحائف اعمال سے ہوگا کسی نے کہا جمع
ہے موزون کی یعنے جسکے اعمال ہر زونہ راجح ہوئے وہ مفلح ہے لکن اول اولی ہے ظاہر لفظ یہ ہے کہ ہر عمل کے لیے
کوئی ایک میزان ہوں گے جن میں ہر ایک قسم کا عمل تولا جاویگا بعض نے کہا نہیں بلکہ ایک ہی ترازو ہوگی
مگر بلفظ جمع ذکر کیا ہے جسطرح کوئی کہے کہ ہم نے مسئلہ کو چھوٹوں پر گئے یا اسلیے جمع کیا ہے کہ ترازو میں دو پلڑے
ایک شاہین ایک نے بان ہوتی ہے وزن بغیر ان سب کے نہیں ہو سکتا یہ حال ہو نہیں کا ہوگا کہ انکی ترازو کا پلہ بھاری
ہوگا ہے کفار و فجار انکی ترازو سیئات کی وجہ سے براہ عدل الٰہی ہلکی پڑے گی وہ بسبب تکذیب وجحود آیات
الٰہی کے خاسر نفس ہونگے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اکثر علما کے نزدیک وزن اعمال سے مسلمانوں کے ہوگا کفار کے

اعمال سرے ہی سے حبط ہین انکے لیے ترازو کھڑی نہ ہوگی بدلیل فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بعض نے کہا وزن تو ہوگا گو پلا بھاری نہ ہوتا کہ عذاب مین تخفیف کیجاوے ظاہر نظم قرآنی یہی ہے پھر جسکے حسنات وسیئات برابر ہین اوسکا ذکر نہین کیا سکوت فرمایا یہ ایک قول ہے اہل اعراف ہونگے کہ بھی قسم اول مین ہی درج ہوجاتے ہین لقولہ تعالے خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ عسے کا لفظ اللہ کیطرف سے بمعنے تحقیق ہوا کرتا ہی نہ بمعنے شاید علما نے اسکی تصریح کی ہے حافظ میزان مین ایک تالیف مستقل کی ہی اوس مین لکھا ہے کہ تعدد وعدم تعدد میزان مین اختلاف ہی صحیح عدم تعدد ہی وزن بعد حساب کے ہوگا اعمال کفرہ مین تخفیف عذاب کی جائیگی جسطرح کہ حق مین ابو طالب کے آیا ہے یہی صحیح ہے کَمَا قَالَ الْقُرْطُبِيُّ سخاوی نے کہا یہ مخصوص بابیطالب ہے لکن معتمد وہی قول قرطبی کا ہے کوئی وجہ تردد کی اوس مین نہین ہے حدیث بطاقہ کو احمد وابن ماجہ وابن حبان و حاکم وابن مردویہ وبیہقی نے ابن عمرو بن العاص سے مرفوعًا بطول روایت کیا ہی حاکم و ترمذی نے صحیح بتایا ہے سند احمد حسن ہے بجل بمعنے کتاب وکاتب ہے بطاقہ کہتے ہین رقعہ صغیرہ کو یعنے ذرا سا پرچہ کاغذ کا یا ٹکڑا کپڑے کا حاصل مقام یہ ہی کہ وزن سب کے اعمال کا ہوگا کیا مومن وکیا کافر گروہ کافر جسکے عمل بالکل حبط ہین یہ جبر کا فرکے کہ حسنات بھی ہونگے اوسکا عذاب بیقدر سبک کردیا جاویگا گو خلود نار سے ناجی نہ ہوگا اسلیے کہ بعض کفار سے بھی بعض اعمال خیر صادر ہوتے ہین اول تو اُنکا عوض دنیا ہی مین ہوجاتا ہے کہ مال ملا اولاد ہوئی صحت بدن رہی عیش وآرام کیا عمر زیادہ پائی دولت وثروت جمع کی اور اگر بدلا باقی رہا تو وہان تخفیف عذاب ہوگی واللہ اعلم وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ہم نے تم کو جگہ دی زمین مین اور بنادین تم کو اوس مین روزیان تم تھوڑا شکر کرتے ہو ف اللہ نے اپنے بندونپر یہ منت رکھی کہ زمین انکے لیے مقرر ٹھیرایا اوس مین پہاڑ رکھے نہرین بہائین منازل وبیوت مقرر کیے منافع زمین انکے لیے حلال ومباح کردیے بادل کو مسخر کیا کہ اونکی ارزاق کیواسطے برسا کرے ارض کو محل مکاسب ومعیشت بنایا اسباب کو مہیا کردیا تجارت کی نکالدی معہذا اکثر لوگ کم شکر بلکہ ناشکر ہین کقولہ تعالے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ صواب یہ ہے کہ لفظ معایش بغیر ہمزہ کے پڑہی جاوے اکثر اسپر ہین مگر عبد الرحمان بن ہرمز اعرج نے ہمزہ سے پڑہا ہے وزن اوسکا مفاعل ہے یا ی تحتیہ اصل کلمہ ہے بخلاف مدائن وصحائف وبصائر کے کہ یا ی تحتیہ الممنین زائد ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد تمکین سے تملیک ہے یعنے ہمنے تم کو زمین مین مالک بنایا جگہ دی تصرف کی قدرت عطا کی معیشت سے مراد طعام وشراب ہے جسسے انسان کی زیست ہوتی ہی قاموس مین کہا ہے

عیش بمعنے حیات ہے اور نیز بمعنے طعام و خبز زجاج نے کہا معیشت عام ہے جمیع وجوہ منافع کو جن سے رزق ملتا ہے جیسے زرع و ثمار و ارباح مکاسب و تجارات و منافع صناعات یہ سب کے دینے سے ملے ہیں اسی نے سکھائی پڑھائی ہیں یہ اوسکا انعام و احسان ہے بندو پر معہذا وہ قلیل الشکر کثیر الکفران ہیں حقیقت شکر کی یہ ہے کہ نعمت کو تصور کرکے اوسکا اظہار کرے ستر و نسیان نعمت کا ضد شکر ہے وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ہمنے تم کو پیدا کیا پھر صورت دی پھر کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا مگر ابلیس نہ تھا سجدہ والوں میں ف اللہ نے بنی آدم کو شرف آدم علیہ السلام پر آگاہ کیا ابلیس کی عداوت انکے باپ سے بیان کی فرمایا اوسکے جی میں تمہارا اور تمہارے باپ کا حسد تھا تم اوس سے بچکر چلو اوسکے طرائق کا اتباع نہ کرو فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا تھا مگر ایک ابلیس نے نہ کیا کقولہ تعالیٰ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ یہ اسطرح پر کہ جب اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے طین لازب سے بنایا بشر کی صورت کیا اپنی روح اوسکے اندر پھونکی تو سب فرشتوں کو حکم دیا کہ تم برائے تعظیم شان رب تعالیٰ جلالہ آدم کو سجدہ کرو سب نے حکم سنکر مانا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا عدول حکمی کی یہی بات مختار ابن جریر ہے کہ مراد اس سب سے آدم علیہ السلام ہیں ابن عباس نے کہا پیدا کیا تم کو یعنے صلب جال میں پھر صورت دی تمکو یعنے ارحام نساء میں بعض سلف نے کہا مراد اس سے ذریت ہے ربیع سدی قتادہ ضحاک کا قول یہ ہے کہ مراد خَلَقْنٰكُمْ سے آدم ہیں صَوَّرْنٰكُمْ سے ذریت ہے لکن اس میں نظر ہے اسلیے کہ بعد اسکے یہ فرمایا ہے کہ ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مراد آدم ہیں نہ ذریت جمع کا صیغہ اسلیے کہا کہ آدم ابوالبشر ہیں جسطرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے زمانۂ نبوی کے فرمایا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى حالانکہ مراد انکے آبا و اجداد ہیں جو زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں تھے لکن جبکہ وہ منت انکے آبا پر تھی جو انکی اصل ہیں تو گویا وہ منت ابنا پر واقع ہوئی ہے بخلاف کریمہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ الآیۃ کہ مراد اوس سے آدم ہیں اور مخلوق سلالہ سے ذریت آدم ہے کیونکہ خلقت ذریت کی نطفے سے ہوئی ہے یہ اسلیے صحیح ہے کہ مراد پیدا کرنا جنس انسان کا ہے نہ شخص معین کا واللہ اعلم ف فتح البیان میں ہے ہمنے آیت کریمہ سے کہ پیدا کیا ہمنے تمکو ثبت آدم سے پھر صورت دی ہمنے تمکو جبکہ تم سے میثاق لیا تھا اس نے کہا یہ احسن اقوال ہے کہتے ہیں یہ سجدہ قبل دخول جنت کے کرایا گیا تھا دن جمعہ کے وقت زوال سے عصر تک سب سے پہلے جبریل علیہ السلام نے کیا پھر میکائیل نے پھر

اسرائیل نے یہ خبر اسیل نے پہر ملائکہ مقربین نے ایک ابلیس نے نہ کیا یا کیا کیے یہ تین منفرد رہا اسکا ذکر بذیل ملائکہ تغلیبًا
آیا ہے یا یہ اوس جنس ملائکہ سے تہا جنکو جن کہتے ہین قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا
خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ○ کہا تجھکو کیا مانع تہا کہ سجدہ نہ کیا جب مین نے
فرمایا بولا مین اوس سے بہتر ہون مجھکو تو نے بنایا آگ سے اور اوسکو بنایا خاک سے ف مَا مَنَعَكَ کے معنی ہین
مَا أَحْوَجَكَ وَأَلْزَمَكَ وَاضْطَرَّكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ ابن کثیر نے کہا یہ قول قوی وحسن ہے اور ابلیس علیہ اللعنۃ
کا قول کہ مین اوس سے بہتر ہون عذر بدتر از گناہ ہے گویا یہ آوری حکم سے سلیم باز رہا کہ فاضل کو حکم سجدہ کرنیکا
مفضول کے لیے نہ ہونا چاہیے پہر جب مین بہتر ہوا اور آدم کہتر تو یہ پیر اسجدہ اوسکو کیسا وجہ بہتری کی
یہ ہے کہ مین آگ رخشندہ سے پیدا ہوا ہون آگ اشرف ہے خاک تیرہ سے لعین نے اصل عنصر کیطرف نظر کی
تشریف عظیم پر نظر نہ کی کہ اللہ نے آدم کو اپنے ہاتہ سے بنایا اپنی روح اوس مین پہونکی بلکہ مقابلہ بض مین قیاس
فاسد کیا جماعت ملائکہ ساجدین سے تبرک سجود الگ ہوگیا اسی لیے رحمت سے ناامید ہوا ابلیس نام پایا قیاس
مین چوک گیا یہ دعوی کیا کہ نار اشرف ہے خاک سے یہ نہ سمجہا کہ خاک مین رزانت حلم انارت تثبت ہر طین محل
نبات ونمو زیادت واصلاح ہے آگ کا کام جلانا طیش وسرعت کرنا ہے اسی لیے ابلیس سے اوسکے عنصر
نے خیانت کی آدم کو اپنے عنصر سے نفع ہوا رجوع انابت تذکانت انقیاد وتسلیم لامر اللہ اعتراف طلب توبہ
ومغفرت بحال یا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا پیدا ہوئے ہین ملائکہ نور سے ابلیس شعلہ نار سے آدم اس
سے جو بیان ہوا یعنے مٹی سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ مگر دوسرا لفظ یہ ہے کہ پیدا ہوئے فرشتے نور عرش سے جان آگ سے آدم شے
موصوف سے رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ بعض الفاظ مین اس حدیث کے سوائے صحیح کے اتنا اور بہی آیا ہے کہ پیدا ہوئی ہین حور
عین زعفران سے حسن نے تفسیر آیت باب مین کہا ہے قَاسَ اِبْلِيْسُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَاسَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ بِاِسْنَادٍ
صَحِيْحٍ ابن سیرین کا لفظ یہ ہے اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِيْسُ وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اِلَّا بِالْمَقَايِيْسِ
اسکی سند بہی صحیح ہے ف فتح البیان مین کہا ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ صیغہ امر کا واسطے فور کے ہوتا ہے
یہ بحث علم اصول مین مقرر ہے استفہام یہان واسطے گہڑکی کے ہے ورنہ اللہ جانتا ہے کہ کس لیے سجدہ
نہ کیا یہان مَا مَنَعَكَ کہا سورہ حجر مین فرمایا مَالَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ سورہ ص مین کہا اَنْ
تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اختلاف عبارات کا وقت حکایت کی دلیل ہے اس بات پر کہ ابلیس لعین نے ایک
معصیت مین تین معاصی ایک مخالفت امر دوسری مفارقت جماعت تیسرے استکبار مع تحقیر آدم مندرج کیے

سو ہر ایک معصیت بیان معاصی مین ہے دور دیک کی گئی لیکن وقت حکایت کر ہر موطن مین یا اقتصار ایک معصیت پر کیا دوسرے موطن مین ذکر پر اکتفا ہوا مگر حکایت تو بیخ سورۂ بقرہ اسراء و کہف و طہ مین سجدے سے ترک کی گئی ابلیس نے جواب مین کہا کہ مین آدم سے بہتر ہون مین آگ سے بنا وہ مٹی کا پتلا ہے فاضل ایسا کام سا تہہ مفضول کے نہین کرتا ہے یہ اور اعتقاد پر کہا کہ عنصر نار کو عنصر خاک سے افضل سمجھا اسلیے کہ آگ ایک جسم نورانی ہے اور طین ایک جرم ظلمانی حالانکہ عدو اللہ اس جگہہ چوک گیا یہ نجانا کہ عنصر خاک بہتر ہے عنصر آگ سو کئی طور پر جیسے نرمات وسکون وطول بقا مٹی مین اناۃ صبر علم حیا مثبت تحمل بردباری خاکساری ہر آگ مین خفت سبکی اضطراب سرعت نفوذ طیش ارتفاع حدت و نخوت ہوتی ہے معہذا طین جنت مین ہوگی نہ نار مین آگ عذاب ہے نہ خاک آگ واسطے تبخیر کے محتاج خاک سے مٹی مسبد وطہور ہے تراب سامان مہالک ہے نار سامان مہالک ہے آگ مظنہ خیانت وافنا ہے خاک مئنہ امانت وانا ہے مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے آگ مٹی کو تلف نہین کرسکتی لعین ان فضائل طین سے غافل رہکر قیاس فاسد کی بنیاد پر لغزش کر گیا نفی نے کہا ہے قیاس وقت وجود نص کے مردود ہے ابلیس کا قیاس عناد نہا ساتہہ امر منصوص کے خارج تہا صداب ہے انتہے اگر سابق الشقاوۃ نہ ہوتا اور اللہ کا کہا اوسکے حق مین برابر نہ اوترا تو وہ اس امر مین مقتدی ملائکہ مطیعین ہو جاتا اسلیے کہ عنصر ملائکہ نورانی ہے اور کا عنصر ناری ہے اصل قیاس ابلیس یہ ہے کہ اوس نے نار کو خاک سے افضل و اقوی سمجھا یہ نجانا کہ فضل اصل و جوہر سے نہین ہوتا ہے بلکہ طاعت و قبول امر سے ہوتا ہے اسلیے سو من جنسی متبر ہے کا فرقرشی سے اللہ نے آدم خاکزاد کو خاص کیا ہے ساتہہ ایسی اشیا کہ جو غیر مین نہین ہین یعنے اپنے ہاتہہ سے بنایا اپنی روح اوسکے اندر پہونکی فرشتون سے اوسے سجدہ کرایا ہر شے کے نام نشان سکہائے اجتبا و توبہ و ہدایت کا وارث بنایا اوس کے سوا اور بہت سے خصائص ہین یہ سب اسلیے ہوا کہ قدم مین عنایت خاصہ اوسکے حق مین سابق ہو چکی تہی و للہ الحمد ابلیس کو اوسکے کبر نے وارث لعنت و طرد و رد کیا اسلیے کہ ازل مین وہ شقی ٹہیر چکا تہا جعفر بن محمد نے کہا سب سے پہلے امر دین مین جس نے اپنی رائے سے قیاس کیا ابلیس ہے سو جو کوئی شخص ایسا کرے گا اللہ دن قیامت کے اوسکو قرن ابلیس ٹہیراوے گا اسلیے کہ وہ تابع ابلیس ہوا ہے قیاس مین قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ کہا تو اوتر یہان سے تجکو نہ ملیگا آ تکبر کرے یہان سو نکل تو ذلیل ہے بولا مجہکو فرصت دے جسدن تک لوگ جی اوٹہین کہا تجہکو فرصت ہے ف اللہ پاک نے اس آیت پاک مین

ابلیس کو باوجود قدری کوتاہی کے مخاطب فرمایا کہ تو نے جو میرا حکم نہ مانا اور میری اطاعت سے باہر ہوا تو اب بحکم کو یہاں رہکر تکبر کرنا نہیں پہونچتا ہے مراد یہاں سے نزدیک اکثر مفسرین کے جنت ہے اور بعض نے کہا وہ منزلت ملکوت اعلیٰ جس میں وہ تھا غرضکہ حکم دیا کہ نکل یہاں سے تو ہے ذلیلوں حقیروں میں یہ معاملہ بقبیض ضد کیا اوسکے تکبر کی سزا یہی تھی کہ خوار و ذلیل کیا جاوے اوسوقت لعین نے استدراک امر کرکے سوال مہلت تا قیامت کیا اللہ نے قبول فرمایا اس میں جو حکمت و مشیت اسکی ہے کوئی مخالف رامع و معقب اوسکا نہیں ہوسکتا وہ شتاب حساب لینیوالا ہے

ف فتح البیان میں کہا ہے حکم ہبوط کا مخالفت امر پر ہوا یعنے آسمان سے کہ محل ملائکہ مطیعین ہے جہاں وہ کوئی نافرمانی اللہ کی نہیں کرتے ہیں اور زمین پر جا جو مقر عاصی و مطیع ہے اسلیے کہ آسمان صالح تکبر و عصیان امر رب نہیں ہے یا جنت سے نکل ہبوط بمعنے نزول و انحدار ہے فوق سے اسفل کو بطور قہر و ہوان و استخفاف یا مراد اترنا ہے زمرہ ملائکہ سے یہ تغییر ہبوط کی کہ صورت ناریہ سے نکلکر صورت بدو تاریک میں ہوجا باطل ہے یہ حکم اسلیے ہوا کہ آسمان یا جنت لائق سکونت متکبر مخالف امر اللہ نہیں ہے یہ مطلب نہیں کہ سوا اسکے تکبر اور جگہہ جائز ہو بلکہ یہ قید بلا مفہوم مخالف ہے کیونکہ تکبر کسی جگہہ بھی روا نہیں پھر امر ہبوط کی تاکید یوں کی کہ نکل تو ذلیل و خوار ہے یعنے نزدیک اللہ اور عباد صلحا کے ہر انسان تیری مذمت کرتا ہے ہر زبان تجھپر لعنت بھیجتی ہے یہ نتیجہ ہے تیرے غرور و شخصیت کا ؎ تکبر عزازیل را خوار کرد ✤ بزندان لعنت گرفتار کرد

آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ صغار لازم استکبار ہے جو کوئی آدمی چادر استکبار اوڑھتا ہے اوسکو چادر ذلت و خواری پہنائی جاتی ہے اور جو شخص لائق ہوا تواضع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو لباس ترفع پہناتا ہے ؎

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے ✤ جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

زجاج نے کہا عدو اللہ ابلیس نے استکبار کیا اللہ نے اوسکو گرفتار صغار کیا صغار بمعنے ذلت و ضیم ہے صاغر بمعنے ذلیل و راضی بضیم غرضکہ جب حکم ہوا کہ نکل تو اوس نے مہلت مانگی یوم بعث تک مطلب یہ کہ میں اوسدن تک نہ مروں اللہ نے کہا تجھکو مہلت ہے لیکن پھر وہاں سے اور عقاب کے طیار ہیں اللہ نے مدت اس مہلت کی سورہ حجر میں ذکر کی ہے فقال تعالیٰ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ وہ وقت نفخہ اولی ہے جسوقت کہ ساری خلق مر جاویگی بعضوں نے کہا ہے کہ حکمت اس مہلت دینے میں ابتلا عباد ہے تاکہ مطیع عاصی سے الگ پہچانا جاوے آگے خدا جانے کیا مصلحت ہے قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

شکرین ○ بولا تو جیسا تو نے مجھے بدراہ کیا ہے مین بیٹھونگا انکی تاک مین تیری سیدھی راہ پر یعنے
مین تو گمراہ ہوا ہون اب اُنکی یہی راہ مارون گا پھر اُنپر آؤنگا آگے سے پیچھے سے داہنے سے اور بائین سے اور بہکاؤنگا
گا تو اکثر اُن مین شکر گذار ف اللہ نے خبر دی کہ جب ابلیس کو یوم بعث تک مہلت ملی اور اُسکو اس مہلت
ملنے کا وثوق ہو گیا تو اوس نے معاندت و تمرد پر کمر باندہی کہ جس طرح مین گمراہ ہوا ہون ایسا ہی اُنکو بھی گمراہ
کرونگا ابن عباس نے کہا اَغْوَیْتَنِیْ بمعنی اَضْلَلْتَنِیْ ہے بعض نے کہا بمعنے اَهْلَكْتَنِیْ یعنے یہ شخص جسکے سبب سے
مین دور پڑا ہون اسکی ذریت کو بھی ہر طرف سے آکر اور بہکا کر طریق حق و صراط مستقیم سے دور ڈالونگا جو
تجھ تیرے اوسکی نسل سے پیدا ہونگے مین اُنکے راہ نجات سے گمراہ کرنے کو آگے پیچھے داہنے بائین ناک جہانک
مین بیٹھونگا تاکہ وہ تجھکو نہ پوجین تیری توحید کے قائل نہ ہون جسطرح تو نے مجھکو گمراہ کیا ہے مین بھی اُنکو
خراب و برباد و تباہ و ہلاک کرونگا بعض نحویون نے کہا ہے کہ باے موحدہ اس جگہہ واسطے قسم کے ہے یعنے
فَبِاِغْوَائِكَ اِیَّایَ عون بن عبد اللہ نے کہا یعنے تیرے کی راہ پر ابن جریر نے کہا صحیح یہ ہے کہ صراط مستقیم
عامتر ہے مکہ وغیرہا سے ابن کثیر نے کہا یا سلیے کہ حدیث سبرہ بن فاکہ مین مرفوعًا آیا ہے شیطان بیٹھا ہے
واسطے ابن آدم کے کئی راہون پر طریق اسلام پر بیٹھکر کہتا ہے کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا دین اور
آبا کا دین چھوڑتا ہے وہ اوسکا کہنا نہین مانتا مسلمان ہو جاتا ہے پھر طریق ہجرت پر بیٹھکر کہتا ہے کیا تو
ہجرت کرتا ہے اپنی زمین اپنا آسمان چھوڑتا ہے مثل مہاجر کی مانند فرس کے ہے طول مین وہ اوسکا کہنا نہین
سنتا ہجرت کرتا ہے پھر راہ جہاد نفس و مال مین اُسکے لیے بیٹھکر کہتا ہے کیا تو مقاتلہ کرے گا مارا جاویگا
تیری جورو سے نکاح کیا جاویگا تیرا مال تقسیم ہو جاویگا وہ اُسکی نافرمانی کرکے جہاد کرتا ہے حضرت نے فرمایا
جو کوئی اون مین سے ایسا کام کرے گا یعنے نافرمان شیطان ہو گا پھر مرے گا تو حق ہے اللہ پر کہ اوسکو داخل
جنت کرے یا کسی جانور نے اوسکو گرا کر مارا ہے تو بھی اللہ پر حق ہے کہ اوسے بہشت مین لیجاے ف
ابن عباس نے کہا سامنے کا یہ مطلب ہے شک ڈالونگا اُنکو اُنکی آخرت مین پیچھے کا یہ مطلب کہ رغبت دلاؤنگا اُنکو
دنیا مین داہنی طرف کا یہ مقصد کہ مشتبہ کر دیا اونپر کام اونکے دین کا بائین طرف کا یہ مقصد کہ شوق دلایا
اونکو معاصی کا دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد سامنے سے دنیا ہے پیچھے سے امر آخرت داہنے سے حسنات
بائین سے سیئات قتادہ نے کہا روبرو آکر یہ کہا کہ ذبعت ہے جنت ذبعت ہے پیچھے سے آکر طرف دنیا کے بلایا
دنیا کو مزین کرکے دکھایا داہنی طرف سے آکر حسنات بجالانے مین دیر لگائی بائین طرف سے آکر معاصی کو زینت

دروغ بخشی کہا آدگناہ کرو نافرمان خدا بنو سوا ہی ابن آدم شیطان تیرے پاس ہر طرف سے آتا ہے ایک جانب فوق سے نہیں آتا درمیان تیرے اور رحمت خدا کے حائل نہیں ہو سکتا ہے اسیطرح ابراہیم نخعی و حکم بن عیینہ و سدی و ابن جریج سے بھی مروی ہے مگر اونہوں نے یہ کہا ہے کہ سامنے دنیا ہے پیچھے آخرت مجاہد نے کہا سامنے روبرو ہونے سے دیکھتے ہیں پیچھے اور بائیں سے نہیں دیکھتے مختار ابن جریر یہ ہے کہ مراد سارے طرق خیر و شر ہیں خیر سے روکتا ہے شر کو اچھا کرکے دکھاتا ہے ابن عباس نے کہا من فوقھم نہ فرمایا اسلیے کہ رحمت جانب فوق سے اوترتی ہے انتہے اسمین اشارہ ہے طرف استواے رحمن کے عرش پر اور طرف فوق و عالی ہونے اسم پاک کی مخلوق سے ابن عباس کہتے ہین مراد فنا کرین سے اس جگہ سوحدین ہین ابلیس کا یہ قول کہ اون مین اکثر کو تو شاکر نہ پاویگا ظن و توہم ہے مگر یہ کہنا اوسکا موافق واقع پڑا کما قال تعالی ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المؤمنین وما کان لہ علیھم من سلطان الا لنعلم من یؤمن بالاخرۃ ممن ھو منھا فی شک وربک علی کل شیء حفیظ اسی لیے حدیث مین تسلط شیطان سے انسان پر ہر طرف اور سب طرف سے پناہ مانگنا آیا ہے اللھم احفظنا ابن عباس کہتے ہین حضرت یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک من ان اغتال من تحتی رواہ البزار فی مسندہ وتفرد بہ وحسنہ امام احمد کا لفظ حدیث ابن عمر سے یوں ہے چھوڑتے نہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤن کو صبح شام اللھم انی اسئلک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ الی قولہ واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی وکیع نے کہا مراد دھنسے سے خسف ہے ورواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ باے موحدہ و سین مہملہ سببیت کی ہے یا قسم کے ظاہر یہی ہے کہ قسم کے لیے ہے کقولہ فبعزتک لاغوینھم اجمعین اغوا کے معنے ہین غی مین ڈالنا مراد غی سے یہان ترک سجود ہے اللہ نے اسکو اغوا کیا کہ اوسنے ضلالت کو ہدایت پر اختیار کیا یا مراد اغوا سے لعنت ہے یعنے جبکہ تو نے مجھکو ملعون کیا تو اب مین اُنکے بہکانے مین کوتاہی نہ کرونگا مطلب لعین کا اس اظہار سے یہ تھا کہ مین پاداش و بدلا اوس شخص کی اولاد سے لونگا کسیطرح اُنکا پیچھا نہ چھوڑون گا جیسا مین مطرود ہوا ہون تو یہی مردود ہون سیدھا رستہ حق کا جو جنت کو پہونچاتا ہے اوس رستے پر اُنکے لیے بیٹھون گا راہ

صواب پہ چلنے سے روکون گا تخصیص راہ کی حاجت نہین ہے سب راہون سے وہ باز رکہتا ہے خواہ مکہ مہ مینے ہجرت یا راہ اسلام یا حج یا جہاد عموم اول سے مطلب یہ کہ تیری عبادت و طاعت کرنے نہ دونگا مشرک بدعتی بناؤنگا تاکہ راہ جنت سے باز رکہکر طریق جہنم پر چلین مستحق نار ٹہیرین نجات نہ پاوین ہلاک ہون جس طرح کہ بسبب ترک سجود کے مین ہلاک و برباد و تباہ ہوا ہون پہر آنا اپنا پاس اُنکے چار طرف سے ذکر کیا اسلیے کہ راہین دشمن کے آنے کی یہی ہین ولہذا ذکر جہت فوق و تحت کا نہین کیا ہے سامنے پیچہے کو بحرف مین اور دائین بائین کو بحرف عن ذکر فرمایا اسلیے کہ آگے پیچے سے جو کوئی آتا ہے غالبًا ساری بدن سے بالکل آتا ہے اور جو طرف سے داہنے بائین کے آتا ہے وہ منحرف ہوتا ہے اسمین یہ بہی اشارہ ہے کہ شیطان کو ان دونو جانب سے ایک طرح کا بعد رہتا ہے کیونکہ یمین و یسار مین فرشتے بیٹہے رہتے ہین اور وہ ملائکہ سے نافر ہے اسلیے اولیین مین حرف من اُخرین مین حرف عن مناسب ہوا یہ تمثیل ہے وسوسہ و تسویل شیطان کی حقیقۃً ابن عباس نے کہا یعنے معاصی کو اُنکے لیے مسنون کیا باطل کو اونپر مخفی رکہا حکم بن عتبہ نے کہا سامنے سے آکر دنیا کو مزین کرکے دکہایا پیچہے سے آکر آخرت سے ہٹایا یا دور ڈالا دائین سے آکر حق سے روکا باز رکہا بائین سے آکر باطل کو رونق دار دکہایا تخت سے اسلیے نہین آتا ہے کہ تکبر سے محب علو ہے یا اسلیے کہ تخت سے آنے مین جسکے پاس آؤ اوس کو گہبراہٹ ہوتی ہے نفرت کرتا ہے اور شیطان محتال لیف انسان ہے تنفیر لہذا انہین چار و نظر سے آتا ہے نیچے اور اوپر سے یا سامنے کا مطلب یہ ہے کہ جو عمر باقی رہی ہے اوس مین اقدام طاعت پر نہ کرے پیچہے کا مطلب یہ ہے کہ جو عمر گذر چکی ہے اوس سے تائب نہ ہو دائین طرف راہ غنا سے آتا ہے تاکہ نفقہ نہ کرین شکر بجا نہ لائین بائین طرف راہ فقر سے آتا ہے کہ محظورات سے باز نہ رہین ف شقیق بلخی نے کہا ہے کوئی صبح نہین ہوتی مگر شیطان چار جگہہ میری تاک مین بیٹہتا ہے سامنے آکر کہتا ہے تو مت ڈر اللہ غفور رحیم ہے مین یہ آیت پڑہتا ہون وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا پیچہے آکر کہتا ہے اولاد کا خیال کر کہین وہ محتاج ہین نہ پڑین مین یہ آیت تلاوت کرتا ہون وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا دائین طرف سے آکر کہتا ہے مین کہتا ہون وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ بائین طرف سے آکر شہوات سجہاتا ہے مین کہتا ہون وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ بعض نے کہا ذکر ان ہر چہار جہت کا بغرض تاکید و مبالغہ ہے القاء وسوسہ فی القلب مین کچہ مقصور اسی چور راہ سے نہین ہے مطلب یہ ہے کہ سب طرح ہر چہ ممکن ہین جمیع اعتبارات سے پاس ابن آدم کے آتا ہے مگر حمل معنے حقیقی پر اولے ہے یہ آنا جانا ظاہر کا واسطے اضلال و اغوائے ظاہر حال کے ہوا رہا باطن

ف ابن مسعود نے کہا ہے کہ شیطان کے آدمی کے پاس آنے کے چار طریق ہین اور ابن عباس نے کہا ہے کہ چار طریق سے آتا ہے

کا گمراہ کرنا سو حدیث مین آیا ہے کہ اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ یعنے خون کی طرح رگون مین دوڑتا پھرتا ہے غرضکہ کوئی دقیقہ گمراہی صوری و معنوی کا حق مین ذریت آدم کے اوٹھا نہین رکھتا اس عداوت و کینہ پروری و حسد و رزی کا کیا ٹھکانا ہے شیطان کی یہ دشمنی اور انسان کی اوس سے یہ دوستی کہ اگر ایمان بھی لاتے ہین تو بھی کچھ نہ کچھ شرک مین مبتلا رہکر دشمن کو خوش کر دیتے ہین دعوی اسلام کا ہے مدعی ایمان ہین مگر پیر پرست گور پرست تقلید پرست بدعت پرست نیاز و نذر پرست ہین انا للہ ؎

بقول دشمن پیمان و دست نشکستی ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

شیطان نے کہا جب مین آدمیون سے ایسا برتاؤ کرونگا تو اے رب میرا تو اکثر نہی آدم کو شاکر نہ پاویگا یعنے بلکہ ناشکرا دیکھے توحید یا ایمان یا طاعت یا بیچ مچ شکر ہے یعنے یہ اثر میرے وسوسہ و اغوا کا اون مین ظاہر ہوگا سو یہ اکثر شیطان کی حق مین انسان کے ٹھیک پڑی یہ گمان اوس نے اس بنیاد پر کیا تھا کہ مبدا شر متعدد ہے مبدا خیر واحد ہے یا ملائکہ سے شکر یہ بات کہی یا لوح محفوظ مین لکھا دیکھا مگر اول اولی ہے۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

کہا نکل یہان سے مردود کھدیڑا جو کوئی اُن مین تیری راہ چلا مین بھر دونگا دوزخ تم سب سے لکھے ف اللہ نے شیطان پر لعنت و طرد و ابعاد و نفی کو محل بلا اعلے سے موکد فرمایا ابن جریر نے کہا مذءوم بمعنے عیب دار ہے ذام بمعنے عیب لفظ ابلغ ہے عیب مین لفظ ذم سے مدحور بمعنے مقصی مبعد مطرود ہے ابن زید نے کہا مذموم و مدءوم ایک چیز ہے ابن عباس نے کہا یعنے صَغِیْرًا مَّقِیْتًا سدی نے کہا مقیت بمعنی مطرود ہے قتادہ نے کہا یعنے لَعِیْنًا مَّقِیْتًا مجاہد نے کہا یعنے مَنْفِیًّا مَّطْرُوْدًا یعنے کھدیڑا ہوا ربیع نے کہا مذءوم بمعنی منفی مدحور بمعنے مصغر ہے یعنی نکالا ہوا ذلیل و خوار کیا ہوا ف یہ فرمانا کہ مین جہنم کو تم سب سے بھر دونگا مثل اس آیت کے ہے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا فتح البیان مین کہا ہے کہ اکثر یہان سے یعنے آسمان یا بہشت یا زمرہ ملائکہ سے عیبی حقیر مردود مطرود ممقوت مقصی مبعد ریسیاں قریب کہ بگیرد [illegible] کہ آدمی تیرا تابع ہوگا مین جہنم کو تم سے بھر دونگا [illegible] مین غلبہ حاصل غالب پر کی

سے حاضر ابلیس تھا غائب نا تھے جبکر ابلیس نے ستیاناس کیا اپنے تابعدار بنا کر اپنے ہمراہ درکات مین لے گیا
اللّٰھم احفظنا ۞ یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا
مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ
تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۞ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۞ اے آدم بس تو اور تیرا جوڑا
جنت مین بہر کہاؤ جہان سے چاہو اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے بہر ہوگے تم گنہگار بہر بہکایا اون کو شیطان
نے تاکہ کھولے اونپر جو ڈھنکے تھے اونکے عیب وہ بولا تم کو جو منع کیا ہے رب تمہارے نے اس درخت سے مگر یہ
کہ کہی ہوجاؤ فرشتے یا ہو ہمیشہ جینے والے اور اونکے پاس قسم کہائی کہ مین تمہارا دوست ہون ف
عیب ڈھنکے تھے حاجت استنجا اور حاجت شہوت کے جنت مین اونکے بدن پر کپڑے تھے وہ کبھی اوترتے
تھے کہ اوتارنے کی حاجت نہ ہوتی یہ اپنے اعضا سے واقف تھے جب گناہ ہوا تو لوازم بشری پیدا ہوئے
اپنی حاجت سے خبردار ہوئے اور اپنے اعضا دیکھے تھے اللہ پاک نے اس آیت شریف مین یہ ذکر کیا کہ ہم
نے جنت کو آدم وحوا پر مباح کردیا تھا کہ جتنے پھل چاہے اوس مین سے جسکو چاہو کہاؤ اوڑاؤ مگر
ایک درخت کو پاس نہ جاؤ اوسکا ذکر سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے اسپر شیطان نے حسد کیا مکر وفریب
ووسوسۂ خداعیت مین سعی وکوشش بجا لایا تاکہ وہ نعمت ولباس حسن اونسے چھین لیا جاوے آخر براہ
کذب وافترا یہ بات بنائی کہ تمکو جو اس درخت سے منع کیا ہے اوس مین یہی بھید ہے کہ کہین تم اس
درخت کا پھل کہاکر فرشتہ یا خالد نہ ہوجاؤ سو اگر تم اس درخت کو کہاؤگے تو یہ بات تم کو حاصل
ہوجائیگی کقولہ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى یعنے تاکہ تم دونو فرشتے نہ ہو
ابن عباس وطلحہ بن کثیر کی قرارت بکسر لام ہے یعنے کہین تم اس جگہہ بادشاہ اور بیگم نہوجاؤ جمہور
کی قرارت بفتح لام ہے پر اس جھوٹ پر اللہ کی قسم کہائی کہ مین تمہارا خیر خواہ ہون دوستی کی راہ سے منع
یہ بات تم کو سمجھادی ہے کیونکہ مین تمسے پہلے سے اس جگہہ رہتا ہون اس مکان ومقام کو بخوبی جانتا
پہچانتا ہون صیغۂ مفاعلت کا یہان یک طرفی ہے غرضکہ اللہ کا نام لے کر خدا کی قسم کہاکر فریب دیا
وہ دونون اوسکے مکر مین آگئے ابن کثیر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ قَلَّ مَنْ خَدَعَ الْمُؤْمِنَ بِاللّٰهِ یعنے
مومن اللہ کا نام سنکر دشمن کے فریب مین نہ آجاتا ہے حدیث ضعیف مین آیا ہے اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ

المنافق خب لئیم کتا وہ ذکر کیا ابلیس نے سوگند کی کہ مین تم سے آگے پیدا ہوا ہون تم سے زیادہ علم رکھتا ہون تم میرے کہنے پر چلو راہ پاؤ گے بعض اہل علم نے کہا ہے مَنْ حَلَفَ عَنَا بِاللّٰہِ اَنْخَدَعَ عَنَالَہٗ جو کوئی ہم کو اسکا نام لیکر دھوکا دیگا تو ہم اوسکے دھوکے مین آجائین گے ف فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے حب ابلیس کو نکالا تو آدم سے کہا جنت تمہارا مسکن ہے کسینے کہا حوا قبل دخول آدم کے جنت مین پیدا ہوئی تھین کسینے کہا بعد دخول جنت کے کسینے کہا خطاب بعد وقوع کیا ہے اسلیے کہ وہ معدوم اللہ کے علم مین ہر موجود تھا ہر حال گہر بتا کر فرمایا جس نوع کو انواع جنت سے جاہو نوشجان کرو کچھ روک ٹوک نہین ہے کقولہ تعالی وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا حیث ظرف مکان ہے یعنے جس درجہ وطبقہ جنت مین چاہو بیٹھکر کھاؤ یہان فکلا بحرف فا کہا بقرہ مین وکلا بحرف واو فرمایا وہان جنس مراد ہے یہان نوع مقصود ہے مگر ایک درخت سے منع کر دیا تھا وہ کون درخت تھا اوسکا اختلاف سورۂ بقرہ مین گذر چکا کوئی کہی ہو نہی مقتضی تحریم اکل تھی اسلیے کہا کہ اگر پاس اوسکے جاؤ گے تو ظالم ہو جاؤ گے یعنے اللہ کے عاصی آثم ٹھیرو گے شیطان نے اُنکے جی مین وسوسہ ڈالا وسوسہ کہتے ہین آواز پنہان حدیث نفس کو وسواس شیطان کا نام بھی ہے حسن نے کہا زمین مین آسمان تک پہنچ تک وسوسہ ڈالتا ہے یہ قوت قوی اللہ نے اوسکو دی ہے ابومسلم اصبہانی کہتے ہین بلکہ آدم و ابلیس دونو جنت مین تھے اسلیے کہ وہ جنت زمین مین تھی بعض لوگون کا یہ کہنا کہ ابلیس سانپ کے پیٹ مین گھسکر جنت مین گیا وہان وسوسہ ڈالا ایک قصہ رکیک ہے یہ کام شیطان نے اسلیے کیا تاکہ آدم ننگے بچے ہو جائین کپڑے اوتر جائین ستر کہلجائے شرمگاہ کو سوءت اس لیے کہا کہ ظاہر ہونا اوسکا برا لگتا ہے پہلے شرمگاہ مستور تھی نہ خود آدم کو نظر آتی نہ ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتا اب اس تدبیر سے آنکو برہنہ کرنا چاہا جب خطا اوسنے ہوی تو کپڑے اوتار لیے گئے آیت دلیل ہے اسبات پر کہ کشف عورت کا مجلہ منکرات محرمات کے ہمیشہ طبائع و عقول مین قبیح سمجھا گیا ہے جو لوگ اسکی پرواہ نہین کرتے وہ جامہ انسانیت سے عاری ہین پھر شیطان نے آدم و حوا سے کہا سنو تم کو جو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے روکا منع کیا ہے سو اس لیے کہ کہین تم فرشتہ صفت ہو کر عالم و شربنکر مستغنی غذا سے نہ ہو جاؤ یا جنت مین رہ پڑو مرو نہین یعنے اگر فرشتہ نہ ہوگے تو خالد تو ہو ہی جاؤ گے پھر کبھی نہ مروگے ان دو باتون مین ایکبات تو ضرور ہی تمکو حاصل ہو جائیگی بخاس نے کہا قرآن مین کئی جگہہ ملائکہ کو ساری خلق پر فضیلت دی ہے جیسے یہ آیت

اور وہ آیت وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ اور وہ آیہ وَلَا لِلْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبُونَ ابن فورک نے کہا یہ کوئی حجت نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ مراد فرشتہ ہونے سے یہ ہو کہ خواہش طعام و باقی [illegible] باعمر دراز ملے نہ یہ کہ ملائکہ افضل ہیں آدم سے بخلاف ابو السعود کا بھی ہے اس مسئلہ مین لوگون کا [illegible] جو کچھ انصاف سے کلام کیا ہے لیکن سچ پوچھو تو ہم مکلف ساتھ اس مسئلہ کے نہین ہین جسب نہین ہین [illegible] ہین لا یعنی ہے ابن العلا نے قرارت کسر لام کا انکار کیا ہے کہا آدم سے پہلے کوئی بادشاہ [illegible] بادشاہ ہونا سنا تا جسنے کہا کہ بکسر لام ہے اسکی دلیل لفظ مُلْكٍ لَا يَبْلَى ہے کسائی نے کہا یہ قرارت شاذ ہے پھر شیطان نے آدم وحوا کے سامنے قسم خدا کی کھائی کہ وہ انکا خیر خواہ دلی ہے کسینہ کہا آدم وحوا نے بھی قبول پر قسم کھائی اسلیے صیغہ مفاعلت کا آیا کہ دونون طرف سے قسم ہوئی فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ پھر ڈھلایا اونکو فریب سے پھر جب چکھا دونون نے درخت کھل گئے اونپر عیب اونکے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے بہشت کے ف ابی بن کعب نے کہا آدم ایک مرد طویل تھے جیسے درخت کھجور کا سر پر اونکے بہت بال تھے جب خطا مین پڑے ستر کھل گیا پہلے اونکو اپنا ستر نظر نہ آتا تھا جنت مین بھاگ نکلے ایک درخت بہشت کا سر سے اولجھ گیا اوس سے کہا مجھے چھوڑ دے اوسنے کہا مین تجھ کو نہ چھوڑونگا اتنے مین اللہ پاک نے پکار کر کہا کہ اے آدم کیا تو مجھ سے بھاگتا ہے کہا اے رب مین شرماتا ہون اسکو ابن جریر و ابن مردویہ نے ابی بن کعب سے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے مگر اسناد موقوف اصح ہے ابن عباس نے کہا وہ درخت جس سے آدم اور اونکی بی بی کو منع کیا تھا سنبلہ تھا جب اسکو کھایا ستر کھل گئے پہلے ناخن سا تھے اب انجیر کے پتے لیکر گانٹھنے لگے آدم جنت مین بیٹھے پھر کر چلے اونکے سر سے ایک درخت جنت کا لٹک گیا الخ مجاہد نے کہا پتون کو مثل کپڑے کے گانٹھا جوڑا وہب بن منبہ نے کہا لباس آدم وحوا کا اونکی شرمگاہون پر نور تھا ایک دوسرے کے ستر کو دیکھ نہ سکتا تھا جب درخت کھایا وہ نور جاتا رہا ستر نظر آنے لگے ف فتح البیان مین کہا ہے شیطان نے آدم وحوا کو پھسلا کر سوگند کا دھوکا دیکر اوس تبہ علیہ سے گرا کر اکل شجرہ پر لگا دیا یا زمین پر آسمان سے لاکر ڈالا یا ہلاک مین گرفتار کیا یا فریب دیا یا معصیت پر صاحب جرارت بنا کر جنت سے نکلوایا یہ سب معنی ہین لفظ مدلیٰ کے عیب اونھون نے درخت چکھا اونکے ستر کھل گئے ہر ایک نے اپنی قبل اور دوسرے کی قبل و دبر دیکھی وہ نور جو ستر پر تھا سمٹ گیا عیب ظاہر ہو گیا ابن عباس نے کہا کپڑے بدن پر سے اوتر پڑے جو اندام ایک دوسرے کا پوشیدہ

تہا وہ دیکھنے مین آیا ورنہ پہلے دونون کو دکہائی ندیتا تہا قتادہ نے کہا لباس انکا ناخن تہا سارے بدن پر سب لے لیا گیا تو ہاتہہ پاؤن مین بطور یادگار زینت و انتفاع کے باقی رہگیا یعنے چھلکے کی وضع پر سارا تن بدن جنس ناخن سے چھپا ہوا تہا مترجم اکل مین وہ چھلکا اور ترکرا تنا سا بطور نشان کے رہگیا بعضے نے کہا جنت کے کپڑے تہے یہی اقرب بالظاہر ہے اسلیے کہ اطلاق لفظ لباس کا ثوب مین متبادر ہے مجاہد نے کہا اونکا لباس تقوی تہا لفظ ذوق دلیل ہے اس بات پر کہ بقصد شناخت طعم ذرا سا مزہ اوس درخت کا چکہا تہا جسپر یہ سزا ملی اب لگے جنت کے درختون کے پتون سے ستر چھپانے کسینے کہا ورق تین تہے کسی نے کہا کیلے کے پتے تہے مطلب یہ کہ پتے توڑ کر ستر گاہ سے چپکانے لگے تاکہ ستر نظر نہ آئے ابن عباس نے کہا آدم جنت مین بے ثوب ایک جامہ ناخن کا پہنا یا جب سے خطا ہوئی وہ سربال یعنے ازار لے لی گئی کچہ اطراف اصابع مین باقی رہ گئے انس بن مالک نے کہا آدم کا لباس جنت مین یاقوت تہا جب یہ فرمانی کی سمٹ کر ناخن تنگیا اولی یہ ہے کہ کوئی لباس تہا جو اُتر گیا وہ اُسکے گر جانے سے ننگے ہوگئے اللہ و رسول جبتک تعیین لباس خاص و ورق شجر خاص کا نہ کریں ہم کچہ نہین کہہ سکتے کہ کونسا جامہ کرتا پتا تہا اتنا معلوم ہوا کہ ستر عورت تو دیک عقل کے بہی سخت ہے کہانا ستر ابن آدم کا بدنا اور ناجائز ہے اسی لیے اونہون نے خصف ورق مین بغرض ستر ستر گاہ شتابی کی کشف و قبیح سمجہا وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ پکارا اونکو اونکے رب نے کیون مینے منع نہ کیا تہا تم کو اس درخت سے اور کہا تہا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے بولے ای رب ہمارے ہمنے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر تو نہ بخشے ہمکو اور رحم نکرے تو ہم ہوجاوین نامراد ف ابن عباس نے کہا اللہ نے آدم کو پکار کر فرمایا اے آدم کیا تو مجہ سے بہاگتا ہے کہا نہین ولکن مین شرماتا ہون تجہ سے اے رب میرے فرمایا جو کچہ مینے تجہ کو اس جنت مین دیا تہا اور مباح کیا تہا وہ تجہ کو کافی نہ تہا جو تو نے حرام چیز پر ہاتہہ ڈالا کہا سچ ہے اے رب لیکن قسم ہے تیری عزت کی مینے خیال نہ کیا کہ کوئی شخص تیری جہوٹی قسم بہی کہاتا ہے فرمایا مجہکو اپنی عزت کی قسم ہے کہ مین تجہکو زمین پر اوتارون گا پہر تجہ کو جینا نہ ملے گا مگر محنت و مشقت و تکلیف سے غرضکہ دونون کا جنت سے اخراج ہوا وہان نے تکلف کہاتے پیتے تہے یہان آکر محنت سے کہانا پینا ملا صنعت حدید یعنی کہیتی کرنے کا حکم ہوا جو تا بونا سینچا کاٹنا روندنا اوڑانا پہٹکنا پیسنا گوندنا پکانا یا پہر کہانا یا سوا اس کے

بھی نہ پہونچا مگر اوتنا ہی جتنا کہ اللہ نے چاہا قتادہ نے کہا آدم نے کہا تھا اے رب بھلا اگر میں توبہ کروں مغفرت چاہوں فرمایا تو پھر داخل کرونگا تجھ کو جنت میں ابلیس نے سوال توبہ کا نہ کیا مہلت مانگی سو ہر ایک کو اوسکا سوال دیا اَللّٰھُمَّ غُفْرًا ابن عباس کہتے ہیں جب آدم نے درخت سے کہا یا کہا گیا تو نے کیوں اس شجر سنہی عنہ سے کہا یا آدم نے کہا مجھ سے حوا نے کہا فرمایا میں نے اُسکے پیچھے یہ امر لگایا ہے کہ حاملہ نہ ہو مگر تھک کر وضع حمل نہ کرے مگر تھک کے حوا اوسوقت آواز سے رونے لگیں کہا گیا یہ رنہ تجھ پر اور تیری اولاد پر قائم رہے گا ضحاک نے کہا ربنا ظلمنا الخ وہی کلمے ہیں جو آدم نے اپنے رب سے سیکھ لیے تھے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ کا پکارنا اون دونو کو بطور عتاب کے تھا کہ جنت سے نکلو ڈرایا تھا تم کیوں نہ اوس سے بچے تسے حال عداوت شیطان کا تو پہلے ہی ظاہر کر دیا تھا کہ دیکھو ترک سجدہ سے اوسکا حسد و بغی کہل چکا ہے وہ تم دونوں کا جانی دشمن ہو گیا ہے سو تم ہرگز اوسی کے کہنے پر چلو کما قال فی سورۂ طٰہٰ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ سدی نے کہا آدم نے عرض کیا کہ اوس نے تیری قسم کھائی میں کیا جانتا تھا کہ تیری مخلوق میں کوئی تیری قسم بھی کھاتا ہے مگر سچا ہو کر پھر اپنے گناہ و ظلم کا اقرار کیا بخشش و رحمت چاہی یہ دلیل ہے اسپر کہ انبیا سے بھی گناہ صادر ہوتا ہے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ کہا تم اوترو ایک دوسرے کے دشمن ہوئے تم کو زمین پر ٹھیرنا اور برتنا ہے ایک وقت تک کہا اوس میں تم جیوگے اور اوسی میں تم مروگے اور اُسی سے نکالے جاؤگے ف کہا ہے یہ خطاب بلفظ جمع آدم و حوا و ابلیس و سانپ کو ہے اور بعض نے ذکر سانپ کا نہیں کیا عمدہ عداوت میں یہی آدم و ابلیس میں ولہذا سورۂ طٰہٰ میں فرمایا ہے قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا حوا تابع آدم ہیں سانپ کا ذکر اگر صحیح ہو تو وہ تابع ابلیس ٹھیرے گا مفسرین نے اون مکالمہ کا ذکر کیا ہے جہاں ہر ایک اُن میں سے اوترا ہے حاصل اون اخبار کا راجع طرف اخبار اسرائیلیات کے ہوتا ہے اللہ ہی جانے کہ وہ اخبار صحیح ہیں یا نہیں اگر تعیین اون اماکن و بقاع میں کوئی فائدہ دین و دنیا بخلق مکلفین عائد ہوتا تو اللہ پاک اپنی کتاب مستطاب میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سنت مطہرہ میں ضرور اُسکا ذکر فرماتے پھر فرمایا کہ تمہارے لیے زمین میں قرار و اعمار ہیں ایک مدت معلوم تک جسکو قلم نے لکھا قدرے گناہے کتاب اول میں مسطور ہوا ہے ابن عباس نے کہا مستقر فوق و تحت ارض ہے یعنی روی زمین و زیر قبور جہاں مرنا نکلنا سب اسی زمین سے ہوگا کقولہ تعالیٰ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ تَارَةً اُخْرٰی الله نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ زمین گہر ہے آدمی زاد کا زندگی دنیا تک حیات ممات قبر نشور اُنکا سب اسی سے ہوگا قیامت کے دن اللہ سارے اولین و آخرین کو جمع کرکے ہر کسی کو جزا اوسکے عمل و فعل کی دیگا ف فتح البیان کا بیان یہاں پر یون ہے کہ خطاب آدم و حوا اور اُنکی ذریت کو ہے یا اُنکو اور ابلیس کو یا سب کو مع سانپ قول طبری و سدی کا ہے کہا اور تم رستہ کا تو گہر جاؤ بعض تمہارے دشمن ہین بعض کے تمہاری زیست کیجگہ زمین ہے وہان چند کہاؤ پیو ہنو گے یعنے مرنے تک یا انقطاع دنیا تک یا یوم قیامت تک اول اظہر ہے اوسی زمین مین تم جیو مروگے اوسی سے پھر اٹھ آخرت کو نکلوگے یہ جیتا چند روز کا واسطے سفر آخرت کے ہے ؎

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے یعنے آگے چلین گے دم لے کر

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ اے اولاد آدم کی ہمنے اتاری تمپر پوشاک کہ ڈہانکے تمہارے عیب اور رونق اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہین یہ قدرتین اللہ کی شاید وہ لوگ دہیان کرین ف یعنے دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اوتروا لیے پہر ہمنے تمکو دنیا مین تدبیر لباس کی سکھادی اب وہی لباس پہنو جس مین پرہیزگاری ہو یعنے مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکہے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگون کو بدن نظر آئے اور اپنی زینت نہ دکہاوے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اپنے بندون کو حال لباس و ریش پر آگاہ کیا لباس وہ ہے جو عیب ڈہانکے سر پہ لباس وے ریش وہ ہے جس سے ظاہر مین تجمل کرین یعنے آرایش سو لباس منجملہ ضروریات کے ہے ریش منجملہ تکملات زیادات کے ابن جریر نے کہا ریش کلام عرب مین اثاث اور ظاہر ثیاب کو بولتے ہین بخاری نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ریش یعنے مال ہے یہی قول مجاہد و عروہ بن زبیر و سدی و ضحاک و ربیع کا ہے اہل علم کا ہے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ریاش یعنے لباس و عیش و نعیم ہے ابن زید نے کہا ریاش یعنے جمال ہے ابو العلاء شامی کہتے ہین ابو امامہ نے نیا کپڑا پہنا جب گلے تک پہونچا تو کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ پہر کہا میںنے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ کہتے تھے حضرت نے فرمایا ہے جس نے نیا کپڑا پہنا جب گلے تک پہونچا تو کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ پہر پرانا کپڑا لیکر صدقہ کیا تو وہ شخص اللہ کی ذمہ داری اللہ کی حمایت مین ہیگا زندہ و مردہ رواہ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الوسط

نے دیکھا کہ علی مرتضےٰ نے پاس ایک نوجوان لڑکے کے اگر ایک کرتہ تین درہم کو مول لیکر پہنا وہ اپنے گٹھنون سے ٹخنون تک ہوا پہر پہنتے وقت کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ کہا یہ تم اپنے جی سے کہتے ہو یا حضرتؐ سے سنا ہے کہا اسکو حضرتؐ سے سنا ہے کہ وقت کپڑا پہننے کے یون کہتے تھے رَوَاہُ اَحْمَدُ **ف** مراد لباس تقوے سو وہ لباس ہے جو اہل تقوی من قیامت کو پہنینگے زید بن علی و سدی و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے لباس تقوی ایمان ہو ابن عباس نے کہا عمل صالح ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ سمت حسن ہو وہب بن عروہ نے کہا اللہ کا ڈر ہے ابن زید نے کہا اللہ سے ڈر کر ستر چھپاو یہی لباس تقوے ہے یہ سب معانی متقارب ہین جب قصے ننگے دہڑنگے پڑے پہرتے ہین اور جاہل لوگ اُن کو ولی اللہ سمجھتے ہین وہ درحقیقت ولی شیطان ہین نہ ولی اللہ اللہ کے ولی متقی ہوتے ہین جو ستر نہ چھپاوے وہ متقی نہین وہ تو لباس تقوے سے برہنہ ہے اور جب متقی نہ ہوا تو اللہ کا ولی بھی ہرگز نہ ہوگا اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ نص قطعی ہے شناخت اولیاء اللہ مین حضرت عثمان رضے اللہ عنہ نے برسر منبر کہا تھا اے لوگو ڈرو اللہ سے ان سرائر یعنے خصال پوشیدہ مین مینے حضرتؐ کو سنا ہے فرماتے تھے نہیں چھپایا کسینے کسی خصلت کو مگر پہنائیگا اللہ اُسکو چادر اوس سریرت کی علانیہ اگر خیر ہے تو خیر اور جو شر ہے تو شر پہر آیت باب پڑہی رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ بِطُوْلِهٖ **ف** فتح البیان مین کہا ہے لباس کے پیدا کرنے کو اوتارنا فرمایا اسلیے کہ آسمان سے پانی اور ترکز مین سے روئی پیدا ہو کر کپڑا بنتا ہے تو گویا اللہ نے اوسکو اوتارا ہے یا مراد اَنْزَلْنَا سے رَزَقْنَا ہے کہ ہر ہین کہ سارے برکات ارض منسوب ہوتے ہین طرف آسمان و انزال کے کما قال تعالے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ یہ لباس جو اللہ نے پیدا کیا ستر عیب ہے جسکو ابلیس نے ظاہر کر دیا تھا یہانتک کہ اضطرار مین حاجت پیخانے کی ہوئی تھی سو اب تم اوس سے بہ سبب اس لباس کے مستغنی ہو مجاہد نے کہا کہ لوگ عرب کے طواف کعبہ کا برہنہ کرتے انتہے اب بھی اطراف ہند وغیرہ مین ایسی قومین ہین جو برہنہ رہتی ہین یا پتون سے ستر چھپاتی ہین بیان مقدار عورت و وجوب ستر کا کتب فقہ سنت مین مرقوم ہے جیسے فتح المغیث وغیرہ مین رِیْشًا یعنے لباس ہے رِیش طائر یعنے بال و پر ہے یا مراد ریش سے خصب و زینت ہے عیش ہے یعنے اسودگی حال پر فرمایا کہ جامہ تقوے بہتر ہے یعنے اللہ سے ڈرنا جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ خلاف شرع لباس کبھی نہ پہنے گا نہ ریش منکر کو پسند کریگا کسینے کہا مراد حیا ہے یا اسلام یا صوف مجاہد درشت بطور تواضع یا زرہ و مغفر کہ لباس جہاد ہے یا ستر عورت [illegible] یا اچھی صورت شرعی یا پارسائی

لکن قول اول اولی ہے اسلیے کہ ہر اوس شے پر صادق ہے جس مین اللہ کا خوف ہو ذرہ ہے اسکے نیچے سارے اقوال مذکورہ درج ہوجاتے ہین یہ استعارہ کلام عرب مین بہت آیا ہے اسکو خیر لباس جمیل نیت فرمایا ہے اسلیے کہ ساتر فضائح آخرت ہے ؎

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَلْبَسْ ثِیَابًا مِّنَ التُّقٰی عَرِیْتَ وَاِنْ وَارَی الْقَمِیْصُ قَمِیْصُ

یہ انزال لباس ایک دلیل ہے اللہ کے خالق ہونے پر شاید یہ لوگ اس نعمت کا شکر کرین یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ط اِنَّهٗ یَرٰىکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ اے اولاد آدم کی نہ بہکاوے تمکو شیطان جیسا نکالا تمہارے مان باپ کو بہشت سے اوتروائے اونکے کپڑے کہ دکھاوے اونکو عیب اونکے وہ دیکھتا ہے تمکو اور اسکی قوم جہان سے تم اونکو نہ دیکھو ہمنے رکھے ہین شیطان رفیق اونکے جو ایمان نہین لاتے ف اللہ نے بنی آدم کو البیس سے اور اسکے قوم سے ڈرایا اوسکی عداوت قدیمہ ابوالبشر علیہ السلام کے ساتھ بتائی کہ دیکھو ابلیس نے آدم کو نعمت کے گھر سے نکلوا کر دار تعب وعنا مین بھجوایا ہنوز عسرت کا سبب پہلے سے ترجیحا تھا اب کھل گیا یہ نتیجہ ہے اوسکی دشمنی کا قولہ تعالے اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا فتح البیان کا نقطہ یہ ہے کہ اے بنی آدم کہین فتنہ ومحنت مین نہ ڈالے تم کو شیطان کہ روکدے تم کو دخول جنت سے یہ نہی اگرچہ شیطان کے لیے ہے مگر حقیقت مین مراسلے آدمی زاد کے ہے کہ کہین تم فتنہ شیطان مین گرفتار نہ ہوجاؤ جیسا وہ ہوکا اوس نے تمہارے ابوین کو دیا تھا ویسا ہی وہ ہوکا تم کو ندے جیسا اونکو بہشت سے نکالا تھا ویسا ہی تم کو بہشت سے نکالے دیکھو اون دونو کے کپڑے اوتروالیے تھے وہ لباس ناخن تھا یا نور یا تقوے یا جامہ جنت یہی قرب ہے اس لیے کہ اوتارنا بعد پہننے کے قبیل بمعنے جماعت ہے لیث نے کہا ہر جیل جن وانس کا قبیل کہلاتا ہے مراد اعوان شیاطین ہین مجاہد نے کہا جن وشیاطین مراد ہین ابن زید نے کہا نسل ابلیس مراد ہے غرضکہ کپڑے اوتروا کر دو کام کیے ایک کہ اونکا عیب اونکو دکھایا دوسرے یہ کہ خود تو اونکو مع اپنے لشکر کے دیکھتا ہے مگر یہ اسکو نہین دیکھتے یعنے جبکہ وہ اپنی صورت اصلی پر ہوتے ہین ورنہ دوسری صورت مین تو وہ اکثر نظر آتے ہین کہتے ہین اللہ نے جنون کی آنکھ مین ایک ادراک رکھا ہے جس سے وہ انس کو دیکھتے ہین عیوان انس مین وہ ادراک نہین ہے اسلیے یہ جن کو نہین دیکھ سکتے معتزلہ نے کہا وجہ اسکی یہ ہے کہ اجسام جن رقیق

۲ سورۂ اعراف مکی ہے اور اس کی ایک سو ستر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں
اور رفیق جسکے معنی ہیں ساتھی اور دوست
اور اوسکے ساتھ دشمنی کرنا
یہ بات اوس کے برابر ہے کہ اللہ کے ساتھ دشمنی کرنا

ولطیف ہین اجسام الن کثیف وکثیف ہین استدلال بعض اہل علم کا اس آیت سے عدم امکان رؤیت شیطان
صحیح نہین ہے کیونکہ غایت مراد یہ ہے کہ جہان ہے وہ ہمکو دیکھتے ہین ہم اون کو نہین دیکھ سکتے نہ یہ کہ ہم اُنکو کبھی
دیکھتے ہی نہین ہین ہمارا ندیکھنا اُنکو جسوقت کہ وہ ہمکو دیکھتے ہین مستلزم انتفاء مطلق کو نہین ہے مالک بن
دینار نے کہا ہے جو دشمن تجھکو دیکھے تو اوسکو نہ دیکھے وہ شدید المؤنۃ ہے مگر جسکو اللہ بچائے معنے یہ ہوئے
کہ حذر کرو تم ایسے دشمن سے جو تم کو دیکھتا ہے تم اوسکو نہین دیکھتے حق یہ ہے کہ رؤیت جن جائز ہے بدلیل ظاہر
احادیث صحیحہ آیت باب مخصوص ہے ساتھ اون حدیثون کے پس وہ مرئی ہین بعض احیان مین بعض لوگون کو نہ
بعض دیگر کو ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ شیطان پیرتا ہے بنی آدم مین بجائے خون کے صدور بنی آدم
اُنکے ساکن ہین مگر جسکو اللہ تبارک وتعالیٰ محفوظ رکھے کما قال تعالیٰ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ سو جن بنی آدم کو دیکھتے ہین بنو آدم اُنکو نہین دیکھتے حکاہ الواحدی وابن الجوزی
مجاہد کہتے ہین ابلیس نے کہا ہمارے لیے چار چیزین ہین ایک ہم دیکھتے ہین دوسرے کہا ئی نہین دیتے
تیسرے تحت الثری سے باہر نکلتے ہین چوتھے ہمارا بوڑھا جوان ہوجاتا ہے سو اللہ نے شیاطین کو کفار کا اخر
وقرار دادولیا رور فقار کر دیا ہے وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا
بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ
بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ
تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ جب کرین کہ عیب کا کام کہین ہمنے دیکھا اس
طرح کرتے اپنے باپ داوون کو اور اللہ نے ہمکو یہ حکم کیا تو کہہ اللہ حکم نہین کرتا عیب کے کام کو کیون
جھوٹ بولتے ہو اللہ پر جو معلوم نہین کہتے تو کہہ میرے رب نے فرمائی ہے دینداری اور سیدھے کرو اپنے
منہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اوسکو نرے اوسکے حکم بردار ہوکر جیسا تم کو پہلے بنایا دوسری بار بنوگے
ایک فرقے کو راہ دی اور ایک فرقے پر ٹھیری گمراہی اونہون نے پکڑے شیطان رفیق اللہ چھوڑکر اور
سمجھتے ہین کہ وہ راہ پر ہین ف یعنے سن چکے کہ پہلے باپ شیطان کا فریب کہا یا یہ باپ کی
کیون سند لائے ہو انتہی مجاہد نے کہا مشرکین طواف خانہ کعبہ کا ننگ وعار کرتے تھے کہتے
صبا ہمکو ہماری ماؤن نے جنا ہے ہم ویسا ہی طواف کرتے ہین عورتین اپنے ستر پر کپڑا نہین لیتی کہتی تھین

لہ یہ بیان ہے اوپر کے
جملہ کا یعنی

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی کہ اللہ حکم بے حیائی بیشرمی کا کسی کو نہین دیتا ہے ابن کثیر کہتے ہین سوائے قریش کے باقی عرب لباس مین طواف نکرتے کہتے جن کپڑون مین معصیت کی ہے ہم اون مین طواف نکرین گے ایک فقط حمس یعنے قریش کپڑے پہنے ہوئے طواف کرتے تھے اور دوسرے کو بھی کپڑا بطور عاریت دیتے تھے اور جو کوئی جاہ جدید مین طواف کرتا وہ بعد طواف کے اوسکو ڈالدیتا کوئی اوسکو نہ لیتا اور جسکو نیا کپڑا نہ ملتا یا کوئی قریشی اسکو عاریۃً نہ دیتا وہ ننگا ننگا طواف کرتا کبھی کوئی عورت بھی برہنہ مستطائف ہوتی اپنی شرمگاہ کو کسی چیز سے تھوڑا سا چھپا لیتی جیسے لنگوٹی وغیرہ اور اکثر یہ ہوتا تھا کہ عورتین رات کو طواف کرتین اس بےعت کرا دونون نے اپنے جی سے نکالا تھا اوس مین باپ دادون کے قدم بقدم چلتے تھے یا اعتقاد کرتے تھے کہ فعل اون کے اباو اجداد کا مستند ہے طرف کسی امر خدا و شرع الٰہی کے اوسپر اللہ نے انکار کیا حضرت سے کہا کہ جو کوئی یہ دعوی کرے کہ یہ حکم اللہ نے دیا ہے تم اوس سے یہ بات کہو کہ اللہ عریبے کے کام کا حکم نہین دیتا تم جو یہ بات کرتے ہو فاحشہ منکرہ ہے اللہ ایسا امر کیون کرنے لگا کیا تم اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جو تم کو معلوم نہین ہے اللہ نے تو حکم عدل و استقامت دوین پوری کا دیا ہے نہ اس بے شرمی بے حیائی بے عزتی کا کہ لگے لچے بنو ننگے پھر اللہ کا امر یہ ہے کہ تم ہر سجد مین قبلہ رو ہو کر خاص اُسی کی عبادت کرو عبادت مین استقامت اختیار کرو رسلین موحدین معجزات جو کچھ اللہ کی طرف سے خبر دین اور لائین اوسکو سچے دل سے مانو خالص عبادات مین اخلاص برتو کیونکہ اللہ کسی عمل کو مبدون ان دو رکن کے قبول نہین کرتا ہے ایک صواب موافق شریعت حقہ و سنت مطہرہ کے دوسرے خلوص شرک سے ف بدو عود مذکور مین اختلاف ہی مجاہد نے کہا یعنے جس طرح پہلے تم کو پیدا کیا تھا ویسے ہی پھر پیدا کرے گا یعنے مرنے کے بعد جلاوے گا حسن بصری نے کہا جیسا تم کو دنیا مین بنایا ہے اسیطرح دوبارہ دن قیامت کے پھر بناویگا قتادہ نے کہا پیدا کیا اوسکو اور کچھ نہ تھے پھر لے گیا اون کو پھر دوبارہ لاوے گا ابن زید نے کہا جیسے اولًا ابتدا کی ہے ایسے ہی وہ آخرًا بھی اعادہ کرے گا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے حدیث مرفوع ابن عباس کی مؤید اس مطلب کا ٹھیرایا ہے کہا کھڑے ہوئے حضرت درمیان ہمارے وعظ کہنے کو فرمایا اے لوگو تم حشر کیے جاؤ گے طرف اللہ تعالے کے برہنہ پا ننگے بدن بے ختنہ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا یعنے جیسا کچھ تم پر لکھا گیا ہے ویسے ہی تم ہوگے

دوسرا لفظ یون ہے جیسے تم تھے ہو ویسے ہی ہوگے قرطبی نے کہا یعنے جسکی خلقت ابتدا سے اللہ نے شقاوت و
بدبختی پر رکھی ہے وہ ویسا ہی ہوگا گو اہل سعادت کے سے عمل کرے اور جسکی ابتدائے خلقت سعادت پر رکھی
ہے وہ ویسا ہی ہوگا گو اہل شقاوت کے سے عمل کرے جسطرح سحرہ نے اہل شقا کے سے عمل کیے تھے مگر پھر
اپنی ابتدا پر آگئے سدی نے کہا یعنے جسطرح تم کو پیدا کیا ہے ایک فریق ہدایت پر ہے دوسرا گمراہی پر اسی
طرح پھر دوبارہ تم اٹھاؤ گے ماؤں کے پیٹ سے باہر آوگے ابن عباس نے کہا فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ
الضَّلَالَةُ اللہ نے ابن آدم کی خلقت یون شروع کی ہے کہ کوئی مومن ہے اور کوئی کافر کما قال هُوَ الَّذِي
خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ پھر دن قیامت کے اوٹکو اوسیطرح پر اعادہ کرے گا جیسا کہ شروع
مین مومن کافر بنایا تھا اس قول کی تایید حدیث ابن مسعود سے ہے صحیح بخاری مین مرفوعاً آیا ہے قسم ہے اسکی
جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک تم مین کا عمل کرتا ہے جنت والون کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان
اوسکے اور جنت کے مگر ایک باع یا ذراع پر سابق ہوتی ہے اوسپر کتاب عمل کرنے لگتا ہے اہل نار کا سا پھر نار
مین جاتا ہے اور کوئی تم مین عمل کرتا ہے دوزخ والون کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور آگ
کے مگر ایک باع یا ذراع پر سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب وہ عمل کرنے لگتا ہے بہشت والون کا سا حدیث
سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بندہ عمل کرتا ہے لوگون کے دیکھنے مین اہل جنت کا سا اور وہ اہل نار
سے ہے اور عمل کرتا ہے لوگون کے دیکھنے مین دوزخ والون کا سا اور وہ اہل جنت سے ہے نہین ہے اعمال مگر خاتمے
سے رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث بخاری کا قصہ قرنان مین دن احد کے جابر کا لفظ مرفوعاً
یون ہے مبعوث ہوگا ہر نفس اوس حال پر کہ جسپر وہ تھا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ الحدیث کو مسلم و ابن ماجہ نے بھی
روایت کیا ہے اس لفظ سے يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مثل اسکے ابن عباس سے بھی آیا
ہے حدیث ابن مسعود کا مدعا اسکی ہے ابن کثیر نے کہا جمع کرنا درمیان اس قول کے اور درمیان آیت فَأَقِمْ
وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا کے ضرور ہے اگر مراد آیت سے یہی قول ہے
اور صحیحین مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر ماں باپ اوسکے یہودی
کرتے ہین اوسکو اور نصرانی مجوسی بناتے ہین مسلم مین ہے عیاض بن حمار سے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کہتا
ہے مینے پیدا کیا ہے اپنے بندون کو حنفا پھر شیاطین نے آکر انکو دین سے الگ سلگ کر دیا الحدیث سو وجہ جمع
کی اس بنیاد پر یون ہے کہ اللہ نے انکو اسلیے بنایا کہ کوئی مومن ہو کوئی کافر فی الحال مین اگرچہ فطرت ساری

۹ سورہ اعراف مکی ہے اور اسمین ۲۴ رکوع اور ۲۰۶ آیتین اور ۱۶۸۰ حرف اور ۳۵۰ کلمے ہین

خلق کی معرفت خدا اور توحید الہ پر ہے سب جانتے ہین کہ سوا اوسکے کوئی اللہ نہین ہے چنانچہ اسی بات کا عہد و میثاق اون سے لیا گیا تہا اور یہ بات اونکے طبائع و فطرت مین کہی گئی تہی معہذا تقدیر یون ٹہیرائی کہ کوئی اون مین شقی ہو اور کوئی سعید هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ حدیث مین آیا ہے سب آدمی صبح کرتے ہین کوئی اپنی جان بیچتا ہے اوسکو آزاد کرتا ہے یا ہلاک اللہ کی قدر اوسکی خلق مین نافذ ہے هُوَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی اَلَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی صحیحین مین آیا ہے کہ جو کوئی اہل سعادت سے ہوتا ہے اوسکو کام اہل سعادت کا آسان کر دیا جاتا ہے اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوتا ہے اوسکو کام اہل شقاوت کا آسان کر دیا جاتا ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ پہر اسکی تعلیل یون کی ہے کہ اونہون نے شیطانون کو اپنا دوستدار بنایا ہے سوا اللہ کے ابن جریر نے کہا یہ کہلی دلیل ہے خطا پر اوس شخص کی جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ کسی شخص کو کسی معصیت کرنے پر یا کسی ضلالت کے معتقد ہونے پر عذاب نہین کرتا ہے مگر جبکہ اوس گناہ یا گمراہی کو بعد معلوم کرنے وجہ صواب کے براہ عناد ارتکاب کرے اسلیے کہ اگر بات یون ہوتی تو درمیان فریق ضلالت کے جو آپ کو مہتدی خیال کرتا ہے اور درمیان فریق ہدی کے کچہ فرق نہ ہوتا حالانکہ اللہ پاک نے درمیان اسمار و احکام ہر دو فریق کے اس آیت مین فرق کیا ہے ف فتح البیان کا بیان سنو فاحشہ وہ گناہ ہے جو قبیح و مخش مین متبالغ ہو اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ مراد یہان طواف مشرکین ہے ننگے ہو کر عطا نے کہا شرک ہے ظاہر یہ ہے کہ لفظ عام ہے دونو امر پر صادق آتی ہے مطلب ٹہیرا کہ وہ جب کوئی گناہ بد متبالغ فی القبح کرتے تو اوسکے کرنے مین دو عذر بیان کرتے ایک یہ کہ ہمنے آبا کو اسی فعل فاحشہ پر پایا ہے ہم اونکے مقلد و مقتدی ہین دوسرے یہ کہ اللہ نے ہمکو یہی حکم دیا ہے سو یہ دونون عذر الطل باطلات اکثر منکرات مین غایت درجہ کے فاسد کا سد ہین اسلیے کہ باپ دادون کا کسی امر قبیح پر عامل ہونا اُنکے لیے دلیل جواز فعل مذکور نہین ہو سکتا ہے یہ تو محض اونکی تقلید باطل بے اصل کرتے ہین وہ بہی امور مذمومہ مین ورنہ دنیاوی کامون مین ہرگز اونکے مقلد نہین بنتے ہین کبہی نہ سنا ہوگا کہ کوئی شخص از خود دریا مین ڈوبکر مر گیا یا اپنے لیے ہم حرق خود کشی کو اوسنے روا رکہا فقط اسلیے کہ اُسکے باپ نے بہی اسیطرح اپنی جان کہوئی تہی یا اگر باپ نے سارا مال لٹا دیا تہا تو یہ بہی سب مال برباد کر دے رہا اللہ کا حکم کرنا سو معاذ اللہ کہ اللہ پاک کسی فعل ناپاک کا حکم کرے بلکہ اللہ کا امر یہ ہے کہ اتباع نبی کرو کتاب منزل ہو چلو سنت پیغمبر کو دانتون سے پکڑو تم یہ دعوی اللہ پر کس

دلیل سے کرتے ہو تو وہ تو کہا ہے اللہ نے کبھی کسی بندہ کو اکراہ کسی معصیت پر نہیں کیا ہے نہ اوس معصیت پر راضی ہوا نہ اوسکو حکم اوس معصیت کرنیکا دیا ہاں تم سے طاعت پر راضی ہوتا ہے معصیت سے تم کو نہی فرماتا ہے حاصل یہ ہوا کہ ہر دو عذر باطل ہین اول اسلیے کہ تقدیر حال ہے ثانی اسلیے کہ افترا علی ذی الجلال ہے سلیمان جمل نے کہا ہے کہ اس آیت مین اُنکی دوسری بات کو رد کیا پہلی بات سے تعرض نہ فرمایا اسلیے کہ فساد اوسکا واضح تھا کیونکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ تقلید آبا کی کوئی حجت نہین ہوتی ہے ہان دوسری بات پر انکار فرمایا کہا کیا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو جو نہین جانتے اس مین تقریع عظیم توبیخ فخیم ہے کیونکہ جب جہل سے کوئی بات کسی شے مین کہنا قبیح ہے تو پھر اللہ کے حق مین اور بھی زیادہ قبیح ہوگی ف اس آیت شریف مین زاجر اعظم اور وعظ بالغ ہے مقلدین آبا و اجداد و مشائخ و اساتذہ و ائمہ کو مذہب مخالف حق سبانہ سنت برحق مین اسلیے کہ یہ تقلید تقلید ہے اہل کفر کا نہ اہل حق کا کیونکہ مقلدین کا قول ہے کہ اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ دوسرا قول ہے وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا سو مقلد اسی گھمنڈ مین ہے کہ اوس نے اپنے باپ کو اوسی مذہب پر پایا ہے اور اللہ نے اسکا حکم دیا ہے اور وہی حق و صواب ہے اور اگر یہ غرور نہ ہوتا تو ہرگز اوس خصلت پر باقی نہ رہتا یہ وہی خصلت ہے جسکے سبب سے یہودی یہودیت پر نصرانی نصرانیت پر بدعتی بدعت پر مشرک شرک پر باقی ہین یہ بقا الکا ان ضلالات پر اسی لیے تو ہے کہ اونہون نے اپنے آبا و اجداد کو مذہب یہودیت و نصرانیت و بدعت و شرک پر پایا ہے اور حسن ظن سے یہ خیال کیا ہے کہ جس طریقے پر وہ تھے اور گذر گئے وہی سیدھی راہ حق کی تھی اللہ نے انکو اوسی راہ پر چلنے کا حکم دیا تھا اسی وجہ سے اپنے لیے نہ نظر کرتے ہین نہ طلب حق نہ دین سے کچھ بحث رکھتے ہین اسیکا نام تو تقلید بحت قصور خالص ضلال محض کذب صریح تقول علی اللہ افترا علی الاسلام تجری علی الرسول استخفاف نبی مقبول ہے اَللّٰهُمَّ شَفِّعْ اے شخص تو جو کسی ایک مذہب پر مذاہب اسلامیہ سے نالشی و نامی ہوا ہے مین تیرے لیے نذیر عریان ہون تحذیر مین مبالغہ ہون خبردار تو کبھی یہ نہ کہنا کہ مین باپ کے دادا کی پروا کی راہ پر ہون اللہ کا امر یون ہی ہے کیونکہ یہ کہنا گویا تیرا ستم ہونا ہے ضلالت پر اب تو وہ وقت آیا ہے کہ شر خیر سے صحیح سقیم سے رکے افاسد روایت صحیحہ سے خلط ملط ہو گئی ہے حالانکہ اللہ نے اس امت کیطرف فقط ایک نبی بھیجا ہے امت کو اوسکے اتباع کا امر فرمایا ہے اوسکی مخالفت سے نہی کی ہے فرمایا ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا سو اگر ائمہ مذاہب کی راہ مجرد اور اتباع اُنکا محبت علی العباد ہوتا تو اس حث کے لیے بہت سے رسول تعداد اہل کے اثابت ہوتے ہین

جو تکلف ہین لوگون کے ساتھ اوس تکلیف کے کہ جسکا حکم اللہ نے اون کو نہین دیا ہے ایک غفلت عجیب و بھول عظیم حق سی یہ ہے کہ مقلدین نے باوجود موجود ہونے کتاب عزیز و سنت مطہر کے آرا رجال تقلید اشخاص مختصر خاص کو اختیار کیا ہے حالانکہ اُنکے درمیان مین اُنکے شہرون قرینون قصبون ملک و قبیلہ مین ایسے لوگ اب بھی موجود ہین جن سی یہ کتاب و سنت کرلے سکتے سمجھ سکتے ہین اور آلات فہم و اوزار عقل و ملکہ تفقہ بھی رکھتے ہین بڑی حیرت ہے کہ علوم عقلیہ و فنون فلسفیہ مین دعوی یکتائی کا ہر جن مین بال کی کھال نکالی گئی ہے اور امور معاش و خانہ داری مین سرآمد عقلائے روزگار کہلائین اور کمال ذہانت و فطانت غایت دانش و نکتہ چینی مین مثل اپنا کسی کو نہ جانین اور حل غوامض و کشف معضلات و دقت فہم و بار یک بینی مین مشار الیہ فرقہ رائے ہون مہذا بات کتاب اللہ کے جسکا وصف آیات بینات ہے اور بابت سنت مطہرہ کے جسکی رات مثل دن کے ہے قصور فہم کا اقرار کرین اور سکے سمجھنے کو آباؤ اسلاف و ائمہ مین منحصر رکھین یہ بھی ایک نشانی ہے اللہ کی واسطے اتمام حجت کے کہ خود مقلدین بابت فہم کتاب و سنت کے معترف ہین اپنے جہل و نادانی و بے فہمی و بے شعوری و عدم لیاقت کے قطع نظر اسکے کہ علمائے کبار امت جیسے ابن عبد البر وغیرہ نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ ہمارے مقلدین کا زمرۂ علما مین نہین ہے اگرچہ جاہل اسفار کیون نہ ہون یا لوگ انکو بڑا مولوی ملا سمجھین کیونکہ علم نام ہے قرآن و حدیث و فرائض کے جاننے کا پس بس جسکو اللہ و رسول کے احکام پر اطلاع صحیح حاصل ہے اور مسائل اسلام کو کسی کتاب فقہ سنت سی یا زبان سے کسی عالم قرآن و حدیث کے سن چکا اور معلوم کر چکا ہے گو قدرت کتابت و قرات کتب درسیہ وغیرہ پر نہ رکھتا ہو تو حقیقت مین وہی عالم دین ہے نہ وہ گروہ جو کاسہ لیس کفار یونان و پرستار علما و فلاسفہ رشتہ خطوات شیطان ہے یہ گفتگو ہماری ہر چند آج کے دن ہمارے برادران علانی و اخیانی پر گران گذرتی ہے لیکن ہم اظہار مین اس حق و صواب کے مجبور ہین جسکے رب معبود نے عہد لیا ہے کہ جو حق ہمکو معلوم ہے ہم اوسکو ظاہر کرین گے اگر نہ کرینگے تو ملعون ٹھیرین گے عصمنا اللہ تعالی خیر اگر ہم تغییر منکر پر اپنے ہاتھ سے قدرت رکھین تو زبان سے تو ہم کرینگے نہین کہ مونہہ سی بھی کلمہ صواب و قول حق نہ نکالین اگر خوف جان و مال و آبرو کا مقتضی ہے زبان بندی کو تو ہمارے دل پر تو کسیکا قابو نہین ہے اور نہ مہر لگی ہے الحمد للہ کہ اللہ نے ہم کو حق دکھایا باطل سے بچا دیا ہی توفیق عمل سوا اسکے کیونکر ہم سائل زبان و مکان ہین اور طالب طاقت و توان امکان اللہم غفرا

ف پھر اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم کفار منکرین سے یہ بات کہدو کہ میرے رب کا حکم تو یہ ہے کہ عدل

ہونا چاہیے مجاہد وسدی نے کہا یہ دلیل ہے اسپر کہ امر لعدل ہے نہ جیسا کہ اوروں نے زعم کیا کہ اللہ پاک امر بفحشا ہے کسیکے کہا مراد قسط سے اس جگہ لا الہ الا اللہ ہے یہی قول ابن عباس کا بھی ہے بعض نے کہا عبارت مین حذف ہے یعنے قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ فَاَطِیْعُوْہُ مراد اقامت وجوہ سے نماز مین اس جگہہ موحد کرنا ہے طرف قبلے کے جبکہ سجدون مین ہون یا یہ مراد ہے کہ قصد کرو عبادت خدا کا مستقیم ہوکر غیر کی طرف مائل نہ ہو وقت ہر سجدے کے یا ہر مسجد مین مگر اول اوسے ہے پھر حکم دیا عبادت بالاخلاص کا یعنے موحد غیر مشرک بنو تم ویسے ہی عود کروگے جیسے شروع مین تھے زجاج نے کہا یعنے جیسا اللہ نے فکر ابتدائے خلق مین بنایا ہے ایسا ہی بعد عدم کے پھر ایجاد کرے گا تشبیہ نفس احیاء وخلق مین ہے نہ کیفیت وترتیب مین مقصود قائم کرنا حجت کا ہے منکرین بعث پر کہ ہم بعد بعث کے محسن کو جزاء احسان سی کو سزائے اساءت دینگے یا جس طرح تم ماؤن کے پیٹ سے تھے دست ہر شے سے نکلے تھے ویسے ہی پھر عود کروگے کوئی شے پاس تمہارے نہ ہوگی کقولہ تعالی وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ بعض نے کہا معنے یہ ہین کہ جس طرح ہمنے تمکو مٹی سے بنایا ہے اسیطرح پھر تم مٹی مین ملوگے مجاہد نے کہا عود کروگے تم شقی وسعید ہر کہ جابر نے کہا مومن اپنے ایمان پر منافق اپنے نفاق پر مبعوث ہوگا اللہ نے ایک فریق کو ہدایت کی ایک فریق پر ضلالت رکھی فریق ہدایت وہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا تابع انبیاء ہوا فریق ضلالت گروہ کفار کا ہے جابر سے ذکر قدریہ کا آیا کہا فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضَعْفًا وَّشَیْبَۃً اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ ہدایت وضلالت طرف اللہ کے ہوتی ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعا آیا ہے پیدا کیا اللہ نے اپنی خلق کو اندھیری مین پھر ڈالا اونپر نور اپنا جسکو وہ نور پہونچا اوسنے ہدایت پائی جو چوک گیا وہ گمراہ ہوا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ غرضکہ جس گروہ پر ضلالت ثابت ہوئی اوس گروہ نے اللہ کو چھوڑکر شیطانون کو اپنا اولیا ٹھیرایا معہذا اُنکو یہ خیال ہے کہ وہ راہ یاب ہدایت ہین آپ مین ہرگز اپنی ضلالت کا اقرار نہین کرتے یہ نہایت درجہ کا تمرد وعناد ہے یہ آیت حجت ہے معتزلہ پر اس بات مین کہ ہدایت وضلال طرف سے ذی الجلال کے ہے نیز دلیل ہے اسپر کہ وہ کافر جو ہونا اپنا دین حق پر گمان کرتا ہے اور جاحد ومعاند دونون کفر مین برابر ہین اور مجرد ظن وحسبان صحت دین مین کافی نہین ہوتا ہے بلکہ جزم وقطع ویقین کا ہونا ضرور ہے اسلیے کہ اللہ نے کفار کی مذمت کی ہے اسپر کہ انکو گمان ہے اپنے مقتدی ہونیکا سو اگر یہ حسبان وگمان مذموم نہ ہوتا تو اللہ اُنکی مذمت نہ کرتا یہ بھی ثابت ہوا کہ شارع امر باطل مستحق فہم نہ ہوتا ہے خواہ یہ گمان کرے کہ وہ ہدایت ہے

رہے یا نکرے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
ع ۳ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ اے اولاد آدم کی لے اوپنی رونق ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیو اور مت اوڑاؤ اوسکو خوش
نہیں آتے اوڑانے والے ف یعنے لباس نماز مین فرض ہے مرد کو گھر سے تازا نوڈھانکتا اور عورت کو سارا
بدن مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اور پگھلنا معاف ہے اور کپڑا باریک جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر
نہین اور فرمایا مت اوڑاؤ یعنے منع کام مین خرچ نہ کرو انتہے یہ آیت رد ہے مشرکین پر کیونکہ اونکا اعتماد طواف
مین عریانی پر تھا جس طرح مسلم ونسائی وابن جریر کے نزدیک حدیث ابن عباس مین آیا ہے اور لفظ ابن جریر
کا یہ ہے کَانُوْا یَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ عُرَاةً الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الرِّجَالُ بِالنَّهَارِ وَالنِّسَاءُ بِاللَّیْلِ وَکَانَتِ
الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ ؎

اَلْیَوْمَ یَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ کُلُّهٗ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

فقال اللہ تعالیٰ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ابن عباس نے کہا لوگ گہر کا طواف ننگے کرتے تھے اللہ نے
حکم زینت کا فرمایا یعنے لباس کا جو ساتر عورت ہو اور اسکے سوا جو اچھا کپڑا احرام ہو مجاہد وعطا ونخعی وابن جبیر
وقتادہ وسدی وضحاک وزہری اور سب سے ائمہ سلف کا قول یہی ہے کہ آیت باب جن مین طواف مشرکین کے
اوتری ہے مگر حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِی الصَّلٰوةِ فِی النِّعَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوْیَهْ ابن
کثیر نے کہا اسکی صحت مین نظر ہے بہرحال اس آیت اور اس سنت سے جو اس بارے مین آئی ہے تحمل کرنا وقت نماز
کے خصوصاً دن جمعہ اور عید کے مستحب ہے اسی طرح خوشبو کا ملنا مسواک کرنا تہی داخل زینت ہے افضل لباس
سفید کپڑا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ پہنو تم سفید کپڑے یہ بہتر کپڑے ہین تمہارے اور کفن کرو
اُن مین مردون کو بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے جو بال کو جلا دیتا ہے بال اُگاتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ یہ حدیث جید
الاسناد ہے اسکے رجال شرط مسلم پر ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ترمذی نے کہا یہ
حدیث حسن صحیح ہے سمرہ بن جندب کا لفظ یہ ہے لازم ہین تم پر سفید کپڑے تم پہنو انکو وہ اطہر واطیب ہین کفن
کرو تم اون مین اپنے مردون کو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَهْلُ السُّنَنِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ ابن سیرین نے کہا
تمیم داری نے ایک چادر ایک ہزار کو خریدی تھی اوسمین نماز پڑھا کرتے رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ
جَیِّدٍ ف بعض سلف نے کہا ہے اللہ پاک نے ساری طب آدھی آیت مین جمع کر دی ہے یعنے کہا کھاؤ
پیو مت اوڑاؤ ابن عباس نے کہا کہا تو جو چاہے پہن جو چاہے جب تک کہ دو باتین نہ ہون سرف ومخیلہ

یعنے اور اٹا اور ترا نا دوسرا لفظ یہ ہے کہ حلال کیا اللہ نے کھانا پینا جب تک اور اٹا اور ترا نا نہ ہو اسنادہ صحیح
حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے کھاؤ پیو پہنو صدقہ دو بغیر مخیلہ و سرف کہ اللہ چاہتا ہے
کہ دیکھے اپنی نعمت اپنے بندے پر رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ بلفظ کلوا وتصدقوا و
البسوا وغیر اسراف ولا مخیلۃ مقدام بن معدیکرب کندی کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے نہین بھرا ابن آدم نے کوئی برتن بدتر اپنے پیٹ سے کافی ہین ابن آدم کو اکلات یعنی چند
لقمے جو سیدھا رکھین اوسکی پیٹھ کو پھر اگر ضرور ہی پیٹ بھرے تو تہائی واسطے کھانے کے اور تہائی واسطے
پینے کے اور تہائی واسطے سانس لینے کے رکھے رواہ احمد والنسائی ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہے انس بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے ان من السرف ان تاکل کل ما اشتہیت رواہ ابو یعلی
فی مسندہ والدارقطنی فی الافراد وقال ھذا حدیث غریب تفرد بہ بقیۃ سدی نے کہا
جو لوگ برہنہ طواف کعبہ کیا کرتے تھے وہ موسم مین روغن کھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے اللہ نے کہا کلوا واشربوا
یعنے تحریم مین اسراف نہ کرو مجاہد نے کہا یعنے کھاؤ پیو جو رزق دیا ہے تم کو اللہ نے ابن زید نے کہا مت
کھاؤ حرام سے اسراف ہے ابن عباس نے کہا اللہ مسرفین کو طعام و شراب مین دوست نہین رکھتا ابن جریر
نے کہا یعنے لوگ حلال یا حرام مین حد سے آگے بڑھ جاتے ہین وہ لوگ اللہ کو پسند نہین ہین حلال مین
غلو یہ ہے کہ حرام کو بھی حلال کر لے حرام مین غلو یہ ہے کہ اوسکو حلال سمجھ لے یہ تجاوز ہے حد سے اعتداء
و اسراف ہر اکل و شرب مین بلکہ مناسب ہے کہ حلال کو حلال حرام کو حرام سمجھے اسیکا نام عدل ہے جسکو
اللہ نے واجب کیا ہے یہ شعر شاعر کا ؎

لا تقربوا الصلوٰۃ زنہیم نجا طرست واز امر یاد مانذ کلوا واشربوا امرا

اگر بطور طعن کے اہل کفر پر ہے تو خیر ورنہ خود کفر ہے عیاذاً باللہ ف فتح البیان کا بیان یہ ہے آیت
خطاب ہے سارے بنی آدم کو اگرچہ ورود اوسکا سبب خاص پر ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ
خصوص سبب کا زینت وہ شئے ہے جس سے لوگ آرایش کرین جیسے لباس یہ حکم ہے کہ جب مسجد مین
نماز کو یا طواف کو آؤ تو ننگے نہ آؤ آیت دلیل ہے وجوب ستر عورت پر حالت نماز مین یہی مذہب ہے جمہور کا
بلکہ ہر حال مین نزدیک اہل علم کے چھپانا ستر کا فرض ہے اگرچہ آدمی تنہا خالی کیون نہ ہو احادیث صحیحہ
سے پھر دلیل مین بعضون نے کہا اور زینت سے علاوہ لباس کے شانہ و عطر ہے یہی مثل ستر و تطہر کے واجب ہے مگر

قول اول اولی ہے اس قسم کے تزین کو اگر مستحب کہین تو ہو سکتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے کہا نور زینت نماز کی کہا وہ کیا ہے کہا اَلْبَسُوْا نِعَالَکُمْ فَصَلُّوْا فِیْهَا جوتا پہنکر نماز پڑہا کرو رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ وَّ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوَیْهِ اس کا لفظہ فروع تفسیر آیت باب مین یون ہی صَلُّوْا فِیْ نِعَالِکُمْ اَخْرَجَهُ الْعُقَیْلِیُّ وَاَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوَیْهِ وَابْنُ عَسَاکِرَ احادیث مشروعیت نماز مین اندر نعل کے بہت آئی ہین رہی یہ بات کہ وہ احادیث تفسیر آیت باب مین جسطرح کہ احدیث مین آیا ہے سو حال اسناد احادیث مذکورہ کا معلوم نہین ہے ہان اسبات سے کہ آدمی ایک کپڑے مین نماز پڑہے کوئی شے دوشنج نہ ہو صحیحین وغیرہما مین روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا نہی آئی ہے مین کہتا ہون جس چیز کا پہننا استعمال کرنا بدن پر شرعًا جائز ہے اور لغۃً وعرفًا داخل زینت ہے اوسکا عمل مین لانا وقت نماز کے ممنوع نہین ہے خواہ پاک جوتا ہو یا بیشمار تکلف یا تاج مکلل یا سلاح یا قوس یا کمر بند قیمتی اسیطرح حکم کہانے پینے کا عمومًا جاری ہے اور یہ سب ہو بغیر اسراف کے دیا ہے سرف یہ ہے کہ حلال کو حرام کرلے یا حرام کیطرف ہاتھ بڑہاوے یا کہانے پینے مین افراط کرے مقدار سے زیادہ کہاوے یا تکلف مین اسراف کرے سو جسطرح زیادتی منع ہے اور اوڑانا مال وطعام کا حرام ہے اسیطرح ترک طعام وشراب مین کمی زیادہ نہین ہے بلکہ تارک اوسکا قاتل نفس ہے خودکشی کرنا چاہتا ہے بلکہ اہل نار سے ہے جسطرح احادیث صحیحہ مین آچکا ہے اور جو شخص اتنا کم کہاتا ہے کہ بدن ضعیف ہو گیا طاعت وحج کے ادا کرنے سے عاجز رہا اپنے اور اہل عیال کے لیے کما نہین سکتا وہ مخالف امر وارشاد الٰہی ہے اسیطرح جو بے شرع ہے انفاق مین اہل سفہ وتبذیر کی طرح خرچ کرتا ہے وہ بھی مخالف شرع الٰہی ہے اور نبی قرآنی مین داخل ہے اسیطرح محرم حلال وحلال حرام داخل مسرفین ہے زمرہ متقصدین سے خارج ہے بے حاجت کہانا یا تکلم سیری پر کہانا داخل اسراف ہے آیت شریف دلیل ہے اس بات پر کہ سارے مطعومات ومشروبات حلال ہین مگر جسکو شرع نے خاص کرلیا ہے ساتھہ کسی دلیل تحریم کے کیونکہ اصل سب شیاء مین اباحت ہے مگر جسکو شریعت نے محظور کر دیا دلیل مفصل سے تحریم اوسکی ثابت ہو چکی علی بن حسین بن واقد کا قول اوپر گذر چکا ہے کہ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ الطِّبَّ کُلَّهٗ فِیْ نِصْفِ الْآیَةِ مراد یہی آیت ہے غرضکہ اسراف کرنیوالون کو کہانے پینے مین ہو یا پہننے اوڑہنے مین یا مال اوڑانے مین دوست نہین رکھتا ہے یہ وعید وتہدید ہے حق مین مسرفین کے کیونکہ اللہ کی دوستی عبارت ہے اوسکی رضامندی ہونے سے راضی ہو کر ثواب دینا ہے سو جب اللہ محب اہل اسراف کا نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اوس بندے سے ناراض

ہے یہ وعید سخت ہوئی صرف پکانے پینے پہننے میں بڑے عمدہ مستحق اس وعید کے فساق و فجار دولتمند
اسودہ حال ہیں قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ
تو کہہ کس نے منع کی ہے روزق اللہ کی جو پیدا کی ہے اوس نے اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کہانے
کی تو کہہ وہ ہے ایمان والوں کے واسطے دنیا کی زندگی میں نری انکی ہیں قیامت کے دن یوں بتاتے ہیں ہم تمیز
جن لوگوں کو بوجھ ہے ف یعنی منع کام میں خرچ نہ کریے باقی کہانا پینا سب کو ہے جو نعمت ہے مسلمانوں کے
واسطے پیدا ہوئی ہے دنیا میں کافر بھی شریک ہو گئے آخرت میں فقط اونہیں کو ہے انتہے یہ آیت پاک کر
ہے اوپر جو کسی قسم کو تا کل و مشارب و ملابس سے بدون شرع الٰہی کے اپنے جی سے حرام بتاتے ہیں اللہ نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تہا تم ان مشرکوں سے جو بآر ار فاسدہ خود تحریم اشیاء ابتداع احکام کرتے ہیں
یہ بات کہدو کہ یہ اشیاء اللہ نے انکے لیے بنائے نوکالے پیدا کیے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے ہیں دنیا میں اللہ کو
پوجتے ہیں اگرچہ کفار بھی اون اشیا میں شریک مومنین ہو گئے ہیں احساس دنیا میں ولکن قیامت میں یہ ساری
زینت کہانے پینے پہننے وغیرہ کی خاص اہل ایمان کو ہوگی وہاں کوئی ایک کا فر بھی شریک انکا نہ ہوگا کیونکہ
جنت کفار پر حرام ہے ولہ الحمد اللہ پاک نے اس آیت میں کہولکر کہدیا ہے کہ اچھا کہانا اچھا پہننا کچھ منع
نہیں ہے اگر نقصان ہے تو اسیقدر کہ مصلحت الٰہی و حکمت بالغہ جہان پناہی مقتضی شرکت کفار کی
بھی اس لباس و طعام میں یہاں خاص دنیا کی زندگی میں ہو گئی ہے ورنہ وہاں آخرت میں تو خالص مسلمانوں
مومنوں ہی کے لیے یہ سب ٹہاٹہہ ہوگا کفار محروم رہیں گے ولہ الحمد و المنۃ ابن عباس نے کہا قریش طواف
بیت میں عریان ہو کر سیٹی دیتے تالی بجاتے اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی یعنے حکم کیا کہ پڑا پہننے کا ف
فتح البیان کا لفظ یہ ہو زینت کہتے ہیں لباس وغیرہ اشیا مباحہ کو جس سے آدمی آراستہ کرتا ہے جیسے جواہر
وغیرہ جو معادن سے نکلتے ہیں تزین کرنا ساتہہ انکے منع نہیں یہ کہنا کہ مراد یہاں خاص ملبوس سے بلا وجہ ہے
بلکہ لباس بخصوصہ مشتملات آیت شریفہ کے ہے سو پہننا جامہ جدید نفیس گران بہا کا جبکہ محرمات میں سے نہ ہو
منع نہیں ہیں جن اشیا کو آرایش و زیب زینت میں دخل ہے اور کوئی مانع شرعی اُنے نہیں ہو تو تزین
کرنا ساتہہ انکے درست ہے کوئی حرج نہیں یہ گمان کسیکا کہ یہ تزین مخالف زہد ہے غلط و صحیح ہے یہ اور
بات ہے کہ کوئی شخص بباہ تواضع تزین ترک کردی نہ مخالف زہد سمجہکر کہ وہ اولی و افضل ہوتا ہے جس طرح

حدیث مین آیا ہے کہ بذاذت ایمان ہی یعنے بے تکلف رہنا میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے پہننے سے عار نہ کرنا ایمان کی نشانی ہے رازی نے کہا ہے آیت متناول ہے جمیع زینت کو ساری انواع ملبوس و اقسام زیور نیچے اوسکے داخل ہین اگر نص بقدر تحریم استعمال ذہب و حریر کے حق مین مردون کے وارد نہوتی تو وہ بھی اس عموم مین داخل رہتے انتہے اللہ نے اس زینت کو اپنے بندون کے لیے برآمد فرمایا ہے روئی کتان زمین سے ریشم کپڑے سے لشتر صوف پشت حیوان سے چہال درخت سے دوغ وجواہر معادن سے پیدا کیے یہ سب داخل لباس ہین طیبات سے مراد لذیذ کھانے پینے ہین ترک طیبات مین کوئی زہد نہین ہے بعض فقیر دررپے لذیذ طعام لذیذ کو بدذوق کرکے کھاتے ہین کوئی ایک نوع طعام کو دوسری نوع طعام مین ملاکر خراب کرتا ہے کوئی پانی ڈالکر بدطعم بناتا ہے کوئی خشک کرکے یا باسی کرکے کھاتا ہے اُسکو موجب تقادت و زہادت کا سمجھتا ہے سو یہ کچھ زہد و تقوی نہین ہے بلکہ کفران نعمت و خلاف سنت ہی عمدہ کھانا جب ایک عمدہ برتن مین سامنے نکل کر تازہ بتازہ آتا ہے تو ایک تجلی خاص اُسپر نمایان ہوتی ہے اور کھانے والا بے اختیار شکر خدا کا دل سے کرتا ہے فقطے جاہل اس شکر سے محروم رہتے ہین کاش نہ ملنے پر صبر ہی کرتے تو صابر ہوتے آفت تو یہ ہے کہ دیدہ و دانستہ قصداً و عمداً موجب شکر کو ضائع کرکے اجر شکر و جزا نعمت سے حرمان نصیب ہوئے مین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اسطرح کے بدعات جاہل فقیرون نے بہت کچھ بنام نہاد زہد و قناعت و ترک دنیا نکال رکھے ہین احمقون کو اپنا مرید بے وقوفون کو اپنا معتقد ایسے ہی امور سے بار کہا ہے یہ نہین سمجھتے کہ مقصود شرع موافقت حق ہے نہ مخالفت نفس ابن جریر نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ جس نے روئی و کتان کا کپڑا باوجود قدرت و علت کے چھوڑکر پہننا لباس صوف و شعر کا اختیار کیا ہے یا گیہون کی روٹی ترک کرکے مسور کی دال و ساگ کا کھانا پسند کیا ہے یا گوشت کا کھانا بخوف عارض ہونے شہوت کے ترک کردیا ہے وہ خطا پر ہے ابن عباس نے کہا طیبات ودک لحم سمن ہے کسینے کہا گوشت گہی ہے قتادہ نے کہا بجائر سوائب مین جنکو حرام ٹھیرا رکھا تھا بعض نے کہا آیت اپنے عموم پر ہے ہر شے مستلذ و مشتہی سائر مطعومات کو اوس مین داخل ہے مگر جسکو نص نے حرام کردیا ہی حق ہے ابو السعود و بیضاوی نے کہا آیت مین دلیل ہے اسپر کہ اصل مطاعم و ملابس و انواع تجملات مین اباحت ہے کیونکہ استفہام در سلطے انکار کے آیا ہے پھر اللہ نے فرمایا کہ یہ اشیاء در سطح اہل ایمان کے ہین اصالۃً و استحقاقاً گو مادام الحیات کفار بھی اُنکے شریک کیون نہ ہون مشرکت کفار کی تبعاً ہے نہ اصالۃً بالعرض

ہے نہ بالذات لقولہ تعالی وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پھر قیامت
مین یہ چیزین خاص مومنون ہی کو ملین گی وہان کسی کافر مشرک کی شرکت نہ ہوگی یا مراد خلوص ہے تکدیر
وتغیص وغم سے اسلیے کہ کبھی دنیا مین یہ واقع ہوتا ہے مگر اول اولی ہے ابن عباس نے کہا کفار مشارک
مسلمین ہین طیبات حیات دنیا مین اچھا کھانا اچھا کپڑا پہنتے ہین اچھی عورتون سے بیاہ کرتے ہین پھر اسمہ
ان طیبات کو وہان خالص واسطے ایمانداروں کے کر کیگا مشرکون کو اوس مین سے کچھ بھی نہ دیگا
قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا
بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ تو کہہ میرے رب نے منع کیا ہے
بیحیائی کے کام سے جو کھلی ہین اُن مین اور جو چھپی اور گناہ اور زیادتی ناحق کی اور یہ کہ شریک کرو اسمہ
کا جسکی اوس نے سند نہین اُتاری اور یہ کہ جھوٹ بولو اللہ پر جو تمکو معلوم نہین ف عبداللہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کوئی غیرت دار زیادہ اللہ تعالی سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّيْخَانِ
سورۂ انعام مین کلام متعلق بفاحشہ ظاہر و باطن گذر چکا ہے سدی نے کہا اثم معصیت ہے بغی تعدی
کرنا ہے لوگونپر ناحق مجاہد نے کہا اثم سارے معاصی ہین باغی کی بغی اوسی کی جان پر پڑتی ہے حاصل
تفسیر اثم و بغی یہ ہے کہ اثم وہ خطا یا ہین جنکا تعلق نفس فاعل سے ہے بغی وہ ہے جو متعدی الی الناس
ہو سو اللہ نے دونون کو حرام کیا ہے اسیطرح شرک سے منع کیا اور شرک کو بے اصل بات کہا یعنے اللہ
کی عبادت مین کسی اور کو شریک کرنا حرام ہے یہ دعوی تمہارا کہ اللہ کا کوئی بیٹا ہے یا بیٹی یا ساجھی
محض افترا و کذب و دروغ بندی ہے خدا پر تم اپنے جہل و بے علمی سے یہ دعوی کرتے ہو کقولہ فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے فواحش جمع ہے فاحشہ کی ہر معصیت فعلی
قولی اوس مین داخل ہے ظاہر و باطن سے سر و علانیہ مراد ہے تخصیص فاحشہ کی ساتھ زنا کے بلا وجہ ہے
لفظ اثم متناول ہر عصیان ہے بڑا گناہ ہو یا چھوٹا تخصیص اثم بخمر بے وجہ ہے گو خمر داخل اثم ہے صحاح
مین کہا ہے خمر کا ایک نام اثم بھی ہے حسن و عطا نے کہا اسمائے خمر سے ایک اثم ہے ابن سیدہ نے
کہا میرے نزدیک تسمیہ خمر کا اثم صحیح ہے اسلیے کہ شرب خمر اثم ہے ابن الانباری نے اسکا انکار کیا کہا
یہ نام خمر کا نہ جاہلیت مین تھا نہ اسلام مین ہوا ہان کبھی خمر زیر اثم داخل ہوتی ہے لقولہ تعالی قُلْ
فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ نخاس نے کہا سارے معاصی اثم ہین فراء نے کہا اثم وہ ہے جو حق نہ ہو اور زبان

ف اور جو کوئی شرک کرے اسکے ساتھ کسی اور کو یا کہے کہ اللہ کا بیٹا ہے یا بیٹی یا ساجھی ہے
ف عبداللہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کوئی غیرت دار زیادہ اللہ تعالی سے

درازی کرنا ہے لوگو نیرا تنہے بعض نے کہا اثم گناہ صغیرہ ہین فواحش گناہ کبیرہ یا اثم وہ ہے جسمین حد نہین
فاحشہ وہ ہے جس مین حد واجب ہے یہ قول قریب بقبول اول ہے کسینے کہا اثم لغت مین گناہ کو کہتے ہین اسر
مین بڑے چھوٹے گناہ سب داخل ہین اور فاحشہ خاص کبیرہ کو کہتے ہین اور اثم مطلق گناہ کو اولی ان اقوال
مین قول اول ہے بغی سے مراد وہ ظلم ہے جو مجاوز حد ہو اور لوگونپر دست درازی کرنا جو کہ یہ گناہ بہت بڑا
ہے اسلیے اسکو جداگانہ ذکر فرمایا کقولہ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ہان اپنا حق سے زیادہ مانگنا
خارج ہے ناحق ہونے سے نہی مشرک سے تہکم ہے ساتھہ شرکون کے اس لیے کہ اللہ ایسے دلیل نہین اُتارتا
ہے کہ غیر کو اوسکا شریک کیا جاوے یہ تو محض اُنکا تقول ہے اللہ پر بے جانے بوجھے کہ اپنے تخلیلات محرمات
کو بغیر اذن خدا کے منسوب بخدا کرتے تھے وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ
آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ہر فرقے کا ایک عدہ ہی
پر جب پہونچا اُنکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اے اولاد آدم کی کبھی پہونچین تمہارے
پاس رسول تم مین کے سناوین تم کو آیتین میری تو جس نے خطرہ کیا اور سنوار پکڑی نہ ڈر ہے اون پر
اور نہ وہ غم کہاوین اور جنہون نے جھوٹھہ جانین آیتین ہماری اور تکبر کیا اون کیطرف سے وہ ہین دوزخ
کے لوگ اُسی مین رہ پڑے ف یعنی ہر قرن وجیل کے لیے ایک اجل و مدت معین و میقات مقدر ہے جس
سے ایک ساعت کا تاخر و تقدم نہین ہوتا وعدہ کم نہ زیادہ پھر آدمیون کو ڈرایا کہ دیکھو رسول آئین گے
خوشی و ڈر لائین گے سو جو کوئی محرمات کو چھوڑے گا طاعات کرے گا وہ بے خوف و بے غم ہوگا اور جو
مکذب آیات نبی کا عمل کرنے سے تکبر کرے گا وہی دوزخ مین ہمیشہ رہیگا فتح البیان مین کہا ہے ہر امت
کے لیے امم مہلکہ سے ایک وقت محدود ہے جسمین اونپر عذاب آتا ہے اُنکو تباہ کرجاتا ہے اجل سے مراد وقت
نزول عذاب ہے یا اجل حیات و عمر اجل پوری مدت عمر کو کہتے ہین اور خبر اخیر عمر کو بھی اسماء اوقات
مین ساعت اقل وقت کا نام ہے اسلیے اوسکا ذکر بالخصوص کیا یعنے ایک دم کا آگا پیچا اجل مین
نہین ہوتا ہے آیت دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ ہر میت اپنی اجل سے مرتا ہے گو اوسکی موت قتل یا حرق و
غرق و تردی وغیرہا سے کیون نہ ہو اس مین بڑی بحث ہے یہ جگہ تفصیل کی نہین و مثل ہذہ الآیۃ قولہ ما

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ حسن بصری کہتے ہے یہ قوم کسقدر احمق ہے جو کہتی ہے اَللّٰهُمَّ اَطِلْ عُمْرَهٗ اے اللہ فلان کی عمر زیادہ کر حالانکہ اللہ فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ الخ ابن سیب نے کہا جب عمر رضی ہوئے کعب نے کہا اگر اللہ سے دعا کریں تو انکی اجل میں دیر ہو کہا کیا اللہ نے نہیں کہا ہے اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ کعب نے کہا ہاں یہ بھی تو اللہ ہی نے فرمایا ہے وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ اسکے جمہور کا مذہب یہی ہے کہ عمر نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ؎

گفتم کہ تو اے عمر حرا زود فرستی گفتا کہ فلانے چہ کنم عمر ہمین بود

انکی دلیل آیات بینات ہین جیسے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وقولہ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ وقولہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ دوسری دلیل احادیث صحیحہ ہین جو اس باب مین آئی ہین جیسے حدیث ابن مسعود مرفوعاً کہ جمع کی جاتی ہے خلق ایک کی ثم مین سے چالیس دن پھر علقہ ہوتا ہے پھر مضغہ پھر اللہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اوسکو چار باتون کا حکم دیا جاتا ہے اوس سے یہ کہا جاتا ہے کہ لکھ عمل اوسکا رزق اوسکا اجل اوسکی شقی ہے یا سعید رواہ الشیخان وغیرھما اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین رہی وہ آیت شریف کہ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ سو مراد اوس سے شرائع و فرائض ہین کہ منسوخ و مبدل و مثبت ہوتے رہتے ہین وہ سارے ناسخ منسوخ اللہ کے پاس ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین لکھے رکھے ہین لیکن یہ تخصیص ہے عموم آیت کی بغیر مخصص کے علاوہ اوسکے قلم لکھ چکی ہے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے جسطرح کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے منجملہ اوسکے ایک شرائع و فرائض بھی ہین تو یہ مثل عمر کے ٹھیرے کہ جس طرح ان مین محو و اثبات جائز ہے اسی طرح عمر مین بھی جائز ہے یا اوراد آیت سے محو اوس چیز کا دیوان حفظہ سے ہے جو نہ حسنہ ہے نہ سیئہ اسلیے کہ وہ ماموریں کہ انسان کی ہر بات لکھا کریں اسکا جواب مثل جواب اول کے ہے بعض نے کہا بخشتا ہے بعض ذنوب عباد اور نہین بخشتا جسکو چاہے اسکا جواب بھی مثل جواب سابق کے ہے یا محو کرتا ہے بعض قرون کو اور ثابت رکھتا ہے بعض کو بقولہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ یہ اثبات ہوا اسکا جواب بھی اگلی طرح پر ہے کسی کہا یہ وہ شخص ہے جس نے عمل طاعت کیا پھر معصیت پھر تائب ہوا تو اللہ اوسکو دیوان سیئات سے محو کرکے دیوان حسنات مین ثابت کرتا ہے یا محو دنیا اثبات آخرت فرماتا ہے اسکے سوا اور بھی اقوال ہین لیکن یہ سب جوابات نزدیک

دعوی ہین اس مین شک نہین کہ آیت محو و اثبات عام ہے کل مشیت الٰہی کو تو تخصیص اسکی بغیر کسی مخصص کے جائز نہ ہوگی ورنہ اللہ پر بطلان بندہے گا سو اللہ نے اقوال علے اللہ کو قرین شرک ٹھیرا کر اسپر وعید فرمائی ہے جیسا ابھی اوپر گذر چکا ہے رہی آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ الخ سو مراد عمر سے طویل العمر اور مراد ناقص سے قصیر العمر ہے مگر اس مین نظر ہے اسلیے کہ ضمیر مِنْ عُمُرِهٖ عائد بطرف عمر موتی ہے ظاہر نظم قرآنی یہی ہے تاویل مذکور جسمین کہ ضمیر کسی اور ہی طرف پھیر سو اسکا وجود نظم مین نہین ہے بعض نے کہا مَا يُعَمَّرُ سے عمر آیندہ اور لَا يُنْقَصُ سے عمر گذشتہ مراد ہے سو یہ بھی خلاف ظاہر ہے کیونکہ اسکو نقص نہین کہتے ہین نقص بمقابلہ زیادت ہوتا ہے بیان یہ نقص بمقابلہ بقیہ عمر آیا ہے صحیح نہین ہے رہی آیت ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ مراد اجل اول سے نوم اور ثانی سے وفات ہے یا اول عمر گذشتہ اور دوم عمر باقی ہے یا اول موت اور ثانی مابین موت تا بعث اسکے سوا اور بہت کچھ کہا ہے جو مخالف نظم قرآنی ہے ایک جماعت اہل علم نے کہا ہے کہ عمر بڑہتی گھٹتی ہے بدلیل آیات متقدمہ کیونکہ محو و اثبات دونو عام ہین شامل عمر و رزق و سعادت و شقاوت ایک گروہ سلف کا صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے یون دعا کرتا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاَثْبِتْنِيْ مِنْهُمْ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَامْحُنِيْ وَاَثْبِتْنِيْ فِيْ اَهْلِ السَّعَادَةِ اور جو لوگ اسکے قائل ہین کہ عمر بڑہتی گھٹتی نہین ہے انکے پاس کوئی مخصص اس عموم کا موجود نہین ہے صحیحین و غیرہما مین ایک جماعت صحابہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ صلہ رحم عمر کو زیادہ کرتا ہے تقوے سے مدعمر و اجل و بسط رزق ہوتا ہے حسن خلق و حسن جوار عمر کو بڑہاتا ہے جن حدیثون مین حکم دعا مانگنے کا آیا ہے اون مین یہ بات آئی ہے کہ دعا دافع بلا اور قضا ہے حضرت نے یہ دعا کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَدَرَكِ الشَّقَآءِ وَجَهْدِ الْبَلَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ دعا قضا مین آیا ہے وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ سو اگر دعا سے کچھ فائدہ نہ ہوتا اور قضاے سابق ازلی نہ بدل سکتی تو امر بدعا لغو ہوتا اللہ نے جو وعدہ اجابت دعا کا کیا ہے وہ بھی بے فائدہ ٹھیرتا دعا کو جو عبادت کہا ہے یہ بھی لغو ہوتا استعاذہ سوء قضا سے بھی عبث ٹھیرتا یہ کہنا کہ ہر درد کی دوا اتاری ہے بے سود ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ مراد آیات سے یہ ہے کہ جب اجل سر پر آگئی تو اب نہ آگے ہونا پیچھے ہٹے اور غیر اس حالت مین جائز ہے کہ اللہ دعا یا صلہ رحم یا فعل خیر سے اجل کو مؤخر کردے یا عمل شر و قطع رحم و انتہاک حرمت خدا کے سبب سے متقدم فرمائے اس بحث کو بڑے بسط سے تفسیر فتح البیان مین لکھا

دعوی ہے اس بات کا کہ ایک عمر کا ایک رزق کا ایک سعادت کا ایک شقاوت کا ہے اور اسکے بیان مین ہے

ہے سب دلہ کا اس جگہ ذکر کرنا ضرور نہین مراجعت سو واضح ہو سکتا ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ
كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ پھر اوس سے ظالم کون جو جھوٹ باندہے اللہ پر یا جھٹلاوے
اوسکے حکم کو وہ لوگ پاوینگے جو اُنکا حصہ لکھا کتاب مین یہانتک کہ جب پہنچے اون پاس بھیجے ہمارے
جان لینے کو بولے کیا ہوئے جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے بولے ہمسے گم ہوئے اور قائل ہوئے
اپنی جان پر کہ وہ تھے منکر **ف** یعنی بڑا ظالم وہی شخص ہے جو اللہ پر جھوٹھ باندھتا ہے یا اللہ کی
آیتون کو جھٹلاتا ہے ابن عباس نے کہا اُنکو لکھا اُنکے نصیب کا پہونچے گا مکذب علی اللہ کا مونہہ سیاہ
ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ عامل خیر کو جزائے خیر عامل شر کو جزائے شر ملے گی مجاہد نے کہا یعنے جسکا وعدہ
ہے اُنکو خیر و شر سے یہی قول ہے قتادہ و ضحاک وغیرہما کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے قرظی نے
کہا مراد کتاب سے عمل و رزق و عمر ہے ربیع بن زید بھی اسی کے قائل ہین ابن کثیر نے کہا یہ قول معنے
مین قوی ہے سیاق ہی اسپر دلیل ہے اس آیت کے معنے گویا اوس آیت کے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ مَتَاعٌ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ
الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ وقولہ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا الآیہ پھر اللہ نے یہ خبر دی
کہ جب فرشتے منکرون کی جان نکالتے ہین تو اوسوقت اُنکو خبر اگ کی دیتے ہین جس سے وقت موت و قبض
ارواح کے وہ گھبرا جاتے ہین کہتے ہین وہ لوگ جنکو تم حیات دنیا مین منکر خدا ٹھیرا کر پکارتے ہو جسپر
تھے اب اُنکو بلاؤ کہ وہ آکر تم کو چھڑائین اس تکلیف سے جس مین اس دم تم گرفتار ہو رہا لی بخشین وہ جواب
دیتے ہین کہ وہ تمہارے پاس سے چل دیے اب ہمکو اُن سے نہ امید نفع ہے نہ توقع خیر یہ اقرار ہے اُنکا اپنے
کفر پر **ف** فتح البیان مین کہا ہے کہ اون جھٹلانے والون تکذیب کرنے والون کو نصیب اُنکا کتاب سے
پہونچے گا یعنے جو کچھ خیر و شر سے اُن کے لیے پہلے لکھا گیا ہے وہ پاوینگے بقدر کفر کے معذب ہونگے
یا شقی و سعید مجاہد نے کہا یعنے کتاب سابق غالب آئیگی مراد قرآن ہے جس مین ذکر عذاب کفار کا آیا
ہے یا لوح محفوظ یا نوشتہ پیشانی رسل سے مراد یہان ملک الموت و اعوان ملک الموت ہین یا وہ

ملائکہ جو موکل ہین انکے داخل کرنے پر آگ مین خازن نے یہ دونون قول ذکر کیے ہین کوئی بھی ہون وہ گھڑک جھڑک یہ سوال اونسے کرینگے کہ سوا اللہ کے جو معبود تم نے ٹہیرائے تہے وہ اب کدہر ہین کہان ہین آئین تم کو جہڑ ائین بچائین وہ جواب دین گے کہ ہم نہین جانتے کدہر غائب ہو گئے اب وقت پر کچہ ہمارے کام آئے یہ اُنکا اقرار ہوگا وقت موت کے اپنی جانب سے کفر کا اللّٰہُمَّ اخْفَظْنَا قَالَ ادْخُلُوا فِیْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَکُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِکُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا کَانَ لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ ○ فرمایا داخل ہو ساتھ اور امتون کے جو تم سے پہلے ہو چکی ہین جن و انسان آگ مین جہان داخل ہوے ایک امت لعنت کرنے لگی دوسری کو جبتک گر چکے اوس مین سارے کہا پچہلون نے پہلون کو اے رب ہمارے ہم کو اونہون نے گمراہ کیا سو تو دے انکو دونا عذاب آگ کا فرمایا کہ دونو کو دونا ہے پر تم نہین جانتے اور کہا پہلون نے پچہلون کو سو کچہ نہ ہوئی تم کو ہم پر زیادتی اب چکہو عذاب بدلا اپنی کمائی کا ف یعنے ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ بڑا کہ پچہلون کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچہلون کا بڑا کہ پہلون کا حال دیکہہ کر عبرت نہ پکڑی انتہے یعنے اللہ ہر امت کو اوسکے جوڑ کی امت سے ملا دے گا جن ہون یا انس کافر کافر سب ایک جگہہ آگ مین جمع کیے جاوینگے تاکہ ہم جنس کا پرواز ہم جنس کے ساتھ ہو ہر امت کفر دوسری امت کفر کو لعنت کریگی جسطرح فرمایا ہے ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکْفُرُ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وقال تعالٰی اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ کَذٰلِکَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ پہر فرمایا کہ جب وہ سب تین پچہلی اگلی نار مین جمع ہو چکینگے تو اتباع اپنے متبوعین کا شکوہ اللہ پاک سے کرین گے کہ ہمکو بارہ راہ سے انہون نے ڈگایا ہے ان کا عذاب دگنا چاہیے کما قال تعالٰی یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۠ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۠ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ الآیۃ یہ جواب کہ تم سب کو دگنا عذاب ہے لکن تم نہین جانتے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم نے

یہ کہی کو تم مین اور اُن مین سے موافق اوسکے عمل کے سزا دی ہے جو تم جانتے ہو وہ ہم پہلے ہی سے کر گذرے
کقولہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰھُمْ عَذَابًا الآیۃ وقولہ وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَھُمْ
وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِھِمْ وقولہ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ سدی نے کہا یعنے متبوع
تابع سے کہینگے کہ جیسے ہم گمراہ ہوئے تھے ویسے ہی تم بھی گمراہ ہوئے اب اپنے کیے کا مزہ چکھو
یہ ویسا حال ہے جس کی خبر اللہ نے اُنکے حالات محشر مین دی ہے وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ
رَبِّھِمْ یَرْجِعُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضِ الْقَوْلَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ
لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ عَنِ الْھُدٰی بَعْدَ
اِذْ جَآءَکُمْ بَلْ کُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ
وَالنَّھَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰہِ وَنَجْعَلَ لَہٗٓ اَنْدَادًا وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فتح البیان
مین ہے کہ قائل اس قول کا کہ تم داخل ہو ہمراہ اُمم گذشتہ کے نار مین اللہ پاک کے حرف فی کے معنے مع ہے
یا یہ قول مالک خازن نار کا ہے مراد اُمم سے کفار جن و انس اہل ملل و نحل مین ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر ہے
حالت منتظرہ کا اُمت کو نہ حالت ہست باعتبار دین یا ضلالت یا آگ مین ہونے کے کما ہو سدی و کہا
مشرکین مشرکین کو یہود یہود کو نصاریٰ نصاریٰ کو صابئین صابئین مجوس مجوس کو لعنت کرین گے
یہ لعنت وقت تلاحق و تتابع و اجتماع کے آگ مین ہوگی اخرے سے پچھلے زمانے کے لوگ مراد مین اگلے سے اگلے زمانے کے یا اخرے سے اتباع ہو سفلہ مراد مین اولی سے رؤسا و کبار قالہ مقاتل یہ قول
اولی ہے بدلیل مابعد کہ وہ دعا کرینگے اے رب ہمین نے تو ہم کو گمراہی سے ضلال کیا ہے سو ضلالین
وہی رؤسا ہین اللہ فرماوے گا ہر طائفہ کو تم مین دوچند عذاب ہے کہ ہر ایک نے کہا پیشوا اون کو بسبب اُنکے
کفر و اضلال کے اتباع کو بسبب اُنکے کفر و تقلید و اقتدا کے پہر سابقین لاحقین سے بانتبو عیت بالعیز
سے مشافہۃ کہینگے کہ ہم تم کفر بالہ و استحقاق عذاب مین برابر ٹہیرے تم ویسے ہی گمراہ ہوئے جیسے
گمراہ ہم تھے خطاب دے ہے پچھلے گروہ کا کہ ھٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا مجاہد نے کہا مراد فضل سے یہان تخفیف عذاب
ہے اب تک عذاب بعوض کسب کفر و معاصی کے یہ قول قادہ اتباع سے یا اولی کا اخرے سے ہو گا اِنَّ
الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا لَا تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ
وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ بیشک جنہون نے جھٹلائین ہماری آیتین
اور اُنکے سامنے تکبر کیا نہ کھلینگے اُنکے لیے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے وہ جنت مین جب تک
پیٹھے اونٹ سوئی کی ناک مین اور ہم یونہی بدلا دیتے ہین گنہگارون کو اونکو دوزخ کے فرش ہین اور اوپر
سائبان اور ہم یون بدلا دیتے ہین بے انصافون کو ف مراد فتح باب سے یہ ہے کہ کوئی عمل صالح یا دعا
اُن کیطرف سے آسمان پر نہین جاتی یہ قول ہے مجاہد و سعید بن جبیر و ابن عباس کا یا اُنکی ارواح کے لیے
دروازے آسمان کے کھولے نہین جاتے یہ قول ہے سدی و ابن عباس و غیرہ واحد کا اسی کی مؤید ہے حدیث
براء کی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جب روح فاجر کو آسمان کیطرف لے چڑھتے ہین تو کسی گروہ ملائکہ پر گذر نہین ہوتا
مگر وہ کہتے ہین یہ کیا روح خبیث ہے کہتے ہین فلان ہے بہت برا نام اوسکا لیکر جسکے ساتھ دنیا مین
پکارا جاتا تھا جب آسمان تک پہونچتے ہین دروازہ کھلوانا چاہتے ہین تو کھولا نہین جاتا پھر حضرت ﷺ نے یہ
آیت پڑہی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْر یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل کا جس کو ابوداؤد
و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے لفظ احمد کا لمطولہ براء بن عازب سے یون ہے کہ براء نے کہا ہم
لوگ ہمراہ حضرت ﷺ کے ایک جنازہ مین ایک مرد انصار کی جب قبر تک پہونچے اور وہ بن نہ چکی تھی حضرت ﷺ بیٹھ
گئے ہم بھی گرد آپکے بیٹھے گویا ہمارے سر و نپر پرندے ہین حضرت ﷺ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی
اوس سے زمین کرودنے لگے پھر سر اوٹھا کر کہا پناہ مانگو اللہ سے عذاب قبر کی دو بار یا تین بار فرمایا پھر
کہا بندہ مومن جبکہ دنیا سے انقطاع مین اور آخرت کیطرف اقبال مین ہوتا ہے فرشتے آسمان سے
سفید مونہہ کے اوسکی طرف اترتے ہین گویا اونکے چہرے سورج ہین اُنکے ساتھ کفن جنت کی حنوط
جنت کا ہوتا ہے اوس سے مد بصر پر بیٹھتے ہین پھر ملک الموت آکر پاس سر کے بیٹھتا ہے کہتا ہے ای
نفس مطمئنہ نکل طرف مغفرت خدا و رضوان کے فرمایا وہ نکلتا ہے بہتا ہوا جیسے بوند پانی کی مونہہ
سے مشک کے ٹپکتی ہے وہ اوسکو لیتا ہے جب اوس نے جان کو لیا تو پھر اوسکے ہاتھ مین ایک
طرفۃ العین نہین چھوڑتے اوسکو لیکر کفن مین رکھتے ہین اور حنوط مین وہ جان اس طرح نکلتی ہے
جیسے بہت عمدہ خوشبو مشک کی روے زمین پر پائی جاتی ہے اوسکو لیکر اوپر چڑھتے ہین پھر کسی گروہ
ملائکہ پر نہین گذرتے مگر وہ فرشتے کہتے ہین کہ یہ کیا روح پاک ہے یہ کہتے ہین فلان بن فلان ہے

بہت اچھا نام اوسکا جو دنیا مین لیا جاتا تھا وہ لیتے ہین یہانتک کہ آسمان دنیا تک پہونچکر دروازہ کہلواتے ہین وہ کہولدیا جاتا ہے ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان متصل تک اسکو پہونچا دیتے ہین جب ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین تو اللہ فرماتا ہے لکھو کتاب میرے بندے کی علیین مین اور پہیر اوسکو طرف زمین کے اسلیے کہ پیدا کیا ہے اُنکو یعنے بنی آدم کو زمین سے پیدا کیا ہے اُسی مین اُنکو پہیر دونگا اوسی سے اُنکو نکالونگا دوسری بار فرمایا اُسکی روح پہیری جاتی ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھاتے ہین اوس سے کہتے ہین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے کہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے کہتے ہین یہ کون شخص ہے جو تمہارے بیچ مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے اللہ کے رسول ہین کہتے ہین تونے کسطرح جانا وہ کہتا ہے مینے اللہ کی کتاب پڑہی اوسپر ایمان لایا اوسکی تصدیق کی تب ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ ہان میرے بندے نے سچ کہا اوسکے لیے فرش کر جنت سے پہناؤ جنت سے کہولو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اودہر سے ہوا و خوشبو جنت کی اوسکو آتی ہے قبر بدلصر تک کشادہ کر دیجاتی ہے فرمایا آتا ہے پاس اُسکے ایک شخص خوبصورت خوش لباس خوشبودار کہتا ہے بخیہ کو بشارت ہو اوسکی جو تجھکو خوش کرے یہ وہ دن ہے تیرا جسکا تجھسے وعدہ تہا وہ اُس سے کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ آج کے دن خیر لاتا ہے کہتا ہے مین ہون تیرا عمل صالح وہ کہتا ہے اے رب قائم کر قیامت اے رب قائم کر ساعت کہ مین اپنے اہل و مال کے پاس پہر جاؤن فرمایا بندہ کافر جب کہ انقطاع مین دنیا سے اور اقبال مین آخرت کے ہوتا ہے تو آسمان سے کالے مونہہ کے فرشتے اوترتے ہین اونکے ساتہہ ٹاٹ ہوتا ہے اوس سے مدبصر پر بیٹہتے ہین ملک الموت آکر پاس سر کے بیٹہتا ہے کہتا ہے اے نفس خبیث نکل طرف سخط و غضب خدا کے فرمایا اوسوقت روح اوسکے بدن مین پریشان ہو جاتی ہے ملک الموت اوسکو اس طرح کہینچتا ہے جس طرح کوئی سفود یعنے سیخ آہن کو صوف تر سے کہینچے پہر جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو اوس کے ہاتہہ مین ایک طرفۃ العین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اوس ٹاٹ مین لپیٹتے ہین اوس سے بہت بری بدبو مردار کی سی جو روے زمین پر ہو نکلتی ہے اوسکو لیکر اوپر چڑہتے ہین کسی گروہ ملائکہ پر اوسکا گذر نہین ہوتا مگر وہ کہتے ہین کہ یہ کیا جان ناپاک ہے یہ کہتے ہین فلان بن فلان ہے بہت برا نام جس سے وہ دنیا مین پکارا جاتا تہا دروازہ کہلواتے ہین تو کہولا نہین جاتا پہر حضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے یہ آیت پڑہی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ الخ عزوجل فرماتا ہے کہ موسکی کتاب سجین مین ہین زمین
سفلے کے اندر اوسپر اوس روح کو پہنچا دیتے ہین پہر یہ آیت پڑہی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ
مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ سو وہ روح بدن مین پہیری جاتی
ہے دو فرشتے اگر اُس شخص کو اٹہا بٹہالتے ہین اُس سے کہتے ہین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہا ہا مین نہین جانتا
کہتے ہین تیرا دین کیا ہے کہتا ہے ہا ہا مین نہین جانتا کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین اُٹہایا گیا
وہ کہتا ہے ہا ہا مین نہین جانتا ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ یہ جہوٹا ہے اسکے لیے فرش
کردو آگ سے کہولو دروازہ آگ کا اوسکو آگ کی ہوا سے گرم اور لو آتی ہے اور قبر تنگ کردیجاتی ہے
یہانتک کہ پسلیان درہم برہم ہوجاتی ہین ایک مرد بصورت بدلباس بدبودار آکر اوس سے کہتا ہے
مجھے خوشی ہو اوسکی جو تجھے برا لگے یہ وہ دن ہے تیرا جسکا وعدہ تجھ کو دیا گیا تہا وہ کہتا ہے تو کون
ہے یہ کہتا ہے مین تیرا عمل ناپاک ہون وہ کہتا ہے اے رب قیامت کو قائم نہ کر اس باب کے متعلق
مسند و سنن مین اور بہی حدیثین ہین جن مین انجام نفس مطمئنہ و مومنین اور نفس خبیثہ کفار و فجار کا ذکر
ایک ہے اور فتح و عدم فتح باب آسمان مذکور ہے پہر اللہ نے کہا یہ لوگ جو اس طرح مرتے ہین یعنے کفر و شرک
پر جنبت مین نجائین گے حتیٰ تک کہ جمل سم خیاط مین نہ گہسے جمل کی تفسیر بعیر کی ہے یعنے اونٹ ابن
مسعود نے کہا هُوَ الْجَمَلُ بْنُ نَاقَةٍ دوسری روایت مین زوج الناقہ کہا ہے حسن نے کہا یعنے
جہانتک کہ اونٹ ناکے مین سوئی کے داخل ہو یہی قول ابو العالیہ ضحاک ابن عباس کا ہے دوسری
قرارت جمل ہے بضم جیم و تشدید میم یعنے سوئی رسی یہ قرارت ابن عباس کی ہے سعید بن جبیر نے اسی
کو اختیار کیا ہے دوسری روایت ہے کہ مراد جمل غلیظ سفید ہے مہاد یعنے فرش ہے غواش یعنے
لحاف ہو یہی قول ہے ضحاک وسدی کا یعنے آگ کی توشک آگ کا لحاف ہوگا اوڑہنا بچہونا
دوزخ ٹہیرا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا یہ جزا ہے ظالمون ستمگارون کی ف فتح البیان مین ہے کہ ارواح
مکذبین آیات و مستکبرین کے لیے جبکہ وہ مرتے ہین دروازے آسمان کے نہین کہلتے فتحاب واسطے ارواح
مومنین کے ہوتا ہے اُنکی روح آسمان ہفتم تک جاتی ہے جہان اللہ پاک ہے اسپر احادیث صحیحہ دلیل
ہین کہ فرشتے جب جان کفار کی آسمان دنیا تک لیجاکر دروازہ کہلوانا چاہتے ہین تو نہین کہلتا یا یہ
مطلب کہ اُنکی دعوات کے لیے باب سما مفتوح نہین ہوتا ہے یعنے دعا قبول نہین ہوتی یہ قول ہے

مجاہد نخعی کا یہ مراد اعمال ہین کہ مردود ہوتے ہین نہ مقبول اونکے منہہ پر اونکے عمل پھینک مارے جاتے ہین یا مراد آسمان ہے جنت ہے یعنے جنت کا دروازہ اُنکے واسطے نہین کھلتا کیونکہ جنت کو آسمانپر بتاتے ہین لیکن جمل کہتے ہین آیت سے ارواح اور عبید اعمال یعنے عموماً کوئی نافع نہین ہے راجح یہ ہے کہ دونون کے لیے ہے کہ ارواح تو اسلیے کہ ہین ہی نہین اور اعمال کا کافر کیا نہ اور حیوانات کا اسلیے کہ سارے حیوانات مین عظیم الجثہ ہونے مین ہی نزدیک عرب کے ضرب المثل ہے سوئی کے ناکے کا ذکر اسلیے کیا کہ سب سے زیادہ تنگ منفذ سوئی کا ہوتا ہے اونٹ قیامت تک اس مین گھس نہین سکتا اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز ہو قوف ہی محال ہو وہ محال ہے اس اعتبار سے یہ امر جہت ہیا کہ کفار دخول جنت سے قطعاً مایوس و ناامید و محروم ہین انشاء اللہ تعالی ابن عباس نے بضم جیم و تشدید میم پڑہا ہے یعنے رسن بطرخواہ ناوکا رسا ہو سکو قلس کہتے ہین یا کئی رسون کا مجموعہ یا پانچ سے زیادہ رسا جہاز درخت پر چڑہتے ہین بیم وسام کہتے ہین ذرا سے جہید کو بدن مین ہو یا ناک مین یا کان مین مراد سوراخ تنگ ہے مثل سامات کے خیاط کے معنے ہین سوزن یعنے سوائی بعض اہل معانی نے کہا ہے کہ مراد اللہ کی اس تعلیق سے نفی تابید دخول جنت ہے عرب جب کسی ناجائز کی تعلیق جائز سے کرتے ہین تو مراد اوس سے استحالہ اوس امر جائز کا ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ ہم تیرے پاس نہ آئین گے جب تک کوا لوٹر ہا نہ ہو چوہا انڈا نہ دے یہ سزا ہے مجرمون کی اُنکو اوپر نیچے سے آگ جہنم کی گھیرے گی ظالمون کی جزا ایسی ہی ہوتی ہے حرمان جنت مین ذکر جرم کا دخل نارمین ذکر ظلم کا کیا اس مین تنبیہ ہے اسپر کہ ظلم عظیم اجرام ہے اسی لیے شرک کو ظلم عظیم فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جو یقین لائے اور کین بھلائیان ہم بوجہ نہین کہتے کسیپر مگر اوسکے مقدور کا وہ ہین جنت کے لوگ وہ اُس مین رہ پڑے اور نکالی ہینے جو اونکے دلمین تھی خفگی بہتی ہین اُنکے نیچے نہرین اور کہتے ہین شکر اللہ کو جسنے ہم کو یہان راہ دی اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ راہ دیتا ہم کو اللہ البتہ بیشک لائے تھے رسول ہمارے رب کے تحقیق بات اور آواز ہوئی کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اوسکے بدلا اپنے کامون کا ف معلوم ہوا کہ نیکون کے دل مین بھی آپس مین

خفگی ہوگی جنت کو قریب ہوچکیگا آپس میں دل صاف ہونگے تب جنت میں جاوینگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور لوگوں میں ہیں جنت کو وارث فرمایا یعنے آدم کی میراث پائی انتہے اللہ پاک نے اس جگہہ بعد ذکر حال اشقیا کے ذکر حال سعدا کا فرمایا کہ جن لوگوں کو دل ایمان لائے ہیں جوارح سے اونہوں نے اعمال صالحات کیے ہیں یہ صفت ہیں اون کے جو کافر ہوئے اللہ کی آیتوں کے اور تکبر کیا اُنکے قبول سے اللہ نے آگاہ کیا کہ ایمان لانا اور ایمان پر عمل کرنا سہل ہے کیونکہ اللہ کسی جی کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا یہی لوگ اہل بہشت ہیں ہمیشہ جنت میں رہینگے اُنکے دلوں میں جو کچھہ حسد و بغض ہوگا وہ نکال لیا جاوے گا سینہ صاف پاک دل بے کینہ ہوکر بہشت میں جائینگے بخاری میں ابوسعید خدری سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب مومنین آگ سے رہائی پائینگے ایک پل پر درمیان جنت و نار کے روکے جاوینگے اون مظالم کا بدلا لیا جاوے گا جو اُن کے درمیان دنیا میں تھے یہانتک کہ جب مہذب و منقی ہوجائینگے تب اُنکو حکم ہوگا جنت میں جانیکا سو قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھہ میں ہے جان میری کہ ہر ایک اون میں کا اپنے گھر کو بہشت میں زیادہ تر اپنے گھر سے جو دنیا میں تھا جان لے گا سدی نے کہا جنت والے جب طرف جنت کے جانکے جاوینگے تو درجنت پر ایک درخت پاوینگے جسکی جڑ میں دو چشمے ہونگے ایک چشمے کا پانی پینگے جو کچھ اونکے سینوں میں غل و بغض ہوگا وہ سب دور ہوجاوے گا یہ شراب طہور ہے دوسرے چشمے میں نہاوینگے اوپر تازگی نعیم کی ظاہر ہوجائے گی پھر بعد اوسکے نہ کبھی میلے کچیلے ہونگے بدصورت بدشکل اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مثل اسکے علی مرتضے سے بھی مروی ہے قتادہ نے کہا علی کہتے تھے اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا وَعُثْمَانُ وَ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ مِنَ الَّذِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْھِمْ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ رواہ ابن جریر حسن نے کہا علی کہتے تھے فِیْنَا وَاللّٰہِ اَھْلِ بَدْرٍ نَزَلَتْ یعنے یہ آیت نزع حق میں ہم بدریوں کے اوتری ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے سارے اہل جنت اپنی جگہہ دوزخ میں دیکھینگے کہینگے اگر ہدایت نہ کرتا ہم کو اللہ یعنے تم کلمے کو راہ یاب ہوتے یہ اُنکا شکر ہوگا اور سارے دوزخی اپنی جگہہ جنت میں دیکھینگے کہینگے کاش ہدایت کرتا ہم کو اللہ یہ اُنکی حسرت ہوگی اسی لیے جبکہ جنتی وارث مقاعد اہل نار ہوئے تو اون کو یہ ندا کی جاوے گی اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ الخ یعنے تمہارے اعمال کی وجہ سے تم کو یہ رحمت پہونچی کہ تم جنت میں آئے اپنے گھروں میں مطابق اپنے اعمال کے قیام پذیر ہوئے رواہ

النسائی وابن مردویہ آیت شریف کا حمل اسپر واجب ہے اسلیے کہ صحیحین مین حضرت سے ثابت ہوچکا ہے کہ تم مین کسی کو عمل اوسکا داخل جنت نکریگا کہا آپ کو بھی اے رسول اللہ فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ چھپالے مجھے اللہ اپنے رحمت وفضل سے انتہے معلوم ہوا کہ عمل موجب نجات نہین ہین نجات وجنت محض خدا کے رحم وکرم سے ملتی ہے مگر اعمال مطلوب ہین اسلیے کہ نشان ہین واسطے حصول جنت ونجات کے ؎

بجستجوی نیاید کسے مراد دلے کسی مراد بیاید کہ جستجو دارد

ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ہم بندون کو ایسی تکلیف نہین دیتے جو اونکے مقدور سے باہر ہو بلکہ ایسی تکلیف دیتے ہین جو اون کی وسعت وقدرت مین داخل ہو ومثلہ لا یکلف اللہ نفسا الا ما اتاھا زجاج نے کہا وسع وہ ہے جسپر قدرت ہو اوس سے عجز نہین جس نے یہ کہا کہ وسع بذل مجہود ہے اوس نے غلط کہا مثلاً یہ تکلیف کہ ایمان لاؤ اللہ ورسول کی تصدیق کرو اچھے عمل بجالاؤ برے کامون سے بچو کوئی ایسا بوجھ نہین ہے جو ہماری طاقت سے باہر ہو اسی لیے مومن عامل صالحات جنتی ہون گے ہمیشہ وہان رہا کرین گے اونکے سینون کا بغض حسد کینہ سب نکال لیا جاویگا یہ ایک اللہ کی دوسری نعمت ہوگی کہ سب لوگ صاف دل ہوکر ایک دوسرے کے دوستدار ہون گے اس لیے کہ اگر دنیا کی طرح وہان بھی جی مین کچھ غل وغش باقی رہتا تو عیش ونعیم جنت منغص ہوتا کینہ نکہ عیش کینہ ور کا باوجود اوس شخص کے جسکا کینہ اوسکے جی مین ہے خوشگوار نہین رہتا مطلب یہ کہ ہم نے اونکو جنت مین اس حالت پر مخلوق کیا ہے جانے سے پہلے اونکو مطہر ومقدس کر دیا ہے نہ یہ کہ بعد دخول جنت کے اون سے غل کو نکالا ہے غل کہتے ہین کینے کو بعض نے کہا مراد نزع غل سے جنت مین یہ ہے کہ بعض اہل جنت بابت تفاضل منازل ورفعت مدارج کے بعض اہل جنت پر حسد نہ کرینگے پھر جب اپنے گھرون مین جاٹھیرینگے تو اللہ کا شکر ادا کرینگے کہین گے شکر ہے اوس خدا کا جس نے ہمین اس خزاء عظیم کو پہونچایا یعنے خلود جنت نزع غل نصیب کیا مراد ھدانا لھذا سے وہ ہدایت ہے جو ایمان وعمل صالح دنیا سے مسبب ہوئی ہے ہمارے رب کے رسول سچی بات لائے تھے کہ ایمان وعمل صالح کی جزا یہ جنت ہے پھر اللہ پاک یا ملائکہ ندا کرین گے کہتے ہین کہ یہ ندا جنت مین ہوگی کہ یہ تمہاری جنت ہے جسکے تم وارث ہوئے ہو اہل مارسے لیکر بسبب اپنے اعمال کے کشاف مین کہا ہے یعنے نہ بسبب تفضل کے جسطرح مسطلہ کہتے ہین انتہے مراد مسطلہ سے اہل سنت وجماعت ہین مین کہتا ہون اے سکین تجھے نہین معلوم کہ یہ

بات کہ دخول جنت وراثت فردوس اللہ کی رحمت و مہربانی سے ہوگی نہ عمل سے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ کسی اور شخص نے حدیث مین آیا ہے سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّدْخُلَ اَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ ایک سبب کی تصریح سے نفی دوسرے سبب کی لازم نہین آتی ہے اگر اللہ کا فضل عامل پر نہ ہوتا اور اسکو قدرت عمل کی نہ دیتا تو سرے سے عمل ہی پایا نہ جاتا سو اگرا وجہ تفضل اوسکا نہ ہوتا مگر یہی قدرت دینا عمل پر تو بھی قائلین تفضل محق ٹھیرتے نہ مبطل خود قرآن پاک مین آیا ہے ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ اور کہی جگہہ فرمایا ہے فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ تیسری جگہہ فرمایا ہے لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ فتح الباری مین کہا ہے کہ منفی حدیث مین دخول جنت کا ہے عمل مجرد عن القبول سے اور مثبت آیت مین دخول جنت کا ہے بعمل متقبل حصول قبول کا تفضل ہے طرف سے اللہ کے قرطبی نے کہا جنت و منازل جنت بدون رحمت الٰہی کے نہین ملتے سو جب اپنے اعمال کیوجہ سے اوسمین داخل ہونگے تو وراثت و دخول محض اللہ کی رحمت سے ہوا اسلیے کہ اُن کا عمل کرنا خود ایک رحم و تفضل خدا ہے اُنپر انتہے حدیث ابو سعید و ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب جنتی جنت مین جاچکینگے ایک منادی ندا کریگا اب تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ تم صحیح رہو کبھی نہ مرو تندرست رہو کبھی بیمار نہ پڑو جوان بنے رہو بوڑھے نہ ہو چین کرو کبھی رنجیدہ نہ ہو فذلک قولہ عزوجل وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ یہ ندا اندر بہشت کہ ہوگی وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ اے اللہ انواع شرک خفی و جلی سے بچاکر گناہان ظاہر و مخفی معاف فرما کر جنت مین لیجا دوزخ سے بچاکے اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ جنت کی تعریف تیری کتاب عزیز تیرے رسول کی سنت مین پڑھتے پڑھتے دیکھتے دیکھتے سنتے سنتے اب جی بیقرار ہوگیا ہے اپنے رحم و فضل و کرم و فیض سے ہمارے ساتھہ ایسا معاملہ کر کہ ہم عذاب نار سے نجات پائین مرحوم مغفور رمعافی ہو کر بہشت مین جائین کب تک سننے سنانے پر صبر کرتے رہین ؎

مشتاق و دیدنیم شنیدن زحد گذشت ۔۔۔ ناکے بچشم غیر تماشا کند کسے

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَّيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

۱ بفضل حق آسکتے ہین نہ زور بازو سے
۲ اور اگر توفیق عمل کا بھی اپنے فضل سے نہ دیتا
۳ اور اگر توفیق عمل کا بھی اپنے فضل سے نہ دیتا

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ پکارا جنت
والوں نے آگ والوں کو کہ ہم پا چکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق سو تم نے بھی پایا جو تمہارے
رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق بولے ہاں پھر پکارا ایک پکارنے والا ان کے بیچ میں کہ لعنت ہو اللہ کی بے
انصافوں پر جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈتے ہیں اوس میں کجی اور وہ آخرت سے منکر ہیں

ف اللہ پاک نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا اکثر گنہگار ہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر جنکے
اس آیت میں خبر دی ہے جنتی دوزخیوں کی بات چیت سے کہ بعد استقرار کے بہشت و نار میں باہم انکی
یہ گفتگو ہوگی یعنے بطور تقریع و توبیخ کے کہ ہمنے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پایا کہو تم نے بھی سچا پایا
یا نہیں وہ جھک مار کر کہینگے کہ ہاں ہمنے سچا پایا جسطرح سورہ صافات میں ایک شخص سے جسکا
یار کافر تھا نقل کیا ہے فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ وَلَوْلَا نِعْمَةُ
رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ یعنے اسپر
اوسکی دنیا کی بات کا انکار کرے گا عذاب نکال کا طعنہ دیگا فرشتے کہینگے هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اسیطرح حضرت نے دن بدر کے کشتگان قلیب
کی تقریع فرمائی تھی پکار کر کہا تھا اے ابا جہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اور انکے
رئیسوں کے نام لے کر فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا
عمر نے کہا اے رسول اللہ آپ خطاب کرتے ہیں ایسی قوم کو جو مردار ہوگئی فرمایا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا
اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا یعنے تم سے زیادہ سنتے ہیں
مگر جواب نہیں دے سکتے اس سے سماعت موتی ثابت ہوتی ہے مگر نہ علی الدوام بلکہ جب اللہ چاہے سنوادے
مگر اس سماعت سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ اُنسے مراد ہیں نا مگر اور نکو متصرف فی العالم جانے یہ کام خاص
خدا کا ہے کہ کشف سر انجاح مرام کرے لوگ اسی دھوکے میں آکر کہ مردے سنتے ہیں گور پرست
مردہ پرست ہوگئے سو میں کہلا کر مشرک بن گئے ؎

تو نامے گور مردان را پرستی ۔۔۔ بگرد کار مردان گر دستی

غرضکہ بعد اس بات چیت کو ایک ندا ہوگی کہ ظالموں پر خدا کی ٹہکار ہے یعنے ہمیشہ کے لیے سپرد اون کا

ظلم بتایا کہ وہ لوگون کو راہ خدا سے یہ چاہتے ہین کہ کجروی کرین سیدھے رستے پر نہ چلین پکڈنڈی راہ اختیار کرین تاکہ کوئی تابع رسول نہ ہو آخرت کو منکر تھے اللہ سے ملنا دار آخرت مین جھٹلاتے تھے اسی لیے دل کھولکر بے پروا ہوکر قول و فعل و عمل منکرین مین گرفتار رہتے ہین کیونکہ انکو بوجہ انکار معاد نہ خوف حساب تھا نہ اندیشہ عقاب نہ فکر عذاب وہ تو بدترین مردم تھے اقوال و اعمال مین انتہے بے شرمی اور جرات کرنا گناہون پر کھلے ہون یا چھپے دل کے گناہ ہون یا جوارح کے ادنی شخص سے ہوگی جو کہ معتقد معاد نہین ہے آخرت کا منکر ہے وہ جانتا ہے کہ جو جا ہون سو کرون کیسا گناہ کہان کا ظلم جب مرکر تو گئے گذرے کچھ دوبارہ جینا نہین ہے کہ ڈر انصاف کا ہو ؎

مَنْ رَاقَبَ النَّاسَ مَاتَ غَمًّا وَفَازَ بِاللَّذَّةِ الْجَسُوْرُ

گناہ کا ڈر تھوڑا ہو یا بہت اوسی کو ہوتا ہے جسکو آخرت کا یقین ہے خدا کے ملنے پر ایمان رکھتا ہے یہی یقین و ایمان اوسکو مانع گناہ سے ہوتا ہے یا توبہ پر آمادہ کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ذرہ ذرہ کا حساب کتاب ہوگا شر کی جزا شر خیر کی جزا خیر ملے گی اسلیے اکثر گناہون سے حضرصًا کبائر و محرمات سے تو ضرور ہی بچتا ہے یہ ادنی درجہ ہے تقوے کا **ف** فتح البیان مین کہا ہے کہ جب جنت والے جنت مین آگ والے آگ مین جا چکین گے اپنے اپنے منازل مین قرار پکڑین گے تو اہل جنت اہل نار کو پکارین گے یہ پکارنا کچھ بقصد خبر دہی نہ ہوگا بلکہ بقصد تبکیت و ایقاع حسرت ہوگا وہ ندا یہ ہوگی کہ ہم نے تو وعدہ اپنے رب کا زبان انبیا و رسل سے سچا پایا تم کہو تم بھی اپنے وعدہ عذاب الیم کو سچا پہنچے یا نہین وہ کہین گے ہان سچا پہنچے ظاہر آیت مفید عموم ہے جمع کا مقابلہ جب جمع سے ہوتا ہے تو ہر فرد ہر فرد پر قسمت پاتا ہے سو ہر فریق اہل جنت کا ہر فریق اہل نار کو پکارے گا جس کو دنیا مین جانتا پہچانتا تھا ایک موذن یہ اذان دے گا یعنے درمیان ہر دو فریق کے اسرافیل علیہ السلام یا اور کوئی فرشتہ کہ لعنت ہو اللہ کی ظالمون پر یہ مضمون ہے اذان کا مراد اذان سے اس جگہہ ندا موذن سے منادی ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قلیب بدر پر کھڑے ہوئے تو یہ آیت پڑہی رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ ظلم کی تفسیر یہ فرمائی کہ وہ سبیل اللہ سے روکتے ہین راہ حق پر لوگون کو چلنے نہین دیتے بلکہ نفرت دلاتے ہین استقامت صراط مستقیم مین قدح و جرح کرتے ہین اتباع سنن مطہرہ مین شکوک و

شبہات ڈالکر طرف تقلید رجال کے بلاتے ہین کہتے ہین وہ ہے جسپر ہم ہین جسپر تم ہو وہ حق نہین ہے ناحق ہی
آخرت کا انکار کرتے ہین وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ
وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝ وَإِذَا صُرِفَتْ
أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ دونون کے بیچ مین ایک
دیوار اور اُسکے سرے پر مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اوس کے نشان سے اور پکارین جنت
والون کو کہ سلامتی ہے تمپر داخل نہین ہوے جنت مین اور وہ امیدوار ہین اور جب پھری اونکی نگاہ
دوزخ والون کیطرف بولے اے رب ہمارے نہ کر ہم کو گنہ گار لوگون کے ساتھ ف جنت و دوزخ کے
بیچ مین ایک دیوار ہوگی اوسکے سرے پر مرد ہین نجات والے جو حشر اور حساب سے فارغ ہین بہشتی اور
دوزخی کو نشان سے پہچان کر جنت والون کو خوشخبری کہینگے سلامتی کی یہ ابھی امیدوار ہین خوشخبری سنکر
خوش ہونگے انتہے جب اللہ نے ذکر جنت و دوزخ والون کی مخاطبت کا کیا تو اب یہ بھی جتا دیا کہ مابین جنت
و نار ایک حجاب یعنی حاجز ہوگا جو وصول اہل نار سے جنت کو مانع ہے ابن جریر نے کہا یہ حجاب وہی سور
یعنے دیوار فصیل ہے جسکا ذکر اللہ نے اوس آیت مین کیا ہے فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ
فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ یہی سور وہ اعراف ہے جسکے حق مین فرمایا ہے وَعَلَى
الْأَعْرَافِ رِجَالٌ پھر سدی سے نقل کیا ہے کہ حجاب وہی سور ہے وہ سور اعراف پر ہوگا مجاہد نے کہا اعراف
ایک حجاب ہے درمیان بہشت و دوزخ کے ایک سور ہے جسکے لیے دروازہ ہے ابن جریر کہتے ہین
اعراف جمع ہے عرف کی عرب کے نزدیک ہر اونچی زمین کو عرف کہتے ہین مرغ کے کیس کو جو عرف بولتے
ہین وہ بھی اسی لیے کہ وہ اونچا و مرتفع ہوتا ہے ابن عباس نے کہا اعراف شئی مشرف یعنی مرتفع کو کہتے
ہین دوسرا لفظ یہ ہے اعراف ایک فصیل ہے مثل کیس مرغ کے مفسر الفظ یہ ہے اعراف ایک ٹیلہ ہے
درمیان جنت و نار کے وہان کچھ لوگ گنہ گار رہا مابین جنت و نار کے روکے ٹوکے جاوینگے جو تنہا لفظ
یہ ہے کہ ایک سور ہے بیچ مین بہشت و دوزخ کے یہی قول ضحاک کا ہے بہت علما تفسیر یہی اسیطرف
گئے ہین سدی نے کہا اعراف کو اعراف اسلیے کہتے ہین کہ اعراف والے عارف مردم ہون گے
عبارات مفسرین کی تعریف اصحاب اعراف مین کہ وہ کون لوگ ہین مختلف ہین مگر مرجع سب کا ایک ہی
سنے کی طرف ہوتا ہے یعنے اعراف والے وہ ہین جنکے حسنات سیئات برابر ہین اسی سنے پر خلیفہ

ع ۳

ف جنت و دوزخ کے بیچ مین ایک دیوار ہوگی اوسکے سرے پر مرد ہین نجات والے جو حشر اور حساب سے فارغ ہین بہشتی اور دوزخی کو نشان سے پہچان کر جنت والون کو خوشخبری کہینگے سلامتی کی یہ ابھی امیدوار ہین خوشخبری سنکر خوش ہونگے

وابن عباس وابن مسعود اور بہت سے سلف و خلف نے نص کی ہے حدیث جابر بن عبداللہ میں آیا ہے
کہ حضرتؐ سے حال اوس شخص کا پوچھا جسکی نیکیاں بدیاں برابر ہیں فرمایا وہ اعراف والے ہیں جو ہنوز
جنت میں نہیں گئے ہیں طمع رکھتے ہیں رواہ ابن مردویہ یہ حدیث غریب ہے اور دوسری طرح
پر ایک شخص مزنیہ سے یوں مروی ہے کہ پوچھا حضرتؐ سے حال اسکا جسکے حسنات سیئات برابر ہیں
اور حال اصحاب اعراف کا فرمایا انھم قوم خرجوا عصاۃ بغیر اذن اٰبائھم فقتلوا فی
سبیل اللہ رواہ ابن مردویہ عبدالرحمان مزنی کہتے ہیں سوال کیے گئے حضرتؐ اصحاب اعراف سے
فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے گئے راہ خدا میں بمعصیت آبا سے آبا کی معصیت نہ اون کو دخول جنت
سے روکا قتل فی سبیل اللہ نے آگ سے منع کیا رواہ سعید بن منصور وابن مردویہ وابن جریر و
ابن ابی حاتم وابن ماجہ مرفوعا من حدیث ابی سعید الخدری وابن عباس ابن کثیر کہتے
ہیں واللہ اعلم بصحۃ ھذہ الاخبار المرفوعۃ وقصاراھا ان تکون موقوفۃ وفیہ دلالۃ
علی ما ذکر کسی نے خذیفہ سے پوچھا اصحاب اعراف کون ہیں کہا وہ قوم ہے جسکے حسنات سیئات
برابر ہیں سیئات نے جنت سے روکا حسنات نے آگ سے بچایا سو وہ سور پر ٹھیرائے گئے ہیں جبتک کہ اللہ
اون میں فیصلہ کرے دوسرا لفظ خذیفہ کا یہ ہے ھم قوم تجاوزت بھم حسناتھم النار وقعدت
بھم سیئاتھم عن الجنۃ رواھما ابن جریر فبینما ھم کذلک اذ طلع علیھم ربک فقال
لھم اذھبوا فادخلوا الجنۃ فانی قد غفرت لکم ابن مسعود نے کہا دن قیامت کے لوگوں کا
حساب لیا جاوے گا جس کے حسنات زیادہ ہونگے سیئات سے ایک ہی سہی وہ جنت میں جاوے گا جس
کے سیئات زیادہ ہونگے حسنات سے ایک ہی سہی وہ جہنم میں جاوے گا پھر یہ آیت پڑھی فمن ثقلت موازینہ
الٰہی پھر کہا ترازو ایک دانے سے ہلکی بھاری ہو جاتی ہے سو جس کے حسنات سیئات برابر ہوں گے وہ اصحاب
اعراف میں ہونگے یہ لوگ صراط پر ٹھیر کر جنت و دوزخ والوں کو بھیجا نہیں گے جب نظر کرینگے طرف اہل جنت
کے پکار کر سلام علیکم کہیں گے جب آنکھ طرف اہل نار کے پھیریں گے کہیں گے اے رب ہم کو ان
ظالموں کے ساتھ نہ کیجیو اون کے منازل سے پناہ مانگیں گے حسنات والوں کو ایک نور ملیگا جو آنکے
سامنے اور دہنی طرف رہیگا اوسکی روشنی میں وہ چلیں گے اوس دن ہر بندے اور ہر امت کو ایک
نور دیا جاوے گا جب صراط پر آوین گے اللہ ہر مرد عورت منافق کا نور سلب کر لیگا اہل جنت بحالت

منافقین کو دیکھکر کہینگے رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا رہے اصحاب اعراف سو جو نور اونکے سامنے ہوگا وہ اون سے لیا جاویگا اوسوقت اللہ فرماویگا کہ وہ جنت مین نہین گئے ہین اُنکو طمع ہے مراد طمع سو دخول ہے ابن مسعود نے کہا بندہ جب کوئی حسنہ کرتا ہے تو دس نیکیان لکھی جاتی ہین جب سیئہ کرتا ہے تو ایک ہی بدی لکھی جاتی ہے پھر کہا هَلَكَ مَنْ غَلَبَ وَاحَادُهُ اَعْشَارَهُ یعنے برباد ہوا وہ شخص جسکی ایک بدی اوسکی دہائی پر غالب آئی رَوَاهُ ابن جریر ابن عباس کہتے ہین اعراف ایک فصیل ہے درمیان جنت و نار کہ اعراف کہلاے اوس جگہہ ہونگے جب اللہ کو عافیت دینا اون کا منظور ہوگا تو اُنکو طرف نہر حیات کے لے جائینگے دونو کنارے اُس نہر کے سونے کی شاخین موتیون سے جڑی ہونگی مٹی اوسکی مشک ہے اُنکو اُس نہر مین ڈالدینگے یہان تک کہ اون کی رنگتین درست ہون پھر اون کے گلے مین ایک سفید تل نکلیگا جس سے وہ پہچانے جاوینگے جب اونکے رنگ درست ہوجائینگے تو رحمان تبارک وتعالی کے پاس لائے جاوینگے اللہ تعالی فرماوے گا تمنا کرو جو چاہو وہ اپنی آرزوین ظاہر کرینگے یہانتک کہ جب تمنا کر چکینگے اللہ کہے فرماویگا تم کو وہ دیا جو تم نے چاہا اور ستر گنا اور وہ جنت مین جائینگے اونکے گلون مین سفید تل ہوگا جس سے وہ پہچانے جاوینگے اون کا نام مساکین الجنت ہوگا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ مِنْ قَوْلِهٖ وَهٰذَا اَصَحُّ یہی قول مجاہد و ضحاک وغیرہما سے بھی مروی ہے عمرو بن جریر نے کہا حضرت سے اصحاب اعراف کو پوچھا فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکا فیصلہ من جملہ عباد کے سب سے پیچھے ہوگا جب سب العلمین فیصل عباد سے خالی ہوگا فرمائے گا تم وہ قوم ہو جن کو حسنات نے نار سے نکالا اور جنت مین نہ گئے اب تم میرے آزاد کیے ہوے جاؤ جہان چاہو جنت مین رَوَاهُ سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ یہ مرسل حسن ہے بعض نے کہا اعراف والے اولاد زنا ہین اسکو قرطبی نے حکایت کیا ہے انس بن مالک کہتے ہین حضرت نے فرمایا مومنین جن کے لیے ثواب و عقاب ہے ہمنے حال اون کے ثواب ایمان کا پوچھا فرمایا اعراف مین ہونگے نہ جنت مین ہمراہ امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنے کہا اعراف کیا ہے فرمایا دیوار ہے جنت کی جس مین نہرین جاری ہین اشجار و ثمار پیدا ہوتے ہین رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مجاہد نے کہا اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فُقَهَاءُ عُلَمَاءُ ابو مجاز نے کہا رِجَالٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَعْرِفُوْنَ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَاَهْلَ النَّارِ مگر یہ دونو قول غریب و خلاف سیاق کے ہین جمہور کا قول مقدم ہے آیت اُنہین کے مذہب پر دلیل ہے قرطبی وغیرہ نے حق مین اصحاب اعراف کے بارہ قول نقل کیے ہین اُن مین ایک قول یہ ہے کہ شہدا ہین دوسرا یہ کہ صلحا ہین

فرع آخرت سے متفرع ہوئے ہین لوگون کے اخبار پر مطلع ہین تیسرا یہ کہ انبیا ہین یہ بات کہ وہ پہچانتے ہین ہر ایک کو
اوسکے نشان سے ابن عباس نے کہا یعنے جنت والون کو سفیدی چہرہ سے اور دوزخ والون کو سیاہی چہرہ
سے یہی قول ضحاک کا بھی ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ اللہ نے اون کو اس طرح سے نور عطا کیا ہے
تاکہ جنتی دوزخی کو پہچانین اہل نار کو سواد وجوہ سے پہچان کر اللہ سے پناہ مانگین گے کہ اون کو ظالمون کے
ساتھ نہ کرے اور وہ اس حال مین اہل جنت کو سلام کرین گے اگرچہ داخل جنت نہین ہوئے ہین لیکن طمع
دخول کی رکھتے ہین سو وہ انشاء اللہ تعالی داخل جنت ہونگے مجاہد و ضحاک و سدی و حسن و ابن زید و
غیرہم اسی کے قائل ہین حسن نے اس آیت کو پڑھکر کہا واللہ یہ طمع اُنکے دل مین نہین رکھی گئی مگر بارادہ
کسی کہنے والے کے قتادہ نے کہا اللہ نے تم کو اُنکی طمع کی خبر دی ہے ابن عباس نے کہا وہ جب طرف اہل نار
کے نظر کرین گے تو اللہ سے اپنا اون کے ساتھ نہ ہونا مانگین گے سدی نے کہا جب کوئی گروہ اہل نار کا
اُنکی طرف سے گذر کرے گا تو اوسوقت وہ یون کہین گے کہ اے رب تو ہمکو اُنکے ساتھ نہ کرنا ابن زید نے
کہا دوزخیون کے کالے مونہہ کنجی آنکھین دیکھکر یہ کہین گے ف فتح البیان کا بیان ناتح یہ ہے
کہ حجاب بمعنے حاجز ہے یعنے درمیان بہشت دوزخ کے ایک اوٹ ہوگی بطور دیوار تفصیل کے اعراف
مراد کنگورے یا ٹیلے اوس دیوار کے ہین سعید بن جبیر نے کہا اعراف پہاڑ ہین درمیان جنت و نار کے وہ انکی
چوٹیون پر ہونگے یا مراد صراط ہے قالہ ابن جریج یا اعراف سے نفس حجاب مراد ہے قالہ الواحدی
یا جبل احد کو اٹھاکر وہان رکھدین گے قالہ القشیری رجال سے مراد افاضل مسلمین ہین یا جو سب سے پیچھے
جنت مین جائین گے یا جس سے ماں باپ اوس کے ناراض نہے اس باب مین تیرہ قول ہین منجملہ اوسکے
خازن نے آٹھ قول ذکر کیے ہین قرطبی نے اوسپر پانچ اور زیادہ کیے بعض نے کہا شہدا ہین کسینے کہا
فضلاے مومنین ہین اپنی جان کے شغل سے فارغ ہوکر مطالعۂ احوال مردم کرین گے کسینے کہا انبیا ہین
یا وہ جنکی نیکی بدی برابر ہے یا عباس و حمزہ و علی و جعفر طیار ہین اپنے دوستون کو روی سفید سے
دشمنون کو روے سیاہ سے شناخت کرینگے یا یہ قول قیامت ہین کہ اعمال خلق پر گواہی دینگے
یہ ہراست مین ہون گے اس قول کو نحاس نے احسن اقوال بتایا ہے یا اولاد زنا ہے یا اطفال مشرکین
یا علما و فقہا صالحین یا ملائکہ موکلین جو تمیز مومن کا کافر سے کرین گے قبل دخول جنت و نار کے ان
اقوال مین دلیل ہے اس بات پر کہ اہل اعراف اہل جنت سے درجات مین گھٹکر یا بڑھکر ہون گے

لکن اس باب مین کوئی نص جلی یا برہان روشن جسپر یقین کامل حاصل ہو موجود نہین ہے یا وہ قوم ہے جن کے گناہ صغیرہ آلام ومصائب دنیا سے مکفر نہین ہوئے اور کبائر خود نہ تھے وہ چند حبس سزا کے جاوین گے تاکہ غم حبس بمقابلہ صغائر ذنوب کے کفارہ ٹھیرے یا وہ لوگ ہین جنکے باپ اون سے راضی تھے نہ مائین یا انکی مائین اُنسے خوش تھین نہ باپ اس بارے مین بعض احادیث مرفوعہ بھی آئی ہین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے پس اگر رفع اون کا ثابت ہوجاوے تو مصیر طرف اون کے متعین ہے پھر کسی ایک کا قول نہ ہوگا واللہ اعلم سیما بمعنے علامت ہی یعنے جنتی دوزخی کو علامت سے پہچان لین گے جیسے سفیدی سیاہی چہرہ کی یا روشنی مواضع وضو کی یا کوئی اور علامت جو اللہ اُس موقف مین مقرر کردیگا جس سے معرفت سعداء و اشقیاء کی حاصل ہوگی انتہے حاصل کریمہ شریفہ اسی قدر ہے کہ درمیان جنت و نار کے ایک حجاب ہوگا جو کچھ ہو اور جیسا کچھ ہوسکی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے اور کچھ لوگ جنکی تعیین بطریق رفع معلوم نہین اونچی جگہ سے ہر ایک شخص کو پہچانین گے کہ فلان بہشتی ہے فلان دوزخی بہشتی سے صاحب سلامت کرین گے اور خود بھی امیدوار بہشت کہ ہوجاوین گے اور دوزخی کو دیکھکر اوسکی سعیت سے پناہ چاہین گے ۔

ع ازدوزخیان پرسید کہ اعراف بہشت ست ✣ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○ پکارے دیوار کے بیچ والے ایک مردون کو کہ اون کو پہچانتے ہین نشان سے بولے کیا کام آیا تم کو جمع کرنا اور جو تم تکبر کرتے تھے اب یہ وہی ہین کہ تم قسم کھاتے تھے نہ پہونچاوے گا اون کو اللہ کچھ مہر چلے جاؤ جنت مین نہ ڈر ہے تمپر نہ غم کھاؤ ف اللہ نے خبر دی کہ اعراف والے صنادید مشرکین مرد سا کفار سے بطور تقریع یہ بات کہینگے کہ کہو تمہاری جمعیت وکثرت کچھ کام نہ آئی آخر تم اس عذاب ونکال مین پھنسے کیون جی یہ وہی غریب بیچارے ہین جن کو تم رحمت خدا سے قسم کھاکر محروم بتاتے تھے پھر اون سے کہینگے کہ اب تم تو جنت مین جاؤ تم کو کچھ ڈر غم نہین ہے ابن عباس نے کہا یہ بات اون سے اللہ تعالی کہے گا کہ تمہین اون کو جنت سے محروم ٹھیراتے تھے لو اب وہ جنت مین داخل ہوتے ہین نہ خوف ہے نہ غم ابن کثیر نے اس جگہہ ایک روایت طویل حذیفہ سے نقل کی ہے مگر سند اوسکی نہین

مکی روایت مذکور مین آیا ہے کہ بعد فیصلہ عباد کے اللہ اہل اعراف کو حکم دیگا کہ تم شفاعت طلب کرو وہ پاس آدم و ابراہیم و موسے و عیسے کے جاوینگے ہر پیغمبر عذر کرے گا آخر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی سفارش کے لیے طیار ہون گے مقام محمود مین شفاعت کرین گے آخر وہ نہر حیوان مین نہاکر مثل روشن تارون کے ہوجاوینگے اون کے سینون مین کچھ سفید تل باقی رہین گے جس سے وہ پہچانے جاوینگے اون کو مساکین اہل جنت کہا جاوے گا ف فتح البیان مین ہے کہ اعراف والے کچھ لوگون سے جن کو جانتے پہچانتے ہون گے یہ کہین گے کہ تمہارے وہ اموال و سامان جو دنیا مین تم نے راہ خدا سے روکنے کے لیے جمع کیے تھے آج کچھ کام نہ آئے مخاطب اس قول کے عظماے کفار و روساے مشرکین دنیا ہونگے نزدہ تکبر تمہارا قبول ایمان سے ابا کرتے تھے اب سخت دمند ہوا اپر طرف ضعفاء مسلمین اہل جنت کے اشارہ کرکے کہین گے کہ یہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین تم قسم کھا کر کہتے تھے کہ اللہ اونپر رحمت نکرے گا یہ کہنا حسرت دلانے کو ہوگا پہر اون بچارون سے کہین گے کہ تم تو جنت مین جاؤ نہ تمپر ڈر ہے نہ تم کو غم لگے گا یہ بات چیت اہل اعراف کی ہوگی اب گفتگو دوزخیون کی جنتیون سے سنو وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ اور پکارے آگ والے جنت والون کو بہاؤ ہمپر تھوڑا پانی یا جو روزی دی تم کو اللہ نے بولے اللہ نے یہ دونو بند کیے ہین منکرون سے جنہون نے ٹھیرایا ہے اپنا دین تماشا اور کہیل اور بہکے دنیا کی زندگانی پر سو آج ہم اون کو بہلا دینگے جیسے وہ بہولے اپنے اس دن کا ملنا اور جیسے تھے ہماری آیتون سے جہگڑتے ف اللہ نے خبر دی ہے ذلت اہل نار کی کہ وہ جنت والون سے مینہا کہانا بطور بہیک کے ناگین گے پر اون کو کچھ نہ ملے گا سدی نے کہا مراد رزق سے یہان طعام ہے ابن زید نے کہا یعنے سوال طعام و شراب کرین گے سعید بن جبیر نے کہا آدمی اپنے باپ یا بہائی کو پکار کر کہے گا کہ مین جل بہن گیا ذرا پانی مجہپر ڈالو حکم ہوگا تم اونکو یہ جواب دو کہ اللہ نے تمپر پانی بہانے رزق دینے کو حرام کیا ہے ابن عباس سے اسیطرح مروی ہے مراد طعام و شراب جنت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا کون صدقہ افضل ہے کہا حضرت ﷺ نے فرمایا ہے افضل صدقہ پانی ہے تو نے نہ سنا کہ اہل نار جب اہل جنت سے استغاثہ کرین گے

تو یہی کہیں کہ ہمپر پانی بہاؤ یا رزق دو رواہ ابن ابی حاتم ابو صالح نے کہا ابو طالب بیمار ہوئے اون سے کہا کہ تم کسی کو پاس اپنے بھتیجے کے بھیجکر کہو کہ ایک خوشہ انگور جنت تم کو بھیجدین شاید اوس سے تم کو شفا ہو قاصد آیا ابو بکر پاس حضرت کے بیٹھے تھے ابو بکر نے جواب دیا ان اللہ حرمھما علی الکفرین یہ آگے کے حال کفار کا دنیا مین بیان کیا کہ اون کا اعتماد دین مین لہو و لعب پر تھا زینت و زخرفت و رونق دنیا نے اون کو عمل آخرت سے روک رکھا تھا وہ حیات فانی پر عاد باقی کو بھول گئے تھے سو ویسا ہی معاملہ اوس دن اون کے ساتھ ہوگا کہ اللہ اون کو دیدہ و دانستہ بھول جاویگا ورنہ کوئی شے اللہ کے علم سے شاذ نہین ہوتی ہے نہ فراموش ہو کما قال تعالے فی کتاب لا یضل ربی ولا ینسی یہ قول اللہ پاک کا بمقابلہ اون کے قول کے ہے کہ کفو نسوا اللہ فنسیھم وقال کذلک اتتک ایتنا فنسیتھا وکذلک الیوم تنسی وقال تعالی وقیل الیوم ننسکم کما نسیتم لقاء یومکم ھذا سو اللہ خیر سے اُنکو بھولجائے گا نہ شر سے ابن عباس نے کہا یعنے ترک کرینگے ہم اون کو جسطرح ترک کر دیا اونہون نے ملنا اوس دن کا مجاہد نے کہا چھوڑینگے ہم اون کو آگ مین سدی نے کہا ترک کرین گے ہم از کمر رحمت جسطرح ترک کیا اونہون نے عمل کرنا اوسکے ملنے اس دن کے صحیح مین آیا ہے کہ اللہ تعالی بندے سے دن قیامت کے کہے گا کیا یعنے تجھکو جورو نہین دی تیرا اکرام نہین کیا گھوڑے اونٹ کر تیرا مسخر نہین بنایا تجھکو نہین چھوڑا کہ تو سردار رہو کر چہار لیتا تھا وہ کہے گا ہان اللہ فرمائیگا تجھکو گمان تھا کہ تو مجھسے ملے گا وہ کہیگا نہین اللہ تعالی کہے گا فالیوم انساک کما نسیتنی مین آج تجھے بھول جاؤنگا جسطرح تو مجھکو بھول گیا تھا ف فتح البیان مین لکھا ہے افاضہ کہتے ہین پانی بہانے کو مطلب یہ کہ دوزخی بہشتیون سے گڑگڑا کر ذرا سا پانی مانگین گے وہ جواب صاف دینگے کہ یہ تم کو مل نہین سکتا اسکو تو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے یہ ندا جب ہوگی کہ اعراف والے جنت مین جا چکین گے ابن عباس نے کہا یہ سائل وہ لوگ ہونگے کہ جب اون کو طرف ایمان کے بلایا جاتا تھا تو بلانے والے سے ہنسی دل لگی کرتے یہ اللہ سے استہزا تھا یا وہ لوگ ہین جنکو شیطان نے تحریم بحائر و سوائب و بکار و تصدیہ و سائر خصال ذمیمہ جو جاہلیت مین کرتے تھے اچھے دکھلائے تھے یا مراد دین سے اس جگہ عید ہے کہ اوسدن بالکل لہو و لعب مین رہتے تھے اللہ کو ذرا بھی یاد نہ کرتے تھے مجاہد نے کہا اللہ اُنکو بھول جائے گا یعنے اُنکو بھوکا پیاسا چھوڑ رکھیگا اُنکی بالکل خبر نہ لے گا کہ مرتے ہین یا جیتے مراد عدم اعتنا ہے مطلب کہ جیسا کام ناسی ساتھ نسیان کے کرتا ہے ویسا ہی معاملہ ہم اونکے ساتھ کرین گے

کا استعارہ قرآن پاک مین بہت آیا ہے کیونکہ تعبیر تعلیم معانی عالم غیب کے ممکن نہین ہے مگر ساتھہ مماثل کے عالم شہادت سے اللہ نے جواز نسیان کا نام مجازاً انسیان ہی پر کہا اسلیے کہ اللہ کو کسی شے کا نسیان نہین ہوتا ہے ق

لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ہمنے اون کو پہونچادی ہے کتاب جو کہول کر بیان کی ہے خبرداری سے راہ بتاتی اور مہربانی ایمان والے لوگون کو کیا راہ دیکھتے ہین مگر یہی کہ وہ ٹھیک پہنچے جب وہ ٹھیک پہنچے گی کہنے لگینگے جو اوس کو بھول رہے تھے پہلے سچ بات لائے تھے ہمارے رب کے رسول اب کوئی ہمین سفارش والے تو ہماری سفارش کرین یا ہم کو پھر جانا تو ہم کام کرین سوائے اوسکے جو کر رہے تھے تحقیق ہارے اپنی جان اور بھولگیا جو جھوٹ بناتے تھے ف یعنے کافر راہ دیکھتے ہین کہ اس کتاب مین خبر ہے عذاب کی ہم دیکھہ لین کہ ٹھیک پڑی تب قبول کرین سو جب ٹھیک پڑے گی تب خلاصی کہان سے گی خبر اسی واسطے ہے کہ آگے سے بچاؤ پکڑین انتھے اللہ نے اپنا عذر کفار و مشرکین سے رسول و کتاب بھیجکر بیان کر دیا کتاب بھی وہ جو مفصل مشرح ہین ہے کقولہ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پھر فرمایا کہ جو تفصیل ہمنے اوس کتاب مین کی ہے ہمکو اوسکی خبر ہے کقولہ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ اللہ نے جب کہ خبر دی خسارت آخرت کی تو یہ بھی ذکر فرمایا کہ ہمنے انزال کتب و ارسال رسل سے ساری علل اُنکے دور کر دیے ساری عذر منقطع ہو چکے کقولہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اسی لیے کہا کہ وہ تاویل کی راہ دیکھتے ہین یعنے جو وعدہ عذاب دنیا کا ہوا ہے اوس کے منتظر ہین یہی قول ہے مجاہد وغیرہ احد کا مالک نے کہا انتظار ثواب کا کرتے ہین بیع نے کہا ہمیشہ کچھہ نہ کچھہ تاویل اوسکی آتی رہتی ہے یہانتک کہ جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین جاوین تب اوس دن وہ تاویل پوری ہو جاوے گی ابن عباس نے کہا یوم تاویل قیامت کا دن ہے اوس دن کہینگے کہ کوئی سفارشی ملے یا پھر دنیا مین جانا میسر ہو تو اچھا عمل کرین کقولہ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ بہرحال اوس دن اپنی جان ہارینگے وہ سارا افترا اُنکا غائب غلا ہو جائیگا ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے ہمنے اُنکو کتاب مفصل دی ہے

جسکی تفصیل ہمین معلوم ہے وہ کتاب جسمین ہدایت ہو واسطے قوم ایمان دار کے اگر ضمیر کفار کے لیجئے تو مراد جنس کتاب ہے اور اگر معاصرین حضرتؐ کے لیے ہے تو مراد قرآن شریف ہے تفصیل سے مراد کھول کر سنانا ہے نظم قرآن مین جو انواع بیان کیے ہین جو اس شعر مین منظوم ہین ؎

حلال حرام محکم متشابہ بشیر نذیر قصۃ عظۃ مثل

ہمنے کہا مراد تفصیل سے ایضاح حق کا باطل سے ہے یا نازل کرنا اوسکا فصول مختلفہ مین کقولہ وقرآنا فرقناہ کسینے فصلناہ تفصیل سے پڑہا ہے یعنے اور کتب آسمانی پر اس کتاب کو فضیلت حاصل ہے تاویل سے مراد وعدہ عقاب یا جزا یا انجام کار ہے یہ سب معانی متقارب ہین موجود ہین وہ آویگی نار کین عمل بقرآن فراموشکاران ایمان صدق رسل کا اقرار کرینگے طالب شفیع یار ذالی الدنیا ہون گے تاکہ پھر کر کفر کو ایمان سے شرک کو توحید سے بدعت کو سنت سے تقلید کو اتباع سے بدلین سو جواب اون کے سوال کا یہ ہوگا کہ تم ہلاک ہوئے تمہارا افترا کہو گیا وہ دعوی شرک کا جھوٹ نکلا اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تہا وہ ہو چکا

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ تف يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ ط أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ○ تمہارا رب اللہ ہے جس نے بنائے آسمان و زمین چھ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑہاتا ہے رات پر دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا اور سورج اور چاند اور تارے کام مگو اوس کے حکم پر سن لو اوسی کا کام ہے بنانا اور حکم فرمانا بڑی برکت ہے اللہ کی جو صاحب ہے سارے جہان کا ف اللہ پاک نے خبر دی کہ سارے آسمان سارے زمین اور جو کچھ اون دونو کے بیچ مین ہے وہ سب ہم نے چھ دن مین بنایا یہ مضمون کئی آیتون مین قرآن کے آیا ہے چھ دن یہ ہین یک شنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ انہین ایام مین ساری خلق فراہم ہو گئی آدم پیدا ہوئے اس مین اختلاف ہے کہ ہر دن اندازون مین سے مثل ہمارے ان دنون کے تہا جسطرح کہ ذہن مین شتاب یہی بات آتی ہے یا ہر دن ہزار برس کا تہا جسطرح کہ مجاہد و امام احمد نے اسپر نص کی ہے اور ابن عباس سے بھی مروی ہے سنیچر یعنے شنبے کا دن خالی رہا اوس مین کوئی شے پیدا نہین ہوئی کیونکہ وہ ساتوان دن تہا اسی لیے اوسکو سبت کہتے ہین یعنے قطع یعنے اوسدن آفرینش خلق منقطع ہو چکی تہی وحدیث جسکو امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابتدے تربت یعنی مٹی و خاک دن سنیچر کے

پیدا کی پہاڑون احد کے شجر دن دوشنبہ کے مکروہ چیزین دن سہ شنبہ کے نور دن بدھ کے دواب گیون پنجشنبہ کے پھیلایا آدم کو بعد عصر دن جمعہ کے بنایا یہ آخر خلق ہین آخر ساعت مین ساعات جمعہ سے عصر سے لیکر رات تک سو اسحدیث کو مسلم و نسائی نے بھی روایت کیا ہے اس مین ایام سبعہ کا استیعاب ہوا ہے اور اللہ پاک نے چھ دن کہے ہین اسلیے بخاری اور جسکے حفاظ نے اسحدیث مین کلام کیا ہے ابوہریرہ کا اسحدیث کو کعب احبار سے روایت کرنا ٹھیرایا ہے مرفوع نہین ہے واللہ اعلم ف ابن کثیر کہتے ہین کہ استوا علی العرش مین لوگون کے مقالات کثیرہ ہین یہ جگہ ادن کے بسط کی نہین ہے یہان مذہب سلف صالح پر جیسے مالک اوزاعی ثوری لیث بن سعد شافعی احمد اسحاق وغیرہ ائمہ قدیم وحدیث مسلمین پر چلنا چاہیے وہ مذہب ان کا یہ ہے کہ اس آیت شریف کو جسطرح پر یہ آئی ہے جاری کرے بغیر تکییف تشبیہ تعطیل کے اور جو طرف اذہان مشبہین کے ظاہر متبادر ہوتا ہے وہ اللہ پاک سے منفی ہے کیونکہ کوئی شے اوسکی مخلوق مین سے مشابہ نہین ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ بلکہ بات وہ ہے جو ائمہ نے کہی ہے جیسے نعیم بن حماد خزاعی شیخ بخاری کہ جس نے تشبیہ دی اللہ کو اوسکی خلق کے ساتھ وہ کافر ہوا اور جس نے انکار کیا اوس بات کا جو اللہ نے اپنی ذات کا وصف فرمایا ہے وہ بھی کافر ہوا اور جو وصف کہ اللہ و رسول نے اللہ کے بیان کیے ہین اون مین تشبیہ نہین ہے سو جو کوئی آدمی اللہ کے لیے وہ بات ثابت کرے گا جو آثار صحیحہ و اخبار صریحہ مین لائق جلال الہی آئے ہین اور نقائص کو اللہ سے دور کرے گا وہی سالک سبیل ہدی ہے انتہے مین کہتا ہون سلف نے آیات و احادیث صفات کو ظاہر پر جاری کیا تھا بدون خوض کے کیف و کم مین ہمراہ اعتقاد تنزیہ کے تجسیم و تشبیہ سے وہ تشبیہ و تمثیل کے علاج ایک کلمہ اجمالیہ سے کرتے تھے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ خلف کی سعادتمندی اور نجات اخروی اسی مین ہے کہ وہ سلف کی راہ پر چلین ہر آفت تاویل و بلائے بدعقیدگی وغیرہ سے سلامت باکرامت رہین جس امر مین ہم کو حکم خوض کرنے کا نہین ہے نہ کوئی دلیل وجوب تاویل پر موجود ہے لکن قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر اور ائمہ اربعہ مجتہدین اور سارے محدثین باتمکین بدون تاویل و توجیہ کے باجرائے نصوص و سنن علے ظاہرہا گذر گئے ہین تو اب پچھلے لوگ کیا خاک بہتر اون سے کوئی طریقہ اعلم و اسلم نکال سکتے ہین جبکہ امت اسلام نے اللہ پاک کو متصف باوصاف وارد کتاب و سنت مان لیا اور تشبیہ و تمثیل مخلوقات و کائنات سے پاک و منزہ یقین کر لیا تو اب اعتقاد تجسیم کہان باقی رہا ہزار بار کوئی ظاہر صیغہائے و الفاظ مذکورہ سے جسمیت سمجھا کرے مگر لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

سیعنی قاطع ہے واسطے نفی تشبیہ کے جسطرح کہ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ محبت ساطع ہے عدم تمثیل پر وہ بامر الیوفیق
یہ مسئلہ ایک بڑا معرکۃ الآرا ہے جس کے سبب سے قدیمًا وحدیثًا بڑے بڑے قلاقل وزلازل دنیا مین واقع
ہوچکے ہین جملہ متکلمین نے جو خدا ترس فلاسفہ تھے سلف کی تکفیر تضلیل کی مقلدین مذہب جہال نے بڑے
بڑے ائمہ دین کے حق مین بے ادبی ظاہر فرمائی حالانکہ یہ کچھ ایسی مشکل بات نہ تھی جسپر یہ ہنگامہ قائم ہوا انا للہ +
ف یہ فرمایا کہ رات کا اندھیرا دن کے اوجالے سے اور دن کا اوجالا رات کے اندھیرے سے چلا جاتا ہے
ہر ایک رات دن مین سے دوسرے کی طلب مین سرگرم تیز رفتار شتاب کار ہے ذرا دیر سستی وتاخیر نہین کرتا بلکہ
جہان ایک گیا دوسرا جھٹ پٹ اوسی دم آموجود ہوا کقولہ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ سو طلب نفی سبق لیل کا نہار پر یہ ہے کہ وقت اوسکا فوت نہین ہوتا کیونکہ ذکر ہے
کہ ذرا سی بھی تاخیر ہو ملکہ دن پیچھے رات کے بلاواسطہ درمیانی لگا چلا آتا ہے جھپاٹے سے آموجود ہوتا
ہے غرضکہ سورج چاند تارے سب کے سب حکم الٰہی مین زیر قہر وشیت وتسخیر خدا مین اسی لیے یہ کہا
ہے کہ اوسی کا سب ملک وتصرف ہے اوسکے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ متصرف وہ بڑی برکت والا ہے کقولہ
تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا والعہد العزیز شاہی سو جو ایک صحابی سے مرفوعًا آیا ہے جس نے
حمد نہ کی اللہ کی عمل صالح پر اور حمد کی اپنی جان کی وہ کافر ہوا اور اوسکا عمل اکارت گیا اور جس نے یہ زعم کیا
کہ اللہ نے کوئی امر ہاتھ مین اپنے بندون کے رکھا ہے اوسنے کفر کیا اُن بات کا جو اللہ نے اپنے نبیون پر
اتاری ہے لقولہ تعالے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ الخ رواہ ابن جریر اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو ایک صد اعوام
مین مروج ہے کہ ملک خدا کا حکم فلان بادشاہ کا یہ کلمہ بہت برا ہے بلکہ ملک وحکم اُسی کیلیے ملک متصرف
وحدہ لاشریک لہ کا ہے دعای ماثور مین ابو الدرداء سے مرفوعًا آیا ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ
الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ ف
فتح البیان کا بیان اس جگہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اس آیت پاک مین اپنے صنع بدیع وقدرت جلیل کو جو بندون پر اپنی
توحید وعبادت وعبودیت کو واجب کرتی ہے بیان کیا ہے اصل معنے لفظ خلق کے لغت مین اندازہ کرنا
ہے پھر یہ لفظ کسی سے کی ایجاد وابداع کرنے مین بغیر کسی اصل سابق ونمونہ قدیم کے مستعمل ہوتی ہے سو ایسے

نے ساری خلق چھ دن مین بنائی دن ایک مقدار زمان کو کہتے ہین سورج نکلنے سے ڈوبنے تک کہ یہ ایام برابر ایام دنیا کے تھے یا برابر ایام آخرت کے جمہور نے کہا ہر دن ہزار برس کا تھا یہی قول ابن عباس کا بھی ہے پہلا دن یک شنبہ پچھلا دن جمعہ تھا یہی قول ہے عبداللہ بن سلام کعب احبار ضحاک و مجاہد کا اسی کو ابن جریر طبری نے بھی اختیار کیا ہے اللہ پاک کو قدرت ہے کہ ایک لحظہ مین سب کچھ بنا ڈالتا کیونکہ ایک حرف کن سے یکون ہوتا ہے و لکن اپنے بندون کی تعلیم و تفہیم کے لیے دیر لگائی تاکہ سر انجام امورات مین رفق و تانی کیا کرین جلد بازی شتاب کاری نکرین سعید بن جبیر نے کہا یہ تعلیم ہے خلق کو تثبت کی جسطرح حدیث مین آیا ہے اَلتَّأَنِّیْ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ یا اس لیے دیر لگائی کہ اللہ کے پاس ہر ایک شے کے لیے ایک مدت مقرر ہے دوسری آیت مین آیا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ یہ حدیث کہ اللہ نے زمین دن یکشنبہ و دوشنبہ کے بنائی اور پہاڑ اور جو کچھ اون پہاڑون کے اندر ہے منافع وغیرہا سے وہ دو دن سہ شنبہ کے بنائے الخ نزد یک مسلم و حاکم کے ابن عباس سے مرفوعاً آئی ہے لیکن اس ترتیب پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ درمیان ایام کمان تھی کیونکہ سورج چاند نہ تھا نہ ایک شنبہ تھا نہ دوشنبہ وغیرہ ایام تو جواب سورج کی گردش سے پیدا ہوتے ہین سلیمان جمل نے اسکا جواب دیا ہے کہ اس مقدار مدت مین انکو بنایا پھر کہا کہ یہ جواب دافع اشکال نہین ہے کما لا یخفی ف مسئلہ استواء علی العرش مین چودہ قول ہین احق واولے یہ ہی مذہب سلف صالح کا ہے کہ اللہ عرش پر مستوی ہے بلا کیف جسطرح پر کہ لائق اوسکی شان عظیم کے ہے ہمراہ منزہ ہونیکے اون چیزسے جو اوسپر جائز نہین استواء لغت عرب مین بمعنے علو و استقرار ہے مستعمل ہوتا ہے کہا یعنے ہتیلا رو ظہور ہے ایک جماعت متکلمین کی اسی طرف گئی ہے ابو العباس نے کہا اگر بمعنے استواء کے علو و ارتفاع کے ہین شوکانی نے اثبات اجرائے صفات علی ظاہرہا مین کتاب جسمین اونکا ایک صفت استواء بھی ہے رسالہ مستقلہ لکھا ہے اوسمین تفویض کو مختار تاویل کو غیر مختار ٹھہرایا ہے حتی کہ معیت و قرب وغیرہ کی تاویل سے بھی منع کیا ہے مطابق ظاہر کے ساری صفات پر ایمان لانے کو واجب لکھا ہے بڑی تالیف تصنیف کمال تحقیق تدقیق مسئلہ استواء مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم انکے تلمیذ ارشد رضی اللہ عنہما نے کی ہے اثبات علو و فوقیت باری تعالی مین کتب و رسائل مستقلہ لکھے ہین ایک عجب طرح کا شغف انکو ساتھ اثبات صفات الٰہی کے تھا انصاف یہ ہے کہ جو مباحث و مسائل توحید و اتباع کے ان حضرات نے ہم غربا کو

اپنے بیان صدق ترجمان سے سمجھائے بتلائے ہین وہ اہل علم کے مؤلفات مین اوس تفصیل و توضیح سے میسر نہین آتے جزاھم اللہ عنا خیرا حافظ ذہبی نے بھی ایک کتاب العلو دوسری کتاب العرش اس باب مین لکھی ہے آیات واحادیث واردہ کو تتبع کرکے یکجا جمع کیا ہے متکلمین مذاہب کا یہ کہنا کہ محدثین اس مسئلہ مین مجسمہ مین افتراء مذہب جدید و استطالت ناسدید ہے ام سلمہ رضے اللہ عنہا کہتی ہین استوار کچھ مجہول نہین ہے کیف معقول نہین ہے اقرار استوا کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے اَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدُوْيَه مالک بن انس سے بھی اسیطرح مروی ہے اتنا زیادہ کیا ہے کہ سوال کرنا استوار کے حال سے بدعت ہے سو قول ام سلمہ و قول مالک اقوی اقوال و صحیح مذاہب ہے ساری سلف اسی عقیدے پر گذرے ہین اس سے زیادہ کچھ پوچھنا یا کہنا بدعت ہے سفی نے کہا تفسیر عرش کی ساتھ سریر یعنے تخت کے اور تفسیر استوار کی ساتھ استقرار کے جسطرح شبہ کہتے ہین باطل ہے انتہے ان بیچارے مسکین کو یہ نہین معلوم کہ لغت مین عرش سریر ہی کو کہتے ہین اور استوا بمعنی استقرار آتا ہے حبر امت ترجمان قرآن ابن عباس رضے اللہ عنہ نے تفسیر عرش و استوار کی یہی کی ہے جسکو یہ غریب باطل بتاتے ہین تشبیہ بتاتے ہین چنانچہ یہ تفسیر ابن عباس کی بخاری شریف مین موجود ہے اس تفسیر مین ہرگز تشبیہ نہین تشبیہ تو بیان کیفیت مین ہوتی ہے بلکہ انکار اس تفسیر کا ایک تعطیل مخالف مقصود منزل و مذہب سلف امت و ائمہ ملت کا ہے جہنون نے یہ کہا ہے کہ امرار و اجرا صفات کا ظواہر پر اوسیطرح جون کا تون کرنا چاہیے جبر طرح کہ وہ وارد ہین بے تکییف ہونہ تاویل بے تشبیہ ہونہ تمثیل بے جمود ہونہ تعطیل احادیث صحیحہ مین صفت عرش کی آئی ہے اوسکا محیط ہونا سموات و ارض و ما بینہما کو مذکور ہے واللہ اعلم ف پھر فرمایا کہ رات ڈھانپ لیتی ہے دن کو یعنے ظلمت شب دن پر مثل پردے کی پڑجاتی ہے اسجگہ یہ نہین کہا کہ دن رات کو چھپا لیتا ہے حالانکہ تغشیہ دونون طرف سے ایک دوسرے کا ہوتا ہے جسطرح اور آیت مین فرمایا ہے يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ سو یہ عدم ذکر بطور اکتفا ہے کہ خود ہی ایک بات سے دوسری بات سمجھ لیجاتی ہے ہان یہ فرمایا ہے کہ رات طالب دن ہے سرعت سے اوسکے کسی حال مین فتور نہین ہوتا رازی نے کہا اللہ نے اس حرکت کو وصف کیا ہے ساتھ سرعت شدید کے یا اسلیے کہ تعاقب رات دن کا حرکت فلک اعظم سے حاصل ہوتا ہے حرکت ساری حرکات سے سرعت مین شدید تر ہے انسان جبکہ خوب ہی زور سے دوڑے اور ایک قدم اٹھاکر پھر اوسکو رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم تین ہزار میل طے کرجاتا ہے یہ ایک ہزار فرسخ ہوئے اسی لیے یہ فرمایا يَطْلُبُهُ حَثِيثًا یعنے دن کے پیچھے رات بڑے جھپاٹے سے لگی چلی آتی

ف یہ ہے تفسیر سلف کی اور یہ ہے تفسیر خلف کی

ہے کیا ذکر ہو کہ درمیان ان دونوں کے کچھ بھی فصل ہو سکے پھر مہر و ماہ و نجوم کی تسخیر کا ذکر فرمایا تسخیر کہتے ہیں ذلیل کر کے کسی سے کام
طلوع و غروب و سیر و رجوع کا لیا جانا ہے یہ اپنی ذات سے کچھ قدرت نہیں رکھتے بلکہ ارادۂ مدبر بر بطابق اوسکی مشیت
کے تصرف کرتے ہیں خلق سے مراد مخلوق ہے امر سے مراد کن فیکون ہے کما قال تعالیٰ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ
اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ مراد امر سے وہ احکام ہیں جو مخلوقات پر تفصیل و تصرف جاری ہوتے ہیں ابن عیینہ
نے کہا عرش کے نیچے خلق ہے عرش کے اوپر امر ہے اس سے یہ نکلا کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے کیونکہ خلق و امر میں
فرق کیا ہے جس نے امر کو جو کہ اللہ کا کلام ہے منجملہ خلق کے ٹھیرایا وہ کافر ہوا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ نہیں
کوئی خالق مگر اللہ اس میں رد ہے اوسپر جو قائل ہے تاثیرات شمس و قمر و کواکب وغیرہ نیرات کا اس عالم میں اس
لیے کہ اللہ نے خبر دی کہ خالق مدبر اس عالم کا اللہ ہے نہ نیرات مسخرات امر مطلق اوسی کو ہے سوا اسکے کسی کا امر
نہیں ہے وہی آمر و ناہی ہے جو چاہے کرے جو چاہے حکم دے کسی مخلوق کا یہ مقدور نہیں کہ اوسپر معترض ہو سکے
اُسکی برکت وسیع و کثیر ہے ابن عباس نے کہا یعنے ہر برکت اللہ تعالیٰ ہی لایا ہے بعض نے کہا ہر شے میں اسی
کے نام کی برکت ہے ؎

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے عصا بھی پیر ہے تیغ جوان ہے خنجر طفلان ہے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے اور
چپکے اوسکو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے اور مت خرابی مچاؤ زمین میں اوسکے سنوارے پیچھے اور پکارو اوسکو
ڈر اور توقع سے بیشک مہر اللہ کی نزدیک ہے نیکی والوں سے ف دعا میں یہ بہتر ہے کہ چپکے مانگے نا اپنی
نمود نہ ہو اور دل سے گڑگڑا کر نکلے اور حد سے نہ بڑھے یعنی اپنے منہ سے بڑی بات نہ مانگے انتہے پر فساد سے
بعد اصلاح کے منع کیا ہے یعنے اسلام میں رسوم کفر کے داخل نہ کرو اور اللہ پر دلیر ہی مت ہو اور ناامید بھی
مت ہو انتہے اللہ نے اس آیت میں ارشاد کیا ہے کہ اے بندو تم اپنے رب سے دعا مانگا کرو جسمیں تمہاری دنیا و
آخرت کی صلاح ہے یہ مانگنا بطور زاری و پرشیدہ کاری کے ہو یعنے تذلل و استکانت کے ساتھ مخفی صورت
پر نہ چلا کر کہ قولہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ صحیحین میں آیا ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا لوگوں نے اپنی آوازیں
ساتھ دعا کے بلند کیں حضرت نے فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا
اِنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ الحدیث یعنے تم کسی بہرے غائب کو نہیں پکارتے ہو جو چلاؤ جسکو تم سب پکارتے

ہو وہ سنتا ہے اور قریب ہے پہ رہتا ہے کیون نہین دعا کرتے ابن عباس نے کہا خفیہ یعنی سر سے ابن جریر نے کہا تضرع بمعنے تذلل استکانت بمعنے زاری وخواری خفیہ سے مراد خشوع قلب صحت یقین ہے وحدانیت و ربوبیت کے ماہین اپنے اور خدا کے سو چپکے سے مانگو نہ چلا کر سنا کر دکھا کر حسن نے کہا کوئی آدمی سارا قرآن جمع کرتا کوئی نہ جانتا کوئی بڑا فقیہ ہو جاتا لوگ نہ جانتے کوئی اپنے گھر مین بڑی لمبی نماز پڑہتا گھر مین مہمان ہوتے کسی کو خبر ہوتی ہمنے ایسے لوگ پائے ہین کہ زمین پہ اگر کوئی عمل پوشیدہ ہو سکتا تو کبھی اوسکو علانیہ نہ کرتے سلف دعا مین خوب جہد کرتے اونکی آواز سنائی نہ دیتی درمیان اونکے اور رب کے یہی بہتر تھی یہ اسلیے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ پکارو تم اپنے رب کو گڑگڑا کر چپکے سے وکیع اللہ نے ایک اپنے بندہ صالح کا ذکر کیا ہے جسکا فعل پسند آیا تھا فرمایا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ابن جریج نے کہا ہے رفع صوت و نداء و صیاح یعنے چیخنا چلانا آواز بلند کرنا دعا مین مکروہ ہے دعا مین تو تضرع و استکانت چاہیے ابن عباس نے کہا اللہ صاحب چیخ پکار والے کو دوست نہین رکھتا یعنے نہ دعا مین نہ غیر دعا مین ابو مجلز نے کہا یعنے سوال سنا ان اپنے کا ذکر کرے اپنے ایک بیٹے کو دعا کرتے سنا کہ دو یون کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَاِسْتَبْرَقَهَا وَنَحْوَهٰذَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَاَغْلَالِهَا کہا تو نے خیر کثیر کا سوال کیا شر کثیر سے پناہ مانگی مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ سو تمہکو اتنا کہنا کافی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ نہایت درجہ جامع ہر خیر مانع ہر شر ہے اس اجمال کی تفصیل و حجر نے دعا مین فرمائی ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً الی عبد اللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو سنا کہ یہ مانگتا ہے اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا کہا اے بیٹے مانگ اللہ جنت اگر دے گا یہ بھی دے گا حضرت کو سنا فرماتے تھے ایک قوم ہوگی جو دعا مین زیادتی کریگی اور طہور مین وَاَحْمَدُ دَاؤد اور اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَاَبْوَابَ النَّارِ اور وَهُوَ اِسْنَادٌ حَسَنٌ کا بَاسِرِيَّه ف پہ اللہ نے اصلاح کے بعد اصلاح کے منع کیا کیونکہ جسمین کام ایک سیدھی چال درستی حال سے چل رہے ہین پہر اونمین کوئی بعد اوسکے فساد و بگاڑ کرے تو اوسکا ضرر ہی مین عباد کے بہت سخت ہوتا ہے اس لیے اللہ نے منع کیا اپنے دعا و عبادت کرنیکا ساتھ تضرع و تذلل کو حکم دیا فرمایا کہ دعا کرو خوف و طمع سے خوف عذاب

ف یہ بھی ایک قسم کی زیادتی ہے جو دعا مین کی جاتی ہے یعنی دعا مین کسی کو بددعا کرنا یا اپنے لیے کسی بات کا یقین کر لینا کہ ضرور ہوگی یہ بھی زیادتی ہے جو حدیث مین منع ہوئی ہے

دلیل کا کہ وہ طمع قوی ہے اس لیے کہ محسنین کی تائید میں ہی ہے جو تابع اوامر تارک نواہی الٰہی ہیں کما قال تعالیٰ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ الآیۃ لفظ قریب کہا نہ قریبہ اسلیے کہ رحمت مستلزم معنی قرب ہے یا اسلیے کہ مضاف ہر طرف اسکے یا یہ کہ موت غیر حقیقی میں مطابقت خبر کی مبتدا سے ضرور نہیں ہوتی ہے مطر رزاق اگر کہا تو ایفائے وعدہ خدا جانا ہوا اسکی طاعت کرکے اسلیے کہ اللہ نے یہ مقرر فرمایا ہے کہ اوسکی رحمت محسنوں کے نزدیک ہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے حکم کیا دعا مانگنے کا اور اسکی ہے کے ساتھ یہ قید لگائی کہ زاری اور خواری ہو کر چپکے سے مانگے کسی نے کہا دعا اس جگہ بمعنی عبادت ہے کیونکہ اول اسی کے لیے دعا یا کرتا ہے طمع یا رفع خلاف اخلاص ہے زجاج نے کہا تضرع سے مراد تملق دعا یا دعا میں سوء ادب ہے کہا جیسی کہ اہل دعا میں کہتا ہے ستر گناہ فوق ہر اعتدا کے معنے ہیں حد سے آگے بڑھنا سو جو کوئی دعا یا غیر دعا میں کسی شے سے ہو تجاوز الحد ہوتا ہے تو اللہ اوسکو دوست نہیں رکھتا پھر زمین میں فساد کرنے سے بعد کہ کسی طرح کا فساد کریں نہ ہو تھوڑا یا بہت بسبب فساد کے قتل کرنا لوگوں کا ویران کرنا گھروں کا قطع کرنا درختوں کا سوکھا کرنا کھیتوں کا ہے یا جیسے کہ غدر کرنا ساتھ اللہ کے واقع ہونا معاصی میں سو جب اللہ نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسول پیغمبر کتابین اوتار کر شرائع مقرر کرکے ثواب اوسکا لگا ڈرنا حرام ہوا اوس سے اور اوسکے رسول کے اور فساد کرنا بعد اصلاح کے کسی کا کسی نے کہا مراد اصلاح سے باران و سرسبزی زمین کی بسبب ارسال رسل و انزال کتب کے ہے یعنی اصلاح شرعی و عرفی کو علم لیا جاوے تاکہ شامل ہر اصلاح شرعی و عرفی و انسداد دینی و دنیاوی کے ہو اور مستحب ہے کہ چاہیے کہ وقت دعا کرے خائف و طامع ہو اللہ سے اجابت کی طمع رکھے سو جبکہ وہ جامع خوف و رجا وقت دعا کے ہوگا تو اپنے مطلوب کو پائیگا قرطبی نے کہا اللہ نے ہم کو حکم کیا ہے کہ ہو وقت دعا کے حال ترقب و خوف میں ہوں اسلیے کہ خوف و رجا واسطے انسان کے مانند دو بازو کے ہیں ہو اوس کو راہ استقامت میں اٹھاتے ہیں سو جب ایک پر ہوگا تو انسان ہلاک ہو جائیگا اسلیے عقاب سے ڈر کر ثواب کا طامع ہو کر دعا مانگے ابن جریج نے کہا یعنے خوف عدل طمع فضل ہو یا خوف یا کا طمع اجابت میں بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حالت حیات میں غلبہ خوف کا چاہیے جب مرنے لگے تو امید غالب ہو واسطے حضرت نے فرمایا ہے مرے کوئی تم میں مگر گمان نیک کرتا ہوا وہ ساتھ اللہ کے اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ پہلی آیت بیان میں شرط صحت دعا کے ہے دوسری آیت بیان میں فائدہ دعا کے ہے پھر یہ خبر دی کہ جو محسن ہیں کسی نوع کا حساب کیوں نہ ہوا دینے اللہ کی رحمت قریب ہے اس میں ترغیب و تنشیط ہے بندوں کو طرف خیر کے کیونکہ قرب

ف

امر رحمت کا جس سے ہر طلب کا بنا آسان ہے مقصود ہر عرب ہر رحمت کہتے ہین رقت کو جو مقتضی احسان کی طرف مرحوم ہوتی ہے ہتعالی اللہ کا کبھی رقت مین کبھی نرے احسان مین آتا ہے اللہ کے وصف مین فقط احسان ہی مراد ہوتا ہے نہ رقت بعض نے کہا رحمت کہتے ہین ارادہ ایصال خیر و نعمت کو بندون پر اس بنیاد پر رحمت صفات افعال سے ہے دوسرے معنے پر صفات ذات سے ہے وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ وہی ہے کہ چلاتا ہے ہوا ئین خوشخبری لاتین آگے اوسکی مہر سے یہانتک کہ جب اٹھا لائین بدلیان بھاری ہانکا ہمنے اوسکو ایک شہر مردہ کیطرف پھر اوس مین اتارا پانی پھر اوس سے نکالے سب طرح کے پھل اسیطرح نکالین گے مردون کو شاید تم دھیان کرو اور جو موضع ستھرا ہے اوسکا سبزہ نکلتا ہے اوسکے رب کے حکم سے اور جو خراب ہی اوس مین نکلے سو ناقص یون پھیر پھیر بتاتے ہین ہم آیتین حق ماننے والون کو **ف** یہ قدرت اپنی بیان فرمائی ہوا ئین چلنی اور مینہ برسنا اور سبزہ نکلنا اسی طرح سمجھا یا مردون کا نکلنا ایک مردون کا نکلنا قیامت مین ہے اور ایک دنیا مین یعنے جاہلون اوفی لوگون مین پیغمبر بھیجا اور علم دیا سردار کیا پھر ستھری استعداد والے کمال کو پہونچے اور جن کی استعداد خراب تھی انکو بھی فائدہ پہونچ رہا ناقص سا انتے آگے نے بعد اس ذکر کے کہ اللہ ہی خالق ہے سب آسمانون اور زمین کا اور وہی ایک حاکم متصرف مدبر سخر خلق مرشد عباد بسوی دعا ہے ان باتون پر یہان آگاہ کیا ہے کہ رازق کل مخلوق کا اور اعادہ کرنے والا سارے مردون کا دن قیامت کے بھی وہی ہے نہ اور کوئی مینہ سے پہلے ہوا ئین بھیجتا ہے جو بادلون کو گھیر کر لے آتی ہین پھر مینہ کو جو ایک اسکی رحمت ہے برساتا ہے بعض نے بجای بُشْرًۢا مُبَشِّرٰتٍ پڑہا ہے بعض نے نُشُرًا بنون کہا ہے یعنے ادہر ادہر ہوا ئین چلتی ہین یہ مقدمہ ہے بارش کا کما قال هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ وقال فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہوا ئین حامل ہین بھاری بادلون کی کیونکہ بادل بسبب کثرت آب کے ثقیل ہوتے ہین بوجھل ہونے کی وجہ سے زمین سے نزدیک رہتے ہین پھر جو زمین مردہ و بے نبات و خشک ہے اوس طرف وہ بادل بھیجا جاتا ہے کقولہ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ

۱۴ ۷۵

الميتة احييناها وہ جبکہ وہان پہونچکر برستا ہی تو ہر طرح کے پھل نکلتی ہین میوی پیدا ہوتے ہین ہمجیسے ہم زمین مردہ کو پانی برسا کر زندہ کردیتے ہین اسیطرح مردون کو زمین سے زندہ کرکے باہر نکالین گے گروہ گل سڑکے مٹی دھول کیون نہ ہوگئے ہون قیامت کے دن اللہ تعالی آسمان سے چالیس دن تک پانی برسائیگا اُس سے اندر قبرون کے مردے زندہ ہونگے جسطرح پر کہ زمین سے دانے اوگتے ہین یہ بات قرآن پاک مین بہت جگہہ آئی ہے کہ اللہ نے دن قیامت کے لیے مثال زندہ کرنے زمین کی بعد موت کے بیان فرمای ہے اسی لیے یہ کہا کہ تا یدتم سوچو سمجھو دہیان کرو پھر فرمایا کہ جو زمین پاکیزہ و نفیس ہے اوسکا سبزہ جلد اور اچھا نکلتا ہے اور جو ناپاک و خراب ہے اوسمین جو کچھ نکلا وہ ناقص ہوتا ہے مجاہد وغیرہ نے کہا جیسے گھورا وغیرہ ؎

زمین شورہ سنبل بر نیارد در و تخم عمل ضائع مگردان

ابن عباس نے کہا یہ کہاوت واسطے مومن و کافر کے بیان فرمائی ابوموسی کہتے ہین حضرت نے کہا مثال اوس علم و ہدی کی جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے مثال بہت سے مینہ کی ہے کہ زمین کو پہونچا بعضی زمین پاک صاف تھی اوسنے وہ پانی قبول کرلیا بہت سا گھاس سبزہ اوگایا بعض خشک تھی اوسنے پانی روک رکھا اللہ نے اوسسے لوگون کو نفع دیا اونہون نے پیا پلایا کھیتی کی ایک ٹکڑا زمین کا بالکل چٹیان تھا جس نے نہ پانی روکا نہ گھاس سبزہ اوگایا سو یہ مثال اوس شخص کی ہے جو دین خدا مین فقیہ فہیم ہوا اور اسکو اوسنے نفع دیا جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا تھا اوسنے علم سیکھا سکھایا اور مثال ہے اوس آدمی کی جس نے اوس طرف سر نہ اٹھایا اور نہ اسپر ہدایت خدا کو جسکو مین لیکر آیا ہون قبول کیا رواہ البخاری و مسلم و النسائی زمین تین طرح کی تھی سب نے ایک ہی پانی برستا ہی مگر اثر ہر ایک کا جدا جدا ظاہر ہوتا ہے ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ایک زمین نفع ہے جیسے اصحاب قرون مشہود لہا بالخیر یعنے صدر اول کے لوگ یہ زمین قابل تعریف عجب کثیر وکلا تھے دوسری زمین اجادب ہے جیسے وسط امت کے لوگ جنکو علم و عمل و تالیف و حج سے خلق کو تمیز حق و باطل و سنت و بدعت و توحید و شرک کا حاصل ہوا تیسرے زمین قیعان ہے جیسے اخیر امت کے لوگ کہ نام کے مسلمان ہین پر نکمے بے غرض و مطلب دین و ہدی سے نہین کبھی ایک بات بھی دین کی کان رکھکر نہین سنتے اور اگر سنتے ہین تو قبول نہین کرتے اپنی ضلالت و جہالت و بدعت مین گرفتار رہین ف فتح البیان مین آیا ہے کہ یہ آیت متضمن بیان نعمت ہے جو اللہ نے بندہ پر کی ہے کون نعمت جو دلیل ہے توحید پر

احد ثبوت الٰہیت الہٰی پر نشر اماخوذ ہے نشر سے جو خلاف طی ہے یعنی جبتک ہوا ٹھیری تھی چلتے رہے نہ تھے گویا لپٹے دھرے تھے اب جو اوسکو چلایا چھوڑ دیا تو گویا کھل پڑے پھیل گئے ادہر اودہر متفرق ہوگئے یہ وہ ہوا ہوتی ہے جو ہر طرف سے خوشگوار چلتی ہے یا نشر بمعنے احیا ہے فرانے کہا نزم ہوا بادل کو منتشر کرتی ہے ابن الانباری نے کہا ہوائے منتشر واسع الہبوب ہے بشرا جمع بشیر ہے یعنے یہ ہوائین پانی برسنے کی بشارت دیتی ہین ہوا کے بعد مینہ برستا ہی وہ اللہ کی رحمت ہے جو ہوا مشرق سے مغرب کو جاتی ہے اوسکو صبا کہتے ہین وہ بادل کو اوبھارتی ہے جو ہوا مغرب سے مشرق کو جاتی ہے اوسکا نام دبور ہے اوسکا کام تفریق ابر ہے جو ہوا شمالی ہے وہ جامع سحاب ہوتی ہے قطب شمالی کے نیچے سے چلتی ہے ہوائے جنوبی مدبر صرصر ہے یہ قبلہ کی طرف سے چلتی ہے ابن عمر نے کہا ہوائین آٹھ قسم ہین چار عذاب ہین صفت عاد میں عقیم چار رحمت ناشرات مبشرات مرسلات ذاریات کہے کہا اگر اللہ تین ہوا کو اپنے بندون پر روک لے تو اکثر اہل زمین مٹر جاوین پھر آب باشی کو زمین پر مثال نکالنے مردون کی قبر سے بنایا یہ وہی منکرین بعث پر حاصل پٹیرا کہ جسکو یہ قدرت ہے کہ سوکھی لکڑی سے ترپھل نکالتا ہے وہ اسپر بھی قادر ہے کہ قبر سے مردون کو زندہ کرکے نکالے زمین پاک کے سبزے اوگانے کو مخصوص باذن رب فرمایا حالانکہ دونو زمین سے جو کچھ نکلتا ہے وہ اوسی کے اذن سے ہوتا ہے سو یہ اسطرح مدح وتشریف کو فرمایا ہے کہ کہنے مین قلیل جس مین کچھ خیر و برکت نہ ہو یا مثل جو بمشقت وتکلفت سے نکلے بعض نے کہا یہ مثال ہے مومن القلب اور بلید الذہن کی کہ اول مثل بلد طیب کے ہے اور ثانی مثل بلد خبیث کو ذکر الخباث کسی نے کہا مثال دل کی ہے کہ قلب قابل وعظ مانند پاکیزہ شہر کے ہے ناقابل مانند ارض سبخ کے ہے قالہ الحسن قتادہ نے کہا یہ مثال ہر مومن ومنافق کے دل کی بعض نے کہا کہاوت ہے طیب وخبیث کی ہر دو قسم مین سے قالہ مجاہد حضرت ابوموسی جو اوپر گذر چکی ہے وہ فقط مناسب باب ہے نہ سبب نزول کریمہ مستطاب بہرحال یہ پیہم بار آتیون کا طرز ہے اللہ پاک کے قوم شاکر ذاکر کے لیے ہے جو معرفت سے منتفع بسماع قرآن کریم ہین ہے لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ ط انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ○ قال الملا من قومہ انا لنرٰیک فی ضلل مبین ○ قال یقوم لیس بی ضلالۃ ولکنی رسول من رب العلمین ○ ابلغکم رسلت ربی وانصح لکم واعلم من اللہ ما لا تعلمون ○ ہمنے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کیطرف تو

بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اُسکے سوا مین ڈرتا ہون تمپر ایک بڑے دن کے عذاب سے
بولا سردار اُسکی قوم کے ہم دیکھتے ہین تجھکو صریح بہکا ہے بولا اے قوم مین کچھ بہکا نہین ہون لیکن مین بھیجا ہوا ہون
جہان کے صاحب کا پہونچاتا ہون تم کو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کرتا ہون اور جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو
تم نہین جانتے ف اللہ پاک نے اول سورت مین ذکر آدم علیہ السلام کا کیا تھا جنکے متعلقات و متصلات سے
فراغت ہوئی تو اب دو پیغمبرون کا قصہ شروع کیا پہلے ذکر نوح علیہ السلام کا نکالا کیونکہ سب سے پہلے طرف
اہل ارض کے بعد آدم علیہ السلام کے وہی بھیجے گئے تھے وہ نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ ہین اخنوخ ہی لوگ ہمین ادریس
ادریس کا سب سے پہلے اور یہ نے قلم سے لکھا وہ بیٹے ہین یرد بن مہلیل بن قینن بن یانش بن شیث بن
آدم علیہ السلام کے ابن اسحاق وغیرہ ائمہ النسب نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحاق کہتے ہین جو انیدا ہاتھ سے
قوم کے نوح علیہ السلام کو پہونچی وہ کسی نبی کو نہین پہونچی مگر وہ نبی جو قتل کیا گیا یزید رقاشی کہتے ہین وہ
اپنی جان پر بہت نوحہ و گریہ کیا کرتے تھے اسلیے نوح کہلائے آدم سے تا نوح دس قرن گذرے تھے وہ
سب اسلام پر تھے ابن عباس وغیرہ علما تفسیر نے کہا ہے سب سے پہلے جو بت پرستی ہوئی یون ہوئی کہ ایک
قوم صلحا مر گئی اونکی قوم نے اونپر مسجدین بنائین صورتین کھینچین تاکہ اُنکی حالت دعبادت یاد رہکر اُن کی
مشابہت پیدا کرین جب زمانہ دراز گذرا اون تصویرون کے بدن اونہی شکل کے بنائے جب زمانہ ممتد ہوا
تو اون بتون کو پوجنے لگے وہی نام اون صلحا کے اونپر رکھدیے دو سواع یغوث یعوق نسر جب یہ امر مروج و
عام ہو گیا تو اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ قوم کو طرف عبادت وحدہ لاشریک کے بلائین ق
لَهُ الْحَمْدُ وَلِلّٰهِ نوح علیہ السلام نے کہا اے لوگو نرے اللہ کو پوجو مجھکو تم پر ڈر ہے عذاب عظیم کا یعنے دن
قیامت کے جبکہ تم اللہ سے مشرک ہو کر ملوگے جمہور سادہ و قادہ و کبرا نے قوم نوح نے کہا ہم تجھکو گمراہ جانتے
ہین نوہم کو طرف ترک عبادت اصنام کے بلاتا ہے جسپر ہمنے اپنے آبا و اجداد کو پایا ہے ابن کثیر کہتے ہین
هٰلِكَ حَالُ الْفُجَّارِ اِنَّمَا يَتَمَادَوْنَ الْاَبْرَارَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ یعنے فجار کا حال یہی ہے کہ وہ ابرار کو گمراہ جانا کرتے
ہین کقولہ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ
خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ اسکے سوا اور بہت
آیات ہین نوح علیہ السلام نے اونکے جواب مین یہ بات کہی کہ مین گمراہ نہین ہون مین تو بھیجا ہوا اوس
شخص کا ہون جو ہر شے کا رب و مالک ہے اوسکی رسالت پہنچاتا ہون تمہاری خیر خواہی کرتا ہون جو بات

اللہ کی مجھے معلوم ہے وہ تم کو نہیں معلوم سو رسول کی شان یہی ہے کہ مبلغ ناصح صحیح عالم صحیح عارف باللہ ہو کوئی شخص اللہ کی خلق میں ان صفات میں اوسکو پا نہ سکے جسطرح صحیح مسلم میں آیا ہے کہ حضرت نے دن عرفے کے جہاں بہت سا مجمع تھا فرمایا کہ اے لوگو تم پوچھے جاؤ گے مجھ سے سو تم کیا کہو گے سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہمکو پہونچا دیا اور ادا کر دیا ہماری خیر خواہی کی تب حضرت نے انگلی اوٹھا کر طرف آسمان کے اور پھیر کر فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ لفظ حدیث کا یہ ہے فَجَعَلَ یَرْفَعُ اِصْبَعَہٗ اِلَی السَّمَآءِ وَیُکَبِّتُھَا عَلَیْھِمْ اس سے معلوم ہوا کہ کئی بار رفع اصبع و نکس اصبع کیا یہ دلیل ہے علو و فوق خالق پر آخر عمر میں اندر مجمع عظیم الشان کثیر العدد کے والحمد آیت باب سے یہ بھی نکلا کہ نوح وغیرہ انبیاء سب قابل قیامت تھے ف فتح البیان میں لکھا ہے اس جگہ سے اتا قیصہ الم کا ذکر شروع کیا کافرون کو تخذیر و وعید فرمائی تاکہ یہ امت خبردار ہوشیار رہو جائے اور کسی مخالف حق کی امم سابقہ سے مقتدی نہ بنے نوح علیہ السلام نجار تھے عمر چہل سالہ میں مبعوث ہوئے یا عمر پنجاہ سالہ یا دو صد و پنجاہ سال یا یک صد سالہ عمر میں حدیث ابن مردویہ میں مرفوعاً ایک ہے اَوَّلُ نَبِیٍّ اُرْسِلَ نُوْحٌ رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ یزید رقاشی نے کہا نام نوح علیہ السلام کا عبد الغفار تھا بسبب کثرت نوحہ کے نوح کہلائے وجہ نوحہ کی یہ تھی کہ قوم پر دعائے ہلاک کر بیٹھے یا اللہ پاک سے بمقدار کنعان بیٹے اپنے کے گفتگو کی یا ایک مخدوم سے کہا اِخْسَأْ یَا قَبِیْحُ دور ہو اے کتے اللہ نے وحی بھیجی کہ تو نے مجھ پر عیب لگایا یا کتے پر آدمی کی قوم اوسکے اقرباء ہوتے ہیں جو بکبدی ہوں ہاں کبھی آدمی اجانب میں رہتا ہے مجازاً بطور مجاورت اوسکو اپنی قوم کہتا ہے قرآن پاک میں آیا ہے قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ حالانکہ وہ رسیان اوسکے مقیم تھے اون میں سے نہ تھے کسینے یہ بھی کہا ہے کہ اوسی قوم کے تھے نوح علیہ السلام کا ذکر آل عمران میں گذر چکا ہے حاجت اعادہ کی نہیں ہے یہ جو کہا ہے کہ ادریس نوح سے پہلے تھے ابن العربی نے اوسکو وہم ٹھیرایا ہے مازری نے کہا اگر ثابت ہو تو محمول ہے اسپر کہ ادریس نبی غیر مرسل تھے واللہ اعلم عذاب عظیم سے مراد عذاب قیامت یا عذاب طوفان ہے ملا کہتے ہیں اشراف و رؤسا قوم کو عدول کہتے ہیں راہ حق سے پھر جانے کو رسالات جمع ہے رسالت کی بسبب اختلاف اوقات و تنوع معانی کے اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ

جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝ کیا تم کو تعجب ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کیطرف سے ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ میں سے کہ تم کو ڈر سناوے اور ع ۸

تم پر شاید تم پر رحم ہو پھر اوسکو جھٹلایا پھر ہم نے بچا لیا اوسکو اور جو اوسکے ساتھ تھے کشتی مین اور غرق کیے جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتین وہ تھے لوگ اندھے ف یہ بات نوحؑ نے اپنی قوم سے کہی تھی کہ تم اس بات کا کیا تعجب کرتے ہو کہ اللہ تعالی ایک شخص پر تم جیسے سیاہ رحمت و لطف و احسان وحی بھیجے تمہارے ڈرانے بچانے کو اور نہوں نے نوحؑ کی تکذیب و مخالفت کرنا شروع کیا بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے جسطرح دوسری جگہہ ذکر آیا ہے سو نوح اور کشتی والے تو بچگئے جو مکذب تھے وہ غرق ہوئے کما قال تعالی مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا اوس قوم کو اندھا فرمایا یعنے اُنکو حق نہ سوجھتا تھا نہ راہ یاب صواب ہوتے تھے اللہ نے اس قصے مین ذکر انتقام لینے کا اعدا سے نجات دینے کا رسول و مومنین کو بیان کیا کقولہ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا یہ ایک سنت ہے درمیان بندون کے دنیا و آخرت مین کہ خوبی عاقبت کی واسطے متقیون کے ہوتی ہے وہی منظفر و منصور و غالب رہتے ہین جسطرح کہ نوحؑ کی قوم ہلاک ہوئی نوحؑ اور اُنکے ساتھ والے بچگئے زید بن اسلم نے کہا قوم نوحؑ پر سہل و جبل سب تنگ ہو گیا ابن زید نے کہا جب اللہ نے قوم نوحؑ پر عذاب بھیجا اوسوقت زمین اون سے بھری تھی زمین مین کوئی بقعہ ایسا نہ تھا جہان کوئی مالک و حاکم نہ ہو ابن عباس نے کہا کشتی مین ہمراہ نوح کے اسّی مردون نے نجات پائی اون مین ایک جرہم بھی تھا اوسکی زبان عربی تھی ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ استفہام واسطے انکار کے ہے ذکر سے مراد وحی رسالت یا موعظت ہے مراد وہ کتاب ہے جو نوح پر اوتری تھی یا وہ معجزہ ہے جو اُنکو ملا تھا مگر اول اولی ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری ہی جنس کے آدمی جسکو تم جانتے ہو اور سکی زبان پہچانتے ہو وہ ذکر آیا ہے اسلیے کہ تم ڈرو تو تمپر رحم ہو ترتیب آیت مین عجب حسن ہے اسلیے کہ مقصود ارسال سے انذار انذار سے تقوی تقوی سے فوز پر رحمت ہو لکن قوم نوح نے اس انذار پر خیال نہ کیا بدستور تکذیب و دعوی نبوت نوحؑ پر چمٹے اور اڑے رہے نہ وحی کو مانا نہ نبی کی بات کو سُنا آخر اللہ نے نوحؑ کو تو طوفان و غرق سے سم ہمراہیون کے بچا لیا چالیس مرد چالیس عورتین تھین بعض نے کہا نو نفر تھے تین بیٹے نوحؑ کے جیہ آدمی اور کشتی مذکور کو دو برس مین بنایا تھا دسوین رجب کو اوسپر سوار ہوئے دسوین محرم کو اسپر سے اترے وہ لوگ جو جھٹلاتے تھے اور تائب نہ ہوئے وہ سب کے سب غرقاب ہو گئے اور کیون نہ ہوتے کہ حق سے اندھے تھے اون کے دل مین کسی نصیحت و وعظ کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا ابن عباس نے کہا اندھے تھے یعنے کفار زجاج نے کہا دل کے اندھے تھے نہ آنکھون کے حق اور ایمان اون کو سوجھہ نہ پڑتا تھا یا اندھے تھے

نزول عذاب ہے وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا

تتقون ○ قال الملا الذين كفروا من قومه انا لنريك في سفاهة وانا لنظنك من الكذبين ○
قال يقوم ليس بي سفاهة ولكني رسول من رب العلمين ○ ابلغكم رسلت ربي وانا لكم
ناصح امين ○ او عجبتم ان جاءكم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم واذكروا اذ
جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح وزادكم في الخلق بصطة فاذكروا الاء الله لعلكم تفلحون

اور عاد کیطرف بھیجا اون کا بھائی ہود بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اسکے سوا کیا تمکو
ڈر نہین بولے سردار جو منکر تھے اوسکی قوم مین ہم تو دیکھتے ہین تجھکو عقل نہین اور ہماری اکثر مین تو جھوٹا ہے
بولا اے قوم مین بیعقل نہین لیکن مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا پہونچاتا ہون تم کو پیغام اپنے رب
کے اور مین تمہارا خیرخواہ ہون معتبر کیا تم کو تعجب ہوا کہ آئے تم کو نصیحت تمہارے
رب کی ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ مین سے کہ تم کو ڈر سناوے اور یاد کرو کہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح
کے اور زیادہ دیا تم کو بدن مین پھیلا و سو یاد کرو احسان اللہ کا شاید تمہارا بھلا ہو ف اللہ پاک نے فرمایا کہ
جسطرح ہمنے نوح کو طرف اوسکی قوم کے بھیجا اسی طرح ہود کو طرف عاد کے بھیجا محمد بن اسحاق کہتے ہین وہ قوم
اولاد عاد بن ارم بن عوص بن سام بن نوح تھے ابن کثیر نے کہا یہ عاد اولی ہین جنکا ذکر اللہ نے کیا ہے کما قال
تعالی الم تر كيف فعل ربك بعاد ارم ذات العماد التي لم يخلق مثلها في البلاد ان لوگون نے شدت قوت پاس
سے جنگل مین بڑے بڑے گھر کھڑے کیے تھے جن مین رہتے بستے یہ عاد بن ارم مین کما قال تعالی فاما عاد
فاستكبروا في الارض بغير الحق وقالوا من اشد منا قوة اولم يروا ان الله الذي خلقهم
هو اشد منهم قوة وكانوا بايتنا يجحدون ○ انکے گھر بار احقاف مین مین تھے احقاف کہتے ہین ریت
کے پہاڑون کو عامر بن واثلہ نے کہا مین نے علی کو سنا ایک مرد حضرموتی سے پوچھتے تھے تو نے لال ٹیلا کا لونج سرخ
کا ملا ہوا سامنے ارا کالے ریت سے درخت بیر کے فلان ناحیہ مین زمین حضرموت کی دیکھا ہے اوسنے کہا ہان
اے امیر المومنین واللہ آپنے تو اوسکا ایسا حال بیان کیا جیسے کوئی دیکھا شخص کہتا ہو فرمایا نہین مینے
اوس کا حال سنا ہے حضرمی نے کہا اسکا کیا حال ہے کہا وہان قبر ہے ہود علیہ السلام کی رواہ ابن جریر
اس روایت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ مساکن عاد یمن مین تھے ہود علیہ السلام وہین دفن ہین ہود اپنی قوم مین
اشرف النسب تھے اسلیے کہ اللہ تعالی رسولون کو افضل قبائل اشرف عشائر سے مبعوث کرتا ہے ہمارے شیخ الشیوخ
محمد بن علی شوکانی رضی اللہ عنہ کا نسب بھی ہود علیہ السلام سے جا ملا ہے یہ انہین کی اولاد خاص مین تھے و

لله الحمد لکن قوم ہود کی جسطرح کہ شدید الخلق تھی اسیطرح اُنکے دل بھی بہت سخت و درشت تھے سب باتون سے
دربارۂ تکذیب حق سخت تر تھی ہود نے اُنکو طرف عبادت وحدہ لاشریک لہ اور طاعت و تقوی کے بلایا
اوس قوم کے سردارون نے کہا ہم تجھکو احمق دورونگو جانتے ہین تو جو ہم کو کہتا ہے کہ ہم بتون کو ترک کر کے
ترے اللہ کو پوجین یہ تیری حماقت و ضلالت ہے اسی طرح قریش کے سردارون نے وقت دعوت الی اللہ کے کہا تھا
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ہودؑ نے کہا سنو بھائی مین بے وقوف نہین ہون اللہ کا رسول ہون جو
سرشتے کا رب خالق و مالک ہے مین اوسکی رسالت کو پہونچاتا ہون تمہارا خیر خواہ ہون امانت دار یہ وہ صفتین
ہین جنکے ساتھ اللہ کے رسول متصف ہوتے ہین یعنی بلاغ نصح امانت تم اس بات کا تعجب نہ کرو کہ اللہ نے ایک
مرد کو تم مین سے رسول کیا تمہارے ڈرانے اور عذاب سے بچانے کو بلکہ تمکو چاہیے کہ تم اللہ کی حمد و ثنا کرو اور یاد
کرو کہ اوس نے تم کو بعد قوم نوحؑ کے خلیفہ کیا یہ اللہ کا انعام ہے کہ تم ذریت نوحؑ سے ہو کون نوحؑ جن کی دعا
سے ساری زمین والے بسبب تکالیف و تکذیب کے ہلاک ہوگئے اور تم کو اللہ نے خلق مین بسطت عنایت
فرمائی یعنے ابنای جنس تمہاری مین تم کو درازقد قوی جثہ بہاری بہرکم شان دار بنایا کقولہ تعالی فی قصۃ طالوت
وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ سو تم اللہ کی نعمتین یاد کرو شاید تمہارا بھلا ہو ف
فتح البیان مین کہا ہے قوم عاد اولاد سام بن نوح تھی عاد بن اوص بن ارم بن شالخ بن ارفخشد بن سام
ان کو عاد اولی کہتے ہین عاد ثانیہ قوم صالح علیہ السلام تھی جنکا نام ثمود ہے دونون کے درمیان فاصلہ
ایک سو سال کا تھا ہودؑ یا تو اون کے قبیلے مین سے تھے یا اون کے صاحب اور اسلیے کہا کہ مثل اون کی
ابن آدم تھے یہ قول ہے زجاج کا عرب صاحب قوم کو اخ قوم بولتے ہین ہود بیٹے عبداللہ بن رباح بن خلود
بن عاد کے تھے یہ قول سیوطی کا ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہود بیٹے شالخ مذکور کے ہین اول اولے ہے
زبان نحویون پر چڑھا ہے کہ ہود عربی تھے مگر سیبویہ نے اونکو ہمراہ نوح و لوط کے گنا ہے تو عجمی ٹھیرے درمیان
ہود اور نوح کے آٹھ سو برس کا فاصلہ ہوا چار سو چونسٹھ برس جیسے ربیع بن خثیم نے کہا عاد مین سے ثمانہ تک
مثل موجے کے پہلے تھے جو ریگستان قریب عمان حضرموت ہے اوسکو احقاف کہتے ہے اوسی جگہ اون کے
گھر تھے وہب نے کہا قد قوم عاد کا اون کے گز سے ساٹھ گز تھا سر سرد کا مثل ایک بڑے قبے کے ہوتا آنکھ کے
اندر وہ زندہ بچہ دیتے یہی حال اونکی تہنون کا تھا قتادہ نے کہا ہم نے سنا ہے کہ طول مین بارہ گز تھے ابن عباسؓ
نے کہا اسی ہاتھ تھے لکن یہ اقوال ضعف و بعد سے خالی نہین مین قرآن پاک سے صرف اتنا ثابت ہوا کہ طویل القامت

عظیم الجثہ تھے بہ نسبت اور استوں کے اگرچہ فائدہ دینی یا دنیاوی بیان میں اُنکے کیف و کم کے ہوتا تو فرقان حمیدیا
یا رسول مجید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکوت نکرتے غرضکہ اون کی قوم نے اُنکو منسوب طرف خفت وطیش وقلت
عقل وجہالت کے کیا بہرا سپر ہی کفایت نہ کی دعوی رسالت کو جھٹلایا اونہوں نے کہا سنو میں احمق نہیں ہوں تو
اللہ کا رسول ہوں تبلیغ رسالت تمہارا ناصح امین ہوں معلوم ہوا کہ ضرورت کی جگہ اپنی مدح کرنا جائز ہے انبیاء ورسل
کی حلم وتحمل پوشی وترک مقابلہ کو دیکھنا چاہیے کہ اون کے جواب میں یہ نہ کہا کہ تم بے وقوف گمراہ ہو حالانکہ وہ بڑے
احمق گمراہ تھے یہ ایک اونکا ادب حسن وخلق عظیم تھا اللہ نے اپنے بندوں کو تعلیم کی کہ تم مقابلہ سفہاء میں چشم
پوشی کیا کرو حلم وتحمل سے پیش آؤ نالائق بات کا جواب لائق دو کقولہ تعالی وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ابن عباس نے کہا مراد بسطت سے شدت ہے ابوہریرہ نے کہا ایک آدمی قوم عاد کا ایک تہر کا
کواڑ اوٹھا لیتا جو اس امت کے پانسو آدمی سے نہ اوٹھے اپنا پاؤں زمین میں گھساتا تو گھس جاتا سدی و
کلبی نے کہا طویل القامت سو گز کا قصیر القامت ساٹھ ہاتھ ستر گز کا ہوتا تھا سلف سے حکایات عظیم اجرام قوم عاد
منقول ہیں مگر ان میں بعد ہے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ
اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝
فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ بولے
کیا تو اسلیے آیا ہمارے پاس کہ بندگی کریں ہم زرے اللہ کی اور چھوڑ دیں جنکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے
تو لے آ جو وعدہ دیتا ہے ہم کو اگر تو سچا ہے کہا تم پر پڑ چکی ہے تمہارے رب کے میان سے ملا اور غصہ کیوں جھگڑتے
ہو تم مجھ سے کئی ناموں پر کہ رکھ لیے ہیں تمنے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اوتاری اللہ نے اونکی
کچھ سند سو راہ دیکھو تم میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں پھر ہمنے بچا دیا اوسکو اور جو اوسکے ساتھ تھے
اپنی مہر سے اور کاٹی اونکی پچھاڑی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے ف اللہ نے
بیان تمرد وطغیان وعناد قوم ہود علیہ السلام کی خبر دی کہ اونہوں نے ہود پر انکار کیا جسطرح کفار قریش نے
کہا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ محمد بن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ قوم بت پرست تھی ایک بت کا نام صمد دوسرے کا نام صمود رکھا
تھا کسی کا نام مہابتھا اسی لیے ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم پر خدا کا عذاب وغضب آچکا ہے یعنے اس کہنے پر لفظ

اور حدیث بخاری کے ذکر کیا ہے

جس متقلب خبر ہے ابن عباس نے کہا یعنے سخط ہے یعنے خفگی تم ایسی بات مین جھگڑتے ہو جسکو تمہارے آبا نے خدا ٹھیرایا وہ نہ ضرر کرین نہ نفع دین نہ اللہ نے کوئی سند اُنکی عبادت پر مقرر کی ہے سو تم اور ہم دونون منتظر ہین دیکھو کیا ہوتا ہے یہ تہدید و وعید ہی حق مین قوم کے طرف سے رسل کے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ ہمنے ہود کو مع اُنکے ہمراہیون کے بچا دیا قوم مکذب کو ہلاک کیا صفت اس ہلاک کی کئی جگہہ مین قرآن پاک سے آئی ہے ایک یہ کہ عقیم چلی جس شے پر گذری اوسکو مثل ریح کے کر دیا کما قال تعالی وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ غرضکہ جب بنیاد تمرد و عتو پر سہنائے کی ہوا چلی تو یہ حال ہوا کہ آدمی ہوا مین اُڑ کر اوندہ سر گرتا سر پھٹ کر تن سے جدا ہو جاتا اسی لیے یہ کہا ہے کہ گویا وہ جڑین مین کھجور کی گری ہوئی محمد بن اسحاق نے کہا یہ قوم یمن مین عمان سے حضرموت تک رہتی تھی معہذا زمین مین پھیل کر سب کو مقہور کرتی کیونکہ اللہ نے اون کو بہت قوت دی تھی بہ سبب بت پرستی اللہ نے ہود علیہ السلام کو طرف اون کے بھیجا یہ اون مین عالی نسب بلند رتبہ تھے اُنکو حکم دیا کہ تم اوس قوم سے کہدو کہ اللہ کی عبادت کرین ظلم کرنا چھوڑ دین اونہون نے نہ مانا ہود کو جھٹلایا کہا ہم سے زیادہ کس کو قوت ہے تھوڑے سے لوگ مخفی ایمان لائے جب فساد عاد کا زمین مین زیادہ ہوا اور جبر کرنے لگے اور ہر اونچی جگہہ پر بیفائدہ عمارت بنانے لگے تو حضرت ہود علیہ السلام نے اون سے گفتگو کی اور کہا اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ محمد بن اسحاق نے کہا عاد نے جب یہ نہ مانا مگر کفر تو اللہ نے تین برس تک اُنپر پانی نہ برسایا نہایت جہد مین پڑے اوس زمانے مین یہ رسم تھی کہ جب کوئی مشکل پڑتی تو اللہ پاک سے اوسکے حرم و مکان و گھر مین طلب کشایش کی کرتے یہ بات سب ملتون مین معروف تھی وہان عمالیق رہتے تھے یہ عاد سلالہ عملیق بن آدم بن سام

بن نوح تھے اُنکا سردار اوسوقت مین ایک شخص معاویہ بن بکر نام تھا اوسکی ماں جابدہ بنت خیبری قوم عاد کی تھی عاد نے ایک قافلہ ستر آدمی کا طرف حرم کے روانہ کیا کہ وہان پہونچکر استسقا کرین اللہ پاک سے پانی مانگین انکا گذر معاویہ بن بکر پر ہوا وہ ظاہر مکہ مین رہتا تھا یہ لوگ ایک ماہ تک اُسکے پاس ٹھیرے شراب پیا کیے گانا سنا کیے ایک ماہ کے سفر مین معاویہ تک پہونچے تھے جب مقام زیادہ ہوا اور معاویہ کو بوجہ ہمقومی کے اُنپر شفقت تھی شرم سے نہ کہا کہ اب تم جاؤ کچھ شعر بنا کر گانے مین سنوائے در پردہ اشارہ طرف واپسی کے کیا تب قوم متنبہ ہوئی اور واسطے دعا کے طرف حرم کے چلے وہی نے جب کا نام قیل بن عنز تھا دعا مانگی تین بادل نمودار ہوئے سفید کالا لال ایک منادی نے ندا کی کہ ان مین سے کسی ایک بادل کو پسند کرا اوس نے سیاہ بادل کو اختیار کیا آواز آئی ؎

اِخْتَرْتَ رِمَادًا اَرْمَدًا ۔۔۔ لَا تُبْقِیْ مِنْ عَادٍ اَحَدًا

وَلَا وَلَدًا تَتْرُکُ وَلَا وَلَدًا ۔۔۔ اِلَّا جَعَلْتُھُمَا لِاَبْنِی اللَّوْذِیَّۃِ ھَمَدًا

یہ بنو لوذیہ ایک بطن تھا عاد کا جہکے مین رہتا بستا تھا اُنکو وہ عذاب نہ پہونچا جو قوم کو پہونچا عاد آخرہ اُنہین کے انساب و ذریت سے تھے اللہ نے اوس ابر سیاہ کو جسمین قیل بن عنز نے اختیار کیا تھا طرف عاد کے بھیجا اور سمن نقمت وآفت تھی وہ وادی مغیث کی طرف سے برآمد ہوا قوم نے اوسکو دیکھکر کہا ھٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا اور خوش ہوئے اللہ نے کہا بَلْ ھُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ رِیْحٌ فِیْھَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ سب سے پہلے معائنہ اس عذاب کا ایک عورت عاد کی نے کیا جسکو مہید کہتے تھے اوس نے پہچان لیا کہ اوس ہوا مین بلا ہے وہ چلا کر بیہوش ہوگئی جب ہوش آیا اوس سے کہا اے مہید تو نے کیا دیکھا کہا اس ہوا مین کوئی شعلہ آگ کی سی ہے اوس کے ساتھ کچھ لوگ ہین جو اوس آگ کو کھینچے لاتے ہین غرضکہ سات رات آٹھ دن برابر وہ ہنگامہ رہا کما قال اللہ تعالے عاد مین کوئی نہ بچا مگر ہلاک و برباد ہوگیا ہود علیہ السلام مع چند سو مومنین کے ایک خطیرہ مین کنارہ کش ہوگئے تھے اُنکو سوا ہی رحمت و آرام کے کوئی تکلیف نہ پہونچی قوم پر درمیان آسمان و زمین کی پتھر برسے جسسے اُنکے سر ٹوٹے تمیم نے یہ قصہ بطولہا ذکر کیا ہے سیاق قصہ غریب ہے مگر اوس مین بہت فوائد ہین اسی لیے اللہ نے اسجگہہ ذکر نجات ہود کا اپنی حکمت سے ذکر ہلاک عاد کا عذاب غلیظ سے فرمایا یہ قصہ بعنوان دیگر نزدیک امام احمد و اہل سنن کے بھی مطولا آیا ہے اوس مین ذکر ایک عجوز بنی تمیم کا بھی ہے آخر روایت یہ ہے کہ جب سے وہ واقعہ ہوا تب سے جب کوئی قافلہ کسی طرف بھیجا جاتا تو کہتے لَا تَکُنْ کَوَافِدِ عَادٍ ف فتح البیان

مین لکھا ہے کہ عاد نے بجواب نصیح ہود علیہ السلام یہ کہا کہ کیا تو ہمسے اللہ کی عبادت کرانے کو ہمارے پاس آیا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ ہمارے باپ دادے جو پوجتے تھے وہ ہم ترک کردین سو یہ ہرگز نہ ہوگا تو سچا ہے تو اپنا وہ عذاب کا پورا کر یہی جواب مخالفین کا اہل اتباع کو مبتدعین کا اہلسنت کو ہوتا ہے ہود علیہ السلام جس عذاب کا وعدہ اور جسکی شدت تمرد علی اللہ منکوص عن طریق الحق بعد عن اتباع الصواب پر کرتے تھے عاد نے اسکی جلدی کی اونہون نے کہا عذاب کا آنا مقرر ہوچکا ہے تم ان خداؤن کے پیچھے جنکو تمہارے باپ دادون نے مقرر کیا ہے ناحق مجھسے مجادلہ کرتے ہو اللہ نے تو کوئی حجت و دلیل تمہارے ان دعاوی باطلہ پر نہین بھیجی بہتر ہے اب تم اور ہم دونون منتظر رہین کہ کب تمپر عذاب آتا ہے اور ہمارا وعدہ پورا ہوتا ہے اللہ نے کہا کہ جب عذاب آیا تو ہمنے ہود کو مع ایمان والون کے بچا دیا یہ ہماری رحمت تھی قوم کی ہمنے جڑ کاٹ ڈالی ابن عساکر کہتے ہین وہ ہوا جب ہود و مومنین کو خطیرہ مین لگتی جی خوش ہوتا فرحت حاصل ہوتی تن بدن کو جین آتا قوم کو اُٹھا کر پتھرون پر دے مارتی وہ ہلاک ہوتے اللھم احفظنا ابو ہریرہ نے کہا ہود کی عمر جار سو بہتر برس کی ہوئی علی مرتضے نے کہا ہود کی قبر حضرموت مین ہے پاس لال ٹیلے کے اوسکے سرہانے ایک درخت بیری کا ہے ابن ابی العاتکہ نے کہا کہ سامنے مسجد دمشق کے ہے ابن شہاب نے کہا وہ یمان رکن مقام و زمزم کے نانوے نبیون کی قبر ہے اوسی جگہ ہود و صالح و شعیب و اسمعیل علیہم السلام مدفون ہین کہتے ہین جس پیغمبر کی قوم ہلاک ہوجاتی وہ مع صلحا قوم کے مین آکر رہتے دم تک اللہ کی عبادت کرتا واللہ اعلم قوم نے بیان قصہ قوم و ہلاک قوم مین قول طویل لکھا ہے مگر اجمال قرآن تفصیل بے سند سے منتی ہے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ
رَبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا
قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ قَالَ
الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا
مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ
بِهِ كَافِرُونَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ اور ثمود کی طرف بھیجا اون کا

رکوع ۸

بھائی صالح بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اُسکے سوائے تم کو پہونچ چکی ہے دلیل تمہارے رب کیطرف سے یہ اونٹنی اللہ کی ہے تم کو نشانی سو اُسکو چھوڑ دو کہا دے اللہ کی زمین مین اور اُسکو ہاتھ نہ لگاؤ بری طرح پہر تمکو پکڑے گی دکھ کی مار اور وہ یاد کرو جب تم کو سردار کیا عاد کے پیچھے اور ٹھکانا دیا زمین مین بناتے ہو نرم زمین پر محل اور تراشتے ہو پہاڑون کے گہر سو یاد کرو احسان اللہ کے اور مت مچاتے پہرو زمین مین فساد کہنے لگے سردار جو بڑائی رکھتے تھے اوسکی قوم مین سے غریب لوگون پر جو اون مین یقین رکھتے تھے یہ تمکو معلوم ہے کہ صالح بہیجا ہوا ہے اپنے رب کا بولے ہمکو جو اوسکے ساتھ بہیجا یقین ہے کہنے لگے بڑائی والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہین مانتے پہر کاٹ ڈالی اونٹنی اور پہرے حکم سے اپنے رب کے اور بولے اے صالح لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہے اگر تو بہیجا ہے پہر پکڑا اُنکو زلزلے نے پہر صبح کو رہ گئے اپنے گہر مین اوندھے پڑے ف علما تفسیر نے کہا ہے ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح برادر جدیس بن عابر تہا اسی طرح قبیلہ طسم یہ سب اصیا رعرب عاربہ قبل ابرہیم خلیل علیہ السلام تھے ثمود بعد عاد کے ہوئے اُنکے مساکن درمیان حجاز و شام کے وادی قریٰ اور گرد و سکے مشہور ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر اون کے دیار و مساکن پر تبوک کو جاتے ہوئے سنہ نو ہجری مین ہوا تہا ابن عمر کہتے ہین حضرتؐ جب مع لوگون کے تبوک مین اُترے تو حجر پر نزدیک بیت ثمود کے پڑاؤ ہوا جن کنوون سے ثمود پانی پیتے تھے لوگون نے پانی لیکر آٹا گوندہا ہانڈی چڑہائی حضرتؐ نے حکم دیا کہ دیکچی اوندہی کردو آٹا اونٹون کو کہلادو پہر وہان سے کوچ کیا اوس کنوے پر اُترے جسکا پانی ناقہ پیتا تہا لوگون کو منع کیا کہ قوم معذب پر داخل نہ ہو فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہین وہ بلا تم کو بہی نہ پہونچے جو اُنکو پہونچی تہی سو تم اُنپر داخل نہ ہو رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ ابن عمر کا یہ ہے کہ حضرتؐ حجر مین نہ فرمایا داخل نہ ہو تم ان معذبین پر مگر روتے ہوئے اور جو نہ روؤ تو داخل ہی نہ ہو کہین نہ پہونچے تم کو جو اُنکو پہونچا تہا رَوَاہُ اَحْمَدُ اصل الحدیث کی صحیحین مین کئی طرح سے آئی ہے ابو کبشہ انماری کہتے ہین غزوہ تبوک مین لوگون نے طرف اہل حجر کے شتابی کی اونپر داخل ہونے لگے یہ خبر حضرتؐ کو پہونچی اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃً کی ندا ہوئی مین حضرتؐ کے پاس آیا آپ ایک نیزہ ہاتہ مین لیے کہڑے تھے فرمایا کیا تم ایسی قوم پر داخل ہوتے ہو جسپر اللہ نے غضب کیا تہا ایک آدمی نے کہا ہم تعجب کرتے ہین اون پر فرمایا کیا مین خبر نہ دون تم کو اس سے زیادہ عجیب ایک آدمی تم مین کا خبر دیتا ہے تم کو حال ماقبل حال مابعد کی سو تم سیدہے رہو سیدہے چلو اللہ کو تمہارے عذاب کی کچہ پروا نہین ہے قریب ہے کہ آوے گی ایک قوم جو دور نہ کر سکے گی اپنی جان سے

کسی نے ذکر کو رَوَاہُ اَحْمَدُ الحدیث کو اصحاب سنن میں سے کسینے روایت نہیں کیا ہے ابو کبشہ کا نام عمرو بن سعد یا عامر بن سعد ہے واللہ اعلم جابر نے کہا جب حضرتؐ کا گذر حجر پر ہوا فرمایا سوال آیات نذکر و قوم صالح نے سوال کیا تھا تو اسی گھاٹی سے اور اُس کھائی سے جاتا اونہوں نے حکم سے اپنے رب کے سرکشی کر کے اوس ناقے کو کاٹ ڈالا وہ ایک دن اون کا پانی پیتا یہ ایک دن اوسکا دودھ پیتے جب اوس کے ٹکڑے کیے تو اون کو ایک چنگھاڑ نے پکڑا جس سے وہ سب جہ زیر آسمان تھے بجھ گئے مگر ایک آدمی جو حرم میں تھا پوچھا وہ کون آدمی تھا اے رسول اللہ فرمایا ابو رغال جب وہ حرم سے باہر نکلا تو اوسکو بھی وہی بلا پہونچی جو اوسکی قوم کو پہونچی تھی رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث بھی صحاح ستہ میں نہیں ہے مگر شرط مسلم پر ہے معنی آیت شریف کے یہ ہوئے کہ ہمنے صالح کو طرف قبیلہ ثمود کے بھیجا تھا اوس نے اون سے کہا اللہ کو پوجو سوا اللہ کے کوئی تمہارا معبود نہیں ہے یہی دعوت ساری رسولوں کی تھی کہ عبادت زی اللہ کی چاہیے کما قال تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ وقال وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ صالح نے کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے حجت اللہ کی ہے میرے صدق دعوی پر کیونکہ اونہوں نے خود صالح سے سوال آیت کا کیا تھا اور یہ فرمائش کی تھی کہ اس سنگ سخت سے اونٹنی نکلو اُس پتھر کو خود ہی متعین کر دیا تھا وہ صخرہ صماء ایک ناحیہ حجر میں تھا اوسکو کاتبہ کہتے تھے کہا اسجگہ اس پتھر سے ایک شتر ابلق حاملہ نکلے صالح علیہ السلام نے عہود و مواثیق قبول ایمان کے لیکر نماز پڑھکر دعا کی وہ پتھر ہلا پھٹ گیا اوسمیں سے ایک اونٹنی اچھی خاصی نکلی اوسکا بچہ اوسکے شکم میں جنبش کرتا تھا اوسوقت اون کا رئیس جندع بن عمرو مع اپنے ہمراہیوں کے ایمان لے آیا بقیہ اشراف ثمود نے چاہا کہ ایمان لے آوین مگر ذؤاب بن عمرو بن لبید و حباب صاحب اوثان در رباب بن صعصعہ بن جلیس نے اُنکو باز رکھا جندع بن عمرو کا چچازاد بھائی شہاب بن خلیفہ افاضل ثمود سے تھا وہ بھی آمادہ ہوا کہ ایمان لاوے مگر اوس گروہ نے اوسکو بھی قبول ایمان سے روک دیا اس باب میں ایک مومن ثمود نے کچھ اشعار کہے جن کو ابن کثیر نے ذکر کیا ہے وہ ناقہ مع اپنے بچہ کے ایک مدت تک درمیان اُنکے رہا ایک دن اون کے کنوے کا پانی پیتا یہ اوسدن اوسکا دودھ پیتے جتنے برتن چاہتے بھر لیتے کما قال تعالیٰ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ وقال تعالیٰ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ بعض اون اودیہ میں وہ ناقہ چرا کرتا ایک درے سے نکلتا دوسرے درے سے جاتا

ناکہ اوس راہ کو کشادہ کرے اسلیے کہ خوب تن کر پانی پیتا تہا ایک کل منظر رائع تہا جب اوس کا گذر اُنکے ڈہوروں پر ہوتا وہ ڈر کر بہاگ گئے جب ایک مدت اسحالت پر گذری اور تکذیب کی صالح کو حد سے بڑہ گئی تو اونہونے چاہا کہ اوس ناقے کو قتل کر ڈالین تاکہ سارا پانی ہمدن اونہین کے ہاتہہ مین رہے اسلیے سب نے متفق ہوکر اوسکا مار ڈالنا چاہا قتادہ نے کہا مجہسے کہا ہے کہ جس نے اوس ناقے کو قتل کیا وہ سارے لوگون کے پاس جاکر پوچہہ آیا کہ تم راضی ہو یا نہین یہانتک کہ عورتون سے پردی مین اور بچون سے بہی پوچہا سب نے رضامندی ظاہر کی تب اوس نے قتل کیا ابن کثیر کہتے ہین ظاہر یہی بات ہے لقولہ تعالی فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا وقال وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا وقال فَعَقَرُوا النَّاقَةَ غرضکہ اسناد قتل کیطرف مجموع قبیلہ کے فرمائی یہ دلیل ہے اون سب کی رضامندی پر واللہ اعلم ابن جریر وغیرہ علماء تفسیر نے ذکر کیا ہے کہ سبب قتل کرنے ناقہ کا یہ تہا کہ ایک عورت قوم ثمود کی تہی اوسکو عنیزہ بنت غنم بن مجاز کہتے تہے اوسکی کنیت ام غنمان تہی وہ ایک بوڑہی کافرہ شدید العداوۃ صالح علیہ السلام کی تہی اوسکی بیٹیان خوبصورت لدار تہین اوسکا شوہر ذؤاب بن عمرو ایک رئیس ثمود تہا ایک دوسری عورت تہی جسکا نام صدوقہ بنت محیا بن زہیر بن مختار تہا یہ بہی حسب مال جمال والی تہی اوسکا شوہر ایک مسلمان قوم ثمود کا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اون دونون نے کہا ہم اوسکے پاس رہین گے جو دنہ وار قتل ناقہ کا ہو صدوقہ نے ایک مرد حباب نام کو بلایا اپنی جان اوسپر عرض کی اس شرط سے کہ عقر ناقہ کرے اوس نے نہ مانا تب اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج بن محیا سے کہا اوس نے قبول کیا عنیزہ بنت غنم نے الگ ایک مرد کو راضی کیا جس کو قدار بن سالف بن جذع کہتے تہے وہ ایک مرد سرخ رنگ سیاہ قد ازرق چشم تہا لوگ گمان کرتے تہے کہ ولد الزنا ہے سالف جسکی طرف منسوب تہا وہ اوسکا باپ نہین تہا بلکہ صبیان نام ایک مرد کے نطفے سے پیدا تہا مگر فراش سالف پر متولد ہوا تہا اسلیے اوسکی طرف منسوب ہوگیا اس بڑہیا نے اوسے کہا اگر تو اس ناقے کو عقر کرے تو جس بیٹی کو چاہے مین تجہکو دونگی قدار بن سالف مصدع بن مہرج دونون چلے مدمعاشان ثمود کو اغوا کیا سات نفر متفق ہوئے مع انکے نو نفر ہوئے اونہین کا ذکر اللہ نے کیا ہے وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ یہ نو آدمی اپنی قوم مین سردار و رئیس تہے اونہون نے سارے قبیلہ کافرہ کو کہا لہا اپنی طرف کر لیا وہ سب اون سے مل گئے ناقے کی تاک مین بیٹہے کہ جب وہ پانی پیکر پہرے تو اوسکو مارین ایک پتہر کی چٹان

جو سر راہ ناقہ تھا قدار بن سالف جہاں دختر کنیگاہ مین مصدع عنیزہ کا قہ گذر مصدع کے پھری ہوا ایک پہاڑ اجس سے ایک پتھرا
اوسکی پنڈلی کا چھید گیا عنیزہ نے نکلکر اپنی دختر سے کہ نہایت خوش شکل خوبصورت تھی کہا صورت دکھا
اوس نے قدار وغیرہ کے سامنے منہ پر سے نقاب اوٹھا کر چہرہ اپنا سب کے دکھایا قدار تلوار لیکر دوڑا اور کونچین
اوس ناقے کی کاٹ ڈالین وہ زمین پر گر گر بلبلایا اپنے بچے کو ڈرایا پھر قدار نے اوسکے حلق مین مار کر اوسکو
تحر کیا اوسکا بچا پہاڑ پر چڑھ گیا ایک اونچے پتھر پر کھڑے ہوکر آواز کی حسن بصری کہتے ہین اوس نے یہ کہا
کہ اے رب میری مان کہان ہے تین بار آواز کر کے اوسی پتھر کے اندر غائب ہو گیا بعض نے کہا کہ اونہون نے
اوس کے پیچھے جاکر اوسکو بھی عقر کیا واللہ اعلم بہرحال جب عقر ناقہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر حضرت صالح علیہ
السلام کو پہونچی وہ پاس اُن لوگون کے آئے یہ سب مجتمع ہے ناقہ کو دیکھکر روئے فرمایا اب تم تین دن اپنے
گھرون مین بسر کرو پس پس روز چہارشنبہ ناقہ کو قتل کیا شام کو نو نفر نے عزم کیا کہ حضرت صالح کو مار ڈالین
اگر یہ سچا ہے تو پہلے ہمسے مارا جاوے اور اگر جھوٹا ہے تو اوسکو ناقے سے ملحق کردین کما قال تعالی تَقَاسَمُوا
بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ وَمَكَرُوْا مَكْرًا
وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ الآیہ جب یہ ارادہ پر آمادہ ہوکر رات
کو بقصد شبخون نکلے اور اللہ پاک کے نبی پاک کو نا گہان دھوکے سے مارنا چاہا تو اللہ تعالے نے اُنپر آسمان
سے پتھر برسائے پتھرون نے یوم موعود سے پہلے اُنکے سر کچل دیے پنجشنبہ کے دن صبح کو کہ پہلا دن تھا
ایام مہلت کا اونکے مونہہ زرد پڑ گئے جیسا صالح نے وعدہ کیا تھا دوسرے دن جمعہ کے ایام تاجیل سے سب
کے چہرے سرخ ہو گئے تیسرے دن ایام متاع سے کہ سنیچر کا دن تھا سب کے مونہہ کالے ہو گئے اتوار کی صبح
کو لگے انتظار کرنے عذاب و نقمت خدا کا عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ کچھ نہ جانتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ
ہوگا کسطرح پر عذاب آوے گا جب سورج چمکا ایک چنگھاڑ طرف سے آسمان کے ہوئی ایک زلزلہ سخت زمین
مین ہوا ایک دم مین سب کے سب قالب بے روح ہو رہ گئے کوئی صغیر کبیر مرد عورت نہ بچا مگر ایک لڑکی جسکا
نام کلبہ بنت سلق تھا اوسکو زریقہ کہتے تھے وہ بھی کافرہ شدید العداوت تھی ساتھ صالح علیہ السلام
کے اوس نے جب اوس عذاب کو دیکھا پاؤن پھیلا کر خوب تیز دوڑی ایک قبیلے کے پاس آکر خبر دی کہ یون
عذاب آیا قوم پر یہ حالت گذری یہ پانی مانگ کر پیا پیتے ہی مر گئی علماے تفسیر کہتے ہین کہ سوا صالح ؑ
کے ذریت ثمود سے کوئی نہ بچا مگر وہ جو تابع صالح ہو گئے تھے ایمان لے آئے تھے مگر ایک آدمی ابو رغال

نام کہ جب عذاب ثمود پر اوترا تو وہ اوس زمانے مین بمقیم حرم محترم تہا اوسکو وہ عذاب نہ پہونچا جب بعض ایام مین حرف حل سے نکلا تو ایک پتہر نے آسمان سے آکر اوسکو قتل کیا کہتے ہین کہ والد ثقیف یہی ابو رغال ہے قبیلہ ثقیف طائف مین بستا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب قبر ابو رغال پر ہوا فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص ہے کہا اللہ و رسول کو معلوم ہے فرمایا یہ قبر ابو رغال ہے یہ ایک شخص تہا قوم ثمود مین سے اوسوقت حرم خدا مین تہا اللہ کے حرم نے اوسکو عذاب خدا سے روکا جب حرم سے باہر گیا جو قوم پر گذری وہ گذری اوسکو اوس جگہہ دفن کر دیا ہے اوسکے ساتہہ ایک شاخ زریں مدفون ہے قوم دوڑ کر تلوارون سے زمین کرید کر وہ غصن زریں نکالی زہری نے کہا ابو رغال کا ابو ثقیف ہونا مرسلا آیا ہے اسوجہ سے اور دوسری وجہ سے متصلا بہی آیا ہے ابن عمر نے کہا مین نے حضرت کو سنا فرماتے تہے جبکہ ہمراہ اونکے طرف طائف کے گئے اور ایک قبر پر گذرے کہا یہ قبر ہے ابو رغال کی وہ باپ ہے ثقیف کا قوم ثمود سے تہا یہان حرم مین جب وہان سے دفع کیا گیا اور باہر نکلا تو پہونچی اوسکو وہ نقمت جو اوسکی قوم کو پہونچی تہی اس جگہہ پر وہ یہین دفن کیا گیا نشانی اوسکی یہ ہے کہ مدفون ہوئی ہے ساتہہ اوسکے ایک شاخ سونے کی تم اگر قبر کو کہود کر دیکہو گے تو اوس شاخ کو پاؤ گے لوگ دوڑے اوس غصن زریں کو نکالا کذا رواہ ابو داؤد مزی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے مگر حبیب بن کثیر نے اوس مین احتمال وقف کا ابن عمر پر ذکر کیا تو کہا ہان محتمل ہے واللہ اعلم **ف** فتح البیان مین لکہا ہے ثمود ایک قبیلہ ہے اپنے باپ کے نام سے مشہور ہوا ثمود بن عاد بن ارم بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح حضرت صالح علیہ السلام بن عبید بن اسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود مین حجاز و شام کے بیچ مین ایک جگہہ تہی حجر نام وہان ان کے گہر بار تہے تا وادی قری ابو عمرو بن العلا نے کہا ثمود اسلیے نام ہوا کہ ثمد کہتے ہین تہوڑے پانی کو وہان پانی بہت کم تہا صالح اونکے برادر دینی تہے نہ برادر نسبی ثمود و ہود کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے صالح علیہ السلام کی عمر دو سو اسی برس کی ہوئی اونہون نے ثمود سے کہا تمہاری پاس اللہ کی نشانی آئی ہے یعنے معجزہ ظاہرہ و برہان جلی کہ ایک سخت پتہر ٹہوس سے ناقہ نکالا ثمود نے صالح سے کہا تہا کوئی نشانی دکہاؤ اگر سچے ہو اونہون نے کہا اچہا باہر نکلو ایک پست پہاڑ پر لے گئے اوس مین سے ایسی آواز آئی جیسے حاملہ وقت جننے کے کراہتی ہے اتنے مین پتہر پہٹ گیا اوسکے بیچ مین سے ایک ناقہ نکلا صالح نے کہا یہ اللہ کا ناقہ نشانی ہے واسطے تمہارے بخطاب کچہ پہلا خطاب نہ تہا بلکہ

قبل اسکے بہت کچھ نصیحت اونہین کر چکے تہے جسطرح اللہ نے سورۂ ہود مین ذکر فرمایا ہے ھُوَ اَنْشَاَکُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَکُمْ فِیْھَا الآیۃ اضافت ناقۃ کی طرف اللہ کی واسطے تشریف و تکریم ناقے
کے ہے اسلیے کہ وہ اونٹنی آپ صدق صالح علیہ السلام تہی کہ بغیر نر و مادہ کی ایک مقدس پتہر سے پہاڑ
کے نکلی کامل الخلقت بغیر حمل و تدریج کے کہا اے لوگو تم اسکو چہوڑ دو جہان چاہے اللہ کی زمین مین
چرتی پہرے کیونکہ جب ایک نشانی تمہیری اللہ کی تو اب اسکے تعرض نہ کرنا واجب ہوا یہ اونٹنی اللہ کی
ہے یہ زمین بہی اللہ کی ہے تم اوسکے منع کرنیوالے کون تم تو اوسکو ہاتہہ نہ لگاؤ کسیطرح کی ایذا نہ دو اگر
دوگے عذاب سخت آویگا ذرا سوچو تو کہ اللہ نے کس طرح تمکو بعد عاد کے خلیفہ اس زمین کا کیا بادشاہ بنایا
اس زمین مین جو بکثرت حاریں تمکو بسایا تم یہان کی نرم زمین سے مٹی لیکر محل بناتے ہو اور پہاڑون مین گہر
تراشتے ہو کیونکہ وہ لوگ بسبب قوت و صلابت ابدان کے پتہرون مین کہوف بنا کر رہتے تہے
اسلیے کہ گہراو گہرون کی جبکہ قبل اُنکی فنا عمر کے فنا ہو جاتے تہے ضحاک نے کہا ایک ایک کی عمر تین
سو برس سے ہزار ہزار برس تک کی ہوتی تہی یہی حال قوم ہود کا تہا کہتے ہین گرمی مین اندر محل کے رہتے
جو زمین نرم پر ہوتے تہے جاڑون مین اندر پہاڑون کے آرام کرتے تہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ لوگ
آسودہ حال متنعم مرفہ تہے صالح علیہ السلام نے اون سے کہا تم اللہ کو یاد کرو زمین مین فساد کرتے نہ پہرو قوم
کے سرداروں نے ضعفاء مومنین سے کہا کہ تم صالح کو رسول برحق جانتے ہو مگر ہم اوسکے منکر ہین اسی
بنیاد پر ارادہ عقر ناقہ کا کیا عقر بمعنے جرح ہے یا قطع عضو جسکو تلف نفس مین اثر ہو یا اونٹ کی کونچ
کاٹنا جب ناقہ کا عقر کیا تو اوسکا بچہ بہاگا وہی پتہر جس سے ناقہ نکلا تہا کشادہ ہو گیا اوسکے اندر وہ گہس
گیا بعض کے نزدیک وہ بچہ بہی مارا گیا کہنے لگے اے صالح اگر تم رسول ہو تو اپنا وعدہ سچ کر دکہاؤ عذاب کے نزول
عذاب کے لیے جلدی کی چاہا کہ بلا جہٹ پٹ اوترے یہ اُنکا استہزار تہا ساتہہ صالح علیہ السلام کے کیونکہ
اُنکو جہوٹا جانتے تہے آخر اللہ پاک نے اُنکے اس استہزار و سرکشی پر عذاب نازل کیا زلزلۂ عظیم و شدید برپا ہوا یا
ایک چنگہاڑ سخت پیدا ہوئی جس سے اونکا دل پہٹ گیا اوپر سے صیحہ اور نیچے سے رجفہ ہوا جسطرح دوسری
آیت مین آیا ہے معلوم ہوا کہ ہر جگہہ مین ایک نوع کا عذاب ذکر فرمایا اصل مین دونو عذاب واقع ہوئے
وَاللہ اعلم فَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَۃَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِیْنَ ○ پہر اوس نے منہ پہیرا اون سے اور بولا اے قوم مین پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کا اور بہلا چاہا

تمہارا لکن تم نہیں چاہتے بھلا چاہنے والوں کو ف یہ تقریع و توبیخ ہے طرف سے صالح علیہ السلام کے قوم کو کہ جیسا تم نے کیا ویسا پایا یہ بدلا ہے تمہاری تمرد و انکار کا قبول حق و اعراض کرنے کا مدی کہ یہ بات بعد انکے ہلاک کے فرمائی اور وہ سنتے تھے جسطرح کہ صحیحین میں آیا ہے کہ جب حضرتؐ اہل بدر پر غالب ہوئے تین دن وہاں مقام کیا پھر حکم سواری کسنے کا دیا آخر شب کو روز سوم پر سوار ہو کر چلے جب بدر کے کنوئی پر آئے کھڑے ہو کر فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اے فلان بن فلان تمنے پایا وہ جو وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے سچ بیشک میں نے پایا وعدہ اپنے رب کا سچ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول خدا آپ کیا بات کرتے ہیں اوس قوم سے جو مر دار ہو چکی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری تم نہیں زیادہ سنتے جو کچھ میں اون سے کہتا ہوں لکن وہ جواب نہیں دیسکتے ہیں بسیر تامین آیا ہے کہ حضرتؐ نے کہا تم برا کنبہ ہونے کا تم نے مجھکو جھٹلایا لوگون نے مجھکو جا کہا تمنے مجھ کو نکالا یعنے شہر سے لوگون نے مجھ کو جگہ دی تم مجھ سے اڑے لوگون نے میری مدد کی فَقَدْ عَصَيْتُ عَشِيرَةَ النَّبِيِّ كُمْ لِنَبِيِّكُمْ ایک صالح علیہ السلام تھے جنہون نے اپنی قوم سے کہا لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ یعنے تم اس کہنے سے منتفع نہ ہوئے کیونکہ تم حق کو نہیں چاہتے اور نہ پیروی ناصح کی کرتے ہو بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے جس نبی کی امت ہلاک ہوئی وہ اگر مقیم حرم ہوا ابن عباس کہتے ہیں حضرتؐ کا گذر وادی عسفان پر ہوا وقت حج کے کہا اے ابوبکر یہ کون وادی ہے کہا وادی عسفان ہے فرمایا یہان ہود و صالح نے گذر کیا ہے اونٹنیون جنکی لگام چھال تھی و خرقت کی انکی ازار یں عبا تھیں انکی چادریں پوستین کی تھیں احرام باندھے ہوئے آئے بیت عتیق کا حج کیا رَوَاهُ اَحْمَدُ یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے اسی لیے کسی نے اوسکو روایت نہیں کیا۔

ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب صالح انکی اجابت سے نا امید ہوئے تو پھرے یا بعد اون کی ہلاک کے پھر قول مذکور اون سے کہا بعد انکی موت کے بطریق حکایت ماضیہ جسطرح کہ حضرتؐ نے اہل قلیب بدر سے کہا یا عین وقت نزول عذاب کے یہ خطاب کیا انکی فوت ایمان و عدم سلامت پر عذاب سے افسوس فرمایا یا یہ خطاب بسبب تمنا کہ پچھلے عبرت پکڑ کر اوس طریقہ نامرضیہ سے منزجر ہون صالح نے اون سے کہدیا تھا کہ اب تمہارا بقا فقط تین دن ہے پہلے دن چہرہ زرد دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ ہو جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے دن انکو یقین ہلاک ہوگیا کفن پہنکر حنوط ملکر طیار ہوئے چیخ چلا نے اگر کسکے ہلاک کیا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا کہتے ہین فرقہ مرسنہ قوم صالح کے چار ہزار تھے جو ہمراہ اونکے قہر چھوڑ کر نکلے تھے جب موت مین پہونچے

موت صالح علیہ السلام کی حاضر ہوئی اسلیے وہ جگہ حضرموت کہلائی پھر اونہون نے چار ہزار شہر بنائے جنکا نام حاضورا رکھا ایک قوم نے کہا صالح کی وفات مکہ مین ہوئی اٹھاون برس کی عمر مین قوم مین بیس برس رہے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ۝ اور لوط کو بھیجا جب کہا اپنی قوم کو کیا کرتے ہو بیحیائی تم سے پہلے نہین کی یہ کسینے جہان مین تم دوڑتے ہو مردون پر شہوت کے مارے عورتین چھوڑ کر بلکہ تم حد پر نہین رہتے ف لوط بن ہاران بن آزر بھتیجے تھے ابرہیم خلیل علیہ السلام کے ہمراہ ابرہیم کے ایمان لائے اونکے ساتھ طرف ارض شام کے ہجرت کی اللہ نے اون کو طرف سندوم کی مبعوث کیا اونہون نے سندوم والون کو اور جو اوسکے گردگاؤن تھے اُنکو طرف اللہ کے ملایا امر بمعروف نہی عن المنکر کی وہ آثم ومحارم وفواحش اونہون نے اختراع کیے تھے کہ پہلے کسینے بنی آدم مین سے نہ غیر بنی آدم سے ویسا کام کیا تھا اون سے منع کیا وہ فاحشہ غیر مسبوق یہ تھا کہ ذکور سے صحبت کرتے یہ ایک ایسی شے تھی جو کبھی مالوف ومتعہد بنی آدم مین نہ ہوئی نہ اون کے دلمین اوسکا خطرہ گذرا انہین اہل سندوم نے یہ فعل مذموم ایجاد واحداث کیا تھا عَلَيْهِمْ لَعَائِنُ اللهِ عمرو بن دینار کہتے ہین نہین دیکھتے ہم کوئی ذکر پر ذکر دنیا مین مگر قوم لوط کہ اونسنے یہ کام کیا ولید بن عبد الملک خلیفہ اسوی بانی جامع دمشق نے کہا ہے کہ اگر اللہ عزوجل خبر قوم لوط کی ہم کو نہ سناتا مجھے کبھی گمان نہ ہوتا کہ ذکر بھی ذکر پر سوار ہوتا ہے اسی لیے لوط علیہ السلام نے کہا کہ تم وہ کام کرتے ہو جو پہلے تم سے کسینے نہین کیا تم عورتین جنکو تمہارے رب نے واسطے تمہارے بنایا ہے چھوڑ کر مردون پر گرتے ہو یہ تمہارا اسراف وجہل ہے کیونکہ وضع شے غیر محل مین ہے اسیوجہ سے دوسری آیت مین کہا ہے هَؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ یعنے انکو یہ ہدایت کی کہ تم عورتون سے ملو اونہون نے کہا ہم کو عورتون کی خواہش نہین ہے نہ تمہاری بیٹیون مین ہمارا کچھ حق ہے تم ہمارے ارادے کو جانتے ہو یعنے ہماری مراد یہ تمہاری مہمان ہین مفسرین نے کہا ہے کہ اون مین مرد بعض بعض سے مستغنی تھے یعنے مرد مرد سے عورت عورت سے کام لیتی ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ لوط برادر زادہ خلیل جلیل ہین انبیاء بنی اسرائیل مین سے نہین ہین خلیل و لوط دونون بابل عراق مین تھے شام کی طرف ہجرت کی حضرت ابرہیم زمین فلسطین مین اوترے لوط علیہ السلام اردن مین نازل ہوئے اردن ایک گاؤن ہے شام کا اللہ نے اُنکو طرف ایک امت کی بھیجا جسکا سندوم

۷ سطر ۲ عورتین بعض بعض سے مستغنی ہین

کہتے تھے بذال سجمہ وہ ایک شہر تھا حمص کا لوط نے دیکھا کہ وہ اس فاحشہ مین گرفتار ہین کہ ادبار رجال مین آتے ہین اُنپر اس فعل کا انکار فرمایا اور تبیخ کی اور کہا کمبختو تم سے پہلے یہ کام تو کسی نے بھی نہین کیا ہے یا اسلیے کہا کہ کسی امت مین اس گذشتہ سے خصلت ناپاک نہ تھی یہ بلا اسی قوم نے نکالی تھی ابن عباس نے کہا ہے معروف اسکام کا یون ہوا کہ ابلیس ایک خوبصورت لڑکے کی شکل مین جسکو لوگون نے دیکھا ہو بن ٹھن کر اُنکے پاس آیا اور اُنکو اپنی طرف بلایا اونھون نے اوس سے وہ فعل بد کیا تب سے لواطت کا رستہ چل نکلا آیت باب مین دلیل ہے اس بات پر کہ اون کو اس حرکت بے برکت سے سوائے مجرد قضاے شہوت کے اور کوئی غرض موافق عقل کے نہ تھی وہ اس فعل مین مثل بہایم کے تھے کہ ایک دوسرے پر بقاضاے شہوت جست کرتا تھا عورات جو محل قضاے شہوات اور موضع طلب لذت اور مقام حصول نتیجہ ہین اور اللہ نے اون کو مردون پر مطابق شرع شریف کے حلال کیا ہے اونہین چھوڑ کر مردون کو استعمال کرتے تھے عوض فروج نساء کے ادبار رجال پر گرتے تھے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ○ کچھ جواب نہ دیا اوسکی قوم نے مگر یہی کہا نکالو انکو اپنے شہر سے یہ لوگ ہمین ستھرائی چاہتے ف یعنی لوط علیہ السلام کی بات کا کچھ جواب نہ بنا یہ ارادہ کیا کہ اُنکو مع اُنکے ہمراہیون کے جو وہان ہو جو دہین نفی و اخراج شہر سے کردین اوسپر اللہ پاک نے لوط کو سالم رکھا ہمین کو اُنکی زمین مین ذلیل و خوار کرکے تباہ و ہلاک کیا قوم نے کہا تو یہ کہا کہ یہ لوگ متطہر ہین قتادہ نے کہا یعنے بے عیبی کا عیب لگایا مجاہد نے کہا یعنے ادبار رجال و ادبار نساء سے بچتے اور الگ رہتے ہین ایسا ہی ابن عباس سے بھی مروی ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ اوس فاحشہ مین آلودہ و گرفتار تھے اونھون نے بجواب انکار لوط علیہ السلام کی یہ بات اٹھائی کہ اوس شخص کو سند و مے جو ایک قریہ تھا حصر کا ملک شام مین نکالدو یہی ارادہ گویا جواب تھا اُنکی بات کا جو کہ بالکل خلاف انصاف کے ہے اونپر یہ قصور لگایا کہ یہ لوگ ادبار رجال و نساء سے پاک صاف رہتے ہین یہ اس لائق نہین کہ ہماری بستی مین بسین یا یہ بات بطور سخریہ و استہزا اوسکے کہی تھی معاصی و آثام سے دور رہنے کو طہارت بولتے ہین جو تخلص گناہ سے الگ رہا وہ متطہر ہے فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ○ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ○ پھر بچا دیا اسکو اور اوسکے گھر والون کو مگر اوسکی عورت کہ پیچھے رہنے والون مین اور برسایا اونپر برسا کو پھر دیکھ آخر کیسا ہوا حال

ع ۱۱ ۱۲

گنہگارون کا **ف** مطلب یہ کہ لوط اور اُنکے گھر والے بچ گئے سوای اُنکے اہل بیت کے اور کوئی اون پر ایمان بھی نہ لایا تھا کما قال تعالی فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مگر اُنکی عورت کہ وہ ایمان نہ لائی تھی اپنی قوم کے دین پر تھی وہ قوم کو اوسی فعل پر مائل کرتی جو کوئی مہمان پاس لوط علیہ السلام کے آتا جاتا اون کو خبر کر دیتی آپس مین کچھ اشارات مقرر کر لیے تھے اسی لیے جب لوط علیہ السلام کو یہ حکم ہوا کہ وہ اپنے اہل کو لیکر باہر نکلین تو یہ حکم بھی ہوا کہ وہ عورت نہ جانے نہ اوسکو شہر سے باہر نکالین بعض نے کہا ہے کہ وہ خود ہی پیچھے اون کے لگ لی تھی جب عذاب آیا اور اُس نے مُنہ پھیر کر دیکھا تو اوسکو بھی آ لگا لیکن اظہر یہ ہے کہ وہ شہر ہی مین رہی باہر نہین آئی نہ اوسکو معلوم ہوا کہ لوط علیہ السلام نکلے جاتے ہین وہ قوم کے ساتھ رہگئی اسی لیے اس جگہہ یون فرمایا ہے کہ اوسکی عورت باقی رہگئی بعض نے کہا نہین بلکہ ہلاک ہوگئی یہ تفسیر ساتھہ لازم منے کے ہے برخی کی تفصیل دوسری آیت مین یون آئی ہے وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ دیکھہ انجام مجرمون کا کیسا ہوا یہ خطاب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو لوگ گناہون پر جرات کرتے ہین اللہ کے رسولون کو جھٹلاتے ہین اون کا حال اسیطرح ہوتا ہے مسئلہ مذہب ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا یہ ہے کہ لائط کو اونچی جگہہ سے پہاڑ ٹیلہ ٹیکری سے نیچے گرا کر پتھر سے چکنا چور کرین جسطرح قوم لوط سے کیا گیا اور علمانے کہا ہے سنگسار کیا جاوے خواہ محصن ہو یا غیر محصن ایک قول شافعی کا بھی ہے مگر صحت اس بات مین حدیث مرفوع ابن عباس ہے کہ جس کسیکو تم پاؤ کہ کام قوم لوط کا کرتا ہے تو فاعل و مفعول دونو کو قتل کر ڈالو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ دوسرون نے کہا وہ مثل زانی کے ہے اگر محصن ہے یعنے جورو والا تو رجم کیا جاوے گا اور اگر محصن نہین ہے تو سو کوڑے لگائے جاوین گے یہی پچھلا قول شافعی کا بھی ہے مین کہتا ہون کہ بعد ورود نص کے جسمین یہ کچھہ تفاصیل نہین ہین حاجت کسی کے قول و مذہب کی کیا ہے سب سے مقدم قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے رہا دبر مین عورتون کی آنا سو یہ لوطیت صغری ہے باجماع علما حرام ہے مگر ایک قول شاذ بعض سلف کا احادیث کثیرہ مرفوعہ نہی سے اسکام مین آئی ہین سورۂ بقرہ کی تفسیر مین کلام اس مسئلہ پر گذر چکا **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد اہل لوط سے وہ لوگ ہین جو نسب مین اون سے متصل تھے یا مراد سردو دختر اونکی ہین عورت مستثنی ہی اسلیے کہ وہ ایمان نہ لائی تھی وہ کافرہ تھی اللہ کے عذاب مین باقی رہگئی غابرات اسی لیے نہین کہا کہ وہ ہمراہ

رجال مفسدین کے تھی کہتے ہین قوم لوط علیہ السلام چار لاکھ آدمی تھے اُنپر پتھر برسے جن مین آگ و گندھک کا میل تھا تو دیکھہ کہ انجام مجرمین کا کیسا ہوا یہ خطاب ہم ہر صالح خطاب کو یا خاص حضرت کو سورۂ ہود مین یہ قصہ یہان سے مفصل تر و واضح تر آوے گا مجاہد نے کہا جبرئیل علیہ السلام نے اوتر کر اپنا بازو نیچے مدائن قوم لوط کے داخل کر کے اون شہرون کو جڑ سے اوکھاڑ کر اور آسمان کیطرف اُٹھا کر اوندھا کر کے نیچے کو گرایا اعلی اُنکا اسفل کر دیا پھر پتھرون کا مینہ برسایا انتہے مین کہتا ہون عمل قوم لوط کے تعبیر بلفظ لواط یا لوطت یا دیگر مشتقات اگرچہ زبان اہل علم پر قدیماً و حدیثاً جاری ہو چکے ہین لکن قرآن و حدیث مین اس قسم کے مشتقات نہین آئے کیا ضرور ہے کہ ہم ایک نبی مرسل کے نام شریف سے اشتقاق ایک فعل قبیح کا کرین جو لفظ اللہ و رسول نے بولا ہے یعنے عمل قوم لوط وہی لفظ کیون نہ اپنی بول چال مین رکھین یا بلفظ مرادف معنی لفظ کرین جیسے اغلام یا

علت انبہ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ اور مدین کو بھیجا اُنکا بھائی شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اُسکے سوا پہونچ چکی تمکو دلیل تمہاری رب کی طرف سے سو پوری کرو ناپ اور تول اور مت گھٹا دو لوگون کو اُنکی چیزین اور مت خرابی ڈالو زمین مین اوسکے سنوارے پیچھے یہ بھلا ہے تمہارا اگر تمکو یقین ہے ف محمد بن اسحاق نے کہا مدین والے سلالہ مدین بن ابراہیم تھے شعیب بن یشکیل بن یشجر ہین اُنکا نام سریانی مین جثرون تھا ابن کثیر کہتے ہین اطلاق مدین کا قبیلہ پر اور مدینہ یعنے شہر پر آتا ہے یہ وہ شہر ہے جو نزدیک معان کے راہ حجاز سے ہے قال تعالیٰ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ یہ لوگ ایکدوالے تھے شعیب نے اون کو طرف اخلاص عبادت و توحید کے بلایا یہی دعوت ساری رسل کی تھی اون سے یہ بات کہی کہ اللہ نے حجتین اپنی اور دلیلین روشن میرے صدق پر قائم کر دی ہین سو تم لین دین مین لوگون کو کم و بیشی نہ کیا کرو کہ یہ ایک طرح کی خیانت ہوا ل ہے بخس کہتے ہین ناپ تول مین چپکے سے کمی کرنے کو براہ تدلیس کما قال تعالیٰ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الی قولہ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ تہدید شدید وعید اکید ہے نَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ مِنْهُ ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مدین نام قبیلہ کا ہے یا شہر کا اول اولی ہے باپ کے نام پر قوم مشہور ہوئی مدین فرزند ابراہیم علیہ السلام تھا جسطرح بکر و تمیم بنام آبا معروف ہین یا مدین اور مارکا نام ہے جس کے قریب وہ رہتے بستے

تھے یا مشترک ہو دریان دونون امر کے شعیب فرزند ہین میکائیل بن یشجب بن مدین بن ابراہیم کے یہی قول ہے عطا و ابن اسحاق وغیرہما کا ضحاک بن القطامی نے کہا شعیب بن عیفا بن ثوب بن مدین ہین ابن سعاد نے زعم کیا کہ شعیب بن صخرہ بن یشجب بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہین ابن اسحاق نے کہا شعیب بن میکیل بن یشجب بن مدین بن میکیل کی مان لوط کی بیٹی تھین شعیب گویا فرزند تھے لوط علیہ السلام کے نوسی کے بعض نے کہا شعیب بن شیرون بن مدین ہین قتادہ نے کہا شعیب بن صفوان بن عیفا بن ثابت بن مدین ہین یہ سب سات قول ہوے نسب مین شعیب علیہ السلام کے واللہ اعلم عکرمہ و سدی نے کہا اللہ نے کسی نبی کو دو بار مبعوث نہین کیا مگر شعیب علیہ السلام کو ایک بار طرف مدین کے بھیجا مدین والے چیگھاڑ سے ہلاک ہوے دوسری بار طرف اصحاب ایکہ یعنے بن والون کے بھیجا اون پر عذاب یوم الظلہ آیا شعیب علیہ السلام آخر عمر مین نابینا ہو گئے تھے انکو خطیب الانبیا کہتے تھے اسلیے کہ امت کو جواب بحسن دیتے تھے حسن مراجعت فرماتے تھی انکی قوم کافر تھی ماپ تول مین کمی کرتے تھے غرضکہ اونھون نے قوم کو طرف عبادت خالص خدا کے بلایا کہا دیکھو تمہارے پاس بینہ آچکا یعنے معجزہ مگر بیان اس معجزہ کا قرآن عظیم مین نہین کیا ہے جس طرح کہ اکثر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی نہین فرمایا ہے بعض نے کہا مراد معجزے سے خود ذات شعیب علیہ السلام ہے یا مراد بینہ سے ایفاے کیل و میزان ہے وہ لوگ اسی جنس کا معاملہ کرتے تھے لین دین کا بیوپار تھا اوسمین کمی کرتے اون کو اس حرکت بے برکت سے منع کیا ظاہر آیت یہہ ہے کہ وہ سب اشیا مین بخس و نقص کرتے تھے بخس اسطرح ہوتا ہے کہ مال مین کچھ عیب نکال دیا یا بے رغبتی ظاہر کی یا مال کو فریب دیا یا کوئی حیلہ نکالا کیونکہ یہ سب اکل ہے مال مردم کا ساتھہ باطل کے بعض نے کہا وہ سکے کاس تھے جو کچھ اون کے بازارون مین آتا اوسپر محصول سا لیتے تھے یہ جو فرمایا کہ زمین مین بعد اصلاح کے فساد نکرو سو مراد اصلاح سے یہہ کہ اللہ نے رسول بھیجکر عدل قائم کیا پہلے اس سے کہ شعیب اوس سرزمین مین نبی رسول ہوکر آئین اوس زمین مین عمل معاصی ہوتا تھا اللہ کے محارم حلال تھے خون ریزی ہوتی تھی یہ فساد زمین کا تھا جب اونھون نے انکو طرف اللہ کے بلایا تو زمین صالح ہو گئی جو نبی جس قوم کی طرف مبعوث ہوتا ہے وہی اوس قوم کی اصلاح ہے اسیطرح اب بعد ختم سلاسل رسالت و نبوت کے جو عالم کتاب و سنت جس گاؤن قصبے شہر مین خلق کو طرف اخلاص توحید و عبادت و اتباع کتاب و سنت کی دعوت کرتا ہے وہی اصلاح اوس سرزمین اور اس جگہہ کے لوگون کی ہے اگر اونھون نے اوسکی وعظ و نصیحت و ارشاد و ہدایت پر عمل کیا فساد دور ہوا اصلاح

آئی اور اگر عمل نہ کیا تو اللہ کی حجت تمام ہوگئی عالم یا بالحق بری الذمہ ہوا وہ لوگ مجرم لائق عذاب و عقاب ٹھہرگئے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِیْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٔیْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْهِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ذّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝

آئی اور اگر عمل نہ کیا تو اللہ کی حجت تمام ہوگئی عالم یا بالحق بری الذمہ ہوا وہ لوگ مجرم لائق عذاب و عقاب ٹھہرگئے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِیْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٔیْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْهِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ذّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝

آئی اور اگر عمل نہ کیا تو اللہ کی حجت تمام ہوگئی عالم یا بالحق بری الذمہ ہوا وہ لوگ مجرم لائق عذاب و عقاب ٹھہرگئے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِیْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ

وغیرہم کا سی نے کہا مراد قعود سے طریق دین پر بیٹھنے جو کوئی سلوک دین کا ارادہ کرتا اوسکو روکتے حقیقۃً کسی راہ پر بیٹھنا مراد نہیں ہے لفظ تصدون عن سبیل اللہ ایسی مورد ہے بعض نے کہا مراد دنی ہے قطع طریق اخذ سلب سے یعنے رہزنی غارتگری نکرو کیونکہ وہ لوگ یہ دونو کام کرتے تھے کسی نے کہا عشار کا کام تھا راہون مین بیٹھکر ہر مال لوگون کا لیتے قول اول اقرب بصواب ہے اگرچہ جمیع ذکی کا ان سب اقوال پر ہوسکتا ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ تم رستون پر بیٹھکر لوگون کو نہ ڈراؤ کس چیز کا وہ ڈر بتاتے تھے اسکا ذکر نہین کیا تاکہ خیال ہر طرف جاوی روکنے سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ اسی راہ پر بیٹھے ہوتے جو شعیب علیہ السلام تک پہونچتے تو یہ انکو منع کرتے کہ تم اوہر نہ جاؤ وہان کیون بیٹھے ہو شعیب کے پاس جانے سے منع کرنا یہی اللہ کی راہ سے روکنا تھا وہ چاہتے تھے کہ یہ سیدہا رستہ کجر ہو کوئی راست باز نہ ہو پہر اللہ نے انکو اپنی نعمت اونپر یاد دلائی کہ تم تنسل وقوت وغنا مین بہت تھوڑے تھے پہر ان سب امور مین بہت بہتیرے ہوگئے تم کو اس نعمت کا شکر کرنا چاہیے نہ ناشکری اور گذشتہ لوگون کے حال مین غور کرو کہ جب انہون نے اللہ پر سرکشی کی رسولون کا کہنا نہ مانا گناہون پر جمے اڑے رہے تو اُن کا انجام کیا ہوا اللہ نے اون سب کو ہلاک کردیا اپنا عذاب اونپر نازل کیا اب انکا کچھ اتا پتا نہین چلتا کہ کدہر گئے تم سے قریب زمانہ لوط علیہ السلام کا تھا اور کچھ نہین تو انہین کی قوم کا انجام دیکھو کہ کس طرح آسمان پر سے پتھراؤ ہوا خاک مین مل گئے نشان تک باقی نہین رہا اور یہ جو ایک گروہ تم مین سے ایمان لے آیا ہے میری رسالت پر اور احکام شرعیہ کو اوسنے سچے دل سے قبول کیا اور دوسرا گروہ ایمان نہین لایا سو تم صبر کرو منتظر رہو اللہ تعالی ہمارے تمہارے درمیان مین فیصلہ کردے گا وہ سارے حاکمون مین بہتر حاکم ہے یہ ارشاد شعیب علیہ السلام کا بطور تہدید شدید و وعید اکید تھا یہ مطلب نہین ہے کہ تم کفر پر صابر رہو اللہ کا حکم دینا فریقین کے لیے ہے کہ محقین منصور ہون گے مبطلین پر و شلہ قولہ تعالی فتربصوا انا معکم متربصون سو منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں یا امر ہے مومنون کو کہ تم ایذا سے کفار پر صابر رہو یہان تک کہ اللہ تمہارے مددگار ہے یا خطاب ہے دونون فریق کو یہی ظاہر ہے اس آیت شریف پر پارہ ہفتم قرآن مجید ختم ہوا و للہ الحمد آج سی ام رمضان سنہ ۱۳ ہجری روز یک شنبہ کو ایک بجے دن کے یہ ترجمہ تمام ہوا و الحمد للہ تعالی علے ذلک

قال الملا الذین استکبروا من قومہ لنخرجنک یا شعیب والذین امنوا معک من قریتنا
او لتعودن فی ملتنا قال او لو کنا کارہین قد افترینا علی اللہ کذبا ان عدنا فی ملتکم

بعد اذ نجنا اللہ منہا وما یکون لنا ان نعود فیہا الا ان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شیء علما
علی اللہ توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ○ بولے سردار جو بڑائی
رکھتے تھے اوسکی قوم کے ہم زکالدینگے اے شعیب تجھے کو اور جو یقین لائے ہین تیرے ساتھ اپنے شہر سے یا تم
پھر آؤ ہمارے دین مین بولا کیا ہم بیزار ہون تو بھی ہم نے جھوٹھہ باندہا اللہ پر اگر پھر آوین تمہارے دین مین جب
اللہ خلاص کرچکا ہم کو اوس سے اور ہمارا کام نہین کہ ہم پھر آوین اوس مین مگر کبھی اللہ چاہے رب ہمارا تمہارے
رب کی سمائی مین ہے رب ہر چیز کی خبر ہمنے اللہ پر بھروسا کیا ہے اے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے
بیچ مین انصاف کا اور تو ہے بہتر فیصلہ کرنے والا ف اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ کفار نے اپنے نبی
شعیب سے اور جو لوگ اوپر ایمان لائے تھے سنہ درسنہ یہ بات کہی کہ ہم تمکو اس گاؤن سے نکالدینگے یا
زبردستی تم کو اپنی ملت مین بلائینگے جو کام ہم کرتے ہین اوسمین تمکو بھی داخل کرینگے خطاب تو رسول
کو ہے مگر اتباع رسول مراد ہین جو کہ ملت رسول پر تھے شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا تم باوجود ہماری بیزاری
کے ایسا کام کروگے ہم اگر تمہاری ملت مین داخل ہوئے تو سمجھو کہ ہمنے اللہ پر بہتان باندہا اللہ کے
لیے شریک و برابر ٹھیرائے اس کہنے مین اپنی نفرت انکی اتباع سے ظاہر کی پھر کہا یہ اور بات ہے کہ ہم
ہی یون چاہے کہ ہم گمراہ ہوجاوین تمہارے دین مین داخل ہون یہ رد طرف اللہ کے نہایت مستقیم ہے
کیونکہ وہ ہر شے کو جانتا ہے اوسکا علم محیط ہر شے پر ہے ہمارا بھروسا اللہ تبارک وتعالی پر ہے پھر اللہ سے
دعا مانگی کہ اے رب درمیان ہمارے اور ہماری قوم کے نیا کردے تو بہتر حاکم ہے تیرے انصاف مین ہرگز
کسی طرح کا جور نہین ہوتا ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ کفار قوم شعیب نے ترک ایمان و قدر پر اجابت
سے اکتفا نہ کیا بلکہ بغی و بطر و اشر سے اولٹا اوسکو اور مومنون کو دھمکایا ڈرایا کہ یا تو ہم تمکو اس شہر سے
خارج کردینگے یا تم ہمارا دین قبول کروان دو کامون مین سے ایک کام ضرور ہوگا اصل مقصود انکا وہی
عود تھا طرف ملت کفریہ کی ذکر نفی و اخلا کا محض بطور فرو الحاق کے کیا تھا اسی لیے شعیب علیہ السلام
نے اخراج کا جواب نہ دیا نام شعیب کا واسطے زیادت تقریر و تہدید کے لیا یہ تہدید نہایت درجہ کی بیحیائی
و وقاحت تھی عود کے دو معنے ہوتے ہین ایک رجوع کرنا حال اول پر دوسرے ہوجانا ایک حال ہو جود
پر اس جگہ یہی دوسرے معنے مراد ہین اور اگر معنے اول مراد لین تو یہ مطلب ہوگا کہ جسطرح پہلے تم خاموش
تھے اب بھی خاموش رہو دعوت طرف دین حق کے نہ کرو رؤسا کفار کا مقصد اس کہنے سے کہ تم ہماری

ملت مین پھر آؤ دہوگا دینا عوام کا تاکہ وہ لوگ یہ سمجھین کہ یہ لوگ پہلے سے کفر پر تھے اب اونہون نے اپنا دین بدل ڈالا ہے شعیب نے فرمایا کہ تمکو ہمپر بابت ان دونوا مر کے زبردستی کرنا نہین پہونچتا ہے اسلیے کہ مکرہ کو کچھہ اختیار نہین ہوتا ہے زبردستی کی موافقت درحقیقت موافقت نہین سمجھی جاتی ہے نہ ایسا عود طرف ملت کی عود گنا جاتا ہے اس تقریر سے وہ اشکال جو بہت سے مفسرین نے اسجگہہ ذکر کیا ہے اور تطویل ذیل فرمائی ہے دور دفع ہوگیا اقترا سے مراد بیان شرک ہے جب اللہ نے ہمکو شرک سے بچا لیا تو اب ہمپر دام شرک مین پھنسنا نہین ہوسکتا اور نہ ہمکو ایسا کام کرنا چاہیے ہان اگر اللہ چاہے تو وہ اور بات ہے کیونکہ اوسکا چاہا ہوتا ہے نہ کسی اور کا چاہا تم ہو یا ہم ہون یہی قول ہے اہلسنت کا انبیاء اور اکابر ہمیشہ سوء عاقبت و انقلاب امر سے ڈرتے رہتے تھے خلیل علیہ السلام نے کہا تھا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَىٰ دِينِكَ کسی نے کہا عود کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ تمنے ہمارا رہنا اسجگہہ پسند نکیا تو اب ہم اس گاؤن مین پھر قدم نہ رکھینگے مگر یہ کہ اللہ چاہے تو عود کرینگے والا فلا یہر اللہ کی وسعت علم کا ذکر کیا اپنا توکل و اعتماد اللہ پر ظاہر فرمایا پھر دعائے افتتاح مانگی فتاحت بالضم بمعنی حکومت ہے اللہ کا حکم نہین ہوتا مگر یہی کہ محقین کو مبطلین پر نصرت حاصل ہو جسطرح قرآن پاک مین جابجا یہ مضمون آیا ہے گویا مقصود اس دعا کا یہ تھا کہ کافرون پر عذاب اوترے اللہ کی نقمت منکرون پر نازل ہو فراء نے کہا اہل عمان قاضی کو فاتح و فتاح کہتے ہین لغت والون نے کہا یہ لغت قبیلہ مراد کی ہے قتادہ و سدی و ابن جریج کا قول بھی یہی ہے جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئے ہین کسی نے کہا لغت حمیر ہے ظاہر یہ ہے کہ قوم شعیب علیہ السلام کی لغت ہو واللہ اعلم وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝ بولے سردار جو منکر تھے اسکی قوم کی اگر چلے تم شعیب کی راہ بیشک تو تم خراب ہوئے پھر پکڑا اون کو زلزلے نے پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر مین اوندھے پڑے جنہون نے جھٹلایا شعیب کو جیسے کبھی نہ رہے تھے وہان جنہون نے جھٹلایا شعیب کو وہی ہوئے خراب ف اللہ تعالی نے قوم شعیب کے کفر و تمرد و عتو و سرکشی کی خبر دی جس گمراہی مین وہ تھے اور جس مخالفت حق پر جرأت اُنکی دلون کی تھی اوسکا ذکر کیا اسی لیے قسم کھا کر اونہون نے کہا کہ تم اتباع شعیب سے خراب خستہ ہو جاؤگے سو جسطرح اونہون نے شعیب کو ڈرایا تھا اوسی طرح زلزلے

لئے اونکو ملا ملا دیا سورہ ہود مین فرمایا ہے وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ یہ عرض ہوا اُن کے اُس وعید کا جو بابت اخراج کے قریے سے مومنون کو سناتے تہے وجہ اسکی سبت کی یہ ہے کہ جب انہون نے اپنے اس قول مین اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ الخ تہکم کیا تو صیحہ نے آکر اون کو خاموش کر دیا سورہ شعرا مین اون کفار کے حال سے یون خبر دی ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ یہ اسلیے ہوا کہ اونہون نے سیاق قصہ مین یون کہا تہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اوسپر یہ خبر دی کہ عذاب یوم ظلہ اونپر اور ارادہ عذاب یہ تہا کہ ایک بادل آیا اوسمین چنگاریان اور بڑ کتی آگ اور لپٹ تہی پہر آسمان سے ایک چنگہاڑ ہوئی پہر زمین سے زلزلہ اوٹہا سب کا دم نکل گیا تن ٹہنڈے پڑ گئے اپنے اپنے گہرون مین اوندہے پڑے رہگئے اسنے کہا یا تو رسول اور اتباع رسول کو شہر سے نکالتے تہے یا خود ہی بعد جلول نقمت کے ایسے ہو گئے کہ گویا کبھی اوس جگہہ نہ رہے تہے پہر اون کی بات کا جواب دیا کہ شعیب کے جہٹلانے والے خراب ہوئے نہ اونکے تابع لوگ ولله الحمد ف فتح البیان مین کہا ہے مراد ملأ سے وہی متکبرین ہین یا کوئی اور گروہ کفار کا جنکی طرف شعیب مرسل ہوئے تہے اونہون نے اتباع شعیب سے کہا کہ اگر تم شعیب کے کہنے پر چلوگے تو دین دنیا دونون برباد جاوینگے دنیا کی بربادی یہ تہی کہ بسبب پورا تولنے ناپنے وترک تطفیف کی نقصان مایہ ہوگا سو اس کہنے پر زلزلہ یا صیحہ آیا یا شروع مین صیحہ تہا آخر مین زلزلہ ہو گیا اسلیے اسناد انکی ہلاک کی کبھی طرف سبب قریب کی فرمائی اور کبھی طرف سبب بعید کے بہرحال تینون عذاب مذکور انکے لیے مجتمع ہو گئے وہ مر کر رہگئے قصہ صالح علیہ السلام مین تفسیر اسکی گذر چکی ہے قتادہ نے کہا اللہ نے شعیب کو طرف اصحاب ایکہ اور اہل مدین کے بہیجا تہا ایک دالی بادل سے ہلاک ہوئے مدین والو پر زلزلہ ہوا جبریل علیہ السلام نے ایک ایسی چیخ ماری کہ سب کے سب مر گئے ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ سات دن تک ہوا بند رہی پہر لو چلی سب ہلاک ہو گئے گویا کبھی اون گہرون مین رہے بسے نہ تہے ایک دن بہی وہان اگر نہ ٹہیرے تہے اسطرح عذاب نے انکو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیا وہی خاسر ہوئے نہ شعیب اور انکے ہمراہی فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○ پہر اولٹا پہرا اون سے اور بولا اے قوم بہو نچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کے اور بہلا چاہا تمہارا اب کیا غم کہاؤن نہ مانتے لوگون پر

ف یعنی بعد نزول عذاب کے شعیب علیہ السلام وہان سے چلدیے اور اُن سے بطور تقریع وتوبیخ

تو فرمایا کہ میںنے تو رسالت اپنی ادا کردی تم نے نہ مانا اب میں تمپر کیوں افسوس کروں فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ نکلنا شعیب کا وہاں سے قبل نزول یا بعد نزول عذاب کے سو اتنا یہ دو قول ہیں خبکا ذکر قصہ صالح علیہ السلام میں ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ ہلاک کفار و متمردین پر حزن نہ کرنا چاہیے یہ بات شعیب نے بطور حسرت کے اوں کے عدم ایمان پر کہی تھی اپنے جی کو یوں تسلی دی کہ یہ لوگ سبب کفر کے لائق حزن نہیں ہیں ابن عباس نے کہا ہے مسجد حرام میں دو قبریں ہیں ایک اسمعیل کی دوسری شعیب کی اسمعیل کی قبر حجر میں ہے شعیب کی قبر مقابل حجر اسود کے ہے وہب بن منبہ کہتے ہیں شعیب مکہ میں آکر مرے اذکو ہمراہ مومنین بھی آئے اون سب کی قبور غربی کعبہ میں ہیں درمیان دار الندوہ اور باب بنی سہم کے ہمارے حضرت صلعم جب حج کرتے شعیب کی زیارت کرتے فرماتے وہ خطیب الانبیا تھے اپنی قوم سے بہت شایستہ سنجیدہ گفتگو کرتے تھے قوم نے جب اون کو جھٹلایا رجم و اخراج بلد کا ڈر سنایا اللہ پر سرکشی کی تو عذاب یوم الظلہ آیا اخرجہ ابن ابی حاتم و الحاکم عن یعقوب ابن ابی سلمۃ مرفوعا وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء

لعلھم یضرعون ○ ثم بدلنا مکان السیئۃ الحسنۃ حتی عفوا وقالوا قد مس اٰبآءنا الضراء والسراء فاخذناھم بغتۃ وھم لا یشعرون ○ نہیں بھیجا ہمنے کسی بستی میں کوئی نبی کہ نہ پکڑا اوہاں کے لوگوں کو سختی و تکلیف میں شاید وہ گڑگڑاویں پھر بدل دی ہمنے برائی کیجگہ بھلائی جب تک کہ بڑھ گئے اور کہنے لگے پہونچتی رہی ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی پھر پکڑا ہمنے انکو ناگہان اور وہ خبر نہ رکھتے تھے ف بندوں کو دنیا میں گناہ کی سزا پہونچتی رہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ سر سے اگیا تو یہ اللہ کا بھلاوا ہے پھر پڑے ہلاک کا جیسے زہر کھایا اوگل دی تو امید ہے اور اگر بچ گیا تو کام آخر ہوا انتہے ابن کثیر کہتے ہیں اللہ نے خبر دی حال سے اگلی امتوں کے کہ ہم نے اونکی پاس رسول بھیجکر اونکو جانچا تھا باسا سے مراد اسقام و امراض ہیں ضراء سے مراد فقر و حاجت ہے یہ جانچ اسلیے تھی کہ وہ دعا و خشوع و ابتہال کریں کشف نوازل چاہیں عاجزی و زاری ظاہر کریں پھر انکا حال بدلدیا آسودگی دی یہ بھی ایک امتحان تھا مرض و سقم کے عوض صحت و عافیت بخشی فقر و حاجت کے عوض آسودگی و تونگری دی تاکہ شکر ادا کریں احسان مانیں لیکن جب انکو کثرت اموال و اولاد کی ہوئی تو یہ کہنے لگے کہ خصوصیت ضرار و باسا کی کچھ ہمارے ساتھ نہیں ہے یہ حالت ہماری آبا پر بھی گذر چکی ہے اللہ نے اس کہنے پر یکایک انکو پکڑ لیا وہ بے خبر رہے مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے انکو دونوں طرح پر آزمایا صحت و سقم سے اور فقر و غنا سے

لیکن وہ کسی حال مین بھی متضرع منیب نہ ہوے بلکہ اپنے حال کی یون تاویل کرنے لگے کہ یہ کچھ نئی بات نہین ہے گردش زمانے کی ہے کبھی یون ہوتا ہے کبھی یون اللہ کے حکم کو نہ سمجھے نہ اللہ کی آزمایش کو بوجہ بخلاف حال ہونیکے کہ وہ حالت سراء مین اللہ کا شکر بجا لاتے ہین حالت ضراء مین صبر کرتے ہین جیسا کہ صحیحین مین آیا ہے عَجَبًا لِّلْمُؤْمِنِ لَا یَقْضِی اللّٰهُ لَهٗ قَضَاءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَّهٗ اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ سو مومن اللہ کی ابتلا کو ضراء مین سمجھ جاتا ہے اسی لیے حدیث مین آیا ہے ہمیشہ ملا مومن کو لگی رہتی ہے یہانتک وہ اپنے گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلتا ہے منافق کی مثال جیسے گدھا وہ نہین جانتا کہ اوسکو گدھے والے نے کیون باندھا کیون چھوڑا بہرحال اللہ نے ناگہان اُنکو پکڑ لیا اور وہ اپنے حال مین غافل تھے حدیث مین آیا ہے موت ناگہان رحمت ہے واسطے مومن کے اور افسوس کی گرفت ہے واسطے کافر کے فتح البیان مین کہا ہے جو کوئی نبی جس کسی گاؤن مین آیا ہے ہمنے اوس جگہ کے لوگون کو باساء وضراء مین پکڑا کہ شاید وہ تضرع و تذلل کرین استکبار و تکذیب کرنا انبیا کی چھوڑ دین اس حکایت سے غرض ڈرانا ہے قریش کا کہ وہ کفر و تکذیب سے باز آئین پھر یہ ذکر کیا کہ ہمنے اہل قری کے عوض سیئہ کو حسنہ و تا تکلیف کو آرام سے بدل دیا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اہل معاصی کو کبھی شدت ہوتی ہے کبھی رخاء یہ ایک طرح کا استدراج ہے ساتھ انکی اسی لیے جب وہ لوگ مال و اولاد مین بڑھ گئے تو کہنے لگے پہلے ہم تکلیف مین تھے اب ہم آرام مین ہین بعنے یہ ایک زمانے کی قدیم چال ہے سلف خلف مین یون ہی ہوا آیا ہے یہ کچھ اللہ کیطرف سے امتحان نہین ہے اس شدت وعناد و قوت و تمرد و عتو پر اللہ نے اُنکی عقوبت مین جلدی کی مہلت ندی یکایک اون کو پکڑ زیر و زبر کر ڈالا تراخی امہال کا نہ دیا اسلیے تھا کہ اُنکی حسرت بڑھ جاوے جو کوئی تخصر اس قصے کو سنے وہ متنبہ ہو عبرت پکڑے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور کبھی بستیون والے یقین لاتے اور بچ چلتے تو ہم کھولدیتے اوپر خوبیان آسمان و زمین سے لیکن جھٹلانے لگے تو پکڑا ہمنے اون کو بدلا اُنکی کمائی کا اب کیا نڈر ہین بستیون والے کہ آ پہونچے اوپر آفت ہماری رات ہی بیخبر سے تو ہین باندر

ع ۱۲

ہین سو تیسون وے کہ آہیو پچھو انپر آفت ہماری دن ٹچہے جب کہیا تہ ہون کیا تدر ہوے اللہ کے داؤسے سو نڈر نہین اللہ کے داؤسے مگر جو لوگ خراب ہون گے ف اس آیت مین خبر دی ہے حال سے اہل قری کے جنکے پاس رسول بہیجے تہے مگر اونہون نے اُنکی بات نہ منی کقولہ تعالی فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ یعنے کوئی ایسا گاؤن اور شہر نہین ہے جہان کے سارے لوگ ایمان لائے ہون مگر قوم یونس علیہ السلام کہ وہ بعد معاینہ عذاب کے ایمان لے آئے کما قال تعالی وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا الخ وقال تعالی وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ الآیۃ پھر فرمایا کہ اگر گاؤن والے ایمان لے آئین دل سے یقین کرین رسولون کو سچا جانین انکی راہ پر چلین طاعات بجالائین محرمات ترک کردین تو ہم اونپر آسمان و زمین کی برکتین کھولدین آسمان سے پانی برسے زمین سے پیدا دار ہو لکن اونہون نے یہ کام نہ کیا بلکہ رسولون کو جھٹلایا آخر بسبب اون آثام و محارم کے عذاب مین گرفتار ہو کر ہلاک ہوگئے پھر اللہ نے مخالفت اوامر و تجری علی الزواجر سے ڈرایا اور کہا کیا اہل قری اس بات سے امن مین ہین کہ رات کو یا دن کو سوتے ہوئے یا کھیلتے ہوئے ہمارا عذاب اُنکو پکڑلے مراد حالت غفلت و شغل ہے کیونکہ اللہ کے مکر سے امن مین ہو جانا خراب لوگون کا طریقہ ہے حسن بصری نے کہا ہے سو من طاعات بجالاتا ہے اور خوف دور رکھتا ہے فاجر گناہ کرتے ہین اور امن مین ہین فتح البیان مین ہے کہ مراد فتح برکات سے سارے خیرات و انعام و ارزاق و امن و امان آفات سے ہین یہ سب اللہ کا فضل و احسان ہے استفہام واسطے تقریع و توبیخ و انکار کے آیا ہے عذاب کبھی رات کو آتا ہے حالت غفلت و بیخبری مین کبھی دن کو حالت لہو و لعب مین لعب سے وہ کام مراد ہین جنمین کچھ فائدہ نہین ہوتا ہے مراد اللہ کے مکر سے اللہ کا عقاب و عذاب ہے کفر و فسق پر شبلی نے کہا اللہ کا مکر یہ ہے کہ اون کو اونکے حال پر چھوڑ دی جو کچھ وہ کرتے ہین اونکو مکر کرنے دے أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ○ کیا سوجھہ نہین آئی اُنکو جو قائم ہوتے ہین ملک پر پیچھے وہان لوگ جاکر کہ ہم چاہین تو اُنکو پکڑین اونکے گناہ پر اور ہم مہر کرتے ہین اونکے دل پر سو وہ نہین سنتے ف ابن عباس نے کہا کیا اُنپر یہ بات نہین کھلی کہ ہم چاہین تو پکڑ لین اُنکو اُنکے ذنوب پر یہی قول مجاہد وغیرہ

ف یہ جملہ بھی اسی آیت پر معطوف ہے یعنی نہین ہوا ان کو یہ بات ظاہر کہ ہم چاہین تو پکڑ لین انکو اونکے گناہون پر اور یہ بھی ہوا کہ ہم مہر کرتے ہین اونکے دل پر سو وہ نہین سنتے اور یہ بھی ہوا کہ ہم مہر کرتے ہین اونکے دل پر سو وہ نہین سمجھتے ۱۲

کا ہے ابن جریر کہتے ہین کیا یہ بات اون پر ظاہر و روشن نہین ہوئی جو خلیفہ ہوے ہین زمین مین بعد ہلاک اوس قوم کے جو پہلے اون سے زمین کے خلیفے تھے اور اب یہ بھی اونھین کی چال پر چلتے ہین اونھین کے سے کام کرتے ہین اپنے رب پر سرکش ہین ہم چاہین تو جو گت اون کی کی تھی وہی گت انکی بھی اون کے گمان ہون پر کر دین انکے دلون پر مثل اون کے مہر لگا دین یہ نصیحت سنین نہ تذکیر و کہذا قال تعالی اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ وَقَالَ اَوَلَمْ يَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیۃ وَقَالَ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا اپنے کیا تو دیکھتا ہے اون مین سے کسی شخص کو یا سنتا ہے اون کی آواز و قال تعالی اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ وقال تعالی بعد ذکر اہلاک عاد فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وقال تعالی وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ وقال تعالی وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ وقال تعالی فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وقال تعالی وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ان آیتون کے سوا اور بہت سی آیتین ہین جو دلیل ہین حلول نقمت بر واسطے اعدا کے حصول نعمت بر واسطے اولیا کے ان آیات سے

ثابت ہوا کہ بڑا سبب ہلاک قوم کا دو امر ہوتے ہین ایک تکذیب و استہزا رسانہ رسول خدا کے دوسرے کثرت ذنوب اور غفلت تذکر حالات ماسبق سے جو قوم ہلاک ہوئی وہ انہین دو باتون سے ہوئی گناہون مین مبتلا رہے خواہ وہ گناہ کبیرہ تھے یا خود شرک و کفر تہا رسولون کی بات نہ سنی حالانکہ اگلی امتین ان پچھلی امت سے زور و زر و گہر و در مین بہت بڑہکر تہین کسی قوم کو یہ گمان نہا کہ ہمارا زوال نہ ہوگا کوئی قوم بڑی ہوشیار بیدار چالاک و شاطر تھی اللہ نے فرمایا کہ اونکی وہ شنوائی بینائی ہوشمندی کچھ کام نہ آئی تم کو تو دسواں حصہ بھی اون کے کان آنکھ دل کا نہین دیا گیا ہے تم کس گہمنڈ مین پڑے ہو کہین تمہارا حال مثل اون کے نہ ہو جاوی کہ گہراوند ہے پڑے ہوئے ہین کنوین بے پانی ہو رہے ہین بڑے ضبوط محل اوجڑ گئے ہین یہ انجام اونکے اثام و تکذیب رسل کرام کا ہوا اگرچہ اونکی تکذیب حیات رسل مین تہی لکن اس تکذیب مین حالت حیات و حالت ممات دونون برابر ہین اب جو کوئی تکذیب خاتم رسل کی کرتا ہے وہ شخص اور وہ آدمی جس نے حیات نبوی مین اونکی تکذیب اس طرح پر ہو کہ انکار نبوت کرے یا اس طرح پر کہ بعد اقرار رسالت عمل بالحدیث سے منکر ہو محدثین پر استہزا کرے یہی حال عمل معاصی کا ہے کہ جیسا اوس عہد سعادت مہد مین حکم گناہ کا تہا وہی حکم اب بہی باقی ہے جس عذاب کے مستحق گناہون پر حیات رسل مین تھے وہی استحقاق اب بہی باقی ہے گو عذاب ظاہر نہ آوے لکن اگر ذرا غور کرین عقل و ہوش سے کام لین وعظ و ناصح کی بات سنین تو سمجھ لین کہ اب بہی عذاب الٰہی کسی نہ کسی قالب مین وقت کثرت ذنوب کے آتا رہتا ہے جو موجب ہلاک ایک قوم کا ہوتا ہے جیسے غلبہ کفار کا اہل اسلام پر ذلت و محتاجی مسلمانون کی قحط کا ہونا زکوۃ نہ دینے سے وبا کا آنا زنا کاری کی وجہ سے بے برکتی بسبب سود خواری رشوت ستانی کے تباہی دنیا کی ماں باپ کی نافرمانی کرنے سے غرضکہ اللہ کی نقمت اوس کے اعدا پر اور اسکی نعمت اولیا پر ہمیشہ جاری ہے ف فتح البیان مین کہا ہے ہدایت کے معنے اسجگہ تبیین کے ہین مراد وارثین ارض سے یہان اہل مکہ ہین اہل سے مراد شیر سابقین ہین مطلب یہ ہے کہ جسطرح ہمنے سورثین کو ہلاک کر دیا تہا اسیطرح وارثین کو بہی ہلاک کر سکتے ہین جسطرح اون کے دلون پر مہر لگائی تہی اسیطرح انکے دلون پر بہی مہر لگا سکتے ہین یہ تو خبر امم ہالکہ کو سننے تک نہین ہین پہر اون اخبار مین تدبر و تفکر کرنے کا اور اون سے عبرت پکڑنے کا کیا ذکر ہے تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا

ف کسی زمانہ کے خراب ہونے کا سبب

لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ
مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ یعنے ہمنے ان میں کہ سنائی ہمن ہم تجھ کو کچھ احوال انکا
اور انکے پاس پہونچکر اون کے رسول نشانیان لیکر پہر ہرگز نہ ہوا کہ یقین لاویں جو بات پہلے جھٹلا
چکے یون مہر کرتا ہے اللہ منکروں کے دل پر اور نہ پایا ہمنے اون کے اکثرون میں نباہ اور اکثر اون میں
پائے بے حکم ف اللہ نے اپنے نبی کو پہلے خبر دی قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب کی اور یہ بات
سنائی کہ ہمنے اون امتون کے کفار کو ہلاک کیا مومنون کو بچایا رسولون کی زبان پر حق واضح سنایا
حجت ظاہر کردی عذر تمام ہوا اب اس آیت پاک میں کہا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اخبار قری جو
ہمنے تم کو سنائی ان سب اہل قری کے پاس ہمارے رسل دلائل بینات حجج واضحات لیکر آئے تھے کما
قال تعالی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وقال تعالی تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ
مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ پہر فرمایا پہلا وہ کب ایمان لانیوالے تھے
اور پہر جو کہ رسول لائے کیونکہ وہ تو اول ہی تکذیب حق کر چکے تھے ابن کثیر نے کہا یعنی ابن عطیہ نے ذکر
کیے ہین یہ سنے متوجہ حسن ہے کقولہ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ
اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ الآیۃ اسی لیے اس جگہ یون فرمایا کہ یون ہی مہر کرتا ہے
اللہ دلون پر کفار کے جو امتین گذر چکی ہین اکثراون میں بد عہد لوگ تھے جو اپنے قرار پر قائم نہ رہے مراد
عہد سے یہان وہی عہد توحید الوہیت وربوبیت ہے جو اون سے عالم ذر میں لیا گیا تھا جبکہ وہ اصلاب
آبا میں تھے اور انہون نے اقرار کر لیا تھا کہ ہمارا رب ومالک ایک تو ہی ہے نہین ہے کوئی معبود مگر تو اس بات
کی گواہی اپنی جانون پر دیکر مقر ہوکر تارک عہد اور منکر اقرار ومخالف حق ہوگئے بلا کسی دلیل وحجت
کے عقل ونقل وفطرت سلیمہ سے اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو پوجنے لگے سارے رسول اول سے تا آخر اسی لیے
آئے کہ انکو اس حرکت بے برکت سے باز رکھین مگر وہ باز نہ آئے صحیح مسلم شریف میں آیا ہے یَقُوْلُ اللّٰهُ
اِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ
عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندون کو موحد پیدا کیا تھا شیطانون نے
آکر انکو اونکے دین سے بہکا دیا جو چیزین میں نے اون کے لیے حلال کی تھی اونہون نے اوسکو اوپر
حرام کر دیا صحیحین میں مرفوعا آیا ہے کُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ اَوْ

وبحسبانہ الحدیث یعنی ہر بچہ فطرت توحید پر پیدا ہوتا ہے اللہ کا ایک معبود برحق ہونا سمجھے ہوئے آتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا دیتے ہین غرضکہ حالت اصلی اور کیفیت فطری ہر بشر کی یہی توحید الٰہی ہے شرک وکفر طفیلی وضیاطین سے حاصل ہوتا ہے قال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون سمجھ لو کہ توحید رب العالمین پر سارے رسولون کا اجماع ہوچکا ہے وقال تعالیٰ واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الٰہۃ یعبدون یعنے اس اجماع کی تصدیق تو چاہے تو سب اگلے رسولون سے کرلے کوئی رسول بھی تو یہ بات نکہیگا کہ سوای رحمن کے کوئی اور معبود بھی کبھی لائق عبادت کے تھا وقال تعالیٰ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت مراد طاغوت سے ہر معبود باطل ہے کوئی شے ہو کہین ہو اس طرح کی اور بہت سی آیتین ہین ابی بن کعب نے کہا دن اقرار میثاق کے اللہ پاک کے علم مین یہ بات تھی کہ وہ لوگ ایمان لانیوالے نہین ہین یعنے اگرچہ اس دم اقرار کرتے ہین یہی قول ربیع بن انس کا بھی ہے اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے سدی نے کہا وہ پہلے سے تکذیب کرچکے ہین دن میثاق کے ابن بردسی سے ایمان لاتے ہین مجاہد نے کہا یہ مثل اس آیت کے ہے وکانوا یودون لو تدہن الخ ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ یہ حکایت حال قریے کی واسطے تسلی رسول خدا وصحابہ وتحذیر کفار قریش وغیرہم کی فرمائی ہے اون قری کے اخبار تو بہت کچھ ہین یہان اوتنا ہی قصہ کہا جس مین ذکر تھا کیون کہ وہ لوگ کثرت نعمت وطول مہلت کی وجہ سے غرور مین پڑگئے تھے سمجھے کہ ہم حق پر ہین اللہ نے حضرت کی قوم کو ڈرایا کہ تم انکے سے اعمال سے بچو اون کے پاس رسول آئے تھے توحید لائے تھے مگر وہ اون پر ایمان نہ لائے اس لیے کہ اون رسولون کے آنے سے پہلے تکذیب توحید کرچکے تھے اب انکو آنے پر بدستور کفر پر مستمر رہے طغیان کو نہ چھوڑا طاعوت سے منہ نہ موڑا رسولون کا آنا کچھ مؤثر نہ ہوا جیسے وہ پہلے تھے اب بھی اوسی حال پر جمے رہے اوسی چال پر چلے یہ مطلب ہے کہ وہ اب بعد ہلاک بھی ایمان نہ لائینگے اگر ہم اونکو زندہ بھی کردین اسلیے کہ پہلے جھٹلا چکے ہین یا یہ مراد ہے کہ معجزات مانگتے جب دیکھتے تو ایمان نہ لائے اسلیے کہ دیکھنے سے پہلے مکذب تھے معنے اول اولی ہین معنے تکذیب کے قبل آمد رسل یہ ہین کہ جاہلیت ہین جب سنتے کہ رسول آئے تھے کتابین اوتری تھین تو اس جنس کی تکذیب کرتے طبری نے کہا اولی اقوال مین قول ابی وربیع ہے کہ اللہ کے علم مین جو منکر ٹھیر چکا ہے وہ کبھی ایمان نہ لائے گا سو اللہ دل پر کفار کے اسطرح کی مہر شدید لگا دیتا ہے پھر کوئی ترغیب ترہیب اون مین اثر نہین کرتی وہ ہر حال مین عنداللہ کفر ہی مین رہتے ہین

عہد بھی کیون نہو عالم ذر کا یا اور کچھ اون مین تو اکثر ایسے ہی ہین جو طاعت سے باہر ہین فاسق ناقض عہد و بے ہین
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ○ پھر بھیجا ہمنے اُن کے پیچھے موسی کو اپنی نشانیان دیکر فرعون اور اُسکے سردارون کے پاس پھر زبردستی
کی اونکے سامنے سو دیکھہ آخر کیسا ہوا حال بگاڑنیوالون کا **ف** یعنے بعد نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب کے
موسی آئے حجج و دلائل روشن پاس فرعون بادشاہ مصر کے لائق اوسکے ارکان دولت اعیان سلطنت کے اُو
براہین درخشان کا انکار کیا یہ اُنکا ظلم و عناد ہوا کقولہ تعالی وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا مفسدون سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے لوگون کو اللہ کی راہ سے روکا رسولون کو جھٹلایا سو تو اے
پیغمبر اون کے انجام پر نظر کر کہ ہمنے اُنکو ساتھہ کیا کیا سامنے موسی اور قوم موسے کے اون سب کو اول سے تا آخر
غرق کر دیا یہ فعل بلغ تہا وبال ذکال مین واسطے فرعون اور اُسکی قوم کے اور اشفی تہا واسطے قلوب اولیائے
اللہ یعنے موسی اور اُنکی قوم کے جو موسی پر ایمان لائے تہے **ف** فتح البیان نے کہا زبان قبط مین مارینیز
پانی کو موہ کہتے تہے درخت کو ساآبو لتے تہے موسی کو پانی و شجر کے بیچمین پایا تہا اسلیے اون کا یہ نام رکہا سو سے
علیہ السلام کی عمر ایک سے بیس برس کی ہوئی اُنکے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے درمیان مین چار سو برس
کا فاصلہ تہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سات سو برس کا تفاوت تحریر مین اسیطرح کہا ہے واللہ اعلم آیات
سے مراد نشانیان ہین جیسے ید بیضا عصا و نحوہا معلوم ہوا کہ نبی کے ہمراہ کسی آیت و معجزے کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ
غیر نبی سے ممتاز ٹہیرے ورنہ قبول کرنا اُسکے قول کا قبول کرنے قول غیر سے اولی نہوگا ہرایک نے مصر کا لقب
بعد عمالقہ کے فرعون ہوتا تہا جیسے بادشاہ فرس کو کسری بادشاہ روم کو قیصر بادشاہ حبشہ کو نجاشی بادشاہ
تاتار کو خان بولتے ہین فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تہا یہ بادشاہ تہا قوم قبط کا جو مصر مین رہتی تہی
کنیت اسکی ابو مرہ ہے یا ابو العباس اس فرعون موسی سے پہلے ایک اور فرعون تہا بھائی اوسکا اوس کا
نام قابوس تہا اوسکا ذکر قرآن پاک مین نہین آیا ہے مجاہد نے کہا فرعون پارسی تہا اصطخر کا رہنے والا
ابن لہیعہ نے کہا ابنای مصر مین سے تہا ابن اسکد کہتے ہین فرعون تین سو برس جیا علی بن ابی طلحہ نے کہا ہے
وہ قبطی ولد الزنا تہا سات بالشت کا النباحسن نے کہا ایک علج تہا ہمان سے ابن بحر نے کہا چار سو تین تک
جیا کبھی سر مین درد تک نہوا ملا سے مراد اشراف قوم ہین اگرچہ رسالت عام تہی اسلیے کہ ماعدای شرفا عنہم
اتباع کے ہوتے ہین مراد ظلم سے اس جگہ کفر ہے اسلیے کہ وہ منکر و کافر تہے اون آیات کی جنکو موسی لائے

ہ
موسی کا فرعون کے پاس جانا اور اُسکو اور اُسکی قوم کو دعوت دینا
فرعون اور اُسکی قوم کا موسی کی نبوت سے انکار کرنا
موسی کا فرعون کے سامنے معجزے دکہانا

اللہ نے اُن کا نام مفسد رکھا اس لیے کہ کفر و تکذیب اقسام انواع فساد ہی اپنی جان پر بھی کفر کیا اور دوسروں پر بھی کہ
اون کو ایمان لانے سے روکتے تھے وَقَالَ مُوسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى
اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ
كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا موسی نے اے فرعون میں بھیجا ہوا ہون جہان
کے صاحب کا قائم ہون اسپر کہ نہ کہون اللہ کیطرف سے مگر جو سچ ہے کہ لایا ہون تمہارے پاس نشانی تمہارے رب
کی سو رخصت دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بولا اگر تو آیا ہے کچھ نشان لے کر تو وہ لا اگر تو سچا ہے ف اللہ
پاک نے اس آیت پاک میں خبر دی ہے اوس مناظرے کی جو موسی اور فرعون سے ہوا تھا اور موسیٰ نے اوسکو بیان حجت
و اظہار آیات بینات سے سامنے اوسکی قوم قبط کے قائل کر دیا لاجواب بنا دیا کہ اس لائق ہی فرعون مجھکو اُس نے
بھیجا ہے جو ہر شے کا خالق مالک ملیک ہے مجھکو یہ بات لائق نہیں ہے کہ میں سوا اسے سچ کے اللہ پر کچھ اور بات
کہون حقیق یعنے جدیر و حری ہے بعض نے کہا یعنے حریص ہے اہل مدینہ کہتے ہیں یعنے واجب حق ہے یعنے مجھپر
لازم ہے کہ جو بات طرف سے اللہ کے کہون وہ حق و صدق کہون اسلیے کہ میں اُسکی عز و جلال و عظمت و شان
کو خوب جانتا پہچانتا ہون بینہ سے مراد حجت قاطعہ ہے جو دلیل تھی صدق موسی پر موسے نے فرعون سے
کہا کہ تو بنی اسرائیل کو اپنی قید و قہر سے چھوڑ دے وہ جائین اور تیرے اور اُنکے رب کی عبادت جانے ہیں
اسلیے کہ یہ سلالہ میں ایک نبی کریم کے جنکا نام یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل الرحمن تھا اور اسرائیل
یعقوب تھا فرعون نے کہا نہ میں تیری تصدیق کرتا ہون نہ اُنکی رہائی میں تیرا کہنا مانون گا اگر کچھ نشان لائے
ہو تو لاؤ دکھاؤ ف فتح البیان میں ہے موسے علیہ السلام نے دست ید بیضا معجزات دادخال رُدعت
کی عنوان کلام یہ کہا کہ میں رب العالمین کا رسول امین ہون سو جو کوئی ایسے شخص کیطرف سے آوے جو سارے
جہان کا مالک ہو اوسکی بات قبول کرنا ضرور ہے جسطرح کوئی قاصد یا وکیل کسی بادشاہ کا نزدیک اوسکی
رعیت کے جاتا ہے تو وہ یہی بات کہتا ہے کہ مجھکو بادشاہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے پھر حکایت سفارت و
بیان وکالت کرتا ہے اسمیں ایک بڑی عظمت و ہیبت ہوتی ہے پھر فرعون سے کہا کہ تو بنی اسرائیل کو آنا کرنے
یہ اپنے وطن ارض مقدسہ میں جا کر رہین بسین یہ اسلیے کہا کہ فرعون نے اون کو غلام بنا کر رکھا تھا وطن
جانے سے روک رکھا تھا وجہ اُنکی سکونت کی مصر میں یہ تھی کہ اسباط اولاد یعقوب نزد ایک اپنے بھائی یوسف
کے آئے تھے مصر میں رہ پڑے نسل جاری ہوئی بعد وفات یوسف علیہ السلام فرعون نسل اسباط پر غالب

ہوگیا اونکو اپنا بندہ بناکر اون سے مشکل کام اور دلیل اعمال لینا شروع کیا موسی علیہ السلام نے چاہا کہ اون کو قید فرعون سے رہاکر اوین ارض شام کو جو وطن اصلی اونکے آبا کا تھا لیجاوین سو اسنے ہاتھ سے موسیٰ کے یہ کام کرادیا واللہ اعلم حسبدن یوسف مصر مین آئے اور موسیٰ مصر مین داخل ہوئے دونون کے بیچ مین چار سو برس کا فاصلہ ہوا جب فرعون نے موسیٰ سے نشان طلب کیا تو موسی نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالدی فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ تب ڈالا اپنا عصا تو اوسیوقت ہوا وہ اژدہا صریح اور نکالا اپنا ہاتھ تو اوسیوقت وہ سفید نظر آیا دیکھنیوالون کو ف ابن عباس نے کہا نرسانپ ہوگیا یہی قول سدی وضحاک کا ہے حدیث الفتون مین ابن عباس سے آیا ہے کہ وہ عصا ایک اژدہا عظیم بن گیا منہ پھاڑکر طرف فرعون کے لپکا اوسنے جو دیکھا کہ اوسکی طرف آتا ہے تخت سے اوترکر بھاگا موسی علیہ السلام سے استغاثہ کیا کہ مجھے اس سے بچاؤ اونھون نے بچادیا قتادہ نے کہا ایک بڑا اژدہا برابر ایک شہر کے ہوگیا سدی نے کہا شعبان کہتے ہین نرسانپ کو جو منہ پھاڑے ہوئے نیچے کا جبڑا زمین پر اور اوپر کا فصیل محل پر رکھے ہوئے ہو اور شعبان نے جب منہ طرف فرعون کے کیا تو فرعون ڈرکر بھاگا حدث کردیا ورنہ پہلے اسسے کبھی حدث نہ کیا تھا کہا اے موسی اسکو پکڑلے مین تجھپر ایمان لایا بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ کردونگا جب موسی نے اوسکو اوٹھالیا تو وہ عصا ہوگیا ابن عباس سے بھی اسی طرح مروی ہے نَزَعَ یدہ سیدھا ہاتھ جیب مین ڈالکر باہر نکالا وہ حدا ہر کیطرح چمکنیوالا نہ برص تھا نہ مرض کما قال تعالی وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ حدیث الفتون مین آیا ہے مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ یعنی مِنْ غَيْرِ بَرَصٍ پھر جب جیب مین ڈالا تو اگلی رنگت پر ہوگیا یہی قول مجاہد وغیرہ کا ہے ف فتح البیان مین کہا ہے وہ عصا حیہ عظیمہ بن گیا کسی طرح کا ہوگا اوس کے اژدہا ہونے مین باقی نرہا دوسری آیت مین اوسکو جان فرمایا ہے جان کہتے ہین چھوٹے سانپ کو جمع درسیان دونون آیتون کے اس طرح پر ہے کہ علم جثہ مین تو اژدہا تھا خفت حرکت مین مثل چھوٹے سانپ کے تھا قتادہ نے کہا ہمسے ذکر کیا گیا کہ وہ عصا حضرت آدم علیہ السلام کا عصا تھا جب سو طرف مدین کے چلے تو ایک فرشتہ نے اون کو دیدیا تھا رات کو چمکتا دن کو زمین پر مارتے رزق نکلتا بکریون کو اوس سے ہانکتے جب پاس فرعون کے آئے صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھے کمنی ٹیک تھا اوس عصا کا نام ماشا تھا سیدھا ہاتھ جیب سے یا بغل کے نیچے سے نکالا وہ چمکنے لگا قرآن مین جیب ہی کا لفظ آیا ہے ابن عباس نے کہا اوس کی چمک سے لوگون کی چمک جاتی رہی اوندھے منہ گر پڑے بعض نے کہا اوسکی چمک سورج کی چمک پر بھی غالب

تھی موسی گندم گون تھے انتہے قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۝ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ
أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝ بولے سردار فرعون کے یہ بیشک کوئی پکا جادوگر ہے نکالا چاہتا ہے تم کو
تمہارے ملک سے اب تم کیا مشورت دیتے ہو ف ملا سے مراد جمہور سادات قوم فرعون ہیں جو موافق فرعون تھے
جب دن کا ڈر گیا اور فرعون تخت پر بیٹھا اور اس نے حضرت موسی کو جادوگر ٹھیرایا تو سب نے اوسکے قول سے اتفاق
کیا قال تعالی وَأُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ف فتح البیان میں
کہا ہے کہ ملا نے موسی کو کثیر العلم بالسحر ٹھیرایا کہا یہ شخص نظر بندی میں بڑا دانشمند ہے لوگوں کی آنکھ میں عصا کو اژدہا
کر دکھایا اس جگہ بہ نسبت اس قول کی طرف ملا کے کی اور سورۂ شعراء میں حاف فرعون کے معلوم ہوا کہ سب نے
مع فرعون یہی بات کہی تھی اسلیے سب کیطرف یہ نسبت صحیح ہو سکتی ہے خطاب ملا کا قبط کو تھا ارض سے مراد
مصر ہے فرعون نے ملا سے مشورہ لیا کہ کہو اب کیا کریں یا ملا نے فرعون سے حکم مانگا کہ اسکے ساتھ کیا کرنا
چاہیے صیغہ جمع کا بطور تعظیم کہا اولی قول اول ہے بدلیل آیۂ مابعد قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ إِلَى الْمَدَائِنِ
حَاشِرِينَ ۝ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝ بولے ڈھیل دے اوسکو اور اسکی بھائی کو اور بھیج پرگنوں میں نقیب
کہ لاویں تیرے پاس جو ہو پکا جادوگر ف ابن عباس نے کہا اَرْجِہ بمعنے اَخِّرْہُ ہے قتادہ نے کہا بمعنے
اِحْبِسْہُ ہے مدائن سے مراد اقالیم ہیں یعنے جو شہر تیرے قبضہ حکومت میں ہیں اون میں آدمی بھیجکر جادوگروں
کو جمع کراوس زمانے میں جادوگر بہت تھے اور ظاہر تھے کسی کو یہ اعتقاد تھا کہ موسی علیہ السلام جو بات لائے
ایسی شعبدہ ہے کسی کو یہ وہم تھا کہ جادو ہے اسی لیے جادوگروں کا جمع کرنا واسطے مقابلہ موسی کے قرار دیا کہ
وہ بھی بمقابلہ بینات موسی کی نظیر لائیں کما قال تعالی عن فرعون حیث قال أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ
أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا
أَنْتَ مَكَانًا سُوًى قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ
ثُمَّ أَتَىٰ ف فتح البیان نے کہا ارجاء بمعنے تاخیر ہے جس نے کہا بمعنے حبس ہے وہ قول ضعیف ہے یا رجاء
سے مشتق ہے یعنے موسی کو علم و امید دینی چاہیے یہی قول ہے سبز کا مدائن جمع ہے مدینے کی مراد تھم ہیں سر
زمین مصر کے لفظ حٰشِرِیْنَ بمعنے جامعین ہے یعنے اُن شہروں میں جتنے ساحر ملیں سب کو جا کر لے آویں وہ
موسی سے مقابلہ کریں وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۝ قَالَ نَعَمْ
وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ آئے جادوگر فرعون کے پاس بولے ہماری کچھ مزدوری ہے اگر ہم غالب ہوئے بولا ہاں

ف اور کہا ملا نے فرعون کے
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر
ف ملا نے فرعون کے پاس آکر

اور تم پاس لاکر دو گے ف فرعون نے سحرہ سے وعدہ کیا کہ میں تم کو عطائے جزیل دون گا اور اپنا مقرب بناؤن گا
اگر تم موسیٰ کو ہرا دو گے ف فتح البیان میں ہے کلمہ سلف مختلف ہے تعداد سحرہ میں ابن عباس نے کہا ستر
جادوگر آئے صبح کو ساحر تھے شام کو شہید ہوگئے بعض نے کہا بہتر تھے دو قبط اور ستر بنی اسرائیل یہی قول
مقاتل کا ہے کلبی نے کہا دو آدمی مجوسی شہر نینوی کے معلم سحرہ تھے کعب احبار نے کہا بارہ ہزار تھے ابن
اسحاق نے کہا پندرہ ہزار تھے کسینی کہا ستر ہزار تھے کسینے کہا انیس ہزار تھے بعض نے کہا تیس ہزار تھے
عکرمہ نے کہا ستر ہزار تھے محمد بن منکدر نے کہا اسی ہزار تھے کسی نے کہا اٹھہ لاکھ تھے کسینے کہا نو لاکھ
تھے آخر کہتھین جائزہ وعطا و منزد کو اونہون بسبب غلبہ بابی کے اپنا منزد ٹھیرایا فرعون نے کہا منزد کیا
ہین تم کو منزد بھی دون اور اپنے نزدیک بھی رکھون کلبی نے کہا یعنے سب سے پہلے تمہین میرے پاس آؤ اسکے
پیچھے تمہین میرے پاس سے جاؤ خطیب نے کہا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ ساری خلق نے یہ بات معلوم کر لی
کہ فرعون ایک عبد ذلیل خوار وزار و عاجز ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو جادوگرون سے مدد کیون چاہتا یہی معلوم ہوا
کہ وہ ساحر قلب اعیان پر قادر نہ تھے ورنہ مزدوری کیون مانگتے اسلیے کہ اگر اونکو قلب اعیان پر قدرت
ہوتی تو مٹی کو سونا بنا لیتے مملکت فرعون کے خود مالک بن بیٹھتے ملوک عالم روسائی ممالک بن جاتے
ان آیات سے مقصود آگاہ کرنا انسانون کا ہے ان دقائق پر تاکہ اہل اباطیل کے کلمات واکاذیب پر دھوکا
نہ کہا وین انتہے غرضکہ جب سحرہ نے فرعون سے پیمان اجر لے لیا تو یون کہا قَالُوا يٰمُوسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ
اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ
بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ بولے اے موسیٰ یا تو ڈال ہاتھ ڈالتے ہین کہا تمہین ڈالو پھر جب ڈالا بندہ دین لوگون کی آنکھین
اور آنکھ ڈرا دیا اور کرلائے بڑا جادو ف یہ ایک سبب زدہ تھا یعنے جنگ تھی سحر کی ساتھہ موسیٰ کے کہ پہلے
کون اپنے جادو کو ڈالے کما قال فی الآیۃ الاخری اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ بَلْ
اَلْقُوْا یعنے پہلی تمہین اپنی کارستانی ظاہر کرو اس مین یہ حکمت تھی کہ لوگ اونکی صنعت و بہرجہ و شعبدہ
دیکھہ بھال لین جب تامل کرنے سے اونکے کام مین فارغ ہون تو حق واضح جلی بعد تطلب و انتظار کے آوے
اسکی وقعت نفوس مین زیادہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور نہون نے خیال ابصار مین یہ بات ڈالی کہ اونکے
فعل کی حقیقت خارج مین موجود ہے حالانکہ نری نظربندی و خیال تھا کما قال تعالیٰ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ
عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَ

وَالْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ابن عباس نے کہا سوٹی سوٹی رسیان لمبی لمبی لکڑیان ڈالین وہ دوڑتی ہوئی نظر آنے لگین محمد بن اسحاق نے کہا پندرہ ہزار ساحروں نے صف باندہی ہر ساحر کے ساتھ رسیان لاٹھیان تہین موسی علیہ السلام مع اپنے بھائی کے عصا ٹیکے ہوئے نکلے مجمع سحرہ مین آئے فرعون مع اشراف اہل مملکت کے اپنی مجلس مین تہا سحرہ نے جب اپنا جادو ڈالا تو سب سے پہلے موسی علیہ السلام اور فرعون لعنہ اللہ کی آنکھہ کو نظر بند کیا پہر اورون کی آنکھہ پر اثر ڈالا پہر ہر ساحر نے جو اوسکے ہاتھہ مین تہا رسی یا لاٹھی ڈالدی پہاڑ کی برابر سانپ نظر آنے لگے سارا جنگل اون سے بہر گیا بعض بعض پر سوار نظر آتے سدی نے کہا کچہ اوپر تیز آجادو گر تھے ہر کسی کے پاس موسن و عصا تہا جب ڈالا تو لوگون کی آنکھہ کو جادو کیا سب کو ڈرا دیا قاسم بن ابی بزہ نے کہا فرعون نے ستر ہزار رسے ستر ہزار لاٹھی جمع کی تہی جو چلتی دوڑتی نظر آنے لگی اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ وہ ایک بڑا جادو لے آئے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اونہون نے موسی علیہ السلام کو اختیار دیا کہ تمہاری طرف سے ابتدا ہو یا ہم ابتدا کرین یہ بات ادب کے کہی تہی وہ اپنی جانون پر اعتماد رکہتے تہے کہ وہی غالب ہونگے اگرچہ پیچہے کیون نہ ڈالین موسے علی نبینا وعلیہ السلام نے اونہین کی طرف ابتدا رکہی کچہ پروا اور ڈراون کا نہ کیا اسلیے کہ وہ جانتے تہے کہ یہ جادوگر کبہی رب پر غالب ہونگے نہ اللہ کے ایام کا ابطال کر سکتے ہین غرض کہ جب اونہون نے اپنی رسیان لاٹھیان زمین پر ڈالین تو راہ تمویہ وملمع کاری آنکہون کو صحت اور اک سے متغیر کر دیا کچہ کا کچہ نظر آنے لگا نظر بندی نے خیال کو پہیر دیا اہل شعبدہ اسیطرح کیا کرتے ہین یہی فرق ہے درمیان سحر کے جو کام بشر کا ہے اور درمیان معجزہ انبیا کے جو کام اللہ پاک کا ہے سحر مین قلب اعین صرف ابصار اور اک شی سے ہوتا ہے معجزہ مین قلب اعیان ہوتا ہے شی بفسہ اپنی حقیقت سے منقلب ہو جاتی ہے جیسے عصا موسی کا بیچ مچ سانپ بنکر دوڑنے لگا خطیب نے کہا یہ واقعہ سحرہ کا اسکندریہ مین ہوا تہا یہی قول خازن کا بہی ہے وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَغُلِبُوا
هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۝ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ
وَهَارُونَ ۝ ہمنے حکم بہیجا موسی کو کہ ڈال اپنا عصا تب ہی وہ لگا نگلنے جو سوانگ وہ بناتے تہے تب داؤ پڑا حق کا اور غلط ہوا جو وہ کرتے تہے تب ہارے اوس جگہہ اور پہرے ذلیل ہو کر اور ڈالے ساحر سجدے مین

بولا ہم نے ماما جہان کے صاحب کو جو صاحب ہے ہمارے اور ہارون کا ف اللہ پاک نے خبر دی کہ ہم نے اوس موقف عظیم مجمع فخیم مین اپنے بندہ رسول کو وحی بھیجی حق کو باطل سے جدا کر دکھایا عصا نے سارا جادو اُنکا نگل لیا وہ اوسکو حق جانتے تھے سو باطل نکلا ابن عباس نے کہا عصا کا گذر جس رسی لاٹھی پر ہوا اوسکو چکھہ گیا سحرہ نے جان لیا کہ امر آسمانی ہے سحر نہین ہے سب کے سب سجدے مین گر پڑے ایمان کا اقرار کیا محمد بن اسحاق نے کہا عصای موسی علیہ السلام نے ایک ایک حبل وعصا کو ڈھونڈھکر چٹ کیا وادی مین کوئی امر قلیل وکثیر اون کے سحر کا باقی نہ چھوڑا جب میدان صاف ہو چکا موسی نے اپنا عصا اوٹھا لیا وہ بدستور ہاتھہ مین ایک چوبدستی کیطرح ہو گیا سحرہ نے کہا اگر یہ شخص ساحر ہوتا تو کبھی ہمپر غلبہ نہ پاتا سب سجدے مین گرے رب موسی وہارون پر ایمان لائے قاسم بن ابی بزہ نے کہا سحرہ نے سجدے سے سر نہ اوٹھایا جب تک کہ جنت ونار اور ہر دو کا انجام دیکھہ نہ لیا ف فتح البیان نے کہا ہے جب سحرہ نے اپنا جادو دیکھا تو اللہ نے زبان جبریل علیہ السلام پر پسند یدہ بھیجا کہ اب تم بھی اپنا عصا ڈالدو سیاق قرآن پاک مقتضی اس بات کا ہے کہ القای عصا اور انقلاب اوسکا بصورت مار دو بار ہوا تھا ایک بار پہلے سامنے فرعون کے جسپر گرد اوری جادوگرون کی ٹھیری تھی دوسری بار اس مرتبہ سامنے جادوگرون کے فَاَلْقٰی عَصَاهُ سے بار اول ہے اور یہان بار دوم ان دو بار سے پہلے بھی ایک بار عصا مار بن چکا تھا لیکن اُسوقت سوا حضرت موسی علیہ السلام کے اور کوئی حاضر نہ تھا اوس بار کا ذکر سورہ طہ مین آیا ہے اِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ الی قولہ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی تلقف کہتے ہین پکڑ کر جلدی سے نگلجانے کو افک کہتے ہین کسی شے کو اوسکی صورت سے بدلدینے کو اسی لیے کذاب کو افاک بولتے ہین کیونکہ وہ صحیح بات کو بدل کر باطل کر دیتا ہے سو جو کام اپنی صورت سے پھیر دیا جاتا ہے وہ افک ہوتا ہے اللہ نے فعل سحرہ کو افک فرمایا اسلیے کہ درحقیقت بحقیقت تھا واقعہ مین کذب وزور وتمویہ وتخویف تھا ابن زید نے کہا یہ جماؤ اسکندیہ مین ہوا تھا سانپ کی دم دریا پار تک پہونچی اتنی گز تک سُنہ پھاڑ کر سارے حبال وعصی سحرہ کو نگلنا شروع کر دیا موسی علیہ السلام بچے ہوئے جادوگر جھوٹے پڑے اوس مجمع عظیم مین خوار وزار ہو گئے گویا کسی ملقی نے اون کو سجدے مین گرا دیا یا خود وہ اس معجزے کو دیکھکر ساجد ہوئے ابن عباس نے کہا سحرہ تین سو اونٹ کا بوجھہ لیکر آئے تھے جب عصای موسی نے سارے سحر کو چٹ کر لیا تو سحرہ سجدے مین گر پڑے کہنے لگے ہم ایمان لائے رب العلمین پر پھر اسنے بھی اکتفا نہ کیا جلالکہ یہ بات

لہ جب جادو نے اپنا جادو دکھایا

ملانے کے واسطے جادو کو عصا کا حکم ہوا

کہ ہم موسیٰ ہارون سب ہی دہار دیں گے تاکہ قوم فرعون میں سے کسی شخص کو یہ وہم نہ ہو کہ یہ سجدہ اونہوں نے فرعون کو کیا ہے جسکی الوہیت کے پہلے سے وہ قائل تہے اور زاعی نے کہا وہ سجدہ میں گرے انکو بہشت دکہلادی گئی موسیٰ کا نام پہلے لیا حالانکہ ہارون اُنسے عمر میں بڑے تہے یہ اسلیے کہ رتبہ موسیٰ کا بڑا تہا یا اسلیے کہ لفظ ہارون اوسوقت بطور فاصلے کے واقع ہوئی لہذا سورۂ طٰہٰ میں رَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى فرمایا ہے کیونکہ وہاں فاصلہ یعنی قافیہ لفظ موسیٰ تہے یا سرکردہ نے ایک عبارت بولی تہی اسلیے ایکجگہ فعل بعض کو طرف مجموع کے منسوب کیا دوسری جگہ فعل بعض دیگر کو طرف مجموع کے نسبت کردیا قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ ع ۱۶ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

لیا اوسکو ابہی میں نے حکم نہیں دیا تم کو یہ مکر ہے کہ باندہ لائے ہو شہر میں کہ نکالو یہاں سے اوسکے لوگ سو اب تم جانوگے میں کاٹونگا تمہارے ہاتہہ اور دوسرے پاؤں پہر سولی چڑہاؤنگا تم سب کو بولے ہمکو اپنے رب کے گہر جانا ہے اور تو ہمسے یہی بیر کرتا ہے کہ ہم نے اپنے رب کی نشانیاں جب ہم تک پہونچیں اُنکو مانے کہو ہمپر صبر کرے اور ہمکو مار مسلمان ف یعنی تم ملکر اس فریب سے شہر کی ریاست لیا چاہتے ہو فرعون نے اس تقریر سے لوگوں کو دشمن کیا انتہے ابن کثیر نے کہا جو وعید فرعون نے سحرہ کو ایمان لانے پر ساتہہ موسیٰ علیہ السلام کے سنائی تہی اور جو کید و مکر اپنا لوگوں پر اس کہنے سے کہ تم نے یہ ایک مکر کیا ہے شہر لینے کو ظاہر کیا تہا اللہ نے اوسکی خبر دی یعنے یہ کام تو خاص تمہارے مشورے سے کیا تہا اب تم کیوں اوس سے مکر ہوتے ہو کقولہ تعالےٰ فی الآیۃ الاخری اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ حالانکہ خود فرعون اور ہر عقل والا یہ بات جانتا تہا کہ یہ قول اوس ملعون کا اجہل باجہل ہے اسلیے کہ موسیٰ علیہ السلام نے مدین سے آتے ہی فرعون کو طرف ایمان کے بلایا تہا معجزات باہرہ حجج قاطعہ صدق رسالت پر ظاہر کیے تہے اوسیوقت فرعون نے لوگ ہر شہر میں بہیجکر سارا قالیم بلاد مصر سے جادوگر بلاکر جمع کیے جنکو فرعون اور اوسکے ملأ نے پسند کیا وہ حاضر دربار ہوئے اون سے عطائے جزیل اجر جمیل کا وعدہ ٹہیرا اُنکو بڑی حرص تہی کہ ہم کسی طرح سے بہی موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوجاویں تو ہم کو تقرب فرعون کا حاصل ہو موسیٰ علیہ السلام تو کسی ایک کو بہی اون میں سے پہچانتے نہ تہے نہ کسی کو دیکہا تہا نہ کوئی اُنکے پاس آتا جاتا یہ بات خود فرعون کو معلوم تہی لیکن اوسنے واسطے پردہ پوشی

تو فرعون ہی رہا یا ور ہمارے دولت کے یہ فقرہ جلایا کما قال تعالی فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاَطَاعُوْهُ یا جس قوم نے تصدیق
فرعون کی اسقدر مین اوسکے کی تہی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی وہ اجہل و اضل خلق اللہ تہے ابن مسعود و ابن عباس وغیرہ
صحابہ نے کہا ہے کہ موسی کی ملاقات اسیر سحرہ سے ہوئی موسی نے اوسسے کہا بہلا اگر مین تجہہ پر غالب ہو جاؤن
تو کیا تو مجہہ پر ایمان لائیگا اور اس بات کی گواہی دے گا کہ جو کچہ مین لایا ہون وہ حق ہی اوسنے کہا کل مین وہ
سحر لاؤن گا جسپر کسیکا سحر غالب نہو واللہ اگر تو مجہہ پر غالب ہوا تو مین تیرے ساتہہ ایمان لے آؤنگا تیری
حقیت کی گواہی دونگا جب یہ گفتگو ہوئی تو فرعون اون دونون کیطرف دیکہہ رہا تہا اسی لیے فرعون نے
کہا کہ یہ ایک مکر ہے جو تمنے شہر مین کیا ہے تم سب جمع ہو کر اپنی لیے دولت و صولت چاہتے ہو اکابر و رؤسا
کا مصر سے نکالدینے کا ارادہ کرتے ہو سو قبل معلوم کر لوگے کہ مین تمہاری ساتہہ کیا کارروائی کرتا ہون
پہر یہ وعید سنائی کہ تمہارے ہاتہہ پاؤن کاٹ کر تم سب کو سولی پر چڑہاؤن گا دوسری آیت کا لفظ یہ ہے
فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ یعنے درختون کی شاخون پر مار کر لٹکادون گا ابن عباس نے کہا سب سے پہلے جس نے سولی
پر چڑہایا یا ہاتہہ پاؤن خلاف کاٹے یہی فرعون تہا سحرہ نے کہا ہم کو یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہم پاس اپنے
رب کے پہر کر جاوین گے اللہ کا عذاب تیرے عذاب سے زیادہ تر سخت ہے تو ہمکو طرف کفر کے بلاتا ہے زبردستی ہم
سے سحر کرایا ہے اللہ کا نکال و عقاب تجہ سے بڑہکر ہے اسلیے ہم آج کر دین گے تیرے عذاب پہیر کر نگے تا اللہ کے عذاب سے رہائی پاوین
پہر اونہون نے اللہ سے دعا صبر کرنے کی دین پر ثابت رہنے کی توحید پر رہنے کی اسلام پر مانگی اور فرعون سے
کہدیا حکم کر جو تو چاہے تیرا حکم اسی دنیا مین چلتا ہے یعنی نہ آخرت مین ہم تو اپنے رب پر ایمان لائے
ہین تاکہ وہ ہمارے قصور بخشدے اور اس سحر کرنے کو جو تو نے زبردستی ہم سے کرایا ہے معاف فرمادے
اللہ بہتر و باقی تر ہے جو کوئی اوسکے پاس مجرم ہو کر آتا ہے اوسکے لیے جہنم ہے جس مین نہ مرے گا نہ جیے گا
اور جو کوئی نزدیک اوسکے مومن بنکر آتا ہے اور اُسنے اچہے کام کیے ہوتے ہین اوسکے لیے درجات علی ہین
غرضکہ اول نہار مین وہ ساحر تہے آخر دن مین شہدا ابرار ہو گئے وللہ الحمد ابن عباس و عبید بن عمیر و
قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے کَانُوْا فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ سَحَرَةً وَّفِیْ اٰخِرِهٖ شُهَدَآءَ بَرَرَةً ف فتح البیان
مین کہا ہے یہ کہنا فرعون کا کہ تم قبل میری اجازت کے ایمان لے آئے بطور انکار و توبیخ تہا تم نے اور موسی
علیہ السلام نے پہلے سازش کر کے یہ حیلہ اوٹہایا ہے تاکہ قبطہ کو جو اہل مصر مین مصر سے باہر نکالدو اور خود
مصر پر بنی اسرائیل مستولی ہو جاؤ یہ بات واسطے تثبیت عوام قبطے کے کہی کہ وہ بہڑک کر اپنے حال پر قائم

دائم رہین پھر مجملاً ڈرایا کہ دیکھو مین کیا کرتا ہون پھر تفصیل اس اجمال کی بیان کی کہ سیدہا ہاتھہ یا بین پاؤن سمیت یا سیدہا پاؤن یا بین ہاتھہ سمیت کاٹون گا قطع من خلاف اسی کو کہتے ہین پھر اسپر بھی اکتفا نہ کیا کہا تم کو سولی چڑہاؤن گا یہ اسلیے کہا کہ افراط عذاب زیادت تنکیل ثابت ہو اونہون نے کہا اگر تو یہ کام کریگا تو کرا سکے بعد دن جزا کا ہے وہان اللہ پاک تیرے فعل کی سزا تجھکو دیگا ہماری مصیبت کا اجر ہمکو بخشیگا یعنی جس طرح فرعون نے انکو عذاب دنیا سے ڈرایا اسیطرح اونہون نے اوسکو عذاب آخرت یاد دلایا **بیت**

اے شاہ چگوئی جو پہر سندا ز تو ۔۔۔ جا نیکہ تیر سے و نتر سندا ز تو

یا یہ مطلب تہا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے موت تو ضرور ہی آوے گی تیرے ہی ہاتھہ سہی ۔ **بیت**

چون خورد نیست کاسۂ زہر یکہ قسمتست ۔۔۔ با جبہہ کشادہ نوشد کسے چرا

تجھکو ہمارا ایمان لانا اللہ کی نشانیون پر برا لگا حالانکہ یہ امر ایک شرف عظیم خیر کامل اصل مفاخر ہے بمحل عیب و بمکان انکار یہ بات تو لائق تحسین استحسان بالغ کے تہی تو حق اس بات سے بیزار ہوتا ہے انکار کرتا ہے یہ کہکر اللہ کیطرف مخاطب ہوئے اپنا ثبات اوس محنت پر مانگا اسلام پر مرنا چاہا جو سحر و مہارت اس علم مین انکو تہی وہ شر محض تہی انجام کو سبب فوز و فلاح و سعادت کی ہوگئی اسلیے کہ اونہون نے جان لیا کہ جو کام سوائے سے ہوا وہ طرق بشر سے خارج ہے خاص اللہ پاک کا فعل ہے اوس شر سے طرف خیر کے پہنچ گئے یہ بات اون اتباع فرعون کو حاصل نہ ہوئی حواس علم کو جانتے نہ تہے سو جبکہ مہارت سے علم شر کے یہ فائدہ ملا تو پھر اوس مہارت کا کیا پوچہنا ہے جو کسی کو علم خیر مین حاصل ہو اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا مِنْ عُلُومِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلَى الْحَوْضِ الْوَاضِحِ وَاَفْرِغْ عَلَيْنَا بِحَالِ الصَّبْرِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ کہتے ہین فرعون نے اُنکے ساتہہ جو کہا تہا ویسا ہی کیا بعض نے کہا نہ کر سکا لقولہ تعالیٰ اِنَّكُمْ وَمَنِ اتَّبَعَكُمُ الْغٰلِبُوْنَ + وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ

وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۱۵ ۱۳ ۵ بولے سردار قوم فرعون کے کیون چہوڑتا ہے موسیٰ کو اور اوسکی قوم کو کہ دہوم اوٹہاوین ملک مین اور موقوف کریں تجھکو اور تیرے تبون کو بولا اب ہم ماریں گے اُنکے بیٹے اور جیتی

رکھیگے اونکی عورتین اور اونپر ہم زور کرینگے موسی نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو زمین ہی اللہ کی
اوسکا وارث کرے جسکو چاہے اپنے بندون مین اور آخر بھلا ہے ڈرو الون کا بولے ہم پر تکلیف ہی تیرے آنے
سے پہلے اور جب تو ہم مین آچکا کہا نزدیک ہے کہ رب تمہارا کھپا دے تمہارے دشمن کو اور نائب کرے تم کو ملک
مین پھر دیکھے تم کیسا کام کرتے ہو ف فرعون کے بت یہ تھے کہ اپنی صورت بنا دیتا تھا لوگون کو کہ اوس کو
پوجا کرین اور بیٹے مارنے اور بیٹیان چھوڑنی پہلے بھی کرتا تھا اب پھر قصد کیا ف زمین کا وارث کرے
یعنے ملک کا حاکم بنا دے جو حق ہے حضرت آدم کا ف یہ کلام عسی سے الی قولہ فینظر کیف تعملون
فرمایا مسلمانون کے سنانے کو یہ صورت کی ہے اوسوقت مسلمان بھی ایسے ہی مظلوم تھے یہ بشارت بھی پردے
مین تھی ف ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے خبر دی ارادہ و مافی الضمیر فرعون و قوم فرعون سے کہ اون
کے دل مین ایذا و بغض موسی کا اس درجہ تک پہنچا تھا کہا موسی کرمت چھوڑ وہ تمہاری رعیت کو بگاڑ دیگا
اللہ کی عبادت کی طرف بلا دیگا نہ طرف تیری عبادت کی سبحان اللہ موسی اور اُنکی قوم سے خوف فساد کا
کیا نہ فرعون ہی اور اسکی قوم سے جو اصل فسادی مدمعاش اوباش تھے بعض نے کہا فرعون کا ایک معبود
تھا جسکی وہ عبادت کرتا تھا حسن بصری نے کہا یعنے چھپکے دوسرا لفظ یہ ہی کہ اوسکے گلے مین ایک حنانہ لٹکتا
تھا جسکو وہ سجدہ کیا کرتا ابن عباس نے کہا جب کوئی خوبصورت گاؤ نظر آتی فرعون کہتا اُسکو پوجو یہ اُسکو
معبود تھے اسی لیے سامری نے بھی وہ سونا بنی اسرائیل سے ایک بچھڑا گاؤ کا آواز دار نکالا تھا بہرحال فرعون
نے قوم کو یہ جواب دیا کہ مین اُنکی یہ علاج کرتا ہون کہ بیٹون کو جان سے مارون گا عورتون کو زندہ رکھون گا یہ
دوسرا حکم تھا اوس لعون کا ساتھ اسکام کے کیونکہ ولادت موسوی سے پہلے بھی قدیم سے موسی علیہ السلام
کے یہی حکم جاری وساری کیا تھا غرض اس حرکت بے برکت سے ذلیل وخوار کرنا بنی اسرائیل کا منظور تھا مگر اسپر
پاک نے برخلاف ارادہ اوس ہونی کے خود اوسی کو ذلیل کیا مع قوم کے دریا مین ڈبا دیا موسی علیہ السلام نے
جب سنا کہ وہ یون کہتا ہے تو اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کچھ سست ڈرو اللہ سے مدد چاہو صبر کرو انجام خیر تمہارے
ہی لیے ہے زمین پر تمہارا ہی قبضہ ہوجاویگا دشمن ہلاک ہوگا غرضکہ اُنکو آمادہ کیا عزم محکم پر وقت
طلوع نجم وزوال نقم کے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہی کہ فرعون مدعی ربوبیت تھا کما فی قولہ ما علمت
لکم من الٰہ غیری وقولہ انا ربکم الاعلی اور بیان فرمایا یدرک والعتک سو معنی ادرکتک کے ہر
جگہ طاعت یا عبادت کے ہین اسی لیے علی و ابن عباس و ضحاک نے یون پڑھا ہے ویذرک الٰہتک ابی کی قرأت

یہ ہے لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ اور تیرے کہا وہ گاؤ پرست تھا کسیکے کہا ستارہ پرست تھا کسیکے کہا بت پرست تھا کسی نے کہا اوسکی قوم بت پوجتی تھی واسطے تقرب کے طرف اوسکی اسلیے نسبت الٰہہ کی طرف اُسکے کی گئی ولہذا اوس نے یون کہا انا ربکم الاعلی یہ قول زجاج کا ہے بعض نے کہا آفتاب کو اکثر پوجتے تھا اقرب اقوال سے ہے کہ فرعون دہری منکر وجود صانع تھا کہتا تھا مدبر اس عالم سفلی کا یہی کواکب ہین اسلیے اُنکی صورت کی مورت بنائی تھی اوسکی عبادت کرتا تھا اپنے جی مین یہ کہتا تھا کہ مطاع ومخدوم ارض مین ہی ہون اسی لیے اَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ کا مدعی تھا سعید بن جبیر نے کہا چھ سو برس زندہ رہا منجملہ اوسکے چار سو برس بادشاہی کی کبھی کوئی مکروہ نہ دیکھا اگر اس مدت دراز مین ایکدن بھی بیمار رہتا یا گرفتار رنج ہوتا یا کوئی درد اوٹھتا تو دعوی ربوبیت کا نہ کرتا غرضکہ قوم کو اوس نے یہ جواب دیا کہ مین قتل ابناء استحیاء نساء کرون گا یہ نہ کہا کہ موسی کو ہی مار ڈالون گا کیونکہ جانتا تھا کہ اوپر قدرت حاصل نہ ہوگی بعد ولادت موسی علیہ السلام کے قتل کرنا اولاد بنی اسرائیل کا ترک کردیا تھا اب جو موسی رسالت لیکر آئے پھر دوبارہ حکم جاری کیا ہم زیر دست ہین زیر دست ہمیشہ ہی رہینگے سو کرین گے مگر ملعون نے یہ نہ جانا ؎

اے زیر دست زیر دست آزار گرم تا کے بماند این بازار

بنی اسرائیل نے اس امر کی شکایت جناب موسی سے کی فرمایا اللہ پاک سے استعانت کرو محنت پر صابر رہو زمین اللہ کی ہے مصر کی ہو یا تمام روئے زمین وہ جسکو چاہے اوسکا وارث کرے اوس مین کسیکا کیا اجارہ ہے گویا موسی نے قوم سے وعدہ نصر کا فرعون پر کیا پھر کہا عاقبت محمودہ دنیا و آخرت مین اسلیے پرہیزگار رہنا کہے ہے بامراد عاقبت سے اس جگہ جنت ہے عاقبت کہتے ہین آخر ہر شے کو جب اونہون نے کہا کہ ہم تو قبل و بعد آنے تمہارے اذیت پاتے رہے تو فرمایا رب تمہارا عنقریب دشمن کو برباد کرکے تمکو خلیفہ زمین کا کردیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمان داؤد و سلیمان علیہما السلام مین وہ مالک مصر ہوگئے بیت المقدس کو ہمراہ یوشع بن نون کے فتح کرلیا فرعون اور اسکی قوم سامنے موسی کے غرق ہوگئی بنی اسرائیل نے ہاتھہ سے اوس ملعون کے نجات پائی ۔

ف ابن عباس نے کہا ہم اہل بیت ہین فاتحہ وخاتمہ ہم سے ہوگا وقوع دولت بنی ہاشم کا عنقریب ہو تم دیکھوگے کہ دولت کس طرح بنی ہاشم مین ہوتی ہے یہ آیت عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ الآیۃ انہین کے حق مین اوتری ہے اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اس اثر کی صحت مین نظر کرنا چاہیے اسلیے کہ آیت حق بنی اسرائیل کے نازل ہوئی ہے جو اجراء رسیان موسی و فرعون کے ہوا تھا اور قصے مین آئی ہے نہ بقدمہ بنی ہاشم آتے

لکن ہو سکتا ہے کہ عموم لفظ کی استثناء کیا ہو خصوص سبب پر مقصور نہ کیا ہو معہذا مضمون اثر کا صحیح نکلا کیونکہ
دولت و صولت اسلام ابتدای ابن عباس سے شروع ہوئی یہ فاتحہ تھی اس خلافت اسلامیہ کی پھر بعد چھ سو برس کے
خاتمہ اوس دولت کا بھی اونہین پر ہوا جب سے اب تک پھر ویسی دولت کسی کو اسلام مین ہاتھہ نہ لگی یہ سارے
خلفاے عباسیہ بالیقین بنی ہاشم تھے حضرت نے عباس رضی اللہ عنہ کو دعا دی تھی کہ اے اللہ انکی اولاد مین
خلافت رکھہ وہ دعا قبول ہوئی وللہ الحمد ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم
یذکرون ○ فاذا جاءتھم الحسنۃ قالوا لنا ھذہ ج وان تصبھم سیئۃ یطیروا بموسی ومن
معہ ط الا انما طئرھم عند اللہ ولکن اکثرھم لا یعلمون ○ ہمنے پکڑا فرعون والون کو قحطون
مین اور میوون کے نقصان مین شاید وہ دہیان کرین پھر جب پہونچی اون کو بھلائی کہنے لگے یہ ہی ہمارے واسطے
اور اگر پہونچی اونکو برائی شومی بتاتے موسی کی اور اسکے ساتھہ والون کی سن تو شومی اونکی اللہ ہی کے پاس ہے پر
اکثر لوگ نہین جانتے ف یعنے شومی قسمت بد ہی سو اللہ کی تقدیر سے ہے بھلائی اور برائی کا اثر ہوگا آخرت
مین اسکا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی اونکی کفر سے تھی کیونکہ کافر دنیا مین عیش کرتے ہین اصل حقیقت تھی سو
فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہین انتہے ف اللہ نے خبر دی کہ ہمنے انکا امتحان لیا تھا قحط
اور نقصان ثمار سے ابن جبیر نے کہا نخلہ مین ایک ہی دانہ کھجور کا لگتا اگر کوئی سال اچھا آتا بیدانہ ہوتی
تو کہتے کہ ہم اوسی کے مستحق تھے اور جو کوئی سال قحط کا آتا تو موسی اور اسکی قوم سے فال بد لیتے کہ انکی شومی
سے یہ سال اور حال ہوا اللہ نے فرمایا پھر جو مصائب آتے ہین یہ اللہ کی تقدیر سے ہین مگر تمکو کیا بلکہ اکثرون کو
سمجھہ نہین ہے ف مراد سنین ہے جدب و قحط ہے یعنی سال و رسال انکو گرفتار کرتی رہی کہا ابن مسعود نے
کہا سنین بمنے جوع ہے مجاہد نے کہا بمعنی جوائح یعنے آفات ابن عباس نے کہا جب اللہ نے اون کو سنین سے
پکڑا تو ہر شے خشک ہوگئی سوا شی جاتے رہی نیل مصر سوکھہ گیا قوم پاس فرعون کے آئی کہا اگر تو رسا ہی
ہے جیسا تجھہ کو زعم ہے تو نیل مین پانی جاری کر کہا صبح کو پانی جاری ہو جاوے گا جب لوگ کہہ چلے گئے
فرعون نے کہا اگر کل صبح کو پانی جاری نہ ہوا تو پھر مین نے کیا کیا سب مجھہ کو جھٹلائین گے آدہی رات کو
نہا کر پیرہن صوف پہنکر ربینہ پانیل مصر پر آکر کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھہ پر یہ بات معلوم ہے کہ تو نیل مصر
کو پانی سے بھر سکتا ہے سوا اسکو پانی سے بھر دے اوس مین پانی بھر گیا یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کو غرق کرنا
اور کا پانی مین منظور تھا نقص ثمرات اس طرح پر ہوا کہ آسمان سے مینہ برسنا بند ہو گیا غلات تلف

ہوگئے آفات وعاہات میوون پر آئے قتادہ نے کہا سنین کا عذاب اہل بوادی پر آیا نقص ثمرات کا عقاب اہل امصار پر ہوا اون کی کھیتی برباد گئی اونکے باغات تباہ ہوئے یہ اس لیے ہوا کہ شاید وہ کچھ متنبہ ہون اور اپنی غوایت سے رجوع کرین مگر کچھ متنبہ نہ ہوا اس طرح کا امتحان طرف سے اللہ پاک کے اب بھی ہوا کرتا ہے مگر کوئی تائب نہین ہوتا اسی لیے اللہ پاک نے یہ بات بیان کی کہ وقت نزول عذاب وہ جن کے اُنکا تمرد وکفر بڑھگیا سال بسال کو اپنا استحقاق سمجھا سال قحط کو شومی موسیٰ علیہ السلام جانا یہ نہ سمجھے کہ وہ اللہ کا فضل تہا یہ اوسکا عدل ہے عرب جاہلیت کا بھی یہی دستور تہا کہ طیور وحیوانات سے بدفالی لیتے شومی کا خیال کرتے حالانکہ سارے حیوانات وطیور بمقابل رشید ہین اونکے بیٹھنے اڑنے بولنے مین شوم وسعد کا کیا دخل ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ سبب خیر وشر وقحط وخصب اللہ کے پاس ہے نہ موسیٰ کے پاس یہ جواب مطابق اُنکے اعتقاد کے دیا ولہذا خیر وشر کو تعبیہ کیا ہے ساتھ لفظ طائر کے یہ اکثر لوگون کی نادانی ہے کہ وہ بسبب خیر وشر کے طرف غیر اللہ کے کرتے ہین حالانکہ حق یہ ہے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ

لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا

يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۖ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ

بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝ کہنے لگے جو تو

لاوے گا ہمارے پاس نشانی کہ ہمکو اوس سے جادو کرے سو ہم تجھ کو نہ مانین گے پہر بھیجا اونپر غرقاب اور

مٹڈی اور چیچڑی اور مینڈک اور لہو کتنی نشانیان جدی جدی پہر تکبر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ

گنہگار اور جس بار پڑا اونپر عذاب بولے موسیٰ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے

تجھ کو اگر تو نے اوٹھایا ہمسے عذاب تو بیشک تجھ کو مانین گے اور رخصت کرین گے تیرے ساتھ بنی اسرائیل

کو پہر جب ہم نے اوٹھا لیا اون سے عذاب ایک وعدہ تک کہ آنکو پہونچنا تہا تب ہی شکر ہو جاتے ف

حضرت موسیٰ کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا اسپر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اوس نے

نہ مانا اُن کی بددعا سے یہ بلائین پڑین دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر اوسسے بہت

تلف ہوئے ٹڈی سبزی کہا گئی آدمیون کے بدن اور کپڑون مین چیچڑیان پڑ گئین سطح زمین

مینڈک پھیل گئے ہر پانی خون بنگیا آخر ہرگز نہ مانا تھے ف اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون کے تمرد

عتو وعناد حق سے خبر دی اون کا احرار باطل پر بیان کیا وہ صاف صاف کہتے ہے کہ تم کوئی سی بھی نشانی کیوں نہ لاؤ ہم ہرگز نہ مانینگے ابن عباس نے کہا مراد طوفان سے اسمیں غرقہ مستلذ زروع وثمار ہین یعنے اتنا پانی برسا کہ ساری زرعت و پیداوار باغات وغیرہ تلف ہوگئی جسطرح کہ اب بھی کثرت بارش سے غلات برباد ہوکر قحط پڑجاتا ہے یہ ایک نمونہ طوفان کا ہوتا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد طوفان سے کثرت موت ہے یہی قول عطا کا ہے مجاہد نے کہا طوفان پانی ہوتا ہے طاعون ہر حال مین ہوتا ہے حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ طوفان موت ہے رواہ ابن جریر باسناد وکذا ابن مردویہ وھو حدیث غریب تیسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ طوفان ایک حکم تھا اللہ کا جس نے انکا طواف کیا یہ آیت پڑھی فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ جراد ٹڈی کو کہتے ہین ٹڈی ماکول ہے صحیحین مین ابو لیفور سے آیا ہے کہ ہم نے ابن ابی اوفی سے حال ٹڈی کا پوچھا کہا حبا وکیا ہمنے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات بار ٹڈی کہا یا کرتے شافعی واحمد کا لفظ ابن عمر وسے مرفوعاً یون ہے اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ ورواہ البغوی عنہ مرفوعا مثلہ سلمان نے کہا حضرت سے حکم جراد کا پوچھا فرمایا وہ اللہ کے لشکرون مین سے زیادہ ہے مین اوسکو نہین کہتا اور نہ حرام بتاتا ہون رواہ ابوداؤد حضرت کا نہ کہنا جراد کو بہ سبب گھن کے تھا جسطرح کہ نفس شریفہ کو اکل ضب سے گھن آتی تھی مگر اوسکے کھانے کی اجازت دی حافظ ابن عساکر نے ایک جزء بمقدمہ جراد جمع کیا ہے اوس مین ابن عباس سے روایت کیا ہے کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ الْجَرَادَ وَلَا الْكُلْوَتَيْنِ وَلَا الضَّبَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحَرِّمَهَا أَمَّا الْجَرَادُ فَزَجْرٌ وَعَذَابٌ وَأَمَّا الْكُلْوَتَانِ فَلِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الضَّبُّ فَقَالَ أَتَخَوَّفُ أَنْ يَكُونَ مَسْخًا یہ کہا یہ حدیث غریب ہے ہمنے اوسکو نہین لکھا گمر سید جو ہان عمر بن خطاب اوسکو پسند کرتے تھے ابن عمر نے کہا عمر سے جراد کا حال پوچھا کہا لَيْتَ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً أَوْ قَفْعَتَيْنِ نَأْكُلُهُ انس بن مالک کہتے ہین حضرت کی بہ بیان طباق مین ٹڈی رکھکر ایک دوسری کو ہدیہ بھیجی تھین رواہ ابن ماجہ حدیث ابوامامہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مریم بنت عمران نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ایسا گوشت کھلا جس مین خون نہ ہو اللہ نے انکو ٹڈی کھلائی مریم نے کہا اَللّٰهُمَّ أَعِشْهُ بِغَيْرِ رِضَاعٍ وَتَابِعْ بَنِيهِ بِغَيْرِ شِيَاعٍ رواہ البغوی نمیر نے کہا شیاع یعنے صوت یعنے آواز ہے ابوزبیر نمیری مرفوعاً کہتے ہین

کوئی پیدا کرنے والا ہے اور کوئی پیدا ہونے والا ہے

لَا تُقَاتِلُوا الْجَرَادَ فَإِنَّهُ جُنْدُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهٰذَا غَرِيبٌ جِدًّا مجاہد نے کہا
ٹڈی سامیر ابواب کو کہا جاتی ہے لکڑی کو چھوڑ دیتی اور داعی کہتے ہیں ہم طرف صحرا کے گیا آسمان پر ایک دل ٹڈی
کا دیکھا ایک جزیرہ پر ایک شخص بیٹھا پر باندھے سوار تھا وہ حد ہر ہاتھ سے اشارہ کرتا اوسیطرف وہ ٹڈی چلتی
وہ آدمی کہتا تھا اَللّٰهُمَّ بَاطِلٌ بَاطِلٌ مَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ بَاطِلٌ بَاطِلٌ مَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ بَاطِلٌ بَاطِلٌ مَا فِيهَا رَوَاهُ
ابْنُ عَسَاكِرَ قاضی شریح سے کسی نے پوچھا حال جراد کا کیا ہے کہا اللہ اوسکا بڑا کرے اوس میں سات جبارہ
کی خلقت ہے مہر جیسے گھوڑے کا گردن جیسے بیل کی سینہ شیر کا سا باز ونر کے سے پاؤں اونٹ کے سے دم سانپ
کی سی پیٹ بچھو کا رَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو الْفَرَجِ الْحَرِيرِيُّ حدیث حماد بن سلمہ میں آیا ہے نکلے ہم ہمراہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حج یا عمرے میں جاتے سامنے ایک ٹڈی کا دل آیا ہم اوسکو لاٹھیوں سے مارنے لگے اور ہم محرم تھے حضرت
سے پوچھا فرمایا کَا بَأْسَ بِصَيْدِ الْبَحْرِ النس جابر کہتے ہیں حضرت جب ٹڈی پر دعا کرتے تو یوں فرماتے اَللّٰهُمَّ
اَهْلِكْ كِبَارَهَا وَاقْتُلْ صِغَارَهَا وَافْسِدْ بَيْضَهَا وَاقْطَعْ دَابِرَهَا وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَارْزُقْنَا
إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ جابر نے کہا اے رسول خدا آپ مدد دعا کرتے ہیں ایک لشکر خدا پر قطع دابر کی فرمایا هُوَ نَثْرَةُ
حُوتٍ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ زیاد نے کہا مجھ خبر دی اوس شخص نے جس نے مچھلی کو چھینکتے دیکھا مچھلی جب
ساحل بحر پر انڈے دیتی ہے اور انکھیڑ سے پانی خشک ہو جاتا ہے دھوپ پڑتی ہے تو وہ سب ٹڈی بنکر
اوڑنے لگتی ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہزار امتیں پیدا کی ہیں چھ سو دریا میں چار سو خشکی میں
اُن میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی حدیث براء بن عازب میں مرفوعاً آیا ہے لَا دَبَّا مَعَ السَّيْفِ وَلَا جَرَادَ
مَعَ الْجَرَادِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ف ابن عباس نے کہا قمل کہتے ہیں
سوس کو جو گیہوں سے نکلتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ قمل دبا ہے دبا چھوٹی ٹڈی کو کہتے ہیں جسکے پر نہیں
یہی قول ہے مجاہد عکرمہ قتادہ کا حسن و سعید بن جبیر نے کہا قمل چھوٹے چھوٹے کالے کالے دواب ہوتے ہیں
عبدالرحمن بن زید کہتے ہیں قمل بعضے بڑا عنیث ہے ابن جریر نے کہا قمل جمع ہے قملہ کی قملہ ایک دابہ ہے شبیہ
قمل جوابل کو کہتا ہے بعض علماء بصرہ نے کہا ہے قمل نزدیک عرب کے حمنان کو کہتے ہیں حمنانہ صغار قردان
فرق مقامہ ہوتا ہے ابن جریر نے کہا جب موسیٰ نے فرعون سے سوال ارسال بنی اسرائیل کیا تو اللہ نے
طوفان بھیجا یعنے مینہ برسا وہ ڈرے کہ کہیں عذاب نہ ہو کہا اے موسیٰ دعا کرو کہ پانی کہیں دے ہم بنی اسرائیل
کو تمہارے ساتھ بھیجدیں گے تب ایمان لائیں گے حضرت موسیٰ نے دعا کی جو غلہ وسیوہ وگھاس پیدا ہوا

کہا ہم یہی چاہتے تھے مگر ایمان نہ لائے اور بنی اسرائیل کو ہمراہ نہ کیا اللہ نے ٹڈی کراون کی پیداوار پر مسلط کیا دیکھا
اب کہیتی نہین بچتی ناچار پھر حضرت موسی علیہ السلام سے کہا تم دعا کرو کہ یہ ٹڈی دور ہو ہم ایمان لائین گے
بنی اسرائیل کو چھوڑ دینگے دعا کی ٹڈی دور ہوگئی پھر بھی ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چھوڑا جب غلہ خرمن
کرکے گھرون مین رکھا کہا ہمنے بندوبست غلہ کا کر لیا اللہ نے قمل کو بھیجا یعنے گھن کو دس اجزا پر چکی مین ڈالتے
تین تغیر بھی آٹا نہ نکلتا پھر وہی سوال دعا موسی سے کیا اور وعدہ ایمان وارسال بنی اسرائیل کا کیا جب انکی
دعا سے وہ بلا دور ہوئی تو پھر ایمان نہ لائے اور ارسال بنی اسرائیل سے انکار کیا موسی پاس فرعون کے بیٹھے
تھے کہ تنے مین آواز مینڈک کی سُنی فرعون سے کہا تو اور تیری قوم اس شخص سے کیا کچھ دیکھے گی کہا اس
شخص کا مکر کچھ بھی چلنے والا نہین ہے تب وہ لوگ ایمان لانیسے باز رہے نوبت یہانتک پہونچی کہ آدمی کے
دقن تک ڈھیر مینڈکون کا ہوجاتا وہ بات کرنا چاہتا تو مینڈک مونہہ مین جاپڑتے موسی سے کہا تو اپنے رب سے
دعا کر کہ ان مینڈکون کو دور کرے ہم تجھ پر ایمان لائین گے بنی اسرائیل کو تیرے ہمراہ کردین گے جب اسپر بھی
ایمان نہ لائے تو اللہ نے خون بھیجا کنوین نہر کا پانی پینا چاہتے وہ خون ہوجاتا برتن مین پانی لیتے وہ لہو ہوجاتا
فرعون نے شکایت کی کہ اب خون مین مبتلا ہین ہم کو پانی نہین ملتا کہا موسے نے تیرا جادو کیا ہے کہا کیونکر
جادو کیا ہم اپنے برتنون مین پانی بھر کر رکھتے ہین وہ سرخ خون ہوجاتا ہے ناچار پاس موسے علیہ السلام
کے آکر دعا طلب کی کہ اس خون سے نجات ملے تو ہم تیرا ایمان لائین بنی اسرائیل کو تمہارے ہمراہ روانہ کردین
جب موسی کی دعا سے وہ بلا دور ہوئی تو پھر بھی ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چھوڑا اسیطرح پر یہ قصہ ابن
عباس سدی وقتادہ وغیرہ علماے سلف سے بھی مروی ہے محمد بن اسحاق نے کہا جب یہ معجزہ ایمان نے آئے
تو دشمن خدا فرعون لعین مغلوب خجلول ہوکر پھر ابستور کفر وتمادی پر ثبت قائم رہا اللہ پاک نے لگاتار
نشانیان اپنی بھیجین قحط پڑا طوفان آیا ٹڈی گری گھن لگا مینڈک پھیل گئے پانی خون بنگیا جدا جدا نشانیان
آئین پانی پر سکر زمین پر ٹھیر گیا کھیتی نہ کر سکے بھوک سے مرنے لگے موسی سے دعا کرائی مگر وعدہ ایمان اوری
وفا نہ کیا اوسپر ٹڈی نے آکر درخت کھائے دروازون کی کیلین تک چاٹ لین درگھر سب گرنے لگے پھر وہی
وعدہ کرکے دعا کرائی مگر وفا نہ کیا اوسپر قمل کا زور ہوا کہتے ہین موسی علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم جاکر فلان ٹیلے
کو عصا سے مارو انہون نے ایک بڑے ٹیلے پر عصا مارا اوسمین سے قمل نکلکر پھیل گئے گھرون مین کھانون مین گھس
گئے سونا قرار پکڑنا ممنع ہوگیا ع اس قفص کے قیدیون کو آب ودانہ منع ہے ۞ جب سخت تکلیف ہوئی

توبہ طالب دعا بوعدۂ ایمان ہوے لکن ایفاء اقرار نہ کیا اللہ پاک نے غوک کو بھیجا گھر طعام برتن سب لبریز ہوگئی جس کپڑے کو اوڑھاتے جس طعام کو کھانا چاہتے ضفدع موجود رہتے جب اس آفت سے تھکے تو پھر کہا اے موسیٰ دعا کرو یہ بلا دور ہو ہم ایمان لائین گے جب اون کی دعا سے کشف عہد ہوا تو پھر بھی کسی ایک وعدے کو پورا نہ کیا اوسپر خون بھیجا گیا ساری پانی آل فرعون کے خون ہوکر بھی جس کنوے نہر سے پینا چاہتے یا برتن مین پانی بھرتے وہ لال لہو ہوجاتا عبید اللہ بن عمرو کہتے ہین تم مینڈکون کو سستا روا نہ سمجھو جب اون کو قوم فرعون پر بھیجا تھا ایک مینڈک تمور زمین بطلب رضامندی خدا جا پڑا اللہ نے عوض اوس آگ کے مینڈکون کو بہت ٹھنڈی چیز بخشی یعنے پانی انکی آواز تسبیح ہے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اسی کے لگ بھگ ابن عباس سے بھی مروی ہے زید بن اسلم نے کہا مراد خون سے نکسیر ہے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ ف فتح البیان مین ہے قوم فرعون نے بعد دیکھنے حال عصا و سنین و نقص ثمار کی بطور استہزا یہ بات کہی کہ اے موسیٰ جب کوئی نشانی ہماری طرف سے اپنے رب کے لاؤ گے تاکہ ہم پھر کرو تو ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کرین گے یہ اسلیے کہا کہ وہ آیات کو سحر سمجھتے تھے اوس پر اللہ کیطرف سے عقوبت نازل ہوئی طوفان آب آیا یا کثرت موت کی ہوئی شے مہلک کو طوفان بولتے ہین موت ہو یا سیل یا کوئی امر رب یا طاعون لغت اہل یمن مین اچیچک ابو قلابہ نے کہا سب سے پہلے عذاب چیچک کا قوم فرعون پر آیا مقاتل نے کہا آٹھ دن تک سنیچر سے سنیچر تک لگاتار بڑی زور شور سے پانی برسا چاند سورج کچھ نظر نہ آیا نہ کوئی شخص گھر سے باہر نکل سکا پانی گھرون مین گھس گیا گردن تک پہونچا جو کوئی بیٹھا وہ ڈوب گیا بنی اسرائیل کے گھرون مین ایک بوند بھی نہ گئی جراد جمع ہے جرادہ کی نر و مادہ کی دونون کو جرادہ کہتے ہین اللہ نے اس حیوان کو واسطے اکل زروع قبط کے بھیجا اوس نے آکر کھیتی سبوے سقف بیوت ثیاب امتعہ سب صاف کردیا جراد جمع سلط تھی اونکا پیٹ کسی طرح نہ بھرتا تھا سارے گھر قبطیون کے ٹڈیون سے لبریز ہوگئے بنی اسرائیل محفوظ رہے اُن کے گھرون مین ایک ٹڈی بھی نہ گئی قمل بضم قاف و فتح میم مشدودہ ہے حسن نے اس لفظ کو بفتح قاف و سکون میم پڑہا ہے کسی نے کہا مراد دبا ہے یعنے جراد قبل طیران جو چیز اکل جراد سے بچ گئی تھی اوسکو قمل نے کہا لیا زمین کو چاٹ کر صاف کردیا یا مراد قمل سے سوس ہے یعنے گیہون دانہ گندم کا کسی نے کہا مراد جعلان ہین نخاس نے کہا ہوسکتا ہے کہ یہ سب اشیا بھیجے گئے ہون حسان ایک قسم ہے فراد کی سنیچر سے سنیچر تک یہ بلا اوپر قائم رہی مینڈک کھانے پینے مین گرتے بات کرتے وقت مونہہ مین جا پڑتے آٹھ دن تک یہی گت رہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ضفادع ربی تھے جب آل فرعون پر مرسل ہوئے

توسع وطاعت کی وجہ سے ہامذیون اور تنورون مین بحالت غلیان جاگرتے اللہ نے اون کو بحری کر دیا حضرت موسی علیہ السلام بعد بغلوبیت سحرہ کے چالیس برس تک آل فرعون مین سے آیات الہی دکھاتے رہے مگر کچھ اثر نہوا نیل کا پانی خون ہوکر بہا یا نکسیر بن پھوٹین یا ساری پانی چاہ ونہر کے لہو ہوگئے ایک سنیچر سے دوسرے سنیچر تک یہی گت رہتی ہر ایک ماہ تک رفوع ہوجاتی یہ پانچ نشانیان جدا جدا آئین تاکہ اللہ کی حجت اون پر قائم وتمام ہوجاوے مگر اونھون نے تکبر کیا ایمان لانے سے سنکر ہوے اور کیون نہ ہوتے کہ وہ اقوام مجرمین تھے نہ حق کی طرف راہ پاتے نہ باطل سے باز رہتے جب اون پر یہ امور بطور عذاب اترے تو موسی علیہ السلام سے دعا کرائی رجز کہتے ہین عذاب کو بعض نے کہا طاعون آیا ایک دن مین ستر ہزار قبط مر گئے حدیث اسامہ مین مرفوعاً آیا ہے طاعون ایک رجز ہے جو ایک گروہ بنی اسرائیل پر یا اون سے پہلے بھیجا گیا تھا جب تم کسی زمین پر اوسکو سنو تو وہان نہ جاؤ اور جس زمین پر وہ ہو تو وہان سے بھاگکر مت نکلو پھر اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ موسی سے یہ وعدہ تھا کہ اگر یہ آفات دور ہوجاوینگی تو ہم تیرا ایمان لے آئین گے بنی اسرائیل کو تمہارے سپرد کر دین گے جہان چاہو اون کو لیجاؤ یہ اسلیے کہ قوم فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنا بندہ بنا رکھا تھا ذلت وخواری کے کام اون سے لیتے تھے انکو سفر کرنے سے مانع تھے لیکن جب کہ وہ بلا یا دعاے موسوی سے دور ہوگئے اور اللہ نے تا غرق ہونے اوس قوم کے وہ رجز نکشوف کر دیا تو اونھون نے اپنا عہد توڑ ڈالا وعدہ وفا نہ کیا فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ○ پھر ہم نے بدلا لیا اون سے پھر ڈبا دیا گہرے پانی مین اسپر کہ جھٹلائین ہماری باتین اور کر رہے اون سے تغافل اور وارث کیے ہم نے وہ لوگ جو کمزور ہو رہے تھے اوس زمین کے مشرق مغرب کو جس مین برکت رکھی ہے ہم نے اور پورا ہوا نیک کا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر اسپر کہ وہ ٹھیرے رہے اور خراب کیا ہمنے جو بنایا تھا فرعون اور اوسکی قوم نے اور انکو چڑھائے جو چھپر یون پر ف موضح قرآن مین فرمایا ہے یہ سب بلا مین اونپر آئین ایک ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسی فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تیرے یہ بلا بھیجیگا وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسی کی خوشامد کرتے اونکی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہوجاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو سارے شہر مین ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مردون کے غم من حضرت موسی علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر شہر سے نکل گئے

الربع

پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم پر جا کر پکڑا وہان یہ قوم سلامت گذر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا ف جس مین برکت رکھی یعنے زمین شام اوس مین ظاہر و باطن کی برکت بہت ہے انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ نے خبر دی کہ جب قوم فرعون نے باوجود ان آیات متواترہ کے جو لگاتار ایک بعد دوسرے کے آئین اپنا تمرد و عتو نہ چھوڑا تو پھر پہنچے اون سے یون انتقام لیا کہ سب کے دریا مین ڈبا دیا یم اوس دریا کا نام ہے جسکو موسی علیہ السلام پہاڑ کر نکل گئے تھے بنی اسرائیل کو نکال لے گئے تھے پھر اونکے پیچھے فرعون اپنے لشکر سمیت آیا جب درمیان یم کے پہونچا تو دونو ٹکڑے دریا کے مل گئے سب کے سب اول تا آخر غرقاب ہو گئے یہ غرق بسبب اون کی تکذیب کے ہوا کہ اونہون نے اللہ کی آیتون کو جھٹلایا اُسکی نشانیون سے غفلت اختیار کی پھر اللہ نے یہ خبر دی کہ بجائے قوم غرق شدہ کے ہمنے کمزور لوگون کو وارث اوس جگہہ کا کر دیا یعنے بنی اسرائیل کو وہ مشارق و مغارب ارض کے مالک حاکم ہو گئے کما قال تعالی وَنُرِيدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ وقال تعالی كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ حسن بصری و قتادہ نے کہا مراد مشارق و مغارب ارض سے ملک شام ہے جو برکت والا ہے اللہ نے وہ ملک بنی اسرائیل کو عوض اونکے صبر کے عطا کیا ابن عباس نے کہا يَعْرِشُونَ بمعنے يَبْنُونَ ہے یہی قول مجاہد کا بھی ہے ف فتح البیان مین کہا ہے یم وہ دریا ہوتا ہے جسکی تہاہ نہ ملے یا وسط دریا یا بحر دریا کو بولتے ہین ازہری نے کہا یہ لفظ سریانی ہے عرب نے اوسکو معرب کر لیا بحر شیرین و نمکین دونون پر اوسکا اطلاق آتا ہے مراد یم سے اسجگہ نیل مصر ہے وہ شیرین تہا علت غرق کی یہ فرمائی ایک تکذیب آیات کی دوسرے غفلت حلول نقمت سے مراد غفلت سے عدم تدبر ہے عدم تدبر پر مواخذہ ہوتا ہے کبھی کسی شے سے اعراض کرنے اہمال کرنے کو یا اوس کے ترک کرنے کو بھی غفلت کہتے ہین قوم کمزور سے مراد بنی اسرائیل ہین کیونکہ یہ لوگ مین قبطے کے ذلیل و خوار و ممتہن تہے فرعون و قوم فرعون کی خدمتگاری غلامی بجا لاتے تہے مشارق و مغارب سے مراد اطراف و جوانب و جہات ہین ارض سے مراد زمین مصر و شام ہے یہ زمین قبضہ قدرت فرعون و قوم قبط کی تہی بعد ہالقہ و فراعنہ اللہ نے بنی اسرائیل کو مالک اوس ملک مبارک کا کیا مشرقی و غربی اوس مین تصرف کرنے لگے زجاج نے کہا مراد ساری روے زمین ہے اسلیے کہ داؤد و سلیمان علیہما السلام

منجملہ بنی اسرائیل کے تھے وہ ساری زمین کے مالک ہو گئے تھے یا مراد ارض مقدسہ ہے یعنے بیت المقدس اور جو مشرق و مغرب اسکے متصل تھا برکت یہ تھی کہ وہاں کھیتی و پھل اتم و انفع پیدا ہوتا تھا حسن بصری کہتے ہیں مراد شام ہے ابن شوذب نے کہا مراد فلسطین ہے احادیث مرفوعہ میں فضیلت شام کی بہت آئی ہے یہ جملہ ان کے ذکر کی نہیں ہے انتہے میں کہتا ہوں ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا الحدیث دوسری دعا کی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ زید بن ثابت کا لفظ مرفوعہ یوں ثابت ہوا ہے طُوْبٰی لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَیِّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِکَۃَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ابن عمر نے کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر خروج نار کا طرف ہے حضرموت کی فرمایا تو ہم نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے کہا عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اسی طرح حدیث ابن عمر میں مہاجرین شام کو خیار ناس ٹھیرایا ہے رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ابن حوالہ مرفوعاً کہتے ہیں عَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّھَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْھَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَھْلِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ علی مرتضے نے مرفوعاً کہا ہے کہ ابدال شام ہی میں ہوتے ہیں جنکے سبب سے مینہ دشمن پر فتح ملتی ہے اہل شام سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث میں ایک صحابی کی منجملہ شام کے مدح و شوق فرمائی ہے کہ گھر بناؤ تو وہاں جا رہو رَوَاہُ اَحْمَدُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے کہ خلافت مدینے میں ہے ملک شام میں ہے عرنے کہا حضرت نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک کبھ نور کا نیچے سے میرے سر کے نکلا وہ شام میں جا کر ٹھیرا رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ ذَوَکَامِلِ الْمُتَبَحِّرِ لمعات میں کہا ہے کہ خاص میں و شام کو اسلیے دعا دی کہ کہ معظمہ حضرت کا مولد شریف ہے وہ میں میں سے ہے مدینہ آپ کا مسکن و مدفن ہے وہ زمین شام سے ہے مرقات میں کہا ہے وجہ تخصیص ظاہر ہے کیونکہ طعام اہل مدینہ شام و یمن سے آتا ہے ہجرت کرنے کو طرف شام کے اس لیے فرمایا کہ جب ساری بلاد میں کثرت فتنوں کی ہوگی اور اُن میں کوئی شخص قائم بامر اللہ نہ ہوگا تو اُسوقت میں بلاد شامیہ محروس و محفوظ رہیں گے اُنکی سیاست عامہ میں عساکر اسلامیہ کے ہوگی وہ حق پر غالب ہونگے یہانتک کہ دجال سے جدال و قتال کریں گے سو جس کسی شخص کو محافظت اپنے دین کی منظور ہو وہ ہجرت کرکے شام میں جا بسے دمشق کو مقتل یعنے ملاذ مسلمین ملاحم سے اور فسطاط ملاحم فرمایا ہے وہاں ایک زمین ہے جسکو غوطہ کہتے ہیں محمد کے دن خیمہ گاہ اہل اسلام کا وہی غوطہ ہوگا جانب شہر

دمشق ہے دمشق کو خیر مدائن شام فرمایا ہے دَوَاہ ابوداؤد ف پھر اللہ نے فرمایا کہ تیری رب کی بات پوری ہوئی یعنے جو وعدہ نصر وظفر کا اعدا پر استیلا کا املاک پر کیا تھا وہ وفا ہوا جس مصیبت پر فرعون اور قوم فرعون کی بنی اسرائیل نے صبر کیا تھا یہ نصرت اوس صبر کی جزا ملی فرعون اور قوم فرعون کی کارسازی برباد گئی جو عمارات وقصور مصر مین بنائے تھے وہ سب تباہ ہوگئے جو باغات سیوجات وانگور طیار کیے تھے وہ سب ہلاک ہوئے یہانپر قصہ فرعون اور اسکی قوم کا تمام ہوا وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ پارہ اوتارا اسنے بنی اسرائیل کو دریا سے تو پہونچایا ایک لوگون پر کہ پوجنے مین لگ رہے تھے اپنے بتون پر بولے اے موسی بنا دے ہمکو بھی ایک بت جیسے اون کے بت ہین کہا تم لوگ جہل کرتے ہو یہ لوگ جو ہین تباہ ہوتا ہے جس کام مین لگے ہین اور غلط ہے جو کر رہے ہین ف جاہل آدمی نری بیصورت کو عبادت کرکے تسکین نہین پاتا جب تک سامنے ایک صورت نہ ہو وہ قوم دیکھی کہ گائے کی صورت پوجتی تھی انکو بھی یہ ہوس آئی آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور پوجا انتہے اللہ تبارک وتعالی نے اس آیت مین خبر دی ہے حال سے جاہلان بنی اسرائیل کے کہ باوجود دیکھنے اللہ کی آیات وعظیم سلطان کے دریا پار ہوتے ہی ایک قوم پر گذر کیا وہ بتون کی پوجا مین لگ رہے تھے بعض مفسرین نے کہا وہ کنعانی لوگ تھے کسی نے کہا قبیلہ لخم کے تھے ابن جریر نے کہا گائے کی صورت پوجتے تھے اسی لیے انکو عبادت گوسالہ مین شبہ ہوا انکا اثر اکبر پڑا موسی علیہ السلام سے فرمائش کی کہ اون کا سا ایک معبود ہمارے لیے بھی مقرر کردو ادنہون نے کہا تم جاہل لوگ ہو اللہ کی عظمت و جلال کو نہین جانتے پہچانتے ہو اللہ کو ہر شریک ومثیل سے پاک سمجھنا چاہیے یہ لوگ جو کچھ سمجھ رہے ہین سب ہلاک وباطل ہے ابوواقد لیثی کہتے ہین ہم ساتھ حضرت کے مکے سے طرف حنین کے نکلے دہان کافرون کا ایک درخت بیر کا تھا وہ اوسپر اپنے ہتیار لٹکاتے تھے اوسکو ذات انواط کہتے تھے جب ہمارا گذر اوس بڑے سرسبز درخت بیر پر ہوا ہمنے کہا اے حضرت ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط ٹھیرا دو جسطرح اون کے لیے ہے فرمایا اللہ کی قسم ہے تم نے وہی بات کہی جو قوم موسے نے کہی تھی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ الخ رواہ ابن جریر بسند صحیح امام احمد کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُ اَکْبَرُ هٰذَا کَمَا قَالَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ لِمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا

پھر فرمایا اِنَّکُمْ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ تم وہی اگلوں کی چال پر چلوگے وَرَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اَیْضًا ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کلبی نے کہا موسیٰ دن عاشورا کے دریا پار ہوئے فرعون مع قوم ڈوب گیا اللہ تعالیٰ کے شکر کے لیے اوسدن روزہ رکھا عکوف کہتے ہیں کسی شی پر اقامت کرنیکو کہتے ہیں وہ قوم جسپر گذرا نکلا ہوا لخم وجذام تھے شہر رقہ میں ساحل بحر پر نازل ہوئے تھے اور انکے بت بصورت گاؤ تھے تانبے کی مورتیں بنا رکھی تھیں جب سامری نے بچھڑا بنایا تو مشابہ اونہیں تماثیل کے طمایہ کیا یا وہ لوگ کنعانی تھے جن پر حکم لڑنے کا موسیٰ کو تھا غرضکہ بنی اسرائیل نے اون تماثیل یعنے مورتوں کو دیکھکر موسیٰ علیہ السلام سے یہ درخواست کی کہ جسطرح اُنکے اصنام ہیں اسیطرح ایک صنم ہمارے لیے بھی بنوادو کہ ہم بھی اوسکو پوجیں بغوی نے کہا اون کو کچھ شک اللہ کی توحید میں نہ تھا مگر یہ چاہا کہ ایک شے معظم ہمارے پاس بھی ہو کہ ہم اُس کی تعظیم کرکے اللہ کا تقرب حاصل کریں یہ گمان کیا کہ یہ بات کچھ مضر نہیں ہے لکن اس قول میں ایک تعجب ہے کسیسے کہا اونکو یہ توہم ہوا تھا کہ عبادت غیر اللہ جائز ہے اس جہل کیوجہ سے یہ بات اونہوں نے کہی تھی قَالَہُ الْکَرْخِیُّ کچھ بھی ہو یہ بات بعض نے مونہہ سے نکالی تھی نہ سب نے اسلیے کہ اونمیں سے وہ ستر آدمی تھے جنکو اللہ نے واسطے میقات موسیٰ کے پسند کیا تھا اون سے ایسی بات کا نکلنا بہت بعید ہے موسیٰ نے جواب دیا کہ تم واقعی جاہل بے وقوف لوگ ہو جو ایسی درخواست کرتے ہو کیونکہ وہ آیات الٰہی کا مشاہدہ کرچکے تھے جسکو ذرا سا بھی علم ہوگا وہ طلب عبادت غیر اللہ سے زاجر ٹھیریگا لکن یہ قوم بنی اسرائیل کی ساری مخلوق خدا سے عناد وجہل وظلمت میں زیادہ وسخت تر تھی انکی جہالت کا کچھ ذکر سورہ البقرہ میں گذر چکا ہے یہ کہکر پھر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو بتوں کے پجاری ہیں اور جس شغل میں پھنسے ہوئے ہیں یہ سب بشکسر ہلاک ہونیوالی چیز ہے ان کا دین باطل انکا عمل غلط وفضول ہے قَالَ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰھًا وَّھُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ کہا کیا اللہ کے سوا اوروں کو تم کوئی معبود اور اُس نے تمکو بزرگی دی سب جہان پر ف موسیٰ نے اُنکو اللہ کی نعمتیں یاد دلائیں کہ دیکھو کسطرح اوس نے تم کو قید قہر فرعون سے اور ہر طرح کی ذلت وخواری سے چھڑا کر اس عزت کو پہونچایا دشمن کیطرف سے تمہارے دل کو ٹھنڈا کیا اوسپر تم یہ خیال باطل کرتے ہو ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۔۔۔ بی دولت آنکہ یعنے غیر اختیار کرد

فتح البیان میں کہا ہے کہ یہ استفہام بطور انکار وتوبیخ کے کیا تھا یعنے بھلا کہیں یہ بھی ہوسکتا ہے

کہ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود ڈھیرایا جاوے حالانکہ ساری نعمتین اوسی نے ہم تم سب کو بخشی ہین ساری اہل عصر پر تم کو فضیلت دی ہے مراد عالمین سے اجگمہ قبط ہین کہ اون کو مٹا کر تم کو خلیفہ زمین کیا ہے سو اس نعمت کا کیا یہی شکر مقابلہ ہے کہ عبادت غیر اللہ طلب کیجاوے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ
يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وہ وقت یاد کرو جب بچا نکالا ہمنے تم کو فرعون والون سے دیتے تھے تم کو بری مار مار ڈالتے تمہارے بیٹے بیٹی رکھتے تمہاری عورتین اسمین احسان ہے تمہارے رب کا بڑا **ف** یہ کلام موسی علیہ السلام سے حکایت کیا گیا ہے یا خطاب ہے اون یہود کو جو زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود تھے یعنے اپنے اسلاف کا ماجرا یاد کرو کہ اون کا حال سامنے فرعون اور قوم فرعون کے کیا تھا اب اللہ نے تم پر کیسی نعمت ظاہر کی اس آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے یہان ذکر اسکا اسلیے کیا کہ جب اللہ پاک منعم ہے تو پھر عبادت غیر کب لائق حال ہو سکتی ہے جو تم ایسا سوال بیہودہ کرتے ہو وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وعدہ ٹھیرایا ہمنے موسی سے تیس رات کا اور پورا کیا اون کو دس سے تب پوری ہوئی مدت تیری رب کی چالیس رات اور کہا موسی نے اپنے بھائی ہارون کو میرا خلیفہ رہ میری قوم مین اور سنوار اور نہ چل بگاڑنیوالون کی راہ ۞ **ف** اللہ نے وعدہ دیا حضرت موسی کو کہ پہاڑ پر تیس رات خلوت کرو کہ تمہاری قوم کو توریت دون اس مدت مین اونہون نے ایک دن مسواک کی فرشتون کو اون کے منہ کی بو سے خوشی تہی وہ جاتی رہی اوسکے بدل دس رات اور بڑہا کر مدت پوری کی انتہے **ف** اللہ نے بنی اسرائیل پر احسان رکھا اس بات کا کہ ہمنے تم کو ہدایت کی موسی سے باتین کین توریت دی اوس مین احکام و تفاصیل شرع مین مفسرین نے کہا موسی نے تیس دن تک روزہ رکھا جب یہ جاتا رہا ایک درخت کی چھال سے مسواک کی اللہ نے حکم دیا کہ اب دس دن اور پورے کرو اکثر علما کا یہ قول ہے کہ وہ تیس دن ذیقعدہ کے مع عشرۂ ذیحجہ تھے مجاہد و مسروق و ابن جریر اسی کے قائل ہین ابن عباس سے بھی یون ہی مروی ہے اس بنیاد پر دن نحر کے میقات تمام ہوئی اوسی دن اللہ پاک نے موسی سے باتین کین اوسی دن اللہ پاک نے ہمارے حضرت کے لیے بھی دین مرضی کامل کر دیا کما قال تعالی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا بعد اتمام میقات جب موسی علیہ السلام نے عزم جانے کا طرف طور کے کیا کما قال تعالی يٰبَنِيْٓ

ع ۱۶ ۱۲ ۶

اِسْرَآئِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰکُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَوٰعَدْنٰکُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْکُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَکُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَکُمْ خَطِیْٓـٰٔتِکُمْ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ کَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِیْهِمْ کَذٰلِکَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِکُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰی رَبِّکُمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِیْسٍۢ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّکَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِکَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْکِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰی وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْکِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْهِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ کَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَکَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَکَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰکِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُکْهُ یَلْهَثْ ذّٰلِکَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَةً یَسْـَٔلُوْنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیْمَآ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَی الْهُدٰی لَا یَتَّبِعُوْکُمْ سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَی الْهُدٰی لَا یَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝

اسرائیل قد انجیناکم من عدوکم ووعدناکم جانب الطور الایمن ونزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبات ما رزقناکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم یظلمون ۝ واذ قیل لهم اسکنوا هذه القریة وکلوا منها حیث شئتم وقولوا حطة وادخلوا الباب سجدا نغفر لکم خطیٰتکم سنزید المحسنین ۝ فبدل الذین ظلموا منهم قولا غیر الذی قیل لهم فارسلنا علیهم رجزا من السماء بما کانوا یظلمون ۝ واسئلهم عن القریة التی کانت حاضرة البحر اذ یعدون فی السبت اذ تاتیهم حیتانهم یوم سبتهم شرعا ویوم لا یسبتون لا تاتیهم کذلک نبلوهم بما کانوا یفسقون ۝ واذ قالت امة منهم لم تعظون قوما الله مهلکهم او معذبهم عذابا شدیدا قالوا معذرة الی ربکم ولعلهم یتقون ۝ فلما نسوا ما ذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون ۝ فلما عتوا عن ما نهوا عنه قلنا لهم کونوا قردة خٰسئین ۝ واذ تاذن ربک لیبعثن علیهم الی یوم القیٰمة من یسومهم سوء العذاب ان ربک لسریع العقاب وانه لغفور رحیم ۝ وقطعنٰهم فی الارض امما منهم الصٰلحون ومنهم دون ذٰلک وبلونٰهم بالحسنٰت والسیاٰت لعلهم یرجعون ۝ فخلف من بعدهم خلف ورثوا الکتٰب یاخذون عرض هذا الادنیٰ ویقولون سیغفر لنا وان یاتهم عرض مثله یاخذوه الم یؤخذ علیهم میثاق الکتٰب ان لا یقولوا علی الله الا الحق ودرسوا ما فیه والدار الاخرة خیر للذین یتقون افلا تعقلون ۝ والذین یمسکون بالکتٰب واقاموا الصلوة انا لا نضیع اجر المصلحین ۝ واذ نتقنا الجبل فوقهم کانه ظلة وظنوا انه واقع بهم خذوا ما اتینٰکم بقوة واذکروا ما فیه لعلکم تتقون ۝ واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلیٰ شهدنا ان تقولوا یوم القیٰمة انا کنا عن هذا غٰفلین ۝ او تقولوا انما اشرک اٰباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون ۝ وکذلک نفصل الاٰیٰت ولعلهم یرجعون ۝ واتل علیهم نبا الذی اتینٰه اٰیٰتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطٰن فکان من الغوین ۝ ولو شئنا لرفعنٰه بها ولٰکنه اخلد الی الارض واتبع هوٰىه فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث ذٰلک مثل القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فاقصص القصص لعلهم یتفکرون ۝ ساء مثلا القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا وانفسهم کانوا یظلمون ۝ من یهد الله فهو المهتد ومن یضلل فاولٰئک هم الخٰسرون ۝ ولقد ذرانا لجهنم کثیرا من الجن والانس لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها اولٰئک کالانعام بل هم اضل اولٰئک هم الغٰفلون ۝ ولله الاسمآء الحسنیٰ فادعوه بها وذروا الذین یلحدون فی اسمآئه سیجزون ما کانوا یعملون ۝ ومما خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون ۝ والذین کذبوا باٰیٰتنا سنستدرجهم من حیث لا یعلمون ۝ واملی لهم ان کیدی متین ۝ اولم یتفکروا ما بصاحبهم من جنة ان هو الا نذیر مبین ۝ اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق الله من شیء وان عسی ان یکون قد اقترب اجلهم فبای حدیث بعده یؤمنون ۝ من یضلل الله فلا هادی له ویذرهم فی طغیانهم یعمهون ۝ یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها قل انما علمها عند ربی لا یجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السمٰوٰت والارض لا تاتیکم الا بغتة یسئلونک کانک حفی عنها قل انما علمها عند الله ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۝ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شآء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون ۝ هو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل منها زوجها لیسکن الیها فلما تغشٰها حملت حملا خفیفا فمرت به فلما اثقلت دعوا الله ربهما لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشٰکرین ۝ فلما اٰتٰهما صالحا جعلا له شرکآء فیما اٰتٰهما فتعٰلی الله عما یشرکون ۝ ایشرکون ما لا یخلق شیـًٔا وهم یخلقون ۝ ولا یستطیعون لهم نصرا ولا انفسهم ینصرون ۝ وان تدعوهم الی الهدٰی لا یتبعوکم سوآء علیکم ادعوتموهم ام انتم صامتون ۝ ان الذین تدعون من دون الله عباد امثالکم فادعوهم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صٰدقین ۝ الهم ارجل یمشون بها ام لهم ایدٍ یبطشون بها ام لهم اعین یبصرون بها ام لهم اذان یسمعون بها قل ادعوا شرکآءکم ثم کیدون فلا تنظرون ۝ ان ولیی الله الذی نزل الکتٰب وهو یتولی الصٰلحین ۝ والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم ولا انفسهم ینصرون ۝ وان تدعوهم الی الهدٰی لا یسمعوا وترٰىهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون ۝ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجٰهلین ۝ واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ بالله انه سمیع علیم ۝ ان الذین اتقوا اذا مسهم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا هم مبصرون ۝ واخوانهم یمدونهم فی الغی ثم لا یقصرون ۝ واذا لم تاتهم باٰیة قالوا لولا اجتبیتها قل انما اتبع ما یوحٰی الی من ربی هذا بصائر من ربکم وهدی ورحمة لقوم یؤمنون ۝ واذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون ۝ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغٰفلین ۝ ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادته ویسبحونه وله یسجدون ۝

اسرائیل قد انجیناکم من عدوکم ووعدناکم جانب الطور الایمن ونزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبات ما رزقناکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم یظلمون ۝ واذ قیل لهم اسکنوا هذه القریة وکلوا منها حیث شئتم وقولوا حطة وادخلوا الباب سجدا نغفر لکم خطیٰتکم سنزید المحسنین ۝ فبدل الذین ظلموا منهم قولا غیر الذی قیل لهم فارسلنا علیهم رجزا من السماء بما کانوا یظلمون ۝ واسئلهم عن القریة التی کانت حاضرة البحر اذ یعدون فی السبت اذ تاتیهم حیتانهم یوم سبتهم شرعا ویوم لا یسبتون لا تاتیهم کذلک نبلوهم بما کانوا یفسقون ۝ واذ قالت امة منهم لم تعظون قوما الله مهلکهم او معذبهم عذابا شدیدا قالوا معذرة الی ربکم ولعلهم یتقون ۝ فلما نسوا ما ذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون ۝ فلما عتوا عن ما نهوا عنه قلنا لهم کونوا قردة خٰسئین ۝ واذ تاذن ربک لیبعثن علیهم الی یوم القیٰمة من یسومهم سوء العذاب ان ربک لسریع العقاب وانه لغفور رحیم ۝ وقطعنٰهم فی الارض امما منهم الصٰلحون ومنهم دون ذٰلک وبلونٰهم بالحسنٰت والسیاٰت لعلهم یرجعون ۝ فخلف من بعدهم خلف ورثوا الکتٰب یاخذون عرض هذا الادنیٰ ویقولون سیغفر لنا وان یاتهم عرض مثله یاخذوه الم یؤخذ علیهم میثاق الکتٰب ان لا یقولوا علی الله الا الحق ودرسوا ما فیه والدار الاخرة خیر للذین یتقون افلا تعقلون ۝ والذین یمسکون بالکتٰب واقاموا الصلوة انا لا نضیع اجر المصلحین ۝ واذ نتقنا الجبل فوقهم کانه ظلة وظنوا انه واقع بهم خذوا ما اتینٰکم بقوة واذکروا ما فیه لعلکم تتقون ۝ واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلیٰ شهدنا ان تقولوا یوم القیٰمة انا کنا عن هذا غٰفلین ۝ او تقولوا انما اشرک اٰباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون ۝ وکذلک نفصل الاٰیٰت ولعلهم یرجعون ۝ واتل علیهم نبا الذی اتینٰه اٰیٰتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطٰن فکان من الغوین ۝ ولو شئنا لرفعنٰه بها ولٰکنه اخلد الی الارض واتبع هوٰىه فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث ذٰلک مثل القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فاقصص القصص لعلهم یتفکرون ۝ ساء مثلا القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا وانفسهم کانوا یظلمون ۝ من یهد الله فهو المهتد ومن یضلل فاولٰئک هم الخٰسرون ۝ ولقد ذرانا لجهنم کثیرا من الجن والانس لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها اولٰئک کالانعام بل هم اضل اولٰئک هم الغٰفلون ۝ ولله الاسمآء الحسنیٰ فادعوه بها وذروا الذین یلحدون فی اسمآئه سیجزون ما کانوا یعملون ۝ ومما خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون ۝ والذین کذبوا باٰیٰتنا سنستدرجهم من حیث لا یعلمون ۝ واملی لهم ان کیدی متین ۝ اولم یتفکروا ما بصاحبهم من جنة ان هو الا نذیر مبین ۝ اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق الله من شیء وان عسی ان یکون قد اقترب اجلهم فبای حدیث بعده یؤمنون ۝ من یضلل الله فلا هادی له ویذرهم فی طغیانهم یعمهون ۝ یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها قل انما علمها عند ربی لا یجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السمٰوٰت والارض لا تاتیکم الا بغتة یسئلونک کانک حفی عنها قل انما علمها عند الله ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۝ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شآء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون ۝ هو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل منها زوجها لیسکن الیها فلما تغشٰها حملت حملا خفیفا فمرت به فلما اثقلت دعوا الله ربهما لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشٰکرین ۝ فلما اٰتٰهما صالحا جعلا له شرکآء فیما اٰتٰهما فتعٰلی الله عما یشرکون ۝ ایشرکون ما لا یخلق شیـًٔا وهم یخلقون ۝ ولا یستطیعون لهم نصرا ولا انفسهم ینصرون ۝ وان تدعوهم الی الهدٰی لا یتبعوکم سوآء علیکم ادعوتموهم ام انتم صامتون ۝ ان الذین تدعون من دون الله عباد امثالکم فادعوهم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صٰدقین ۝ الهم ارجل یمشون بها ام لهم ایدٍ یبطشون بها ام لهم اعین یبصرون بها ام لهم اذان یسمعون بها قل ادعوا شرکآءکم ثم کیدون فلا تنظرون ۝ ان ولیی الله الذی نزل الکتٰب وهو یتولی الصٰلحین ۝ والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم ولا انفسهم ینصرون ۝ وان تدعوهم الی الهدٰی لا یسمعوا وترٰىهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون ۝ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجٰهلین ۝ واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ بالله انه سمیع علیم ۝ ان الذین اتقوا اذا مسهم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا هم مبصرون ۝ واخوانهم یمدونهم فی الغی ثم لا یقصرون ۝ واذا لم تاتهم باٰیة قالوا لولا اجتبیتها قل انما اتبع ما یوحٰی الی من ربی هذا بصائر من ربکم وهدی ورحمة لقوم یؤمنون ۝ واذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون ۝ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغٰفلین ۝ ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادته ویسبحونه وله یسجدون ۝

اسرائیل قد انجیناکم من عدوکم ووعدناکم جانب الطور الایمن ونزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبات ما رزقناکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم یظلمون ۝ واذ قیل لهم اسکنوا هذه القریة وکلوا منها حیث شئتم وقولوا حطة وادخلوا الباب سجدا نغفر لکم خطیٰتکم سنزید المحسنین ۝ فبدل الذین ظلموا منهم قولا غیر الذی قیل لهم فارسلنا علیهم رجزا من السماء بما کانوا یظلمون ۝ واسئلهم عن القریة التی کانت حاضرة البحر اذ یعدون فی السبت اذ تاتیهم حیتانهم یوم سبتهم شرعا ویوم لا یسبتون لا تاتیهم کذلک نبلوهم بما کانوا یفسقون ۝ واذ قالت امة منهم لم تعظون قوما الله مهلکهم او معذبهم عذابا شدیدا قالوا معذرة الی ربکم ولعلهم یتقون ۝ فلما نسوا ما ذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون ۝ فلما عتوا عن ما نهوا عنه قلنا لهم کونوا قردة خٰسئین ۝ واذ تاذن ربک لیبعثن علیهم الی یوم القیٰمة من یسومهم سوء العذاب ان ربک لسریع العقاب وانه لغفور رحیم ۝ وقطعنٰهم فی الارض امما منهم الصٰلحون ومنهم دون ذٰلک وبلونٰهم بالحسنٰت والسیاٰت لعلهم یرجعون ۝ فخلف من بعدهم خلف ورثوا الکتٰب یاخذون عرض هذا الادنیٰ ویقولون سیغفر لنا وان یاتهم عرض مثله یاخذوه الم یؤخذ علیهم میثاق الکتٰب ان لا یقولوا علی الله الا الحق ودرسوا ما فیه والدار الاخرة خیر للذین یتقون افلا تعقلون ۝ والذین یمسکون بالکتٰب واقاموا الصلوة انا لا نضیع اجر المصلحین ۝ واذ نتقنا الجبل فوقهم کانه ظلة وظنوا انه واقع بهم خذوا ما اتینٰکم بقوة واذکروا ما فیه لعلکم تتقون ۝ واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلیٰ شهدنا ان تقولوا یوم القیٰمة انا کنا عن هذا غٰفلین ۝ او تقولوا انما اشرک اٰباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون ۝ وکذلک نفصل الاٰیٰت ولعلهم یرجعون ۝ واتل علیهم نبا الذی اتینٰه اٰیٰتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطٰن فکان من الغوین ۝ ولو شئنا لرفعنٰه بها ولٰکنه اخلد الی الارض واتبع هوٰىه فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث ذٰلک مثل القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فاقصص القصص لعلهم یتفکرون ۝ ساء مثلا القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا وانفسهم کانوا یظلمون ۝ من یهد الله فهو المهتد ومن یضلل فاولٰئک هم الخٰسرون ۝ ولقد ذرانا لجهنم کثیرا من الجن والانس لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها اولٰئک کالانعام بل هم اضل اولٰئک هم الغٰفلون ۝ ولله الاسمآء الحسنیٰ فادعوه بها وذروا الذین یلحدون فی اسمآئه سیجزون ما کانوا یعملون ۝ ومما خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون ۝ والذین کذبوا باٰیٰتنا سنستدرجهم من حیث لا یعلمون ۝ واملی لهم ان کیدی متین ۝ اولم یتفکروا ما بصاحبهم من جنة ان هو الا نذیر مبین ۝ اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق الله من شیء وان عسی ان یکون قد اقترب اجلهم فبای حدیث بعده یؤمنون ۝ من یضلل الله فلا هادی له ویذرهم فی طغیانهم یعمهون ۝ یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها قل انما علمها عند ربی لا یجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السمٰوٰت والارض لا تاتیکم الا بغتة یسئلونک کانک حفی عنها قل انما علمها عند الله ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۝ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شآء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون ۝ هو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل منها زوجها لیسکن الیها فلما تغشٰها حملت حملا خفیفا فمرت به فلما اثقلت دعوا الله ربهما لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشٰکرین ۝ فلما اٰتٰهما صالحا جعلا له شرکآء فیما اٰتٰهما فتعٰلی الله عما یشرکون ۝ ایشرکون ما لا یخلق شیـًٔا وهم یخلقون ۝ ولا یستطیعون لهم نصرا ولا انفسهم ینصرون ۝ وان تدعوهم الی الهدٰی لا یتبعوکم سوآء علیکم ادعوتموهم ام انتم صامتون ۝ ان الذین تدعون من دون الله عباد امثالکم فادعوهم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صٰدقین ۝ الهم ارجل یمشون بها ام لهم ایدٍ یبطشون بها ام لهم اعین یبصرون بها ام لهم اذان یسمعون بها قل ادعوا شرکآءکم ثم کیدون فلا تنظرون ۝ ان ولیی الله الذی نزل الکتٰب وهو یتولی الصٰلحین ۝ والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم ولا انفسهم ینصرون ۝ وان تدعوهم الی الهدٰی لا یسمعوا وترٰىهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون ۝ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجٰهلین ۝ واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ بالله انه سمیع علیم ۝ ان الذین اتقوا اذا مسهم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا هم مبصرون ۝ واخوانهم یمدونهم فی الغی ثم لا یقصرون ۝ واذا لم تاتهم باٰیة قالوا لولا اجتبیتها قل انما اتبع ما یوحٰی الی من ربی هذا بصائر من ربک

تو آخرت کے وجود کو بر داشت ہوگا ف ابن کثیر نے کہا اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ جب موسیٰ وقت پر آئے اور اوس سے ہم نے بات کی تو اوسنے ہماری رویت چاہی ہمنے کہا تم مجھ کو نہین دیکھ سکتے ہو حرف لن اس جگہ نزدیک معتزلہ کے واسطے نفی رویت کو دنیا و آخرت مین ہو اسلیے کہ واسطے نفی تابید کے وضع کیا گیا ہے لکن یہ قول اضعف اقوال ہے کیونکہ احادیث متواترہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہین کہ مومنین اللہ پاک کو دار آخرت مین دیکھین گے اسکا بیان زیر کریمہ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ آویگا اور اللہ پاک نے حال کفار سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اوسدن اپنے رب سے اوٹ مین ہون گے كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ بعض نے کہا یہ حرف واسطے نفی تابید کے دنیا مین ہے نہ آخرت مین اس بنیاد پر درمیان آیت کے اور درمیان دلیل قاطع صحت رویت کو دن قیامت کے جمع حاصل ہوتی ہے بعض نے کہا یہ کلام اس مقام مین مثل اوس کلام کے ہے لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اسکا بیان سورۂ انعام مین گذر چکا کتب متقدمہ مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ کوئی زندہ مجھ کو نہین دیکھتا مگر مرجاتا ہے اور نہ کوئی خشک مگر لرز جاتا ہے اسی لیے اللہ نے کہا کہ پہاڑ ڈہی گیا موسیٰ بیہوش ہوگئے ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ انس نے کہا حضرت نے فرمایا جب تجلی کی رب موسیٰ نے واسطے پہاڑ کے تو اشارہ کیا اپنی ایک انگلی سے پہاڑ ہوا اوسکو پہر اشارہ کرکے دکہایا ہم کو ابو اسمعیل نے اپنی انگلی سبابہ سے اس اسناد مین ایک مرد مبہم غیر مسمی ہے دوسرا لفظ اوسکا یہ ہے کہ حضرت نے آیت باب کو پڑہکر اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابہام کو مفصل اعلے چنصر سے رکہا پہاڑ ٹوٹ پڑا دیسا لفظ انس کا یون ہے پڑہا حضرت نے اس آیت کو اور رکہا ابہام کو قریب طرف خنصر کے پہر فرمایا فَسَاخَ الْجَبَلُ حمید نے ثابت سے کہا کیا یون اشارہ کیا ثابت نے اپنا ہاتہہ اوٹہا کر حمید کی سینے پر مارا اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اور انس نے اشارہ کیا اور مین اسکو پوشیدہ رکہون۔ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ آنَسٍ وَلَفْظُهُ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِي أَنَّهُ أَخْرَجَ الْخِنْصَرَ حمید طویل نے کہا تیرا اس کہنے سے کیا مطلب ہے اوسپر ثابت بنانی نے ایک مرتبہ سینہ حمید کو دہمکایا اور کہا مَنْ أَنْتَ يَا حُمَيْدُ وَمَا أَنْتَ يَا حُمَيْدُ يُحَدِّثُنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ عَنْ حَمَّادٍ وَقَالَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخْرِجَاهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلَّالُ عَنْ حَمَّادِ
ابْنِ سَلَمَةَ فَذَكَرَهُ فَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا عِلَّةَ فِيْهِ وَقَدْ رَوَاهُ دَاوٗدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ عَنِ الْبَنِ مَرْفُوْعًا
بِنَحْوِهٖ وَاَسْنَدَهُ اِبْنُ مَرْدُوْيَهِ مِنْ طَرِيْقَيْنِ مَرْفُوْعًا وَّلَا يَصِحُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ
وَقَالَ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ ابن عباس نے کہا تجلی نہین کی رب نے پہاڑ کی طرف مگر بقدر خنصر اوسپر پہاڑ ڈھا دیا
یعنے مٹی ہوگیا موسی بیہوش ہوکر گرے قتادہ نے کہا صَعِقًا بمعنی میتًا ہے سفیان ثوری نے کہا پہاڑ زمین
مین دہس کر دریا مین جا پڑا اوسکے ساتھ چلا جاتا ہے ابوبکر ہذلی نے کہا پہاڑ زمین مین گھس گیا اب قیامت
تک ظاہر نہ ہوگا بعض اخبار مین آیا ہے کہ زمین مین دہس گیا قیامت تک دہستا چلا جاویگا رَوَاهُ اِبْنُ مَرْدُوْيَهِ
ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جب اللہ نے پہاڑ کے لیے تجلی کی تو اللہ کی عظمت
کے لیے چھ پہاڑ اور بھی اوڑ گئے تین مدینے مین گرے تین مکہ مین مدینے مین اُحد و ورقان رعنوی مکہ مین حرا
ثبیر ثور مگر یہ حدیث غریب ہے بلکہ منکر عروہ بن رویم نے کہا ساری پہاڑ قبل اسکے کہ اللہ تجلی کری چکنے اور
ٹھوس تھے جب موسی کے لیے طور پر نمودار ہوا تو ڈھے گئے پھٹ گئے اون مین شقوق و کہوف پیدا ہوگئے
ربیع بن انس نے کہا جب پردہ اوٹھا اور پہاڑ نے نور دیکھا تو کچنا چور ہوگیا بعض نے کہا دَكًّا بمعنے فتتہ
ہے مجاہد نے کہا اللہ پاک نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سے فرمایا پہاڑ تجھسے زیادہ بڑا اور سخت
ہے تو اوسکی طرف دیکھ اگر وہ تھم گیا تو پھر تو مجھ کو بھی دیکھ سکتا ہے جب پہاڑ کیطرف تجلی ہوئی اور
اُنکی نظر پڑی تو بے قابو ہوگئے پہاڑ ڈھے گیا موسی نے دیکھنا چاہا کہ اب پہاڑ کیا کرے گا بیہوش ہوکر
گر پڑے عکرمہ نے کہا جب اللہ پاک نے طرف پہاڑ کے دیکھا پتھر مٹی ہوگیا بعض کی قرارت یون ہے
نَظَرَ اللّٰهُ اِلَى الْجَبَلِ فَصَارَ صَخْرًا تُرَابًا ابن جریر نے بھی یہی کو اختیار کیا ہے اس بارے مین نزدیک
ابن مردویہ کے ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے معروف یون ہے کہ صعق بمعنے غشی ہے جسطرح ابن عباس
وغیرہ نے تفسیر کی ہے نہ بمعنے موت جسطرح قتادہ نے کہا اگرچہ لغت مین یہ معنے صحیح کیون نہ ہون کقولہ
تعالی وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى
فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ کیونکہ وہان ایک قرینہ دالہ موت پر موجود ہے یہان دلالت قرینے کی غشی پر
ہے وہ قرینہ یہ لفظ ہے فَلَمَّآ اَفَاقَ کیونکہ افاقہ غشی سے ہوتا ہے بہرحال جب یہ حالت گذری تو موسی
نے اللہ کی تنزیہ و تعظیم و اجلال کے لیے سُبْحَانَكَ کہا یعنے تو پاک ہے اس سے کہ کوئی دنیا مین تجھ کو دیکھ سکے اگر

ابن مردویہ کی حدیث مرفوع جو ابن عباس سے مروی ہے اور ابن جریر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے
ابن مردویہ کی دوسری حدیث مرفوع

دیکھو تو مرجاوے توبہ کا مطلب مجاہد نے یہ کہا کہ مین سوال رویت سے بار دیگر تائب ہوتا ہون مین اول مومنین ہون یعنے بنی اسرائیل مین یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے مین ایمان لاتا ہون اس بات پر کہ تجھ کو کوئی شخص نہین دیکھ سکتا ابو العالیہ نے کہا موسی سے پہلے مومنین تھے لیکن مطلب انکا یہ تھا کہ مین پہلا مومن ہون ادن مین جو اس بات کے قائل ہین کہ تجھ کو کوئی تیری مخلوق مین سے قیامت تک نہین دیکھ سکتا ہے ابن کثیر نے کہا وَهٰذَا قَوْلٌ حَسَنٌ لَّهُ اتِّجَاهٌ ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اس جگہہ ایک اثر طویل ذکر کی ہے جس مین غرائب عجائب ہین راوی اوسکے محمد بن اسحاق بن یسار ہین گویا اوسکو اسرائیلیات سے حاصل کیا ہے واللہ اعلم ف یہودی موسی علیہ السلام مین دو حدیثین آئی ہین ایک ابو سعید خدری سے کہ ایک مرد یہودی پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا اوسکے منہ پر طمانچہ لگا تھا کہا اے محمد ایک شخص نے انصار مین سے جو تمہارا صحابی ہے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے فرمایا اوسکو بلاؤ وہ آیا فرمایا تونے اسکو کیون طمانچہ مارا کہا اے رسول اللہ میرا گذر اس یہودی پر ہوا اوسکو سنا کہتا تھا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ مینے کہا وعلی محمد اور مجھ کو غصہ آیا مین نے ایک طمانچہ جڑا فرمایا لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ لوگ دن قیامت کو بیہوش ہون گے سب سے پہلے مین ہوش مین آؤنگا تا گہان موسی کو دیکھون گا کہ ایک پایہ عرش کے پکڑے ہوے ہین مین نہین جانتا کہ مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا عوض بیہوشی طور کے بدلا دیے گئے اس حدیث کو بخاری نے بہت جگہہ صحیح مین روایت کیا ہے مسلم نے احادیث انبیا مین لکھا ہے ابو داؤد اسکو کتاب السنہ مین لائے ہین دوسری حدیث ابو ہریرہ کی ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے کہ گالی گلوچ کی دو آدمیون نے ایک مرد مسلمانون مین سے تھا دوسرا یہودی تھا مسلمان نے کہا وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ یہودی نے کہا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ مسلمان کو یہودی پر غصہ آیا ایک طمانچہ مار دیا یہودی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا حال پوچھا اوس نے خبر دی حضرت نے مسلمان کو بلایا اوس نے اقرار کیا فرمایا لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى مُمْسِكٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ یہ حدیث بھی صحیح مین آئی ہے حافظ ابو بکر بن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ شخص جس نے یہودی کو طمانچہ مارا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے لیکن صحیحین مین گذر چکا کہ وہ کوئی شخص انصار مین سے تھا سو یہی اصح و اصح ہے

واللہ اعلم کلام اس بارہ پر کہ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى اوسیطرح پر ہے جسطرح جملہ لَا تُفَضِّلُونِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ لَا عَلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى پر ہے یعنے یہ بات بطور تواضع فرمائی تھی یا قبل اسکے کہ اپنی فضیلت اوپر معلوم ہو یا منع کیا ہے اس بات سے کہ انبیا مین بطور غضب و تعصب کے تفاضل کیا جاوے یا بجہ در اے تشہی واللہ اعلم یہ بات کہ لوگ دن قیامت کو بیہوش ہوجاوینگے ظاہر یہ ہے کہ وہ صعق یعنی بیہوشی عرصات قیامت مین ہوگی کوئی ایسا امر پیش آوے گا جس سے ہوش غلط ہوجاوینگی واللہ اعلم ہوسکتا ہے کہ یہ بات اوسوقت ہو جبکہ رب تبارک و تعالی واسطے فصل قضا کے آوے اور خلائق کے لیے تجلی فرماوے جسطرح کہ موسی علیہ السلام تجلی رب تعالی سے بیہوش ہوگئے تھے ؎

ہوش پاروں کی بجا ہین ہے بہر اغیار کی ہوش ۔۔۔ منتظر ہین تیرے اک جلوہ دیدار کی ہوش

اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ مجھ سے پہلے وہ افاقے مین آئو یا یہ بدلا ہے صعقہ طور کا قاضی عیاض نے اول کتاب الشفا مین ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جب تجلی کی اللہ نے واسطے موسی کے تو چوٹی پہاڑ پر انگوٹھے کی گھاٹ رات مین دس فرسخ تک نظر آنے لگی پہر کہا کیا دور ہے اگر مخلص ہون ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اون امور کے جو ہم نے اس باب مین ذکر کیے ہین بعد اسراء کے دیکھا آیات کبرا سے رب تعالی سے محظوظ ہوئے تھے انتہے گویا کہ قاضی جی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے حالانکہ اوسکی صحت مین نظر ہے رجال اسناد اوس کے مجاہیل غیر معروفین ہین ایسی حدیث جب قبول کیجاتی ہے کہ روایت کرے کسی عدل ضابط کے آوے اور سلسلہ عدل و ضبط رواۃ کا منتہی تک پہونچ جاوے واللہ اعلم ف فتح البیان کا بیان فاتح اسجگہ بتفسیر آیت باب مین ہے کہ موسی وقت موعود پر آئے اوسدن پنجشنبہ روز عرفہ تھا صبح روز جمعہ کو دن نحر کے توریت دی گئی اللہ نے اپنا کلام بغیر واسطہ و بلا کیفیت کے اُنکو سنایا اپنے کلام اور اون کے درمیان مین کوئی پردہ نہ رکھا موسی نے اوس کلام کو سنا یہ مطلب نہین ہے کہ اللہ نے کوئی بات ایجاد کی جسکو موسی نے سنا ہو اسلیے کہ اللہ کا کلام قدیم ہے تفاسیر مین یہ بات نظر نہ آئی کہ موسی نے اوس کلام مقدس الہی سے کیا سمجھا بوجہا حدیث جابر مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جب اللہ نے موسی سے دن طور کے بات کی تو وہ بات سوا اوس بات کے تھی جو دن ندا کے کی تھی موسی نے کہا اے رب کیا یہ تیرا کلام ہے جو تو نے مجھ سے کہا فرمایا اے موسی مینے گفتگو کی ہے تجھ سے دس ہزار زبان کی قوت سے مجھکو ساری زبانون کی قوت ہے اور اس سے بھی زیادہ طاقت حبب موسی پھر کر پاس بنی اسرائیل

کے آئے کہا ہم سے حال کلام حسن کا بیان کرو کہا تم کو طاقت نہیں کیا تم نے آواز زین کرگ کی نہیں سنی ہیں
جو اصل حلاوت ہیں تم سنتے ہو یہ آواز ہیں قریب ہیں اوس سے نہ ویسی اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُوْنُعَیْمٍ
فِی الْحِلْیَۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ پاک کی بات چیت موسی
علیہ السلام سے دو بدو ہوئی زمخشری کا یہ کہنا کہ ایک کلام منطوق بہ کو بعض اجرام میں پیدا کر دیا تھا جسطرح الواح
میں محفوظ پیدا کیا ہے انتہے مذہب معتزلہ ہے یہ مذہب فاسد کاسد ہے کتاب و سنت اس مذہب کو رد کرتے
ہیں اوس پر سخت جرم کا کیا حوصلہ ہے کہ وہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ کہے سادات حنابلہ و اہلحدیث کا مذہب یہ ہے
کہ اللہ کا کلام باحروف و اصوات مقطعہ ہے اور قدیم ہے اور یہی اوذکا مذہب حق ہے سنت مطہرہ بھی اسی
کے ساتھ ناطق ہے جمہور متکلمین کہتے ہیں کہ کلام الٰہی ایک صفت مغایرہ ہے ان حروف و اصوات سے مراد
اُنکی کلام نفسی ہے لکن سنت مطہرہ سے کہیں ہوا تک اس کلام نفسی کی معلوم نہیں ہوتی نہ ان صاحبوں
کی ہوا بندی ہے اسیطرح شیخ نے تاویلات میں ذکر کیا ہے کہ موسی نے ایک آواز سنی جو دلیل تھی کلام اللہ
پر سو یہ قول بھی ظاہر البطلان مخالف نص قرآن مباین حدیث سید الانس و جان ہے ایک جماعت سلف
خلف نے خوض کرنے سے تاویل صفت کلام الٰہی میں خاموشی اختیار کی فقط اتنا کہا ہے کہ اللہ پاک
متکلم بکلام قدیم ہے اوسکا کلام حرف و صوت ہے مگر لائق اوسکی ذات رفیع السمات کو مشابہ بکلام مخلوق
کے نہیں ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی بہرحال موسیٰ نے اللہ کی بات سنکر شوق دیدار سے کہا
شعاع فیض و انوار آثار ظاہر کیا کہا اے رب ذرا تو آپ کو مجھے دکھا بھی دے اس سے معلوم ہوا کہ موسے
کے نزدیک رویت الٰہی فی الجملہ جائز تھی اگر مستحیل ہوتی تو سوال ہی کاہیکو کرتے اللہ پاک نے جواب دیا کہ
تو مجھ کو نہیں دیکھ سکتا ہے یعنے اس چشم فانی سے بطور سوال بلکہ چشم باقی سے بطریق عطا و نوال یا اس
وقت کہ تو طلب رویت کرتا ہے نہیں دیکھ سکیگا دیکھنے والا جبتک کہ دار دنیا میں ہے نہیں دیکھ سکتا ہے

بے فنائے خود میسر نیست دیدار خدا ۔۔۔ مے فروشد خویش را اول خریدار خدا

ہاں رویت حق سبحانہ و تعالی کی دار آخرت میں احادیث متواترہ سے ثابت ہو چکی ہے جو شخص عارف سنت مطہرہ
عالم حدیث شریف ہے اوسپر یہ ثبوت مخفی نہیں جدال و گیدڑ بھبکی کرنا ایسے مسئلہ میں بیفائدہ ہے کچھ حاصل
نہیں کیونکہ حق کا رستہ صاف اور کھلا ہوا ہے یہ اور بات ہے کہ انسان کا نشو و نما جس مذہب پر ہوتا ہے
اور آباء و اہل بلد کو جس مشرب پر پاتا ہے اور جو امر عباد سے اس شریعت حقہ میں مطلوب ہے اسپر آگاہ

نہین ہوتا تو ایسا شخص مغالک تعصب سخن پروری مین گرفتار ہوجاتا ہے مثلاً جب آنکھہ کو درست ہو مگر اوسکی دل کی آنکھہ اندہی ہوتی ہے اوسکی کان سماع حق سے بہرے ہوتے ہین اوسکی زبان حق گوئی سے گونگی ہو جاتی ہے وہ در پے دفع حق از الہ صواب کے ہوتا ہے اور گمان یہ ہے کہ وہ آپ کو دافع باطل سمجھ رہا ہے اور جبر اعتقاد پر ناشی و نامی ہوا ہے اوسی کو حق سمجھتا ہے نظر صحیح ملقی مدلول کتاب و سنت اذعان و تسلیم قرآن و حدیث جو اللہ نے اوس کے ذمہ پر واجب کیا ہے اوس سے غافل جاہل عاطل رہتا ہے جب سے یہ مذاہب مروجہ اصول و فروع مین حادث ہوئے ہین تب سے اہل انصاف بہت کم نظر آئے دروازہ حق کے بند ہوگئے رستہ انصاف کا مسدود ہوگیا یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید اسجگہہ کراڑی نہ فرمایا کہ کہین نفی جواز کی نہ سمجھی جاوی اگر ذات پاک اوسکی مرئی نہ ہوتی تو ضرور یہ خبر دیتا کہ انہ لیس برائی کیونکہ وہ حالت احتیاج بیان کی تھی اہل بدع و خوارج و معتزلہ و بعض مرجیہ نے ظاہر لفظ سے تمسک کرکے کہا ہے کہ حرف لن واسطے تابید و دوام کے ہے حالانکہ یہ دعوی غلط ہے کوئی نص اہل لغت عربیہ وغیرہ کی شاہد اس مدعا پر نہین نہ کوئی شخص اوسکا قائل ہے بلکہ کتاب و سنت برخلاف اس دعوی کے ہین اللہ تعالی نے حق یہود مین فرمایا ہے ولن یتمنوہ ابدا حالانکہ وہ دن قیامت کو موت کی تمنا کرین گے کما قال تعالی ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک وقولہ یا لیتہا کانت القاضیۃ اور احادیث تو زیادہ تر شمار سے مین ہر حال مراد اسجگہہ رویت دنیاوی نہی اشعریہ کہتے ہین کہ تعلیق رویت کے ساتھہ استقرار جبل کو دلیل ہے اس بات پر کہ رویت جائز ہے ممتنع نہین ہے لکن محقق نہین کہ وہ رویت اخرویہ ایک الگ چیز ہے اور خلاف درمیان معتزلہ و اشعریہ کے بابت رویت اخروی کے ہے نہ رویت دنیاوی کے زمن صحابہ مین بھی اس بابت اختلاف رہا ہے دک بمعنے مدکوک یعنی مدقوق ہموطلب ہے کہ پہاڑ خاک ہوگیا یا برابر زمین کے ہوگیا یا ایک چھوٹا سا ٹیلہ بن گیا کسائی نے کہا دک کہتے ہین چھوٹے پہاڑون کو دکادات کہتے ہین مٹی کے ٹیلون کو جو موٹے نہین ہوتے ہین عطیہ عوفی نے کہا پہاڑ ایک رمل ہائل ہوگیا کلبی نے کہا چھوٹی چھوٹی ٹیکریان ہوگئین کسینے کہا پہاڑ کا نام زبیر تھا ضحاک نے کہا اللہ نے اپنا نور برابر مخرنور کے ظاہر کیا ابن سلام نے کہا تجلی نہین کی گئی برابر کے سوئی کے سدی نے کہا بقدر خنصر کے ابن عباس نے کہا وہ پہاڑ طور تھا خنصر کی برابر تجلی سے خاک ہوگیا سہل بن سعد نے کہا برابر ایک درہم کے ستر ہزار پردون سے وہ نور ظاہر ہوا تھا موسی علیہ السلام اوس نور کے ہول سے بیہوش ہوگئے کلبی نے کہا یہ بیہوشی دن جمعرات کی ہوئی تھی روز عرفہ کے اسکی صبحکو روز جمعہ دن آخر کو

ہے اور بہ کہ کہ ک

توبت دی گئی ابن عباس نے کہا جب تک اللہ نے چاہا بیہوش رہے قتادہ نے کہا گئے مگر قول اول اولی ہے بدلیل لفظ افاقہ واقدی نے کہا جب موسی علیہ السلام بیہوش ہوکر گر پڑے تو فرشتون نے کہا ابن عمران کو کیا ہوا ہے جو سوال رویت کیا یہ بحال جب ہوش مین آئے سمجھے کہ مینے ایک امر عظیم کا سوال کیا تھا جسکا چاہنا لائق نہ تھا تب بیحد تک کہا سوال بے اذن تھا تنزیہ چاہی یا رویت دنیا یا سارے نقائص سے پھر دلیر سوال کرنے سے توبہ کی زجاجی نے کہا ساری امت کا اجماع ہے اسپر کہ یہ توبہ کسی گناہ سے نہ تھی کیونکہ انبیا معصوم ہوتے ہین کسینے کہا قتل قبطی سے توبہ کی ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ لکن یہ قول بیجگہہ ملا وجہ ہے کسی نے کہا چونکہ رویت مخصوص ہا تحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھی اسلیے اوس سے روکے گئے قال سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ یعنے ایسے سوال سے توبہ کرتا ہون یہ قول نہایت بعید ہے پھر کہا مین پہلا ایمان لانیوالا ہون اپنی قوم موجودہ سے اس عصر مین ساتھ اس اعتقاد کے کہ تو دنیا مین مرئی نہین ہوتا ہے باوجود جواز رویت کے قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي

فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝ فرمایا اے موسے مینے تجکو امتیاز دیا لوگون سے اپنے پیغام پہنچنے کا اور اپنے کلام کرنے کا سو لیجو مینے تجھکو دیا اور شاکر رہ اور لکھدی ہمنے اوسکو تختون پر ہر چیز مین سے سمجھوتی اور بیان ہر چیز کا سو پکڑ انکو زور سے اور کہا اپنی قوم کو کہ پکڑین رہین اوسکی بہتر باتین اب مین تم کو دکھاؤن گا گھر بے حکم لوگون کا ف انکی بہتر باتین یعنی جو کرنے کے حکم ہین اور بری باتین جنکے نہ کرنے کا حکم ہے دکھاؤن گا گھر بے حکمون کا یعنے اگر تم حکم پر نہ چلوگے تو تمکو اس طرح ذلیل کرین گے جسطرح شام کا ملک لینے سے جبین کر تم کو دیا انتہے ف اللہ پاک نے ذکر کیا کہ ہمنے موسی سے یہہ خطاب کیا کہ تم کو ہمنے سارے اہل زمان مین سے واسطے اپنی رسالت و کلام کے منتخب کر لیا ہے اس مین شک نہین کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سید ولد آدم ہین کیا اولین اور کیا آخرین اسی لیے اللہ نے اون کو مختص کیا تھا ساتھ ختم نبوت و رسالت کے انکی شریعت قیام ساعت تک مستمر رہیگی اونکے اتباع سارے انبیا و مرسلین کے اتباع سے زیادہ ہونگے حضرت کے بعد شرف و فضل ابراہیم خلیل علیہ السلام کو ہے پھر موسی کلیم الرحمن علیہ السلام کو اسی لیے یون فرمایا کہ اے موسی مینے تجھکو اپنا کلام دیا ہے تجھسے سرگوشی کی ہے تو اون باتون پر شکر بجا لا جو باتیں تیری طاقت مین نہین ہے اوسکو توسط مانگ پھر یہ خبر دی کہ ہمنے واسطے موسی علیہ السلام کے اُن الواح مین ہر طرح کی نصیحت و موعظت و ہر شے کی تفصیل لکھدی ہے کہتے ہین وہ الواح جواہر کے تھے اللہ نے اون

تختیون پر وعظ و احکام مفصلہ بمنزلہ حلال و حرام تحریر فرما دیے تھے وہ الواح مشتمل تھے توریت پر جسکو حق مین یون ارشاد کیا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ بعضے نے کہا الواح قبل توریت کے دیے گیے تھے اللہ ہی جانے ہر تقدیر پر یہ الواح بعوض سوال رویت عطا ہوئی تھی رویت سے منع کیا گیا تھا واللہ اعلم قوت سے پکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ عزم طاعت پر رکھو قوم سے بھی کہدو کہ وہ حسن توریت کو پکڑ رہین ابن عباس نے کہا سوئی امور تھے سات اس امر کے کہ جس امر کا حکم قوم کو دیا گیا ہے اوس مین جو امر سخت تر ہو اوسکو وہ اختیار کرین دکھانے سے فاسقین کے گھر کی یہ مراد ہے کہ جو کوئی خلاف میرے حکم کے کریگا مین تم کو اوسکا انجام دکھا دونگا کہ کس طرح وہ بسبب خروج کے میری طاعت سے طرف دار و ہلاک کے پہونچا ابن جریر نے کہا یہ ارشاد بطور تہدید و وعید کے ہے واسطے عصاۃ و مخالفین امر و وفاق کے یہی معنے مجاہد و حسن بصری سے بھی مروی ہین یا مراد اہل شام ہین کہ ہم اونکے گھر بار تم کو دین گے یا مراد منازل قوم فرعون ہین مگر اول اول ہے یعنے جسطرح کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ اب کل تجھکو معلوم ہوجاویگا کہ انجام حال مخالف کا کیا ہے اوسی طرح یہ تہدید اللہ پاک نے بیان فرمائی واللہ اعلم کیونکہ یہ ارشاد بعد انفصال موسے و قوم موسے کے بلاد مصر سے تھا مخاطب اس خطاب کے بنی اسرائیل تھے قبل دخول تیہ کے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے اصطفار کہتے ہین اختیار و اجتبا کو اللہ نے موسیٰ کو اُن کے معاصرین پر برگزیدہ و پسند کر لیا سو اسی بنا یا کلیم بھی ٹھیرایا پھر کہا اس شرف کریم فضل جسیم کا تشکر ادا کرو بنی اسرائیل جس چیز کے دین و دنیا مین محتاج تھے وہ سب الواح مین لکھدی سدی نے کہا یعنے ہر امر و نہی یہی قول مجاہد کا بھی ہے سلف کا اختلاف ہے کہ الواح مین کیا چیز مکتوب تھی حل مکتوب ہے جمیع اوامر و نواہی وغیرہا پر کوئی مانع نہین ہے یہی الواح توراۃ تھے کسی نے کہا سبز زبرد کے تھے کسی نے کہا یاقوت سرخ کے کسینے کہا زبرجد سبز کے کسینے کہا ٹھوس پتھر کے کسی نے کہا چوب خشک کے کسی شے کے بھی ہون مگر آسمان سے اوترے تھے عدد الواح و مقدار طول و عرض مین اختلاف ہے لوح کی جمع الواح ہے لوح اسلیے کہتے ہین کہ اوس مین معانی لائح و واضح ہوتے ہین اللہ نے کتابت کو طرف اپنے نفس مقدس کے اسناد کیا واسطے تشریف مکتوب کی ورنہ وہ الواح حکم الہی سے لکھے گئے تھے بعض نے کہا اوس کتابت کو اللہ نے الواح مین مخلوق کر دیا تھا حدیث شریف مین آیا ہے اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا توریت کو اپنے ہاتھ سبارک سے لکھا درخت طوبے اپنے ہاتھ سے لگایا دوسری لفظ یہ ہے کہ فردوس کو اپنے ہاتھ سے جمایا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ النَّجَّارِ وَغَيْرُهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن الحارث محفوظ رہے کہ حدیث موقوف ہے اوسکی سند مین ابو معشر مسلم لین ہے ابن عمر نے کہا اللہ نے چار چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہین عرش و قلم و عدن و آدم پھر میسرے نے کہا اللہ نے کسی شے کو اپنی مخلوق مین سے نہین چھوا سوا تین چیزون کے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا توریت اپنے ہاتھ سے لکھی جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے لگایا یا اسی کے لگ بھگ کسب سے بھی مروی ہے وَدَاهُمَا اللَّارِمِيُّ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ نے الواح واسطے موسیٰ کے لکھے موسیٰ قلمون کی آواز الواح مین سنتے تھے جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ مرفوعاً کہتے ہین وہ الواح جو موسیٰ پر اوتری جنت کی بیر کے تھے سرو کا طول بارہ گز کا تھا اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّیْخِ وَاَبُو مُحَمَّدٍ وَیَه سعید بن جبیر نے کہا لوگ کہتے ہین وہ الواح سرخ یاقوت کے تھے مین کہتا ہون نہین کے تھے کتابت زبرجد کی سو نکی اللہ نے اوسکو اپنے ہاتھ سے لکھا آسمان والون نے آواز اقلام کی سنی انتہے اللہ سعید پر رحم کرے اُنکو ایسی بات اپنے جی سے کہنا کیا ضرور تھا جو کہ اسے نہین کہی جاتی ہے نہ حدس سے ظن غالب یہ ہے کہ اکثر سلف رحمہم اللہ تعالیٰ ایسی باتین یہود سے پوچھا کرتے تھے اسی سبب سے اون کے اقوال مختلف و مضطرب ہوئے ہین ایک کہتا ہے کہ وہ تختیان لکڑی کی تھین دوسرا کہتا ہے یاقوت کی تھین تیسرے نے کہا زمرد کی چوتھے نے کہا زبرجد کی کسینے کہا اولے کی کسینے کہا پتھر کی ٹھیک بات یہ ہے کہ وہ الواح تھے اون مین کتاب توریت لکھی تھی اللہ جانے کس چیز کے تھے ہمکو بعد اس مدت دراز کے کوئی ضرورت اس کرید کی نہین ہے نہ ہم یہود کی بات کو سچا کہہ سکتے ہین نہ جھوٹا بنا سکتے ہین نہ اس بال کی کھال نکالنے مین کوئی نفع دنیاوی یا اُخروی متصور ہے جتنا اللہ پاک نے قرآن پاک مین اپنے پیغمبر پاک سے فرمایا ہے اوسپر ایمان لانا اور بندگی کی زیادہ چندی نہ کرنا کافی وافی شافی ہے بہرحال توریت مقدس مین ایک تو موعظت تھی واسطے بنی اسرائیل وغیرہم کے جو کوئی اوس سے نصیحت پکڑنا چاہتا حقیقت موعظت کی تذکیر و تحذیر ہر چیز یاد دلانا انجام نیک کا ڈرانا انجام بد سے دوسری چیز اوس مین تفصیل تھی ہر شے کی یعنے جو احکام محتاج توضیح تھے جو امور و نواہی و حلال و حرام لائق تبیان تھے اون سب کا ذکر کیا گیا تھا کہتے ہین توریت سفر تثنیہ کا وزن تھا کسینے اوس کتاب شریف کو پرانہ پڑھا مگر چار شخصون نے موسیٰ و یوشع و عزیر و عیسیٰ علیہم السلام نے پھر اللہ نے کہا اے موسیٰ لے اوسکو یعنے الواح کو یا ہر شے کو یا توریت کو بہت کوشش و نشاط سے ابن عباس نے کہا موشیاری سے ربیع بن انس نے کہا طاعت سے سدی نے کہا جتنا ہو سکے کسی نے کہا قوت قلب سے کسی نے کہا صحت عزیمت و نیت صادقہ سے ہو سکتا ہے کہ لفظ قوت سے یہ سب

امور مراد ہون پھر فرمایا کہ قوم کو بھی حکم دو کہ وہ بہتر سے بہتر چیز کو جو توریت مین لکھی ہے جسکا اجر غیر سے بڑکر و بیشتر ہے اوسکو بیوین اختیار کرین کمقولہ تعالی اتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم و قولہ فیتبعون احسنہ منجملہ احسن کے ایک یہ ہی کہ غیر پر صبر کرے اوسکا قصور معاف کرے عمل عزیمت پر بجالائے نہ رخصت پر فریضہ پر چلے نہ نافلے پر فعل امور ترک محظور صبر علے المقدور اختیار کرے ابن عباس نے کہا حلال کو حلال حرام کو حرام سمجھے اشال مین تدبر کرے متشابہ پر متوقف ہو موسی علیہ السلام ساری قوم سے بڑکر عابد تھے اس لیے جو امر اون کو ہوا وہ قوم کو نہ ہوا حسن نے کہا نیچے احسن کے واجب مندوب مباح داخل ہے احسن سے مراد اخذ بالشدۃ و اشق علی النفس ہے یا احسن بمعنے حسن ہے سو ساری تورات حسن ہی اب دکھاؤن گا مین تم کو گھر فساق یعنی کفار کا یہی قول ہے ابن عباس کا مراد دار فاسقین ہے اس جگہہ زمین مصر ہے جو پاس فرعون اور اوسکی قوم کے تھی قالہ عطیۃ العوفی یا منازل عاد و ثمود یہ قول ہے کلبی کا یا جہنم یہ قول ہے حسن و عطا کا یا منازل جبابرہ و عمالقہ تاکہ اون کو دیکھہ کر عبرت پکڑین یہ قول ہے سدی کا یا ملک شام جہان منازل قرون ماضیہ ہے یا مراد لفظ دار سے ہلاک ہے یعنے عنقریب تم کو ہلاک فاسقین کا ملاحظہ کراؤنگا مجاہد نے کہا مراد بازگشت ہے طرف آخرت کے قتادہ نے کہا مراد منازل دنیا ہین دکھلانے کا سبب یہ ہے کہ تم کمو اون گھرون مین بطور ارث کے داخل کرین گے بعض نے اسی جگہہ سے ساورثکم پڑہا ہے کمافی قولہ واورثنا القوم الذین کانوا یستضعفون مشارق الارض و مغاربہا قالہ ابو المعود یہ قول رد کرتا ہے اوس قول کو کہ مراد گھر سے اسجگہہ جہنم ہے سیوطی کو تعجب ہے کہ اونہون نے ابعاس خلاف مقرر کے کسطرح اوسکو مدعی تصحیف و تحریف دیکھا حالانکہ کتاب حسن المحاضرہ مین لکھا ہے کہ اکثر لوگون کی زبان پر یہ بات مشتہر ہے کہ مراد دار فاسقین سے مصر ہے حالانکہ ابن الصلاح وغیرہ حفاظ نے کہا ہے کہ یہ غلط تصحیف سے پیدا ہوا ہے مجاہد وغیرہ مفسرین سلف سے تفسیر ساوریکم الخ مین مصیرھم آیا ہے اوسکی تصحیف ہوگئی انتہے جمہور مفسرین کا یہ قول ہے کہ بنی اسرائیل شام کو جا کر پھر طرف مصر کے آئے اور زمین قبط و اموال قبط کے مالک ہو گئے قرطبی و کرخی نے کہا یہ قول حسن ہے بعض نے کہا کہ مصر کو پھر کر نہین آئے یہ قول سخت ضعیف ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق و ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا و ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا و ان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا ذلک بانہم کذبوا بآیاتنا و کانوا عنہا غافلین ○ و الذین کذبوا بآیاتنا و لقاء الاخرۃ حبطت اعمالہم ہل یجزون الا ما کانوا یعملون ○

ع ۱۷

مین یہہ دون گا اپنی آیتون سے اون کو جو بڑائی ڈہونڈتے ہین ملک مین ناحق اور اگر دیکہین ساری نشانیان یقین
نہین لاوین گے اور اگر دیکہین راہ سیدہی کی ڈہونڈہین راہ اوپر اور اگر دیکہین راہ اوپر اوسکو ٹہہراوین راہ اوسر سے کہ اونہون نے جہوٹہہ جانین ہماری
آیتین اور رہے ہین اون سے بے خبر ف الواح دیکر یہہ بہی فرمادیا کہ قوم کو تقید کرو کہ عمل کرین اور یہہ بہی فرمادیا کہ جو
بے انصاف ہین یا درحق پرست نہین اون کے دل مین پیہہ دون گا اور سپر عمل نہ کرین گے یعنے ہدایت اور ضلالت
دونو اللہ پاک کیطرف سے ہین اسیطرح بہشت اور دوزخ انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ پاک فرماتا ہے مین منع کرون گا
فہم حجج دادلہ والہ کا میری عظمت و شریعت و احکام کا قلب متکبرین پر پیری طاعت سے جو کہ تکبر کرتے ہین
لوگون پر ناحق یعنے جسطرح اونہون نے ناحق غرور کیا اسی طرح اللہ نے اونکو جاہل بناکر ذلیل و خوار کردیا کقولہ
تعالی وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وقولہ تعالی فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ بعض اہل علم نے کہا ہے جو آدمی شرنگین یا متکبر ہوتا ہے اوسکو علم نہین ملتا کسی نے کہا جس نے ایک
دم دل تکبر پر پیر نہ کیا وہ ساری عمر دل جہل مین رہا سفیان بن عیینہ نے کہا یعنے مین اون سے فہم قرآن کا پہیر
لون گا اور اپنی آیتون سے اونکو پہیر دونگا ابن جریر نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت خطاب ہے اس
امت کو ابن کثیر کہتے ہین یہ کچہ لازم نہین ہے مراد ابن عیینہ کی یہ ہے کہ یہ حکم مطرد ہے حق مین ہر احد کے
درمیان کسی امت اور اس امت کے اس بارے مین کچہ فرق نہین ہے واللہ اعلم یہ ارشاد کہ اگر نشانیان بہی دیکہین
تو بہی ایمان نہ لاوین مثل اوس آیت کے ہے اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ پہر فرمایا کہ
اگر راہ رشد و طریق نجات اون کو ظاہر ہو تو بہی اوس سے نہ چلین اور اگر شر ک ہلاک و ضلال کی دیکہہ
پائین تو اوسی کو رستہ بناوین یہ اسلیے کہ اونکے دل ہماری آیتون کے مکذب اور عمل سے غافل ہین پہر فرمایا کہ
اعمال مکذبین آیات و لقاے آخرت کے حبط ہین یعنی اگر مرتے دم تک اسی حال پر مستمر رہے ہین اونکو جزا اونکے
عمل کی ملے گی خیر کی خیر شر کی شر کَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ف نفع البیان کا لفظ یہ ہے کہ ہم متکبرون کو فہم
کتاب یعنی قرآن پاک سے روکدین گے یہ قول سفیان بن عیینہ کا ہے سدی نے کہا تفکر کرنے سے آیات مین
پہیر دین گے ابن جریج نے کہا مراد آیات سے خلق ارض و سموات ہے آسمان و زمین خدا کی نشانیان ہین کسینے
کہا ایمان سے پہیر دین گے وہ ہرگز تصدیق اون آیات کی نہ کرینگے بعض نے کہا یہ صرف نفع سے ہے جزا ہے
اونکو تکبر کی یا یہ مراد ہے کہ اونکے دلون پر مہر لگادین گے وہ تفکر و اعتبار سے باز رہجاوین گے پہر کسینے کہا مراد آیات
سے نو معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے ہین کسی نے کہا کتب منزلہ ہین کسی نے کہا خلق عالم ہے کوئی مانع سے نہین

کہ لفظ آیات کا حمل ان سب معانی پر کیا جاوے تکبر کہتے ہین اظہار کبر نفس کو غیر پر یہ صفت ذم ہے حق مین عباد کے
یعنے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم اورون سے افضل ہین یہ تکبر کرنا اون کا ناحق ہے وہ کوئی سی ہی نشانی آیات منزلہ
بالتمریہ یا معجزات سو دیکھین ہرگز ایمان نہ لاوینگے اونکا کام یہ ہے کہ سبیل ہدایت کو ترک کرین راہ غی پر چلین رشد
سے مراد حق و سداد و صواب ہے جس کو اونہون نے چھوڑ رکھا ہے غی سے مراد ضلال و باطل ہے جسکو اونہون نے
اختیار کر لیا ہے یہ تکبر و عدم ایمان بآیات و تجنب سبیل رشد و سلوک سبیل غی اسلیے ہے کہ وہ مکذب ہین
ہماری آیات کے اور غافل ہین تامل و تدبر کرنے سے اون مین سو جو لوگ ہماری آیتون کو جھٹلاتے ہین لقاے
آخرت کو دروغ بتاتے ہین اون کے اعمال حبط یعنے باطل ہین گو ظاہر مین بصورت طاعت کیون نہ ہون
جیسے صدقہ و صلہ اگرچہ حالت کفر مین وہ طاعات انکی کان لم تکن ہین یا یہ مراد ہے کہ وہ باطل ہین بعد اسکے
کہ مرجوۃ النفع تھے بر تقدیر اسلام کیونکہ حدیث مین آیا ہے اَسْلَمْتَ مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَیْرٍ خیر انہین ہے
مگر اونکے عمل کی کہ جیسا کرتے ہین ویسا ہی پاوین گے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ وَ
لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ ۝ بنا لیا موسی کی قوم نے اوسکے پیچھے اپنے زیور سے بچھڑا ایک دھڑا اوس مین گاو کی آواز یہ نہ دیکھا
کہ وہ اُن سے بات نہین کرتا اور نہ دکھاوی راہ اوسکو ٹھیرا لیا اور وہ تھے بے انصاف اور جب پچتائے
اور سمجھے کہ ہم بہکے کہنے لگے اگر نہ حکم کرے ہم کو رب ہمارا اور نہ بخشی تو بیشک ہم خراب ہون گے ف
اللہ نے خبر دی اون لوگون کی جو منجملہ بنی اسرائیل کے بچھڑے کو پوج کر گمراہ ہو گئے کہ سامری نے قبطیون کے
زیور سے جو اونہون نے مستعار لیا تھا واسطے اونکے ایک شکل بچھڑے کی بنا کر ایک مٹھی مٹی جسکو اثر
اسپ جبریل علیہ السلام سے لیا تھا اوسکے مُنہ مین ڈالدی وہ آواز کرنے لگا خوار کہتے ہین گاو کی آواز کو موسی
علیہ السلام تو میقات طور پر گئے تھے اون کے پیچھے اونہون نے یہ بدطوری کی اللہ نے موسی کو وحی طور
پر اسحال کی خبر دی چنانچہ فرمایا اِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ مفسرین کا اختلاف
ہے کہ وہ دھڑ گوشت منحون کا آواز کرنے لگا یا بدستور سونے کا رہا اوسکی اندر ہوا گھستی اوس سے گاو کی سی
آواز نکلتی یہ دو قول ہین واللہ اعلم کہتے ہین جب دھڑ نی آواز کی تو بنی اسرائیل اوسکے ارد گرد ناچنے
لگے فتنے مین پڑ گئے سامری نے کہا تمہارا اللہ و موسیٰ کا اللہ یعنے معبود یہی دھڑ ہے اور اللہ کو بھول گیا

اللہ تعالی نے کہا اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا وَّلَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اور اس جگہ یون فرمایا کہ اونہون نے نہ دیکھا کہ وہ اون سے بولتا نہین ہے غرضکہ وہ محبت عجل مین اندھے بہرے ہوگئے جس طرح حدیث مین آیا ہے حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ اونکی بصارت پر جہل وگمراہی کا پردہ پڑگیا پھر جب سمجھے کہ وہ بہک گئے مین تو اپنے فعل پر نادم ہوکر معترف بگناہ ہوئے اللہ پاک سے التجا کرنے لگے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب موسیٰ طور پر واسطے مناجات کے گئے تو یارون نے اون سے جو واسطے آرایش عید کی قوم فرعون سے عاریت لیا تھا اور پھر یکایک مصر سے نکلا ہوا تو وہ زیور اونہین کے ہاتھہ مین رہگیا فرعون مع قوم ڈوب گیا یہ اوسکے مالک ہوگئے ایک دھڑ بنایا جلی جلی سے سر سطور پر آیا ہے وہ زیور چاندی سونیکا تھا جس سے بچھڑا بنایا وہ گاؤ کی بولی بولتا تھا جمہور مفسرین وابن عباس حسن وقتادہ کا یہی قول ہے خوار کے معنے مین صیاح بنایا تو ساری نے تھا مگر اضافت طرف قوم کے فرمائی اسلیے کہ سامری اوسی قوم کا ایک شخص تھا وہ سب اوسکو فعل سے راضی تھے قتادہ نے کہا وہ ایک جسد بے روح تھا لحم ودم کا بعض نے کہا جسد بے روح ہوا آمد وشد ہوا سے آواز کرتا تھا قول اول اولی ہے کیونکہ گاؤ کی بولی بولتا تھا وہب نے کہا آواز سنی جاتی مگر حرکت نہ کرتا سدی نے کہا آواز بھی کرتا چلتا پھرتا بھی بعض نے جواز جسم سے پڑھا ہے یعنی آواز سخت کی اللہ نے فرمایا اونہون نے یہ بھی نہ سوچا کہ یہ کیسا معبود ہے جسکو بات کرنیکی طاقت نہین ہے یہ کیا نفع وضرر پہونچا سکے گا یا کوئی راہ بتاوے گا وہ اس کار بد سے شرمسار نہ ہوئے تھے لیکن جب موسی علیہ السلام میقات سے پھر کر آئے اور اونکو یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ اللہ کی نافرمانی مین مبتلا ہوگئے ہین عجل کو پوج کر تو پشیمان ہوکر استغاثہ وتضرع وابتہال وسوال و غفران واعتراف گناہ کرنے لگے سورۂ طہ مین آوے گا کہ یہ کلام اونکا بعد رجوع موسےٰ کے طور سے تھا اور یہان اوسکو رجوع پر مقدم کیا ہے اس قصدسے کہ جو قول وفعل اون سے صادر ہوا ہے اوسکی حکایت ایک ہی جگہ مین آجاوے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۫ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۫ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ جب پھر آیا موسی اپنی قوم مین غصے بھرا اور افسوس بولا کیا بری جگہہ رکھی تمنے میرے بعد کیون جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور ڈالدین وہ تختیان اور پکڑا سر اپنے بھائی کا لگا کھینچنے اپنی طرف وہ بولا کہ اے میری مان کے جنے

ع ۱۶ ۸

لوگون نے مجھے بوداسمجھا اور نزدیک تھے کہ مجھ کو مار ڈالین سو تو مت بنا مجھ پر دشمنون کو اور نہ ملا مجھکو گنہ گار لوگون
مین بولا الٰہی رب اغفر لی مجھکو اور میرے بھائی کو اور داخل کر اپنے رحم مین اور تو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا
ہے ف حضرت ہارون اور اُنکی اولاد حضرت موسیٰ کی امت مین امام تھے لیکن جب اون کی جانب خلیفہ
ہوے تو امت حکم مین نہ رہی خلافت اور کی قسمت مین تھی خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کی بندوبست
مین رکھے جسطرح پیغمبر سنوار گیا تاکہ نصرت حق اون کی ساتھ رہی اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار رہو جو خدمت
دنیا نہ پیغمبر سے منظور ہو سو امت اون سے کرے تاکہ برکت اور قبول پاوین توریت مین امام سے لوازم دیکھیے
تو معلوم ہوا تھے ابو الدرداء نے کہا اسف کہتے ہین اشد غضب کو سو خلافت سے مراد عبادت عجل ہے استعجال
امر رب سے یہ مراد ہے کہ تم نے میرا آنا اپنے پاس جلد چاہا حالانکہ وہ تقدیر طرف سے خدا کے تھی الواح زمرد یا
یاقوت یا برد یا سدر کے تھے جنکو ہاتھ سے ڈالدیا اس مین دلیل ہے مضمون حدیث پر لَیْسَ الْخَبَرُ
کَالْمُعَایَنَۃِ ظاہر سیاق یہ ہے کہ القاء الواح کا براہ غضب کے قوم پر تھا یہی قول ہے جمہور سلف و خلف کا ابن
جریر نے قتادہ سے اس جگہ پر ایک قول غریب نقل کیا ہے جسکی اسناد طرف حکایت قتادہ کو صحیح نہین ہے
ابن عطیہ اور بہت سے علماء نے اوسکا رد کیا ہے اور یہی لائق بھی ہے گو یا قتادہ نے اوس قول کو بعض اہل
کتاب سے حاصل کیا ہے اہل کتاب تو لذا بین وضاعین افاکین وزنادقہ ہوتے ہین بہائی کا سر بکر اسلیے
کہنیچا کہ کہین ہارونہون نے نہی منکر مین تقصیر نہ کی جسطرح دوسری آیت مین آیا ہے قَالَ یَا هَارُونُ
مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا
بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي اور یہان یون کہا ابْنَ
أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي الخ یعنے تو مجھکو اون گنہگارون مین شامل نہ کر مان کا بیٹا اس لیے کہا کہ
زیادہ رقت و نفع دے ورنہ موسیٰ ہارون کے حقیقی بھائی ایک ہی ماں باپ سے تھے نہ فقط ماں کی
طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو برات ساحت ہارون متحقق ہو گئی جسطرح کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وَلَقَدْ
قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي تو
اُسوقت موسیٰ نے یہ دعا کی رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ابن عباس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوسَی لَیْسَ
الْمُعَایِنُ کَالْمُخْبِرِ اَخْبَرَہُ رَبُّہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ قَوْمَہُ فُتِنُوا بَعْدَہُ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا رَاٰھُمْ وَقَعُوا
اَلْقَی الْاَلْوَاحَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِی حَاتِمٍ ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے محمد بن کعب نے کہا اسف ایک اور رح

ہے سو سے غضب کے سخت تر غضب سے ابن عباس و سدی نے کہا اسف حزن ہی ہے ابن حزین ہی واحدی نے کہا
دونون قول قریب بیکدیگر ہین اسلیے کہ غضب حزن سے حزن غضب سے ہوتا ہے جب کوئی امر مکروہ و ناخوش
تجھپر ہو کم درجہ شخص کیطرف سے تیرے پاس آتا ہے تو اوسوقت تجھکو غضب ہوتا ہے اور جب وہ امر مکروہ طرف سے
ممن فوق کے تجھکو آتا ہے تو حزن ہوتا ہے اسوجہ سے ایک حالت کا نام حزن ہوا دوسری حالت کا نام غضب
ثعیرا ابن جریر نے کہا اللہ نے رجوع سے پہلے موسی کو یہ خبر دی تھی کہ اُن کی قوم بہک گئی ہے سامری نے قوم
کو گمراہ کر ڈالا وہ بڑی غصہ و رنج مین بھرے ہوئے وہان سے پھرے اور قوم سے کہا کہ تم نے پیچھے میرے یہ کیا
کام کیا یہ ذم و انکار قوم پر اسلیے فرمایا کہ قوم قبل اس آمد و شد کے آیات کو دیکھ چکے تھے سب کو جانے دو
بعض آیات ہی کا مشاہدہ واسطے از جار کے متحرک کفر سے اور واسطے ایمان لانیکے نہ تھے اللہ پر کافی وافی
شافی تھا لیکن حال بنی اسرائیل کا تلون شان و اضطراب فعال مین اسیطرح پر تھا کہ جھٹ پٹ بدل جاتے
تھے پر خفا ہو کر کہا کہ تم نے انتظار امر رب یعنی میعاد میقات مین کیون جلدی کر کے یہ کام کیا ایک چلہ تک
صبر کیون نہ کیا یا تمنے مخطر رب مین جلدی کی یا عبادت گوسالہ مین پر نہایت غضب مین آکر جن لوحون مین
توریت تھی اُنکو ڈالدیا یہ بات موسی علیہ السلام سے براہ جمیت دین سرزد ہوئی جبکہ قوم کو عبادت عجل پر
عاکف پایا ابن عباس نے کہا موسی نے جب الواح زمین پر ڈالدیے تو وہ ٹوٹ گئے ایک سدس اُنکا رہگیا
باقی اوٹھا لیے گئے دوسرا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے اُنمین سے اوس کے اوٹھا لیے ایک سبع باقی رہگیا مجاہد نے کہا
موسی کے ڈالدینے سے تفصیل چلی گئی یعنے اخبار غیب ہدی باقی رہگیا یعنے مواعظ و احکام ابن جریج
نے کہا لوحین نو عدد تھین جو مرفوع ہوگئین سات باقی رہگئین حاشیہ زادہ مین کہا ہے کہ مراد القا سے یہ ہے
کہ اون الواح کو ایک جگہہ رکھدیا تاکہ فارغ ہو کر قوم سے گفتگو کرین نہ بے رغبتی سے چنانچہ اسی لیے جب گفتگو
کر کے واپس آئے تو اونکو بعینہا اوٹھا لیا انتہے مراد پکڑنے سے سر کے یہ ہے کہ سر اور داڑھی کے بال پکڑے
شدت غضب سے بطور اہانت کے ابن الانباری نے کہا موسی نے ہارون کی طرف سر کے بڑھایا نہایت غضب سے اور
یہ کام سامنے ہارون کے کیا یعنے اسوجہ سے کہ اونھون نے سامری پر انکار کیون نہ کیا اور اُس فعل منکر کو بنی
اسرائیل سے کس لیے دور نہ کر دیا ہارون نے اپنا عذر ظاہر کیا موسی کو بلفظ ابن ام یاد کیا کیونکہ یہ کلمہ لین و
رفق و عطف کا ہے اسی لیے حق مان کا بہت بڑا ہوتا ہے اور وہ زیادہ تر حقدار مراعات کی ہوتی ہے موسی
کی مان نے بہت سے مخاوف و شدائد کا اون کے لیے بوجہ اوٹھایا تھا کہتے ہین وہ موسی ہی تھین زجاج

نے کہا کہتے ہین ہارون بھائی موسیٰ کی طرف سے اُن کی ماں کے تھے نہ طرف سے باپ کے ابو السعود نے کہا ہارون تین برس سے بڑے تھے ہمراہ اُنکی ماں کے آئے تھے اسی لیے بنی اسرائیل کو زیادہ تر محبوب تھے فتح کہتے ہین کسی کی مصیبت پر خوش ہونیکو حدیث مین آیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَدَرَکِ الشَّقَآءِ وَجَھْدِ الْبَلَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ یعنے ہارون نے سے کہا کہ تم میرے ساتھ ایسا کام مکرو جس سے میرے دشمن خوش ہون اور مجھکو قوم گنہگار ہین شمار نہ کرو اوسپر موسی نے دعا مغفرت کی گویا اپنے فعل پر نادم ہوئے اور اللہ سے رحمت چاہی اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَذِلَّۃٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۭ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ○ وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِھَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ البتہ جنھون نے بچھڑا بنا لیا اون کو پہونچیگا غضب اُنکے رب کا اور ذلت دنیا کی زندگی مین اور ایسی سزا دیتے ہین ہم جھوٹ باندھنے والون کو اور جنھون نے کیے برے کام پھر بعد اوسکے توبہ کی اور یقین لائے تیرا رب اسکے پیچھے بخشنے ہے مہربان ف وہ غضب جو بنی اسرائیل کو عبادت عجل پر پہونچا وہ یہ تھا کہ قبول نہ کی اللہ نے توبہ اُنکی جب تک کہ قتل نہ کیا بعض نے بعض کو جسطرح سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رہی ذلت سو اللہ نے اون کو حیات دنیا مین ہمیشہ کے لیے ذلیل وخوار کر رکھا ہے یہ ارشاد کہ اسیطرح ہم سزا دیتے ہین مفترین کو شامل ہر مفتری بدعت کے کیونکہ ذل بدعت ومخالفت ریاست اوسکو دل سے جدا ہو کر اوس کے دوش پر آتی ہے جسطرح حسن بصری نے کہا ہے اِنَّ ذِلَّۃَ الْبِدْعَۃِ عَلٰی اَکْتَافِھِمْ وَاِنْ رَکِبَتْ بِھِمُ الْبِغَالُ وَطَقْطَقَتْ بِھِمُ الْبَرَاذِیْنُ ابو قلابہ جرمی نے اس آیت کو پڑھکر یون کہا ہے وَاللّٰہِ لِکُلِّ مُفْتَرٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کُلُّ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ ذَلِیْلٌ پھر اللہ پاک نے اپنے بندون کو آگاہ کیا کہ اللہ ہر گناہ سے توبہ کو قبول کرتا ہے یہانتک کہ گو مشرک یا کافر یا نفاق یا شقاق ہی کیون نہ ہو اسی لیے اس قصے کو بعد توبہ پر وعدہ غفران ورحمت کا فرمایا ہے علقمہ نے کہا کسی نے ابن مسعود سے پوچھا اوس شخص کا کیا حکم ہے جس نے ایک عورت سے زنا کیا پھر اوسی سے بیاہ کیا اونھون نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ الخ اس آیت کو ابن مسعود نے دس بار پڑھا نہ اُنکو امر کیا نہ منع کیا ف فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے گوسالہ کو اپنا معبود ٹھیرایا اونپر خدا کا غضب پڑا دنیا مین قتل ہو کر آخرت مین دیکھیے کیا گت ہوتی ہے دنیا مین ذلیل ہوئے ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ

الذلة مراد ذلت سے بعض کے نزدیک اخراج سے دیار ہو اولی یہ ہو کہ اس غضب ذلت کو مخصوص بدنیا ہی رکھین لقولہ فی الحیوۃ الدنیا یہ بلا خاص اونپڑی جو عابد عجل تھے نہ انکی ذریت مابعد پر قتل نفس و خروج دیار مین غضب ذلت دونو جمع ہوگئے رہی وہ ذلت جو انکی ذریت کو عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پہونچی جسطرح کہ ابن عباس و عطیہ عوفی نے کہا ہے سو تفسیر آیت کی ساتھ اوسکے صحیح نہین ہی مگر اوسیوقت کہ حمل کرنا آیت کا معنے حقیقی پر متعذر ہو اور اسجگہ متعذر نہین ہے ابن جریج نے کہا یہ غضب و ذلت اون کو لیے ہوئی جو عبادت عجل پر مرگئے قتل سے بھاگے سو یہ قول گو کسی درجہ درست ہوسکی لکن خلاف جمیع مفسرین ہی اللہ پاک نے فرمایا جیسا کام ہمنے ان عابدان عجل کے ساتھ کیا ایسی ہی جزا ہم افترا کرنے والون کو دیتے ہین ابو یونس نے کہا یہ جزا ہے ہر مفتری کی کہ قیامت تک ذلیل رہے گا ابن عیینہ نے کہا هٰذا فی کل مبتدع الی یوم القیمۃ مالک بن انس نے کہا ما من مبتدع الا وھو یجد ما فوق رأسہ ذلۃ یہ آیت باب پڑھکر کہا المبتدع مفتر فی دین اللہ انتہے افترا کہتے ہین دین مین نوع بندی کو سو جو کوئی اللہ پر افترا کرتا ہے اوسکو زندگی دنیا مین غضب و ذلت پہونچتی ہے گو بعینہ ویسی نہ ہو جیسے عابدان عجل کو پہونچی تھی کیونکہ مراد مصداق غضب و ذلت ہی کسی طرح کا کیون نہ ہو کوئی فرقہ اس قول سامری سے باہر نہین ہے کہ یہ گوسالہ تمہارا اور موسی کا معبود ہی پھر اللہ نے یہی فرمادیا کہ جس نے کوئی گناہ کیا ہے خواہ کفر ہو یا کمتر کفر سے جیسے عبادت عجل وغیرہ پھر اوسنے توبہ کرڈالی ایمان لایا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ بعد اوس توبہ کے غفور رحیم ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ ساری سیئات کبیرہ اور کبیرہ مشترک ہین توبہ مین اللہ تبارک وتعالی اپنے تفضل و کرم سے ساری گناہ بخشدیتا ہے یہ اسکی رحمت ہی یہ آیت اعظم بشارت ہی واسطے مذنبین تائبین کے والحمد للہ والمنۃ اے رب یہ تیرا بندہ عاصی ساری معاصی صغائر و کبائر سے ظاہر او باطنا سچی نیت و عزیمت سے اسجگہ توبہ کرتا ہے اس وقت تک جتنے سیئات اوس سے تیرے علم کامل مین اور اوسکے علم ناقص مین ہوئے ہون اون سب کو بخشدی اور آیندہ ایسے سامان کر کہ ابتلائے آثام سے نجات حاصل ہی انجام مرام تری رحمت و مغفرت پر ہو تحبیر یہ بات کچھ دشوار نہین ہے ولما سکت عن موسی الغضب اخذ الالواح وفی نسختھا ھدی ورحمۃ للذین ھم لربھم یرھبون ○ جب چپ ہوا موسی سے غصہ اٹھائین تختیان اور انکی نقل جو لکھی اوس مین راہ کی سو جو ہے اور مہر ہے اون کے واسطے جو اپنے رب سے ڈرتے ہین ف ابن کثیر نے کہا سکوت سے مراد سکون ہے یعنی جب موسی کا غصہ گیا غضب تھما تو الواح

توریت جو براہ غیرت الٰہی شدت غضب سے ڈال دیے تھے اوٹھالیے اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ وہ وقت القا کے ٹوٹ گئے تھے پھر انکو سمیٹ کر جمع کیا اوس مین ہدایت و رحمت پائی تفصیل جاتی رہی لوگون کا یہ زعم ہے کہ ٹکڑے اون الواح کے خزائن ملوک بنی اسرائیل مین ہمیشہ سے تا دولت اسلامیہ موجود چلے آتے تھے واللہ اعلم اسپر دلیل کہان ہی کہ وہ الواح ریزہ ریزہ ہو گئے وہ تو جوہر جنت سے تھے اللہ نے تو فقط اتنا فرمایا ہے کہ جب اون الواح کو اوٹھالیا تو اون مین ہدی و رحمت کو پایا واسطے ڈرنیوالون کے رہبت مین یعنی خضوع کے رکھے گئے ہین اسی لیے متعدی بلام ہوئے قتادہ نے کہا ہی موسیٰ نے کہا ای رب مین ان الواح مین یہ بات پاتا ہون کہ ایک امت خیر امم ہوگی جو لوگون کے لیے پیدا کی گئی ہے وہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرے گی تو وہ امت میری ہی امت کر اللہ نے فرمایا وہ امت احمدؐ کی امت ہی موسیٰ نے کہا مین یہ بھی الواح مین پاتا ہون کہ ایک امت ہی جو آخرین سابقین ہوگی یعنے خلق مین آخر دخول جنت مین سابق تو وہ امت میری ہی امت کر فرمایا وہ امت احمدؐ ہی کہا مین الواح مین پاتا ہون ایک امت ہے جنکی اناجیل اون کے سینون مین ہونگے وہ انکو پڑہین گے اگلے اپنے کتاب پڑہتے تھے دیکھہ کر یہانتک کہ جب اوس کتاب کو اوٹھالین تو پھر کچھ بھی یاد نہین نہ کچھ معلوم لے امت اللہ نے تم کو وہ حافظہ دیا ہے جو کسی امت کو نہین دیا کہا اے رب وہ امت میری امت کر فرمایا وہ تو احمدؐ کی امت ہی کہا مین الواح مین پاتا ہون کہ ایک امت اگلی پچھلی کتاب پر ایمان لائیگی اہل ضلالت سے مقاتلہ کرے گی یہانتک کہ اعور کذاب سے لڑے گی وہ میری ہی امت کر فرمایا وہ امت احمدؐ ہے کہا مین الواح مین پاتا ہون ایک امت ہی کہ وہ اپنے صدقات کو آپ کہاوے گی اور اوسپر اجر پاوے گی اگلی امتون مین جب کسی کا صدقہ قبول ہوتا تو اللہ آگ کو بھیجتا وہ اوس صدقہ کو کہا جاتی اور جو قبول نہ ہوتا تو درندی پرندے کہا جاتے اللہ نے تمہارے صدقات غنی سے لیکر فقیر کو دلوائے کہا اے رب انکو میری امت کر فرمایا وہ احمدؐ کی امت ہے کہا اے رب مین الواح مین پاتا ہون کہ جب کوئی اون مین کا ارادہ نیکی کا کریگا اور عمل مین نہ لاویگا تو اوسکے لیے ایک نیکی لکھی جاوے گی اگر عمل مین لاوے گا تو دس مثل اسکی سات سو مثل تک لکھا جاویگا اے رب اون کو میری امت کر کہا وہ امت احمدؐ ہے کہا اے رب مین الواح مین پاتا ہون کہ ایک امت ہوگی شفیع و مشفوع لہ وہ میری ہی امت کر کہا وہ امت احمدؐ تھی قتادہ نے کہا ہم سے ذکر ہوا کہ موسیٰ نے آخر کو یہ کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ ف فتح البیان

کا لفظ یہ ہے رازی نے کہا ظاہر لفظ الواح دلیل ہے اس بات پر کہ نہ کوئی لوح ٹوٹی نہ توریت مین سے کوئی شے مرفوع ہوئی نقل و منقول عنہ دونون کو نسخہ کہتے ہین قشیری نے کہا یعنے جو کچھ اون الواح تختہ سے الواح جدیدہ مین نقل کیا گیا اوس مین ہدی و رحمت تھی یعنے ضلالت و عذاب سے مجاہد نے کہا یہان ذکر تفصیل کا نہین ہوا رہبت بمعنے خوف ہے وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۚ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۚ
إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۖ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ چنے موسی نے اپنی قوم سے ستر مرد لانیکو ہمارے وعدے کے وقت پھر جب اون کو لرزنے پکڑا بولا اے رب اگر تو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا اون کو اور مجھکو کیا ہم کو ہلاک کرے گا ایک کام پر جو کیا ہمارے حمقون نے یہ سب تیرا آزمانا ہے بچلا دی اسمین جسکو چاہے اور راہ دے جسکو چاہے تو ہی ہمارا اختیار منے والا سو بخش ہم کو اور مہر کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ف حضرت موسیٰ اپنے ساتھ لیگئے ستر آدمی سردار اپنی قوم کے جب حق تعالی نے کلام کیا سنکر کہنے لگے ہم جب تلک دیکھین ہمکو یقین نہین اس سے اونپر بجلی گری وہ کانپ کر مر گئے حضرت موسیٰ نے اس طرح دعا کی آپ کو شامل کر کے تب بخشے گئے پھر زندہ ہوئے یہ شاید پچھڑا پوجنے سے پہلے تھا یا شاید پیچھے تھا انتہے ف ابن عباس نے کہا اللہ نے موسی کو حکم دیا تھا کہ ستر آدمی اپنی قوم مین سے چنکر لے آؤ وہ لے گئے اونہون نے منجملہ دعا کے یہ بھی کہا کہ اے اللہ ہمین وہ دے جو تو نے کسی کو ہم سے پہلے نہین دیا ہے اور نہ بعد ہمارے پھر کسی کو دینا اللہ کو اذکا یہ کہنا برا لگا زلزلے بھیج گرفتار ہو گئے اوسپر موسے نے دعای مذکور کی سدی نے کہا اللہ نے موسی سے فرمایا تھا کہ تم کچھ لوگ لیکر واسطے عذر خواہی عبادت عجل کے حاضر ہو اور ایک وقت حاضری کا بتا دیا تھا موسی ستر آدمی منتخب کر کے اپنے ہمراہ واسطے معذرت کے لے گئے وہ لوگ جب اوس جگہہ پہونچے کہنے لگے ہم اے موسیٰ تیرا یقین نہین لاینگے جبتک کہ اللہ پاک کو کھلم کھلا اپنی آنکھون سے نہ دیکھ لین تو نے اللہ سے باتین کی ہین اب ہمکو بھی اللہ کا دیدار کرادے اس کہنے پر بجلی گری سب مر کر رہگئے موسی رونے لگے کہا اے رب بنی اسرائیل سے وقت ملاقات کے کیا کہونگا جو لوگ انکے چیدہ و برگزیدہ و منتخبہ تھے وہی ہلاک ہو گئے تو اگر چاہتا تو اون کو اور مجھکو اس واقعہ کے پہلے ہی ہلاک کر دیتا محمد بن اسحاق نے کہا موسیٰ نے ایک بہتر آدمی انتخاب کیا تھا اون کو پاس اللہ تبارک و تعالی کے لیگئے تھے کہ وہان جاکر توبہ کرین عبادت عجل سے اور باقی قوم کی طرف

سے سوال تو بہیش کرین وہ لوگ روزہ رکھکر پاک صاف ہوکر کپڑے پہن کر طرف طور سینا کی میقات معین پر
جو اللہ پاک نے مقرر کردی تہی نکلے موسی علیہ السلام اوس جگہہ بدون اذن کے نہ جاتے تہے ان ستر آدمی نے
باہر نکلکر موسی علیہ السلام سے یہ فرمایش کی کہ ہم اپنے رب کا کلام سُنا چاہتے ہین کہا اچہا صاحب قبیلہ پہاڑ
کے نیچے ایک بڑا ابر آیا جس نے ساری پہاڑ کو ڈہانپ لیا موسیٰ نزدیک جاکر اوس بادل مین گیے اور قوم سے
کہا نزدیک آجاؤ اللہ تبارک وتعالی نے حضرت موسیٰ سے باتین کین جب کوئی بات فرماتا تو موسی علیہ السلام
کی پیشانی پر نور چمکنے لگتا کسی شخص کا بنی آدم سے یہ مقدور نہ تہا کہ اوس طرف نظر کرسکے گویا ایک پردہ
سا پڑا ہوا تہا قوم جب پاس آکر بادل مین داخل ہوئی تو اللہ تبارک تعالی نے اُنکی طرف سُنہ کیا قوم نے
حضرت موسیٰ سے کہا ہم تجہہ پر ایمان نہ لائین گے جب تک اللہ پاک کو جہرۃً نہ دیکہین پہر اُنکو زلزلے
نے پکڑا اپنے بجلی گری الغرض ارواح ہوا سب کے سب گیے موسی کہڑے رہے اللہ پاک سے دعا کی کمال
رغبت سے عرض کیا کہ اے رب تو چاہتا تو مجہہ کو اور اُن کو پہلے ہی سے ہلاک کردیتا انہون نے اپنی بے وقوفی
سے یہ بات کہی جو بنی اسرائیل میرے پیچہے ہین کیا تو اون کو بہی ہلاک کریگا اثر علی بن ابی طالب مین بدیل
اس قصے کے ذکر وفات ہارون کا آیا ہے جو اسرائیل نے موسی پر تہمت اُنکے قتل کی لگائی مگر ثابت نہ ہوئی
یہ اثر بطور غریب ہے ابن عباس وقتادہ ومجاہد وابن جریر نے کہا ہے بجلی اسلیے گری کہ انہون نے اپنی
قوم کو عبادت عجل سے باز نہ رکہا یہ بات متوجہ ہو طرف قول موسیٰ کے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا
فتنے سے مراد آزمایش واہتلا واختبار وامتحان ہے یہی قول ہے ایک جماعت سلف وخلف کا اسکے
سوا اور کچہ معنے نہین ہین مطلب یہ کہ نہین حکم مگر تیرا حکم تو چاہے سو کرے جسے چاہے گمراہ کرے جسے چاہے
ہدایت بخشے کون ہدایت کرسکے جسے تو گمراہ کرے کون گمراہ کرسکے جسکو تو نے ہدایت دی کون دے جس کو
تو نے نہ دیا کون نہ دے جسکو تو نے دیا ہے سارا حکم تیرا ہے نہ کسی اور کا خالق وامر سب تیرے ہی لیے ہے
غفر کے معنے ہین ستر وترک مواخذہ ذنب کے رحمت کا ذکر جب ہمراہ غفر کے ہوتا ہے تو مراد اوس سے یہ ہوتی
ہے کہ زمانہ مستقبل مین پہر اوس طرح کے گناہ مین گرفتاری نہ ہو تو بہترین غافرین ہے یعنے گناہون کو
کوئی نہین بخشتا مگر تو ف فتح البیان مین کہا ہے یہ قصہ ہے موسیٰ اور اُنکی قوم کا جبکہ ستر آدمی چنے تہے
کہتے ہین ہر سبط سے چہہ نفر لیے بہتر آدمی ہوئے پہر وہ آدمیون سے کہدیا کہ تم ٹہیرجاؤ انہون نے تامل کیا فرمایا
فاعد کا امر برا بخارج کے ہے یوشع بن نون کالب بن یوقنا رہگئے باقی ہمراہ موسیٰ کے گئے کہتے ہین پوچہی

ساٹھ ہی آدمی نکلے تب وحی آئی کہ دس جوان لوصبحکو وہ بھی بوڑھے ہوگئے اون کو موسےٰ نے حکم دیا کہ تم روزہ رکھو پاک کپڑے پہنو یہ طور سینا کو چلو ذکرہ الخطیب میقات سے وقت معین مراد ہے یہ لوگ طور پر واسطے اعتکاف کے عبادت عجل سے گئے تھے بعض نے کہا یہ میقات اور تھی اور میقات کلام اور وہ اس سے پہلے تھی لیکن مدت کا بیان نہ کیا رجفہ لغت مین زلزلہ شدید کو کہتے ہین کہتے ہین ایسا زلزلہ ہوا اہل چل پڑے اکہ سب کے سب ایک ہی رات دن مین مر کر رہگئے دسبے کہا موت نہین آئی رعدہ وقلق وخفقہ سے قریب تھا کہ بند بند جدا ہو جاوے مگر معظم روایات یہی ہے کہ وہ مرگئے مجاہد نے کہا مر گئے پھر اللہ نے انکو زندہ کر دیا یہ زلزلہ اسپر آیا کہ اللہ پاک کا کہلم کھلا دیکھنا چاہا یا عبادت عجل سے منع نہ کیا ساکت رہے موسیٰ نے کہا اے رب تو چاہتا تو اسوقت سے پہلے ہی انکو اور ہمکو غارت کر دیتا اپنی جان کو اسلیے شریک فرمایا کہ تہمت بنی اسرائیل سے ڈرے کہ کہین یہ نہ کہین کہ وہ ستر آدمی نہین مرے ہین تمنے انکو لیجا کر تباہ کیا یہ استفہام کہ فعل سفہا پر کیا تو ہم کو ہلاک کریگا بغرض استعطاف وتضرع تھا مطلب یہ کہ ایسا نکر بعض نے کہا موسیٰ کو معلوم تھا کہ کوئی شخص غیر کے گناہ پر ہلاک نہین ہوتا ہے لیکن یہ بات اوس حال پر تھی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ کیونکے کہا مراد سفہا سے وہی ستر آدمی تھے یا سامری اور اسکی یار اے رب یہ تیری آزمایش ہے کما قال تعالی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ فَوملک من بعدک ابن عباس نے کہا یعنے تیری مشیت ہو تو جسپر چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ومثلہ قولہ لیبلوکم ایکم احسن عملا واحدی نے کہا یہ آیت حجت ظاہر ہے قدریہ پر اس آیت کے بعد اونکے لیے کوئی عذر باقی نہین رہتا ہے پھر دعاے مغفرت ورحمت مانگی وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ط کہدی ہمارے واسطے اس دنیا مین نیکی اور آخرت مین ہم رجوع ہوے تیری طرف ف پہلی دعا واسطے رفع محذور کے تھی یہ دعا واسطے تحصیل مقصود کے ہے کہ ہمکو بیان اور وہان دونون جگہ صاحب نے کرخہ کی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے ہُدْنَا کے معنے ہین تُبْنَا وَرَجَعْنَا وَاَنَبْنَا اِلَيْكَ یہ قول ہے ابن عباس وسعید بن جبیر ومجاہد وابو العالیہ وضحاک وابرہیم تیمی وسدی وقتادہ وغیرہم کا لغت مین بھی اس لفظ کے یہی معنے ہین علی مرتضے نے کہا یہود ایلیا نام ہوا کہ اونہون نے اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ کہا تھا ف فتح البیان مین ہے کہ ادھر سے ہمکو اعمال صالحہ ہین یا یہ ارادہ ہے فضل کر ہمپر ساتھ حیات طیبہ وسعت رزق کے اور دی ہمکو آخرت مین بہشت ونعیم جنت ہم غیبت سے بازآئے تائب ہوتے ہین ہود بمعنے توبہ ہے یہی قول ہے جمہور مفسرین کا یہود بھی اسیوجہ سے کہلاتے ہین

کہ وہ تائب ہوئے تھے یہ نام مدح کا تھا قبل نسخ شریعت موسوی کے ہر اسم ذم لازم ہو گیا اصل ہود جو ہو کر نام ہے سیدھی طرح نرمی سے چلنا دنہ بمعنے مصالحہ ہے عکرمہ نے کہا اوسدنا امت واسطے اس امت کے لکھی گئی بعض نے کہا ہدنا بمعنے ملنا ہے یعنے ہم مائل ہوئے طرف اللہ سبحانہ وتعالی کے قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ○ فرمایا میرا عذاب جو ہے سو ڈالتا ہوں جس پر چاہوں اور میری مہربانی شامل ہر ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا انکو جو ڈر رکھتے ہین دیتے ہین زکوۃ ہماری باتین یقین کرتے ہین ف شاید حضرت موسیٰ نے اپنی امت کے حق مین دنیا وآخرت کی نیکی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب امتو نپر مقدم رہین دنیا وآخرت مین اللہ پاک نے فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہین سو عذاب تو اوسپر ہے جسکو اللہ چاہے رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص لکھی ہے اُنکے نصیب مین جو اللہ کے ساری باتین یقین کرین گے یعنی آخری امت کہ سب کتابو پر ایمان لاویگی سو حضرت موسیٰ کی امت مین سے جو کوئی آخری کتاب پر ایمان لائی وہ پہونچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰ کی دعا اون کو لگی انتہے ف اللہ نے بجواب قول موسیٰ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ یہ ارشاد فرمایا کہ مین جو چاہتا ہون وہ کرتا ہون حکم وارادہ وعدل ہر چیز مین خاص میرا ہے نہین کوئی معبود سوا میرے یہ آیت وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ایک بڑی آیت عظیمۃ الشمول والعموم ہے کقولہ تعالی الذین یحملون العرش ومن حولہ الخ وہم یقولون رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا احمد نے کہا ایک اعرابی آیا اونٹنی بٹھال کر پاؤن باندھکر پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھی جب حضرت نماز پڑھ چکے اپنی اونٹنی کا پاؤن کھول کر سوار ہو کر کہنے لگا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا حضرت نے فرمایا کیا تم کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اوسکا اونٹ تم نے نہین سنا کہ اوس نے کیا کہا عرض کیا ہان سنا فرمایا لَقَدْ حَجَرْتَ رَحْمَةً وَّاسِعَةً یعنے تو نے ایک رحمت کشادہ کو تنگ کر دیا اللہ نے سو رحمتین پیدا کی ہین اون مین سے ایک رحمت اُتاری ہے جس کے سبب سے خلق کیا جن وانس وحیوانات کیا بہائم ایک دوسرے پر محبت وعطوفت کرتے ہین اور تانوے رحمت اپنے پاس روک رکھی ہین اب تم کہو کہ یہ گنوار زیادہ گمراہ ہے یا اونٹ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وسلمان کا لفظ مرفوع یون ہے اللہ پاک کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت کے سبب سے خلق باہم ترحم کرتی ہے وحوش اپنی اولاد پر تعاطف کرتے ہین تانوے رحمت کو قیامت کے دن کے لیے رکھ چھوڑا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهٖ مُسْلِمٌ ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ کی سو

رحمتین ہین سنا نوے اوسکے پاس ہین ایک رحمت نکالدی ہے جسکی وجہ سے جن و انس وخلق مین تم ترا حم کرتے ہو حبب قیامت کا دن ہوگا تو اوس رحمت کو اون رحمتون کے ساتھہ ملالیگا تفرد بہ احمد من ھذا الوجہ ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ کے لیے سو رحمتین ہین اون مین سے ایک جزء کو تقسیم کیا ہے درمیان خلق کے جسکی وجہ سے لوگ اور وحش وطیر باہم ترا حم کرتے ہین رواہ احمد وابن ماجۃ پھر اللہ نے فرمایا تو یہ ہے کہ واجب کرون گا مین حصول رحمت اپنی کو بطور سنت و احسان کے واسطے متقیون کے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کما قال تعالی کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ مراد تقوی سے بچنا ہے فکر عظائم ذنوب سے پھر زکوۃ کا ذکر فرمایا مراد تزکیہ نفس ہے یا تزکیہ اسوال یا دونون کیونکہ آیت مکی ہے ایمان سو مراد تصدیق آیات ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے عذاب سے مراد اجمالیہ رجفہ ہے یا قتل کید مگر یہ یعنے اسی سے یہ تیرا کام نہین ہے بلکہ میری مشیت ہے جو چاہون سو کرون ظاہر یہ ہے کہ لفظ عذاب شامل ہے ہر عذاب کو اوس مین عذاب بنی اسرائیل بھی داخل ہے مدخول اولی یعنے جس مستحق عذاب کو چاہون عذاب کرون جسکو چاہون گمراہ کردون سلب توفیق کرون کسیکو مجھپر اعتراض نہین پہنچتا ہے کیونکہ سب کے سب میرے ملک و عبید ہین میری رحمت تکلیف وغیرہم کو شامل حال ہے اس عموم سے مراد خصوص ہے اسلیے کہ اللہ کی رحمت دنیا مین بر و فاجر کو عام ہے مگر آخرت مین خاص ساتھہ مومنین کے ہے قالہ الحسن وقتادۃ ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ابلیس کا حوصلہ بھی بڑہا کہا وانا من ذلک الشیء اوسپر اللہ تعالی نے اپنی رحمت کو اوس سے کھینچ لیا قالہ السدی وابن جریج غرضکہ یہ رحمت اون لوگون کے لیے ہے جو ذنوب و شرک سے بچتے ہین زکوۃ مفروضہ ادا کرتے ہین اللہ کی نشانیون کو مانتے ہین ابلیس مایوس ہے یہود نے کہا تھا ہم متقی زکاۃ دہندہ مومن بآیات ہین اللہ پاک نے اون سے رحمت کو منتزع کرکے اس امت کو دیا ابن عباس رض کہا سو اسے نے اللہ سے سوال کیا اللہ نے وہ مسئول حضرت کو بخشا اس آیت مین جو کچھ موسی نے اپنے رب سے مانگا تھا وہ سب حضرت کو دیا ولہ الحمد

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ
فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ
عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ
وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وہ جو تابعدار رہتے ہین اس رسول کے جو نبی ہے اُمی جسکو پاتے ہین لکھا ہوا توریت و انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام منع کرتا ہے برے کام

ع ۱۹ ۶ ۹

سو حلال کرتا ہے اون کے واسطے سب پاک چیزین حرام کرتا ہے اور ناپاک اوٹھاتا ہے اون سے بوجھ اون کے اور پھانسیان جو اون پر تھین سو جو لوگ اسپر یقین لائے ہین اور اسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو اسکے ساتھ اوترا ہے وہی مراد کو پہونچے ف حضرتؐ کو پہلی کتابون مین نبی امی بتایا تھا دو معنون سے ایک تو بن پڑھے تھے دوسرے ام القریٰ سے پیدا ہوئے یعنے مکے سے اور یہود پر سخت احکام تھے اور کہانی کی چیزون مین تنگی تھی اس دین مین وہ سب آسان ہوگئی اوسی کو بوجھ اور پھانسی فرمایا تو سے مراد قرآن و شریعت ہے انتہے ف ابن کثیر نے کہا یہ صفت ہے حضرتؐ کی کہ جن پیغمبرون نے حضرتؐ کے وجود باجود کی بشارت اپنی امتون کو دی تھی اون کی کتابون مین یہ وصف اُمیت کا حق مین خاتم الانبیا سید الرسل کے لکھا چلا آتا ہے سب انبیاے امم مذکورہ کو حکم حضرتؐ کی متابعت کا پہونچا دیا تھا یہ صفات ہمیشہ اون کتب مین موجود ہین علما و احبار اون کو پہچانتے ہین ابو صخر عقیلی نے کہا مجھ سے ایک اعرابی نے ذکر کیا کہ مین مدینے کو چلا الیکہ پہنچے کو حیات حضرتؐ مین گیا تھا جب پہونچ چکا مینے کہا اس شخص کو بھی مین دیکھون اوسکی بات سنون وہ مجھ کو درمیان ابوبکر و عمر کے چلتے ہوئے ملے مین اون کے ساتھ لگ گیا ایک یہودی توریت کہولے ہوئے پڑھ رہا تھا اوسکا بیٹا جو بہت اجمل و احسن جوان تھا مرتا تھا اوسکی تعزیت وہ اپنی جان کو کر رہا تھا حضرتؐ نے اوس سے کہا تجھ کو قسم ہے اوسکی جس نے توریت نازل کی ہے تو اس اپنی کتاب مین میری صفت پیمبر مخرج پاتا ہے یا نہین اوس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین اوسکے بیٹے نے کہا قسم ہے اسکی جس نے توریت اوتاری ہے ہم تمہاری صفت و تمہارا مخرج اپنی کتاب مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حضرتؐ نے فرمایا اس یہودی کو تم پاس سے اپنے بھائی کے اوٹھاؤ و پھر خود متولی اوسکے کفن و نماز کے ہوئے هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ قَوِيٌّ لَهٗ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَنَسٍ حاکم نے مستدرک مین ابو امامہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ ہشام بن عاص اموی نے کہا مین اور ایک آدمی دونون طرف ہرقل صاحب روم کے بھیجے گئے ہم اوسکو طرف اسلام کے بلاتے تھے ہم چلکر غوطہ دمشق مین پہونچے جبلہ بن ایہم غسانی پر نازل ہوئے جب پاس اوسکے گئے وہ ایک تخت پر بیٹھا تھا اوس نے ایک قاصد بھیجا کہ ہم سے بات چیت کرے ہمنے کہا والله ہم قاصد سے بات نہ کرین گے ہم تو طرف بادشاہ کے بھیجے گئے ہین اگر ہم کو اجازت دیگا تو ہم اوس سے بات کرین گے ورنہ قاصد سے کلام نہ کرین گے قاصد نے واپس جاکر یہی بات کہی اوسپر ہم کو اجازت دی کہا کہو کیا کہتے ہو ہشام بن عاص نے گفتگو کی اوسکو

طرف اسلام کے بلایا وہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہا ہشام نے اوس سے کہا یہ تمہارے کپڑے کیسے ہین کہا مینے یہ لباس پہنکر قسم کہائی ہے کہ ان کپڑون کو نہ اُتارون گا جب تک کہ شام سے تمکو نکال نہ دون ہمنے کہا اسپر ہم تجھسے اس تیری مجلس کو چھین لینگے بلکہ ملک عظیم کا مالک بہی انشاء اللہ تعالی لے لین گے ہم کو یہ خبر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اونہون نے کہا تم وہ لوگ نہین ہو بلکہ وہ قوم وہ لوگ ہون گے جو دن کو روزہ رکہتے ہین رات کو کہڑے ہوے ہین تم کہو تمہارا روزہ کیسا ہے ہم نے حال کہا اوسکا منہ سیاہ ہوگیا کہا جاؤ اور ہمارے ہمراہ ایک قاصد کردیا کہ وہ ہم کو پاس بادشاہ کے پہونچادے ہم وہان سے باہر نکلکر جب قریب شہر کے پہونچے جو آدمی ہمارے ہمراہ تہا اوس نے ہم سے یہ بات کہی کہ یہ تمہارے دواب شہر مین جانے نہ پاوینگے تم کہو تو ہم تم کو عربی خچرون پر سوار کرکے لے چلین ہمنے کہا واللہ ہم نہ جائین گے مگر انہین سواریون پر اوس نے آدمی پاس بادشاہ کے بہیجا اور کہلا بہیجا کہ وہ لوگ اس بات سے انکار کرتے ہین کہ خچرون پر سوار ہوکر داخل ہون اوس نے کہا اونہین کی سواریون پر اونہین اندر آنے دو ہم تلوارین لگائے ہوئے داخل ہوئے جب نزدیک غرفے کے پہونچے ہمنے اوسکی جڑ مین اپنے اونٹ بٹہائے وہ ہماری طرف دیکہتا جاتا تہا ہمنے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ جانتا ہے کہ وہ غرفہ گر پڑا مثل ایک درخت خرما کے ہوگیا جسکو ہوا ہلاتی ہے بادشاہ نے ہمارے پاس آدمی بہیجکر کہلا بہیجا کہ تم کو چلا کر کہتا اپنے دین کا ہمپر نہین پہونچتا ہے پہر ہمکو بلایا جب ہم آئے وہ ایک فراش پر بیٹہا تہا اوسکے ارد گرد بطارقہ یعنے علماے روم بیٹہے تہے ہر چہار اوسکی مجلس مین لال رنگ تہی اوس کے گرد سب سرخ تہا وہ خود بہی سرخ لباس پہنے ہوے تہا جب ہم قریب اوسکے پہونچے ہمکو دیکہکر ہنسا کہا تمہارا کیا نقصان تہا اگر تم اپنا سلام ہمکو کرتے اسکے پاس ایک مرد عربی بولنے والا زبان آور تہا ہمنے کہا جو تحیت ہماری ہے وہ تمہارے لیے درست نہین ہے اور جو تحیت تمہاری ہے وہ ہم تم کو نہین کہہ سکتے کہا تمہاری تحیت آپس مین کیا ہے ہم نے کہا السلام علیک کہا تم اپنے سردار کو کیا تحیت کرتے ہو کہا یہی کہا وہ تم کو کیا جواب دیتا ہے ہم نے کہا یہی کہا بڑا کلام تمہارا کیا ہے ہم نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جب ہم نے یہ کلمہ کہا اللہ جانتا ہے کہ غرفہ گر پڑا اوس نے سر اوٹہا کر طرف اوسکی دیکہا کہا اس کلمے کے کہنے سے غرفہ گر گیا کیا جب تم اس کلمے کو اپنے گہرون مین کہتے ہو تمہارے غرفے گر جاتے ہین ہمنے کہا نہین اس کلمے سے یہ بات کبہی نہین دیکہی مگر تمہارے پاس کہا مین چاہتا ہون کہ جب تم یہ کلمہ کہو تو ہر شے تم پر گر پڑے مین آدہا ملک اپنا چہوڑتا ہون ہم نے

کہا کیون کہا یہ بات ہمارے لیے سہل ہے کہین یہ امر نبوت نہ ہو حیلہ ہو پھر ہم سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو ہمنے حال
کہا پھر ہم سے حال ہماری نماز اور روزہ کا پوچھا ہم نے بیان کیا کہا اچھا جاؤ ایک عمدہ گھر مین ہم کو اتارا
بہت سی مہمانی کی ہم تین دن ٹھیرے پھر بہکو بلایا جب ہم آئے پھر ہمسے وہی باتین کین اور ہمنے بھی وہی
جواب دیا پھر ہم کو ایک بڑی حویلی سُنہری مین بلایا جس مین چھوٹے چھوٹے گھر تھے اور ادن کے دروازے
تھے ایک گھر کا دروازہ وقفل کھولکر ایک حریر سیاہ نکالکر پہنایا اوس مین ایک لال صورت تھی ایک آدمی
بڑی آنکھون والا بڑے سرین والا تھا کہ ویسی لمبی گردن ہمنے نہین دیکھی اوسکے منہ پر داڑھی نہ تھی دو
بالون کی لٹین تھین وہ مختصر احسن خلق اللہ تھا کہا تم اسے پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ آدم علیہ السلام
ہین دیکھا تو وہ سب لوگون سے زیادہ بال سر رکھتے تھے پھر ایک دوسرا دروازہ کھولا ایک کالا حریر نکالا
اوس مین ایک سفید صورت تھی اوسکے بال سخت گھونگر والے تھے آنکھین لال سر بڑا داڑھی اچھی
کہا اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ نوح علیہ السلام ہین پھر ایک اور دروازہ کھولکر ایک حریر سیہ
نکالا اوس مین ایک مرد بہت سفید رنگ خوب صورت آنکھون والا کشادہ پیشانی دراز رخسار سفید ریش
تھا گویا مسکراتا ہے کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین پھر ایک اور دروازہ
کھولا اوس مین ایک سفید صورت تھی واللہ یکایک سو لخد اصلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہا تم اسکو پہچانتے
ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ہم روئے واللہ وہ کھڑا ہو گیا پھر بیٹھکر ہم سے کہا واللہ کیا
یہ وہی ہین ہمنے کہا ہان یہ وہی ہین گویا تم انکو دیکھ رہے ہو ایک ساعت چپکا رہا طرف اوس صورت کی
نظر کرتا رہا پھر کہا واللہ یہ آخر تک تنا لکن مینے جلدی کی تمہارے لئے تاکہ مین دیکھون کہ تمہارے پاس کیا ہے
پھر ایک دروازہ کھولا ایک کالا حریر نکالا اوس مین ایک صورت گندم گون سانولی مائل بزردی تھی
ایک مرد گھونگر والے بالون کا گہری آنکھون کا تیز نظر برابر دانت والا موٹے ہونٹون کا تھا گویا غصے مین
بھرا ہوا ہے کہا اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا حضرت موسے علیہ السلام ہین انکے پہلو مین ایک اور
صورت مشابہ اوسی صورت کی تھی مگر چکنے بال چوڑی پیشانی آنکھون کے کونے اوبھرے ہوئے کہا تم
اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہین پھر ایک اور دروازہ کھولکر ایک
سفید حریر نکالا اوس مین صورت ایک مرد گندم گون سیدھے بال میانہ قد کی تھی گویا غصے مین ہے کہا
اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ لوط علیہ السلام ہین پھر ایک اور دروازہ کھولکر سفید حریر نکالا اوسمین

حلیہ انبیا علیہم السلام

صورت ایک مرد سفید سرخ کی تھی ناک اونچی عارض سبک جبہ خوبصورت کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین
کہا یہ اسحاق علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک حریر سفید نکالا اوسمین ایک صورت ثنا یہ اسحاق
علیہ السلام تھے مگر اوسکے سر پہ ایک تل تھا کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ یعقوب علیہ السلام
ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک کالا کپڑا ابریشمی نکالا اوس مین صورت ایک مرد سفید رنگ خوب
صورت بلند بینی خوش قامت کی تھی جسکے چہرے پر نور چڑہا آتا تھا خشوع ظاہر ہوتا تھا رنگ سرخی مائل
تھا کہا اسکو پہچانتے ہو کہا نہین کہا یہ اسمعیل علیہ السلام ہین داد اتمہاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک سفید حریر نکالا اوس مین ایک صورت مثل صورت آدم کے تھی مثہ علیین
سورج کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا حضرت یوسف علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر
ایک سفید حریر نکالا اوس مین ایک مرد کی صورت سرخ بار یک ساق خورد چشم کلان شکم میانہ قد کے تیسے
تلوار لٹکائے ہوئے کہا اسکو پہچانتے ہو کہا نہین کہا یہ داؤد علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر
ایک سفید حریر نکالا اوس مین ایک مرد گران سرین دراز پاپی گھوڑے پر سوار تھا کہا اسکو پہچانتے ہو کہا
نہین کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک سیاہ ریشمی کپڑا
نکالا اوس مین ایک سفید صورت تھی وہ ایک جوان شخص سیاہ ریش بسیار موی خوب چشم خوبصورت تھا
کہا اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ عیسی بن مریم علیہ السلام ہین ہمنے کہا تمکو یہ صورتین کہان سے
ملین ہم جانتے ہین کہ یہ صورتین شکل انبیا علیہم السلام پر ہین اسلیئے کہ ہمنے صورت اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی برابر دیکہی کہا آدم علیہ السلام نے اللہ پاک سے سوال کیا تہا کہ اونکی اولاد مین جو انبیا ہونگے
اون کو دکہادے تب آدم پر یہ صورتین اوترین یہ صورتین خزانہ آدم مین قریب مغرب شمس کے تھین ذو
القرنین نے انکو مغرب شمس سے نکالکر سیر و دانیال کیا تہا پہر کہا واللہ سیر اجی خوش ہے اسبات سے
کہ مین اپنا ملک چہوڑدون اگرچہ کسی ایک شخص شریر بدخلق کا مرتے دم تک غلام ہی کیون نہ بنا رہون پہر ہم کو
بہت اچہا جائزہ دیکر رخصت کیا ہم نے واپس آکر یہ حال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور جو کچہ
دیکہا تہا وہ ذکر کیا اور جائزہ کا حال کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا مسکین ہے اگر اللہ اوسکے
ساتہہ ارادہ خیر کا کرے گا تو فضل مین لاویگا پہر کہا ہم کو خبر دی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ لوگ یعنے
نصاری اور یہود پاتے ہین نعت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنے اس حدیث کو حافظ کبیر بیہقی نے

کتاب دلائل النبوۃ مین حاکم سے اجازۃً اسیطرح مع اسناد روایت ذکر کیا ہے اسکی اسناد لا باس ہے
ف مترجم کہتا ہے اس روایت مین چودہ پیغمبرون کا حلیہ مذکور ہے قرآن پاک مین اٹھارہ انبیا کا ذکر
آیا ہے چودہ تو یہی چار اور رہین جو انبیا زیادہ مشہور تہے اونہین کی صورتون پر اس روایت مین اقتصار کیا
گیا ہے روایت دلیل ہے اس بات پر کہ ادسکے دلمین تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی مگر اظہار اسلام
کا نہ کیا اللہ ہی جانے کہ انجام کیا ہوگا عطا بن یسار کہتے ہین مینے ابن عمرو سے ملاقات کی کہا تم تجھکو خبر دو صفت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے توریت و انجیل مین کہا ہان واللہ وہ موصوف ہین توریت مین ویسے ہی جیسے کہ
صفت اُنکی قرآن پاک مین آئی ہے اے نبی ہمنے بھیجا ہے تجھکو گواہ و خوشخبری سنانیوالا اور ڈرانیوالا اور
امان واسطے ان پڑہیون کے تو میرا بندہ اور رسول ہی تیرا نام متوکل ہے تو سخت گو سخت دل نہین ہے قبض
نہین کرے گا اوسکو اللہ یہانتک کہ سیدہا کردے بسبب اوسکے ملت کج کو اس طرح کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ
کہنے لگین وہ بند دلون کو بہرے کانون کو اندہی آنکہون کو کہولدے گا عطا نے کہا پہر میری ملاقات کعب
سے ہوئی اون سے بھی مینے یہی بات پوچہی ایک حرف کا بہی اختلاف نہ کیا اتنی بات ہوئی کہ کعب نے اپنی
لغت مین بجاے قُلُوبًا غُلْفًا وَاٰذَانًا صُمًّا وَاَعْيُنًا عُمْيًا قُلُوبًا غُلُوفِيًا وَاٰذَانًا صُمُومِيًا کہا رواہ
ابن جریر و رواہ البخاری بنحوہ بخاری کی روایت مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ بازارون مین چلاتا نہین
نہ بدی کو بدلا بدی ہی کرے بلکہ عفو و صفح کرتا ہے پہر حدیث ابن عمرو کا ذکر کرکے کہا ہے بہت سے سلف کی
کلام مین اطلاق توریت کا کتب اہل کتاب پر واقع ہوتا ہے بعض احادیث مین بہی اسی کے مشابہ آیا ہے
واللہ اعلم جبیر بن مطعم کہتے ہین مین تجارت کے لیے شام کو گیا جب قریب شام کے پہونچا ایک مرد اہل کتاب
مین سے مجھے ملا کہا تمہارے پاس کوئی سردبی ہے مینے کہا ہان کہا بلا تو اوسکی صورت پہچان لیگا جبکہ
اوسکو دیکہے مینے کہا ہان مجھکو ایک گہر مین لے گیا وہان تصویرین تہین مینے کوئی صورت حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی نہین دیکہی اتنے مین ایک اور آدمی اون مین کا آیا کہا تم کیا کرتے ہو ہمنے حال کہا وہ ہم کو
اپنے گہر لے گیا داخل ہوتے ہی نظر صورت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی ایک آدمی حضرت عیسیٰ کی ایڑی پکڑے
ہوئے تہا مینے کہا یہ قابض عقب کون شخص ہے کہا جو نبی آیا اوسکے بعد ایک اور نبی آتا گیا مگر یہ نبی کہ اسکے
بعد کوئی نبی نہین ہے یہ شخص بعد اوسکے خلیفہ ہوگا وہ اتفاقاً صفت ابوبکر رضی اللہ عنہ تہی رواہ الطبرانی
اقرع مؤذن عمر رضے اللہ عنہ نے کہا مجھکو عمر بن خطاب نے پاس ایک پیشوا نصاری کے بہیجا مین اوسکو بلانے

عمر نے اوس سے کہا بھلا تو مجھ کو بھی اپنی کتاب مین پاتا ہے کہا ہان کہا کس طرحپر کہا مین تم کو ایک قرن پاتا ہون یعنے جریف ہمدست شاخ زن عمر نے درہ اٹھایا اور کہا کیسا قرن اوس نے کہا قرن آہن امیر شدید کہا میرے بعد جو شخص ہوگا تو اوسکو کیسا پاتا ہے کہا ایک خلیفہ صالح اتنی بات ہے کہ وہ اپنی قرابت کو اختیار کرے گا عمر نے کہا اللہ عثمان پر رحم کرے تین بار یہ کلمہ کہا پھر پوچھا بھلا جو شخص بعد اوسکے ہوگا اوسے کیسا پاتا ہے کہا نرنگ لومیکا عمر نے اپنا ہاتھہ سر پر لیکر کہا یا دفراہ یا دفراہ دفر کہتے ہین گندکو کہا اے امیر المومنین وہ خلیفہ صالح ہوگا لکن اوسوقت خلافت پاویگا جسوقت تلوار ننگی ہوگی اور خون بہایا جاویگا رواہ ابوداؤد

ف پھر اللہ پاک نے فرمایا حکم دیگا اوسکو معروف کا منع کریگا اوسکو منکر سے یہ صفت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب متقدمہ مین بھی حضرتؐ کا حال اسیطرح پر تھا کہ حکم نہ کرتے مگر خیر کا نہی نہ فرماتے مگر شر سے جسطرح کہ ابن مسعود نے کہا ہے کہ جب تو اللہ کو سنے کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرماتا ہے تو اوسپر اپنے کان رکھہ کہ کسی خیر کا تجھہ کو حکم دیتا ہے یا کسی شر سے نہی فرماتا ہے سب سے زیادہ امر اہم و عظم جس کے لیے اللہ پاک نے رسول کو بھیجا یہ امر ہے کہ اکیلے زہے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو اوسکو سوا کسی کو نہ پوجو یہی بات ساری رسل لیکر آئے تھے کما قال تعالی وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ابو حمید و ابو اسید نے کہا حضرتؐ نے فرمایا ہے جب سنو تم کوئی حدیث میری جسکو تمہاری دل پہچانین تمہاری شعار و اشعار یعنے بال و چمڑے نرم پڑین اور تم دیکھو کہ وہ حدیث تم سے قریب ہے تو جانو کہ مین اولی ترہون ساتھہ اوسکے اور جب سنو تم کوئی حدیث مجھہ سے جسکا انکار کرین تمہارے دل اور نا فرہون اوس سے تمہارے اشعار و ابشار تمہارے اور دیکھو تم کہ وہ بات مجھہ سے دور ہے تو مین دور تر ہون اوس سے رواہ احمد باسناد جید ولم یخرجوہ احد من اصحاب الکتب معلوم ہوا کہ کلام نبوت پر اثر ہوتا ہے اور جو کلام نبوت نہین ہوتا اوسکو دل بھی قبول نہین کرتا ہے علی مرتضے نے کہا جب تم کوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنو تو اوسکے ساتھہ وہ گمان کرو کہ جو اہدی اہنی اتقے ہے رواہ احمد ف پھر اللہ نے فرمایا کہ وہ نبی امی خباثت کو حرام طیبات کو تمہارے لیے حلال کرتا ہے بجائے سوائب و صائل حام وغیرہا جن کو اونہون نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اپنی جانون کو ضیق مین ڈالا تھا حضرتؐ نے اونکو حلال کر دیا گوشت خنزیر و باد غیرہ ماکل جنکو اللہ نے حرام کیا تھا اونہون نے اوسکو حلال ٹھہیرا لیا تھا اوسکو حضرتؐ نے حرام فرمایا یہ قول ہے ابن عباس کا بعض علما نے کہا ہے جو شے اللہ نے ماکل مین سے حلال کی ہے وہ طیب اور نافع ہے بدن اور دین کو اور جو شے حرام

کی ہے وہ خبیث اور مضر بدن دونون ہے یہ آیت کریمہ دلیل ہے اوس شخص کی جو قائل تحسین و تقبیح عقلی ہے سواد اسکا جواب دیا گیا ہے مگر اس جگہ گنجائش ا سکے ذکر کی نہین ہے اسیطرح بعض علمانے اس آیت کو دلیل ٹھیرایا ہے اس بات پر کہ مرجع حل ماکل کا جنکی تحلیل یا تحریم پر کوئی نص نہین آئی ہے طرف اشیاء کے حال نفاہیت مین ہے اسی طرح طرف تحریم کے کہ جسکو وہ مستخبث سمجھین وہ حرام ہے ابن کثیر نے کہا اس مین ہی کلام طویل ہے **ف** وضع اصر و اغلال سے مراد تیسیر و سماحت ہے جسطرح حدیث مین چند طرق سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ اور جب معاذ و ابوموسی اشعری کو طرف یمن کے روانہ کیا تھا تو یہ ارشاد فرمایا تھا بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا ابوبرزہ اسلمی کہتے ہین مین صحبت مین رہا حضرت کے اور دیکھا مینے آپکی تیسیر کو جو اتمین ہم سے پہلے نبین اُنکی شریعتون مین اوپر مشقت تھی اللہ نے اس امت پر سارے کام اوس کے کشادہ و آسان کر دیے اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے تجاوز کیا میری امت سے حدیث نفس کو جب تک کہ نہ کہے یا نکرے اور اوٹھا لیا میری امت سے بھول چوک کو اور جسپر زبردستی کیجاوے اوسپر اسی لیے اللہ نے اس امت کو یہ ارشاد کیا ہے کہ وہ یون کہا کرین رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے بعد ہر سوال کو ان سوالات سے یہ فرمایا قَدْ فَعَلْتُ یعنے مینے ایسا ہی کیا ہے جیسا تمنے مانگا و للہ الحمد معلوم ہوا کہ یہ دعا دعاے سے قبول ہوتی ہے نہ رویہ دعا جامع جملہ مہمات امور ہے **ف** تعزیر کے معنے اسجگہ تعظیم کے ہین نصرت سے مراد تو قیر ہے نور سے مراد قرآن و وحی الٰہی ہے جسکو حضرت لائے ہین سو جو لوگ مومن معظم موقر و متبع قرآن و حدیث ہین وہی دنیا و آخرت مین رستگار ہین **ف** فتح البیان کا بیان فاتح اس جگہ یہ ہے کہ مراد اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ الْأُمِّيَّ سے خاص نبی اسرائیل مین قالہ الرازی مگر جمہور کہتے ہین کہ ساری امت مراد ہے خواہ اسرائیلی ہون یا سوا اون کے نبی امی سے مراد ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین باجماع مفسرین اور قید سے سارے اہل ملل اور اہل کتاب خارج ہو گئے امی نسبت ہے طرف امت اُمیہ کے جو نہ لکھے نہ گنے نہ پڑھے یہ لوگ عرب مین قالہ الزجاج یہ نسبت ہے طرف اُم کے یعنے اپنی حالت ولادت پر باقی ہین کہ لکھنا پڑھنا کچھ نہین آتا ہے یا نسبت ہے طرف ام القرے کے قول اول اولے ہے نظامی گنجوی نے ایک اور ہی تاویل کی ہے

کی ہے کہتے ہین ؎ امی گویا بزبان فصیح از الف آدم و میم مسیح حافظ شیرازنے قول اول کی بنیاد پر یہ شعر کیا خوب کہا ہے ؎

نگارمن کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

فیضی کا شعر بھی مناسب قول ثانی بہت اچھا ہے ؎ خاکی و برج عرش منزل امی و کتاب خانہ دردل قصیدہ بردہ کا یہ شعر ؎ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ خالی ایک طرح کر مبالغہ واطراء ممنوع عنہ سے نہیں ہے اسلیے کہ اس شعر مین اثبات علم غیب کا واسطے سید الانبیا کے نکلتا ہے اور وہ بھی اس شد ومد سے کہ علم لوح وقلم منجملہ بعض علوم کے ہے حالانکہ اللہ پاک مستاثر ہے ساتھہ علم لوح وقلم اور جملہ علوم غیوب کے مگر جتنا جسکو بتا دیا اس بعلیمی مین مغیبات سے ساری خلق یکسان ہے نہ فرشتون کو خبر ہے نہ رسولون کو تو پھر اہل نجاست ورمل وکہانت کا کیا ذکر ہے اسی لیے مصدق نجومی رمال کاہن وغیرہم ایمان سے خارج ہوکر مشرک ٹہیر جاتے ہین لوگون کو راہ ہدایت صراط اسلام سے بہکا دیتے ہین اسیطرح وہ شعر میرآزاد بلگرامی رح کا ہے ؎

مَا كَانَ يَعْرِفُ لَوْحًا وَّلَا قَلَمًا وَكَانَ يَعْرِفُ مَا فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیونکہ یہ بات نہ کسی آیت صریح سے ثابت ہے نہ کسی حدیث صحیح سے کہ حضرت کو سارے مرقومات ومکتوبات لوح وقلم کا علم حاصل تہا بلکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی علم غیب کی اپنے نفس مقدس مبارک سے عموماً وشمولاً ارشاد فرمائی ہے لَوْكُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ بلکہ اظہار اس ارشاد کا بحکم علام الغیوب واسطے اعلام امت کے فرمایا تاکہ اچھی طرح سے سمجھ لین کہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پر حدیث صحیح مین بابت ایک معاملہ خبری کے فرمادیا لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ معلوم ہوا کہ عواقب امور سے بالکل بیخبری حاصل ہستی ہستی جتنی بات طرف سے اللہ پاک کے بتا دی جاتی تہی اوسی کا علم ہوتا تہا نہ ساری امور ذاتی واسرار خلق کا یہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکھنا فرض ہے اور جو کوئی یہ سمجھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یا سارے انبیا سابقین یا ملائکہ مقربین یا اولیائے متقدمین یا صلحائے متبعین یا ائمہ دین یا مجتہدین شرع مبین عالم الغیب ہین تو وہ بالیقین مشرک بدین ہے نہ زمرہ مومنین مسلمین سے میرآزاد نے شعر مذکور کو گویا بطور ترجمہ شعر جامی کے نظم کیا ہے اسلیے کہ اونہون نے مستی محبت وخمار شاعری مین جسطرح کہ عادت شعرا کی ہوتی ہے یون فرمایا ہے ؎

بقلم گر نرسید انگشتش بود لوح و قلم اندر شتش

اللہ تعالی ان شعرا عشاق مزاج کو یہ جرات و اغراق و مبالغہ معاف فرماوے کیونکہ حسن ظن یہ ہے کہ ان مضامین کو اونھون نے کچھ بطور اثبات عقیدہ کے نہین کیا ہے بے ساختہ جوش و خروش الفت و محبت مین ایسے معانی و الفاظ انکی زبان پر جاری ہوگئے اور وقت خیال و لحاظ تنقید و تنقیح مسائل کا نہ تھا ورنہ انکو مسئلہ مذکورہ خوب معلوم تھا اور اسی عقیدے پر انشاء اللہ تعالی وہ دنیا سے گذر گئے ہین لیکن ہم لوگون کو جو مراتب نقصان مین کامل اور مدارج کمال سے بڑے نقصان مین شامل ہین انکی تقلید سے تلفظ ایسے الفاظ کا اپنی کلام مین نثر ہو خواہ نظم کرنا نہ چاہیے ادب یہ ہے کہ کبھی دیدہ و دانستہ بے ادبی جناب الہی بارگاہ رسالت پناہی مین ہونے نہ پاوے و بالتوفیق لوذکر کیا تھا ہم کدہر گئے حضرتؐ کا امی یعنی بن پڑھا ہونا ایک بڑا معجزہ ہے حاشیہ بیضاوی مین منسوب بطرف ام بفتح ہمزہ کہا ہے بمعنے قصد دینے مقصود آپ ہی تھے بضم ہمزہ کو باب تغییر نسب سے بتایا ہے یعقوب کی قرارت بھی یہی ہے انتہے لیکن پہلے قرارت اولی ہے ابو السعود نے کہا امی وہ شخص ہے جسکو ممارست قرارت و کتابت نہ ہو معذلک آپ جامع علوم اولین و آخرین تھے انتہے یہ جامعیت مستلزم غیب دانی نہین ہو سکتی ہے کیونکہ قاری قرآن تھے کوئی رطب و یابس ایسا نہین ہے جو قرآن مین نہ ہو سب سے زیادہ عارف معاصد قرآن عالم معالم فرقان جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اسی لیے عالم علوم اولین و آخرین ٹھیرے صلح حدیبیہ مین آپنے لکھا جس طرح ظاہر حدیث مشہور ہے یا نہین لکھا بلکہ لکھوایا اور بطور مجاز آپکی طرف منسوب ہوا اس مین اختلاف ہے بعض نے کہا صدور کتابت اوسدن بطور معجزے کے ہوئی اس بحث کی تفصیل فتح الباری مین ہے مرجع یہود و نصاری یہی دو کتابین تھین ایک انجیل دوسرے توریت سو اللہ پاک نے خبر دی کہ حضرتؐ کا حال اون دونو کتابون مین مکتوب اور موجود ہے یہ آیت الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ اللہ کا کلام سابقہ موسی علیہ السلام کے تھا قبل نزول انجیل کے گویا خبر آیندہ ارشاد فرمائی رازی نے کہا یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ نعت و صفت نبوی دونو کتابون مین لکھی تھی اگر لکھی نہ ہوتی تو ذکر اس کلام کا اعظم منفرات سر و اسطے یہود و نصاری کے قبول قول حضرتؐ سے ہوتا کیونکہ صراحۃً کذب و بہتان پر ایک بڑی نفرت کی بات ہے کوئی عاقل ایسی بات مین ساعی نہین ہوتا ہے خوب ہو سکے نقصان حال و تغیر ناس کا قبول قول سے ہو لیکن جب یہ بات کہی گئی اور سر سے صاف مانع

اوسکو ظاہر کردیا تو ثابت ہوا کہ بے شبہ یہ نعت نبوی توریت و انجیل مین مذکور ہے یہ ایک عظیم دلیل ہے صحت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لنتے تاریخ خمیسی مین ہے کہ لفظ محمد توریت مین بلغت سریانیہ بلفظ منحمنا مذکور ہے اس لفظ کے معنے اوس لغت مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین محمودہ ہے جسکی حمد لوگ باگ بہت سے کیا کرین احمد کا لفظ انجیل مین اسی لفظ عربی کے ساتھہ آیا ہے احمد وہ ہے جو اکثر اللہ کی حمد و ثنا کرتا رہے اللہ نے حضرتؐ کو جامع ان دونو اوصاف کا بنایا تہا نہ اللہ کی حمد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی نے کی نہ حضرتؐ سے زیادہ کسی کی حمد لوگون نے کی ولہذا الحمد واللہ ؎

حمد را با تو نسبتی ست درست ۔۔۔ ہر در ہر کہ رفت بر در تست

معروف وہ شے ہے جسکو دل جانتے پہچانتے ہین انکار اوسکا نہین کرتے جیسے مکارم اخلاق و محاسن عادات منکر وہ شے ہے جسکا انکار دل کرین اوسکو نہ پہچانین جیسے سماوی اخلاق مخاشن صفات عطانے کہا حضرتؐ امر کرتے ہین لوگون کو خلع انداد و صلہ ارحام کا نہی فرماتے ہین عبادت اصنام و قطع ارحام سے مستلذات کو جنہین انفس مستطاب سمجھتے ہین حلال کرتے ہین یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اصل ہر مستطاب و مستلذ نفس و طبع مین حلت ہی یا ہر اوحرام اہل و شحوم غنم و معز و بقر مین جنکو اہل کتاب نے حرام کر رکہا تہا یا بجائر و سوائب و حوامی و وصائل مین جنکو مشرکین نے اپنے محرم ٹہیرا دیا تہا مستخبثات کہ جیسے حشرات و خنازیر و ربا و رشوت وغیرہا مین حرام فرماتے ہین ابن عباس نے کہا مراد خبائث سے اسجگہ مردار خون گوشت خوک ہے بعض نے کہا ہر وہ شے جسکو طبع مستخبث سمجھے جی اوس سے گھن کرے کیونکہ اصل مضار مین حرمت ہے مگر جسکی حلت پر کوئی دلیل آگئی ہو اصر کہتے ہین ثقل کو مراد تکالیف شاقہ و ثقیلہ ہین یا عہد عمل کرنے کا احکام توریت پر اغلال استعارہ ہے تکالیف شاقہ سے جو اونکے گلے بندہی تہین جیسے قتل نفس کا توبہ مین قطع اعضا کا خاطیہ مین کاٹنا نجاست کا بدن و جامہ سے ساتھہ مقراض کے تعیین قصاص کا قتل مین و تحریم اخذ دیت کی ترک کرنا عمل کا دن سنیچر کے عدم جواز نماز کا معبد کنائس مین اسطرح کے بہت احکام سخت اونپر جاری تہے اللہ نے اون سختیون کو نرمیون سے بطفیل خاتم الانبیا سید الرسل صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بدلدیا سو جو کوئی اب اہل کتاب بلکہ سائر ناس مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضرتؐ کی عظمت و وقار کا حفظ رکہیگا دشمن کے مقابلہ مین آپ کا مددگار ہوگا قرآن پاک پر عمل کرے گا سنت مطہرہ پر چلیگا امر و نہی بجالائیگا وہی ناجی فائز صاحب فلاح و ہدایت ہوگا نہ اور کوئی کسی امت کا کیون

نہ ہو یہ آیت شریفہ دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتب متقدمہ قدیمہ مین ثابت ہی
وللہ الحمد **ف** اجگہہ فتح البیان مین قریب ایک کراسہ کے کتب قدیمہ سی اثبات ذکر کیا ہے ترجمہ اون عبارات
کا بیان ضرور نہین ہی آیت ایک دلالت و اضحہ حجت نیرہ ثبوت مدعا پر کافی ہے فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ تو کہہ اے لوگو مین رسول
ہون اللہ کا تم سب کیطرف جسکی حکومت ہی آسمان و زمین مین کسی کی بندگی نہین سوائے اوسکے جلاتا ہے اور
مارتا ہے سو مانو اللہ کو اور اُسکے بھیجے نبی امی کو جو یقین کرتا ہی اللہ پر اور اُسکے سب کلام پر اور اُس کے
تابع ہو شاید تم راہ پاؤ **ف** اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ تم یون کہدو یہ خطاب ہی
ہر گورے کالے عربی عجمی کو کہ مین تم سب کیطرف مرسل ہوا ہون یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف عظام
ہے کہ وہ خاتم الانبیا ہین سب لوگون کیطرف مبعوث ہین کما قال تعالی قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ وقال تعالی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ
مَوْعِدُهٗ وقال تعالی وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ اس باب مین بہت آیات ہین جسطرح احادیث بھی اکثر آئی ہین یہ بات
ضرورت دین اسلام سی بخوبی معلوم ہے کہ حضرت سارے لوگون کیطرف بھیجے گئے ہین بخاری نے اس آیت کی
تفسیر مین ابو الدرداء سی روایت کیا ہے کہ درمیان ابو بکر و عمر کے کچہہ بحث ہوگئی ابو بکر نے عمر کو غصہ دلایا
وہ خفا ہوکر چلے گئے اونکے پیچھے ابو بکر گئے معافی چاہی اونہون نے معاف نہ کیا دروازہ بند کرلیا ابو بکر
پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے ابو الدرداء کہتے ہین ہم نزدیک حضرت کے تہے حضرت نے فرمایا اس
تمہارے صاحب نے غضب و حقد کیا عمر اپنے فعل پر نادم ہوئے سلام کرکے پاس حضرت کے بیٹہکر حال کہا
حضرت کو غصہ آیا ابو بکر کہنے لگے واللہ یا رسول اللہ مین ہی ظالم ہون حضرت نے فرمایا کیا تم میرے صاحب کو
میرے لیے ترک نہین کرتے مینے کہا تہا یٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا تم نے کہا تو جھوٹا ہی
ابو بکر نے کہا تم سچے ہو اَفَرَدَّ بِهٖ الْبُخَارِيُّ ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین دیا گیا ہون پانچ
چیزین جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہین دیگئین یہ بات کچھ فخر کی راہ سے مین نہین کہتا مین مبعوث ہوا

ہون طرف ساری لوگون کے کیا لال کیا کالے مرد کیا گیا ہون ساتھہ رعب کے ایک ماہ کی راہ تک حلال کی گئین میرے لیے غنیمتین اور نہین حلال ہوئین کسی کو پہلے مجھہ سو کردی گئی میرے لیے زمین سجدہ وطہور دیا گیا ہون مین شفاعت سو رکھہ چھوڑا ہے مین نے اوس شفاعت کو واسطے اپنی امت کے یہ شفاعت اوسکی لیے ہوگی جو شریک نہین کرتا ہے ساتھہ اللہ کے کسی شی کو رواہ احمد واسنادہ جید کذا فی المنتقی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایمان اسلام لاکر گور پرستی پیر پرستی بت پرستی وغیرہ کرتا ہے حضرتؐ اوسکی شفیع نہونگے شفاعت اون اہل کبائر کی کرین گے جو کسی طرح کا شرک جلی یا خفی نہین کرتے ہین حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ جس سال غزوہ تبوک تھا ایک رات حضرتؐ نے کھڑے ہوکر نماز پڑہی کچھ لوگ آپکے اصحاب مین سے پیچھے آپکے واسطے حراست کو جمع ہوگئے جب نماز پڑہکر پھرے فرمایا آج کی رات مین پانچ چیزین دیا گیا جو کسی کو مجھہ سے پہلے نہین دیگئین ایک یہ ہین کہ سب لوگون کی طرف عامۃً بھیجا گیا مجھہ سے پہلے جو لوگ تھے وہ فقط اپنی قوم کیطرف بھیجے جاتے تھے مین منصور ہوا دشمنو پر رعب سے گو میرے اور اونکے بیچ مین ایک ماہ راہ کیون نہ ہو وہ میرے رعب سے بھرے ہین حلال ہوئین میرے لیے غنیمتین یعنے کھانا اون کا جو مجھہ سے پہلے تھے وہ اونکے کھانیکو ایک امر عظیم جانتے تھے غنائم کو جلادیتے تھے زمین میرے لیے مسجد وطہور کردیگئی جہان کہین مجھہ کو نماز پالے مین تیمم کرکے نماز پڑہ لون مجھہ سے اگلے لوگ اسکو ایک بڑی بات سمجھتے تھے اپنے کنائس و بیع مین ہی نماز پڑہتے تھے پانچوین چیز یہ ہے کہ مجھہ سے کہا کچھہ مانگ اس لیے کہ ہر نبی نے کچھہ مانگا ہے سو مینے اپنا سوال قیامت کے دن پر اوٹھا رکھا ہے وہ تمہارے لیے ہے اور اوسکے لیے جو گواہی لا الہ الا اللہ کی دیتا ہے رواہ احمد واسنادہ صحیح کذا فی المنتقی وعن ابی موسی الاشعری مرفوعاً کہتے مین جس نے مجھکو سنا میری امت سے یا یہودی یا نصرانی سے پھر ایمان نہ لایا مجھپر تو وہ جہنم مین داخل ہوگا رواہ احمد یہ حدیث صحیح مسلم مین دوسری طرح پر ابوموسی سے آئی ہے لفظ یون ہے قسم ہے اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے نہ سنیگا مجھکو کوئی آدمی اس امت سے یہودی نہ نصرانی پھر ایمان نہ لائیگا مجھپر تو داخل ہوگا وہ دوزخ مین احمد کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے والذی نفسی بیدہ لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار تفرد بہ احمد وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی اما الاحمر والاسود فجعلت لی الارض مسجدا وطہورا واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد کان

قبلی ونصرت بالرعب شهرا واعطیت الشفاعة ولیس من نبی الا وقد سال الشفاعة وانی قد اخبات شفاعتی ثم جعلتها لمن مات من امتی لم یشرک باللہ شیئا رواہ احمد وھذا اسناد صحیح ولہ ارھم خرجوہ ولہ مثلہ من حدیث ابن عمر لیلہ جیدہ ایضا ترجمہ اس حدیث کا احادیث متقدمہ سے واضح ہے اس حدیث مین شفاعت مقید ہے ساتھ غیر مشرک کے یہ حدیث صحیحین مین بھی حدیث جابر بن عبد اللہ سے آئی ہے لفظ یہ ہین اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوٰۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ وبعثت الی الناس عامۃ حاصل ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گذر چکا اس مین ذکر شفاعت کا مطلقا آیا ہے یہ مطلق محمول ہے مقید پر اہل بدعت جنکا یہ گھمنڈ ہے کہ ہم جو پیرون بزرگون کی نذر نیاز کرتے ہین کسی کا عرس کسی کی قبر کا طواف بجا لاتے ہین کسی کے نام کا جانور ذبح کرتے ہین کسی سے استعانت استغاثہ طلب شفاے مریض عطائی ولد کرکے قبور پر پیشکش لاتے ہین وہ اولیا علما مشائخ صوفیہ قیامت کو ہماری شفاعت کرکے ہم کو عذاب دوزخ سے بچا کر جنت مین لیجاوین گے محض اون کا خیال باطل گمان دروغ وہم عاطل ہے بے شبہ سوا انبیا علیہم السلام کے اور بھی صلحا شہدا علما عرفا اطفال ملائکہ شفیع مذنبین ہونگے لکن شفاعت اوسی کو واسطے ہوگی جس نے کسی کو اللہ کی عبادت و ربوبیت مین کسی طرح شریک نہین کیا ہے اگر باوجود اقرار ایمان و اسلام و نماز و روزہ و حج و زکوۃ و جہاد کی وہ عقیدہ یا عمل مین مشرک تھا گو ذرہ برابر شرک کیون نہ ہو تو اوسکی شفاعت ہونا معلوم ہے یہ تو شیطان کا ایک ہوکا ہے جو اوس نے انکو دیا رکھا ہے اگر قرآن پاک کو پڑھتے تو جان لیتے کہ کبھی ایمان ظاہری کے ساتھ شرک بھی جمع ہوجاتا ہے جس طرح اللہ پاک نے فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یہ بات نہین ہے کہ جس نے ایمان کا اقرار کیا کلمہ شہادت پڑھا نماز روزہ وغیرہ اعمال اسلام کا لایا اب وہ مشرک نہین ہوسکتا ہے مشرک وہی ہوگا جو کلمہ گو نہین ہے بت پرستی ستارہ پرستی وغیرہ افعال اہل جاہلیت وکفر کے کرتا ہے بلکہ تجربے سے یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ جو شرک ان عوام اہل اسلام بلکہ بعض خواص مین گورپرست پیرپرستون سے ہوتا ہے وہ بالکل منافی ایمان مبانی اسلام ہے اس زمانہ آخر کے مسلمان اکثر برائے نام ہین خالص اللہ پاک کے پوجنے والے اوسی کو نافع وضار و مستعان و مستغاث سمجھنے والے عنقا و کیمیا کیطرح نایاب ہین سجدہ زبانی دعوی اسلام کا باوجود مخالفت ظاہر و باطن کچھ بکار آمد نہین ہوسکتا نہ ایسے

سرکرون کی شفاعت کوئی پیغمبر استاد شہید صالح فرشتہ بچا کر سکتا ہے وہ دن تو ایسا ہول ناک ہوگا کہ انبیاے اولوالعزم کانپینگے دوسرون کی کیا ہستی ہے پیر خود درماندہ شفاعت کجا ؎

در آن دم کہ از غفل پرسند و قول — اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

ف پہر اللہ پاک نے اپنی صفت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ذکر کی کہ جس نے تمکو بھیجا ہے وہی ہر شے کا خالق و رب و ملیک و مالک ہے اوسی کے ہاتھ مین ملک ہے وہی مارتا جلاتا ہے اوسی کا حکم چلتا ہے ؎

خدایا جہان پادشاہی ترا ست — ز ما خدمت آید خدائی ترا ست

پناہ بلندی و پستی توئے — ہمہ ہستند آنچہ ہستی توئی "

پہر لوگون کو یہ حکم دیا کہ یہ ہمارے رسول مین طرف تمہاری تم انکی راہ پر چلو اون پر ایمان لاؤ یہ وہی نبی امی ہین جنکا وعدہ تم سے ہوا تھا جنکی بشارت کتب قدیمہ مین دی گئی تھی یہ نعت انکی اون کتابون مین لکھی جاتی ہر جگہ یسئلونک عن الساعۃ حضرت کو بلفظ نبی امی یاد فرمایا ہے تم جب انکو طریقہ مستقیم پر چلینگے تو ہدایت پاؤگے

ف فتح البیان مین ہے جب ذکر اوصاف حضرت کا جو توریت و انجیل مین لکھا تھا ہو چکا تو اللہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اب تم ان لوگون سے ایسی بات کہدو جو مقتضی عموم رسالت ہو کیونکہ اگلے رسول خاصۃً طرف اپنی ہی قوم کے مبعوث ہوتے تھے ابن عباس نے کہا حضرت کو اللہ نے طرف اسود و احمر کے بھیجا ہے اسباب مین بہت سے حدیثین صحیح آئی ہین جنمین آپکی خاصیت آپکی ذکر کی ہوجہ طول کلام کے نہین ہے پہر اپنی مالکیت نسبت ارض و سموات اپنی معبودیت علی الاطلاق ذکر کی اپنا متفرد ہونا مع نفی شرکاء صفت ربوبیت و احیا و اماتت مین بیان کیا سوا اللہ کے کس کو طاقت جلانے مارنے کی ہے کلمات سے مراد کتب منزلہ قدیمہ یا آیات الٰہیہ یا عیسے یا قرآن ہے مگر عموم اولی ہے اس آیت مین حکم اتباع نبی امی کا فرمایا ہے یہ اتباع عام ہے اقوال و افعال و اعتقادات و اعمال و احوال کو پہر ہدایت کو علت اس حکم کا ظہیر ایا معلوم ہوا کہ حکم اتباع سنت مطہرہ کا عموماً ہر امر و ترک مین کتاب عزیز سے ثابت ہے یہ اتباع مدایت ہے اتباع کی نقیض ابتداع ہے اوس مین تقلید آرا و مذاہب بھی داخل ہے وہ ضلالت ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۔ موسی کی قوم مین ایک فرقہ راہ بتاتا ہے حق کی اور اوسپر انصاف کرتا ہے **ف** یہ وہی لوگ تھے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان پہنچے تو ایمان لائے جیسے عبد اللہ رضہ بن سلام انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے حال بنی اسرائیل سے خبر دی کہ اون مین ایک تابع حق ہے

حق کو موافق حکم دینا ہے کما قال تعالیٰ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ قال تعالیٰ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وقال تعالیٰ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا الآیۃ وقال تعالیٰ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ الآیہ وقال تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ایک خبر عجیب ذکر کی ہے ابن جریج نے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ جب بنی اسرائیل نے اپنے انبیا کو قتل کیا اور وہ بارہ سبط تھے تو ایک سبط نے اون سے بیزاری ظاہر کرکے اعتذار کیا اللہ عزوجل سے یہ سوال کیا کہ درمیان انکے اور درمیان اون اسباط قاتلین کے جدائی کردی اللہ نے اونکے لیے زمین میں ایک سرنگ کھولدی وہ اُس راہ سے چلکر وراء چین سے نکلا وہ اور جگہ خفاء مسلمین ہیں ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرتے ہیں ابن عباس نے کہا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا مراد وعد آخرت سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں وہ ایک سال چھ ماہ تک سرنگ کے رستے میں چلے قالہ ابن عباس اسدی نے کہا وہ ایک قسم ہے حبشہ کی اور تمہارے بیچ میں شہد کی نہر ہے ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ جب اللہ نے قصہ سامری کا ذکر کیا اور تنزل بنی اسرائیل کا بیان فرمایا تو اب اوس گروہ کا اون میں سے ذکر کیا جو مخالف امت مذکور رہے تھے کہ وہ لوگوں کو طرف ہدایت کی بلاتے ہیں حق کا رستہ دکھاتے ہیں عدل و انصاف حق پرستی کا حکم دیتے ہیں لین دین داد و ستد سب عدل سے ہوتا ہے بعض نے کہا یہ وہ قوم نہی جو دین حق پر امت موسیٰ سے باقی رہی جو کچھ موسیٰ قبل تحریف و تبدیل لائے تھے اور سیر قائم رہی لوگوں کو یہی صیطرف بلایا کلبی و ضحاک و ربیع نے کہا یہ قوم اقصے مشرق میں وراے چین کے ایک ندی پر بستی ہے جسکو نہر اردن کہتے ہیں کسی کے پاس اونکے دوسرے سے کم مال نہیں ہے رات کو باہر پرستا ہوا دن کو کھلیتا ہے کھیتی کرتے ہیں ہم میں سے کوئی اون تک نہیں پہونچ سکتا وہ سب دین حق پر ہیں تا آخر قصہ سدی کا ہے فرمایا یہ قصہ صحت سے دور تر وضع سے نزدیک تر ہے ایک جماعت مفسرین جنکو معرفت علم حدیث سے

نہین ہے وہ ذکر مین اس قصے کے مبتلا ہوگئی ہے بعض نے کہا مراد اس قوم سے وہ بنو اسرائیل ہین جو قرآن پر
اور حضرتؐ پر ایمان لائے ہین ابن عباس نے کہا موسیٰ نے کہا اے رب مین ایک امت پاتا ہون جنکی اناجیل اون
کے دلون مین ہوگی فرمایا وہ امت بعد تیرے ہے امت احمد کہا ایک امت پاتا ہون جو نماز نیچگانہ پڑہین گے وہ نماز
کفارہ ہوگی فرمایا وہ امت بعد تیرے ہے امت احمد کہا ایک امت پاتا ہون جو صدقات دینگی بہروہ اونہین مین بہر
آوینگے وہ اوسکو کہاوینگے فرمایا وہ امت بعد تیرے ہوگی امت احمد کہا اے رب مجھکو امت احمد سے کر اسپر
اللہ پاک نے یہ آیت باب بطور عرضی اوتاری وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى
اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْۗـــَٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا
مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ بانٹ کر کیا ہمنے اون کو کئی فرقے بارہ داودون کے برتے اور حکم بھیجا
ہمنے موسیٰ کو جب پانی مانگا اوس سے اوسکی قوم نے کہ مار اپنی لاٹھی سے پتھر پھوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے
پہچان لیا سب لوگون نے اپنا گھاٹ اور سایہ کیا ہمنے اونپر ابر کا اور اوتارا اونپر من اور سلوی کہا کھاؤ ستھری
چیزین جو ہمنے روزی دی تمکو اور ہمارا کچھ نہ بگاڑا لیکن اپنا برا کرتے رہے اور جب حکم ہوا انکو کہ بسو اس
شہر مین اور کھاؤ اوس مین جہان سے چاہو اور کہو گناہ اوتری اور پیٹھو دروازے مین سجدے سے تو بخشین
ہم تمہاری تقصیرین آگے اور دینگے نیکی والون کو سو بدل لیا بے انصافون نے اون مین سے اور لفظ سوا
اوسکے جو کہدیا تھا پھر بھیجا ہمنے اونپر عذاب آسمان سے بدلا اُنکی شرارت کا **ف** یعنے ابھی ایک شہر
فتح ہوا ہے آگے سارا ملک لیگا انتہے ابن کثیر نے کہا اس ساری آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی
ہے وہ مدنی ہے اور یہ سیاق مکی ہے دونون سیاقون مین جو فرق ہے اسپر ہم تنبیہ کر چکے ہین حاجت اعادہ
کی نہین ہے ولله الحمد والمنة انتہی فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے فرمایا ہمنے بنی اسرائیل کو بارہ گروہ کردیا
بعض کو بعض سے تمیز بخشی ایک یہ بھی اونپر احسان کیا تھا وہ بارہ سبط ہوگئے ہر سبط کا ایک نقیب تھا کما
فی قولہ تعالی وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا سبط کہتے ہین پوتے کو بارہ بیٹون کی اولاد بارہ گروہ ہوگئی

ع ۲۰ ۵ ۱۰

اسباط سے مراد وہی قبائل ہیں مراد اولاد یعقوب ہے یعقوب کا نام اسرائیل ہے انکی اولاد اسباط کہلاتی ہے انکا
نام امم اسلیے رکھا کہ ہر سبط ایک جماعت کثیرۃ العدد تھی مختلف الآرا تھی ایک جماعت کا کوئی امام دوسری
جماعت کا کوئی امام علی مرتضے نے کہا بنی اسرائیل بعد موسی علیہ السلام کے اکہتر فرقے ہوگئے سب دوزخی ہیں
مگر ایک فرقہ نصاری بعد عیسی علیہ السلام کے بہتر فرقے ہوگئے سب ناری ہیں مگر ایک فرقہ یہ امت تہتر فرقے
ہوجاویگی سب نار میں ہوگی مگر ایک فرقہ یہود کہ حق میں اللہ نے فرمایا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ
بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ یہی امت یہود میں سے ناجی ہے نصاری کے حق میں کہا ہے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ یہی
یہی امت نصاری میں سے ناجی ہوگی رہے ہم سو فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ
سو یہی امت اس امت سے نجات پاوینگی رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّيْخِ حافظ حدیث نے کہا ہے زیادت
كُلُّهَا فِي النَّارِ صحیح نہیں ہے نہ مرفوعاً نہ موقوفاً موسی علیہ السلام کو حکم استسقا کا اُسوقت دیا گیا جبکہ تیہ
میں پیاس لگی اور پانی نہ تھا سبب فرمایا کہ تم اپنی لاٹھی پتھر پر مار وجب لاٹھی ماری تو بارہ چشمے نکلکر
ہر سبط کا ایک چشمہ الگ تھا جس سے وہ پانی پیتے ہر سبط نے بمعلم ضروری جسکو اللہ نے پیدا کیا تھا اپنا اپنا
چشمہ پہچان لیا پھر جب تیہ میں چلے تو بادل سایہ کرتا تھا جب پھیر جاتے تو بادل بھی پھیر کر دھوپ سے بچاتا
من و سلوی یعنے ترنجبین و سمانی کھانے کو ملتا یہ سلوے جنس طیر سے تھا اللہ نے اس طعام کو طیبات
مستلذات فرمایا ہے ایک مفسرین دوسرا منکرین تھا لیکن اونھوں نے کچھ قدر اس طعام بے مشقت کی نجانی مخالفت
کی کفران نعمت کیا اپنے جانوں پر آپ ظلم کیا اونکو یہ کہا تھا کہ تم اس شہر بیت المقدس یا اریحا میں رہو
سو ماکولات موجودہ کو فراوانی روزی و بقول محبوب سے کھاؤ پیو کوئی تم کو مانع نہیں ہے لفظ حطہ کہتے
ہوئے شہر میں جاؤ دروازے میں سجدے کرتے ہوئے داخل ہو اس قول و فعل کو جمع کرو ہم تمہارے
خطائیں بخشیں گے جو محسنین ہیں انکو علاوہ مغفرت اور نعمتیں بھی زیادہ کر دینگے ظالموں نے وہ لفظ
نہ کہا کچھ اور ہی کہا جیسے حِطَّةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ سجدہ کے عوض سرین کے بل گھسٹکر داخل ہوئے سورۂ بقرہ
میں بیان اسکا ہو چکا ہے یہ آیت باب اُس آیت بقرہ سے اٹھ طرح پر علاحدہ ہے خطیبنے ذکر اون دھوکہ خلاف
کا کیا ہے جب اونھوں نے یہ حرکت کی تو اللہ تعالی نے اونپر عذاب بھیجا طاعون آیا ایک وقت میں ستر ہزار آدمی
مرگئے یہ عذاب اونپر آسمان سے اترا تھا یہ سبب اُنکے ظلم کے بقرہ میں کہا ہے کہ بسبب اون کے فسق کے مطلب
ہوا کہ جب اونھوں نے اپنے قول و فعل کو بدلڈالا تو وہ فاسق ٹھیرے طاعت خدا سے باہر ہوگئے ہر فسق ظلم

ہوتا ہے معلوم ہوا کہ متغیر و مبدل کرنا الفاظ نصوص کا اور مخالفت کرنا فعل ہین نصوص سے موجب نزول عذاب
و ارسال عقاب کا ہوتا ہے اس امت نے بھی جب سے قول و عمل نصوص کو ترک کر دیا اور آثار رجال پر چلنے لگے تب
سے ہر طرح کا عذاب و عقاب آنے لگا جس جگہہ دیکھو وبا محیط موجود ہے چیچک سے صدہا بچے مرجاتے ہین ترک امر
معروف و نہی منکر سے فسق و فجور کا ہر جگہہ زور و شور ہے دین لہو و لعب ہو گیا ہے جسطرح بنی اسرائیل اپنے
انبیاء و خلفا رسل کو قتل کرتے تہے اسیطرح اب محدثین اس امت پر دست درازی اہل بدعت و ہوی کی ہر
قالب و شکل مین ہوتی رہتی ہے وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي وقف لازم
السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ پوچھہ اون سے احوال اوس بستی کا کہ تہی کنارے دریا کے جب حد سے بڑہنے لگے ہفتے کے
حکم مین جب آتی مچھلیان اونکی پاس مچھلیان ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جسدن ہفتہ نہ ہوتا آوین یون ہم
آزمانے لگے اُنکو اسواسطے کہ بے حکم تہے ف حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین یہ قصہ ہوا ہے یہود
پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع کیا اللہ نے اوس شہر والے لوگ بحکم دیکھنے لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیان
اوپر پھرین اور دنون غائب ہین اُنکا جی نہ رہ سکا آخر ہفتے کو شکار کیا اپنی دانست مین حیلہ کیا کہ کنارے
دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچھلیان وہان بند ہو رہین تو بہی مچھلیان نہ ہاتہ آئین (یعنی) ہفتہ کی شام کو نکل جاوین
آخر ہفتے کے دن راہ بہا گنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پہر وہ لوگ بندر ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ جس
شخص کو حلال روزی نہ ملے اور حرام چاہے تو ملے تو اوسکو آزمایش ہے آخر وہ روزی وبال ہو گی اور معلوم
ہوا کہ حیلہ اللہ تعالے کے پاس کام نہین آتا انتہے ف یہ سیاق ربط ہے اوس آیۃ کریمہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ الآیۃ کا اللہ تعالی نے حضرت کو فرمایا کہ تم اپنے سامنے ان یہود
سے قصہ اصحاب سبت کا پوچھو کہ کسطرح اونپر اللہ کی نقمت یکایک سبب مخالفت امر الٰہی کے آپڑی پہر
اُنکو گمان سے تمہاری صفت کو جسکو وہ اپنی کتاب مین لکہا ہوا پاتے ہین ڈراؤ کہ کہین ان کا حال بہی
مثل اُنکے حال کے نہ ہو جاوے بقریہ ایلہ نام تہا کنارہ بحر قلزم پر ابن عباس نے کہا مدیان مدین و
طور کے تہا یہی قول ہے عکرمہ و مجاہد و قتادہ و سدی کا عبد اللہ بن کثیر قاری نے کہا ہم نے سنا ہے
کہ وہ گاؤن ایلیہ تہا کسی نے کہا مدین تہا یہ ایک روایت ابن عباس سے بہی ہے ابن زید نے کہا اوسکا نام
مناتہا درمیان مدین و عینونا کے سنیچر کے دن وہ لوگ خلاف حکم خدا کے شکار ہی کرتے تہے ابن عباس

لہ ۲ الم ۲ ۱۲ ۱۲ ۱

نے کہا مچھلیان پانی پر پہرتین دوسرا لفظ یہ ہے کہ ہر جگہ ظاہر ہو تین اللہ نے انکو آزمایا جس دن شکار حرام تہا اوسدن پانی پر مچھلیون کو ظاہر کیا جس دن حلال تہا اوسدن حیتان کو اداسے مخفی رکہا یہ بات بطور آزمایش عمل مین آئی اونہون نے حکم خدا مین حیلہ لگایا تب شک حرت کیا ایسے سبب ظاہر مین کیے جو باطن مین تعالی حرام تہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تم وہ کام نکرو جو یہود نے کیا تہا اللہ کے محارم کو ادنی حیلون سے حلال کرلیا رواہ الفقیہ الامام ابوعبداللہ بن بطہ ح یہ اسناد صحیح ہے کیونکہ احمد بن محمد بن مسلم راوی اس حدیث کو خطیب نے اپنی تاریخ مین موثق کہا ہے باقی رجال مشہور وثقات ہین ایسے اسناد کو ترمذی اکثر صحیح کہا کرتے ہین ف تنبیہ البیان کا لفظ یہ ہے حکم سوال کرنے کا قریے سے بطور تقریع وتوبیخ کے ہے اس سوال مین ایک فائدہ جلیلہ یہ ہے کہ یہود کو یہ بات جتلانا ہے کہ حضرت کو اس قصہ پر اطلاع حاصل ہے اوسکی خبر اللہ نے انکو دی ہے ورنہ انکو کہان سے یہ خبر معلوم ہوا یہ دلیل ہے صدق حضرت پر وہ قریہ ایلہ یا مدین یا ایلیا تہا یا کوئی اور گاؤن درمیان مصر ومدینہ وغیرہ کے قالہ ابن عباس زہری نے کہا ظہر پر شام تہا بعض نے کہا منجملہ قریے ساحل شام کے تہا بہرحال اسپر یا ہی قدیم پر واقع ہوا تہا مچھلیان اوس جگہ خاص سنیچر ہی کے دن آتین اور دن نہ آتین پانی پر بہرتین یا سر اوٹہائے ظاہر ہوتین یا گہر وں کے دروازون تک آجاتین یہ اللہ کا امتحان تہا وہ اسکے ادب کے دن

قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا

الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا

قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ جب بولا ایک فرقہ اون مین کیون نصیحت کرتے ہو ایک لوگون کو کہ اللہ چاہتا ہے انکو ہلاک کرے یا انکو عذاب کرے سخت بولے الزام اتارنے کو تمہارے رب کے آگے شاید وہ ڈرین پہر جب بہول گئے جو انکو سمجہایا تہا بچا لیا ہم نے انکو جو منع کرتے تہے برے کام سے اور پکڑا گنہگارون کو برے عذاب مین بدلا انکی بے حکمی کا پہر جب بڑہنے لگے جس کام سے منع ہوا تہا تو ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر پٹکارے

ف اون مین تین فرقے ہوے ایک شکار کرتے ایک منع کیے جاتے ایک تہک کر منع کرنا چہوڑ بیٹہے لیکن وہی بہتر تہے جو منع کرتے رہے ف منع کرنے والون نے شکار کرنیوالون سے ملنا چہوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اٹہائی ایک دن صبح کو اوٹھے دو سرون کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکہا ہر گہر مین بندر مین وہ آدمیون کو پہچان کر اپنے قرابت والون کے پاؤن مین سر رکہنے لگے اور رونے لگے آخر برے حال سے تین دن مین

گئے تھے ف اللہ پاک نے خبر دی حال سے اہل قریہ کے کہ وہ تین فرقے ہو گئے تھے ایک فرقہ فرمخلص ور تھا
دن سنیچر کے حیلہ نکالکر شکار ماہی کرتا تھا اون کا بیان سورہ بقرہ مین ہو چکا ہے دوسرا فرقہ اون کو اسکام سے
مانع تھا جب یہ مانا تو کن رہ کش ہو گیا تیسرا فرقہ خاموش رہا نہ شکار کرتا نہ منع کیا فرقہ منکر ہو کہا تم اون
کو کیون نصیحت کرتے ہو اللہ پاک انکو ہلاک کرے گا یا عذاب شدید دیگا یعنے جب تمنے سمجھ لیا ہے کہ یہ ہلاک ہین
تو پھر منع کرنے مین کیا فائدہ ہے اوس گروہ نے کہا یہ فائدہ ہے کہ ہم سامنے تمہارے رب کے معذور ٹھیرین گے ہمنے
امر بمعروف نہی عن المنکر کا عہد لیا گیا ہے اسلیے ہم منع ہوتے ہین کہ شاید وہ ہمارے اس انکار سے پرہیزگاری
اختیار کرین ترک شکار کرکے طرف اللہ کے رجوع کرین کیونکہ اگر تائب ہو جاوین گے تو اللہ پاک بھی انکی توبہ قبول
کرلے گا رحم و کرم فرماویگا لیکن جب انہون نے نصیحت ناصحین کو قبول نہ کیا نہی منع کو ہلا دیا تو اللہ پاک نے
اُس گروہ ناہیہ عن السوء کو بچا لیا اور نہین ظالمین ترکین نصیحت پر عذاب سخت ڈالا اس آیت شریف مین نص
کی ہے نجات نا مین ہلاک ظالمین پر ساکتین سے سکوت فرمایا ہے اسلیے کہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے وہ نہ
مستحق مدح ہے کہ انکی مدح کیجاوی نہ مرتکب نہی تھے جو مذمت کیجاوی ہذا ائمہ نے اختلاف کیا ہے اس بات
مین کہ آخرہ کیا ٹھیرے ہالکین مین ہے یا ناجین مین یہ دو قول ہین ابن عباس نے کہا یہ دونو گروہ ناہی و ساکت
بچگئے فرقہ خاموش نے اسکے لیے نہایت غضبناک ہو کر یہ بات فرقہ ناہیہ سے کہی تھی کہ اب تم انکو نصیحت
نہ کرو یہ تو برباد و تباہ ہوا چاہتے ہین وہی فرقہ ثالث مرتکب معصیت ہلاک ہوا آدمی سے بندر بن گئے دوسرا لفظ
عکرمہ کا ابن عباس سے یہ ہے مین نہین جانتا تھا کہ فرقہ ساکتہ ناجی ہوا تھا یا نہین ہمیشہ اس بات کے پیچھے لگا رہتا
یہانتک کہ مینے جان لیا کہ اوس گروہ نے نجات پائی عکرمہ نے کہا ایک دن مین پاس ابن عباس کے گیا وہ رو رہے
تھے مصحف انکی بغل مین تھا پہلے تو انکے نزدیک جانے سے جھجکا پھر آگے بڑھکر پاس جا بیٹھا مینے کہا تم کیون رو رہے
ہو مین تم پر فدا ہون کہا ان ورقات نے رولایا ہے وہ اوراق سورہ اعراف کے تھے کہا تو ایلہ کو پہچانتا ہے
مینے کہا ہان کہا وہان ایک قبیلہ یہود کا تھا ہفتہ شکار کرنے ماہی کا دن سنیچر کے ذکر کیا اوس مین یہی
کہا کہ جس رات عذاب آیا اوسکی صبح کو ایک مرد نے فرقہ ناجیہ مین سے فصیل شہر پر سیڑھی لگا کر چڑھا نکلا دیکھا
کہ بندر بگڑے چلاتے ہین انکی دم بھی ہے دروازے کھولکر انکے پاس گئے بندرون نے اپنے رشتہ دار آدمی پہچان لیے لوگون نے
اپنے رشتہ دار بندر نہ پہچانے ہر بندر پاس اپنے قرابتی کے آکر کپڑا سونگتا رو تا وہ کہتا ہے تو تجھ کو نہیں کہا تھا وہ سر ہلا کر کہتا ہان سچ ہے پھر ابن عباس نے آیت پڑھی کہا مین دیکھتا ہون کہ جو ناہی ہوئے

دوسری گروہ کا حال معلوم نہیں ہم بہت اشیاء دیکھتے ہیں جسکا انکار کرتے ہیں مگر کچھ کہہ نہیں سکتے میں تم پر فدا تم نہیں
دیکھتے کہ جب اس فرقے نے انکی فعل کو برا جانا مخالف سمجھ جاتے ہی تو یہ کہا کہ تم کیوں انکو نصیحت کرتے ہو اللہ تو
انکا ہلاک کرنا چاہتا ہے اسپر ابن عباس نے دو سوتے کپڑے مجھکو پہنائی مجاہد نے بھی ابن عباس سے اسیطرح روایت
کیا ہے پوری روایت پہلی ابن کثیر میں ہے ابن زید نے کہا مچھلیاں دن سنیچر کے آیا کرتیں جب پانی ہٹ
جاتا تو وہ بھی چلی جاتیں دوسرے سنیچر تک نظر نہ آتیں ایک آدمی نے ایک سی ایک سنیچ لیکر سنیچر کے دن پانی میں
ایک مچھلی باندھ رکھی جب یکشنبہ کی رات ہوئی اوسکو بھونکر کہایا لوگوں نے خوشبو مچھلی کی پائی اوس سے پوچھا
اوسنے انکار کیا وہ اوسکے پیچھے پڑے رہے یہانتک کہ اوسنے یہ کہا کہ ایک کمال مچھلی کی مجھے مل گئی تھی جب
دوسرا سنیچر آیا پھر وہی کام کیا یہ نہیں معلوم کہ شاید یوں کہا دو مچھلیاں باندھیں لیکن جب رات اتوار کی
آئی مچھلی پکڑ کر تلی اوسکی خوشبو لوگوں نے پائی اگر پوچھا کہا اگر تم جانو تو میری طرح کرو کہا تو کیا کرتا ہے حال بیان
کیا وہی اوسی کیطرح مچھلیاں پکڑنے لگے یہانتک کہ یہ ایک راہ نکل گئی اون کے شہر کی فصیل تھی اوسکے
دروازے رات کو بند کر لیا کرتے تھے رات کو وہ مست ہو گئے صبح جب یہ لوگ جو اونکے ارد گرد بستے تھے اوسکے
تو شہر کو بند پایا پکارا تو کچھ جواب ملا ناچار دیوار شہر پناہ پر چڑھے دیکھا کہ وہ سب بندر ہو گئے وہ بندر پاس آکر
جسکو پہچانتے تھے لگے اوسکو چونے اس گاؤں کا حال سورۂ بقرہ میں گذر چکا ہے وہ کافی وافی ہے دوسرا
قول یہ ہے کہ فرقہ ساکتہ بھی ہلاک ہو گیا ابن عباس نے کہا تین فرقے ہو گئے ایک فرقہ نے نہی سے منع کیا ایک فرقہ نے منع کرنے والوں کو
کیوں وعظ کرتے ہو اللہ انکو ہلاک کرے گا ایک نہی صحیح خطبہ یہ تھے نجات نہ پائی مگر ناہی میں نے باقی رہے
سبھی سب ہلاک ہو گئے یہ سند جید ہے لیکن ابن کثیر نے کہا کہ رجوع طرف قول عکرمہ کے نجات ساکتین میں اولے
ہے اس قول سے اسلیے کہ حال انکا بعد اس کے ظاہر ہو گیا اس آیت میں کہ عذاب سخت میں اون کو پکڑا
دلالت ہے اس بات پر کہ جو بچے وہ ناجی ہوئے بئیس بمعنے شدید ہے فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذًا بَئِيْسًا بمعنے الیم یا سجع فَاَخَذْنٰهُمْ عَذَابًا
یہ سب بعبانی متقارب ہیں قاسیین کے معنے ہیں ذلیل حقیر خوار زار ف فتح البیان میں کہا ہے است
نے یعنے ایک جماعت صلحاء نے اہل قریہ میں سے دوسرے لوگوں سے جو وعظ شکاریوں میں کوشش کرتے
تھے قبول موعظت و اقلاع معصیت سے ناامید ہو کر یہ بات کہی کہ تم اس قوم کو جنکا استیصال عقوبت سے اللہ
پاک کو منظور ہے کیوں نصیحت کرتے ہو اللہ پاک انکو ہلاک کریگا یا کسی عذاب سخت میں پہنچائیگا بعض نے
کہا یہ قول جماعت عصاۃ کا تھا جو دن سنیچر کے شکار مچھلیوں کا کیا کرتے تھے یعنے جب تم کو معلوم ہے کہ

ہم ہلاک ہونگے تو پھر تمکو نصیحت کرنا کیا ضرور ہے اونہوں نے جواب دیا ہم اسلیے نصیحت کرتے ہین کہ اللہ ہم کو ترک امر بمعروف و نہی عن المنکر پر نہ پکڑے اور شاید تم اس گناہ سے باز رہو جمہور مفسرین نے کہا ہے بنی اسرائیل تین گروہ ہوگئے تھے ایک گروہ نے عاصی ہوکر شکار کیا تھا وہ قریب ستر ہزار کے تھے دوسرا گروہ کنارہ کش تھا اور اس نے نہ منع کیا نہ شکار کیا تیسرے گروہ نے منع کیا عصیان نہ کیا یہ بات دوسرے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہی تھی اس غلبہ ظن پر کہ اللہ کی عادت ہے کہ وہ عصاۃ کو ہلاک یا معذب کرتا ہے سو جب عصاۃ نے تذکیر صلحا کو نہ مانا فراموش کر دیا تو اللہ نے فرقہ ناہیہ کو نجات دی عصاۃ کو عذاب الیم مین پکڑ لیا اسلیے کہ وہ فاسق تھے ابن عباس نے کہا فرقہ ساکتہ ناجی ہوا عمران بن رباب نے کہا دونون گروہ ناہی ساکت ناجی ہوئے شکاری ہلاک ہوگئے یہی قول حسن کا بھی ہے ابن زید نے کہا ناہی ناجی ہوئے دو گروہ ہلاک ہوئے یہ آیت بہت سخت ہے ترک نہی منکر مین اللہ نے عصاۃ سے کہا تم بندر ہوجاؤ وہ پہلے انسان تھے مرد عورت اب مسخ ہوکر ذلیل بندر ہوگئے بعض نے کہا جوان بندر بن گئے بوڑھے سو ہوگئے تین دن تکمہ مرگئے ظاہر نظم قرآنی یہ ہے کہ نجات نہ پائی مگر گروہ ناہیہ نے بدلیل اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ اور معذب نہ ہوا مگر گروہ عصاۃ بدلیل فَلَمَّا عَتَوْا عَمَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ رہا تیسرا گروہ جو نہ ناہی تھا نہ عاصی یا تو وہ ہمراہ طائفہ عاصیہ مسوخ ہوگیا اسلیے کہ بوجہ سکوت عن النہی ظالم نفس تھا یا مسخ نہ ہوا بوجہ عدم ارتکاب معصیت اور اگر یہ طائفہ ساکتہ ناہی تھا مثل طائفہ ثانیہ کے تو درحقیقت یہ ایک ہی گروہ ٹھیرا کیونکہ اجتماع نہی و اعتزال و نجات مین مسخ سے یکسان رہا اسکو طائفہ مستقلہ اسلیے ٹھیرایا گیا کہ درمیان اسکے اور طائفہ ناہیہ کے گفتگو رہی تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ

لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وہ وقت یاد کرو کہ خبر کردی تیرے رب نے البتہ کھڑا کریگا یہود پر قیامت کے دن تک کوئی شخص کہ دیا کرے انکو بری مار تیز عذاب سزا دیتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ف توریت مین فرمایا تھا کہ جب تم توریت چھوڑ دوگے تو تم پر اور بندی مسلط ہونگے یہ قیامت تک تم ذلیل رہوگے اب یہود کرکمین کی حکومت نہین عزیز کی رعیت ہین انتہے ف تاذن تفعل ہے اذان سے بمعنے اعلم یہ قول مجاہد کا ہے بعض نے کہا ہے قوت کلام مفید بمعنے قسم ہے اسی لیے اوسکے پیچھے لام آیا ہے گویا اللہ نے قسم کھالی ہے کہ مین یہود پر کسی نہ کسی کو قیامت تک اوسطے تعذیب کے مسلط رکھونگا یہ بلا اوپر اسلیے آئی

کہ اونہوں نے حکم خدا کے خلاف کیا حیلہ بہانہ کرکے مرتکب محارم الٰہی ہوئے کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے اون پر
سات سال یا بیڑہ سال کا خراج لگایا تھا اسے پہلے خراج موسیٰ نے باندھا یہود قہر ملوک یونانیین کے سہتے
کلدانیین میں مقہور رہی یہ قہر نصاریٰ میں آئے اونہوں نے خوب ہی ان کو ذلیل وخوار کیا جزیہ وخراج لیا ہے
اسلام آیا زیر قہر وذمہ اسلام ہوئے خراج وجزیہ دینے لگے ابن عباس نے کہا مراد مکنت واخذ جزیہ ہے یہ دینے
میں مراد برے عذاب دینے والے سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں امت اسلام قیامت تک اون کو مقہور رکھیگی
یہی قول ہے سعید بن جبیر وابن جریر وسدی وقتادہ کا سعید بن مسیب نے کہا یُتَحَبُّ اَنْ سَبَعَتِ الْاَنْبَاطُ
فِی الْجَزِیْرَۃِ یہ انجام اونکا یہ ہوگا کہ وہ انصار دجال ہوجاوینگے مسلمان ہمراہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آخر
زمان میں اُنکو قتل کرینگے جو کوئی اللہ کا عصیان کرتا ہے خلاف شرع کام کرتا ہے اللہ اُسکا حساب اکثر
جلد سجھ لیتا ہے اور جو کوئی تائب ومنیب ہوکر آتا ہے اوسکو بخشدیتا ہے اسجگہ رحمت کو عقوبت سے ملایا ہے
تاکہ نا اُمیدی کلی نہ ہو اللہ تعالیٰ اکثر ترغیب وترہیب کا ذکر کیجا فرمایا کرتا ہے تاکہ نفوس بین رجاوخوف میں
رہیں **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ آذن بمد بمعنے اعلم ہے اور اذن بتشدید بمعنے نادی ہے حاصل ہر
دو معنی ایک ہے بعض نے کہا تَاَذَّنَ بمعنے قَالَ یاحکم یا عزم یا الٰی یاحکم وَاَذَّنَ ہے بمعنے
سے مراد بیان تسلط ہے کقولہ بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَا اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ قیامت کو غایت اس تسلط کا بتایا
ہے سُوْٓءَ مُهُمْ کے معنے ہیں یُذِیْقُهُمْ یعنے ایسا شخص اونپر مسلط وغالب کریں گے جو اون کو برا عذاب چکھایا
کرے گا یہود کا وعدہ پورا ہوا یہود اَقَامَهُمُ اللہ ہمیشہ ہاتھ میں اہل ملل کے ذلیل وضعیف رہتے ہے ہیں اسلام
میں بھی ہر قطر میں اقطار ارض سے خوار وبیقدر ہیں ذلت وخواری وعذاب اونکے گلے کا ہار ہوگئے ہے جان بچانے
کو جزیہ دیتے ہیں مسلمان اُنسے وہ خدمت لیتے ہیں جس سے اون کو عار آتی ہے بعض نے کہا اللہ نے اون پر
بخت نصر وبطاریس ملوک روم کو مسلط کردیا تھا یہ آیت نص ہے اس بات پر کہ یہ عذاب اُنکے واسطے اون کے
تا قیامت مستمر رہیگا اسی لیے اس عذاب کو تفسیر کیا ہے ساتھ اہانت وذلت واخذ جزیہ وخراج کو پھر اُنہیں
ہیں عذاب دُنیا کا اور یہی اعظم وراشد ہوگا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اللہ کفار پر دنیا میں جلد عذاب بھیجتا
ہے مومنین پر رحمت فرماتا ہے مغفرت کرتا ہے وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ
مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَ

مثله یاخذوه الم یؤخذ علیهم میثاق الکتب ان لا یقولوا علی الله الا الحق ودرسوا ما
فیه والدار الاخرة خیر للذین یتقون ط افلا تعقلون ○ والذین یمسکون بالکتب واقاموا
الصلوة ط انا لا نضیع اجر المصلحین ○ متفرق کیا ہمنے اونکو ملک مین فرقے فرقے بعضے اونمین نیک اور
بعضے اور طرح کے اور آزمایا اُن کو خوبیون اور برائیون مین شاید وہ پھر آوین پھر اون کے پیچھے آئے وارث
کتاب کے لیتے اسباب ادنی زندگی کا اور کہتے ہین کہ ہمکو معاف ہوگا اور اگر ایسا ہی اسباب پھر آوے
تو لیلیوین کیا اُنپر عہد نہین لیا کتاب کے حق مین کہ نہ بولین اللہ پر سوا سچ کے اور پڑہین جو لکھا ہے اُس
مین اور پچھلا گھر بہتر ہے ڈر والون کو کیا تم کو بوجھ نہین اور جو لوگ پکڑ رہے ہین کتاب اور قائم رکھتے ہیر
نماز ہم ضائع نہ کرینگے ثواب نیکی والون کا ف یہود کی دولت برہم ہوئی تو آپس کی مخالفت سے ہر
طرف نکل گئے اور مذہب مختلف پیدا ہوئے یہ احوال اس امت کو سنایا ہے کہ یہ سب کچھ اونپر بھی ہوگا حدیث
مین فرمایا ہے کہ اس امت مین بعضے بندر اور سور ہوجاوینگے اللہ گمراہی سے پناہ دے ف پچھلے لوگ
رشوت لیکر مسئلے غلط نکی کہنے اور امید رکھتے کہ ہم بخشے جاوینگے حالانکہ پھر اوسی کام کو حاضر ہین امید
بخشنے کی ہے جب بازآوین یہ اسباب زندگی مال دنیا کو فرمایا انتہے ف اللہ پاک نے ذکر کیا کہ ہمنے بنی
اسرائیل کو زمین مین گروہ گروہ فرقہ فرقہ امت کردیا کما قال وقطعنٰهم فی الارض امما منهم الصلحون ومنهم دون ذلك
اسرائیل اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الاخرة جئنا بکم لفیفا پھر فرمایا کہ اون مین بعضے صالح ہین اور بعضے اور
طرح پر کقول الجن وانا منا الصلحون ومنا دون ذلك کنا طرائق قددا پھر فرمایا کہ آزمایا ہمنے اُنکو
حسنات سیئات سے یعنے رخا و شدت و رغبت و رہبت و عافیت و بلا سے شاید کہ وہ رجوع کرین سو یہ ہے
ہوجاوین لیکن بعد اوس گروہ کے جو صالح و طالح تہا ایسے لوگ آئے جن مین کسیطرح کی خیر نہ تہی وہ درست
کتاب توریت کو وارث ہی مجاہد نے کہا وہ نصاریٰ ہین یا عموماً ساری اہل کتاب وہ عرض بذل حق و نشر صحاب کے
ادنی مال دنیا کا سمیٹتے اپنی جان سے وعدہ توبہ کا کرتے مگر جب اُسطرح کا مال دوبارہ اونکے سامنے آجاتا تو اوسکے
لینے کو طیار ہوجاتے توبہ کرنے مین دیر لگاتے جسطرح سعید بن جبیر نے کہا ہے گناہ کرتے پھر اللہ سے بخشش مانگتے
اللہ کے سامنے اقرار کرتے جب وہی گناہ پھر پیش آتا توبہ کرنے لگتے مجاہد نے کہا جب کوئی شے دنیا کی اُنکے
سامنے آتی لے لیتے حلال ہوتی یا حرام معہذا استغفرت کی رکھتے کہتے یہ کام ہم کو معاف ہوگا ہم بخشے
جاوینگے پھر وہی کام کرنے لگتے جب مال ہاتھ آتا قتادہ نے کہا اُمت اللہ وہ ناخلف ہے بعد انبیاء و رسل کے

وارث کتاب ہوئے اللہ نے اون سے عہد لیا تھا مگر اونہون نے وفا نہ کیا وقال تعالی فی اخری خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ الآیۃ اس دنیاے ادنی کا سامان اسباب مال متاع لیتے اور سَيُغْفَرُ لَنَا کہتے اسپر بطرح طرح کی تمنا کرتے دہوکہ مین گرفتار رہتے پھر اگر اسیطرح کا سامان سامنے آتا تو پھر کوئی شے اونکو کسی شے سے مشغول نہ کرتی اور نکوئی شے اونکو کسی شے سے باز رکھتی کوئی شے دنیا کی اونکے روبرو آتی یا نظر پڑتی تو اوسکے کھانے کو طیار رہتے حلال ہو یا حرام سدی نے کہا بنی اسرائیل جسکو قاضی کرتے وہ حکم مین رشوت لیتا اونکو خیار نے جمع ہوکر بعض نے بعض سے یہ عہد لیا تھا کہ دیکھو تم ایسا کام نہ کرنا رشوت نہ لینا مگر جب کوئی اون مین سے قاضی وحاکم ہوتا تو رشوت ستانی کرنے لگتا جب اوس سے کوئی شخص یہ بات کہتا کہ تیرا کیا حال ہے کہ تو حکم مین رشوت لیتا ہے تو وہ یہ کہتا سَيُغْفَرُ لِي باقی بنی اسرائیل اوسپر طعن کرتے جب وہ مرجاتا اور دوسرا شخص منجملہ طاعنین کے اوسکی جگہ مقرر ہوتا تو وہ بھی رشوت لینے لگتا یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جب اوس دوسرے کے سامنے دنیائی مال آیا تو اوس نے بھی اوسکا لینا شروع کیا اللہ نے فرمایا کیا اونسے یہ عہد نہین لیا گیا تھا کہ سوا حق کے نہ کہنا حق کو نہ چھپانا اللہ نے اس آیت مین اونکے اس کردار پر انکار ظاہر فرمایا کقولہ تعالی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ الآیہ ابن عباس نے کہا وہ اللہ پر تمنا غفران ذنوب کی رکھتے تھے اور ہمیشہ انہی گناہون مین پھنسے رہتے عود کرتے تو بہ بجا نہ لاتے پھر اللہ نے یہ فرمایا کہ میرا ثواب بہتر ہے واسطے اوس شخص کے جو میرے محارم سے بچتا ہے ترک ہواے نفس کرتا ہے میری طاعت پر متوجہ ہے کیا اون لوگون کو جو عرض آخرت عرض دنیا لیتے ہین اتنی عقل نہین ہے کہ انجام کار کو سمجھکر اس سفہ وتدبیر وار تشاسے باز رہین پھر اون لوگون پر ثنا کی جو تمسک کتاب مین وہ کتاب انکو طرف اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھینچتی ہے کیونکہ حضرت کا حال اوس کتاب مین مکتوب ہے سو وہ اوس کتاب کو پکڑے ہوئے ہین اوسکے امر ونہی وخبر پر چلتے ہین نماز پڑھتے ہین ان مصلحین صلحا کا اجر برباد نہ جاویگا ف فتح البیان مین ہے کہ مراد تقطیع یہود سے زمین مین اونکی تفریق ہے جواب ارض مین باعتبار امر کے پھر اونکی بات یکجا نہ ہوگی ابن عباس نے کہا اللہ نے یہود کو زمین مین پھیلا دیا کوئی بقعہ نہین مگر وہان ایک گروہ اونکا موجود ہے یا یہ مطلب کہ ہمنے ہر ایک فرقہ اونکا ایک قطر زمین پر پریشان کر دیا ہے کوئی ناحیہ زمین اونسے خالی نہین ہے تاکہ اونکی شوکت باقی نہ رہے یہ قول ابو السعود کا ہے سوا ایسا شہر کوئی کم ہے جہان نرے یہودی ہون نہ اونکا اب کوئی قلعہ رہا ہے نہ سلطنت بلکہ

اما کن متفرقہ مین متفرق ہین ملک ترک فرس ہند وغیرہ مین سب جگہہ رہتے بستے ہین مگر ساتھہ ذلت وخواری
واہانت کے ضلعا سے وہ لوگ مراد ہین جو اون مین سے حضرتؐ پر ایمان لائے یا جو بعثت محمدیہ سے پہلے بدون
تبدیل وتحریف کے مرگئے طبری نے کہا یہ وصف انکا قبل انکے ارتداد کے دین سے شاہد اس قول فخلف
من بعدھم خلف بعض نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو چین سے پرے رہتے ہین مگر یہ قصہ صحیح نہین ہے دون
ذلک سو وہ لوگ مراد ہین جو مخالفت مین منہمک ہوگئے اللہ نے اون صلحا طلحا کا امتحان خیر وشر سے لیا
آسودگی وتندرستی دی بلا وعقوبت بھی ڈالی یا خصب وجدب کہلایا کہ شاید وہ متنبہ ہوکر اپنے کفر ومعاصی
سے باز آئین لکن یہ تو کچھہ نہ ہوا جو بجاے اون کے آئے اور وارث کتاب ہوئے اونہون نے متاع دنیا کا لینا
اختیار کیا خلف بسکون لام بمعنے طالح ہے اور بفتح لام بمعنے صالح اسجگہہ بسکون ہے اگرچہ استعمال ایک
کا بجاے دیگر بھی آجاتا ہے عرض بفتحتین را بمعنی جمیع متاع دنیا ہے کہتے ہین الدنیا عرض حاضر یاکل منہا
البر والفاجر عرض بسکون را بمعنی جمیع مال سوا درہم ودینار کے ہے یعنے سامان اسباب دنی سے مراد بہانر
دنیا ہے مطلب یہ کہ بمقابلہ تحریف کلمات الٰہی وتبدیل کتاب جو مال ومنال رشوت وسحت انکو ملتا ہے
وہ اوسکو لیکر نوشجان کرتے ہین جو احکام توریت صدق وصواب ہین انکو مخفی رکھتے ہین ادنی ماخوذ ہے
دنارت سے بمعنے سقوط یعنے یہ متاع دنیا ایک حقیر ساقط خسیس دنی تافہ بے حقیقت شے ہے دنیا ماخوذ ہے
دنو سے بمعنے قرب دونو لفظ متقارب ہین کیونکہ ساری دنیا حقیر فانی ہے جو شخص دنیا مین راغب ہوتا
ہے وہ دنیا سے بھی زیادہ احقر واہون ہے کسی نے ابن عباس سے معنے اس آیت کے پوچھے تھے کہا
کچھہ اقوام دنیا پر متوجہ ہوکر دنیا کو کہا مین گے حرص قرآن کو جستجو کرین گے سیغفر لنا کہدیگے جو شے دنیا
کی اونکے سامنے آویگی اوسکو لے لینگے مجاہد نے کہا یہ نصاری ہین جو سامان اس ادنی کا لیتے ہین جو
شے حرام حلال دنیا کی انکو نظر آتی ہے اور اوسکے خواہشمند ہین اوسکو اخذ کرتے ہین اگر ویسی ہی کچھہ اور چیز
ملے تو اوسکو بھی لیلین انتہے دنیا مین کوئی شے بخیر یا حرام اعلے ادنے پول برابر استخوان سگ وخرک
تک باقی نہین ہے جسکو لیکر اپنا کام نہین نکالتے نہ حلال سے غرض نہ حرام کی پروا اب جو کوئی شخص اس امت
اسلام کا بھی یہی کام کرے تو وہ بھی انہین کے حکم مین ہوگا اسی لیے ابن عباس نے آیت باب کو متبعین
حرص قرآن پر محمول کیا ہے خصوص سبب پر بتصور نہ کہا عموم لفظ کا اعتبار کیا ہے معہذا اون اقوام
کا یہ قول ہے کہ سیغفر لنا یعنے اپنے جیون کو وعدہ مغفرت کا باوجود تمادی عصیان کے دیکر بہلاتے

ہین اللہ پاک پہ جھوٹی باطل تمنائین رکھکر دل بہلاتے ہین مراد اسکلام سے تقریع و توبیخ ہے شداد بن اوس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے عقلمند وہ شخص ہے جس نے حساب لیا اپنی جان کا اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے عاجز وہ شخص ہے جو تابع ہوا ے نفس ہے اللہ پہ تمنی امانی رکھتا ہے اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ یہود گناہون پہ اقدام کرتے سَیُغْفَرُ لَنَا کہتے یہ عینہ وہی تمنی ہے جسکا ذکر حدیث مین گذرا معہذا اگر اون کے پاس مثل اوس سامان کے کچھ آجاتا ہے جلے چکر مین تو اب بھی کچھ پروا عقاب کی خوف عذاب کا نکر کے اوسکے لینے مین کسر نہین کرتے یا مراد یہود مدینہ ہین جو عصر حضرت مین تھے کہ جسطرح اونکے اسلاف نے لیا دیا ہے اوسیطرح یہ بھی لیتے دیتے ہین حالانکہ اون سے یہ قرار مدار ہو گیا تھا کہ دیکھو کبھی احکام مین رشوت نہ لینا جو بات کہنا وہ حق حق مطابق توریت کے کہنا توریت کا درس کرنا مگر اونہون نے وہ عہد ترک کر دیا یہ ترک اونکا دیدہ و دانستہ تھا نہ جہل سے اسلیے گناہ اس ترک کا اعظم و اشد جرم ٹھیرا حالانکہ اگر ایسا نکرتے تو آخرت کا گھر واسطے دُنیوالون کے کمین بہتر ہے کیا تم لوگ یہ بات نہین سمجھتے اس استفہام مین وہ دھمکی گھڑکی ہے جسکا ٹھکانا نہین ہے ہان جو لوگ کتاب کو پکڑے ہوئے ہین اور نماز بھی پڑہے جاتے ہین تو ہم اون کا اجر ضائع کرنے والے نہین ف جو کچھ اس آیت مین حال یہود و نصاری کا ذکر ہوا کہ وہ پڑہ لکھکر جان بوجھکر خلاف حکم کتاب کرتے ہین حکم توریت کا چھوڑ کر رشوت لیکر کچھ اور ہی فتوے اپنی رائے کا دیتے ہین یہی حال بعینہ فقہاء اس امت کا ہو گیا ہے الا ماشاء اللہ اگلے فقہا قرون مشہود لہا بالخیر کے صلحی زہاد عباد تھے اون کے بعد جو خلف آئی وہ بالکل ناخلف ہوئے مگر جس کسی کو اللہ نے بچایا حدیث مین آیا ہے تم پیروی کروگے اگلون کی چال کی دست بدست شبر بشبر الحدیث سو وہ فرمانا حضرت کا برابر آگیا ہزارہین سو بھی تمسک کتاب بنظر نہین آتے جسکو دیکھ سنو وہ اپنی لال کتاب کا دستگیر ہے انا للہ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهُ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۲/۱۹/۱۱ جبوقت اٹھانے ہمنے پہاڑ اونکے اوپر جیسے سائبان اور ڈرے کہ وہ گرے گا اونپر یکبارگی وجہ ہمنے دیا ہے زور سے اور یاد کرتے رہو جو اوس مین ہے شاید تمکو ڈر ہو ف ابن عباس نے کہا نَتَقْنَا یعنے رَفَعْنَا ہے کقولہ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ فرشتون نے اوس پہاڑ کو اونکے سرون پر اونچا کیا پہر موسےٰ نے اونکو لیکر طرف ارض مقدس کے چلے جب بعض تہا الواح اوٹھا کر اونکو حکم دیا کہ جو وظائف اسمین ہین اونپر عمل کرو یہ بات اونپر گران گذری اقرار کرنے سے منکر ہوئی اللہ نے پہاڑ لاکر اون کے سر پر کھڑا کر دیا گویا ایک سائبان تہا

رواہ السدی بطولہ سعید بن داؤد نے اپنی تفسیر مین ابوبکر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا جو کچھ اس کتاب مین ہے تم اوسکو قبول کرتے ہو اس مین بیان حلال حرام امر و نہی کا ہے کہا ہم کو لیکر دکھاؤ اگر اس کتاب کی فرائض و حدود سہل و آسان ہین تو ہم قبول کرلین گے کہا تم مانو جو کچھ اسکے اندر ہی کہا نہین جب تک کہ ہم معلوم نکرلین کہ اسمین کیا ہے کس طرح کے حدود و فرائض ہین جب بار بار یہی تکرار کی تو اللہ نے پہاڑ کو وحی بھیجی وہ اوکھڑ کر طرف آسمان کے اونچا ہو گیا جب درمیان آسمان اور اُنکے سر دن کے آیا تو موسیٰ نے اون سے کہا تم نہین دیکھتے کہ میرا رب عزوجل کیا کہتا ہے کہ اگر تم توریت کو مع اُس کے جو اوس مین ہے قبول نکروگے تو مین تمپر اس پہاڑ کو پھینک مارون گا حسن بصری نے کہا جب طرف اُس پہاڑ کے دیکھا تو ہر ہر سجدے مین گرا بائین ابرو کی طرف سجدہ کیا داہنی طرف سے آنکھ اوٹھا کر پہاڑ کو مارے ڈر کے دیکھتا رہا کہ کہین اوسپر گر نہ پڑے اسیطرح اب جہان مین جو کوئی یہودی ہے وہ بائین ابرو پر سجدہ کرتا ہے یہود کہتے ہین اسی سجدے کی وجہ سے عقوبت مرفوع ہو گئی تھی ابو بکر نے کہا جب موسیٰ نے الواح کو کھولا تو اوس مین اللہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تمار و ے زمین پر کوئی شجر حجر پہاڑ باقی نہ رہا مگر جنبش مین آگیا اب بھی کوئی چھوٹا بڑا یہودی پردۂ زمین پر نہین ہے کہ جسپر توریت پڑھی جاوے مگر وہ اہتزاز مین آتا ہے اپنا سر ملاتا ہے واللہ اعلم ف فتح البیان مین لکھا ہے مراد پہاڑ سے اس جگہ طور ہے جسپر موسیٰ نے اللہ کا کلام پاک سنا تھا الواح کو پایا تھا یا کوئی اور پہاڑ فلسطین کا تھا یا بیت المقدس کا وہ سر بنی اسرائیل کے بقدر اُنکے قد و قامت کے بمقابلہ اون کے سر دن کے بلند تھا جیسے کسی مکان کی چھت ہوتی ہے ایک سائبان کیطرح اوسکا ارتفاع تھا اونہون نے دیکھا کہ یہ تو ہمپر گرا ہی پڑتا ہے تب اون سے کہا کہ تم اس کتاب کو زور سے پکڑو قوت سے اسپر عمل کرو اور ان احکام کو بخوبی یاد رکھو کسیطرح فراموش نہ کرو ورنہ ابھی تمہارا سر اس پہاڑ سے کچل بچل دیا جائے گا وہ جب طرف پہاڑ کے دیکھتے سَمْعَنَا وَاَطَعْنَا کہتے جب کنکھیون سے نظر کرتا سَمْعَنَا عَصَيْنَا کہتے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ غرضکہ یہود نے سجدہ نہ کیا مگر ایک جانب پر اسنے اوسی سجدہ کو اون سے پسند کر لیا اونہون نے اس سجدہ کو سنت ٹھیرا دیا قتادہ نے کہا اللہ نے اُس پہاڑ کو جڑ سے اوکھاڑ کر اون کے سر پر لاکر کھڑا کر دیا ہر آدمی نے رخسار داہنے چپ کے بل سجدہ ادا کیا جسپر اب یہود کا سجدہ ہے پہاڑ کو دیکھتا جاتا تھا کہ کہین اوسپر گر نہ پڑے اسی لیے یہود شق الیسر وجوہ سجدہ کیا کرتے ہین اس آیت شریف کی تفسیر سورۂ بقرہ مین بھی گذر چکی ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ

معانقه

مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ
كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝ جبوقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹون سے اُنکی پیٹھ مین سے اُنکی اولاد اور اقرار
کروایا اون سے اُنکی جان پر کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین ہون رب تمہارا البتہ ہم قائل ہین کبھی کہو تم قیامت
کے دن ہمکو اسکی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو نکالا ہماری باپ دادون نے پہلے اور ہم ہوئے اولاد اُنکی
پیچھے تو ہم کو کیون ہلاک کرتا ہے ایک کام پر کہ کیا ہے خطاوالون نے یون ہم کہولتے ہین باتین شاید
وہ لوگ پھرآوین ف اللہ پاک نے حضرت آدم کی پشت سے اون کی اولاد اور اُن سے اُنکی اولاد نکالی
سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا پھر پشت مین داخل کیا اس سے مدعا یہ کہ خدا کے ماننے مین ہرکوئی
آپ کفایت ہو باپ کی تقلید نہین اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہے ایمان لاوے اگر کسی کو شبہ ہو کہ
وہ عہد تو یاد نہین ہمارے پھر کیا حاصل تو یون سمجھے کہ اسکا نشان ہر کسی کے دل مین رہا ہے اور ہر زبان
پر مشہور رہا ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے سارا جہان قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے
سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے یہ قصہ یہود کو سنایا کہ وہ بھی عہد سے پھرے ہین جیسے
مشرک پھرے ہین انتہے ف کتاب تقویۃ الایمان مین فرمایا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب
نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہے کہ اللہ نے اولاد آدم کی اکھٹی کی پھر اُنکی شکلین لگائین پھر اُنکی صورت
بنائی پھر اُنکو بولنے کی طاقت دی سو بولنے لگے پھر اون سے قول وعہد لیا اور اُن سے اُنکی جان پر اقرار
کروایا کہ کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین فرمایا سو مین گواہ کرتا ہون تم پر ساتون
آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تمہارے باپ آدم کو اسواسطے کہ کہین تم کہنے لگو قیامت کو دن
کہ ہم نہ جانتے تھے سو جان رکھو کہ بیشک بات یون ہے کہ نہین کوئی حاکم سوائے میرے اور نہین کوئی
مالک سوائے میرے اور مت شریک ٹھیراؤ میرا کوئی بیشک مین آپ بھیجون گا طرف تمہاری رسول اپنے
کہ یاد دلاوین گے تم کو قول وقرار میرا اور اُتارون گا تم پر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہم نے کہ بیشک تو
مالک ہمارا ہے اور حاکم ہمارا نہین کوئی مالک ہمارا سوا تیرے اور نہین کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا
ف یعنے اللہ نے سورہ اعراف مین فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ الخ سو اسکی تفسیر مین ابی بن کعب نے

نے کہا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم اکٹھی کی ایک جگہ اور اونکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرون کی
جدی مثل اولیا کی جدی مثل شہیدون کی جدی مثل نیکبختون کی جدی مثل حکم بردارون کی جدی مثل
بدکارون کی جدی مثل اسیطرح کافرون کی مثلین لگائین جیسے یہود و نصاری و مجوس و ہنود وعلی ہذا
القیاس پہر اون سب کی صورتین بنائین یعنے ہر کسی کی صورت جیسی دنیا مین بنائی منظور تہی ویسی ہی
وہان ظاہر کی کسیکو خوبصورت کسی کو بدصورت کسی کو گورا کسی کو کانا کسی کو اندہا علے ہذا القیاس
پہر اونکو بولنے کی طاقت دی پہر اون سب سے اللہ نے یون فرمایا کہ کیا مین تمہارا رب نہین سو سب نے اقرار
کیا کہ تو ہمارا رب ہے پہر اون سے قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسی کو حاکم مالک جانیو اور کسی کو میرے سوا نہ
مانیو سو اون سب نے اس سب کا قول و قرار کیا اور اللہ نے اس بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور
فرمایا کہ اس قول کی یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسینے جدی جدی اللہ کی توحید
کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیے نہ پیر کی نہ استاد
کی نہ باپ دادون کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور یہ جو کوئی خیال کرے کہ
ہم تو دنیا مین آکر اس بات کو بہول گئے پہر بہولی بات کی کیا سند ہے سو یہ خیال غلط ہے اسواسطے
کہ بہت باتین آدمی کو یاد نہین ہوتین پہر معتبر لوگون کے کہنے سے یقین کرتا ہے جیسے کسی کو اپنی ماں
کے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پہر لوگون ہی سے سنکر یقین کرتا ہے اور اپنی ماں ہی کو ماں
سمجھتا ہے اور کسی کو ماں نہین بتا سکتا پہر اگر کوئی اپنی ماں کا حق اوانکرے اور کسی کو ماں بتاوے
تو اوسکو سب لوگ برا کہینگے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھ یاد نہین کہ مین اوسکو اپنی
ماں جانون تو سب لوگ اوسکو احمق کہینگے اور بڑا بے ادب سمجھینگے تو جب عوام الناس کے کہنے سے
آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہے پہر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہے اون کے خبر دینے سے کیونکر
نہ یقین آوے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح
مین کہدیا ہے اور ساری پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئے ہین اور ساری کتابین اوسی کے بیان مین اتری
ہین سو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا فرمانا اور ایکسو چار کتاب آسمانی کا حکم اسی ایک نکتے مین ہے
کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور رہا جیے نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھیے کہ کسی چیز
مین کچھ تصرف کرسکتا ہے نہ کسی کو اپنا مالک ٹہیرایئے کہ اوس سے کوئی اپنی مراد مانگے اور اپنی حاجت اوسکو

پاس لیجائے تمام ہوا کلام تقویۃ الایمان کا **ف** پوری حدیث ابی بن کعب کی یہ ہے کہ جب اون نہون نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ سوا تیرے ذکوئی ہمارا رب ہے نہ ہمارا معبود تو آدم علیہ السلام نے اُنکی طرف جبانب کر دیکھنا شروع کیا غنی فقیر خوبصورت بدصورت دیکھی کہا اے رب تو نے اپنے ان بندون مین برابری نہ کی کہ سب ایکطرح کے ہوتے فرمایا مین چاہتا ہون کہ شکر کیا جاؤن پھر آدم نے انہیا کو دیکھا جیسے چراغ اونپر نور تھا اون سے ایک اور بھی اقرار بمقدمہ رسالت و نبوت کو لیا گیا وہ اقرار یہ قول ہے اللہ پاک کا وَاِذْ اَخَذَ نَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ الی قولہ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وہ انہین ارواح مین تھے اون کو طرف مریم علیہا السلام کے بھیجا ابی بن کعب کہتے ہین وہ مریم کے مُنہ کیطرف سے داخل ہوئی رَوَاہُ اَحْمَدُ الحدیث کو عبد اللہ بن امام احمد نے بھی اپنے باپ کی مسند مین روایت کیا ہے بعد ذکر آیۃ اَخَذَ نَا مِنَ النَّبِیّٖنَ الخ کے اتنا اور زیادہ کیا ہے وَھُوَ الَّذِیْ یَقُوْلُ فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰہِ الآیۃ وَمِنْ ذٰلِکَ قَالَ ھٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی وَمِنْ ذٰلِکَ مَا وَجَدْنَا لِاَکْثَرِھِمْ مِّنْ عَھْدٍ وَرَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ فِیْ تَفَاسِیْرِھِمْ مِنْ رِوَایَۃِ ابْنِ جَعْفَرٍ الرَّازِیِّ بِہٖ ابن عباس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے اللہ نے میثاق لیا بنت آدم سے نعمان یعنے عرفے مین لیا تھا اونکی پیٹھ سے ساری اولاد جو پیدا کرنا تھا باہر نکالی اور اپنے سامنے پھیلا دی جیسے چیونٹیان پھر اون سے دو بدو بات کی فرمایا کیا مین تمہارا رب نہین ہون سب نے کہا ہان ہم گواہ ہین کہ تو ہمارا رب ہے کہین تم دن قیامت کو کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے غافل تھے یا یہ کہو کہ شرک تو ہمارے آبا نے ہم سے پہلے کیا تھا ہم اولاد اونکے پیچھے ہوئے کیا تو ہمکو فعل پر اون مبطلین کے ہلاک کرتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَقَدْ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ النَّسَائِیُّ فِیْ کِتَابِ التَّفْسِیْرِ مِنْ سُنَنِہٖ وَرَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اِلَّا اَنَّہٗ جَعَلَہٗ مَوْقُوْفًا وَاَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ فِیْ مُسْتَدْرَکِہٖ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ وقف حدیث کا اکثر و اثبت ہونا اعلم فتح البیان مین ہے وَاِسْنَادُہٗ لَا مَطْعَنَ فِیْہِ مسلم بن یسار کہتے ہین عمر بن خطاب سے اس آیت کو پوچھا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ الخ عمر نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے اللہ پاک نے آدم کو بنایا پھر اُنکی پیٹھ کو اپنے ہاتھ سے چھوا ذریت کو اوس سے نکالا فرمایا انکو مین نے جنت کے لیے بنایا ہے یہ اہل جنت کا سا کام کرینگے پھر پیٹھ کو چھوا ذریت کو اوس سے نکالا فرمایا انکو مینے نار کے لیے بنایا ہے یہ اہل نار کا سا عمل کرینگے ایک آدمی نے کہا پھر عمل کیون ہے اے رسول خدا فرمایا اللہ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اُسے

سے جنت والون کا کام لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت سے مرتا ہے پہر اوسکو بہشت مین داخل کرتا ہے اور جب کسی بندی کو واسطے آگ کے پیدا کرتا ہے تو اوسکو عمل اہل نار مین لگائے رکھتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل نار سے مرتا ہے پہر اوسکو دوزخ مین داخل کرتا ہے رواہ مالک والترمذی و ابوداود والنسائی و ابن ابی حاتم و ابن جریر و ابن حبان فی صحیحہ کلھم عن الامام مالک ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو عمر سے سماعت نہین ہے یہی قول ابوزرعہ کا ہے ابن ابی حاتم نے ان دونون کے درمیان مین نعیم بن ربیعہ کو ذکر کیا ہے اسیطرح ابوداؤد مین بھی ہے سو اندونو کا قول اولی بصواب ہے قول مالک سے ابن کثیر کہتے ہین ظاہر یہ ہے کہ امام مالک نے ذکر نعیم بن ربیعہ کا عمدا بوجہ جہل حال نعیم و عدم معرفت نعیم ساقط کر دیا کیونکہ وہ غیر معروف ہین مگر اسی حدیث مین چنانچہ اسی وجہ سے وہ ذکر ایک جماعت کا جنکو پسند نہین کرتے ہین ساقط کر دیا کرتے ہین بہت سے مرفوعات کو اونہون نے مرسل سے موصولات کو اونہون نے منقطع کر دیا ہے واللہ اعلم ف ابن کثیر نے کہا اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ ہم نے ذریت بنی آدم کو اصلاب بنی آدم سے لیکر اُنکی جانون پر اون کو اسبات کا گواہ ٹہیرایا کہ اُن کا رب و ملیک و ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے جسطرح کہ اللہ نے اُنکی فطرت و جبلت بھی اسی توحید پر کی ہے قال تعالی فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ اسی ملت یعنی اسلام پر متولد ہوتا ہے پہر ماں باپ اُسکو اوسے یہودی اور نصرانی اور مجوسی کر ڈالتے ہین جسطرح بہیمہ یعنی کوئی چوپایہ ایک بہیمہ سالم جنتا ہے کیا تم اوسمین کوئی کان کٹا دیکھتے ہو یہ حدیث دوسری طرح پر متفق علیہ ہے صحیح مسلم مین عیاض بن حمار سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ کہتا ہے مین نے پیدا کیا ہے اپنے بندون کو حنفا یعنے موحد شیطانون نے اگر انکو اُنکے دین سے اوچک لیا اونپر میرے حلال کو حرام کر دیا اسود بن سریع بنی سعد مین سے تہے وہ کہتے ہین مینے حضرت کے ساتھ چار بار غزا کی قوم نے بعد قتل مقاتلہ کے ذریت کو مارنا شروع کیا یہ بات حضرت کو پہنچی سخت ناگوار ہوئے فرمایا لوگون کا کیا حال ہے جو ذریت کو بھی قتل کرتے ہین ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا کیا وہ اولاد مشرکین نہین ہین فرمایا بہتر تم مین ابناء مشرکین ہین سن رکھو کوئی جان نہین ہے جو پیدا ہو مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ اوسی فطرت پر رہتی ہے یہانتک کہ اُسکی

زبان کھلے پھر اوسکے ماں باپ اُسکو یہودی نصرانی کر ڈالتے ہین جسکے کہا واللہ اعلم اسنے اپنی کتاب مین فرمایا
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ الخ رواہ ابن جریر بسند ہٖ ورواہ احمد ایضاً واخرجہ النسائی ولمزید کر قولہ
الحسن البصری واستحضاراً لایتعقد فلہ اس حدیث مین نکلنے مین ذریت کو پشت آدم سے اور تمیز دینے
مین اصحاب یمین و اصحاب شمال کے بہت آلی ہین بعض مین یہ بھی آیا ہے کہ اللہ کے رب ہونے پر گواہی لی گئی
انس بن مالک نے مرفوعاً کہا ہے ایک دوزخی کو دن قیامت کے کہینگے کہ بھلا اگر تیرے پاس ہر وہ شی ہو جو روئے
زمین پر ہی تو کیا تو فدیہ دیگا وہ کہیگا ہان اللہ پاک فرماوے گا مین نے تو اس سے بھی آسان بات تجھ سے
چاہی تھی تجھ سے پشت آدم مین یہ اقرار لیا تھا کہ تو کسی شے کو میرا شریک نکرنا سو تو نے نہ مانا مگر بھی شریک کرتا
میرے ساتھ رواہ احمد ابن عباس کہتے ہین اللہ نے ذریت آدم کو اُن کی پشت سے بشکل مورچہ نکالا وَهُوَ فِي
اُدْفِ فِرَاشِ الْمَدِ رواہ ابن جریر جابر نے کہا ضحاک بن مزاحم کا بیٹا چھ دن کا مر گیا مجھ سے کہا اے جابر جب
تو اوسکو قبر مین رکھے تو اُسکا مونہہ کھولدینا عقد حل کر دیا وہ بیٹھیگا اوس سے سوال کیا جائے گا جب مین
کام کر چکا تو بیٹے نے کہا اللہ تیرپر رحم کرے اس بچے سے کیا سوال ہوگا کون اوس سے سوال کریگا کہا اُس میثاق
کا سوال ہوگا جسکا اقرار اوس نے صلب آدم مین کیا تھا بیٹے نے کہا اے ابوالقاسم وہ کیا اقرار ہے جسکا عہد
پشت آدم مین کیا تھا کہا مجھ سے ابن عباس نے کہا ہے کہ اللہ نے پشت آدم پر اپنا ہاتھ پھیرا جان کو
جسکا وہ قیامت کے دن تک پیدا کرنے والا تھا اوس سے لکھا لکر یہ پیمان و عہد لیا کہ اللہ ہی کو پوجے کسی چیز کو
اوسکا شریک نکرے پھر اونکے لیے کفیل رزق ہو کر بدستور پشت آدم مین پھیر دیا سو قیامت قائم نہ ہوگی
جبتک کہ میثاق کرنے والا پیدا نہ ہولے پھر جس نے اُن مین سے دوسرے میثاق کو پالیا اور یوں آگیا اُسکو
اگلا میثاق نفع دیگا اور جس نے دوسرا میثاق پایا اور اُسکا اقرار نہ کیا اوسکو پہلا میثاق نافع نہ ہوگا اور جو
کم عمر مر گیا قبل پانے دوسرے میثاق کے وہ اسی میثاق اول پر جو اوسکی فطرت ہے مرا ابن کثیر کہتے ہین یہ ساری
طرق موقوی وقف ہین ابن عباس پر واللہ اعلم انتہے لکن ایسا وقف حکم رفع مین ہوتا ہے کیونکہ ایسی
خبر کوئی شخص اپنے جی سے بنا کر نہین کہہ سکتا ہے ابن عمر نے کہا حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ نے پشت آدم سے
یون لیا جیسا کہ کنگھی سے سر کے بال لیے جاتے ہین پھر اون سے کہا کیا مین تمہارا رب نہین ہون اُنھون
نے کہا ہان شنون نے کہا ہم گواہ ہین کہ کہین وہ دن قیامت کو یہ بات کہنے لگین کہ ہم اس سے غافل
تھے یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے وقف اسکا اصح ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے آدم

کو بنایا اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جان جسکا اللہ کو اونکی ذریت سے دن قیامت تک پیدا کرنا تھا وہ نطفہ سے گرپڑی
درمیان دونو انکھون کے اون مین سے ایک چمکنے کی رکھی پھر اون سب کو آدم پر عرض کیا آدم نے
کہا اے رب یہ کون ہین فرمایا تیری ذریت سے ایک آدمی کو اون مین سے دیکھا اوسکی انکھون کی چمک بہت اچھی
معلوم ہوی کہا اے رب یہ کون ہے کہا یہ ایک آدمی پچھلی امتون مین سے تیری ذریت کا ہے اوسکو داؤد کہتے
ہین کہا اے رب اوسکی عمر کتنی مقرر کی ہے فرمایا ساٹھ برس کی کہا اے رب میرے چالیس برس اپنی عمر سے اوسکو
دیے جب آدم کی عمر پوری ہوچکی ملک الموت آیا کہا کیا میری عمر سے چالیس برس باقی نہین ہین کہا کیا تونے
وہ چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہین دیے پس جحد کرنے لگے تو اونکی اولاد بھی جحد کرگئی آدم بھولے گئے اونکی ذریت بھی بھول
گئی آدم چوک گئے اونکی ذریت بھی چوک گئی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یہ حدیث
کئی طریق سے بروایت ابوہریرہ آئی ہے حاکم نے مستدرک مین کہا ہے صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ
وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ لیکن اس لفظ سے کہ یہ دکھلائی وہ ذریت آدم کو اور کہا ہے
آدم یہ تیری ذریت ہے اتفاقاً اون مین اجذم برص اعمی اور انواع اسقام کے لوگ تھے آدم نے کہا اے رب
یہ تونے کیون کیا فرمایا اسلیے کہ وہ میری نعمت کو یاد کرین کہا اے رب کون لوگ ہین جنپر نور ظاہر ہے
فرمایا یہ انبیا ہین پھر داؤد علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا جسطرح کہ اوپر گذرا ہشام بن حکیم نے کہا ایک آدمی نے
حضرت سے کہا اے رسول خدا یہ اعمال ابتدائی ہین یا قضا جاری ہوچکی فرمایا اللہ نے ذریت آدم کو اونکی پشت سے
لیکر اونکی جانون پر گواہ کیا پھر اون کو اپنے دو طرف مین لیکر فرمایا جنت مین ہین یہ دوزخ مین سو جنت
والون کو عمل جنت کا اہل نار کو عمل نار کا آسان کیا گیا ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ مِنْ طُرُقٍ
عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جب اللہ نے خلق کو پیدا کرکے جو حکم دینا تھا دیدیا تو اہل یمین کو اپنے
داہنے ہاتھ مین اور اہل شمال کو بائین ہاتھ مین لیکر کہا اے اصحاب یمین اونہون نے کہا لبیک و سعدیک
فرمایا کیا مین تمہارا رب نہین ہون کہا ہان پھر انکو مخلوط کردیا ایک کہنے والے نے کہا اے رب تونے
اون مین خلط کیون کیا فرمایا اون کو اور کام لگے ہین اسکے سوا کہ وہ انکو کر رہے ہین وہ دن قیامت کو کہنے
لگین کہ ہم اسبات سے بیخبر تھے پھر انکو صلب آدم مین پھیر دیا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ اسکی سند مین جعفر بن زبیر
ضعیف ہے مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و حسن و قتادہ وغیرہ احد سلف سے سیاقات موافق ان احادیث کے
آئے ہین اسجگہ یہی احادیث عرض تطویل اون آثار کے کافی ہین وباللہ المستعان یہ احادیث دلیل ہین

اس بات پر کہ اللہ پاک نے ذریت آدم کو انکی پشت سے نکالکر اہل جنت کو اہل نار سے جدا کیا رہا اشہاد اوس پر ساتھ اس امر کے کہ اللہ انکا رب ہے سو یہ فقط حدیث ابن عباس و حدیث ابن عمر مین آیا ہے اور یہ دونو حدیثین موقوف ہین مرفوع نہین جسطرح اوپر گذر چکا اسیوجہ سے سلف و خلف نے کہا ہے کہ مراد اس اشہاد سے انکی فطرت توحید پر ہے جسطرح کہ حدیث ابی ہریرہ و حدیث عیاض بن حمار و حدیث اسود بن سریع مین گذر چکا حسن بصری نے بھی تفسیر اس آیت کی یون ہی کی ہے اسی لیے اللہ نے یہ کہا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ اور یون نہ کہا مِنْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ یون کہا مِنْ ظَهْرِهٖ ذُرِّيَّاتِهِمْ یعنے انکی نسل جیلاً بعد جیل اور قرناً بعد قرن مقرر فرمائی کقولہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وقال وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ وقال كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ وقال وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى یعنے انکو ایجاد کیا ہے گواہ بناکر اسبات کا وہ اس کے قائل ہین حالاً وقالاً شہادت کبھی بالقول ہوتی ہے کقولہ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا الآیۃ اور کبھی بالحال ہوتی ہے کقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ یعنے انکا حال شاہد ہوا اوپر کودہ اسکے قائل ہین وکذا قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ جسطرح کہ سوال کبھی قال سے ہوتا ہے اور کبھی حال سے کقولہ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اہل علم کہتے ہین کہ ایک دلیل اس بات پر کہ مراد اس قصے سے یہ ہے کہ وہ اشہاد ثابت ہے اوپر اشراک مین اگر یہ بات واقع ہوتی جسطرح کہ بعض لوگ اوسکے قائل ہین تو ضرور تھا کہ ہر کسی کو یاد ہوتی تاکہ اوسپر حجت ہو اگر کوئی یہ کہے کہ اخبار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی ہے تو جواب یہ ہے کہ کذبین بہ نہ کہین تو سب باتون کی جو پیغمبر لائے ہین تکذیب کرتے ہین خواہ یہ بات ہو یا اور کچھ سو اس امر کو اوپر ایک حجت مستقل ٹھیرانا ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مراد فطرت ہے جسپر وہ محفوظ ہوئے ہین وہ فطرت بھی اقرار توحید ہے اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ کہین وہ یہ کہنے لگین کہ ہم تو اس توحید سے غافل تھے یا ہمارے آبا نے شرک کیا **تنبیہ** فتح البیان مین ہے آیت مین اکتفا ہے ساتھ لازم کے ملزوم سے کیونکہ آدم سے عہد کا لینا مستلزم اخذ عہد بنی آدم سے ہے یہ اخذ بنی آدم سے بعد اخذ کے آدم سے تھا مراد ذریت سے اس جگہ ساری بنی آدم ہین اگرچہ لفظ ذریت مین واحد و جمع یکسان ہے اللہ نے ذریت کو پشت آدم سے نسلاً بعد نسل جسطرح کہ بیٹے باپ سے پیدا ہوا کرتے ہین نکالا اسی لیے مِنْ ظُهُوْرِهِمْ کہا مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ کیونکہ یہ بات معلوم تھی کہ وہ سب بنی آدم ہین ایک جماعت مفسرین سے اجراف گئی ہے پھر انکو گواہ کیا انکی جانون پر یعنے دلالت کی

اُنکو پیدا کرکے اس بات پر کہ اللہ اُنکا خالق ہے یہی دلالت قائم مقام اشہاد ہوئی اس بنیاد پر یہ آیت تمثیل تکوینی ہے کما فی قولہ تعالی فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ شیخ ابو منصور زجاج و مخشری اسی کے قائل ہین بعض نے کہا اللہ نے ارواح کو قبل خلق اجساد کے بکا لکر اون مین معرفت رکہی جس سے وہ خطاب خدا کو سمجہ گئے کسی نے کہا مراد بنی آدم سے اسلیے کہ خود آدم ابو البشر مین جسطرح اور بہت جگہہ آیا ہے مطلب ٹہیرا کہ اللہ نے آدم کو جب پیدا کیا تو اپنا ہاتہہ اُنکی پیٹہ پر پہیرا ذریت کو باہر نکالکر اوس سے عہد لیا یہ ذریت اوسوقت عالم ذر مین تہی یہی قول حق ہے جس سے کسی طرح عدول کرنا مناسب نہین ہے نہ کسی اور طرف جانا لائق ہے اسلیے کہ یہ بات حدیث مرفوع سے ثابت ہوچکی ہے وہ حدیث سو قوتا بہی بہت صحابہ سے آئی ہے کوئی وجہ صحیح صرف مجاز کو نہین ہے وَإِذَا جَاءَ نَهْرُ اللهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

بیضاوی و نسفی نے یہ دونون قول ذکر کیے ہین اسی طرح رازی و ابو السعود وغیرہما بہی قائل ہین ان لوگون کو فلسفت نے مس کیا ہے حق بات وہی ہے جو مذکور ہوئی جمہور مفسرین اوسیطرف گئے ہین حدیث مسلم بن یسار جہنی مرفوعا بروایت عمر اوپر گذر چکی اُسکو بخاری نے تاریخ مین احمد نے مسند مین عبد بن حمید ابن منذر وضیا نے مختارہ مین ابو الشیخ و حاکم و ابن مردویہ و بیہقی نے اسما و صفات مین روایت کیا ہے مسلم بن یسار کو عمر سے سماعت نہین ہے بعض نے درمیان مسلم و عمر کے ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے بغوی نے کہا طبری نے بعض طرق الحدیث مین یعمر بن ربیعہ کا نام لیا ہے ترمذی نے کہا اس باب مین حدیث مرفوع ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اوس مین قصہ اعطاء آدم کا داؤد کو اپنی عمر مین سے آیا ہے کیفیت استخراج مین اقوال ہین جن کی کچہ سند نہین ہے حق یہ ہے کہ اعتقاد کرنا اخراج ذریت کا پشت آدم سے جسطرح اللہ نے چاہا اور حدیث صحیح مین آیا جسپر مقبلی نے ابحاث مسددہ مین کہا ہے کہ دعوی تواتر معنوی کا ان احادیث و روایات کے بارے مین کچہ دور نہین ہے بعض نے کہا ذریت کو زندہ کرکے نکالا اسلیے کہ اوسکا نام ذریت رکہا ذریت اولاد زندہ کو کہتے ہین لقولہ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ ابن عباس نے کہا سب سے پہلے جو اللہ نے آدم کو طرف زمین کے اُتارا تو دہنا زمین ہند مین اوتارا پہر اُنکی پشت کو مسح کیا ہر جان جسکا اللہ تعالی تا یوم قیامت خالق و باری تہا وہ نکالی پہر اون سب سے عہد و پیمان لیا پہر ہر ایک جان کو خود اوسپر گواہ ٹہیرا و یہ کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ انہون نے یہ جواب دیا بَلَىٰ شَهِدْنَا اس مین اختلاف ہے کہ یہ اجابت بصورت

؎ باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است
آزاد و سرو و صنوبر کی ذریت ہے ہمارا باغ شمشاد خانہ پرور ہے کسی سے کم نہین ہے

احیاء زبان قال تھی یا بصورت عدم احیاء بلسان حال تھا ہر اول ہے کیفیت کا علم حوالہ عالم الغیب ہے یہ جواب
اُنکا مطابق سوال تھا کیونکہ سوال بوجہ تہانہ الوہیت سے پہر جب جہان تکلیف مین آئے اور علم سابق
الہی انکا ہویدا ہوا تو کوئی موافق نکلا کوئی مخالف ٹہیرا یہی قول ہے ابوطاہر قزوینی کا کہتے ہین کفار کے
لیے تجلی ہیبت کی مومنین کے لیے رحمت کی مگر سب نے یہی بلی کہا لکن پہر دنیا مین آکر بہول گئے وہ بات
کہنا ملا ہوگیا کہتے ہین یہ ماجرا قبل دخول آدم کے جنت مین درمیان مکہ وطائف کے ہوا تھا قالہ الکلبی
کسینے کہا بعد ہبوط کے جنت سے علی نے کہا جنت مین کسی نے کہا سراندیب مین زمین ہند سے جس جگہ وہ جنت
سے نکلکر آئے تھے غرضکہ یہ سب اقوال محتمل ہین ہم کو معلوم نہ ہو زمانکان کا بعد صحت اعتقاد اخذ عہد کے
کچہ مضرت نہین کرتا ہے ابوامامہ نے کہا جب اللہ نے خلق کو پیدا کیا اور جو حکم دینا تہا وہ دیدیا تو پیغمبرون
سے عہد لیا اوسکا عرش پانی پر تہا اہل یمین کو دست راست مین اور اہل شمال کو دوسرے ہاتھ مین لیا حسن
کے دونو ہاتھ سیدھے ہین کہا اے اصحاب یمین اُنہون نے جواب دیا لبیک و سعدیک فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ اُنہون
نے کہا ہان الحدیث رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو الشَّيْخِ اس باب مین و مدینین بہت
آئی ہین بعض سقیم ہین سانتہ تفسیر اس آیت کی اور بعض مطلق ہین مشتمل ذکر اخراج ذریت پر ظہر آدم
علیہ السلام سے اور اخذ عہد پر اون سے جسطرح کہ حدیث مرفوع انس مین نزدیک شیخین کے آیا ہے رہے
روایات و آثار صحابہ بتفسیر آیت باب مین جن مین ذکر اخراج ذریت آدم کا صلب آدم سے عالم ذر مین
اور لینا عہد و پیمان کا اون سے اور گواہ کرنا اُنکو اونکے انفس پر آیا ہے وہ بہت ہین ایک جماعت سے جو بعد
صحابہ کے تہی تفسیر اس آیت مین ذکر اخراج ذریت کا ظہر آدم سے آیا ہے لکن جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس آیت شریف کی تفسیر فرمادی ہے وہ تطویل سے مغنی ہے اہل کلام کہتے ہین بلی شہدنا مجاز ہے
درحقیقت سو یہ بات خلاف مذہب جمہور سلف مفسرین ہے ابن الانباری نے کہا مذہب اصحاب حدیث و اکثر
اہل علم کا اس آیت مین یہ ہے کہ اللہ پاک نے ذریت آدم کو صلب آدم سے اور اولاد آدم سے نکالا
وہ صور مثل ذر کے تھے پہر اون سے قول و قرار اپنی خالقیت و توحید کا اور اُنکی مصنوعیت کا لیا اُنہون نے
اقرار کیا اس عہد کو قبول کیا یہ اخذ میثاق بعد اسکے ہوا کہ اون مین عقل کو ترکیب دیا اور عقل سے
اُنہون نے اُس بات کو پہچان لیا جو اون سے کہی گئی جسطرح اللہ نے پہاڑون کو عقل دی پہر یہ خطاب فرمایا
يَا جِبَالُ اَوِّبِي مَعَهُ یا جسطرح اونٹ کو عقل دی کہ اوسنے حضرت کو سجدہ کیا یا درخت کو عقل دی

جس نے حضرت کا حکم اٹھایا یہ قول اُنکا شہدنا اقرار ہے ربوبیت کا اور ایک کلام جداگانہ ہے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہمنے گواہی دی اپنی جانون پر اس اقرار کی آیت خبر لیف مین وہ بات کہ دلیل ہو بطلان مافی الاحادیث پر موجود نہین حادیث مین تو صحت و ثبوت اس ماجری کا ہے اسلیے مصیر طرف حدیث کو اور اخذ کرنا اُنکا جمعًا بین الآیۃ والحدیث واجب ہے و آحدی نے صاحب نظم سے نقل کیا ہے کہ درمیان حدیث اِنَّ اللّٰہَ مَسَحَ ظَھْرَ اٰدَمَ فَاَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّتَہٗ اور درمیان آیت باب کے الحمد اللہ تعالی کچھ اختلاف نہین ہے اس لیے کہ جب اللہ نے ظہر آدم سے اُنکو نکالا تو گویا خود ظہور ذریت سو برآمد کیا کیونکہ ذریت آدم کی ویسی ہی ہے جیسے ذریت بعض کی بعض سے اگر کوئی یہ بات کہے کہ جب وہ عہد و میثاق ہمسے لیا گیا ہے تو پھر ہمین کسطرح وہ اب یاد نہین ہے تو جواب اسکا سلیمان جمل نے یہ دیا ہے کہ ہان وہ عہد ہمکو یاد نہین ہے اسلیے کہ وہ بمنزلہ منقضی و متغیر ہوگیا اوس احوال پر اصلاب با ارحام امہات مین ایک مانہ دراز گذر چکا تطور اطوار سے اُسپر جسمیں علقہ و مضغہ لحم و عظم ہوتا ہے نسیان طاری ہوا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھے وہ عہد جو میرے رب نے مجھ سے لیا تھا اب تک یاد ہے اسیطرح سہل بن عبد اللہ تستری نے بھی کہا ہے انتہے اسیطرح شیخ نظام الدین اولیا دہلوی سے بھی منقول ہے پھر اللہ نے زبان رسل و اصحاب اُنکے پر اوس خطاب کو ابتدا کیا یہ مخاطبت قائم مقام ذکر ہے اگر وہ عہد فراموش نہ ہوتا ہر کسیکو یاد رہتا تو محنت و تکلیف منتفی ہوجاتی ہمکو کوئی دلیل اسبات پر نہین پہونچی کہ وہ ذرات مصور بصورت انسان تھے اقرب بعقول یہ بات ہے کہ کچھ حاجت تصویر کے بصورت انسان نہین ہے کیونکہ سننا بولنا محتاج صورت کا نہین ہے بلکہ مقتضی ایک محل حی کا ہے نہ کسی اور امر کا اگرچہ یہ بات بھی محتمل ہے کہ مصور بصورت انسان کیے گئے ہون لقولہ تعالی مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ اور یہ نہ کہا ذَرَّاتِھِمْ ذرت کا لفظ مصورین پر آتا ہے حکمت اوس اخذ میثاق مین یہ تھی کہ جو کوئی اوس عہد کو پورا نہ کرے اوسپر حجت قائم ہوجاوے ظاہر یہ ہے کہ جب اُنکو پھر پشت آدم مین پہیر دیا تو اُنکے ارواح قبض کرلیے گئے رہی یہ بات کہ وہ روحین بعد بروز ذرات کو طرف ظہر آدم کے کدہر گئین سو یہ مسئلہ نہایت باریک و مشکل ہے نظر عقلی طرف اوسکی اسیقدر جاتی ہے کہ اپنی حالت اولی پر جو قبل حلول کی ذرات مین تھی ہوگئین کہتے ہین کتاب عہد و میثاق باطن حجر اسود مین امانت ہے یہ ذکر شعرانی نے رسالہ قواعد کشفیہ فی الصفات الالہیہ مین کیا ہے اس آیت شریف پر دس سوال وارد کرکے ہر ایک کا جواب دیا ہے میرے نزدیک حق یہ ہے کہ جو بات ایسی ہے جس مین کوئی نص کتاب عزیز

وسنت طہرہ کی نہین آئی ہے اوس مین خوض کرنا بلکہ اوسکو پیٹ کہ نا اولی و اعلی و احوط ہی واللہ اعلم ف
ابزہ کثیر نے اس آیت کو تحمول فطرت توحید و اسلام پر کیا ہے ظاہر ہے اول کتاب و سنت کی تاویل لغیر
ضرورت اس تکلف و تاویل کی نہین ہے یہ عہد بیجا خود کتاب و سنت سے ثابت ہی اور ولادت مرحومون
فطرت توحید پر ایک دوسری آیت سے حدیث سے قرآن دونون سے جدا گانہ ثابت ہی کوئی امر اس سے مانع نہین کے عالم ذر مین
پہلے یہ قول و قرار لیا گواہی شاہدی ہوئی پھر جب وقت ولادت کا آیا تو ہر مولود کو اوسی عہد و پیمان پر مفطور و
مخلوق کیا پھر بعد عقل و بلوغ کے رسل و کتب کے سلسلے تذکیر اوس میثاق و فطرت کی بھیجے تاکید و تذکیر سے بارہ سے
تکمیل اقامت حجت فرمادی اب اگر کوئی بعد اس سکر رسہ کر تذکیر کے بھی اوس عہد قدیم کا ایفا نہ کرے وقت
فراموشی و گرفتار نسیان ہی تو یہ اوسکی بدنصیبی و بدبختی ہے اللہ پاک نے تو کمال رافت و رحمت سے کوئی دقیقہ
یاددہی کا باقی نہین چھوڑا واللہ اعلم ف یہ اخذ میثاق کے واسطے اتمام حجت و قطع معذرت کیا تھا کہ
کہین قیامت کی دن جبکہ نقض عہد و عدم ایفا میثاق و نسیان قول و قرار پر مواخذہ ہو یہ نہ کہنے لگین کہ
ہم تو اوس پیمان توحید رب وحدہ لاشریک سے غافل سے یہ ایک عذر لنگ سوا یا یون کہین کہ شرک تو ہمارے
باپ دادون نے کیا تھا ہم اون کے مقلد تھے اسلیے ہم کو راہ صواب نہ ملی ہمنے حق کو نہ پہچانا اس مین ہمارا
کیا قصور ہے ہمکو اونکے فعل پر کیون ملاک کیا جاتا ہے یہ دوسرا عذر تقلید ہوا جو گناہ سے بھی بدتر ہے سو
اللہ پاک نے علت باطلہ و معذرت ساقطہ کفار کو قطع کر دیا اون کے لیے کوئی جگہہ سطح کی حجت لانیکی
باقی نہ چھوڑی تاکہ شاید وہ راہ پر آوین وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ
الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ○ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَ
أَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ○ شاید احوال اوس شخص کا کہ ہمنے اسکو دی ہین اپنی آیتین پھر اونکو چھوڑ نکلا پھر پیچھے
لگا اوسکو شیطان تو ہوا وہ گمراہون سے اور ہم چاہتے تو اوسکو اٹھا لیتے اون آیتون سے لیکن وہ گر پڑا زمین پر
اور چلا اپنی خواہش نفس پر تو اوسکا حال جیسے کتا لد پر تو لادے تو ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ مثال ہے ان
لوگون کی جنہون نے جھٹلائین ہماری آیتین سو تو بیان کر احوال شاید وہ دہیان کرین بری کہاوت ہے
ان لوگون کی کہ جھٹلائین ہماری آیتین اور اپنا ہی نقصان کرتے رہے ف حضرت موسیٰ کا لشکر چلا ایک

بادشاہ پر اوسکی ملک مین ایک دریش تھا صاحب تصرف بادشاہ نے اوسے مدد چاہی اوسکو باطن سے منع ہوا پھر بادشاہ نے اوسکی عورت کو مال کی طمع دی اوس نے اوسکو راضی کرکے بھیجا وہان اپنے اعمال چلتے نہ دیکھے بادشاہ کو حیلہ سکھایا کہ اوس لشکر مین فاحشہ عورتین بھیجو اور لوگ بدکاری کرین تو اونپر ذلت پڑے حقتعالی نے حضرت سلیمان کی برکت سے حیلہ پورا نہ چلایا لیکن سکھانیوالا مردود ہوا شاید دنیا مین یا آخرت مین اوسکو یہ عذاب ہوا کہ کتے کیطرح زبان نکل پڑی حقتعالی نے یہ قصہ یہود کو سنا دیا کہ اگرچہ علم کامل اپنے پاس ہو تب کام آوے کہ آپ اوسکی تابع ہو اور اگر آپ بھی حرص کا اور چاہے کہ علم میرے کام آوے تو کچھ نہین ہوتا اور شاید ہا نہتے کتے کی مثال اسمین ہو کہ جب تک وہ حرص سے خالی تھا اوسکو باطن سے صحیح معلوم ہوا جب اسمین حرص بیٹھی تو باطن سے معلوم نہ ہوا یا اگر مجمل معلوم ہوا اوسکو اپنی طبع کے موافق سمجھ لیا نقل ہین ہے کہ جب وہ چلنے لگا تو چاہا کہ پیغمبر سے کچھ معلوم ہو تب معلوم ہوا کہ جاتے راہ مین پہونچا تو ایک فرشتہ ملا شمشیر ننگی ہاتھ مین اوسنے التجا کی کہ اگر حکم نہ ہو تو مین نہ جاؤن کہا جا لیکن کچھ بددعا مکہ پہر بادشاہ کو پاس پہونچکر لگا بددعا کرنے منہ سے خود بخود دعا نیک نکلنے لگی حضرت موسیٰ کے لشکر تب ناچار وہ حیلہ سکھایا تمام ہوا کلام موضح قرآن کا ف ابن کثیر کہتے ہین ابن مسعود نے کہا ہے یہ ایک آدمی بنی اسرائیل مین کا تھا اوسکو بلعم بن باعورا کہتے تھے رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاق ابن عباس نے کہا اوسکا نام صیفی بن راہب تھا کعب نے کہا ایک آدمی اہل بلقاء مین کا تھا اسم اکبر جانتا تھا بیت المقدس مین ہمراہ جباریں کے رہا کرتا دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک آدمی اہل یمن سے تھا بلعم نام اوسنے اوسکو اپنی آیتین دی تھین اوسنے اون آیتون کو چھوڑ دیا مالک بن دینار نے کہا وہ شخص علماء بنی اسرائیل مین سے مجاب الدعوۃ تھا شداد بن اوس کے لشکر کے رکھنے کو یعنی حضرت موسیٰ نے اوسکو طرف ملک مدین کے روانہ کیا تھا کہ وہان کے لوگون کو طرف اللہ پاک کے بلاوے اوس نے جاکر اپنا دین اختیار کر لیا موسیٰ علیہ السلام کا دین چھوڑ دیا مجاہد و عکرمہ نے کہا وہ بلعم بن باعورا تھا ابن عباس نے کہا بلعام ثقیف سے نے کہا وہ امیہ بن ابی الصلت تھا یہی قول ابن عمرو کا بھی ہے کئی طریق سے اوسنے مروی ہے اور اسناد اسکی اون تک صحیح ہے شاید یہ مراد ہے کہ امیہ بن ابی الصلت اوسی کیطرح پر ہے کیونکہ اوسکو علم شرائع متقدمہ کا پہونچا تھا لیکن کچھ فائدہ اوس علم سے نہ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا حضرت کی اعلام و آیات و معجزات اوسکو پہونچے اور ہر وی بصیرت پر ظاہر ہوئے معہذا حضرت سے ملا بھی لیکن متبع نہ ہوا موالات و مناصرت و استدراج مشرکین مین رہا جو معرکہ بدر کو مارے گئے تھے اونکا مرثیہ کہا قولہ اللہ تعالیٰ بعض احادیث مین آیا ہے کہ وہ اون

لوگون مین سے ہے جنکی زبان ایمان لائی اور دل ایمان نہ لایا کیونکہ اوسکو اشعار ربانی اور حکمت و فصاحت کے
تھی لیکن اسنے اوسکا دل واسطے اسلام کے نہ کھولا ابن عباس نے کہا وہ ایک آدمی تہا جس کے لیے قبول ہونا
تین دعوات کا دیا گیا تہا اوسکی ایک عورت اتہی جس سے اولاد تہی اوس نے کہا تو ایک دعا مجھکو دی کہا اچہا تو
کیا چاہتی ہے کہا اللہ سے دعا کر کہ مجھکو زنان بنی اسرائیل مین سب سے زیادہ جمیل و حسین کردی اوس نے دعا
کی اللہ نے اوسکو اجمل نسا بنی اسرائیل کردیا جب اُس عورت کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ اون مین مثل اوسکو کوئی
عورت نہین ہے تو اوس نے اپنے شوہر سے بے رغبتی کرکے کہا اور ہی شے کا ارادہ کیا اوس شخص نے اللہ سے دعا
کی کہ وہ کتیا ہوجاوے چنانچہ وہ سگ ماده ہوگئی دو دعائین اوس شخص کی یون گئین اوسکی اولاد نے کہا ہم
کو اس صدمی پر قرار نہین ہے ہماری مان کتیا ہوگئی لوگ ہمکو عار دلاتے ہین تم اللہ سے دعا کرو کہ پہر وہ اُسی اگلی
حال پر ہوجاوے اوس نے دعا کی وہ اگلے حال پر ہوگئی تینون دعائین اوسکی یون گئین اوس عورت کا نام
بسر تہا یہ اثر غریب ہے مشہور سبب نزول اس آیت کریمہ مین یہ بات ہے کہ وہ ایک آدمی قدیم زمانہ بنی اسرائیل
مین تہا جسطرح ابن مسعود وغیرہ سلف نے کہا ہے یا ابن عباس نے فرمایا کہ وہ ایک شخص شہر جبارین کا تہا
بلعام نام اوسکو اسم اکبر الٰہی آتا تہا ابن زید وغیرہ علماء سلف نے کہا ہے کہ وہ مجاب الدعوۃ تہا جو کچہ اللہ سے
مانگتا وہ اوسکو ملتا یہ بات کہ وہ نبی تہا پر اوس سے ثبوت نہین ہوگئی جسطرح کہ ابن جریر نے بعض لوگون سے حکایت
کیا ہے صحیح نہین ہے بلکہ اغرب و اعجب ہے قائل اس قول کا مخطی ہے ابن عباس نے کہا جب حضرت موسی علیہ السلام
مع لشکر جبارین پر نازل ہوئے تو بلعام سے اوسکی بنی اعمام و اقوام نے آکر یہ بات کہی کہ موسی ایک مرد سخت
و درشت ہین انکا ساتھ بڑا لشکر ہے وہ اگر ہمپر غالب ہوگا تو ہم سب کو ہلاک کردیگا تم اللہ سے دعا کرو کہ موسی ہم
اپنے لشکر کے یہان سے واپس پہر جائین اوس نے کہا اگر مین یہ دعا اللہ سے کرونگا کہ موسے اور اُنکی ہمراہی پہر
جائین تو میری دنیا و آخرت برباد جاویگی وہ اُسکے پیچہے لگے رہے یہانتک کہ اوس نے موسے علیہ السلام اور
انکے ہمراہیون پر بد دعا کی اللہ نے اوسکو مسلخ کردیا یعنے ہین اس آیت کے فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ
سدی نے کہا جالیس برس گذر گئے کما قال تعالی فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یوشع بن نون
نبی ہوئے اونہون نے دعوت بنی اسرائیل کی اور کہا کہ مین نبی ہون اور اللہ نے مجھہ کو حکم دیا ہے کہ مین جبارین
سے لڑون لوگون نے اونسے بیعت کی اور اُنکو سچا کہا تب ایک آدمی بنی اسرائیل کا جسکو بلعام کہتے تہے
اور وہ اسم اعظم جانتا تہا کافر ہوکر وہان سے چلا لعنہ اللہ اور جبارین سے آکر کہا تم بنو اسرائیل سے مت ڈرو جب

نکلکر اون سے لڑونگے مین اونپر بد دعا کرون گا وہ سب ہلاک ہوجاوینگے اونکے پاس دنیا تھی جو یہ چاہتا تھا لکن پاس عورتون کے تعظیماً نہ جاتا ایک مادہ خرتی جس سے وطی کیا کرتا وھو الذی قال اللہ تعالیٰ فانسلخ منھا ف یہ ارشاد کہ پھر شیطان اوسکے پیچھے لگا اسکا یہ مدعا ہو کہ شیطان اوسپر غالب آگیا جو حکم کرتا یہ وہی کام بجالاتا اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ وہ غاوین مین سے ہوگیا یعنے ہالک حائر بائر اس آیت کے معنے مین ایک حدیث بھی آئی ہے حذیفہ بن یمان کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جن باتون کا مجھکو سب سے ڈر ہے اون مین سے ایک یہ بات ہو کہ ایک آدمی نے قرآن پڑہا یہانتک کہ جب بہجت قرآن کی اوسپر نظر آنے لگی اور اسلام اوسکی چادر ہوا اور وہ سامنے اوس چیز کے آیا جو اللہ نے چاہا تب وہ قرآن سے چھوٹ نکلا اوس نے قرآن کو اپنی پس پشت ڈالا اور ہمسایہ پر تلوار لیکر دوڑا اور اوسپر تہمت شرک کی لگائی مینے کہا اے نبی اللہ اون دونومین کون اولی تر بشرک ہے مرمی یا رامی فرمایا بلکہ رامی رواہ الحافظ ابو یعلی الموصلی فی مسندہ وھذا اسناد جید اوسکی سند مین صلت بن بہرام ثقات کوفیین مین سے ہو سوا ارجا کی اور کچھ تہمت اوسپر نہین ہوئی امام احمد و یحیے بن معین وغیرہما نے اوسکو موثق کہا ہے ف اللہ نے فرمایا ہم چاہتے تو اوسکو مقدس قادر ورات دنیا سے بسبب اپنی آیتون کے بچالیتے لکن وہ تو گرپڑا زمین پر یعنے مائل ہوا طرف زینت و زہرت دنیا کی اور توجہ کی اوس نے لذات نعیم اس دار فانی پر دنیا نے اوسکو ویسا ہی دہوکا دیا جسطرح کہ اور عقلمند ہوشیار لوگون کو دہوکا دیا تھا ابو راہویہ نے کہا اخلاد الی الارض یہ تھا کہ ایک اونچی پل پر شیطان اوسکو نظر آیا یا مادہ خر نے اللہ کو سجدہ کیا بلعام نے شیطان کو سجدہ کیا یہی قول ہے عبد الرحمان بن جبیر وغیرہ واحد کا ف جو قصہ ایک درویش کا موضح قرآن سے اوپر گذر چکا ہے اوسکو ابن جریر نے اپنی سند سے بواسطہ معتمر عن ابیہ یسار سے بطولہ روایت کیا ہے پھر معتمر نے یہ کہا ہے کہ حدثنی بھذا یسار ولا ادری لعلہ دخل فیہ شیء من حدیث غیرہ ابن جریر کہتے ہین اوسکا نام بلعام تھا اوسکو بلعم بن باعورا بھی کہتے تھے ابن ابربھی بولتے تھے ابن باعور بن شہوم بن توشتم بن مات بن لوط بن ہارن بھی کہتے ہین ابن حران بن آزر بھی بولتے ہین ایک قصہ یہ بلقا رمین رہتا تھا ابن عساکر نے کہا یہی شخص تھا جو اسم اعظم جانتا تھا پھر اپنے دین سے منسلخ ہوگیا اوسکا ذکر قرآن مین آیا ہے پھر اوسکا قصہ لمبا ہے اوسی روایت ابن جریر کے وہب وغیرہ سے روایت کیا ہے اس قصے کو محمد بن اسحاق نے بھی سالم ابو النضر سے مطولاً حکایت کیا ہے ابن کثیر اوسکے ناقل ہین جو کہ سند اوسکی معلوم نہین کہی ہے اسلیے

اسجگہ نہین لکھا گیا اجمال قرآن عظیم تطویل غیر سے نعم البدل ہو ف مفسرین کا سنے کمثل الکلب مین
اختلاف ہو سالم ابو النضر نے کہا بلعام کی زبان نکلکر سینہ پر آگئی اسلیے اوسکی تشبیہ ساتھ کتے کے
ہانپنے مین دونو حالت زجر و ترک پر ظاہر ہے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ ضلالت و استمرار ضلالت و عدم
انتفاع بدعا الی الایمان و عدم دعا مین مثل کتے کے ہو گیا جسطرح کہ وہ دونو حالت مین یکسان ہانپا کرتا
ہے اوسپر کچھ لادو یا اوسکو چھوڑ دو اسیطرح اوس شخص کا حال ہوا کہ خواہ اوسکو موعظت و دعوت الی
الایمان کرو یا نکرو کچھ منتفع نہین ہوتا کما قال تعالی سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُونَ وقال تعالی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ وغیرہ ذالک
بعض نے کہا معنے یہ ہین کہ دل کافر و منافق و ضال کا ہدایت سے فارغ ہوتا ہے وہ کثیر الوجیب ہوا کرتا
ہے اسحال کو اسطرح تعبیر فرمایا ہے حسن بصری وغیرہ سے بھی یون ہی مروی ہے ف پھر اللہ نے اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا کہ تم یہ قصہ یہود سے ذکر کرنا شاید بنی اسرائیل جو حال بلعام سے واقف
ہین اور اوس کی گمراہی و بعد کو رحمت الٰہی سے جانتے پہچانتے ہین کچھ دھیان کرین اسلیے کہ اللہ نے اسکو
کو اسم اعظم سکھایا تھا جب کچھ مانگتا تو ملتا جب دعا کرتا تو قبول ہوتی اوس نے اُس نعمت کو غیر طاعت
رب مین استعمال کیا جزب حسن شعب ایمان اتباع موسی بن عمران جو اللہ کے نبی و بندے تھے اون پر بد
دعا کی یہود کو اس قصے مین تفکر کرنا چاہیے کہ کہین اوسی ملعون کیطرح یہ بھی نہ ہو جاوین کیونکہ اللہ نے
انکو بھی علم دیا ہے توریت مرحمت فرماکر اور اعراب سے تمیز بخشا ہے انکی ہاتھ مین صفت محمد صلے اللہ علیہ و
سلم موجود ہے جسکو یہ خوب جانتے پہچانتے ہین جیسے لوگ اپنے ابناء کو جانتے ہین تو اس صورت مین یہ سب لوگون
سے زیادہ تر احق و اولی باتباع و مناصرت و موازرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اون کے انبیائے پہلے ہی
سے انکو حضرت کی خبر دی ہے اون کی اتباع کا حکم کیا ہے اسپر جو سے یہ بات ہوئی کہ جس نے یہود مین سے
خلاف اپنی کتاب کے کتمان صفت محمدی کو اختیار کیا عباد کو اوسپر علم نہ دیا اللہ پاک نے اوسپر دنیا مین
ایسی ذلت و خواری و زاری نازل کی جو ذلت آخرت سے موصول ہے یہ کیا بری مثال ہے اون لوگون کی
جو کتون کی مانند ٹھیرائے گئے ہین جنکی کچھ ہمت نہیں ہے مگر یہی تحصیل اکل و شہوت سو جو شخص خیر علم
و ہدایت سے باہر نکل کر متوجہ شہوت نفس و اتباع ہوے پر ہوتا ہے وہ شبیہ کلب ہے بِئْسَ لِلْمَثَلُ مَثَلُهُ
اسی لیے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ

فی قولہ شافعی رحمہ اللہ تعالی نے کیا خوب کہا ہے ؎ وَمَا هِيَ الَّا حِيفَةٌ مُسْتَحِيلَةٌ ۔ عَلَيْهَا كِلَابٌ هَمُّهُنَّ اجْتِذَابُهَا ۔ فَإِنْ تَجْتَنِبْهَا كُنْتَ سِلْمًا لِأَهْلِهَا ۔ وَإِنْ تَجْتَلِبْهَا نَازَعَتْكَ كِلَابُهَا ف یہ ارشاد کہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے اسکا مطلب یہ ٹھیرا کہ ہدایت وطاعت مولی سے منہ پھیر کر تحصیل لذات دار فانی اور موافقت ہوی پر جھک پڑے یہ انکا ظلم تھا خود انکی جانون پر ف فتح البیان مین کہا ہے مراد عطای آیات سے اوس شخص کو علوم کتب قدیمہ وتصرف اسم اعظم الہی ہے کہ جسباوس نام سے اللہ کو پکارتا فورًا اسکی دعا قبول ہوتی اور نے اس قصے کو واسطے تذکیر ویاد دہی اہل کتاب کے وارد کیا ہے اسلیے کہ توریت مین مذکور ہے اوسکا نام بلعم یا بلعام تھا کسینے کہا ابو عامر بن صیفی تھا ٹاٹ پہنتا اوس نے حضرت کا انکار کیا یا امیہ بن ابی الصلت یا ابن ابجر اب کیلیے مسجد شقاق بنائی گئی تھی کسینے کہا حقین لسوس کے اوری ہے کسینے حقین نام اہل کتاب کے کسینے کہا حق مین قریش کے کسینے کہا حق مین یہود ونصاری کے نازل ہوئی ہے قتادہ نے کہا یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے بیان کی واسطے اوس شخص کے جسپر ہدایت کو عرض کیا مگر اوس نے قبول نہ کیا آیات سے مراد اسم اکبر الہی ہے بعض نے کہا اوسکو کوئی کتاب دیگئی تھی کسینے کہا حجت ودلیل وی تھی وہ اون آیات سے یون باہر نکلا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکلتا ہے کسیطرح کا اتصال اوسکو اوسکی حلد سے باقی نہین رہتا ابن عباس نے کہا اوس سے علم چھین لیا گیا انسلاخ کہتے ہین برہنہ ہونیکو کسی شے سے آیت مین قلب نہین ہے جیسا بعض نے زعم کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اصل عبارت یون تھی فَانْسَلَخَتْ مِنْهُ اسلیے کہ کوئی ضرورت داعی حرف اس قلب کے نہین ہے بہرحال جب وہ آیات الہی سے منسلخ ومتعری ہوا شیطان اوسکا قرین بنا اوس نے خطوات شیطان کی پیروی اختیار کی اپنے نفس کو تابع شیطان کردیا غرضیکہ مین شمکن ہو گیا غاوین سے مراد کفار ہین ہم اگر چاہتے تو اوسکا درجہ بسبب اوس علم کے بلند کردیتے منازل علما تک اوسکو پہونچاتے لیکن ہمنے یہ بات نہ چاہی کیونکہ اوس نے ہماری آیات سے جدائی اختیار کی اور بیعمل کرنا چھوڑ دیا یا یہ معنے کہ اگر ہم چاہتے تو اوسکو قبل اس معصیت کے موت دیکر طرف جنت کو اٹھا لیتے یا کفر کو اوس سے مرفوع کر لیتے آیات کو اوسکا عاصم ٹھیراتے ولکن اوس نے رہنا دنیا کا لبنا زمین پر عیش دار فانی مین اپنا اور دنیا کا آخرت پر پسند کیا زمین سے اجگہہ دنیا مراد ہے اس لیے کہ سارے جنگل اور ویران اور شہر وآبادی وپیداوار اسی زمین سے ہوتی ہے جو سبب بقاے زیست کا گویا ساری دنیا زمین ہے ہوے کہتے ہین خواہش نفس کو یعنے اوس نے عمل کرنا مقتضای علم پر چھوڑ کر حطام دنیا کو اختیار کیا یا کافرون کا سا

بنایا جو روکا فرمان بردار ہوا کہ باعث اوس انسلاخ کی وہی عورت تھی یہ آیت شریف اشد آیات سے ہے اون علماء پر جو اپنے علم سے دنیا کماتے ہین تابع ہوا ہوکر شہوات نفس مین مبتلا رہتے ہین سو ایسے شخص کی مثال جو آیات سے منسلخ ہوکر اسفل رتبہ مین جا گرا مثال احمق حیوانات کی ہے دنائت مین کیونکہ وہ قبیح اوصاف مین اُسکا مماثل ٹھیرا ہے خواہ اوسکا قصد کرین یا اوسکو ترک کرین وہ ہر حال مین ہانپتا ہے قتیبی نے کہا ہر چیز ماندگی یا تشنگی سے ہانپتی ہے مگر کتا کہ وہ حال کلال وحال راحت وحال مرض وحال صحت وحال سیرابی وحال تشنگی مین بدستور ہانپا کرتا ہے اللہ نے اوسکو مثال مکذب آیات کو ٹھیرایا کہ اگر اُسکو وعظ کرو تو گمراہ نہ کرو تو گمراہ جیسے کتا کہ اگر چھوڑ دو تو ہانپے اور جو نہ چھوڑو تو ہانپے کقولہ تعالی وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ لہث کہتے ہین زبان نکالنے کو تعب یا عطش یا اور کسی سبب سے قَالَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بعض نے کہا معنے آیت کے یہ ہین کہ اگر تو کتے پر کچھ لادی تو وہ ہہنوکنے لگیگا اور اگر تو چھوڑ دیگا تو بھی تعجب پر دوڑے اور ہہنوکیگا غرضکہ دونو حالت اقبال و ادبار مین اپنی جان کو مشقت مین ڈالتا ہے اسصورت مین اُسکی جیب شمل پہلے سے کہ باہر نکلی رہتی ہے یہ مثال ہے یہود کی جنہون نے بعد علم و معرفت کے تحریف تبدیل کرکے صفت حضرت کو مخفی رکھا بعض نے کہا یہ مثال عام ہے ہر مکذب جاحد آیات اللہ کو شامل ہے یہی حق بھی ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اس جگہ اللہ پاک نے عالم بے عمل کو جو جاحد حق ہے کتا ٹھیرایا اور دوسری آیت مین عالم تارک عمل کو خر کتا بخانہ بردار بتایا ہے حدیث مین بھی آیا ہے کہ عالم بے عمل دوزخ مین اپنی آنتون کو یون کھینچے پھریگا جیسے گدھا چکی کو پھرتا ہے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا حضرت کو حکم دیا ہے کہ تم یہ قصہ یہود و کفار مکہ وغیرہم سے بیان کرو شاید وہ ضلال سے منزجر ہوکر طرف صواب کے رخ کرین پھر فرمایا کہ وہ لوگ جامع ہین درمیان تکذیب و ظلم نفس کی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ جسکو اللہ راہ دی وہی راہ پر ہے اور جسکو وہ ٹھیکا دی سو وہی ہین زیان مین ف یہ اس لیے کہ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا اسی لیے حدیث ابن مسعود مین آیا ہے اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الحدیث بتمامہ رواہ احمد و اہل السنن وغیرہم ف فتح البیان مین کہا ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ جس کو اللہ راہ

ف

طرف دین کے کرتا ہے اور اسکی ہدایت کا متولی ہوتا ہے وہی شخص راہ حق طرف امور بہ اور شرع عباد کے پاتا ہے
اور جن لوگون کے لیے متولی ضلالت ہوتا ہے وہ لوگ کامل الخسران ہین جسکو اوسنے ہدایت کی اوسکو کوئی
گمراہ نہین کرسکتا جسکو گمراہ کیا اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا مَا شَاءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ جابر بن
عبد اللہ کہتے ہین حضرت اپنے خطبے مین بعد حمد و ثنا کے فرمایا کرتے تھے مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ
يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ پھر
فرماتے بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَرْدُوْيَهْ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ سو اگر اللہ کی ہدایت یہی بیان ہوتا جسطرح معتزلہ کہتے ہین تو اس بیان مین
کافر و مومن سب یکسان ہین کیونکہ یہ بیان دونو کے حق مین طرف سے اللہ کے ثابت ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ
توفیق و عصمت و معونت اللہ کا کام ہے اگر یہ بات واسطے کافر کے ہوتی تو وہ بھی مثل مومن کے راہ یاب و مہتدی ہوجاتا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا
لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ
اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ ہمنے پیدا کیہو
دوزخ کیواسطے بہت جن اور آدمی جنکو دل ہین اون سے سمجھتے نہین اور آنکھین ہین اُنسے دیکھتے نہین اور کان
ہین اُنسے سنتے نہین وہ جیسے چوپائے بلکہ اونسے زیادہ بیراہ وہی لوگ ہین غافل ف یعنی خدا و رسول کو
پہچانا اور اُنکے حکم سیکھے پر فرض ہین نہ کرے تو دوزخ مین جاوے اسلئے اللہ نے فرمایا ہمنے بہت سے جن و
انس کو واسطے دوزخ کے مخلوق و مہیا کیا ہے وہ دوزخیون کے سے کام کیا کرتے ہین اللہ نے خلق کر پیدا کرنے
سے پہلے معلوم کر لیا تھا کہ وہ ایسے کام کرینگے اسحال کو ایک کتاب مین اپنے پاس پچاس ہزار برس پہلے خلق سموات
و ارض سے لکھ رکھا تھا حدیث ابن عمرو مین آیا ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے اندازہ کیا مقادیر خلق کا قبل
خلق سموات و ارض کے پچاس ہزار برس اور اسکا تخت پانی پر تھا رواہ مسلم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین
حضرت کو ایک بچہ انصار کے جنازے پر بلایا مینے کہا خوشی ہو اس بچے کو ایک چڑیون مین سے ہے جنت کی اوس
نے کوئی برا کام نہین کیا اور نہ کسی برے کام کو پایا حضرت نے فرمایا کچھ اور اسکے سوا اے عائشہ اللہ نے جنت کو بنایا
اسکے لیے لوگ بنائے وہ اصلاب آبا مین ہین دوزخ بنائی اسکے لیے لوگ بنائے وہ اصلاب آبا مین رواہ مسلم

صحیحین مین حدیث ابن مسعود سے آیا ہے کہ ہر بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے ایک فرشتہ اوسکو چار باتون کا حکم دیا جاتا ہے
وہ رزق و اجل و عمل و شقاوت یا سعادت کو لکھتا ہے یہ بات اوپر گذر چکی کہ ابہ نے حرف بہ یت آدم کو انکی پشت
سے نکالا اور دو فریق ٹہیرائے اصحاب یمین و اصحاب شمال تو فرمایا هٰٓؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَلَآ اُبَالِيْ وَهٰٓؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَلَآ
اُبَالِيْ احادیث اس باب مین بہت ہین مسئلہ قدر کا بڑا مشکل ہے جملہ اوسکے بسط کی نہین ہے ف یہ فرمایا کہ وہ
لوگ کسی شے سے ان جوارح مین سے کہ دل آنکھہ کان مین منتفع نہین ہوتے حالانکہ اللہ پاک نے ان جوارح
کو سبب ہدایت کا بنایا ہے قال تعالی وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وقال تعالٰی صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ
یہ حق مین سنا منافقون کے فرمایا ہے کافرون کے حقمین یون ارشاد کیا ہے صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ حالانکہ وہ
نہ بہرے ہین نہ گونگے نہ اندہے مگر ہدایت سے کما قال تعالی وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ
وقال فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وقال وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ف فرمایا
کہ یہ لوگ مثل چوپایے کے ہین کہ نہ حق سنکر یاد کرتے ہین نہ ہدایت کو دیکہتے ہین جیسے جانور چرندہ کہ انکو اپنے حواس سے
کچہ انتفاع نہین ہے مگر یہی چارہ کہانا اس زندگی دنیا مین کقولہ تعالی وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ
يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً یعنے مثال انکی جیسے چوپایے کہ جب راعی اون کو آواز دیتا ہے تو نہین
سنتے مگر اوسکی آواز اور نہین سمجھتے کہ وہ کیا کہتا ہے اسلیے انکو گمراہ تر چوپایون سے فرمایا ہے کیونکہ وہ چرواہے کی آواز
پر بہاگ تو جاتے ہین اگرچہ اوسکی بات نہین سمجہتے بخلاف ان لوگون کے کہ یہ بالکل بے بہرہ ہین علاوہ اسکے دوا دے
کام تو کرتے ہین جسکے لیے پیدا کیے گئے ہین خواہ اپنے جی سے یا دوسرے کی تسخیر سے بخلاف کافر کے کہ وہ اسلیے پیدا
کیا گیا تہا کہ زہے اللہ کو پوجے مگر اوس نے کفر و شرک بالله کیا اسی لیے یہ بات ہے کہ جو بشر اللہ کا مطیع ہوجاتا ہے وہ
اپنی مثل سے منجملہ ملائکہ کے معاد مین مصرف ٹہیرتا ہے اور جو آدمی کفر کرتا ہے وہ اب اوس سے اتم ہوتے ہین اسی لیے اللہ
نے کفار کو گمراہ تر انعام سے فرمایا ہے انکو بیخبر غفلت زدہ ٹہیرایا ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے ہمنے واسطے تعذیب کے جہنم مین بہت سی خلق جن و انس سے بنائی ہے یہ بنانا اوسکا واسطے مارکے عدل
ہے وہ ناری کا عمل کرینگے ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا ذَرَاَ لِجَهَنَّمَ مَنْ كَانَ وَلَدَ الزِّنَا
مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ اَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّاَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ النَّجَّارِ یعنے اللہ نے واسطے لڑنا کو واسطے

جنم کے پیدا کیا ہے اسحدیث کی سند مین نظر کرنا ضرور ہے کیونکہ زنا کا گناہ ماں باپ پر ہوتا ہے نہ اولاد زنا پر الا کسی شخص کو دوسرے کے گناہ پر نہین پکڑتا ہے یا مطلب اسحدیث کا یہ ہے کہ ولد الزنا جب ماں باپ کی چال پر چلیگا تو جہنم مین جاویگا اگرچہ ظاہر لفظ حدیث مین دلالت خلود فی النار پر نہین ہے مگر طرز عبارت سے مفہوم خلود نکلتا ہے واللہ اعلم فتح البیان مین اسحدیث پر کچھ کلام نہین کیا ہے نفی فقہ و بصر و سمع سے یہ مراد ہے کہ جو امر انکی رشد و نفع و فائدہ کا ہے اُس سے منتفع نہین ہوتے ہین اگرچہ دنیا کی باتین جو اُنکے مطلب کی ہین خوب سمجھتے سنتے دیکھتے ہین گویا یہ فہم و بصر و سمع ظاہری دنیاوی اُنکا باوجود بے بصیرتی و بعقلی دینی کے مثل عدم کے ہے کیونکہ اوس سے نفع کی بات نہین سمجھتے اور اوس آنکھ سے راہ ہدی حق کو نہین دیکھتے اوس کان سے سنکر تفکر و عبرت نہین پکڑتے یہ عدم انتفاع مین ان مشاعر جو اس سے مثل بہائم کے ہین بلکہ بہائم سے بھی بدتر و گمراہ تر ہین اسلیے کہ وہ اپنے حواس سے ادراک انہی نفع نقصان کا کر لیتے ہین نافع سے منتفع مضر سے مجتنب رہتے ہین یہ گنوار کی لٹھ جاہل مطلق بالکل استیاز نفع و ضرر مین نہین کرتے بلکہ معاندت سے اقدام نار پر کرتے ہین اسی لیے اوپر حکم غفلت کا مادہ کا لگایا گیا ہے کیونکہ جسکو عقل و بصر و سمع ہے وہ تمیز کیا کرتا ہے اور اُسکو بالکل تمیز نہین ہے

ہے لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اللہ کے ہین نام خاصے سو اوس کو پکارو وہ کہکر اور چھوڑ دو اُنکو جو کج راہ چلتے ہین اس کے ناموں مین وہ بدلا پائین گے اپنے کیے کا **ف** یعنی اللہ نے اپنے وصف بتائے ہین کہ مناجات مین وہ کہکر پکارو کہ تم پر متوجہ ہو اور کج راہ نہ چلو کج راہ یہ کہ جو وصف نہین بتائے وہ کہو جیسے اللہ کو بڑا کہنا نہیں کہا یا قدیم کہکر پکارنا نہین کہا اور ایک کج راہ یہ ہے کہ اُنکو سحر مین چلاوے وہ اپنے کیے کا بدلا پاوینگے یعنے قرب خدا نہ پاویگا وہ طلب بے گا ہیلا یا ہرا **ف** ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ کے نزدیک ننانوے نام ہین جو کوئی ایک جس نے اون ناموں کو یاد کر لیا جنت مین جاویگا اللہ ایک ہے ایک کو دوست رکھتا ہے اَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ بِسَنَدِهٖ مِثْلَهٗ ہر ترمذی نے بعد لفظ مُحْصِيْهَا کے ترہ ساری نام ذکر کیے ہین لفظ ہو اللہ سے صبور تک ہر کہا یہ حدیث غریب ہے کئی طرح پر ابوہریرہ سے آئی ہے بہت سی روایتون مین ذکر ان اسمار کا ہین ہے معلوم نہین ہوا کہ اسحدیث مین اوسکو ابن حبان و ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے مرفوعاً ذکر کر کے اسما کو بیان کیا لیکن ساتھہ کسیقدر زیادت و نقصان کے معتمد بات جو ایک جماعت حفاظ نے کہی ہے یہ ہے کہ سرد اسمار اسحدیث مین مندرج ہے زبیر بن محمد نے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے غیر واحد اہل علم سے کہ ان اسما کو وہ نبی

قرآن سے نکالکر جمع کیا ہے واللہ اعلم ابن کثیر کہتے ہین یہ بات بھی معلوم رکھنا چاہیے کہ اسماء حسنی کچھ انہین منحصر نہین نہ ننانوے نام مین منحصر نہین مزید دلیل حدیث ابن مسعود جسمین یہ لفظ آئی ہے اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ الحدیث اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ حَاتِمٍ بْنُ حِبَّانَ اَبْسُتِيُّ فِي صَحِيْحِهٖ بِمِثْلِهٖ ابوبکر بن العربی مالکی نے کتاب عارضہ الاحوذی شرح ترمذی مین لکھا ہے کہ بعض علمار نے کتاب و سنت سے ہزار نام اللہ پاک کے جمع کیے ہین واللہ اعلم ابن عباس نے کہا الحاد اسماء مین یہ تھا کہ اشتقاق لات کا اللہ سے عزی کا عزیز سے کیا قتادہ نے کہا مراد الحاد سے شرک ہے ابن عباس نے کہا تکذیب ہے اصل معنے الحاد کے کلام عرب مین عدول کرنا ہے قصد سے اور سیل و جور و انحراف کرنا قبر کو بھی لحد اسی جہت سے کہتے ہین کہ طرف جہت قبلہ کے سمت حفرے منحرف ہوتی ہے ف فتح البیان مین ہے ذکر اسماء الٰہی کا قرآن مین چار جگہہ آیا ہے ایک اس سورت مین دوسرے بنی اسرائیل مین تیسرے اول طٰہٰ مین چوتھے آخر حشر مین اللہ پاک نے اس آیت مین اجمالاً یہ خبر دی ہے کہ ہمارے بہت سے نام ہین مگر تفصیل نہین بتائی حسنے تانیث احسن ہے اپنے اسماء کو احسن اسماء فرمایا اسلیے کہ احسن بسبی اشرف مدلول پر دلالت ہین حدیث ابوہریرہ جس مین ذکر نوے و نو نام کا آیا ہے اوپر گذر چکی ہے اوسکو احمد و شیخین و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابوعوانہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مندہ و ابن مردویہ و ابونعیم و بیہقی نے روایت کیا ہے ابن مردویہ و ابونعیم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی اللہ کو ان ناموں سے پکارتا ہے اللہ اسکی دعا قبول کرتا ہے نووی نے کہا ہے علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اس حدیث مین حصر اسمار نہین ہے نہ یہ مطلب ہے کہ سوا ان نوے و نو نام کے اور نام نہین ہین مقصود یہ ہے کہ احصار کرنا اس عدد کا موجب دخول جنت ہے انتہا ابن حزم نے کہا احصاء اسماء حسنی مین احادیث مضطربہ آئی ہین انمین سے کوئی حدیث بھی صحت کو نہین پہونچی ترمذی نے جو اعداد ذکر کیے ہین مین نہین جانتا کہ اوسکی سند کیسی ہے امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ وہ نام قرآن مین ہین پھر سورۂ فاتحہ سے انکو ذکر کیا ابن حجر نے بھی تخصیص مین متبع نوے و نو نام کا قرآن پاک سے کرکے اونکا ذکر کیا ہے حدیث ابن عباس و ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے وَهِيَ فِي الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ بخاری نے کہا احصا یعنے حفظ ہی یہی قول ہے اکثر محققین کا روایت مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ سبی اسی کی مویدہ ہے یہی قول سب اقوال مین اولی تر ہے رازی نے بھگہہ اپنی تفسیر مین ایک یہ بحث لکھی ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے یا غیر مسمی سو یہ ایسی بات ہے جس کی تکلیف اللہ نے اپنے بندون کو نہین دی ہے آیت دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ پاک کا نام توقیفی ہین نہ اصطلاحی مطلب ہوا کہ جو نام خود اللہ نے

بتائی ہین اللہ کو اونہین ناموں سے پکارنا چاہیے وقت دعا کی اونہین اسماکو استعمال مین لانا مناسب ہے جو نام اپنے لیے اوس نے نہین بتلائے ہین وہ اوسکا نام نہ رکھنا چاہیے کہ یہ بھی ایک طرح کا الحاد و شرک ہے اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ تم اون لوگون کو چھوڑ دو جو ہمارے نام مین الحاد کرتے ہین یہ الحاد تین طرح پر ہوتا ہے ایک تغییر جیسے مشرکین نے صفات منان ہے غزی عزیز سے لات اللہ سے نکالا دوسرے تبدیل کہ اپنی طرف سے کوئی نام اختراع ایجاد کرے جسکا حکم اللہ نے نہین دیا ہے اہل معانی نے کہا ہے الحاد یہ ہے کہ اللہ کا نام وہ رکھے جو خود اوس نے اپنے نفس مقدس کو اوس نام سے مسمی نہین کیا ہے اور کوئی نص کتاب و سنت سے اوس بارے مین نہین آئی ہے کیونکہ ساری نام اسمہ پاک کے توقیفی ہین انمین غیر مأمور دینی الشرع کا ملانا جائز نہین ہے بلکہ اوسکو انہین ناموں سے پکارے جو قرآن و حدیث مین آئے ہین اور یہ پکارنا بطریق تعظیم و غایت تذلل کے ہو تیسرے بنقصان کہ بعض اسماے اللہ کو پکارے اور بعض سے نہ پکارے یا ایسا نام رکھے جسکے معنے معلوم نہین ہین یا اوس نام مین کسی طرح کی غرابت ہو مقاتل وغیرہ مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت حق مین ایک دسلمان کو نازل ہوئی ہے جو اپنی دعا مین یا رحمن یا رحیم کہتا تھا ایک مرد مشرک نے کہا کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ زعم نہین ہے کہ وہ ایک رب کی عابد ہین پھر یہ شخص کیون دو رب کو پکارتا ہے یہ بات قرطبی نے نقل کی ہے مین کہتا ہون کہ جسطرح نام باریتعالی کے توقیفی ہین اسیطرح نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی توقیفی ہین جو نام اپنا حضرتؐ نے نہین بتایا وہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی طرف سے نہ رکھے کہ یہ بھی ایک طرح کا الحاد یعنے انحراف ہے قصد سے اللہ و رسول کی اوصاف و صفات بیان و ذکر کرنے کے لیے اسماء و صفات وارد کتاب و سنت کافی وافی شافی ہین وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ ہماری پیدایش مین سے ایک امت لوگ ہین کہ راہ بتاتے ہین سچی اور اسپر انصاف کرتے ہین ف یعنی شرع پر چلتے ابن کثیر کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ بعض بعض امت مین سے جملہ امم کے ایسی ہی جو حق پر قولاً و عملاً قائم و دائم ہے سچ بات کہ یہ اوصاف بلا تبعیض ہی سچا حکم و انصاف کرتی ہو بعض آثار مین آیا ہے کہ مراد اس امت سے اس جگہ یہی امت محمدیہ ہے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ قتادہ نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اس آیت کو پڑہتے فرماتے هٰذَا لَكُمْ وَقَدْ أُعْطِيَ الْقَوْمُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ مِثْلَهَا وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ الآیۃ انس بن بیع مرفوعاً کہتے ہین اِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا عَلَى الْحَقِّ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْهُمْ مَا نَزَلَ اخرجہ ابن ابی حاتم صحیحین مین معاویہ بن ابی سفیان سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ رواہ مسلم

۲۲ ع ۱۰ ۱۳

علمائے بے عمل کا جواب

روایت مین یون ہے حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذالک میری روایت مین یون ہے وھم بالشام ف فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ امت مہاجرین و انصار اور انکے متبع باالاحسان ہین قالہ ابن عباس کلبی نے کہا مراد مومنین اہل کتاب ہین کسینے کہا مراد علما رو دعاۃ الی الدین ہین کسینے کہا وہ فرقہ ہے جو ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جسطرح کہ حدیث مین گذر چکا ابن جریج نے کہا ہمسے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ھذہ امتی یحکمون ویقضون ویحلمون ویعطون بہرحال حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ کوئی زمانہ قائم بالحق سے جو حق پر عمل کرے حق کیطرف راہ کھاتا ہے خالی نہین رہتا ہے ولہ الحمد انتہے مین کہتا ہون جب تک سیر و تواریخ کو دیکھا جاتا ہے تو کوئی گروہ متصف بین صفت سوائے اہل قرآن و اصحاب سنت کی معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم بعض نے کہا ہے یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ اجماع ہر عصر کی حجت ہے اس مسئلہ کی تفصیل علم اصول مین مفصل ہے والذین کذبوا بایاتنا سنستدرجھم من حیث لا یعلمون ج واملی لھم ان کیدی متین ○ جنھون نے جھٹلایا ہماری آیتین انکو سچ سچ پکڑین گے جہان سے وہ نجانین گے اور انکو مہلت دونگا میرا داؤ پکا ہے ف مطلب یہ ہے کہ ہم انکے لیے دروازے رزق و وجوہ معاش کے دنیا مین کھول دینگے یہانتک کہ وہ سو رہے مین آجاوین اور یہ استغفار کرین کہ وہ ٹھکانے پر ہین کما قال تعالی فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین اسی لیے اللہ نے یون کہا کہ ہم انکو مہلت دے رہے ہین انکے حال مین کیونکہ ہمارا مکر خوب قوی و مضبوط ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب ایسے پاک حال اس امت صالحہ کا بیان کیا تو اب انکا ذکر فرمایا جو مخالف اس امت مرحومہ اسلامیہ کے ہین مراد مکذبین ہی ساتھ مکذبین آیات الہی ہین یعنے کفار روے زمین یا اہل مکہ اول اولی ہے اسلیے کہ صیغہ عموم کا مقتاول جمیع ہے مگر جبکہ دلیل اوس سے خارج کردے انتہی راقم کہتا ہے مدرج سے درجہ بدرجہ پکڑنے کو کہتے ہین یہ ہین کہ ہم تھوڑا تھوڑا اون کو طرف ہلاک کے اتارتے ہین اپنی نعمتین انکو دیکر شکر کرنا بھلا دیتے ہین وہ غفلت مین منہمک ہوکر طریق ہدایت سے الگ تہلگ رہجاتے ہین انکو یہ دھوکا ہے کہ ہم نزدیک اسکے عزیز و قریب ہین جب تو ہم کو یہ آسایش و آرام ملا ہے سدی نے کہا مراد عذاب بدر ہے مگر عموم اولی ہے بدر اوس مین بدخول اولی داخل ہوگیا یحیی بن المنی نے کہا وہ جب کوئی نیا گناہ کرتے ہین تو ایک نعمت انکو دیجاتی ہے وہ استغفار کرنا بھول جاتے ہین یہی قول ضحاک کا بھی ہے سفیان نے کہا ہم اپنی نعمت اونپر پوری کرتے ہین اور شکر نعمت سے انکو باز رکھتے ہین کسینے غنایت بنا فی ہے پوچھا استدراج کیا ہے کہا اللہ

کا کمر ہے سانہ ضیعین کے کلبی نے کہا ہم زینت دیتے ہین اونکو اعمال کو پہر ہم اون کو ہلاک کر دیتے ہین عمر بن خطاب کے پاس جب خزائن کسریٰ لائے گئے کہا اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَکُوْنَ مُسْتَدْرَجًا فَاِنِّیْ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ املاک کہتے ہین امہال و تطویل کو یعنے ہمنے انکی مدت لمبی کی ہے تاکہ کفر و معاصی مین تمادی ہون عقوبت کو اون سے موخر کر رکھا ہے ہماری پکڑ ہمارا کمر شدید لایطاق ہے ابن عباس نے کہا اللہ کا کید عذاب نفع ثبت ہوتا ہے کشاف مین کہا ہے کید اسلیے نام رکھا ہے کہ مانند کید ہے کیونکہ ظاہر مین احسان حقیقت مین خذلان ہے آیت دلیل ہے مسئلہ قضا و قدر پر اور اسبات پر کہ اللہ جو چاہے کرے جو ارادہ کرے وہ حکمدے اوسکی فعل سے سوال نہین ہوتا اور سب سے سوال ہوتا ہے اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِھِمْ مِّنْ جِنَّۃٍ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ کیا ان وہیان نہین کیا اونہون نے اُنکی رفیق کو کہ چہپہ جنون نہین وہ تو ڈرانیوالا ہے صاف ف رفیق فرمایا پیہیہ کر کہ ہمیشہ انکے پاس ہے اوسکے حال سے واقف ہین انتہے ابن کثیر نے کہا یعنے حضرت کو جنون نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ کے رسول ہین سچے طرف حق کے بلاتے ہین جسکو کچہ عقل و شعور ہے اور دل و ہوش رکہتا ہے اوسکو ڈراتے ہین کما قال تعالیٰ وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ وقال تعالیٰ اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ یعنے مطلب تمسے یہ ہے کہ تم خالص اللہ کے لیے قیام کرو جس مین تعصب و عناد نہ ہو خواہ مجتمع ہو کر یا متفرق طور پر پہر سوچو کہ یہ شخص جو اللہ کیطرف سے رسالت لایا ہے اس مین کچہ دیوانگی ہے یا نہین ہے کیونکہ جب تم یہ کام کروگے تو تم کو ظاہر ہو جاویگا کہ وہ سچے پکے رسول ہین قتادہ نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت نے صفا پر کھڑے ہو کر قریش کو پکارا ایک ایک فخذ کو یا بنی فلان یا بنی فلان کہکر بلایا پہر اون کو اللہ کے پاس وقائع سے ڈرایا ایک شخص نے کہا یہ تمہارا صاحب مجنون ہے شام سے صبح تک چلاتا ہے اوسپر یہ آیت اوتری ف فتح البیان مین ہے یہ استفہام توبیخ انکار کے ہے کیونکہ اونہون نے شان رسالت مین تفکر نہ کیا بے سوچہ سمجھے کہ کون بات حضرت مین جنون کی ہے دیوانہ کہنے لگے اگر تفکر کرتے تو اپنے زعم کو باطل پاتے اسبات کو زور و بہتان سمجھ لیتے یا یہ رد ہے انکے قول کا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ اونہون نے حضرت کو مجنون اسلیے کہا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخالف اونکے تہے اقوال و افعال مین دنیا سے معرض آخرت پر مقبل مشتغل بدعا الی اللہ تہے اللہ کی یاد و نصرت سے لیل و نہار بدون ملال و ضجر ڈرایا کرتے اللہ نے انکی برات جنون سے ثابت فرمائی خود انہین کو پاگل بتایا اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّأَنْ عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۚ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ
يُؤْمِنُوْنَ ○ کیا نگاہ نہین کی سلطنت مین آسمان وزمین کی اور جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز اور یہ کہ شاید نزدیک
پہونچا ہو اُن کا وعدہ سو اسکے پیچھے کس بات پر یقین لاوینگے ف یعنے یہ مکذبین اللہ کی نشانیون کے اگر اللہ کے
ملک وسلطنت مین اور جو اشیا اوس نے بنائی ہین اُنمین غور وتامل کرتے اور تدبر وعبرت پکڑتے تو جان لیتے کہ یہ اُس
شخص کی صفت ہے جسکا کوئی نظیر وشبیہ نہین ہے اوس شخص کا فعل ہے کہ سوا اُسکے کسی کی عبادت یا کسی کے لیے دین
خالص لائق نہین ہے پھر ایمان لاکر رسول کی تصدیق کرتے اللہ کی طاعت کیطرف رجوع لاتے انداد واوثان
کو چھوڑ دیتے اور اس بات سے ڈرتے کہ کہین اُنکی موت نزدیک ہو اور وہ کفر پر مرکر عذاب الیم عقاب عظیم مین
گرفتار نہ ہوجائین ف اب اس تخویف وتحذیر وترہیب پر بعد تحذیر وترہیب خاتم الرسل ایمان لائین گے
جیکہ اس حدیث یعنی کتاب اللہ کی جسکو وہ لائے ہین تصدیق نہین کرتے فتح البیان مین کہا ہے یہ استفہام
واسطے انکار وتوبیخ وتقریع وقصد تعجب کے ہے اُنکے اعراض کرنے سے کہ وہ ان آیات بینات مین جو دلیل ہین کمال
قدرت وتفرد خدا کے ساتھ الوہیت وربوبیت کی نظر نہین کرتے حالانکہ ہر شے مین ایک آیت دالہ ہے اسکی
توحید الوہیت تفرد بربوبیت پر ملکوت کہتے ہین ملک عظیم کو کیونکہ اگر وہ اس مخلوقات مین تفکر ونظر کرتے
تو راہ ایمان کی پالیتے بلکہ وہ تو طرف ضلالت کے شتابی کرتے ہین اپنے غوایت مین خالص ہین نہ اعمال فکر
کرین نہ اعمان نظر اللہ کی ساری مخلوقات مین کوئی سی بھی شے کیون نہ ہو عبرت سے واسطے معتبرین کی اعظمت
ہے واسطے متفکرین کے خواہ جلائل مصنوعات سے ہو جیسے ملکوت ارض وسموات خواہ دقائق مخلوقات سے ہو جیسے
سائر مکونات یہی تو نہین سوچتے کہ کہین انکی موت قریب آئی ہو پھر اوسیطرح کفر پر مر جائین اب بعد اس
قرآن کریم پر رسول کریم پر اجل پہنچکر کے کس بات پر یقین لاوینگے مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ
يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ جسکو اللہ بھٹکا دے اوسکو کوئی نہین راہ دینے والا اور اُنکو چھوڑ رکھتا ہے
اُنکی شرارت مین بہکتے ف یعنی جسپر ضلالت لکھدی گئی ہے اوسکو کوئی مخصص ہدایت نہین کرسکتا گو وہ خود اپنے
معاملہ مین نظر کیون نکرے یہ کچھ اوسکا کام نہین آتا قال تعالی مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
وقال تعالی قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ف
فتح البیان مین کہا ہے یعنے بغفلت اُنکی ان امور سے اسی لیے ہے کہ اللہ نے اُنکو گمراہ ٹھہرا دیا ہے وہ اپنی طغیان
وارتیاق مین حیران ومتردد ہین اُنکو راہ نہین ملتی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

ف یعنی جسپر ضلالت لکھدی گئی ہے اوسکو کوئی مخصص ہدایت نہین کرسکتا گو وہ خود اپنے معاملہ مین نظر کیون نکرے یہ کچھ اوسکا کام نہین آتا قال تعالی مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وقال تعالی قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ف فتح البیان مین کہا ہے یعنے بغفلت اُنکی ان امور سے اسی لیے ہے کہ اللہ نے اُنکو گمراہ ٹھہرا دیا ہے وہ اپنی طغیان وارتیاق مین حیران ومتردد ہین اُنکو راہ نہین ملتی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

وقف لازم

عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ۟ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ وہ پوچھتے ہین قیامت
کسوقت ہے اوسکا ٹھیرانا تو کہدہ اوسکی خبر تو ہے میرے رب ہی کے پاس وہی کھولکر دکھاویگا اوسکو اپنے وقت پر بھاری
بات ہے آسمان وزمین مین تم پر آویگی تو بیخبر آویگی پوچھتے گتی ہین تجھ سے گویا تو اوسکا تلاشی ہے تو کہدہ اوسکی خبر ہے
خالص اللہ کو پاس لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہین کہتے ف اللہ نے کہا تجھ سے حال ساعت کا پوچھتے ہین کما قال
تعالی یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ یہ آیت حق مین قریش کے اوتری ہے بعض نے کہا حق مین انصار یہود کے
اول شبہ ہے اسلیے کہ آیت مکی ہے وہ لوگ سوال وقت ساعت کا اسلیے کرتے تھے کہ وقوع ساعت کو مستبعد
جانتے تھے وقوع ساعت کے منکر تھے کما قال تعالی وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
وقال تعالی یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا
الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ابن عباس نے کہا مرسی بمعنے منتہی ہے ایان سے
مراد آخر مدت دنیا ہے اور وہ اول وقت ساعت ہوگا اللہ نے حضرت سے کہا کہ جب وہ تم سے سوال وقت ساعت
کا کرین تو تم علم ساعت کو حوالہ اللہ کے پھیر دو اللہ ہی جانے کس وقت وہ گھڑی آویگی اوسکی حد اللہ ہی کو معلوم
ہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا نبی ہو یا فرشتہ یہ کسی دوسرے کی کیا ہستی ہے اسی لیے یہ کہا ہے کہ اوسکا آنا زمین آسمانون
پر بھاری ہے قتادہ نے کہا یعنے علم اوسکا گران ہے سموات وارض پر وہ بھی تو اوسکو نہین جانتے حسن نے کہا یعنے
ساعت جب آویگی تو اہل سموات وارض پر بھاری ہوگی ابن عباس نے کہا کوئی شے خلق مین ایسی نہین ہے کہ اسکو
کچھ نہ کچھ ضرر دین قیامت کا پہونچیگا ابن جریج نے کہا جب قیامت آویگی آسمان پھٹ جاویگا زمین کے ہر پہاڑ پر سورج نہ کردیا
جاویگا پہاڑ چل نکلینگے یہ ہے ثقل اوسکا ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ مراد ثقل ساعت سے علم وقت ساعت کا
ہے اہل آسمان وزمین پر جسطرح قتادہ نے کہا تھا ابن کثیر کہتے ہین وہو کما قالاہ کقولہ تعالی لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا
بَغْتَةً سویہ کچھ منافی اوسکے ثقل آمد کو اہل سموات وارض پر نہین ہے واللہ اعلم سدی نے کہا ثَقُلَتْ بمعنے
خفیت ہے اوسکو قیام کو جب وہ قائم ہوگی نہ کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل جانتا ہے وہ تو یکایک
غفلت مین آجائیگی قتادہ نے کہا اللہ پاک کا یہی حکم ہے کہ وہ ناگہان آوے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے
قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے جب اوسکو سے نکلیگا اور سب لوگ اوسکو دیکھینگے تو اسوقت کسی
جی کو ایمان لانا اوسکا نفع نہ دیگا جو پہلے اوس سے ایمان نہ لایا تھا یا اپنی حالت ایمان مین اوسنے کوئی صالح

بعد ری نیکی نہ کمائی ہے البتہ قیامت قائم ہوگی اور دو آدمی آپس مین خرید فروخت کپڑے کی کرتے ہونگے وہ اس کپڑے کو تہ نہ کر پائین گے کہ اتنے مین قیامت قائم ہوجائیگی کوئی آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لیکر آتا ہوگا وہ اوسکو پینے نہ پاویگا کہ قیامت آجاویگی کوئی آدمی اپنے حوض کو لیتا ہوگا اوسکا پانی نہ پیے گا کہ قیام ساعت ہوجاویگا کسی آدمی نے نوالہ کھانے کا طرف منہ کو اوٹھایا ہوگا اوسکو نہ کھا پاویگا کہ قیامت قائم ہوجاویگی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یہ مضمون حدیث مسلم مین بھی مختصراً آیا ہے ف حتی کے معنے مین اختلاف ہے مفسرین کا ابن عباس نے کہا گویا تیرے اور اسکے درمیان دوستی ہے تو اون کا دوست ہے تو اسکو یہ بات بتاویگا اور سپرلہ نے فرمایا کہ اوسکا علم خاص مجھکو ہے مینے کسی ملک مقرب یا رسول کو اوسکی اطلاع نہین دی ہے قتادہ نے کہا قریش نے حضرتؐ سے عرض کیا کہ ہم سے تسے بہادری ہے تم ہمکو اشارہ کردو کہ قیامت کب آئیگی یہی قول مجاہد و عکرمہ کا بھی ہے ابو مالک و سدی بھی اسی کے قائل ہین یہ ایک قول ہے مگر صحیح مجاہد سے یون ہے اِسْتَحْفَیْتَ عَنْهَا السُّؤَالَ حَتّٰی عَلِمْتَهَا یہی قول ضحاک کا بھی ابن عباس سے ہے یعنے تو اسکا عالم ہے ابن کثیر کہتے ہین یہ قول معنی مین یہ قول اول سے ارجح ہے اسی لیے حدیث جبریل مین ہے مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ پھر حضرتؐ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ جب جبریل نے سوال اشراط ساعت کا کیا تو اسکو بیان فرمادیا پھر کہا فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ پھر یہ آیت پڑھی جبریل بعد ہر جواب کے کہتے تھے تو نے سچ کہا اسلیے صحابہ نے سوال سائل اور اسکی تصدیق سے تعجب کیا تھا یہ حدیث مع اپنے جمیع طرق و الفاظ کے صحاح و حسان و مسانید مین مروی ہے اول شرح بخاری مین وللہ الحمد و المنۃ ایک اعرابی نے پکار کر حضرت سے کہا تھا ساعت کب ہے فرمایا افسوس ہے تجھ کو ساعت آنے والی ہے تو نے اوسکے لیے کیا طیاری کی کہا میں نے کچھ بہت نماز روزہ نہین کیا ہے لیکن مین اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اور سند صحیح مسلمان اسبات سے خوش ہوئے کسی چیز سے خوش نہ ہوئے یہ حدیث طرق متعددہ سے صحیحین وغیرہما مین ایک جماعت صحابہ سے آئی ہے نزدیک بہت سے حفاظ متقنین کے متواتر ہے حضرتؐ کی عادت شریف یون تھی کہ جب کوئی ایسی بات پوچھتا جسکی معلوم کرنیکی حاجت نہ تھی تو اوسکو ایسی بات بتاتے جو اوسکے حق مین اہم ہوتی یعنے طیاری کرنا منتہی ہناد اسطے اوسکو وقوع کے قبل نزول کے اگرچہ وقت معین اوسکا معلوم نہین ہے اسی جگہ ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ اعرابی نے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر سوال ساعت کا کرتے حضرتؐ اون مین سے طرف ایک کم عمر آدمی کے نظر کرکے فرماتے اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ پاویگا یہانتک کہ تمہاری ساعت قائم ہوجاویگی یعنے تم مرجاؤگے اور وہ موت تم کو برزخ دار آخرت تک

ہو پچاوگی رواہ مسلم انس نے کہا ایک آدمی نے حضرتؐ سے پوچھا ساعت کب ہوگی فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو قریب ہے کہ بنا بگا اوسکو بڑھاپا پہانتک کہ ساعت قائم ہوجاویگی رواہ مسلم ۱۲ تفرد بہ دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرتؐ سے سوال کیا کہ ساعت کب ہوگی آپ نے سکوت کیا پھر ایک لڑکے کے جواز دشنورہ کا آپ کے سامنے تھا نظر کرکے فرمایا اسکی عمر کو پڑھاپا نہ پاویگا کہ قیامت قائم ہوجاویگی انس نے کہا وہ لڑکا میرا ہم عمر تھا تیسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ ایک لڑکا مغیرہ بن شعبہ کا حجیری باکے پیٹے کا تھا نکلا حضرتؐ نے فرمایا ان یؤخرھذا الغلام لم یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ انس نے کہا وہ لڑکا میرے برابر تھا رواہما مسلم بخاری کا لفظ انس سے یون ہو کہ ایک مرد نے اہل بادیہ میں سے کہا اے رسول خدا قیامت کب ہوگی الحدیث پہر اس حدیث کو آخر میں ذکر کرگذرے غلام مغیرہ بن شعبہ کا کہا ہے یہ اطلاق ان روایات میں محمول ہے تقیید ساتھ کہ پر جو حدیث عائشہ میں گذر چکا ہے جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے حضرتؐ کو سنا کہ ایک مہینہ پہلے وفات سے فرماتے تھے تم مجھ سے سوال ساعت کا کرتے ہو سو اوسکا علم پاس اللہ کے ہے میں قسم کہاتا ہوں اللہ کی نہیں ہے پشت زمین پر آج کے دن کوئی نفس منفوسہ جسپر سو برس سے گذریں رواہ مسلم صحیحین میں بھی اسی کے مثل آیا ہے ابن عمر نے کہا مراد حضرتؐ کی انخرام اوس قرن کا تھا ابن مسعود نے کہا حضرتؐ نے فرمایا دیکھا میں نے شب معراج میں ابراہیم و موسی و عیسی کو انہوں نے ذکر قیامت کا نکالا پہر ابراہیم علیہ السلام پر حوالہ کیا ابراہیمؑ نے کہا مجکو اوسکا علم نہیں ہے موسیٰؑ پر حوالہ کیا اونہوں نے بھی یہی کہا کہ میں نہیں جانتا پہر حضرت عیسیٰؑ پر حوالہ کیا عیسیٰؑ نے کہا گو بڑی قیامت کی سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہاں میرے رب نے مجھ سے یہ عہد کیا ہے کہ دجال نکلیگا الحدیث الحدیث کو آخر میں یہ ہے کہ اذا کان کذلک فان الساعۃ کالحامل المتم لا یدری اھلھا متی تفجأھم بولدھا لیلا او نھارا رواہ احمد بطولہ وابن ماجہ بسند نحوہ یہ اکابر اولوالعزم میں مرسلین میں سے انکو نزدیک علم وقت ساعت کا حاصل التعیین نہ تھا جب اونہوں نے عیسےؑ پر حوالہ کیا تو عیسےؑ نے اشراط ساعت کو بیان کیا کہ بیشک وہ آخر امت میں نزول کرکے احکام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نافذ کرینگے مسیح دجال کو مارینگے اونہیں کی برکت دعا سے یاجوج ماجوج ہلاک ہونگے جو جتنی بات اللہ نے اونکی کہی تھی اوسی کی اونہوں نے خبر دی حذیفہ کہتے ہیں حضرتؐ سے حال ساعت کا پوچھا فرمایا اوسکا علم نزدیک میرے رب عزوجل کی ہے نہیں کہولیگا اوسکو اوسکے وقت پر مگر اللہ ہان میں خبر دیتا ہوں تمکو مشاریط یعنی اشراط ساعت کی اور جو کچھ پہلے اوس سے ہوگا قیامت کے سامنے فتنہ دجال ہے کہا فتنے کو تو ہم پہچانتے ہیں مگر ہرج کیا ہے فرمایا زبان حبشہ

ہین قتل کو کہتے ہین پھر فرمایا والا جادیگا درمیان لوگون کے تنا کر کوئی کسیکو نہ بچانے گا دَاوَاہُ اَحْمَدُ دَلَکُمْ
بَرْدُوہُ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْکُتُبِ مِنْ اَھْلِ الْوَجِیہِ طارق بن شہاب نے کہا حضرت ہمیشہ ذکر حال ساعت کا
فرمایا کرتے یہانتک کہ آیت باد تری رَدُّوا النَّسَائِیُّ وَاَنْذِرْ اَسْنَادٌ جَیِّدٌ قَوِیٌّ اب دیکھو کہ یہ ہماری نبی امی سید
المرسلین خاتم النبیین نبی الرحمۃ نبی التوبہ نبی الملحمہ عاقب حاشر ہین جنکے قدمون پر سب لوگون کا حشر
ہوگا اور جنہون نے یہ کہا ہے بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ پھر سبابہ کو پاس کی انگلی سے ملایا اور مکہ اللہ نے
یہ حکم دیا کہ تم علم وقت ساعت کو طرف اللہ کے پھیر دو اور کہدو اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا
یَعْلَمُوْنَ تو پھر وہ دوسرا کون شخص ہے جو وقت قیامت کو علی التعیین بتا سکے بعض اہل کشف و شہود
سلوک نے جو تعیین براہ کشف والہام وحدس صائب بتائی تھی وہ کہ جسکا شرعی یا نص قطعی نہ تھی اسی لیے
اب تک وہ سب خلاف واقع ٹھیرے ف فتح البیان مین ہے مراد ساعت سے اس جگہ قیامت ہے قیامت
کو ساعت اسلیے کہتے ہین کہ وہ ناگہان آجاویگی یہی ساعت محتمل اوسکے وقوع کو ہے یا بوجہ سرعت حساب کے
ایک دم مین حساب کتاب ہوجاویگا یا نزدیک اللہ کے برابر ایک ساعت کے ہے گو بجاے خود طول طویل
کیون نہ ہو اور سارا زمانہ مستقرار ہی ساعت دسوقت کا نام ہے جس مین ساری خلائق مرجاویگی سوال کا مطلب
یہ تھا کہ وقت معین ساعت کا کون ہے اوسکا جواب یہ فرمایا کہ علم اوسکا اللہ کو ہے نہ کسی اور کو یہ بات طرف
طاعت کے اوعی معصیت کے ازجبے تجلیہ کہتے ہین کسی شے کے ظاہر کرنے کو یعنے اللہ ہی اوسکو اوسکیوقت
پر ظاہر کرے گا کوئی ایک مخلوق بھی آگاہ نہ ہوگا کہ اب وہ آتی ہے اللہ نے جو یہ علم اپنے ساتھ خاص کیا ہے
اس مین ایک بڑی حکمت اور تدبیر بلیغ ہے جسطرح باقی اشیا مخفیہ مین ہے قیامت اہل ارض سمار پر بھاری
ہے عالم علوی وسفلی پر گران وشاق ہے کیونکہ جس چیز کا علم مخفی رہتا ہے وہ دلون پر ثقیل ہوتی ہے
یا یہ مدعا کہ آسمان وزمین طاقت اوسکو تحمل کی نہین رکھتے ہین کیونکہ آسمان شق ہوجاویگے تارے تتر بتر ہوجاوینگے
خشک پڑجاوینگے بعض نے کہا ثقیل اسلیے ہے کہ اوسمین اُنکی فنا وموت ہوگی دلو پر مرنا بھاری ہوتا ہے
ملائکہ وثقلین سب ہی اوسکیطرف کھٹکے مین پڑے ہین چاہتے ہین کہ کسی طرح علم اوسکا حاصل ہوجاوے
مخفی رہنا وقت قیام کا شاق گذرتا ہے سو بڑا گذرا کرے وہ تو یکایک وقت غفلت خلق کے آموجود ہوگی
اسباب مین بہت سی حدیثین صحیحہ آئی ہین حفی کے معنے مین اسجگہ عالم اے نبی تم کہدو کہ قیام کا علم اللہ ہی
کو ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے کہ کس لیے اللہ نے اوسکو مخفی رکھا ہے قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

معانقہ ۲۳ ع ۱۳

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ تو کہہ مین مالک نہین اپنی جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین جانتا کہ غیب کی بات تو بہت خوبیان لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی سنانیوالا ماننے لوگون کو

ف اللہ نے حضرت صلعم کو حکم دیا کہ تم سب لوگون سے اپنے کام ہمارے سپرد کردو اور اپنے حال سے لوگون کو یون خبر دو کہ مین کسیکی غیب کی بات نہین جانتا نہ مجھکو کسی شے پر غیوب سے کچھ اطلاع ہے کما قال تعالی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا مجاہد نے کہا یعنے اگر مین جانتا کہ مین کب مرون گا تو عمل صالح کرتا اسیطرح ابن جریج نے بھی کہا ہے مگر اس قول مین نظر ہے اسلیے کہ حضرت کا عمل دائمی تھا ایک روایت مین آیا ہے کَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ سو سارے اعمال حضرت صلعم کے ایک ہی منوال پر تھے گویا سارے احوال مین نظر طرف اللہ کے رکھتے تھے اللھم ثبتنا یہ مراد ہو کہ ارشاد غیر طرف استعداد اوس عمل کے کرین واللہ اعلم احسن اقوال اسباب بین قول ابن عباس ہے یعنے اگر مین غیب جانتا ہوتا تو بہت سامال جمع کرلیتا دوسرا لفظ یہ ہے اگر وقت خرید کرنے کسی شے کے مین یہ جانتا کہ مجھکو اوس مین کیا نفع ہوگا تو مین کوئی شے بیع نہ کرتا مگر اوس مین نفع حاصل کرتا مجھکو محتاجی نہ لگتی بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر مین غیب دان ہوتا تو سال قحط کے لیے سال پیداوار سے اور گرانی کے لیے زمانہ ارزانی سے بندوبست کرلیتا اور ضرر سے قبل وقوع کے بچتا رہتا معلوم ہوا کہ انبیاء کو کسیطرح کا علم غیب نہین ہوتا ہے نہ جزئی نہ کلی مگر اوتنا ہی جو خدا نے صاف صاف بتا دیا ہے جیسے اشراط ساعت وغیرہ پھر یہ کہا کہ مین تو ڈرانیوالا عذاب سے خوشی سنانیوالا موننون کو ہون کما قال تعالی فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ف فتح البیان کا بیان یہ ہے ابن جریر نے کہا مراد نفع وضرر سے آجگہ ہدایت وضلالت ہے اس جملہ مین تاکید ہے اگلے مضمون کی جو متعلق عدم علم بساعت تھا اسلیے کہ جسکو کچھ قدرت جلب نفع دفع ضرر پر نہین ہے اوسکو کب قدرت اوس چیز کے علم پر ہوسکتی ہے جسکا علم مخصوص بخدا ہے یہین اظہار ہے کمال عبودیت کا اور اقرار ہے کمال عجز کا اُن امور سے جو شان عبد سے نہین ہین سو جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معترف اپنے ضعف کے ہین تو یہ آیت ایک اعظم زاجر ابلغ وعظ ٹھیری واسطے اوس شخص کے جو مدعی اپنے کسی ایسی شے کا ہے جو اوسکی شان نہین ہے یا دعوی انتحال علم غیب کا بذریعہ نجابت ستارہ یا طرق خبصی یا زجر یا کسی اور طرح کی کرتا ہے اسنی نے کہا یعنے مین ایک بندہ ناتوان ہون اپنے لیے جلب نفع دفع ضرر کا مالک نہین جیسے کہ حال مماليک کا ہوتا ہے مگر جو میرا مالک چاہے نفع ودفع سے استثنار منجملہ منقطع ہے یہ ابلغ ترہے اظہار عجز مین پھر اس مضمون کو یون موکد ومقرر

کیا کہ اگر مین جنس غیب کے جانتا جو بات بھلائی کی ہوتی اوس سے متعرض ہوتا اور سکو اپنے لیے حاصل کرتا جو بات بری ہوتی اوس سے دور رہتا تاکہ وہ برائی مجھے نہ لگے لیکن مین تو ایک بندہ ہون مین کیا جانون کہ میرے لیے نزدیک میرے رب کی کیا ہے اوس نے میرے حق مین کیا حکم دیا ہے کون امر میرے لیے مقدر کیا ہے جب تک تو بھی مجھے معلوم نہین تو پھر اور کسی بات کا معلوم ہونا کیسا یا اگر مین جانتا کہ اللہ کا ارادہ میرے ساتھ کیا ہے قبل اسکے کہ اللہ پاک مجھے جتاوے تو مین وہی کام کرتا یا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ لڑائی مین فتحمندی حاصل ہوگی تو مین لڑتا اور مغلوب نہ ہوتا یا اگر مین غیب دان ہوتا تو ہر سوال کا جواب دیا کرتا اولی یہ ہے کہ آیت کو عموم پر محمول کرین تاکہ یہ سب امور اور جو انکے سوا مین وہ نیچر اوسکے داخل ہین مَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ایک کلام جداگانہ ہے یعنی جیسا کہ تم خیال کرتے ہو کہ مجھ پر جنون ہے سو وہ بات نہین ہے لیکن اولی یہ ہے کہ اس کلام کو ماقبل سے متصل رکھین یعنے اگر مین غیب جانتا تو کوئی برائی مجھکو نہ چھوتی ہر بدی سے بچتا رہتا ابن جریج نے کہا اَیْ لَا یُصِیْبُنِی الْفَقْرُ مین تو ایک ڈرانیوالا آگ سے کافرون کو خوشی سنانیوالا جنت کا مومنون کو ہون نہ عالم غیب کے یہ وہ مغیبات جنکی خبر حضرت نے احادیث صحیحہ مین دی ہے سو وہ قبیل معجزات سے ہین نہ باب علم بالمغیبات سے جس نے یہ کہا کہ یہ بات حضرت نے بطور تواضع وادب کہی ہے وہ بہت دور گیا بلکہ یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق اعتقاد دلی تھا کیونکہ علم غیب کے ساتھ اللہ ہی خاص ہے معجزات اوس عموم سے مخصص ہین لقولہ تعالی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ جو کوئی سوا اللہ کے کسی اعلی ادنی مخلوق کے حق مین اعتقاد غیب دانی کا رکھتا ہے وہ بے شبہ مشرک ہے گو کلمہ گو مسلمان ہو اسلیے کہ ایمان کے ساتھ کبھی شرک بھی جمع ہوجاتا ہے جسطرح خود قرآن پاک سے ثابت ہے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ بلکہ اس آیت سے یہی معلوم ہوا کہ اکثر مومنین مشرک ہوتے ہین اہل توحید اصحاب الایمان مدعیان اسلام مین بہت کم نکلتے ہین هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

وہی ہے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے اور اوسی سے بنایا اوسکا جوڑا کہ اوسکے پاس آرام پکڑے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانکا حمل ہلکا سا حمل پھر چلتی گئی اوس سے پھر جب بوجھل ہوئی دونون نے پکارا اللہ کو اپنے رب کو اگر تو ہم کو نیک بچہ دیگا بھلا تو ہم تیرا شکر کرین پھر جب دیا انکو بچہ بھلا ٹھیرانے لگے اوسکو شریک اسکی بخشی چیز مین سو اللہ اوپر ہے انکے شریک جو ٹھیراتے ہین ف موضح قرآن مین فرمایا ہے بعضے کہتے ہین حضرت آدم وحوا پر یہ گذرا اول جو حمل کا

ابلیس ایک بیکدو کی صورت مین آیا اور ڈرایا کہ تیرے پیٹ مین نجانے کیا بلا ہے جب دونو زدعا کرنے لگے تب یہ کہا کہ میری دعا سے یہ بلا بد لکر بیٹا پیدا ہوگا اوسکا نام رکھیو عبد الحارث حارث شیطان کا نام تھا وہی کیا اس قصے مین پیغمبرونسے شرک ثابت ہوتا ہے یا یہ قصہ غلط ہے اس آیت مین مرد وعورت کو فرمایا ہے آدم وحوا کو نہین گو اول نکی اولاد سے ہو چکا یا یون کہیے کہ جو کچھ انسانون مین ہونا مقدر تھا وہ حضرت آدمؑ مین اول ظہور پکڑ گیا اس مین وہ نمونہ تقدیر تھے اولاد کی گناہ اون مین نظر آئے جیسے آئینے مین صورت چنانچہ نفس کی خواہش اور اللہ کی بیحکمی اور کہکر بھول جانا اور دیکر سنکر مونہا یہ سب اولاد کی خوبین اون مین نظر آچکین انتہے ف ابن کثیر کہتے ہین اللہ آگاہ کرتا ہے کہ اوس نے ساری آدمیون کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے آدم سے انکی زوجہ حوا کر بنایا پھر آدم وحوا سے سارے بنت پھیل گئے کما قال تعالی یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ وقال تعالی یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا الآیۃ اور اس آیت مین یون کہا جعل منها زوجها لیسکن الیها یعنے تاکہ اوس بی بی کے پاس مالوف وساکن ہوکر رہے کقولہ تعالی وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً سو کسی زوجین مین وہ الفت نہین ہوتی ہے جو میان بی بی مین ہوتی ہے اسی لیے اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ کبھی جادو کر اپنے مکر و فریب سے درمیان مرد وجورو کے تفرقہ وجدائی ڈالدیتا ہے غشیان سے مراد وطی ہے حمل خفیف سے مراد اول حمل ہے عورت کچھ اوسکا کہنہ نہین پاتی ہے کیونکہ وہ بمنزلہ نطفہ ہوتا ہے پھر علقہ پھر مضغہ مرد سے مراد استمرار ہے یہی قول ہے حسن وابراہیم نخعی وسدی کا مہران نے کہا مَرَّتْ بِهٖ کے معنے ہین اِسْتَخَفَّتْهُ ابو بکر نے حسن سے پوچھا مَرَّتْ بِهٖ کیا معنے ہین کہا اگر تو مرد عربی ہوتا تو پہچان جاتا کہ اوسکے معنے اِسْتَمَرَّتْ بِهٖ کے ہین قتادہ نے کہا مَرَّتْ بِهٖ کا مطلب ہے کہ اُنکا حمل کہل گیا ابن جریر نے کہا اِسْتَمَرَّتْ بِالْمَاءِ قَامَتْ بِهٖ وَقَعَدَتْ یعنی آب نطفہ کو کھڑے بیٹھے لیے پھرتین ابن عباس نے کہا اِسْتَمَرَّتْ بِهٖ فَشَكَّتْ اَحَمَلَتْ اَمْ لَا یعنے اگر یہ شک لگا رہا کہ خدا جانے حمل ہے یا نہین جب بوجھل ہوئین تو جانا ہان حمل ہے سدی نے کہا اَثْقَلَتْ کے معنے ہین کہ بچا پیٹ مین بڑا ہوا تب یہ دعا کی کہ پورا بشر ہو ابن عباس نے کہا کہ وہ دونون اس بات سے ڈرے کہ کہین کوئی بہیمہ نہو ابو البختری و ابو مالک نے کہا ڈرے کہ کہین یہ نہ ہو کہ وہ انسان نہ ہو حسن بصری نے کہا دعا کی کہ اگر تو ہمکو بیٹا دیگا تو ہم تیرے شکر گذار رہینگے جب اللہ نے بیٹا دیا تو لگے شرک کرنے اللہ تعالی شرک سے اور یہ مفسرین نے اسجگہ بہت سے آثار

واحادیث ذکر کیے ہین ہم اون کو لاکر اون کا حال بیان کرینگے پھر بعد اونکی صحیح بات ہی ہاری ہین لکھینگے ف
حسن نے سمرہ سے سمرہ نے حضرتؐ سے روایت کی ہے کہ جب حوا نے بچا جنا ابلیس اون کو گذرا پھر اوا کا کوئی بچا زندہ
نرہتا تہا ابلیس نے کہا تو اسکا نام عبد الحارث کہہ وہ زندہ رہیگا اونہون نے عبد الحارث نام رکہا وہ زندہ رہگیا
یہ بات وحی و امر شیطان سے ہوئی انتہی رواہ الامام احمد فی مسندہ وھکذا رواہ ابن جریر و رواہ
الترمذی فی تفسیر ھذہ الایۃ وقال ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمر
ابن ابراھیم ورواہ بعضھم عن عبد الصمد ولم یرفعہ اسکو حاکم نے بہی اپنے مستدرک ابن عبد الصمد
سے مرفوعا روایت کرکے کہا ہے ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وکذا رواہ ابن مردویہ
فی تفسیرہ من حدیث شاذ بن فیاض مرفوعا شاذ کا نام ہلال ہے شاذ اسکا لقب ہے غرض یہ کہ یہ حدیث تین
طرح سے معلول ہی ایک تو اوسکی سند مین عمر بن ابراہیم مصری ہی ابن معین نے اوسکو ثقہ کہا ہے لکن ابو حاتم
رازی کہتے ہین لا یحتج بہ ہان اسحدیث کو ابن مردویہ نے حدیث معتمر عن ابیہ عن الحسن عن سمرۃ مرفوعا روایت
کیا ہے واللہ اعلم دوسری وجہ یہ ہی کہ یہ حدیث قول سمرہ سے موقوف ہی مرفوع نہین جسطرح ابن جریر نے کہا ہے
عن سمرۃ بن جندب قال سمی آدم ابنہ عبد الحارث تیسری وجہ یہ ہے کہ خود حسن نے تفسیر اس آیت کی اور
طرح پر کی ہے اگر اونکے پاس سمرہ سے حدیث مرفوع موجود ہوتی تو کبہی اوس سے عدول نہ کرتا ابن جریر یہ کہتے
ہین حسن نے کہا کان ھذا فی بعض اھل الملل ولم یکن یا دم معنے کہا حسن کہتے ہین مراد اس قصے
سے ذریت آدم ہے اور وہ لوگ جنہون نے بعد آدم کے شرک کیا تیسرا قول حسن کا یہ ہے کہ ھم الیھود و
النصاری رزقھم اللہ اولادا فھودوا ونصروا یہ اسانید تا حسن رضے اللہ عنہ صحیح و ثابت ہین اونہون نے
تفسیر اس آیت کی اسیطرح کی ہے یہ تفسیر احسن التفاسیر ہے آیت کا اسپر حمل کرنا اولی ہے اگر حدیث مذکور اونکی
نزدیک محفوظ ہوتی تو اوس سے کاہیکو عدول کرتے نہ وہ اور نہ کوئی اور خصوصا باوجود اوس تقوی و ورع
کے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ وہ موقوف ہی صحابی پر یہ احتمال بہی ہوسکتا ہے کہ تلقی حدیث مذکور کی مومنین
اہل کتاب سے کی ہو جیسے کعب یا وہب بن منبہ وغیرہما چنانچہ اسکا ذکر آوے گا انشاء اللہ تعالی مگر ہم تو عہدہ مرفوع
سے بری ہوچکے واللہ اعلم ف رہے آثار سو ابن عباس کہتے ہین جب آدم علیہ السلام کے لیے اولاد ضبتین اونکو
اللہ کا بندہ ٹہیراتین عبد اللہ و عبید اللہ و نحوذ نکے نام رکہتین انکو موت آجاتی ابلیس پاس جاوا آدم کے آیا کہا تم
دونون اگر نام بچے کا سوا اس کے رکہو جو یہ کہتے ہو تو وہ جی جاوے حوا کے بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام عبد الحارث رکہا

اوسپر یہ آیت اوتری دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ شیطان نے آکر اون دونون سے یہ کہا تم جانتے ہو کہ تمہارے کیا پیدا ہوگا یا کیا تمہین معلوم ہے کہ کوئی جو پایہ ہے یا نہین اون دونون کے لیے باطل کو رونق بخشی شیطان ایک غوی ہے اس سے پہلے حوا اور دو بچے جن چکی تہین وہ دونو مر چکے تھے شیطان نے اون دونون سے کہا اگر تم میرے نام پر اونکا نام نہ رکھوگے تو وہ بچہ پورا پیدا نہ ہوگا اور مرجاویگا جیسا پہلا بچہ مر گیا ہے تیسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ابلیس نے آکر اونسے کہا مین تمہارا صاحب ہون جس نے تم کو جنت سے نکالا تاکہ تم میری اطاعت کرو ورنہ پیٹ مین سینگ گوبھی پیدا کرکے پھاڑ ڈالونگا یہ کرونگا وہ کرونگا دونون کو ڈراتا تہا وہ نہ مانتے تہے آخر بچہ مردہ پیدا ہوا پھر جب تیسرا پیٹ رہا تو پھر آکر وہی ذکر نکالا دونون کو محبت نے لبھانا اور سکا نام عبد الحارث رکھا اس اثر کو ایک جماعت اصحاب ابن عباس نے ابن عباس سے تلقی کیا ہے جیسے مجاہد سعید بن جبیر عکرمہ اور طبقہ ثانیہ سے قتادہ سدی وغیرہ سلف اور ایک جماعت خلف سے مفسرین متاخرین سو وہ جماعات غیر محصی ہین گویا اصل اس اثر کی واللہ اعلم ماخوذ ہے اہل کتاب سے کیونکہ ابن عباس نے اوسکو ابی بن کعب سے روایت کیا ہے کما رواہ ابن ابی حاتم عن مجاہد عن ابن عباس عن ابی بن کعب قال لما حملت حوا اتاہا الشیطان فقال لہا اتطیعینی ولیسلم لک ولدک سمیہ عبد الحارث فلم تفعل فولدت ثم حملت فاتت ثم حملت فقال لہا مثل ذلک فلم تفعل ثم حملت الثالثۃ فجاءہا فقال ان اطعتینی یسلم والا فانہ یکون بہیمۃ فہمتہما فاما عا ان آثار سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آثار اہل کتاب سے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب بات کہین تم سے اہل کتاب تو تم تصدیق نہ کرو اونکی اور نہ تکذیب پھر اخبار اہل کتاب تین طرح پر ہین ایک وہ خبر جسکی صحت سکو دلیل کتاب و سنت سے معلوم ہوگئی ہے دوسری وہ خبر جسکا کذب دلیل قرآن و حدیث معلوم ہو چکا ہے تیسرے وہ خبر جو بسکوت عنہ ہے اسکو روایت کرنیکی اجازت ہے لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج سو یہی وہ خبر ہے جسکی تصدیق تکذیب نہین کیجاتی لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا نصدقوہم ولا نکذبوہم رہی یہ بات کہ یہ خبر قسم ثانی مین سے ہے یا قسم ثالث سے اسمین نظر ہے لکن جبر صحابی یا تابعی نے اسکو روایت کیا ہے وہ اسکو قسم ثالث سے خیال کرتا ہے اور مذہب حسن بصری پر مین اسباب بین یعنے سیاق آیت شریف بتا رہے آدم و حوا نہین ہین بلکہ مراد ذریت مشرکین آدم و حوا ہے ولہذا اللہ پاک نے کما اللہ برتر ہے اون کے شریک بتانے سے آدم و حوا کا ذکر جو اول آیا ہے وہ بطور توطیہ و تمہید تہا واسطے والدین مالعبد کے گویا یہ استطراد ہے کہ ذکر ایک شخص کا کرکے طرف جنس کے چلے گئے کقولہ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

ہ ابن عباس سے اس اثر کے مرفوع ہونے کی تصریح نہین ہے اور ابن عباس کا اسرائیلیات سے روایت کرنا بھی ثابت ہے اور ابن عباس کا اسرائیلیات سے روایت کرنا بھی ثابت ہے

الا یہ یہ بات معلوم ہو کہ مصابیح یعنے نجوم جو زینت و رونق آسمان مین اُنسے می نہین کیجاتی ہو بلکہ یہ ایک مستطرد ہے شخص مصابیح سے طرف اُسکی جنس کے اس بات کی نظائر قرآن پاک مین بہت ہین واللہ اعلم انتہے ف فتح البیان کا بیان فاتح تفسیر اس آیت شریف مین یون ہے کہ خطاب خلقکم اہل مکہ کو ہے نفس واحد سے آدم مراد ہین جمہور مفسرین کا قول یہی ہے یہ کلام متضمن ہے ذکر پر اللہ کی نعمتون کو جو اوسنے اپنے بندون پر کی ہین اور اس بات پر کہ اونھون نے بدلا اون نعمتون کا ساتھہ شکر اور اعتراف عبودیت کو نہ کیا اور اللہ پاک کو متفرد بالوہیت نہ جانا زوج سے مراد حوا ہین جو آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی تہین واسطے اوسکی سونست و اطمینان کے کیونکہ جنس مائل و ساکن ہوتی ہو طرف جنس کے یہ معاملہ جنت مین ہوا تہا اسکے بعد اوس معاملہ کا ذکر کیا جو دنیا مین گذرا تغشی کنایہ ہے وقاع سے یہ کنایہ نہایت خوبی سے اسلیے کہ غشیان کہتے ہین مرد کے آنے کو باس عورت کے حوا کو بعد جماع کے حمل رہگیا ابتدا سے انتہا تک کچہ ثقل معلوم نہ ہوا جسطرح اور عورتون کو بوجہ معلوم ہوتا ہے یہ مطلب ہے حمل خفیف کا وہ بعد اس حمل کے بدستور چلتی پہرتی اوٹہتی بیٹہتی تہین اپنا کام کاج کرتین کچہ محنت مشقت کلفت ثقل نہا تین لیکن جب بچا پیٹ مین بڑہا اور بوجھل ہوگئین تو آدم و حوا دونون نے دعا مانگی کہ اگر ہمکو تو ولد صالح دیگا یعنے بیٹا یا صحیح الاعضا تو اس تیری نعمت کا شکر ادا کرینگے اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ آدم و حوا کو یہ بات معلوم ہوگئی تہی کہ جو اندر پیٹ کے ہے وہ اثر اوسی جماع کا ہے اور اُنہین کی جنس کی کوئی شے ہے جس سے اُنکی نسل ثابت رہیگی لیکن جب وہ بچا پیدا ہوا تو اونھون نے اللہ کے ساتھہ شرک کیا اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ ابلیس نے آکر حوا سے کہا اگر تیرے بچا پیدا ہو تو اوسکا نام میرے نام پر رکہنا کہا تیرا کیا نام ہے کہا حارث اور اگر اپنا نام اصلی بتا دیتا تو وہ پہچان جاتین اونھون نے اوسکا نام عبد الحارث رکہدیا یہ اون سے شرک ہوا لیکن نام رکہنے مین نہ عبادت مین لیکن جبکہ مقصد اُنکا یہ ٹہیرا تہا کہ یہ نام سبب نجات ولد ہوگا اسلیے اونپر عتاب ہوا کہ مسبب سے قطع نظر کرکے سبب پر کیون نگاہ ڈالی یہ روایت کئی طرق و الفاظ سے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے حدیث سمرہ بہی اسپر دال ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حوا نے کیا تہا نہ آدم نے صیغہ تثنیہ کا کہنا منافی اس مدعا کو نہین ہے کیونکہ اسناد فعل واحد کی طرف دو فاعل یا ایک جماعت کے کلام عرب مین شائع ذائع ہے بلکہ خود قرآن پاک مین نظائر اوسکی موجود ہین جیسے فرمایا ہے فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ پہر اوسی صورت مین یون کہا ہے قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا یا فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا اُفْتَدَتْ بِهٖ اور مراد فقط زوج ہے قَالَهُ الْفَرَّاءُ یا کہا لَنَسِيَا حُوْتَهُمَا حالانکہ ناسی فقط یوشع تہا نہ موسیٰ ع

علیہ السلام یا فرمایا یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان حالانکہ فقط بحر مکین سے یہ پیدا ہوتے ہین نہ شیرین سے و قال تعالی یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم حالانکہ رسل فقط انس مین ہوئے ہین نہ جن مین لکن بسبب اجتماع کے خطاب مین یہ ترکیب صحیح شہیری و قال تعالی القیا فی جہنم حالانکہ خطاب ایک کو ہے نہ دو کو حدیث مرفوع مین آیا ہے اذا سافر ثلثا اذنا حالانکہ مراد ایک کی اذان ہر نہ دو کی امر القیس نے کہا ہے ع قفا نبک من ذکری حبیب و منزل کلام شعرا مین ذکر لفظ خلیلی کا بصیغہ تثنیہ بہت آیا ہے حالانکہ مراد ایک ہی ہوتا ہے نہ دو و اوار دشقی کہتے ہین ؎ باللہ ربکما عوجا علی سکنی + وعاتبا کہ لعل العتب یعطفہ +

اس بنیاد پر سنے آیت شریفہ کے یہ ہین کہ مراد جعلا سے فقط حوا ہین آدم حسب بات معلوم ہوگئی کہ محاورہ کتاب و سنت و کلام عرب کا اسطرح پر مروج ہے تو یہ تاویل متعین ہے گی فقط ذکر حوا ہی مراد ٹھیرے گا ایک جماعت المعلم نے اس آیت کو مشکل سمجھا ہے اسلیے کہ ظاہر نظم مبارک صریح وقوع شرک مین آدم علیہ السلام سے ہے حالانکہ انبیا شرک سے معصوم ہوتے ہین پہر واسطے پیچا چھڑانے کی اس اشکال سے ہر ایک عالم و مفسر طرف ایک مذہب کے گیا اقوال انکے تاویل آیت مین غایت درجہ مختلف پائے گئے یہانتک کہ ایک جماعت مفسرین نے انکار اس قصے کا کیا ہے صبیر ابن کثیر و فخر الدین رازی و ابو السعود وغیرہم نے اقوال مفسرین کے فتح البیان مین مع جوابات مذکور ہین سو یہ بات کہ حوا نے یہ کام باذن آدم علیہ السلام کیا تہا سو یہ محتاج دلیل ہے اور دلیل موجود نہین ہے بہرحال جو کچھ ہوا وہ حوا سے ہوا نہ آدم سے اسصورت مین کوئی اشکال آیت پر وارد نہیں ہوتا ہے اسجگہ جمہور مفسرین متقدمین و متاخرین کو حیرانی ہوئی ہے کیا موضح قرآن اور کیا فتح الرحمن اور کیا تفسیر ابن کثیر وغیرہم یہ نکتہ تفسیر فقط حصہ صاحب فتح البیان مین قدر تہا ولہ الحمد اتشرکون ما لا یخلق شیئا وہم یخلقون ○ ولا یستطیعون لہم نصرا ولا انفسہم ینصرون ○ وان تدعوہم الی الہدی لا یتبعوکم سواء علیکم ادعوتموہم ام انتم صامتون ○ ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوہم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صدقین ○ الہم ارجل یمشون بہا ام لہم ایدی یبطشون بہا ام لہم اعین یبصرون بہا ام لہم اذان یسمعون بہا قل ادعوا شرکاءکم ثم کیدون فلا تنظرون ○ ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وہو یتولی الصلحین ○ والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسہم ینصرون ○ وان تدعوہم الی الہدی لا یسمعوا وتراہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون ○ کن کو

شریک بتاتے ہیں جو بیچارے ایک چیز اور آپ پیدا ہوتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں اونکو مدد اور نہ اپنی مدد کریں اور اگر اون کو پکارو راہ پر نہ چلیں تمہاری پکار پر برابر ہے تم کو کہ اونکو پکارو یا چپکے رہو جسکو تم پکارتے ہو اسکے سوا بندے ہیں تمسے بہلا پکارو اون کو تو چاہیے قبول کریں تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو کیا اونکو پاؤں ہیں جنسے چلتے ہیں یا اونکو ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں یا اون کو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں یا اونکو کان ہیں جن سے سنتے ہیں تو کہہ پکارو اپنے شریکوں کو پھر برا کرو میرے حق میں اور مجھکو ڈھیل نہ دو میرا حمایتی اللہ پاک ہے جسنے اُتاری کتاب اور وہ حمایت کرتا ہے نیک بندوں کی اور جسکو تم پکارتے ہو اوسکے سوا نہیں کر سکتے تمہاری مدد اور نہ اپنی جان بچا سکیں اور اگر اونکو پکارو راہ کیطرف کچھ نہ سنیں اور تو دیکھے کہ تکتے ہیں تیری طرف اور کچھ نہیں دیکھتے ف یہ انکار ہے طرف سے اللہ کے شرکوں پر جو ہمراہ اللہ کے غیر اللہ کو پوجتے ہیں جیسے انداد واوثان اصنام کہ وہ سب اللہ کی مخلوق مربوب مصنوع ہیں کسی کی ضرر نفع و نصر سے مالک نہیں ہیں بلکہ جماد غیر متحرک ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اون سے تو انکی عابد اکمل تر ہیں کہ آنکھ کان بطش رکھتی ہیں اسلیے یہ فرمایا ہے کہ کیا تم ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہو جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود بنائے گئے ہیں تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اللہ نے خبر دی کہ اگر سارے معبودات مشرکوں کے جمع ہوں کیا ذکر ہے کہ ایک مکھی پیدا کر سکیں بلکہ اگر مکھی کوئی شے اُنکی لے بھاگے جیسے طعام حقیر تو اتنی قدرت و طاقت بھی تو نہیں رکھتے کہ اوسکو چھڑا لیں سو جسکی یہ صفت و حالت ہے وہ کیونکر اسلیے معبود ہو سکتا ہے کہ کسی کو رزق دے یا اوسکی مدد کرے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ وہ کسی شے کے خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق و مصنوع ہیں جسطرح خلیل جلیل علیہ السلام نے کہا تھا اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ الآیۃ بہر اللہ نے یہ کہا کہ وہ اپنے عابدوں کی مدد نہیں کر سکتے نہ اپنی جان کی اگر کوئی اُنکے ساتھ برائی سے پیش آوے خلیل علیہ السلام کو دیکھو کہ اونہوں نے اپنی قوم کے بت توڑ ڈالے نہایت درجہ کی اہانت اون بتوں کی کی کما اخبر تعالیٰ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ وقال تعالیٰ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ معاذ بن عمرو بن الجموح و معاذ بن جبل دو جوان مخلص تھے جب حضرت مدینہ میں آئے مسلمان ہو گئے رات کو مشرکوں کے بتوں کو توڑتے تلف کرتے رانڈوں کو جلانے کے لیے دیدیتے کہ انکی قوم عبرت پکڑے عمرو بن جموح اپنی قوم کا سردار تھا اوسکا ایک بت تھا جسکی وہ عبادت کرتا خوشبو ملتا یہ دونوں شخص اُنکو جاکر اس

اوندھا کے نجاست لگا آتی عمرو بن جموح اگر دیکھتا تو دو ہو کر خوش ہوتا اور سکر پاس ایک تلوار رکھکر کہدیتا کہ تو اس سے بدلا دیوے وہ دونو پہر آکر یہی کام کر جاتے وہ پہر وہی کام کرنا ایک بار اوسکو ایک مرد ارکتے کے پاس ڈالدیا پہر ایک سنی میں باندھکر ایک کنوین مین لٹکایا عمرو بن جموح نے جب یہ حال دیکھا معلوم کیا کہ جس دین پر وہ ہو وہ دین باطل ہے کہا تاللہ لو کنت الٰھا مستندا + لما نزلت والکلب جمیعا فی قرن پہر مسلمان ہو گیا اچھا پکا سچا تک کہ دن احد کے شہید ہوا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل جنۃ الفردوس ماواہ پہر اللہ پاک نے یہ فرمایا کہ وہ اصنام پکارنے والے کی پکار کو نہین سنتے ہین اونکو نزدیک داعی دو حی برابر ہے کما قال ابراہیم علیہ السلام یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا پہر اسنے کہا وہ تو عبید ہین مثل عابد کے یعنے مثل اون کے مخلوق ہین بلکہ بشر اون سے اکمل تر ہین کہ سنتے دیکھتے ہاتھ سے پکڑتے تو ہین یہ تو کچھ بھی نہین کر سکتے پہر کہا تم اون سے کہدو کہ اچھا اپنے شرکا کو بلاؤ وہ تمہاری مدد ہمپر کرین ہم کو ایک دم کی مہلت نہ دو پوری کوشش وکشش اپنی کر گذرو مجھکو اللہ پاک کافی وافی ہے وہ میرا ناصر ہے محبکو اوسپر بھروسہ ہے اوسی کی پناہ ہے وہی میرا دوست دار ہے دنیا و آخرت مین بلکہ ہر صالح کا بعد سیر کے وہی ولی ہے یہ ویسی بات ہے کہ قوم ہود نے ہود علیہ السلام سے کہا تھا ان نقول الا اعتراک بعض الھتنا بسوء اور سپر ہود نے فرمایا تھا انی اشھد اللہ واشھدوا انی بری مما تشرکون من دونہ فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون انی توکلت علی اللہ ربی وربکم ما من دابۃ الا ھو اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم یا جیسے خلیل جلیل علیہ السلام نے کہا تھا افرایتم ما کنتم تعبدون انتم واباؤکم الاقدمون فانھم عدو لی الا رب العلمین الذی خلقنی فھو یھدین الآیات ہم طرح اونہون نے اپنے باپ اور قوم سے فرمایا تھا انی برآء مما تعبدون الا الذی فطرنی فانہ سیھدین وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لعلھم یرجعون اسکے بعد جو آیت ہے وہ سو کہ آیت ماقبل سے صرف اتنا فرق ہے کہ وہ بصیغہ خطاب تھی اسجگہ بصیغہ غیبت ہے اسی لیے یہ کہا کہ وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہین نہ اپنی جان کی تو اگر انکو طرف ہدایت کو بلائیگا تو وہ نہ سنینگے وہ تیری طرف نگاہ کرتے ہین مگر کچھ سوجھتا نہین ہے کقولہ تعالی ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم کہ یہ مطلب ہے اسکا کہ وہ تیرے سامنے ان آنکھون سے آتے ہین گویا وہ دیکھتے ہے ہین اور حقیقت مین جماد کی طرح ہے ہین ولہذا اونسے معاملہ مثل لا یعقل کے کیا گیا ہے کہ صورت مین تو آدمی ہین مگر سیرت جماد کی سی رکھتے ہین ف ابن کثیر کہتے ہین کہ یہ خلاف آدم اند۔ نیستند آدم اند خلاف آدم اند۔ سدی نے کہا مراد مشرکین ہین یہی قول مجاہد کا بھی ہے لیکن اول اولی ہے اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے وقالہ قتادۃ ف فتح البیان مین

کہا ہے استفہام واسطے تقریع و توبیخ کے ہے یعنے یہ اہل مکہ کسطرح اللہ کا شریک ٹھیراتے ہین جو نہ کسی شے کو پیدا کرسکے نہ نفع وضرر پر قدرت رکھے بلکہ وہ اصنام وشیاطین جنکو اونہون نے شرکا قرار دیا ہے وہ سب خود مخلوق ہین اونہین کی ہاتھون سے مصنوع ہوئے ہین اپنے پوجنے والون کی مدد کرسکتے ہین نہ خود اپنی جانون کی کیونکہ جو کوئی اپنی مدد سے عاجز ہے وہ غیر کی مدد سے عاجز تر ہوتا ہے لفظ تدعوہم مین خطاب مشرکین کو ہے یا اصنام کو یا سونبن کیلیے تمہارا اون کو پکارنا یا خاموش رہنا دونون امر برابر ہین کیونکہ جنکو وہ پکارتے ہین وہ تمہارا بطرح بندی عاجز ہین تم تو زندہ بھی ہو بولتے سنتے چلتے دیکھتے ہو اصنام واوثان تو ایسے بھی نہین ہین مقاتل نے کہا مراد ملائکہ ہین جنکو وہ پوجتے تھے مگر قول اول اولے ہے اصنام کو باوجود یکہ جمادات ہین بلفظ عباد اسلیے تعبیر کیا کہ اون کے اعتقاد مین وہ بمنزلہ عقلا کے تھے یہ یہ فرمایا کہ اچھا اون کو پکارو وہ تم کو جواب دین اگر سچے ہو یعنے اس بات مین کہ انکو نفع وضرر پر قدرت حاصل ہے اور وہ معبود ہین پھر اون مشرکون سے نفی سنی وبطش وبصر وسمع کی فرمائی پھر یہ بھی کہدیا کہ اچھا انکو بلاؤ اور تم سارا مکر اپنا کرگذرو ہمین مہلت ندو دیکھین وہ کیا کرتے ہین اس تحدی وتعجیز کی بعد اب کوئی بات باقی نہین رہی پھر اللہ پاک کا اپنے صالحین کے لیے دلی ہونا ثابت کیا اور شرکا کا عاجز ہونا ذکر فرمایا پھر کہا ان مشرکون کی یہ بیوقوفی ہے کہ ظاہر مین انکہین رکھتے ہین مگر کچھ نظر نہین آتا یا اصنام کی آنکھین ہین مگر وہ کچھ نہین دیکھتے اسلیے کہ پتون کی آنکھین جو اہر وغیرہا سے بناتے تھے مشابہ ناظرین ٹھیراتے تھے

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ○ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ خوگر معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلون سے اور کبھی اوبھاوے تجھکو شیطان کی چھیڑ تو پناہ پکڑ اللہ کی وہی ہے سنتا جانتا ف نیک کام کو کہیے اور جاہلون سے پرے رہیے لڑنے نہ لگیے نہین آپ بھی جاہل بنا اور کار رحمن مین کار شیطان آیا اور اگر ایک وقت شیطان جھڑپ کروادی تو جب یاد آوے شتاب پناہ پکڑیے اللہ کی اور سنبھل جاوے اپنے حبل مین چلے نہ جایے اتنے ف ابن عباس نے کہا لے تو جو معاف ہوا ہے تجھکو اونکے سوال سے اور جو چیز وہ لائے ہین تو لے یہ حکم پہلے نزول برات سے تھا پھر اوسمین تفصیل فرائض صدقات کی آگئی انتہا اونکی بتادی فَاَلَّذِیْ دوسرا قول یہ ہے کہ انفاق فضل کر یعنے جو حاجت سے زیادہ ہو وہ خرچ کردے گویا مراد عفو سے ہمیشہ فضل وزیادت ہے ابن زید نے کہا اللہ نے حضرت کو حکم دیا عفو وصفح کا مشرکین سے دس برس تک پھر حکم دیا کہ اونپر سختی ودرشتی کرو ابن جریر نے اسی بات کو اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا یعنے لوگون کے اخلاق واعمال کا تجسس نہ کرو عروہ نے کہا عفو اختیار کرو

اخلاق مردم سے دوسرا قول یہ ہے کہ خُذْ مَا عَفَى لَكَ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ ابن الزبیر نے کہا یہ آیت حق مین اخلاق ناس کے اوتری ہے رواہ البخاری عائشہ سے بھی مثل اسکے آیا ہے تیسرا قول ابوالزبیر کا یہ ہے وَاللّٰهِ لَاخُذَنَّهُ مِنْهُمْ مَا صَحِبْتُهُمْ یہ قول اشہر اقوال ہے ابی نے مرفوعاً کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا اے جبریل یہ کیا ہے کہا اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ اَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم نحوہ وھذا مرسل علی کل حال وقد روی لہ شواھد من وجوہ اخری وقد روی مرفوعاً عن جابر وقیس بن سعد اسنادھما ابن مردویہ عقبہ بن عامر کہتے ہین مین نے حضرتؐ سے ملکر ابتدا اُنکا ہاتھہ پکڑا کہا خبر دو مجھکو اے رسول خدا فاضل اعمال سے فرمایا اے عقبہ صلہ رحم کر اوسکو جو قطع رحم کرے تجھہ سے دی اوسکو جو محروم رکھے تجھکو درگذر کر اوس سے جو ظلم کرے تجھپر رواہ احمد والترمذی نحوہ وقال حسن لکن اسحدیث کی سند مین علی بن زید اور اسکا شیخ قاسم دونون مین ضعف ہے بخاری نے کہا معروف ہے عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے عمر رضے اللہ عنہ سے کہا تھا یا ابن الخطاب فو اللہ ما تعطینا الجزل ولا تحکم بیننا بالعدل عمر کو نہایت غصہ آیا چاہا کہ کچھ سزا دین حر بن قیس نے کہا اے امیر المومنین اللہ پاک نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ سو یہ شخص جاہلین مین سے ہے واللہ جب یہ آیت پڑہی تو عمر نے کچھ تجاوز نہ کیا وہ وقاف تھے نزدیک کتاب اللہ کے رواہ البخاری بطولہ سالم بن عبداللہ کا گذر ایک کاروان شام پر ہوا اوس مین ایک جرس تھا اونہون نے کہا جرس سے نہی آئی ہے اونہون نے کہا ہم تم سے زیادہ جانتے ہین مگر وہ جلجل کبیر ہے رہا یہ جرس سو اسکا کچھ ڈر نہین ہے سالم چپ ہوگئے کہا وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ رواہ ابن ابی حاتم یہ قول بخاری کا کہ عرف سے مراد معروف ہے عروہ بن زبیر وسدی وقتادہ وابن جریر وغیرہم نے اسپر نص کی ہے ابن جریر نے کہا کہتے ہین اَوْلِيَتُهُ مَعْرُوْفًا وَعَارِفًا وَعَارِفَةً یہ سب الفاظ بمعنے معروف ہین اللہ پاک نے حضرتؐ سے کہا کہ تم ہمارے بندون کو حکم معروف کا دو اس مین سارے طاعات داخل ہین جاہلون سے درگذر کرنے کو فرمایا یہ آیت اگرچہ امر ہے حضرت کو مگر تادیب ہے ساری خلق کو کہ جو کوئی ہم پر ظلم و زیادتی کرے تم اوسکو سہو یہ بات نہین ہے کہ جو کوئی حق و جرایم کو نہ جانے اوس سے اعراض کر دیا کا فرہا بسہ و جاہل احد نیت و محاربت مسلمین سے صفح کرو قتادہ نے کہا یہ اخلاق ہین اللہ نے اونکا حکم اپنے نبی کو دیا ہے بعض حکما نے اس معنی کو دو بیت مین نظم کیا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ كَمَا + اُمِرْتَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ + وَلِنْ فِي الْكَلَامِ لِكُلِّ الْاَنَامِ فَمُسْتَحْسَنٌ مِنْ ذَوِي الْجَاهِلِيْنَ + بعض علما نے کہا ہے لوگ دو طرح پر ہین ایک محسن سو تو اوسکا احسان سے اطاعت

زیادہ اوسکو تکلیف نہ دی اور نہ اوسکو زیادہ تنگ کر دوسرا اسکی اوسکو حکم معروف کا کر اگر اپنی ضلالت پر جما رہے
اور تیرا کہنا نہ مانے اپنے جہل مین ستمگر ہو تو پھر اوس سے اعراض کر شاید یہ پرتاوا اوسکی کید کو پھیر دے کما قال تعالے
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ
صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ مراد یہ وصیت ہے ف یہ تینون آیتین اعراف و مومنون و حم السجدہ مین
ہین جو پہلی جگہ نہین ہین اللہ پاک نے ان آیات مین یہ ارشاد کیا ہے کہ عاصی کے ساتھ معاملہ ساتھ امر معروف
کے چاہیے یہ خصلت بہت اچھی ہے اوس سے اسکا تمرد دور ہو جاویگا باذن اللہ تعالی پھر یہ ارشاد کیا کہ شیطان جانے
سے پناہ مانگو کہ اوسکو تمہارا احسان نہین دیکھتا وہ بالکل تمہارے ہلاک و دمار کے درپے رہتا ہے کہلا دشمن
ہے تمہارا اور تمہارے باپ کا پہلے سے ابن جریر نے کہا اگر شیطان تم کو غصے مین لاکر اعراض عن الجاہل سے
روکے اور عوض لینے پر آمادہ کرے تو اللہ سے پناہ مانگو وہ جہل جاہل کا سننے والا ہے تمہارے استعاذہ کو بھی
سنتا ہے اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے جو کچھ خلق مین ہوتا ہے نزغ شیطان ہو یا استعاذہ رجحن اوسے سب معلوم
ہے ابن زید نے کہا جب یہ آیت اوتری خُذِ الْعَفْوَ الخ حضرت صلعم نے کہا اے رب غصے کی کیا علاج ہے تب یہ آیت
اتی وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ الخ دو آدمیون نے حضرت کے سامنے دشنام بازی کی تھی ایک کو اون مین سے نہایت غصہ
آیا ناک خاک آلودہ کی فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص وہ کلمہ کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کسینے اوس شخص سے کہا وہ بولا مجھکو جنون نہین ہے نزغ اصل مین فساد کو کہتے ہین جو
غضب سے ہو یا اور طرح پر قال تعالی وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ
عباد کے معنے مین التجا استاد استجارہ نزغ سے ملاذ کا استعمال طلب خیر مین آتا ہے ف فتح البیان مین کہا
ہے حضرت کو جو یہ حکم دیا کہ تم عفو کیا کرو یا ایک طرح کی تیسیر ہے جسکا حکم حضرت کیا کرتے تھے صحیح مین آیا ہے یَسِّرُوْا
وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا عفو سے مراد اسجگہ ضد جہد ہے بعض نے کہا فضل اور وہ جو بلا کلفت حاصل ہو
عفو کہتے ہین شامل کو ترشے مین یعنی اخذ صدقہ مین تشدد نہ کرو یہ حکم قبل فرض زکوۃ کے تھا عرف مروجہ خصلت ہے
جسکو عقل پسند کرے نفس اوس سے مطمئن ہو اور جسکو شارع نے معروف فرمایا ہو عطا نے کہا یعنے حکم دو لا الہ الا اللہ
کہنے کا مگر عموم اولی ہے پھر فرمایا کہ جب تو نے اوپر حجت درباره امر معروف قائم کر دی اور انھون نے وہ کام نہ کیا
تو اب اوسے اعراض کر لڑ جھگڑ مت انکی سفاہت کا بدلا سفاہت سے نہ کر کہتے ہین آیہ سیف نسخ ہے اس آیت کی
عطا و ابن زید نے یون ہی کہا ہے مجاہد و قتادہ نے کہا محکم ہے قیس بن سعد نے کہا حضرت نے حمزہ بن عبد المطلب

کو دیکھکر فرمایا واللہ مین ستر آدمی کو اون مین سے عرض حمزہ کے شہید کرون گا تب حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لائے
اخرجہ ابن مردویہ نزغ کہتے ہین وسوسہ کو اسیطرح نغز و نخس و نسخ رجاج نے کہا نزغ ذنی حرکت ہے شیطان
کی طرف سے ادنی وسوسہ اصل نزغ فساد ہے بعض نے کہا نزغ بمعنے اغواء ہے یہ سب قریب قریب ہین اللہ نے حضرت
کو فرمایا کہ جب تم کو وسوسہ شیطان یاد آوے اسے استعاذہ کرو اوسکو دور کرنے کے لیے طرف اللہ کے ملتجی ہو یہ بات بطور
فرض و تقدیر کے فرمائی ہے ورنہ حضرت صلعم کو وسوسہ شیطانی سے معصوم ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ
مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝
جو لوگ ڈر رکھتے ہین جہان پڑ گیا اوپر شیطان کا گذر چونک گئے بہر تب ہی اون کو سوجھ آگئی اور جو شیطانون
کے بھائی ہین وہ اُنکو کھینچے جاتے ہین غلطی مین پھر وہ کمی نہین کرتے ف اللہ نے خبر دی ہے حال سے اہل
تقوی کے کہ وہ مطیع امر تارک نہی ہین طیف و طائف دونو قرارتین مشہور ہین حدیث مین بھی آئی ہین دونو
کے ایک ہی معنی ہین اور بعض نے فرق کیا ہے کسی نے تفسیر لغزینب کی ہے کسی نے کہا مراد وسوسہ شیطان بصرع و
نحوہ ہے بعض نے کہا مراد قصد گناہ ہے بعض نے کہا گناہ کرنا ہے تذکر سے مراد یاد آوری عقاب جزیل ثواب
و وعدہ و وعید خدا ہے کہ اوس کو یاد کر کے توبہ و انابت و استعاذہ کرتے ہین جلد اوس سے رجوع لاتے ہین
مستقیم ہو جاتے ہین حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک عورت پاس حضرت صلعم کے آئی اوسکو طیف تھا کہا اسے
سے دعا کرو کہ مجھے شفا دے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجھکو شفا دیگا اور اگر تو چاہے تو صبر
کر تجھپر کچھ حساب نہ ہوگا اوس نے کہا مین صبر کرونگی مجھپر حساب نہ ہو رواہ ابن مردویہ وعن ابی ہریرۃ رفعہ
الطیف من اھل الجنۃ ممن سعن کا لفظ یہ ہے کہا مجھکو مرگی آتی ہے مین ننگی ہو جاتی ہون فرمایا اگر تو کہے تو دعا کرون کہ تجھکو
شفا ہو اور اگر تو صبر کرے گی تو تجھکو جنت ملیگی اوس نے کہا بل اصبر و لی الجنۃ لکن یہ دعا کرو کہ مین ننگی نہ
ہوا کرون اوسکے لیے دعا کی وہ پھر ننگی نہ ہوتی تھی واخرجہ الحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم و لم یخرجاہ
حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین بذیل ترجمہ عمرو بن جامع لکھا ہے کہ ایک جوان مسجد مین عبادت کیا کرتا تھا ایک
عورت نے اوسپر فریفتہ ہو کر اوسکو طرف اپنے نفس کے بلایا اوسکے پیچھے پڑی رہتی یہانتک کہ قریب تھا کہ وہ اوسکے
گھر مین جاوے اوسکو یہ آیت باب یاد آئی بیہوش ہو کر گر پڑا پھر ہوش مین آکر اس آیت کو یاد کیا مر گیا عمر نے اگر
اوسکے باپ کی تعزیت کی رات کو دفن کیا اوسکی قبر پر سم ہمراہیون کے آکر نماز پڑھی پکار کر کہا اے جوان
ولمن خاف مقام ربہ جنتان اوس نے قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمر اللہ نے مجھکو دو جنتین دی ہین ف

مراد اخوان شیاطین سے اس جگہہ النس ہین کقولہ تعالی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یا اخوان وہ لوگ ہین جو تابع شیاطین ہوتے ہین شیطانون کی حکم برداری کرتے ہین معاصی مین اُنکے مساعد و مددگار رہین گناہون کو سہل و خوب کرکے دکہلاتے ہین ابن کثیر نے کہا مدّ بمعنی زیادت ہے یعنے جہل و سفاہت مین اُنکو بڑہاتے ہین اسیطرح شیاطین مدد النس ہین کچہ کوتاہی اُنکے اعمال مین نہین کرتے ابن عباس نے کہا نہ النس اپنے عمل مین مقصر ہین نہ شیاطین اون سے باز رہتے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ جن وحی کرتے ہین طرف اپنے اولیا کے النس سے بہر کسی نہین کرتے یہی قول سدی وغیرہ کا بہی ہے یعنی جو لوگ شیطانون کے دوستدار ہین شیاطین اُنکی امداد سے نہین چوکتے اُنکو شر مین اغوا کیا کرتے ہین اسلیے کہ یہ اُنکی طبیعت ہے بیحیت اون سے نہین جاتی کما قال تعالی اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ابن عباس وغیرہ نے کہا تُزْعِجُهُمْ اِلَی الْمَعَاصِیْ اِزْعَاجًا یعنے طرف معاصی کے بہیہار کرلاتے رہتے ہین ف فتح البیان مین ہے اللہ نے کہا اہل تقوے کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ پاک کے حکم کو یاد کرکے استعاذہ و التجا کیا کرتے ہین جبکہ شیطان اُنکو ذرا سا بہی چھیڑتا ہے وسوسہ و جنون و غضب کو طیف بولتے ہین اسلیے کہ وہ شیطان کا لمہ ہے مشابہ کے خیال آیت اولی مین نزغ فرمایا تہا وہ طیف سے ہلکا تہا کیونکہ حالت شیطان کی سائر انبیا علیہم السلام کو بہ نسبت اغیار کے ضعیف ہوتی ہے مجاہد نے کہا مراد وہ آدمی ہے جو گناہ پر جہکتا ہے پہر اللہ کو یاد کرکے اوس گناہ کو چہوڑ دیتا ہے ابن عباس نے کہا مواقع خطا کو تذکر و تفکر سے دیکہتے ہین اخوان شیاطین سے مراد فجار لوگ ہین مطلب یہ کہ شیطان انسانی مدد غی مین کیا کرتے ہین یہی تاویل قول ہے جمہور کا اسیپر عامہ مفسرین ہین بعض نے کہا مطلب ہے کہ جو شیاطین اخوان جاہلین ہین یا غیر متقین ہین وہ جاہلین یا غیر متقین کی مدد کرتے ہین اونکی غوایت کو بڑہاتی ہین یہ تفسیر قتادہ نے کی ہے یا یہ معنی کہ غی یعنے جہل مین اخوان شیاطین ہین بخلاف اوس اخوت کے جو اللہ کے لیے ہوتی ہے کہ اوس مین مدد طاعت پر کیجاتی ہے اقصار کہتے ہین باز رہنے کو کسی شے سے مطلب یہ کہ شیاطین مدد کفار سے غی مین کوتاہی نہین کرتے اور نہ ضلالت سے باز رہتے ہین اور نہ کا فرمذکر کرکے منتہی ہوتا ہے وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ جب تو لیکر نہ جاوے اونکے پاس کوئی آیت کہین کچہ چہانٹ کیون نہ لایا تو کہہ مین چلتا ہون اوسی پر جو حکم آوے مجہکو میرے رب سے یہ سوجہہ کی باتین ہین تمہارے رب کی طرف سے اور راہ و مہر ہے اون لوگون کو جو یقین لاتے ہین ف ابن عباس نے کہا مراد اجتبا سے انجگہہ تلقی ہے دوسری

بار کہا مراد احداث و انشا ہی مجاہد نے کہا مراد یہ ہے کہ تو نے اپنے جی سے کچھ کیوں نہ نکالا ایسی قول ہے قتادہ و سدی و ابن عدیکا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ضحاک نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو نے اسکو کیوں نہ لیا آسمان سے لیکر آنا آیت سے مراد یہاں معجزہ و خارق ہے کقولہ تعالی اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ غرضکہ رسول سے یہ بات کہتے ہین کہ تم اپنی جان کو مشقت طلب آیات مین اسسے نہ ڈالو اس بنیاد پر کہ ہم اون کو دیکھکر ایمان لائین اسنے اس بات کا جواب دیا کہ مین تو کسی شے مین تقدم طرف خدا کے نہین کرتا ہون بلکہ جو حکم خدا کا آتا ہے اوسکو بجا لاتا ہون اگر کوئی نشانی آئی تو قبول کرتا ہون اگر نہ آئے تو ابتدا اپنی طرف سے سوال نہین کرتا مگر اوسی صورت مین کہ خود وہ مجھکو اذن دے کیونکہ وہ حکیم علیم ہے پھر یہ فرمایا کہ یہ قرآن اعظم معجزات اَبین دلالات اصدق حجج و بینات ہر اسلیے اوسپر اطلاق لفظ بصائر و ہدی و رحمت کا کیا ہے ف فتح البیان مین کہا ہے اہل مکہ کو جب کوئی نشانی حسب فرمایش اُنکے نہ آتی تو کہتے کہ تم نے خود اپنی طرف سے کیون نہ بنائی اسنے اسکا جواب سکھلایا کہ تم یون کہو کہ مین تو تابع وحی ہون یہ قرآن و واسطے موسنون کے بصیرت و ہدایت و رحمت ہے درجات لوگون کے علوم مین متفاوت ہین کوئی علم توحید مین دھان تک پہونچا کہ مثل شاہکے ہوگیا یہ لوگ عین الیقین والے ہین کوئی درجہ استدلال و نظر تک پہونچا یہ علم الیقین والے ہین کوئی نرا مسلمان مستسلم ہے یہ عامۂ موسنین اصحاب الیقین ہین سو قرآن واسطے فریق اول کے بصائر ہے اور واسطے مستدلین کے ہدی اور واسطے عامۂ موسنین کے رحمت ہے ابو السعود نے کہا قرآن شریف کا بمنزلہ بصائر قلوب کے ہونا بنسبت جمیع متحقق ہے قرآن ہی سے سب پر حجت قائم ہوتی ہے ہدی و رحمت ہونا اوسکا خاص واسطے موسنین کے اسلیے کہ یہی لوگ مقتبس اوسکی انوار کے منتفع اوسکے آثار کے ہوتے ہین وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ جب پڑہا جاوے قرآن اوسپر کان رکھو اور چپ ہو شاید تمپر رحم ہو ف یعنے جب کبھی قرآن پڑہے اور دون پڑہ جب ہے کہ باتین نکرین و ہیان سے سنین شاید دل مین ہدایت پڑے مگر پڑہنے والا باتون کی مجلس مین پڑہنے لگے پکار کر تو اوسکی خطا ہے انتہے ف ابن کثیر کہتے ہین اسنے جب ذکر کیا کہ قرآن بصائر و ہدی و رحمت ہے تو اب حکم دیا کہ جب قرآن پڑہا جاوی تو باہ عظام و احترام اوسوقت سب لوگ خاموش ہین جسطرح کفار قریش کرتے تھے وہ کام نہ کرین کیونکہ اون منکرون کا یہ قول تھا کہ لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ الآیہ لیکن یہ خاموشی حالت نماز فرض مین جبکہ امام جلا کر پڑہے موکد تر ہے جسطرح صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری سے مرفوعاً آیا ہے کہ امام اسلیے ہے کہ اوسکی اقتدا کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ پڑہے تو تم چپ ہو وَكَذَا رَوَاهُ مَالِكٌ

السنن من حدیث ابی ھریرۃ ایضا وصححہ مسلم بن الحجاج ایضا ولم یخرجہ فی کتابہ ابراہیم بن مسلم
ہجری نے ابو عیاض سے ابو عیاض نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ نماز مین باتین کیا کرتے جب یہ آیت اوتری
اور دوسری آیت تو حکم انصات کا ہوا ابن مسعود کہتے ہین ہمارا یہ حال تہا کہ بعض ہمارے بعض پر نماز مین سلام کرتے
پہر قرآن آیا یعنے آیت باب نازل ہوئی رواہ ابن جریر ابن مسعود نے ایک دن نماز پڑہی کہ لوگون کو سنا کہ امام کے
ساتہہ قرارت کرتے ہین جب نماز پڑہکر پہرے کہا اما ان لکم ان تفھموا اما ان لکم ان تعقلوا کیا ابہی
تمکو وہ وقت نہین آیا کہ تم سمجہو بوجہو جب قرآن پڑہا جاوی تو چپکے اوسکو سنو جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے رواہ ابن
جریر زہری نے کہا یہ آیت حق مین ایک حی ابن انصاری کے اوتری ہے جب حضرت قرآن پڑہتے وہ بہی پڑہتا حدیث
ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت ایک نماز پڑہکر پہرے اوس مین جہر سے قرارت کی تہی فرمایا تم مین سے کسی نے اسوقت میرے
ہمراہ قرارت کی ہے ایک مرد نے کہا ہان اے رسول خدا فرمایا جب ہی مین یون کہتا ہون مجکو کیا ہوگیا ہے جو میرے
قرآن مین اوجہتا ہون تب سے لوگ قرارت سے ہمراہ حضرت کے جس نماز مین آپ جہر فرماتے تہے رک گئے جبکہ یہ
بات حضرت سے سنی رواہ احمد واہل السنن ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے وصححہ ابو حاتم الرازی
زہری نے کہا قرارت ذکر ہے پیچہے امام کے جس نماز مین کہ وہ چلاکر پڑہے اگر قرارت امام کی کفایت کرتی ہے اگرچہ
وہ آواز امام کو نہ سنین ہان جس مین امام جہر نہین کرتا ہے اوس مین چپکے سے اپنے جی مین قرارت کرین کسی
کو مناسب نہین ہے کہ پیچہے امام کے اوسکے ساتہہ نماز جہر مین آہستہ آہستہ یا چلاکر کچہ پڑہے کیونکہ اللہ نے کہا ہے
واذا قرئ القرآن الخ ابن کثیر نے کہا یہ مذہب ہے ایک گروہ علما کا کہ ماموم پر نماز جہریہ مین قرارت کرنا واجب نہین
ہے جس مین امام چلاکر پڑہے نہ فاتحہ اور نہ غیر فاتحہ قول قدیم شافعی کا اور مذہب امام مالک یہی ہے ایک روایت
امام احمد سے یہی یون ہی آئی ہے بدلیل ادلہ متقدمہ قول جدید مین یون ہے کہ سکتات امام مین فاتحہ پڑہے یہی
قول ہے ایک گروہ صحابہ و تابعین ومن بعدہم کا امام ابو حنیفہ و امام احمد کہتے ہین واجب نہین ہے ماموم پر قرارت
اصلا نہ سری مین نہ جہریہ مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے من کان لہ امام فقرارۃ امامہ لہ قرارۃ رواہ احمد حدیث کو امام
احمد نے اپنی مسند مین جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ حدیث موطا مین بطریق وہب بن کیسان کے جابر سے
موقوفا آئی ہے یہی اصح ہے یہ مسئلہ غیر اس موضع مین مبسوط ہے امام ابو عبد اللہ بخاری نے ایک مصنف علیحدہ
اس باب مین لکہا ہے واجب قرارت کو خلف امام سریہ و جہریہ مین اختیار کیا ہے اللہ اعلم ابن عباس نے کہا سنو
اور چپ رہو پیچہے نماز فرض مین یہی بات عبد اللہ بن مغفل سے بہی مروی ہے عبید بن عمیر عطا بن ابی رباح ابہم باتین

ا ۔ یہ مضمون ہے قرارت خلف امام کے ترک کرنے کا جب امام جہر سے قرارت کرتا ہو

کرتے تھے قاص یعنے واعظ وعظ کہتا تھا طلحہ بن عبد السید نے کہا تم ذکر نہین سنتے مستوجب ہو عود ہوتے ہو انہوں نے طلحہ کیطرف نظر کرکے یہہ باتین کرنے لگے طلحہ نے پھر وہی کہا پھر دیکھکر باتین شروع کین پھر کہا تو تیسری بار نظر کرکے یہ جواب دیا کہ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ یعنے خاموشی وقت استماع قرآن کے نماز مین ہوتی ہی نہ خارج نماز اسیطرح مجاہد نے کہا ہے کہ یہ حکم نماز مین ہے دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے کہ کچھ ڈر نہین اگر کوئی شخص غیر نماز مین بات کرے یہی قول ہی سعید بن جبیر وضحاک و نخعی وقتادہ وشعبی وسدی وابن زید کا کہ مراد اس آیت سے حالت نماز ہے تیسرا قول مجاہد کا یہ ہے کہ یہ حکم نماز اور خطبہ یوم الجمعہ مین ہے عطا سے بھی یون ہی مروی ہی حسن نے کہا یعنے فِی الصَّلٰوۃِ وَعِنْدَ الذِّکْرِ سعید بن جبیر نے کہا انصات دن اضحی وفطر و یوم جمعہ کے اور اس نماز مین ہی جسمین امام پکار کر پڑھے اسیکو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہی کہا مراد انصات سے خاموشی ہی نماز و خطبہ مین جسطرح کہ حکم انصات کا ہی جسمین امام کے ارشاد آیا ہے مجاہد اسبات کو مکروہ جانتے تھے کہ جب امام کا گذر کسی آیت خوف یا آیت رحمت پر ہو تو کوئی اوسکے پیچھے کچھ کہے بلکہ خاموش رہے حسن نے کہا جب تو پاس قرآن کے بیٹھے تو اوسکے لیے خاموش رہ حسن نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا جس نے کان لگا کر کسی ایک آیۃ کتاب اللہ پر اوسکے لیے حسنہ مضاعفہ لکھا جاتا ہے اور جسنے اُس آیت کی تلاوت کی اوسکے لیے دن قیامت کو نور ہوگا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَلَفْظُہٗ ف فتح البیان کا لفظ یہ ہی ابو البقا نے کہا ضمیر فَاسْتَمِعُوْا کی طرف اللہ کے پھرتی ہے یعنے لا جلہ مگر اسمین بُعد ہی ظاہر یہ ہے کہ عائد طرف قرآن کے ہے کہتے ہین یہ امر خاص ہے ساتھ وقت نماز کے جبکہ امام قراءت کرے لیکن لفظ اس سے زیادہ تر گنجایش دار ہی عام کا اقتصار سبب پر نہین ہوتا ہے تو پھر استماع وانصات وقت قراءت قرآن کے حال مین اور ہر صفت پر سامع پر واجب ہوگا کسینے کہا یہ خاص ہے ساتھ قراءت حضرت کے مگر اسکی کوئی وجہ نہین ہے ظاہر امر وجوب ہی یہی قول ہی حسن و اہل ظاہر کا بعض نے کہا مذہب واستحباب ہی ابو ہریرہ نے کہا نماز مین پیچھے حضرت کے آواز بلند کرتے تھے دوسری روایت یہ ہی کہ اپنے کام کاج کی باتین کرتے تھے اوسپر حکم سکوت کا ہوا جمہور مفسرین اسیطرف گئے ہین کما فی المعالم والکشاف وانوار التنزیل وحاشیۃ الکمالین وغیرہا مارنی نے کہا یہ خطاب ہے کفار کو کہ جب حضرت معرض احتجاج مین انپر قرآن پڑھین اور اسکو اپنے صدق نبوت پر معجزہ ٹھیرائین تو انصات واجب ہے اس بنیاد پر کہ محبت خصوم کی ساتھ اس آیت کے ہر طرح سے ساقط ہوجاتی ہی پھر کسی وجہ سے حمل آیت کو اس مدعا پر تقویت بخشتی ہی پھر کہا ہی کہ اگر ہم اس آیت کو حمل کرین منع مامور پر قرارت خلف الامام سے تو نظم فاسد

ترتیب مختل ہوجاویگی اس سے ثابت ہوا کہ حمل معنی مذکور پر اولی تر ہے اس آیت مین کوئی دلالت حالت نماز پر نہیں ہے انتہے قاضی نے اشارہ کیا ہے کہ استحجاج اولکا اس آیت کے ساتھ ضعیف ہے بعض محشین قاضی نے کہا یعنی مردود ہے بحدیث صحیحین کا صلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب انتہی دوسرا لفظ حدیث کا یہ ہے کہ لا تجزی صلوۃ لم یقرء بفاتحۃ الکتاب رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح وصححہ ابن القطان یہ حدیث کا ایک شاہد ہے ابوہریرہ سے مرفوعا اسی لفظ مذکور سے جسکو ابن خزیمہ ابن حبان وغیرہما نے روایت کیا ہے احمد کا لفظ یہ ہے لا تقبل صلوۃ لا یقرء فیہا بام القرآن اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین سب دلیل ہین اس بات پر کہ پڑہنا سورۂ فاتحہ کا ہر رکعت نماز مین متعین ہے یہی مذہب ہے مالک و شافعی و جمہور علما کا تابعین و من بعدہم سے گویا حدیث دال ہے اسپر کہ فاتحہ شرط صحت نماز سے ہے نہ نزدیک واجب ہے کہ آیت قرآن ہو تمام بحث اس مسئلہ کی فتح البیان مین مع جوابات مخالفین مرقوم ہے بہت مبسوط سے اسکو لکھا ہے شوکانی فرماتے ہین قرارت خلف امام مین سرا و جہرا اختلاف ہے لکن سنت مطہرہ مین حکم قرارت سورۂ فاتحہ کا خلف امام آیا ہے احادیث مذکورہ صحیحین وغیرہما مین مروی ہین اس سے معلوم ہوا کہ آیت باب بخیر فاتحہ مین آئی ہے یہ حکم سمکو اوسی نے دیا ہے جو ہمارے پاس قرآن لایا ہے جب ایسے پاک کی نہ لگی تو معقل کی نہر باطل ٹھیری یعنے نقل ثابت کے آگے عقل ناقص کا کیا کام ہے جو سمع سے ثابت ہے اور حضرت نے فرمایا ہے وہی ٹھیک ہے آخر اس آیت کو بھی تو حضرات صحابہ پڑہتے تھے واللہ اعلم بالصواب واذکر ربک فی نفسک تضرعا

وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین ○ ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ولہ یسجدون ○ یاد کر تارہ اپنے رب کو دل مین گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار سے کم آواز بولنے مین صبح اور شام کیونکہ اور رہ بیخبر جو لوگ پاس ہین تیرے رب کے بڑائی نہین رکھتے اسکی بندگی سے اور یاد کرتے ہین اسی کی پاک ذات کو اور اسیکو سجدہ دیتے ہین ف یعنے مقرب فرشتے بھی اسکی یاد سے غافل نہین تو انسان کو اور بھی ضرور ہے اور اسکے سوا اور کسی کو سجدہ نکریے اسلئے یہ سجدہ آتا ہے سب قرآن مین پندرہ جگہ سجدہ ضرور ہے سب کا ایک حکم ہے حنفی مذہب مین واجب اور شافعی مین سنت انتہی ف ابن کثیر نے کہا اللہ اما اپنے ذکر کا اول و آخر نہار مین بہت فرمایا کرتا ہے جس طرح کہ ان دو آیتون مین فرمایا ہے وفی قولہ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب یہ حکم نماز پنجگانہ کی شب معراج مین فرض ہونے سے پہلے تھا کیونکہ یہ آیت مکی ہے غدو کہتے ہین اول نہار کو آصال جمع ہے

اصیل کی اصیل کہتے ہین آخر نہار کو یہ ذکر اللہ کا جی مین تضرع و رغبت و رہبت کے ساتھ چاہیے اور قول سے نہ جہرًا اسی لیے یہ فرمایا ہے دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ ولہذا مستحب ہے کہ ذکر نداء و جہر بلیغ نہ ہو حضرت سے پوچھا تھا کیا ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اوس سے مناجات کرین یا بعید ہے کہ ہم اوسکو پکارین اوسپر اللہ نے فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ صحیحین مین ابو موسی اشعری سے آیا ہے کہ لوگون نے آواز بلند سے بعض اسفار مین دعا مانگنا شروع کیا حضرت نے فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا اِنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ اَقْرَبُ اِلٰٓى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ یا مراد اس آیت سے وہ مطلب ہے جو دوسری آیت مین آیا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا کیونکہ مشرکین قرآن کو سنکر گالیان دیتے قرآن کے اور نازیوالی کو اور جو اسکو لایا ہے اسپر اللہ پاک نے حکم دیا کہ نہ اتنا جلا کر پکار کر پڑہو کہ مشرک گالی کمین نہ اتنا چپکے پڑہو کہ تمہارے اصحاب سنین بلکہ درمیان اسرار جہر کے پڑہو اسیطرح اس آیت مین فرمایا ہے کہ جہر بالقول نہ کرو اور غافل بھی نہ رہو بلکہ صبح و شام ذکر مذکور کرتے رہو ابن جریر و ابن زید نے یہ زعم کیا ہے کہ مراد اس آیت سے امر ہے سامع قرآن کو وقت استماع قرآن کے کہ وہ اس صفت پر ذکر کیا کرے سو یہ بات بعید و منافی انصات مامور بہ ہے علاوہ اسکے مراد انصات سے انصات نمازین ہے یا نماز و خطبے مین جسطرح کہ اوپر گذر چکا اور یہ بات معلوم ہے کہ انصات اوسوقت افضل ہے ذکر باللسان سے خواہ سرًا ہو یا جہرًا سو ان دونون کا قول متابع علیہ نہین ہے بلکہ مقصود آیت باب کا اوبھارنا ہے بندون کو کثرت ذکر پر صبح و شام تاکہ اہل غفلت مین نہ ہون اسلیے مدح کی ہے ملائکہ کی کہ وہ رات دن تسبیح کیا کرتے ہین تھکتے نہین ذکر فرشتون کا اسی غرض سے فرمایا ہے کہ لوگ کثرت طاعت و عبادت مین اُنکے مقتدی ہو جائین ولہذا اسجگہ سجدہ کرنا ہمارے لیے مشروع کیا گیا ہے کیونکہ فرشتون کے سجدہ کا ذکر فرمایا ہے جسطرح حدیث مین آیا ہے اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِى الصَّفِّ یہ پہلا سجدہ ہے قرآن پاک مین جو اسکے تالی اور متمم کے بالاجماع مشروع ہوا ہے حدیث ابو الدرداء مین جو حضرت سے آیا ہے کہ آپنے اس سجدہ کو منجملہ سجدات قرآن کے گنا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن کثیر نے کما ھذا اخر تفسیر سورۃ الاعراف وللہ الحمد والمنۃ ف فتح البیان مین کہا ہے خطاب حضرت کو ہے لکن امت اوسمین داخل ہے کیونکہ خطاب عام ہے سائر مکلفین کو ذکر سے مراد عام ہے قرآن ہو یا کوئی اور ذکر منجملہ اذکار کے نماز نے کہا اس ذکر کے معنے مین اختلاف نہین

ہے کہ مراد اوس سے اسجگہ دعا ہے بعض نے کہا مراد خاص قرآن ہو کہ اوسکو ساتھ تامل و تدبر کے پڑھے چنکہ پڑھنے کا امر اسلیے فرمایا ہو کہ اخفا کو بڑا دخل ہے اخلاص مین قریب ہے حسن تفکر سے داعی تر ہے واسطے قبول کے اضرع سے مراد خوف ہو چلا کرنہ پڑھے جہر سے کم سر سے فوق پڑھے یعنے میانہ روی اختیار کرے وقت اس ذکر کا اوقات صبح و مسا ہین غدو کہتے ہین طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کے اصیل کہتے ہین بعد عصر سے مغرب تک کو ابو صخر نے کہا اصال مابین ظہر و عصر کو بولتے ہین ابن زید نے کہا مراد صبح و عشا ہے مجاہد نے کہا غدو آخر فجر بنا نماز صبح تک ہے اصال آخر عشے نماز عصر تک ہے یہ دونون وقت اشرف ہین اسلیے بالخصوص انکا ذکر کیا گیا صبحکو انسان خواب سے جو برادر مرگ ہے اوٹھتا ہے اسلیے استقبال حالت انتباہ کا نوم سے ساتھ ذکر کے مستحب ٹھیرا تاکہ پہلا عمل اوسکا بعد بیداری کے یہی ذکر خدا ہو آخر دن مین انسان مستقبل نوم ہوتا ہے اسلیے اشتغال بذکر مستحب ہوا کیونکہ وہ حالت آیندہ مشابہ موت ہوتی ہے شاید اوس نوم سے نہ جاگے تو موت اللہ ہی کے ذکر پر ہو بعض نے کہا صعود اعمال کا انہین دو وقت مین ہوتا ہے رات کا عمل صبح کیوقت دن کا عمل بعد عصر کے عروج تک اوپر جاتا ہے اسلیے اول و آخر نہار مین استحباب ذکر کا مقرر ٹھیرا تاکہ ابتدا و اختتام عمل کا ذکر پر ہو اسکے سوا اور بھی قول ہین مراد دوام ذکر اللہ ہی تاکہ شمار اسکا اہل غفلت مین نہ ہو مراد اون سے جو پاس اللہ کے ہین ملائکہ ہین قرطبی نے کہا بالاجماع زجاج نے کہا مراد عندیت سے قرب خدا ہے یا قرب عرش اللہ عرش پر ستوی ہے علم اوسکا ہر جگہ ہے وہ خلق سے بذات خود جدا ہے یا مراد اللہ کے رسل ہین یا یہ وصف بطور تشریف و تکریم فرمایا ہو کہ انکا مرتبہ بہت بڑا ہے یہ قرب انکا کرامت مین ہے نہ مسافت مین انکو عبودیت خدا سے استکبار نہین ہے بلکہ ہر دم تسبیح گو ساجد ہین مراد سجدہ سے خضوع و ذلت ہو ذکر ملا اعلی مین تعریض ہے بنی آدم کو یہ سجدہ عوائم سجود قرآن سے ہے احادیث و آثار صحابہ سجود تلاوت و تعدد مواضع سجود و کیفیت سجود مین آئے ہین وہ کتب حدیث مین مستوفی ہین منتخب تمام ہوئی تفسیر سورۂ اعراف کی ۲۵ - ذیحجہ ۱۳۰۳ ہجری روز شنبہ کو وقت عصر کے اگر ایام تعطیل کتابت خارج کیے جاوین تو موجب حساب بمقدار کتابت معمولی ختم اس تحریر کا - ۱۱ - ذیحجہ سنہ مذکور کو ہوتا ہے اسطرح پر کہ - ۱۷ - رمضان روز دوشنبہ نوشتہ روز سے لکھنا اوسکا شروع کیا تھا پہر سوا ماہ رمضان تک بارہ ہشتم کو ختم کیا پہر ۲۷ - ذیقعدہ روز یکشنبہ کو بارہ نہم سے آغاز کیا پہر روز شنبہ تاریخ ۲۵ - ذیحجہ کو سورت تمام ہوئی بیچ مین بوجہ اشغال دیگر حرج کتابت رہا ہم ایوم ایک بار لکھا پہر چار دن ۱۰ ذیقعدہ کی پہر گیارہ دن ذیحجہ کے اربع حساب ناغہ ۲۵ - دن ذیحجہ کے لکھا یہ مجموع مدت بعد حذف ایام ضائع شدہ ۲۹۰

دن رہتے ہین والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد اشرف البریات و
علی الہ وصحبہ اولی الفضائل والدرجات ط

سورۂ انفال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ انفال مدنی ہے اس مین چھیاسیں آیتین ایکہزار چھ سو اکتیس کلمے پانچ ہزار دو سو چار سے حرف ہین بہت سے مفسرین نے اسکو بلا استثنا کسی چیز کے مدنی کہا ہے یہی قول ہے حسن و عکرمہ و جابر بن زید و عطا و عبد اللہ بن الزبیر و زید بن ثابت کا ابن عباس نے کہا یہ سورت بدر مین اُتری ہے اور کبھی یون کہا کہ یہ سورت مدینہ ہی کبھی کہا کہ یہ مدنی ہے مگر سات آیات وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الی آخرھا کہ یہ مکی ہین لیکن گو یہ آیات شان مین واقعہ مکہ مکرمہ کے اُتری ہون اس سے یہ لازم نہین آتا کہ مکی ہون بلکہ نزول انکا مدینے مین واسطے یاد دہی واقعہ مکے کے ہوا ہے اس لیے یہ قول ضعیف ہے اصح وہی بات ہی کہ ساری سورت مدنی ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ جملہ آیات اس سورت کے پانچ یا چھ یا سات اور ستر مین حضرتؐ اسکو نماز مغرب مین پڑہتے کما اخرجہ الطبرانی بسند صحیح عن ابی ایوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ تجھ سے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس مین اور حکم مین چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو جنگ مین بعضے آگے بڑہے اور بعضے پشت پر ہے جب غنیمت جمع ہوئی بڑہنے والون نے کہا یہ حق ہمارا ہے کہ فتح ہمکو کی اور پشتی والون نے کہا تم ہماری قوت سے لڑے اللہ نے دونو کو خاموش کیا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے زور کسیکا پیش نہین جاتا سو مالک مال کا اللہ ہے اور نائب اوسکا رسول ہے پہر لگے بہت دن تک یہی بیان فرمایا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے اپنی قوت سے نہ سمجھو انتہی ابن کثیر نے کہا بخاری نے کہا ابن عباس نے کہا ہے مراد انفال سے غنائم ہین یہ سورت مدینہ مین اُتری ہے یہ غنائم خاص تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انمین کسیکا کچھ نہ تھا مجاہد عکرمہ عطا ضحاک قتادہ عطای خراسانی مقاتل بن حیان ابن زید وغیرہم اسی کے قائل ہین کہ مراد انفال سے غنائم ہین ایک آدمی نے ابن عباس سے پوچھا یہ انفال کیا ہین کہا فرس و سلب مقتول کے ہے پہر پوچھا پہر یہی جواب دیا یا پہر بار بار سوال کیا یہانتک کہ وہ تنگ ہوئے اور کہا تم جانتے ہو کہ اس شخص کی کیا مثال ہے یہ مثل صبیغ کے ہے جسکو عمر بن خطاب نے مدام تادیب

بن خطاب سے جب کبھی کچھ پوچھتا کہتے لَا اُمَّ لَکَ وَلَا اَنْفَالَ بہر ابن عباس نے کہا اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا مگر زاجر آمر مطلق محرم غرضکہ ابن عباس سے بسند صحیح ثابت ہوا ہے کہ اونہوں نے تفسیر نفل کی یہ کی ہے کہ امام بعض لوگون کو جو سلب وغیرہ بعد تقسیم اصل مغنم کے دیتا ہے اوسکو نفل کہتے ہین لفظ نفل سے متبادر طرف فہم اکثر فقہا کے یہی مراد ہے واللہ اعلم مجاہد نے کہا حضرتؐ سے سوال خمس کا بعد اربعہ اخماس کے کیا تھا اوسپر یہ آیت اوتری ابن مسعود و سرق نے کہا ہے نہیں ہے نفل دن زحف کے نفل تو قبل التقا صفوف کو ہوتا ہے عطا نے تفسیر انفال کی ساتھ فی ذلک کی ہے مینے جو چیز کفار سے بے لڑے بھڑے ہاتھ آوے وہ نفل ہے جانور ہو یا غلام یا لونڈی یا سامان وہ چیز خاص حضرتؐ کی ہے جو چاہین کرین اور لوگون نے کہا کہ مراد انفال سے سرایا ہین یعنے جو چیز امام بعض سرایا کو بطور نفل عطا کرے زیادہ اون کے حصے سے ہمراہ بقیہ جیش کے اسی کی تصریح شعبی نے بھی کی ہے مختار ابن جریر یہی ہے کہ انفال وہ چیز ہے جو زیادہ ہو قسمت پر سبب نزول بھی ایسکا مؤید ہے امام احمد نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ جب بن بدر کے میرا بھائی عمیر مارا گیا تو مینے سعید بن العاص کو قتل کرکے اوسکی تلوار جسکو ذوالکنیفہ کہتے تھے لی اور پاس حضرتؐ کے آیا فرمایا جا اوسکو قبض یعنے مال غنیمت مین ڈالدی مین وہان سے پھرا اسی جانے کہ مجھکو کتنا صدمہ تھا قتل برادر اور اخذ سلب کا مین فراہی سا چلا تھا کہ سورۂ انفال اوتری حضرتؐ نے مجھکو فرمایا جا اپنا سلب لے دوسرا لفظ احمد کا سعد بن مالک سے یہ ہے مین نے کہا اے رسول خدا اللہ نے آج میرا جی طرف سے مشرکون کے ٹھنڈا کیا مجھکو یہ تلوار دیدو فرمایا یہ تلوار نہ تجھکو ملیگی اور نہ مجھکو تو اوسکو رکھدے مینے رکھدیا مین وہان سے پھرا جی مین کہتا تھا قریب ہے کہ یہ تلوار اوسکو دیجائیگی جس نے میری طرح قتال مین سعی نہین کی ہے اتنے مین ایک شخص نے پیچھے سے مجھکو پکارا مینے کہا اللہ نے کوئی بات میرے حق مین اتاری ہے فرمایا تو نے یہ تلوار مجھسے مانگی تھی وہ میری نہ تھی جسکی تھی اوس نے مجھکو دیدی اب اسکو تو لیجا اور اللہ نے یہ آیت اتاری اسکو ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے ابرداؤد طیالسی کا لفظ سعد سے یہ ہے کہ میرے حق مین چار آتین آئین دن بدر کے مینے ایک تلوار پائی حضرتؐ کو پاس لاکر کہا آپ یہ مجھکو دیدین فرمایا جہان سے تو نے لی ہے وہین جاکر رکھدے دوبارہ اسطرح فرمایا جب پھر مین نے کہا تو فرمایا جا رکھدے اوسکو جہان سے لیا ہے اوسپر یہ آیت اوتری تمام حدیث بمقدار نزول وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا و قولہ تعالے اِنَّمَا الْخُمُسُ وَالْبَحْرُ وَآیت وصیت ہے رواہ مسلم مع حدیث شعبتہ محمد بن اسحاق نے مالک بن یعیہ سے روایت کیا ہے کہ مین نے دن بدر کے تلوار ابن عائذ کی پائی اوسکو مرزبان کہتے تھے جب حضرتؐ نے لوگون

کو حکم یا کہ جو نفل اون کے پاس ہو وہ پیر دین تو مین نے بھی وہ تلوار لاکر نفل مین ڈالدی حضرتؐ کی عادت تھی کہ سائل کو منع نکرتے ارقم مخزومی نے اوس تلوار کو دیکھکر مانگا حضرتؐ نے اُنکو دیدی دَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ کہتے ہین مینے عبادہ سے حال انفال کو پوچھا کہا ہم اصحاب بدر کے حق مین آئی ہے نفل مین ہمارا اختلاف ہوا بدخلقی ہوئی اللہ نے انفال کو ہمارے ہاتھون سے چھین کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد کیا حضرتؐ نے درمیان مسلمانون کے کمسان تقسیم فرمایا دَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ احمد کا عبادہ بن صامت سے یون ہے کہ الکلام ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر ہوا مین بدر مین اور سامنا ہوا لوگون کا اللہ نے دشمن کو شکست دی ایک گروہ پیچھے دشمن کے لگا اوُنکو بھگایا اور مار اور دوسرا گروہ لشکر پر چھکا اُنکا مال متاع جمع کیا تیسرا گروہ گرد حضرتؐ کے رہا کہ کہین دشمن دھوکے سے حضرتؐ پر نہ آپڑے جب رات ہوئی اور لوگون کا خلط ملط ہوا تو جامعین غنائم نے کہا غنیمت ہمنے جمع کی ہے اس مین کسیکا حصہ نہین ہے دوسرے گروہ نے جو پیچھے دشمن کے گیا تھا کہا تم ہم سے زیادہ حق دار نہین ہو دشمن کو ہمنے بھگایا اور روکا ہے تیسرے گروہ نے کہا ہمکو یہ ڈر تھا کہ کہین دشمن دھوکے سے نہ آپڑے ہمکو ہم مشغول ہے اوسپر یہ آیت اوتری حضرتؐ نے وہ مال انفال سب مسلمانون مین بانٹ دیا حضرتؐ کی عادت شریف تھی کہ جب دشمن پر حملہ کرتے تو ایک ربع نفل دیتے اور جب پھرتے تو ایک ثلث تفضیل کرتے اور انفال کو مکروہ رکھتے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وابن مردویہ وابن حبان وحاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے دن بدر کو فرمایا جو کوئی ایسا ایسا کام کریگا اوسکے لیے ایسا ایسا ہوگا جوانان قوم نے شتابی کی نشان کے نیچے بوڑھے لوگ گھیرے جب غنائم جمع ہوئی جوان لوگ آکر مانگنے لگے بڑھون نے کہا ہمکو چھوڑ کر تم نہ لو کیونکہ ہم تمہارے کمک تھے تم اگر ہار جاتے تو تمہاری ہی پاس آتے اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ تک ھٰذَا لَفْظُ ابْنِ مَرْدَوَیْہِ بہرحال حضرتؐ نے غنائم بدر کو موجب اشارت الٰہی درمیان مسلمانون کے بالتخمیس تقسیم فرمایا جس طرح کہ حدیث سعدؓ مین گذرا پھر بعد اس کے آیت خمس آئی اوس نے اگلی آیت کو منسوخ کیا مجاہد وعکرمہ وسدی اسی کے قائل ہین ابن زید نے کہا یہ آیت منسوخ نہین ہے بلکہ محکم ہے ابوعبید نے کہا اس بارے مین آثار آئی ہین اصل انفال جمیع غنائم ہے ہان بعد اوسکے خمس مخصوص ہے ساتھ اہل خمس کے مطابق نزول آیت درمیان سنت معنی انفال کے کلام عرب مین ہر وہ احسان ہے جو فاعل براہ تفضل ومہربانی بدون وجوب کے کرتا ہے یہی وہ نفل ہے

جو اللہ نے سونمون کو اموال دشمن سے حلال کیا ہو اس سے کو اللہ نے انکے لیے براہ تطول خاص فرمایا ہے ورنہ اگلی امتون پر یہ غنائم حرام تھے اللہ نے اس امت کو عنایت فرمائی یہ ہو اصل نفل کی شاہد اس اصل کی حدیث جابر ہے صحیحین مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اُعْطِیتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِی الحدیث نجملہ اوسکے یہ فرمایا وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِی ابوعبید نے کہا اسی جگہ سے جو چیز کہ امام مقاتل کو بطور نفل دیتا ہے وہ تفضیل بعض جیش کی بعض پر ہوتی ہے ساتھ کسی شے کے سوا اُنکے سہام کے یہ کام اُنکے ساتھ بقدر غنا کے اسلام کے اور بقدر نکایت کے دشمن مین کیا جاتا ہے اس تفضیل امام مین جو اسمین ہین ہر ایک سنت کے لیے ایک جگہ علیحدہ ہے دوسری جگہ سے ایک سنت اوس نفل مین ہے جس مین خمس نہین ہوتا ہے وہ سلب ہے دوسری اوس نفل مین ہوتی ہے جو بعد اخراج خمس کے غنیمت مین سے ہوتا ہے اسطرح پر ہے کہ امام ایک لشکر خردجرار کسی زمین حرب کے بھیجے وہ وہان سے غنائم لائے تو اسصورت مین اوس لشکر کو اوس غنیمت سے ربع یا ثلث دیا جائیگا تیسرے نفل مین نفس خمس مین سے ہوتی ہے اسطرح کہ ساری غنیمت جمع کرکے خمس نکالا جائے جب وہ خمس ہاتھ مین امام کے آئے تو اوس مین سے نفل بقدر اپنی تجویز کے نکالے چوتھے نفل مین جہت غنیمت مین ہوتی ہے قبل تخمیس کسی شے کے اسطرح کہ راہ بتانیوالون چرواہون ہانکنے والون کو دی ان سب صورتون مین اختلاف ہے شافعی نے کہا انفال یہ ہے کہ سر غنیمت سے قبل خمس کے کوئی شے سوا سلب کے نہ نکالی ابوعبید نے کہا دوسری وجہ نفل کی وہ شے ہے جو اوس کے حصہ سے زیادہ ہوتی ہے جس آنحضرت مین سے اسلیے کہ حضرت کو ایک خمس الخمس غنیمت سے ہے اسلیے کہ امام کو چاہیے کہ دشمن جب زیادہ ہون اور شوکت بڑھجائے اور مسلمان اُنکے مقابلہ مین کم ہون تو تنفیل مین کوشش کرے اِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور جب صعبت نہ ہو نفل نہ دے تیسری وجہ نفل کی یہ ہے کہ جب امام کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ کرے تو قبل لقاء عدو کے اُنسے یہ کہدے کہ جو شخص کچھ لوٹیگا وہ بعد خمس کے اوسیکا ہے تو وہ غنیمت اوسی لشکر کے مطابق شرط امام ہوجاتی ہے۔ لِاَنَّهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَزَوْا وَبِهِ رَضُوْا انتہے اور اسقول مین کہ غنائم مین تخمیس نہین ہوئی نظر بہ حدیث علی مرتضی در بارہ دو شتر جوان جو اُنکو خمس یوم بدر سے ہاتھ لگے تھے راد اسقول کی ہے ابن کثیر کہتے ہین وَقَدْ بَيَّنْتُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ السِّيْرَةِ بَيَانًا شَافِيًا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ ف فتح البیان مین کہا ہے انفال جمع ہے نفل کی محرکا نفل کہتے ہین غنیمت کو یعنے وہ یہ پوچھتے ہین کہ غنائم کس کے لیے ہین کو اوس مال غنیمت کو لیگا اصل نفل بمعنے زیادت ہے غنیمت کو نفل اسلیے کہتے ہین کہ وہ اوس مقدار پر جو

اللہ نے اس امت کے لیے حلال کیا ہی اور اُنکی غنیر پر پہلے حرام تہا زیادہ ہی یا اُس اجر پر زیادہ ہی جو مجاہدین کو حاصل ہوتا ہے اسکے سوا نفل کے اور معنی بہی ہین لکن اس جگہہ بہی معنے مراد ہین تطوع کو نافلہ اسی لیے کہتے ہین کہ مقدار وجہ سے زیادہ ہوتا ہی ایک جماعت نے کہا یہ آیت منسوخ ہے بآیت وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ ابن زید نے کہا یہ محکم مجمل ہے اللہ پاک نے اسکے مصارف کا بیان آیت خمس مین کیا ہے امام کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے جتنا چاہے قبل خمس نکالنے کو دیدے یہ اللہ نے اگر حکم دیا کہ تم اللہ پاک سے ڈرو باہم صلح کرہو مراد اس سے وصلت اسلامیہ ہے اور اللہ و رسول کے حکم کو مانو اختلاف باہمی کو چہوڑدو اگر ایمان رکہتے ہو کیونکہ کمال ایمان کا بدون بجالانے ان تینون امر کے نہین ہوتا ہے بلکہ اصلاً ثبوت ایمان کا واسطے غیر ممتثل کے پایا نہین جاتا ہے جو شخص متقی نہین ہے وہ مطیع نہین اور جو مطیع خدا اور رسول نہین ہی وہ مومن نہین ہے عطا نے کہا ہے طَاعَۃُ اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِتِّبَاعُ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ اَخْرَجَہٗ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ انتہی ابن کثیر نے کہا یعنے ڈرو تم اللہ سے اپنے امور مین اور درست کرو معاملہ آپس کا ظلم خصومت و شاجرت نہ کرو جو ہدی و علم اللہ نے تم کو دیا ہے وہ تمہارے لیے اوس چیز سے بہتر ہے جسکو سب سے تم باہم جھگڑتے ہو یہ تقسیم جو درمیان تمہارے مطابق ارادہ الٰہی براہ عدل و انصاف ہوئی ہے اسمین مطیع خدا اور رسول رہو مجاہد و ابن عباس نے کہا ہے یہ تحریض ہے طرف سے اللہ و رسول کے بابت تقوی و اصلاح باہمی کے سدی نے کہا یعنے آپس مین گالی گفتہ نہ کرو ابو یعلی موصلی نے انس سے روایت کیا ہی کہ حضرت بیٹھے تہے اتنے مین آپ ہنسے دانت ظاہر ہوئے عمرؓ نے کہا آپ کس بات پر ہنستے ہین میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون فرمایا دو آدمی میری امت کے سامنے رب العزۃ کے گھٹنون کے بل کھڑے ہوئے ایک نے کہا اے رب کیا تیرے لیے اس بہائی سے مظلمہ میرا اللہ تعالی نے فرمایا تو اپنے بہائی کا مظلمہ دیدے کہا اے رب میرے حسنات سے کچہ بہی تو باقی نہین رہا یعنے مین کہان سے دون مظلوم نے کہا اے رب پہر میری گناہ اپنے اوپر لادی یہ کہکر حضرتؐ کی آنسو آنکہہ سے نکل پڑے پہر فرمایا وہ دن بڑا سخت ہے اوسدن لوگ سہارے کے محتاج ہون گے کہ کوئی اُنکے گناہ اوٹہائے اللہ تعالی تاب سے فرمائیگا تو اپنی آنکہہ اوٹہاکر طرف جنت کی تو دیکہہ وہ سر اوٹہاکر عرض کریگا اے رب مین چاندی کے شہر اور سونے کے گہر دیکہتا ہون جو موتیون سے لدے ہین کس نبی کس صدیق کس شہید کے لیے ہین اللہ فرمائیگا یہ اوسکے لیے ہین جو اسکی قیمت دیوے وہ کہیگا اے رب بہلا اسکی قیمت کون دیسکتا ہے فرمائیگا تو دیسکتا ہے وہ کہیگا اے رب بہلا اسکی کیا قیمت ہے فرمائیگا تو اپنے بہائی کو مظلمہ بخشدے

وہ کہے گا اے رب میرے معاف کیا اسہ فرمائیگا پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور جاؤ تم دونون جنت مین پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ کیونکہ صلح کرادیگا اللہ پاک دن قیامت کو درمیان مومنون کے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آئے اللہ کا ڈر جاوین دل اُنکے اور جب پڑہے اوسکی کلام زیادہ کرے اُنکو ایمان اور اپنے رب پہ وسار کرتے ہین جو کہڑی رکہتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچہ خرچ کرتے ہین وہی ہین سچے ایمان والے اُنکو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی آبرو کی ابن عباس نے کہا منافقون کو دلمین کچہ بہی ذکر اللہ کا وقت ادا کے فرائض کے نہین آتا اور نہ وہ اللہ کی آیتون پہ ایمان لاتے ہین اور نہ اللہ پر توکل کرتے ہین اور جب آنکہ سے غائب ہوتے ہین تو نماز نہین پڑہتے اور نہ زکوٰۃ نکالتے ہین اللہ نے خبر دی کہ یہ مومن نہین ہین پہر مومنون کا وصف بیان کیا کہ اونکو دل وقت ذکر خدا کے ڈر جاتے ہین مجاہد نے کہا وجلت کے معنے ہین فرقت یعنی فرعت وخافت یہی قول سدی وغیرہ واحد کا ہے سو جو کوئی بچا مومن سچا مسلمان ہوتا ہے وہ اللہ سے ڈر کر اوامر الٰہی بجا لاتا ہے نواجب کا تارک ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ وکقولہ تعالیٰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى سفیان ثوری نے کہا کہ میں سدی کو سنا اس آیت مین کہتے تہے یہ وہ شخص ہے کہ کوئی ظلم کرنا چاہتا تہا یا ارادہ کسی گناہ کا رکہتا تہا کسی نے اوسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اوسکا دل ڈر گیا اہم درداء کہتے ہین وجل یعنے خوف دل مین ہوتا ہے جیسے تنون مین آگ لگجاوے کیا اُس سے تیرے بال کہڑے نہین ہوجاتے ہین کہا ہان کہا جب تو یہ حالت پاوے تو اوسدم اللہ کو پکار دعا اوسکو دور کردیگی عائشہ کا لفظ یہ نہین ہے وجل دلمین ہونے کے مگر مثل ایک شعلہ برگ کے سو جب ڈرے کوئی تم مین تو اوس دم دعا کرے معلوم ہوا کہ دعا رفع غلبہ خوف دل کے قبول ہوتی ہے یہ آیت مثل اس آیت کے ہے وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ بخاری وغیرہ ائمہ نے اس آیت اور اسکے مشابہ اس آیت سے استدلال کیا ہے زیادت و نقص ایمان پر دلون مین یہی مذہب ہے جمہور سلف کا غیر واحد نے جیسے شافعی اور احمد و ابو عبید

ایمان زیادہ و خوش قینی کرتے ہین ۳

بن اسپر اجماع حکایت کیا ہی ابن کثیر نے کہا کما بیناہ فی اول شرح البخاری ولله الحمد
وللمنة ابن عباس نے کہا مراد زیادت ایمان سے زیادت تصدیق ہی مراد توکل ہی یہ ہی کہ سوا اللہ کے کسی سے رجا
نہین رکھتے اور سوا اُس ذات پاک کے کسیکا قصد نہین کرتے اور سوا اوسکے آستانہ رحمت نشانہ کو کسی کی پناہ نہین
پکڑتے اور بجز اوسکے در کے کسی سے طالب حوائج نہین ہوتے نہ سوا اوسکو کسی کیطرف رغبت کرتے ہین اونہین
خوب معلوم ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا ہے ملک مین اوسی ایک وحدہ لا
شریک لہ کا تصرف ہی پس بس کسیکا یہ مجال نہین ہے کہ اوسکی حکم کو پھیر دے یا اوسمین دیر لگائے تاخیر کرے وہ
سریع الحساب ہے اسی لیے سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ توکل کرنا اللہ پر جماع ایمان ہی پھر اللہ نے ذکر انفاق کا کیا اس
مین تنبیہ ہی اونکی اعمال پر بعد ذکر اعتقاد کے یہ اعمال شامل ہین ساری انواع خیر کو اقامت نماز حق ہی اللہ پاک
کا قتادہ نے کہا مراد اقامت سے محافظت ہی مواقیت نماز و وضو رکوع و سجود پر مقاتل بن حیان نے تلاوت
قرآن و تشہد و درود کو زیادہ کیا ہے رہا انفاق سو وہ شامل ہے اخراج زکوٰۃ و سائر حقوق عباد کو خواہ واجب
ہون یا تحت ساری خلق اللہ کی عیال ہے بڑا دوست اللہ کو وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ کی خلق کو نافع تر ہے
قتادہ نے اس آیت مین کہا یہ اموال عاریت و ودیعت ہین پاس تمہارے قریب ہے کہ تم اون سے جدا ہو جاؤ گے
پھر اللہ نے ان صفت والون کو سچا مومن ٹھہرایا حارث بن مالک انصاری کا گذر حضرتؐ پر ہوا فرمایا کہو کیسے ہو کہا سچا مومن
ہون فرمایا دیکھ تو کیا کہتا ہے ہر چیز کے لیے ایک حقیقت ہوتی ہی تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہی کہا عبد اکیا مین نے اپنے
نفس کو دنیا سے پھر جگا مین رات کو اور پیاسا رہا دن کو گویا دیکھتا ہون مین عرش کو اپنے رب کے آشکار اور گویا
دیکھتا ہون مین طرف اہل جنت کے کہ ایک دوسرے کی ملاقات کرتے پھرتے ہین اور گویا دیکھتا ہون مین طرف اہل نار
کے کہ وہ بھونک سے ہین دوزخ مین فرمایا اے حارثہ تو نے پہچان لیا اب تو اوسکو لازم پکڑے رہ تین بار یہی فرمایا
رواہ الطبرانی فی الاوسط عمرو بن مرہ نے آیت باب مین کہا ہی کہ قرآن زبان عرب مین اترا ہے یا آیت اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا مثل اس قول کے ہے فلان سید حقا حالانکہ قوم مین سادات ہین یا فلان تاجر حقا
حالانکہ قوم مین تجار ہین یا فلان شاعر حقا حالانکہ قوم مین شعرا رہین درجات سے مراد منازل و مقامات جنات
ہین کما قال تعالی هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ مغفرت سے مراد ہی کہ اللہ انکی سیئات بخشیگا
انکی حسنات کا شکر مانیگا ضحاک نے کہا مراد درجات سے یہ ہی کہ بعض اہل جنت بعض پر فائق ہونگے جسکا افضل فرق ہوگا
وہ اپنے کو اسفل سے فائق خیال کریگا اور جو اسفل ہے وہ یہ خیال نہ کریگا کہ کوئی اوس سے بھی زیادہ فاضل ہے ولہذا

ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کہ مجھ پر ایک شخص نے زیادتی کی ہے

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل علیین کو سافلین یون دیکھینگے جسطرح تم ایک تارے کو کسی افق مین آفاق آسمان سے باقی دیکھتے ہو کہا اے رسول خدا یہ منازل انبیا ہون گے غیر انبیا کب انکو پاسکینگے فرمایا بل والذی نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین دوسری حدیث ابوسعید کے نزدیک احمد و اہل سنن کے رفعا یہ ہے کہ جنت والے اونچے درجے والون کو یون دیکھینگے جسطرح تم ایک کوکب غابر کو کنارہ آسمان مین دیکھتے ہو ابوبکر و عمر اونہین مین سے ہین اور جین مین ہون گے ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ ڈر نا دل کا وقت ذکر خدا کے بسبب استعظام الٰہی و ہیبت جلال خداوندی ہوتا ہے وجل کہتے ہین ڈرنے کو یہ دہشت و خشیت شان و مہنیہ کامل الایمان کی ہوتی ہے جو کہ مخلص ہوتے ہین سو یہ حصر باعتبار کمال ایمان کے ہے نہ باعتبار اصل ایمان کے ایک شخص نے کہا مجھے معلوم ہوجاتا ہے کہ میری دعا کس وقت قبول ہوتی ہے کہا کیونکر کہا جب یہ بال کھڑے ہوجاتے ہین میرا دل دہڑکنے لگتا ہے آنکھ سے آنسو بہتے ہین وہ وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے اس آیت مین ذکر دل کے ڈر کا کیا ہے اور دوسری آیت مین ذکر طمانیت قلب کا فرمایا ہے جمع دونون مین یون ہے کہ اطمینان بالذکر صفا جمال سے ہوتا ہے اور وجل ذکر وعید و صفات جلال سے مراد تلاوت سے تلاوت آیات منزلہ ہے یا تعمیم ہے بدیع صنعت خداوند کمال قدرت سے آیات تکوینیہ مین جسکو منکر دل ایمان والون کو خشوع کرتے ہین مراد زیادت ایمان سے انشراح صدر و طمانیت قلب و افلاح خاطر ہے وقت تلاوت آیات کے بعض نے کہا مراد زیادت عمل ہے اسلیے کہ ایمان ایک شے ہے نہ بڑھے نہ گھٹے لیکن آیات متکاثرہ و احادیث متواترہ اسکو رد کرتی ہین اور آیت صریح ہے زیادت ایمان مین حدیث ابوہریرہ مین رفعا آیا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر شعبے ہے اعلی اون مین شہادت ہے کلمہ طیبہ کی اور ادنی اون مین دور کرنا ہے ایذا کی چیز کا راہ سے اخرجہ الشیخان یہ دلیل ہے اسپر کہ ایمان مین اعلی ادنی ہوتا ہے سو جب یہ بات ٹھیری تو وہ قابل زیادت و نقصان ہوا واحدی نے عامہ اہل علم سے نقل کیا ہے کہ جب کے پاس دلائل زیادہ اور قوی تر ہونگے اوسکا ایمان بھی زیادہ تر ہوگا بعض نے کہا وہ جب کوئی نئی آیت سنتے ہین تو نیا اقرار نئی تصدیق لاتے ہین گویا یہ زیادت ہے انکی ایمان مین توکل کرنا اللہ پر یون ہوتا ہے کہ اپنے سارے کام اسکو سونپ دے غیر سے کوئی امید نہ رکھے اقامت نماز سے یہ مراد ہے کہ نماز فرض کو اوسکے وقت مین ساتھ حدود و ارکان کے ادا کرے انفاق سے یہ مراد ہے کہ زکوۃ و حج و جہاد و جمیع انواع بر و قربات مین مال خرچ کرے جو کہ نماز و صدقہ اصل و اساس ہر خیر ہے اسلیے خاصکر انکا ذکر کیا ایسے ایمان والے ہی بالغ اعلی درجات و اقصی غایات ایمان ہونے مین حق سے یہ مراد ہے کہ اون کو ایمان مین کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہے ابن عباس نے کہا یعنے کفر سے بری ہین

ایمانداری مین خالص صادق ہین سعید بن جبیر نے کہا مراد درجات سے فضیلت و رحمت ہے مجاہد نے کہا اعمال رفیعہ ہین ضحاک نے کہا الجنت مین ابن زید نے کہا مغفرت سے مراد ترک ذنوب ہے قرظی نے کہا جب تم اسکو رزق کریم کہتے سنو تو وہ جنت ہے کَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ جیسے نکالا تجھکو تیرے رب نے تیرے گھر سے درست کام پر اور ایک جماعت ایمان والی راضی نہ تھی تجھ سے جھگڑتے ہین درست بات مین واضح ہو چکنے پیچھے گویا انکو ہانکتے ہین موت کی طرف آنکھون دیکھتے ف یعنی غنیمت کا جھگڑا ابھی ویسا ہی ہے جیسے نکلتے وقت عقل کی تدبیرین کرنے لگے اور آخر صلاح وہی نکلی جو رسول نے فرمایا تو ہر کام مین یہی اختیار کرو کہ حکمبرداری مین اپنی عقل کو دخل نہ دو انتہے سمین نے کہا کاف مین گا آخر جگ کی بیس وجہین ہین مجاہد نے کہا یعنے جسطرح تیرے رب نے تجھ کو تیرے گھر مدینے سے نکالا اسیطرح وہ نکلنے مین وسطی قتال کے جھگڑتے ہین سدی نے کہا مراد نکلنا ہے حضرت کا طرف بدر کے یا مکے سے طرف مدینے کے وسطی ہجرت کے مگر اول اولی ہے جمہور مفسرین اسی کے قائل ہین نحاس نے کہا یہ وعدہ وسطی موسنین کے حق ہی آخرت مین جسطرح کہ نکلنا تیرا گھر سے حق واجب ہے سو اللہ نے تجھ سے اپنا وعدہ پورا کیا اور دشمن پر ظفریاب فرمایا جعل مین کہا ہے کہ نکلنا حضرت کا اور موسنین کا وسطی غارت گری قافلہ کے تھا اس مین کچھ کراہت انکو نہ تھی کراہت بعد نکلنے کے قریب بدر کے حاضر ہوئی جبکہ انکو خبر ملی کہ قافلہ نکل گیا اور قریش بدر مین آگئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انسے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ لوگ بے سروسامان نکلے تھے ارادہ لڑنیکا نہ تھا بلکہ قافلہ لوٹنے کا تھا کہنے لگے اگر ہمکو پہلے سے خبر قتال کی دی ہوتی تو ہم ساز و برگ جنگ لیکر آتے لیکن پھر انکو یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حضرت کا حکم ٹھیک ہوتا ہے وہ جو کچھ امر کرتے ہین سو اللہ کے اذن سے کرتے ہین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ جبوقت وعدہ دیتا ہے اللہ تم کو ان دو جماعت مین سے ایک کہ تم کو ہاتھ لگے اور تم چاہتے تھے کہ جس مین کانٹا نہ لگے وہ ملے تم کو اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلامون سے اور کاٹے پیچھا کافرون کا تا سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو اور اگرچہ راضی نہ ہون گنہگار۔ ف حضرت نے فرمایا تھا کہ قافلہ یا مدد ہمارے ہاتھ لگیگا لوگ جا پہنچے لگے کہ قافلہ ہاتھ لگا اور بہتر سواہی کہ کفر کا زور ٹوٹا انتہے محمد بن اسحاق کہتے ہین قصہ بدر کا ابن عباس سے یون آیا ہے کہ حضرت نے سنا کہ ابوسفیان شام سے آتا ہے

مسلمانون سے کہا کہ اس قافلے مین اموال قریش ہین تم باہر نکلو شاید اللہ تم کو عطا کرے یہ لوگ نکلے اور کچھ لوگ ساتھ ہی ہو گئے اسلیے کہ انکو یہ گمان نہ تھا کہ حضرتؐ لڑنیکو نکلتے ہین ابوسفیان جب نزدیک حجاز کے پہونچا خبر لگانیکو جاسوس چھوڑے جو قافلہ ملتا اوس سے حال پوچھتا اس ڈر سے کہ مبادا اوسکی قافلے پر کوئی آپڑے یہانتک کہ بعض کارون سے یہ خبر ملی کہ حضرتؐ مع صحابہ کے تیرے قافلہ پر آیا چاہتے ہین ناچار ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دیکر طرف اہل مکہ کے روانہ کیا اور کہدیا کہ قریش کو جمع کرکے لے آ اور کہہ کہ اپنے اموال اگر بچاؤ حضرتؐ مع اصحاب راہ مین حائل ہوئے ہین ضمضم جلد روانہ ہوا ادہر وہ گیا ادہر حضرتؐ ذفران تک پہونچ گئے خبر ملی کہ قریش واسطے منع اموال کے آتے ہین حضرتؐ نے لوگون سے مشورہ لیا ابوبکر و عمر نے اچھا مشورہ دیا مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر کہا اے رسول خدا جو حکم اللہ نے تم کو دیا ہے وہ جاری کرو ہم آپکے ساتھ ہین واللہ ہم آپسے وہ بات نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ (تم اور تمہارا رب جاؤ ہم تم دونون کے ہمراہ مین مقاتلہ کرینگے قسم ہے اوسکی جس نے تم کو حق سے بھیجا ہے) بلکہ تم اور تمہارا رب جاؤ ہم تم دونون کے ہمراہ مین مقاتلہ کرینگے قسم ہے اوسکی جس نے تم کو حق سے بھیجا ہے اگر تم ہم کو برک الغماد یعنے شہر حبشہ کو لیجاؤ گے تو ہم تمہارے ہمراہ چلکر لڑینگے یہانتک کہ تم وہان پہونچ جاؤ حضرتؐ نے مقداد کو دعادی پھر حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو تم مجھکو مشورہ دو مخاطب انصار کو تھا اسلیے کہ وہی لوگ زیادہ تھے اور موسم عقبہ مین حضرتؐ سے بیعت کرکے یہ کہا تھا کہ ہم آپکے ذمہ داری سے بری ہین یہانتک کہ تم ہمارے گھر پہونچو جب تم پہونچ جاؤ گے تو پھر ہمارے ذمہ مین ہو ہم جسطرح اپنے بچون اور بیبیون کی نگہبانی کرتے ہین اسیطرح تمہاری نگہبانی کرینگے حضرتؐ کو یہ ڈر تھا کہ مبادا انکی نصرت جب ہو کہ کوئی دشمن اُن کے گھر پر چڑھکر آوے اور یہ اپنے بلاد سے نکلکر باہر نہ چلین سعد بن معاذ نے کہا کہ شاید آپ ہم سے پوچھتے ہین فرمایا ہان سعد نے کہا ہم تم پر ایمان لائے ہین ہم نے تمہاری تصدیق کی ہے اور یہ بات کی گواہی دی ہے کہ جو کچھ تم لائے ہو وہ سب سچ ہے اور اسپر ہم نے عہد و پیمان باندھا ہے اور سمع و طاعت کا اقرار محکم کیا ہے سو جو کچھ اللہ نے تم کو حکم دیا ہو تم ویسا ہی کرو قسم ہے اوس کی جس نے تم کو حق سے بھیجا ہے کہ اگر تم ہمکو اس دریا کے سامنے کروگے اور خود اوسکے اندر گھسوگے ہم بھی تمہارے ساتھ اوس مین گھسینگے ہم مین سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہیگا اور ہم اس بات سے ہرگز ناخوش نہین ہین کہ کل ہمکو دشمن سے لڑنا ہوگا ہم وقت حرب کے صابر ہین وقت لقاء کے صادق ہین اور کیا تعجب ہے کہ اللہ تم کو خواب مین ایسی بات دکھائے جس سے تمہارا دل ٹھنڈا ہو علی برکۃ اللہ چلو ہم بھی چلتے ہین حضرتؐ اس بات سے بہت خوش ہوئے پھر فرمایا چلو اللہ کی برکت پر اور خوشخبری لو

اللہ نے مجھسے ایک کا وعدہ ان دو گروہ مین سے کیا ہے ابن عباس کہتے ہین مین گویا اس وقت اپنی آنکھ سے مصارع قوم کو دیکھ رہا ہون بہت سے علما سلف و خلف نے اسی طرح کہا ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد دو طائفہ سے ایک گروہ ابوسفیان کا مع غیر کے ہے دوسرا گروہ ابوجہل کا مع نفیر کے اللہ نے کہا کہ ایک گروہ ان دونون مین سے تمہارا سخر ہو جائیگا تم اوپر غالب ہوگے کہ جو چاہو سو کرو قتل اسر غنیمت وہ گروہ تمکو دفع نہ کر سکے گا اس مین یاد دہی کی ہے اپنی نعمت کی اور تم یہ چاہتے ہو کہ جو قافلہ بے سلاح ہے اوسپر ظفریاب ہو بے لڑے بھڑے مال غنیمت کا ہاتھ آجائے یہ قافلہ ابوسفیان کا تھا مگر اللہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اپنا کہا پورا کرے تم کو قافلہ سلاحدار پر فتح بخشے صنادید قریش مارے جائین بہت سے لوگ قید مین آئین اون کے اموال کو تم لوٹو حق کو غلبہ ہو باطل مغلوب ہو یہ اچھا یا وہ گو مشرکون کو برا لگے قصہ وقعہ بدر کا کتب حدیث سیر و تواریخ مین مفصل آیا ہے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ جب لگے تم فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہونچا تمہاری پکار کو کہ مین مدد پہیجون گا تمہاری ہزار فرشتے جنکے پیچھے لگے آوین اور یہ تو دی اللہ نے خوشخبری اور تاچیز پکڑین دل تمہارے اور مدد نہین مگر اللہ سے اللہ زور آور ہے حکمت والا ف عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین دن بدر کے حضرت صلعم نے طرف اپنے اصحاب کے دیکھا کچھ اوپر تین سو آدمی تھے مشرکون کیطرف نظر کی وہ ہزار یا زیادہ تھے اپنی چادر و ازار مین رو بقبلہ ہو کر کہا اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اے اللہ پورا کر وعدہ اپنا مجھ سے و بار بار اسیطرح کہا پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَلَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا اے اللہ پاک اسلام کے فریاد و دعا کی کہ چادر دوش سے گر گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اگر چادر اوٹھائی پھر پیچھے سے تمام کر کہا اے نبی اللہ کے کافی ہے تیرا کہنا وہ تجھسے اپنا وعدہ پورا کریگا اور اسپر اللہ نے یہ آیت اتاری جب سامنا دشمن کا ہوا اللہ نے مشرکون کو شکست دی ستر آدمی انکے مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے حضرت نے ابوبکر و عمر و علی سے مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہیے ابوبکر نے کہا اے رسول خدا یہ بنی العم و عشیرہ و اخوان ہین میری رائے یہ ہے کہ فدیہ لیکر ان کو چھوڑ دیا جاوے جو کچھ ہمنے انسے لیا ہے وہ ہمارے لیے قوت ہے کفار پر اور شاید اللہ انکو ہدایت دے تو یہ ہمارے بازو ہون گے حضرت نے فرمایا اے عمر بن خطاب تم اپنی رائے کہو یہ کہتے ہین مینے کہا میری وہ رائے نہین ہے جو ابوبکر کی رائے ہے لیکن میری رائے ہے کہ فلان کو مجھسے سپرد کر دین میں اسکی گردن ماروں وہ عمر کا رشتہ دار تھا اور عقیل کو علی کو قدرت دو کہ وہ اسکی گردن ماریں اور حمزہ کو اسکے فلان بھائی پر تمکن کرو کہ وہ اسکی گردن ماریں تاکہ اللہ بھی جان لے کہ ہمارے دلون

ع ۱۰ ۱۵

مین کچھ طرفداری مشرکون کی نہین ہے بڑے سردار و سالار مین اہل شرک کے حضرت نے ابوبکر کی بات مانی میری نہ مانی
فدیہ لیکر ان کو چھوڑ دیا روز فرد احب مین پاس حضرت ابوبکر کے گیا دیکھا دونو رو رہے ہین مین نے کہا آپ اور آپ کے
صاحب کیون روتے ہین اگر مین بھی رونا پاؤن تو روؤن اور اگر نہ رو سکون تو رونیکا سونہ بناؤن حضرت نے اس
شخص سے کہا جس نے فدیہ لینے کی صلاح دی تھی کہ تمہارا عذاب مجھپر اس درخت سے بھی قریب تر عرض کیا گیا وہ
درخت ایکجگہ قریب تھا حضرت نے اور اللہ نے یہ آیت اتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ
الی قولہ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا پھر جب احد کا دن آیا عوض فدیہ لینے کے دن بدر کے ستر اباب ہوئے ستر نفر انکے
مارے گئے اصحاب حضرت کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے حضرت صلے کے چار دانت سامنے کے ٹوٹ گئے بیضہ سر پر چوٹ آئی خون
سر منہ پر بہنے لگا اللہ تعالی نے یہ آیت بھیجی أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا قُلْ
هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنے سبب تمہارے فدیہ لینے کے رواہ ابوداؤد
ومسلم والترمذی وابن جریر وابن مردویہ لفظ مرفین کے یہ معنے ہین کہ یردف بعضہم بعضا ابن عباس
نے کہا یعنے متتابعین یا مراد ردف سے ایکجگہ بخدمت ہے یعنے مدد مجاہد و ابن زید و ابن کثیر قاری نے کہا ای ممدین
دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے ردفہ کل ملک ملکا کسینے کہا بعضہم علی اثر بعض یہی قول ابوصبیان و ضحاک و
قتادہ کا ہے ابن جریر علی سر تقضے سے راوی ہین کہ نازل ہوئے جبریل علیہ السلام ہزار فرشتون مین جانب راست
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ادھر ابوبکر تھے اور اتر میکائیل ہزار فرشتون مین جانب چپ پر اور طرف مین
تھا یہ اسناد اگر صحیح ٹھیرے تو ثابت ہو کہ ہزار کے ساتھ ہزار اور دیگر تھے اسلیے بعض نے لفظ مرفین کو بفتح دال مہملہ پڑھا
ہے واللہ اعلم لیکن مشہور ابن عباس سے یہ ہے کہ کل ہزار فرشتے مدد گار تھے پانسو ہمراہ جبریل علیہ السلام کے تھے اور پانسو
ہمراہ میکائیل علیہ السلام کے ابن عباس کہتے ہین ایک مسلمان پیچھے ایک مشرک کے دوڑتا تھا کہ اتنے مین آواز ایک
چابک اور ایک سوار کی سنی کہ وہ کہتا ہے اقدم حیزوم دیکھا تو وہ مشرک چوٹ سے چابک کے سامنے گر پڑا اور سکا منہ
شق ہو گیا ساری مشرکون کی یہی گت ہوئی ایک انصاری نے آکر حضرت صلے سے قصہ کہا فرمایا تو نے سچ کہا یہ مدد تیسرے
آسمان کی ہے غرضکہ اوسدن ستر نفر مارے گئے اور ستر نفر گرفتار ہوئے بخاری نے باب شہود الملائکۃ بدرا مین رفاعہ
بن رافع سے روایت کیا ہے کہ جبریل پاس حضرت کے آئے کہا تم اہل بدر کو کیسا جانتے ہو کہا وہ افضل مسلمین ہین یا کوئی
اور کلمہ قریب اسکے فرمایا جبرئیل نے کہا اسی طرح وہ ملائکہ افضل ہین جو حاضر بدر ہوئے بخاری منفرد ہین ساتھ اس روایت
کے اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث رافع بن خدیج سے روایت کیا ہے لکن وہ محفوظ ہے صواب یہی ہے جو روایت بخاری

ہے واللہ اعلم صحیحین مین آیا ہے کہ حضرتؓ نے عمر سے کہا جب کہ اونہون نے مشورہ قتل حاطب بن ابی بلتعہ کا دیا کہ وہ حاضر بدر تہا تو کیا جانے شاید اللہ پاک اہل بدر پر مطلع ہوا اور کہا اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اللہ نے کہا فرشتون کا بہیجنا اور تم کو اس امر کا اعلام کرنا بطور بشارت و طمانیت دلکی ہے ورنہ اللہ قادر ہے کہ تمکو تمہارے اعداء پر بے نصرت بخشے کیونکہ نصرت طرف سے اللہ کے اس امر کے بہی ہوسکتی ہے کما قال تعالی وَاِذْ يَقْتُلُكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ذٰلِكَ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ وقال تعالی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ان حکمتون کے لیے اسنے جہاد کفار کا ہاتہہ سے مومنین کے شروع کیا ہے ورنہ اگلی امتون کو جنہون نے انبیا کو جہٹلایا تہا اللہ نے عقوبت عامہ فرمائی تہی جسطرح کہ قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور عاد اولی کو دبور سے اور ثمود کو صیحہ سے اور قوم لوط کو خسف و قلب و حجارہ سجیل سے اور قوم شعیب کو یوم الظلہ سے ہلاک کیا پہر جب موسے علیہ السلام مبعوث ہوئے اور اللہ نے اُنکے دشمن فرعون کو مع اوسکی قوم کے دریا مین غرق کردیا پہر موسے علیہ السلام پر توریت اوتاری اوسمین قتال کفار کو مشروع کیا اور یہ حکم بقیہ شرائع مین بعد موسی کے مستمر ہا کما قال تعالی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ مومنون کا کافرون کو قتل کرنا بڑی اہانت تہی کفار کی اور بڑی شفا اور سطوہ صدور مومنین کے جسطرح اللہ نے اس امر کے مومنون کو فرمایا ہے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اسی جگہ سے صنادید قریش ہاتہہ پر ہاتہہ اور اپنے اعداء کے مارے گئے جن کیطرف نظر حقارت سے دیکہتے تہے اس مین قریش کی اہانت و نکایت ہوئی اور حزب ایمان کا جی ٹہنڈا ہوا جیسے قتل ہونا ابوجہل کا سعر کہ قتال و حومۂ وغی مین بڑی اہانت تہی اُسکی اگر فراش پر کسی قارعہ یا صاعقہ و نحو ذلک سے مرجاتا جسطرح کہ ابولہب لعنہ اللہ عدسے مرگیا کوئی قریب اوسکا پاس نہ گیا بلکہ دور سے اُسپر پانی ڈالا اور لتنے پتھر پہینکے کہ وہ تُپ گیا اسی لیے فرمایا کہ اسد زور آور ہے یعنے عزت اللہ کو اور اسکے رسول اور مومنون کو ہے دنیا و آخرت مین کقولہ تعالی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ پہر فرمایا کہ اللہ حکیم ہے یعنے صاحب حکمت باوجود اسکے کہ دمار و ہلاک کفار بجبل و قوت خود قادر ہے مگر قتال کفار کو مشروع کیا ف فتح النبا کا لفظ یہ

ہے مسلمانون نے جب جانا کہ گروہ تمہارا بیشک لڑنا ضرور ہے اللہ کا یہی امر وارادہ ہے اور دیکھا تو آپ کو کم اور انکو بہت پایا تو اللہ سے فریاد رسی کرنے لگے اور بعض نے کہا کہ مستغیث زبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اللہ نے وہ قصہ انکو یاد دلایا اور اپنی مدد دہی کا ذکر کیا مجاہد نے کہا ایک ہزار ملائکہ سے زیادہ مدد حضرت کی انہین کی گئی ذکر تین ہزار پانچ ہزار کا فقط بطور بشارت کیا گیا ہے سلیمان جمل کہتے ہین کہ سوا بدر کے لڑنا ملائکہ کا کسی وقعہ مین ثابت نہین ہوا ہان نزول ملائکہ کا بطریق تکثیر عدد مسلمین ہوتا تھا جسطرح کہ حنین مین اتفاق ہوا لکن مقاتل کسی جگہہ نہین کیا عمر رضے اللہ عنہ نے کہا دن بدر کے ہم کو کچھ شک اسمین نہین ہے کہ ملائکہ ہمارے ہمراہ تھے اور بعد بدر کے پھر خدا جانے کہ یہی ہو ناصر علے الحقیقۃ اللہ ہے فرشتون کو کچھ اقتدار اس امر مین نہین ہے وہ تو ایک سبب ہین منجملہ اسباب نصر کے جسکو اللہ نے سبب بدر ٹھیرایا تھا اس آیت مین تنبیہ ہے اسبات پر کہ مسلمان پر واجب ہے کہ توکل نہ کرے مگر اللہ پر جمیع امور مین اور وثوق بغیر اللہ نہ ہو کیونکہ نظر و عنایت رب کے اللہ کے ہاتھہ مین ہے اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّن السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ جسوقت ڈالدی اونگہہ اپنی طرف سے تسکین اور اوتارا تمپر آسمان سے پانی کہ اوس سے تم کو پاک کرے اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست اور محکم گرہ دی تمہارے دل پر اور ثابت کرے تمہارے قدم ف جب دو لشکر مقابل ہوئے رات کو مسلمانون کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پینے کا بھی نہ تھا اور زمین ریت تھی جہان پاؤن نہ ٹیکتے صبحکو لڑائی درپیش یہ چیزین دیکھکر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہین اسوقت باران کامل برسا کہ غسل و پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگہہ آپڑی اوس سے جنکے قدمون کا خوف جاتا رہا انتے اللہ نے اپنی نعمت یاد دلائی کہ دیکھو کس طرح تم پر ہم نے اونگہہ ڈالدی جسکے سبب سے وہ ڈر جو کثرت عدو سے تھا جاتا رہا اسیطرح دن احد کے بھی اتفاق ہوا تھا کما قال تعالی ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ الآیۃ ابوطلحہ کہتے ہین مین انہین مین تھا جسکو دن احد کے اونگہہ آئی تھی کئی بار میرے ہاتھہ سے تلوار گر پڑی پھر لیتے اوٹھاتے دیکھا کہ وہ نیچے اپنی ڈھالون کے جھکے جاتے تھے علی مرتضے کہتے ہین ہم مین دن بدر کے کوئی سوار نہ تھا مگر مقداد جسکو ہم دیکھتے تھے وہ سوتا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نیچے ایک درخت کے نماز پڑھتے اور روتے تھے یہانتک کہ صبح ہوئی ابن مسعود کہتے ہین اونگھنا لڑائی مین امن کی طرف سے اللہ کے اور نماز مین طرف سے شیطان کی ہے قتادہ نے کہا اونگھہ

سرمین ہوتی ہے اور نیند دل مین ابن کثیر نے کہا یہ اونگھنا اون کو دن احد کو ہوئی تھی یہ ماجرا مشہور ہے سر ہادن بدر کا سو یہ آیت سیاق قصہ بدر مین ہی دلیل ہے وقوع نعاس پر اس دن بھی یہ نعاس واسطے مومنون کیوقت شدت باس کے اسلیے تھی تاکہ دل اون کے اللہ کی مدد پر مطمئن ہوجائین یہ ایک رحمت و نعمت تھی اللہ کی اون کے حال پر کما قال تعالی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا صحیح مین آیا ہے کہ حضرت صلعم دن بدر کے مع صدیق کے ایک جھونپڑی مین دعا کرتے تھے اتنے مین حضرت کو جھونک نیند کا آنے لگا چونک کر تبسم فرمایا اور کہا اے ابابکر خوش ہوجاؤ یہ جبریل موجود ہین اون کے دانتون پر گرد ہے پھر دروازہ عریش سے نکلے اس آیت کو پڑھتے تھے سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ابن عباس کہتے ہین جب حضرت صلعم طرف بدر کے چلے دریاے مشرکین اور دریان پانی کے ایک ٹیلہ ریت کا تھا اوس دن مسلمانون کو ضعف شدید تھا پھر نجاشیطان نے اونکے دلون مین غیظ ڈالا یہ وسوسہ کیا کہ تم آپ کو اللہ کا دوست اور خدا پرست گمان کرتے ہو اور تم مین اللہ کے رسول موجود ہین حالانکہ مشرکین پانی پر غالب آگئے اب تم حالت جنابت مین نماز پڑھوگے اللہ پاک نے خوب ہی پانی برسایا مسلمانون نے پیا اور نہا دھوکر پاک ہوگئے وہ رجز شیطان دور ہوگیا ریت بسبب باران کے سخت پڑگئی آدمی وجانور سب بسہولت بجانب قوم کے چلے اللہ نے واسطے امداد حضرت اور مومنون کے ہزار فرشتے بھیجے اسی کے لگ بھگ ابن عباس وقتادہ وضحاک وسدی نے بھی ذکر کیا ہے ابن کثیر نے جگہ کئی روایات لکھی ہین سب کا حاصل مطولاً ومختصراً ایک ہی ہوتا ہے مراد تطہیر سے پاک ہونا حدث اصغر یا اکبر سے یہ تطہیر ظاہر ہوئی اور دور کرنا وسوسہ شیطان اور خاطر سوء کا دل سے تطہیر باطن ہوئی جسطرح کہ اللہ نے حق مین اہل جنت کے فرمایا ہے عَالِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ یہ زینت ظاہر ہوئی وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا یعنے مطہر غل یا حسد یا بغض سے یہ زینت وطہارت باطن ہوئی پھر دل کو مربوط کیا یعنے صبر اور اقدام سے مجادلہ اعدا اور یہ شجاعت باطن ہوئی اور ثابت رکھنا اقدام کا شجاعت ظاہر ہوئی واللہ اعلم **ف** فتح البیان نے کہا ہے مراد نعاس سے نوم خفیف ہے یہ اونگھنا اوس رات کو آئی جسکی صبحکو لڑائی ہونیوالی تھی اوس اونگھنا سے دو فائدے ہاتھ آئے ایک استراحت واسطے قتال کے دوسرے زوال رعب کا اون کے دلون سے اور بعض نے کہا یہ اونگھنا وقت التقاے صفین آئی تھی اسیطرح کا قصہ سورۂ آل عمران مین بھی دن احد کو گذر چکا ہے غرضکہ یہ اونگھنا دو بار ہوا تھا ایک اصل مین دوسرے بدر مین کسینے کہا یہ اونگھنا حکم معجزہ مین تھی اسلیے کہ ایک امر خارق عادت تھا پھر پانی پر سابعد اونگھنے کے یا قبل اوسکے کفار نے سبقت کرکے پانی پر قبضہ کرلیا تھا مسلمان بے آب رہ گئے تھے

اللہ نے شب بدر مین جنوب کی طرف سے بارش برسایا جس سے غبار بیٹھ گیا ریت سخت پڑ گئی چلتے پھرتے مسلمان زمین پر جمنے لگے ورنہ پہلے قدم ریت مین دھنستے تھے مگر سیرت ابن اسحاق وغیرہ مین یون ہے کہ سابق طرف آپکے مسلمان تھے اور قریش بسبب باران کے سابق الی الماء نہ ہو سکے مراد تطہیر سے رفع حدث و جنابت ہے اور مراد رجز شیطانی وسوسہ خاطر ہے جیسین کفار ہے بسبب کثرت عدد و عدد و گر ہمت ہارے جاتے تھے گویا طرف موت کے ہانکے جاتے ہین اللہ نے اون کے دلون کو نصر و یقین سے باندھا دل قوی ہو گئے مواطن حرب و قتال مین ثابت قدم رہے

جدال مین استوار و ہموار رہے اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ۝ جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین ساتھ ہون تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کے مین ڈال دونگا دلمین کافرون کے دہشت سو مارو اوپر گردنون کے اور مارو انکی پور پور یا سو اسطے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اسکے رسول کے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ کا اور اوسکے رسول کا تو اللہ کی مار سخت ہے یہ تو تم چکیہ لو اور جان رکھو کہ منکرون کو ہے عذاب دوزخ کا ف کافرون کے دل قابل نہین فرشتون کے الہام کے سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانون کے دل ثابت کرنیکو حکم فرمایا اوس جنگ مین فرشتے ساتھ ہی لڑے ہین انتہے ابن کثیر نے کہا یہ ایک مخفی نصرت تھی جسکو اللہ نے ظاہر کیا تاکہ اوسکا شکر بجا لائین یعنے اون فرشتون جسکو واسطے مدد دینی اور مومنین کے بھیجا تھا یہ حکم دیا کہ تم مسلمانون کے دلکو بھی مضبوطی دو اور خود بھی اونکی مدد کرو اور اون کے ہمراہ ہو کر لڑو اور اُنکے گروہ کو بڑھاؤ یہ اسطرح پر ہوتا تھا کہ فرشتہ پاس ایک دو صحابی کے آتا اور کہتا کہ منتظر کون کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر یہ مسلمان ہمپر حملہ کرین گے تو ہم بھاگ اُٹھینگے پھر مسلمان آپس مین اُسکا چرچا کرتے اون کے دلون کو قوت و طاقت آتی حکاہ ابن جریر پھر فرمایا کہ سر کو توڑو گردن کو کاٹو اطراف کو قطع کرو مراد ہاتھ پاؤن ہین ربیع بن انس نے کہا لوگ دن بدر کے کشتگان دست ملائکہ کو پہچانتے تھے کسی کا سر گردن پر سے اُڑا دیا تھا اور کسی کے پور پور ضرب پہونچائی تھی جیسے کہ آگ سے جلا دیتے ہین اور داغ پڑ جاتا ہے ابن عباس کہتے ہین ابوجہل نے کہا تھا کہ ان مسلمانون کو یکبارگی قتل نہ کرو بلکہ پکڑ لو تاکہ جو کچھ طمطراق تمہارے دین مین کمی ہے اور لات و عزی کی رعب کے ہین وہ اُنکو جتلا دو اوسپر اللہ نے یہ آیت اُتاری کہ تم اون کے اعناق و بنان قطع کرو ہم اونکے دل مین تمہارا رعب ڈالدینگے چنانچہ درمیان اونہتر آدمی کے ابوجہل مارا گیا اور عقبہ بن

ابی معیط گرفتار ہوکر بطور مقتول ہوا یہ سب ستر نفر مارے گئے اللہ نے فرمایا یہ اسلیے ہوا کہ یہ ایک شق مین ہے اور شرع و ایمان کو دوسرے شق مین چھوڑ دیا سو اللہ اپنے مخالف پر غالب ہوتا ہے کوئی شے اوس سے فوت نہین ہوتی نہ کوئی شے سامنا اوسکے غضب کا کر سکتی ہے ذٰلِکُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ اُو پھر کفار کو خطاب کیا کہ لو اب عذاب دنیا کا چکھو اور آخرت مین عذاب آگ کا الگ ہے گا ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ نے فرشتون کو حکم بھیجا کہ مین نصر و معونت سے تمہارے ساتھ ہون ابو امامہ بن سہل کہتے ہین میرے باپ نے مجھسے کہا اے بیٹے ہم نے دن بدر کو دیکھا کہ ایک شخص ہم مین سے تلوار طرف مشرک کے اوٹھاتا ہے ابھی تلوار اوسکی نہین لگی کہ سر اوسکا تن سے جدا ہوگیا مراد تثبیت سے یہ ہے کہ جسطرح شیطان کو قوت القائی وسوسہ کی دل مین ابن آدم کے ہے اسیطرح فرشتے کو قوت القائی خاطر خیر کی دل مین انسان کے ہے سو القائی شیطانی کا نام وسوسہ ہے اور القائی فرشتہ کا نام الہام ہے فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ عرب سے مراد خوف ہے یعنے کفار کو مار پر ڈٹکر ثابت نہ ہوگا یہ اللہ پاک کا ایک احسان تھا حال پر مومنون کے کہ کافرون کے دل مین اونکا رعب و خوف ڈالدیا تھا بعض نے کہا فرشتون کو ڈر انبی آدم کا سا نہین آتا ہے اسلیے اللہ تعالی نے اونکو طریقہ قتال کا بتایا کہ گردن پر انگلیون پر مارو یہ اسلیے کہ جب ہاتھ اوڑ گیا یا پانہ پاؤن کٹ گئے تو اب دشمن لڑ نہین سکتا ہے اللہ نے حکم دیا ضرب اعلی جسد کا کہ وہ ہے ہر کے مارنے مین ہلاک انسان ہو اور حکم دیا ضرب ضعیف اعضا کا کہ پور پور مین اونکی ضرب مین تعطیل حرکت انسان ہو ہر عضو جسد اندر اسکے داخل ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اے ایمان والو جب بڑھکر کافرون سے میدان جنگ مین تو مت دو اونکو پیٹھ اور جو کوئی اونکو پیٹھ دے اوسدن مگر یہ کہ ہٹکر تا ہو لڑائی کا یا جا ملتا ہو فوج مین سو وہ لے پھر غضب اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ جا ٹھیرنے کی جب بقابلہ میدان مین ہو تو بھاگنا اشد گناہ ہے اور جو ڈر ہو یا غارت تو بھاگنا بہتر ہے لیکن اللہ نے میدان جنگ سے بھاگنے پر وعید آگ کی سنائی مگر اسصورت مین کہ وہ بھاگنا کسی گھات کے لیے یا اوسکے گروہ کی مدد کے لیے ہو مثلاً بھاگنے سے دشمن کے خیال مین یہ ڈالے کہ اوس سے ڈر کر بھاگا ہے پھر تعبیر پھیر کر اور پھر کر اوسکو قتل کرے کہ اسطرح کا بھاگنا لڑنا ہی ہے سعید بن جبیر و سدی اسی کے قائل ہین ایک سریہ سے لشکر طرف امیر لشکر یا امام اعظم کے جائے کہ اسطرح کا بھاگنا داخل رخصت ہے ابن عمر کہتے ہین ہم ایک لشکر خرد مین تھا منجملہ لشکر ہائے حضرت کے کہ اتنے مین لوگ کمیسو ہوگئے مین بھی اونمین مین تھا جو ہٹ آئی تھی

یعنے کہا اب کیا کریں ہم تو لڑائی مین سے بھاگے اور خدا کا غصہ لیکر پھرے اگر شہر مین پہونچ جائین تو رات دین مین سب کریں پھر ہم نے کہا نہین بلکہ اپنی جانون کو حضرت پر عرض کریں اگر ہمارے لیے توبہ ہو بہتر ورنہ پھر جلدی ہم نماز صبح سے پہلے پاس حضرت کے آئے حضرت تو نکلکر کہا مَنِ الْقَوْمُ یعنے تم کون لوگ ہو ہمنے کہا نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ یعنے ہم بھگوڑے ہین فرمایا بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ اَنَا فِئَتُکُمْ وَاَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِیْنَ یعنے بلکہ تم مکرر حملہ کرنیوالے ہو مین تمہارا اور سب مسلمانون کا گروہ ہون ہمنے حضرت کا ہاتھ چومکر کہا وَاَحْمَدُ وَهٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ابن ابی حاتم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ اہل علم نے کہا معنے عکارون کے یہ ہین کہ اَلْعَطَّافُوْنَ ابو عبید جب یہ مین فارس کے پل پر بسبب کثرت جیش ناحیہ مجوس مارے گئے تو عمر بن خطاب نے فرمایا اگر میرے پاس آجاتا تو مین اُسکا لشکر ہوتا پھر کہا اے لوگو مین تمہاری فوج ہون مجاہد کا لفظ یہ ہے عمر نے کہا اَنَا فِئَةُ کُلِّ مُسْلِمٍ ضحاک نے کہا مراد متحیز سے وہ ہے جو بھاگ کر پاس حضرت کے اصحاب کے آیا جس دن جو کوئی بھاگ کر پاس امیر یا اصحاب کے آئے وہ متحیز ہے رہا بھاگنا بغیر کسی سبب کے ان اسباب مین سے وہ حرام و کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے بچو تم سات ہلاک کرنیوالی چیزون سے کہا وہ کیا ہین فرمایا پھیر دینا دن لڑائی کے الحدیث و لہذا اللہ نے کہا کہ لے پھرا وہ غصہ اللہ کا اور اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے قربان نے رفاعا کہا ہے تین چیزین ہین کہ نفع نہین کرتا ساتھ اون کے کوئی عمل شرک بالہ عقوق والدین و فرار من الزحف رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ وَهُوَ غَرِیْبٌ جِدًّا ایک مدت ہے کہ فرار صحابہ پر حرام تھا اسلیے کہ جہاد اوپر فرض عین تھا یا خاص انصار پر حرام تھا کیونکہ اونہون نے بیعت کی تھی سمع و طاعت پر حالت نشاط و کراہت مین بعض نے کہا مراد اس آیت سے خاص اہل بدر ہین ایک جماعت صحابہ و تابعین کی اسیطرف گئی ہے اسلیے کہ اُنکا کوئی گروہ شوکت دار سوا اُنکی جماعت کے نہ تھا جسطرح کہ حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ ولہذا حسن بصری نے کہا ہے کہ یہ حکم دن بدر کے تھا آج اگر کوئی طرف نہ گروہ یا شہر کی آملے اور بھاگ آئے تو اوسپر کچھ ڈر نہین ہے زید بن ابی حبیب کہتے ہین اس نے آگ واجب کی نہی بھاگنے والے پر دن بدر کی لیکن جب دن احد کا آیا تو فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ الی قولہ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ پھر بعد سات برس کے دن حنین کا آیا اللہ نے کہا ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ابو سعید نے کہا یہ آیت حق مین اہل بدر کے اوتری ہے ان کثیر کہتے ہین یہ سب فی اسکر نہین ہے کہ فرار خفہ کے غیر اہل بدر پر بھی حرام ہو گو نزول آیت کا حق مین اہل بدر ہی کے ہوا ہے اسلیے کہ حدیث

متقدم ابو ہریرہ دبارہ سبع سموات گذر چکی ہے کما ھو مذھب الجماھیر واللہ اعلم وانہی مین کہتا ہون
فتح البیان مین بہی اسی عموم کو ترجیح دیا ہے اور یہی راجح ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے خصوص
سبب کا یہ ضابطہ مقبول طائفہ اہل اصول ہے وللہ الحمد اصل معنے زحف کی نزدیک ہونے کے ہے کہ کم عبیر سرین
کے بل سرکنا پیر پر چلنے والے کو جنگ کے زاحف کہنے لگے اللہ نے سونسون کو نہی کی پشت پہیرنے سے
مقابلہ کفارین وقت ملاقات کے ظاہر آیت عموم ہے حق مین ہر مومن کے ہر زمانہ ہر حال مین مگر وقت تحرف
یا تحیز کے ایک جماعت صحابہ سے آیا ہے کہ تولی دن زحف کے کبیرہ گناہ ہے مراد تحرف سے انعطاف وہیل ہے یعنے
کنارہ کشی بغرض قتال ہو کہ دہوکہ دیکر دشمن کو ماری کیونکہ لڑائی دہوکے کا نام ہے تحیز سے وہ شخص مراد ہے
جو منضم یا صائر بطرف جماعت اہل اسلام کے ہوتا ہے اگر بے اسباب کے بہاگتا ہے تو پہر اوسکا ٹہکانا دوزخ
ہے اس آیت مین وعید شدید ہے واسطے بہاگنے والے کے زحف سے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ فرار زحف سے کبیرہ
سوا بقہ ہے فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ وَلِيُبْلِيَ

الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝
سو تم نے اون کو نہین مارا لکن اللہ نے مارا اور تو نے نہین پہینکی مٹھی خاک جسوقت پہینکی تہی لکن اللہ نے
پہینکی اور کیا چاہتا تہا ایمان والونپر اپنے طرف سے خوب احسان تحقیق اللہ ہے سنتا جانتا یہ تو ہو چکا اور
جان رکہو کہ اللہ سست کریگا تدبیر کافرون کی ف جسوقت شدت جنگ کی ہوئی تب حضرت نے مٹھی کنکریان
اوس لشکر کیطرف پہینکین اللہ کی قدرت سے ہر کسی کی آنکہ مین خاک پہونچی اور اوس کے بعد شکست کہائی
یہ فرمایا کہ مسلمان سمجہین کہ فتح ہماری قوت سے نہین سب اللہ کی مدد سے ہے ترکیبات مین اپنا دخل نکرین
انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ نے اس آیت مین بیان کیا کہ خالق ساری افعال عباد کا اللہ ہے جو خیر بندون سے
صادر ہوتی ہے محمود اسپر اللہ ہی ہوتا ہے کیونکہ توفیق دینے والا اور اعانت کرنیوالا اس خیر پر وہی ہوا اسی
لیے یون کہا کہ تم نے انکو نہین مارا بلکہ اللہ نے انکو قتل کیا یعنے یہ قتل کرنا تمہارا اپنے اعداء کو باوجود
انکی کثرت اور تمہاری قلت کے کچہ تمہاری حول وقوت سے نہین ہوا بلکہ اللہ نے تم کو انپر ظفر یاب کیا یہ کام اللہ کا
تہا نہ تمہارا کما قال تعالی وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ وقال تعالی لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ
كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ اللہ نے یہ بات بتائی کہ نصر کچہہ کثرت عدد وہتیار پہینچنے پر نہین ہے بلکہ اللہ کیطرف سے ہے

کقولہ تعالیٰ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ پھر اللہ نے اوسٹ
خاک کے باب مین بہی جو حضرتؐ نے کافرون کے مونہہ پر پھینکی تہی اور کہا تہا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اور پھینکنا بعد نکلنے
کے عریش سے اور بعد دعا و تضرع و استکانت کے کہا تہا اور صحابہ کو حکم دیا تہا کہ متصل اوس پھینکنے کے حملہ کرین چنانچہ
ایسا ہی کیا اور وہ کنکریان مشرکون کی آنکہون مین جا لگین کوئی نہ بچا جسکو نہ پہونچین اور سبکو اوسکے حال
سے مشغول نہ کر دیا یون فرمایا کہ یہ مشت خاک تو نے نہین پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اوسنے اونکی آنکہون
مین یہ خاک جہونکی نہ تو نے ابن عباس کہتے ہین جب حضرتؐ نے دن بدر کو ہاتہہ اوٹہا کر کہا اے رب اگر یہ گروہ
ہلاک ہوا تو پہر کوئی تجہکو زمین مین نہ پوجیگا تب جبرئیل نے کہا ایک مٹھی خاک اٹہا کر اونکے مُنہ مین جہونکو
چنانچہ حضرتؐ نے یہی کیا اونکی آنکہون اور نتہنون اور مونہہ مین خاک جا گہسی پشت پھیر کر بہاگ کہڑے
ہوئے سدی کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے علی مرتضےٰ سے کہا مجہکو کچہ کنکریان زمین پر سے اوٹہا دی اونہون نے سنگریزہ
خاک آلودہ اٹہا دیا حضرتؐ نے قوم کے مونہون پر پھینکی کوئی مشرک نہ بچا لیکن وہ خاک اوسکی آنکہون مین
پڑی سو منہ پھیر دوڑ پڑے اُنکو قتل کرنا اور گرفتار کرنا شروع کیا اوسپر یہ آیت اُتری محمد بن قیس و قرظی
نے بہی اسی کو لگ بگ کہا ہے اور یہ ذکر کیا کہ وقت رمی تراب کے حضرتؐ نے فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اسیوقت
اُنکو شکست ہوئی ابن زید کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے مین کنکریان ایک جانب راست دوسری جانب چپ
تیسری سامنے اعدا کے پھینکی اور شَاهَتِ الْوُجُوْهُ کہا وہ بہاگ اوٹہے اللہ نے اُنکو شکست دی یہ قصہ عروہ
مجاہد عکرمہ قتادہ اور ربیع سے ائمہ نے روایت کیا ہی اور کہا ہے کہ یہ آیت دن بدر کے حق مین رمی تراب کے اُتری
ہے اگرچہ دن حنین کے بہی ایسا ہی اتفاق ہوا تہا اور یہ قول کہ نزول اسکا دربارہ یوم خیبر یا احد ہوا ہے سخت
غریب ہے شاید مراد قائلین کی یہ ہوگی کہ آیت بعموم خود اُنکو بہی متناول ہے نہ یہ کہ اُترنا اوسکا خاص اُنکے
حق مین ہوا ہے پہر اللہ نے کہا کہ یہ ایک نعمت تہی خدا کی جو ایمان والون پر کی اللہ جانتا ہے کہ مستحق نصر
و غلبہ کون ہی پہر دوسری بشارت سنائی کہ کفار کی تدبیر کو ہم سست کر دیتے ہین اُنکی ساری کارستانیان تبار
و دار مین پڑ جاتی ہین ف فتح البیان کا بیان ہے یہ کہ جب تم نے حال اللہ کی مدد کا معلوم کر لیا کہ اوسنے
ملائکہ بہیجے اور کفار کے دلون مین رعب ڈالا تو اب تم یہ بہی جان لو کہ قاتل اونکا اللہ ہے نہ تم یہ خطاب تو مومنون کو فرمایا
اور حضرتؐ کو ارشاد کیا کہ یہ رمی جو تم نے اللہ کے ہوئی کچہ تم نہین کی غرضکہ نبی اور امت دونو سے نفی فعل کی فرمائی
اپنی ذات پاک کو خالق افعال عباد ٹہیرایا اس رمی مین کئی قول ہین ایک یہ کہ دن حنین کے انہی دوسرے یہ کہ دن خیبر کے

تھی تیسرے یہ کہ دن بدر کے تھی یہی قول اصح ہے آیت مین بیان ہی اثبات کا کہ فعل بندہ کا مضاف ہوتا ہی طرف بندے کے کسبًا اور طرف اللہ کے خلقًا اسلیے کہ پہلے اثبات فعل کا واسطے عبد کے کیا پھر اوسکی نفی بندے سے کرکے اثبات اپنکا اپنے نفس کے لیے فرمایا پس یہ نفی و اثبات ثابت ہوئی کسبی کا لفظ یہ ہی کہ نفی فعل کی حضرت اور صحابے باعتبار ایجاد کی اسلیے کہ موجد حقیقۃً اللہ تعالی ہے پھر اثبات فعل کا واسطے اُنکے اور حضرت کے کیا باعتبار کسب و صدرت کے لفظ بلا کا استعمال خیر و شر دونو مین آتا ہے کما قال تعالی وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ یہان مراد بلا سے خیر و نعمت ہے اسپر اجماع ہی مفسرین کا یعنے اللہ نے مومنین پر انعام جمیل کیا اُنکو غنیمت ملی اور کفار کا کست

پڑا اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَإِنْ تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَن تُغْنِيَ
عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اگر تم چاہو فیصلہ سو پہونچ چکا تم کو فیصلہ
اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہی اور اگر پھر کرو گے تو ہم بھی پھر کرینگے اور کام نہ آئیگا تمہارا جتھا اگرچہ بہت ہون اور
جانو کہ اللہ ہے ساتھ ایمان والون کے ف مکہ کی سورتون مین ہر جگہہ کافرون کا کلام نقل فرمایا کہ ہر گڑی کہتے
ہین مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ یعنے کب ہوگا یہ فیصلہ سو جب اب فرمایا کہ یہ فیصلہ آپہونچا انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ
تعالی کافرون سے کہتا ہے کہ تم جو ہر بار طالب نصر و قضا و حکم ہوتے ہو اور کہتے ہو کہ کب و سمیان تمہارے اور
درمیان مومنون کے جو تمہارے دشمن ہین فیصلہ ہوگا سو تمہارا السوال اب آگیا محمد بن اسحاق و عروہ و زہری
عبد اللہ بن ثعلبہ سے راوی ہین کہ ابوجہل نے دن بدر کے کہا تھا اَللّٰهُمَّ أَيُّنَا كَانَ أَقْطَعَ لِلرَّحِمِ یہ کہنا
استفتاح تھا اوسکی طرف ہی اوسپر یہ آیت اوتری اسکو احمد و نسائی نے بھی روایت کیا ہی حاکم نے کہا یہ صحیح
ہے شرط شیخین پر اسیطرح ابن عباس و مجاہد و ضحاک و قتادہ و یزید بن رومان وغیرہ احد سے مروی ہی سدی
نے کہا جب مشرک مکہ سے طرف بدر کے نکلے پردہ کعبہ کو پکڑکر اللہ سے طالب نصر ہوئے اور کہا اَللّٰهُمَّ انْصُرْ
أَعْلَى الْجُنْدَيْنِ وَأَكْرَمَ الْفِئَتَيْنِ وَخَيْرَ الْقَبِيلَتَيْنِ اللہ نے کہا تم اگر طالب فتح یعنے فیصلہ ہو تو فیصلہ
آپہونچا جو تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منصور ہونگے تم مقہور ہوگے ابن زید نے کہا ہو قولہ تعالی
اِنْ تَسْتَفْتِحُوا (اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو فیصلہ آپہونچا جو تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منصور ہونگے تم مقہور ہوگے ابن زید نے کہا ہو قولہ تعالی
اخبارا عنہم وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ پھر اللہ نے کہا کہ اگر تم کفر باللہ و تکذیب رسول
اللہ سے باز رہو گے تو یہ دنیا و آخرت مین تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر پھر عود طرف کفر و ضلالت کے کروگے تو ہم بھی عود طرف
اسیطرح کے کرینگے سدی نے کہا یعنے اگر پھر تم اسطرح کا استفتاح کروگے تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فتحدین گے
اور اُنکو اعداء ظفر و نصر کرینگے لکن قول اول اقوی ہی تم کتنے ہی پھیر لاؤ تمہارے کچھ کام نہ آئیگی کیونکہ جسکو

ساتھ اللہ ہے وہی غالب رہے گا سو اللہ پاک ہمراہ مومنین کے ہے وَهُمْ لِلْحِزْبِ النَّبَوِيِّ وَالْجَنَابِ الْمُصْطَفَوِيِّ اَنْتَمِي فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ خطاب آیت باب بین کفار کو ہے بطریق تہکم کے اسلیے کہ ہلاک و ذلت و مسلمین پر آئی مطلب یہ ہے اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہونا چاہتے ہو تو فتح آئی ہلاک کا نام تہکماً فتح و ظفر رکھا اور بعض نے کہا یہ خطاب مومنوں کو ہے کہ تو تم فتح مانگتے تھے سو اللہ نے دن بدر کے تمکو کامیاب کیا اب اگر تم اخذ غنائم و فداء اسری کو قبل اذن کے اور تکاسل سے قتال میں باز رہوگے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر پھر ویسا ہی کام کروگے تو ہم بھی پھر ویسی ہی تنبیہ کرینگے کما فی قولہ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ الآیہ لیکن یہ قول خلاف معنے اَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ الخ ہے اور توجیہ اسکی بے تکلف و تعسف کے نہیں ہو سکتی اور یہ بات کہ اول آیت خطاب ہے مومنین کو اور آخر آیت خطاب ہے کفار کو مقتضی تفکیک نظام ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اور اس سے منہ پھیرو منکر اور ویسے مت ہو جنہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ہیں بدتر سب جاندروں میں اللہ کے پاس وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں بوجھتے اگر اللہ جانتا اُن میں کچھ بھلائی تو انکو سناتا اور جو انکو سنا بے تو الٹے بھاگیں منہ پھیر کر **ف** موضع قرآن میں کما ہے یعنے جیسے یہود نے حکم توریت زور آوری سے قبول کیا اور دل سے نا قبول رکھا یا جیسے منافق زبان سے حکم بردار ہیں اور دل سے نہیں سو جانوروں سے بھی بدتر ہیں وہ آدمی جو دین حق کو نہ سمجھیں اللہ پاک نے انکے دلمیں ہدایت کی لیاقت نہیں رکھی جن میں لیاقت رکھی ہے اونہیں کو ہدایت دیتا ہے اور بغیر لیاقت جو سنتے ہیں تو انکار کرتے ہیں انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ حکم کرتا ہے اپنے مومن بندوں کو اس بات کا کہ اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مخالفت پیغمبر سے اور تشبہ بالکفار سے زجر فرمایا ہے مراد نہ سننے والوں سے مشرکین ہیں اسکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن اسحٰق نے کہا مراد منافقین ہیں پھر اللہ نے خبر دی کہ اسطرح کے لوگ بنی آدم میں بدترین خلق و خلیقہ میں سماع حق سے صم ہیں فہم حق سے بکم ہیں یہ بدترین دواب ہیں میرے اسلیے کہ ہر دابہ سوا انکے مطیع خدا ہے اور اس امر میں جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے اور یہ لوگ باوجود اسطے عبادت کیے بنائے گئے ہیں لیکن اونہوں نے کفر و انکار کیا و لہذا اسٹار چوپایوں کے ٹھیرے کما قال تعالیٰ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً الآیہ اور دوسری آیت میں فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ کہا ہے کہ مراد ان لوگوں سے کچھ انفار قبیلہ بنی عبدالدار کے ہیں منجملہ قریش کے ان عباً

ومجاہد سے یہی طرح مروی ہے ابن جریر نے اسیکو اختیار کیا ہے محمد بن اسحاق نے کہا مراد منافقین ہیں سو کچھ منافات درمیان نہیں تفسیر
دمنافقین کے اس بارے میں نہیں ہے اسلیے کہ ہر ایک انہ دونوں میں سے فہم صحیح سے مسلوب عمل صالح سے محروم ہے اسنے خبر دی
کہ نہ انکا فہم صحیح ہے اور نہ قصد صحیح اگر فرض کیا جائے کہ فہم رکھتے ہیں تو انکو سمجھایا جائے ولکن جبکہ فہم ہی نہیں رکھتے تو پھر کس
کو سمجھایا ملکہ اگر سمجھایا جائے تو بعد فہم کے قصداً وعناداً پشت پھیر دینگے اور اعراض کرینگے فتح البیان میں کہا ہے اللہ نے
امر کیا ہے مومنوں کو اپنی اور رسول کی اطاعت کا امر جہاد میں اسلیے کہ اوس میں بذل مال ونفس ہوتا ہے اور منع کیا ہے
پشت پھیرنے سے کہ تم رسول کو چھوڑ کر چلے جاؤ کیونکہ طاعت رسول طاعت مرسل ہے مطیع رسول مطیع خدا ہوتا ہے یہ تفسیر اس
بنیاد پر ہے کہ خطاب مومنوں کو فرمایا ہے جمہور اسیکے قائل ہیں اور بعض نے کہا کہ خطاب منافقوں کو ہے یعنی یٰاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاَلْسِنَتِهِمْ فقط ابن عطیہ نے کہا یہ مطلب اگرچہ باوجود بعد محتمل ہے لکن سخت ضعیف ہے کیونکہ اللہ نے وصف
مخاطب کا ساتھ ایمان کے کیا ہے مراد ایمان سے تصدیق ہے اور منافقین متصف بتصدیق نہیں ہیں اس سے بڑھکر بعید تر وہ
قول ہے کہ خطاب نبی اسرائیل کو ہے یہ قول آیت سے بالکل اجنبی ہے پھر کہا تم سنتے ہو وہ حجج وبراہین وقرآن وموعظ جو تم پر
پڑھے جاتے ہیں اور تم اُنکی تصدیق کرتے ہو کچھ بہرے گونگے نہیں ہو سو تم مثل مشرکین یا منافقوں یا یہود کے نہ ہو کہ اوار
سبھوں نے کہا کہ ہمنے سنا یعنے اپنے کانوں سے بغیر فہم وعمل کے اور حقیقت میں وہ کچھ سنتے نہیں ہیں یعنے سماع تدبر واتعاظ
سے محروم ہیں جب مسموع سے منتفع نہ ہوئی تو گویا سرے سے کچھ سنا ہی نہیں یہ صفت مشرکین ومنافقین کی اطلاق لفظ
دابہ کا انسان پر حقیقی ہے کیونکہ کتب لغت میں ذکر کیا ہے کہ اطلاق دابہ کا ہر حیوان پر آتا ہے اگرچہ آدمی ہو مصباح میں کہا
ہے دابہ ہر جاندار ہے جو زمین پر چلے ممیز ہو یا غیر ممیز سو بدترین نزدیک خدا کے وہ لوگ ہیں جو بہرے گونگے ہیں کچھ سنتے سمجھتے نہیں
میں ابن جریج نے کہا یہ آیت جنمیں نضر بن حارث کا اور اوسکی ہمراہ اللہ کرے کچھ فہم اوسکو اندر جاتا تو اوسکو سناتا اور اگر فرضاً یہ معلوم کیے کہ یہ ناقابلی
یہ اوہ پر یہ آئی عناداً وجحوداً قبول حق سے معرض ہوتے کیونکہ اللہ عالم ہے بآیات سابق ہو چکی ہے کہ وہ کسیطرح ایمان نہ لائینگے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۲۴ اے ایمان والو
حکم اللہ ورسول کا جب تمکو بلائے تمکو ایک کام جسمیں تمہاری زندگی ہے اور جان لو کہ اللہ روکتا ہے آدمی اور اسکے دل کو اور یہ کہ اسیکی پاس تم جمع ہوگے
فسلفیہ حکم بحال نہیں ہے بلکہ وہ شاید اسوقت دل ایسا نہ ہو دل اللہ کے ہاتھ ہے اور اللہ اول کسی دل کو روکتا نہیں اور پھر نہیں کرتا جب بندہ کا ہی کہ
تو اسکی جزا میں دل کو دنیا ہے یا ضد کرے حق پر تو پھیر دیتا ہے انتہی بخاری میں ابی سعید سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نماز میں تھا کہ حضرت کا گذر
مجھپر ہوا مجھکو پکارا میں نے آکر سلام کیا فرمایا تک کہ نماز پوری کرکے حاضر ہو فرمایا تجھکو کسچیز نے آنے سے باز رکھا کیا اللہ نے نہیں کہا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ الآیۃ پھر فرمایا البتہ اعظم سورت قرآن کی پھر ہاتھ پکڑا میرا پس جب میں نے چاہا کہ مسجد کے اندر ہی حضرت کے پکارنیکا جواب دوں اور حضرت کے پکارنے

ورنہ عاصی ہوگا لکن یہ احابت مختص بسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ہے کسی اور کے پکارنے پر نماز قطع نہین کیجاتی یہ استجابت بعموم
خود شامل اجابت ہر دعوت خدا و رسول ہے جب کسی مسلمان کو قول اللہ و رسول کا پہونچے یعنے کسی حکم مین ہی احکام شرعیہ سے تو اسکو
طرف عمل کرنے کے مبادرت کرنا واجب آتا ہے کوئی سا حکم ہی ہو اسکو فی الفور بجالائے اور جو رای خلاف اسکے ہو اسکو ترک کردے
مجاہد نے کہا یُحْیِیکُمْ یعنے الحق قتادہ نے کہا مراد یہی قرآن ہے جس مین کہ نجات و نقات و حیات ہے سدی نے کہا مراد
اسلام ہے کیونکہ اوس مین زندہ کرنا ہے کفار کا بعد مرجانیکے بسبب کفر کے عروہ بن زبیر نے کہا یعنے جب رسول تم کو واسطے حرب کے
بلائے تو حاضر ہو کیونکہ بدولت اسی حرب کے اللہ نے تم کو بعد ذل کے عزا اور بعد ضعف کے قوت اور بعد قہر عدو کے منعت عطا
فرمائی ہے ابن عباس نے کہا حائل ہوتا ہے اللہ درمیان ہر مرد اور کفر کے اور درمیان کافر و ایمان کے یہی قول مجاہد و سعید
عکرمہ و ضحاک و ابو صالح و عطیہ و مقاتل بن حیان و سدی کا بھی ہے دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے کہ مراد حیلولت سے یہ ہے کہ اللہ اسکو
لایعقل چھوڑ دیتا ہے سدی نے کہا یعنے پھیر دیتا ہے نہ ایمان لاسکے اور نہ کفر کرسکے مگر اوسکا اذن سے قتادہ نے کہا یہ آیت
مثل قولہ تعالی ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ حضرت سے مناسب اس آیت کی احادیث آئی ہین انس بن مالک
کہتے ہین حضرت کہا کرتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ منے کہا اے رسول خدا ہم ایمان لائے
ہین آپ پر اور جو کچھ لائے اوسپر سو کیا آپ کو ہمپر ڈر ہے فرمایا ہان دل درمیان دو صبع کے اصابع اللہ تعالی سے مین وہ
انگلیان جنسے پہنچتا ہے رواہ احمد و ھکذا رواہ الترمذی و قال حسن بلال کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے یَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ رواہ احمد ھذا حدیث جید الاسناد الا ان فیہ انقطاعا و ھو مع ذلک
علی شرط الشیخین و اخرجوہ نواس کلابی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ما من قلب الا وھو بین اصبعین من
اصابع الرحمن ان شاء اقامہ و ان شاء ازاغہ رواہ احمد و ابن ماجۃ عائشہ کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ الخ مینے کہا آپ دعا بہت کیا کرتے ہین فرمایا ان
قلب الادمی بین اصبعین من اصابع الرحمن فاذا شاء اقامہ و اذا شاء ازاغہ رواہ احمد ام سلمہ کا لفظ یہ ہے
حضرت اپنی دعا مین یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ الخ بہت کہتے مینے کہا اے رسولخدا کیا دل بدلتے رہتے ہین فرمایا ہان ما خلق
اللہ من بشر من بنی ادم الا ان قلبہ بین اصبعین من اصابع اللہ عز و جل فان شاء اقامہ و ان شاء
ازاغہ الحدیث رواہ احمد ابن عمر کا لفظ مرفوعہ یہ ہے ان قلوب بنی ادم کلہا بین اصبعین من اصابع الرحمن
کقلب واحد یصرفہ کیف شاء یہ حضرت کے دعا اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا الی طاعتک اخرجہ
احمد و انفرد بہ مسلم عن البخاری فتح البیان کا لفظ یہ ہے جمہور نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم طاعت قبول کرو اور امر و نہی

قرآن کی کیونکہ اوس مین حیات ابدیہ و نعمت سرمدیہ ہی یا مراد جہاد ہی کہ ظاہر مین وہ سبب حیات ہوتا ہے کیونکہ جب دشمن سے نخوا نہ کیجائیگی تو وہ غراکریگا قالہ ابن اسحاق یا مراد ایمان ہی کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان اسکو زندہ کردیتا ہے قالہ السدی کسینے کہا مراد شہادت ہی کیونکہ شہدا زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق پاتے ہین بہرحال یہ آیت شریف اعظم باعث ہر عمل پر خصوص اوله کی اور ترک تقلید مذہب پر اور عدم اعتداد بر امر مخالف کتاب وسنت کے کوئی سا امر بھی کیون نہ ہو اسکے حائل ہونیکا مطلب درمیان بندہ و دل کے یہ ہی کہ مرنے سے پہلے فتابی طرف استجابت کے کردیا جو ڈر تمہارے دلون مین طرف سے دشمنون کے ہے ہم اوسکو مبدل بامن کردینگے اور اونکے امن کو خوف سے بدلدینگے ابن جریر نے کہا یہ آیت اخبار ہی اس امر کا کہ اللہ کا قبضہ دلون پر بہ نسبت اشخاص کے زیادہ تر ہے انسان اور اک کسی شے کا نہین کرسکتا مگر اللہ ہی کی مشیت سے آیت باب احادیث باب قبیل صفات ہی من امرار اونکا ظاہر پر بغیر تاویل واجب ہے اور ایمان لانا اوپر واجب واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة واعلموا ان الله شديد العقاب بچتے رہو اوس فساد سے کہ ٹوٹ پڑیگا تم مین سے ظالمون پر جن کر اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف یعنی حکم مین کاہلی کرنے سے ایک تو دل مٹتا ہی دوسرے وہ کام زیادہ مشکل پڑتا ہے دوسرے نیکون کی کاہلی سے گنہگار بالکل چھوڑ دینگے تو رسم بد پھیلیگی اوسکا وبال سب پر پڑیگا جیسے جنگ مین دیر سستی کرین تو نامرد بھاگ ہی جاوینگے پھر شکست پر تو دلیر بھی نہ تھام سکین اتنے اللہ نے اپنے مومن بندون کو تحذیر فرمائی ہی فتنہ یعنے اختبار و امتحان سے جس مین کہ سب نیک و بد پہچان جائین کچھ تخصیص اہل معاصی کی نہ ہو اور نہ صابر گناہ کی بلکہ عام ہو کسی سے بھی دفع رفع نہو حسن نے کہا یہ آیت حق مین علی و عمار و طلحہ و زبیر کے اوتری ہی زبیر نے کہا ہمنے ایک زمانے تک یہ آیت پڑھی ہم نہ جانتے تھے کہ ہم اہل اس آیت کے ہین تاکہ ان معلوم ہوا کہ مراد اس سے ہم ہی ہین یہ قول زبیر سے کئی طرح پر مروی ہی سدی نے کہا یہ آیت خاص چھ مین اہل بدر کے آئی ہے دن جمل کے اوسکا ظہور ہوا کہ آپس مین قتال کیا ابن عباس نے کہا مراد اس آیت سے خاص اصحاب رسول خدا ہین دوسرا لفظ الکا یہ ہے اللہ نے مومنون کو حکم دیا کہ وہ منکر کو اپنے درمیان مین ٹھیرنے نہ دین ورنہ پھر عذاب عام آئیگا ابن کثیر نے کہا یہ تفسیر بہت خوب ہے اسی لیے مجاہد نے بھی کہا ہی کہ یہ آیت تمہاری واسطے بھی ہے یہی قول ضحاک و زید و غیرواحد کا ہے ابن مسعود نے کہا کوئی شخص نہین ہی لیکن وہ مشتمل ہے فتنے پر اللہ نے کہا ہی کہ انما اموالکم واولادکم فتنة سو جو کوئی تم مین پناہ مانگے وہ اللہ کی پناہ ضلالت فتن سے جاوے یہ قول کہ یہ تحذیر عام ہی صحابہ و غیرہم کو اگرچہ خطاب انہین کو ہی صحیح ہے جو احادیث تحذیر مین فتن سے آئی ہین وہ سب دلیل مین اسپر و للملک کبار و مستقل یوضح ذلک ان شاء الله تعالى كما فعله الائمة وافردوه بالتصنيف قاله ابن كثير

عدی بن عمیرہ سمعاد رفعا کہتے ہین اللہ عذاب نہین کرتا ہی عامہ کو عمل خاصہ سے یہانتک کہ دیکھتے ہین وہ منکر درمیان اپنے
اور وہ انکار کرسکتے ہین اسپر لیکن اوسکا انکار نہین کرتے سو جب یہ کام کرتے ہین تو اللہ خاصہ وعامہ کو عذاب کرتا ہی
رواہ احمد اسکی سند مین ایک مبہم ہے اور یہ حدیث کتب ستہ مین نہین آئی ہے حذیفہ بن الیمان کا لفظ یہ ہی کہ حضرت
نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہری تم حکم کرونگے کا منع کردیگی سے اور نہ قریب ہے کہ عقاب بھیجیگا اللہ
تمپر اپنے پاس سے پھر تم دعا مانگوگے اوس سے اور وہ قبول نہ ہوگی رواہ احمد ام سلمہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا جب
ظاہر ہونگے گناہ میری امت مین عذاب کریگا اللہ اون سب کو اپنے پاس سے مینے کہا اے رسول خدا کیا اونمین نیک لوگ
نہ ہونگے فرمایا ہان ہونگے مینے کہا پھر اونکا کیا حال ہوگا کہا جو مصیبت لوگون کو پہنچیگی وہ اونکو بھی پہونچیگی پھر انجام اونکا
طرف مغفرت ورضوان خدا کے ہوگا رواہ احمد عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہی جب ظاہر ہوتی ہی بدی زمین مین اوتارتا ہے
اللہ اہل زمین پر عذاب اپنا اون مین اسکے مطیع لوگ بھی ہوتے ہین پھر انجام اونکا طرف رحمت خدا کی ہوگا رواہ احمد

ف فتح البیان کا لفظ یہ ہی کہ خطاب آیت بالکل مطلقا مومنون کو ہی خواہ صالح ہون یا عالم مراد فتنہ سے عذاب دنیوی
ہے جیسے قحط وگرانی وتسلط ظالمین بعضے نے کہا مراد فتنہ سے بلا اور امر شدنی ہی ابن زید نے کہا مراد افتراق کلمہ ہے
اور مخالفت کرنا بعض کا ساتھہ بعض کے رہی وہ آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی سو کچہ منافی آیت باب نہین ہے
کیونکہ جب لوگ کہلم کہلا منکر کرنے لگین تو پھر ہر کمینہ والا پر تغییر کرنا اوسکا واجب ہے اگر قادر ہے اور جب اسنے سکوت
کیا اسکے سبب عاصی ہوئے ایک بسبب فعل کے اور دوسرا بسبب رضا کے اور اللہ نے بمقتضای حکمت بالغہ رضی کو حکم
عامل مین کہا ہے اسلیے رضی بھی عقوبت عامل مین منتظم ہوگا علامت رضا بالمنکر کی یہ ہی کہ ملاحظہ وقوع خلل فی
الدین ہی سبب فعل معاصی کے کچہ درد والم اوس کے دلکو نہ ہو آدمی کا رہ اسوقت سمجھا جاتا ہے جبکہ خلل کو کسے
ایسا ستالم ہو جیسے کوئی مال یا اولاد کے گم ہونیسے رنج وصدمہ اٹھاتا ہے سو جس کسی شخص کا حال اسطرح پر نہیں ہے وہ
راضی ہی ساتھہ منکر کے اسلیے عقوبت ومصیبت اسکو بھی عام ہوگی بالمنکر عقاب سخت ہوتا ہے یہ آیت اگرچہ خاص ہے
لکن حکم اسکا عام ہی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ
وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ یاد کرو جسوقت تم تھوڑے تھے خلق پوئے ہوئے ملک
مین ڈرتے تھے کہ ایک لین تم کو لوگ سپر اوسنے تمکو جگہہ دی اور زور دیا اپنی مدد سے اور روزی دی تمکو ستھری چیزین
شاید تم حق مانو یعنے مال غنیمت اللہ پاک نے اس آیت پاک مین اپنے مومن بندون کو آگاہ کیا کہ ہماری نعمت کو یاد کرو
ہمارا احسان نہ بھولو دیکھو تم تھوڑے تھے تمکو بہت کردیا تم کمزور تھے تمکو زور آور بنادیا تم فقیر محتاج تھے تونگر

قم کو مال غنائم وغیرہ سے آسودہ حال کردیا غرضکہ کہ مین حال مومنین کا اسی طرح پر تھا کہ بہت تھوڑے پریشیدہ پریشان حال رہتے تھے سارے شہرون کے لوگ مشرک مجوسی رہتے سب اون کو دشمن جانتے تھے انکو مقہور حقیر قلیل ذلیل ضعیف نحیف دیکھکر اوچک لیتے تھے یہانتک کہ اسنے حکم ہجرت کا طرف مدینہ کے دیا اور مدینہ مین یار و مددگار میسر کردیے جنہون نے جان و مال سے انکی مواسات کی اللہ و رسول کی طاعت مین جان لڑادی قتادہ نے کہا یہ قبیلہ عرب کا ذلیل ترلوگون کا اور شقی تر بت پرست اوقات مین اور نہایت گرسنہ شکم و برہنہ تن تھا اور گمراہی مین ظاہر تر جو کوئی جیادہ مایہ بخیت جیا اور جو کوئی مرادہ آگ مین گرا لوگ انکو کہا کرتے تھے یہ کیسے نہ کہاتے والہ مین نہین جانتا کہ کوئی قبیلہ روئے زمین پر اوسدن اسنے زیادہ کم رتبہ ہوگا یہانتک کہ اللہ اسلام لایا ان کو طفیل مین اسکے شہرون مین جگہہ ملی رزق کی کشایش ہوئی یہ لوگون کی گردنون کے مالک ہوئے بادشاہ بنے یہ سب اسلام کے صدقہ مین حاصل ہوا سو اللہ نے کہا تم ہماری نعمت کا شکر کرو تمہارا رب منعم ہے شکر کرنیکو دوست رکھتا ہے اہل شکر معرض مزید مین ہین طرف سو اللہ کے فتح البیان مین کہا ہے یہ خطاب حضرت اور مہاجرین کو نعمت کی یاد دہی کرکے کہ دیکھو کس طرح دشمنون سے حمایت کرکے تمکو مدینے مین پہونچایا اور جگہہ دی اور مدد کی اس آیت کا نزول بعد وقعہ بدر کے ہوا ہے مراد ارض سے مکہ ہے اور مراد ناس سے مشرکین قریش و کفار مکہ مین عکرمہ نے کہا مراد کفار عرب ہین اور بعض نے کہا فارس و روم قالہ وہب یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ

اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اے ایمان والو چوری نہ کرو اللہ کے اور رسول سے یا چوری کرو آپس کی امانتون مین جانبوجھکر اور جان لو کہ تمہارے مال و اولاد جو مین خرابی نیز الی مین اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف چوری اللہ و رسول کی یہی ہے کہ چھپکر کافرون سے بلیں اپنے مال اولاد کو بجاوٹ کہ جیسے مہاجرین مین اکثرون کے گھر بکے مین تھے اور یہ بھی ہے کہ مال غنیمت جسپر سردار پاس ظاہر نکرین اتھے ابن کثیر کہتے ہین عبدالرزاق و زہری نے کہا ہے یہ آیت حق مین ابولبابہ بن عبدالمنذر کے اوتری ہے حضرت نے انکو پاس بنی قریظہ کے بھیجا تاکہ انکو حضرت کے حکم پر راضی کرین اونہون نے اونسے مشورہ لیا اونہون نے مشورہ دیا اور ہاتھہ سو طرف حلق کے اشارہ کیا یعنے یہ ذبح ہونیکا حکم ہے پھر یہ سمجھے کہ مینے اس امر مین اللہ و رسول کی خیانت کی اسلیے قسم کہائی کہ کبھہ نہ کہاؤنگا یہانتک کہ مرجاؤن یا اللہ میری توبہ قبول کرے پھر مسجد مدینے مین آکر آپ کو ایک ستون سے بندہا کر کہا یہانتک کہ جسدی عیش آگر جاتی اللہ نے انکی توبہ اپنے رسول پر نازل کی لوگون نے آکر انکو بشارت قبول توبہ کی سنائی چاہا کہ ستون سے کھولدین انہون نے قسم کہائی کہ سوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی انکو اپنے ہاتھہ سے نہ کھولیگا جب حضرت نے کھولا تو عرض کیا کہ میری یہ ندامانی

ہے کہ میں سارا مال یا نصف صدقہ کردوں گا فرمایا ایک تہائی مال کا صدقہ کرنا تجھکو کافی ہے اور معمر بن شبہ نے کہا ہے کہ یہ آیت
خون قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی اوتری ہے جابر بن عبداللہ کا قول ہے کہ ابوسفیان مکہ سے نکلے تھے جبرئیل علیہ السلام
نے آکر حضرت سے کہا کہ ابوسفیان فلاں جگہ پر ہے حضرت نے صحابہ سے کہا کہ وہ فلاں جگہ میں ہے وہاں چلو اور اپو شیدہ
رکھو ایک مرد منافق نے انکو لکھ بھیجا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا ارادہ رکھتے ہیں تم اپنے بچاؤ سے ہوشیار ہوجاؤ
اسپر یہ آیت اوتری رواہ ابن جریر لیکن یہ حدیث نہایت غریب ہے اسکی سند و سیاق میں نظر ہے صحیحین میں قصہ
حاطب بن بلتعہ کا آیا ہے کہ عام فتح میں اونہوں نے قریش کو لکھ بھیجا کہ حضرت تمہارا قصد کرتے ہیں اللہ نے اپنے رسول کو
اسبات پر آگاہ کردیا آدمی بھیجکر وہ خط منگا لیا حاطب نے حاضر ہوکر اقرار کیا عمر نے خطاب کے کہا اے رسول اللہ اسکی
گردن نہ ماردوں اسنے اللہ و رسول اور مومنین کی خیانت کی ہے فرمایا اسکو چھوڑ دو یہ بدر میں حاضر ہوا تھا اعل اللہ اطلع
علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم ابن کثیر کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے اور اگر یہ آیت
ثابت ہو کہ سبب خاص پر وارد ہوئی ہے تو بھی اخذ بعموم لفظ چاہیئے بخصوص سبب جیسا یہ علما کے نزدیک یقین ہی مقرر ہے
خیانت عام ہے صغائر و کبائر ذنوب کو لازم ہوں یا متعدی ابن عباس نے کہا امانت وہ اعمال ہیں جنپر اللہ نے بندوں کو
امین کیا ہے یعنے فریضہ مراد یہ ہے فریضہ کو ناقص کرو دوسرا لفظ یہ ہے کہ تارک سنت مرتکب معصیت نہ ہو وانتم
زبر کا لفظ یہ ہے کہ ظاہر کرو تم حق سامنے رسول کے جس سے راضی ہوتم اون کو پھر باطن میں خلاف اسکے کرو کہ یہ لک
ہے تمہاری امانت کا اور خیانت ہے تمہارے نفس کی سدی نے کہا جب اللہ و رسول کی خیانت کی تو گویا اپنے امانات میں
خیانت کی دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت سے ایک بات سنتے اسکو افشا کرتے وہ مشرکوں تک پہونچتی ابن زید نے کہا تم کو منع
کیا ہے اسبات سے کہ اللہ و رسول کی خیانت کرو جسطرح کہ منافقین نے کی پھر مال و اولاد کو فتنہ فرمایا یعنے یہ سوال
اولاد تمکو اس لیے دیے ہیں کہ دیکھیں تم شکر اس عطا کا کرتے ہو اور طاعت بجالاتے ہو یا ان اشیا میں مشغول ہوتے ہو اور
عوض خدا کے ان چیزوں کو اختیار کرتے ہو کما قال تعالی وتبلوکم بالشر والخیر فتنۃ وقال یا ایھا الذین اٰمنوا
لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخسرون وقال یا ایھا الذین
اٰمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم الایۃ مراد عظم اجر ہے ثواب عطا جنان ہے یعنے
یہ اشیا بہتر ہیں واسطے تمہارے اموال و اولاد کے کیونکہ امین کبھی بعضرر دشمن ہوتے ہیں اور اکثر تمہارے کچھ کام نہیں آتے رہا
اللہ تعالی سو وہ متصرف علی الاطلاق مالک دنیا و آخرت ہے اوسکے پاس ثواب جزیل اجر عظیم ہے دن قیامت کو اتر
میں آیا ہے اے ابن آدم تو طلب کر مجھکو پائیگا تو مجھ پر جب تو نے مجھکو پا لیا تو سب کچھ پا لیا اور اگر میں فوت ہوا تو ہر چیز

تجھ کو فرشتہ ہوں اور میں ہر چیز سے زیادہ تم کو محبوب ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما الحدیث بلکہ جب حضرت مقدم ہے اولاد و مال و نفوس سے جیسا کہ صحیح میں مفہوم آیا ہے والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین یا ایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا یکفر عنکم سیاٰتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ۔ اے ایمان والو اگر ڈرتے رہو گے اللہ سے تو کر دیگا تم میں فیصلہ اور اتار دیگا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخشیگا اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف شاید فتح بدر میں مسلمانوں کے دلمیں آیا ہو کہ یہ فتح تقوی سے ہے حضرت سے مخفی کافروں پر احسان کرے کہ ہمارے گھر بار کو نہ تباہ دیں پہلی آیت میں چوری کو منع فرمایا اور دوسری آیت میں تسلی دی کہ لگے فیصلہ ہو جائیگا تمہارے گھر بار کافروں میں گرفتار زمین کے تلے ابن عباس و سدی و مجاہد و غیرہ ۔ و ضحاک و قتادہ و مقاتل بن حیان و غیرہ واحد نے کہا ہے کہ مراد فرقان سے نجات ہے مجاہد نے کہا یعنے دنیا و آخرت میں ابن عباس نے کہا مراد نصر ہے محمد بن اسحاق نے کہا مراد فصل ہے درمیان حق و باطل کے ابن کثیر کہتے ہیں تفسیر ابن اسحاق کی عام تر ہے ماتقدم سے اور مستلزم ہے سب اقوال کو اسلیے کہ جو کوئی اللہ سے ڈر کر اوامر بجا لاتا ہے اور زواجر ترک کرتا ہے وہ موفق ہے معرفت حق میں اور باطل سے اور عارف ہوتا ہے اسکا سبب نصر و نجات و خروج کا ہو دنیا ہے اور سبب سعادت کا دون قیامت کے اور باعث تکفیر ذنوب و غفران عیوب کا ہوتا ہے اس ڈر سے ثواب جزیل اجر عظیم ہاتھ آتا ہے کقولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے تقوی کو شرط جعل مذکور کی ٹھیرایا ہے تقوے سے اتقا بمخالفت اوامر و وقوع فی المناہی کو کہتے ہیں فرقان وہ ہے جس سے حق باطل سے جدا ہو جائے مراد میاث ہے صغائر میں اور غفران ذنوب سے کبائر و اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ط ویمکرون ویمکر اللہ ط واللہ خیر الماکرین ۔ جب فریب بنانے لگے کافر تجھکو بٹھا دیں یا مار ڈالیں یا نکالدیں اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ف بٹھا دیں یعنے قید کر رکھیں یہ فرمایا کہ جیسے اللہ نے پیغمبر کو بچا لیا چاہے تمہارے گھر بار کو بچا رکھے انتہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ نے کہا مراد اثبات ہے و ثاق یعنے قید کرنا ہے عطا و ابن زید نے کہا یعنے حبس کرنا سدی نے کہا اثبات حبس و وثاق ہے یہ تفسیر شامل جملہ اقوال ہے جو کوئی کسی کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو غالبا وہ یہی کام کرتا ہے عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ جب مشورہ کیا کہ حضرت کو قید کریں یا قتل یا اخراج تو آپ کے عم ابو طالب نے کہا تجھکو کچھ معلوم ہے کہ لوگوں نے کیا فکر کی ہے کہا ہاں یہ چاہتے ہیں کہ مجھکو قید کریں

یا مارڈالین یا شہر سے نکالدین کہا تجھے کس نے خبر دی فرمایا میرے رب نے کہا تیرا رب اچھا ہے تو اوسکو حقمین وصیت خیر کی مان
کہا مین کیا وصیت مانون بلکہ وہ میرے حق مین وصی یا بخیر ہے اوسپر یہ آیت اوتری لکن ذکر ابوطالب کا اس روایت مین نہایت
غریب ہے بلکہ منکر اسلیے کہ یہ آیت مدنی ہے اور یہ قصہ اور جتماع قریش کا اوس مشورہ پر بعد ہجرت مین ہوا تھا اور ہجرت
بعد موت ابیطالب کے ہوئی تھی قریب تین سال کے بلکہ یہی مرجانا ابوطالب کا سبب اسکے حوصلہ کا ہوا تھا اسلیے کہ وہ حضرت کے
حامی و ناصر رہتے تھے دلیل اسپر روایت محمد بن اسحاق صاحب مغازی ہے ابن عباس نے کہا چند نفر اشراف قریش کے ہر قبیلے
سے ملا رادہ دخول دار الندوہ جمع ہوئے وہان مین سنے اونکو ابلیس صورت مین ایک شیخ جلیل کے آیا اونہون نے اوسکو دیکھکر
کہا تو کون ہے کہا مین شیخ ہون نجد سے مینے سنا کہ تم سب جمع ہوئے ہو مین بھی آیا کہ تم میری رائے و نصیحت بھی سنو
کہا اچھا آؤ ابلیس انکے ساتھ گھر مین گیا کہا حق مین اس مرد کے نظر کرو والله قریب ہے کہ پیغمبر قرار پائیگا جب سب نے نظر
کی تو بعض نے کہا اوسکو ایک رباق مین گرفتار کرو پھر انتظار آفت زمانہ کا کرو یہانتک کہ شعرا کے مثل کوئی شعرا کے ہلاک
ہوجائے جیسے نبیرونا بغہ ہلاک ہوگئے کیونکہ یہ بھی ایک انسان مین کا ہے شیخ نجدی عدو خدا چلایا اوٹھا کہ واللہ یہ کچھ رائے نہین
ہے قسم خدا کی اگر تم اوسکو حبس کروگے تو امر اوسکا پس پشت دروازہ سے جسکو تم نے بند کیا ہے طرف اوسکے اصحاب کے نکل
جائیگا اور لگتا ہے کہ وہ کود پڑین اور مقابلہ کرکر اوسکو تمہارے ہاتھون سے نکال لیجائین مجھکو اس مین رائے نہین ہے کہ پھر وہ تم کو
ان تمہارے شہرون سے نکالدین سب نے کہا شیخ سچ کہتا ہے کچھ اور صلاح کرو بعض نے کہا اپنے درسیان مین سے اوسکو نکالدو
پھر جیسے مٹیھو کیونکہ جب وہ ہم مین سے نکل جائیگا تو پھر جو کچھ کرے گا اوسکا ضرر تمکو نہ ہوگا اور جب وہ تم سے غائب ہوگیا تو پھر
ستا نہ سکیگا اور تم چین مین ہوجاؤگے اوسکا کام اور دون سے جا پڑیگا شیخ نجدی نے کہا واللہ میری یہ رائے اصلا تمہاری نہین
ہے کیا تمنے حلاوت اوسکے قول کی اور طلاقت اوسکی زبان کی نہین دیکھی ہے کہ کسطرح اوسکی بات دلون کو پکڑ لیتی ہے
واللہ اگر تم ایسا کروگے پھر وہ سنیگا آئیگا تو لوگ پاس اوسکے مجتمع ہوجائینگے وہ چڑھائی کرکے تمکو تمہارے شہرون سے نکالدیگا اور
تمہارے اشراف کو قتل کرڈالیگا بولا اسنے سچ کہا واللہ اب کوئی اور رائے دیکھو ابوجہل نے کہا مین تمکو وہ رائے بتاتا ہون جو اب تک
تمکو نہین سوجھی کہا وہ کیا رائے ہے کہا ہر قبیلے سے ایک جوان لڑکا لیکر ہر ایک کے ایک تیز ہر ان ہو وہ سب ملکر مثل ایک
شخص کے تلوارین مارین جب قتل کرلینگے تو خون اوسکا سارے قبائل مین متفرق ہوجائیگا مجبور گمان نہین کہ یہ ایک قبیلہ
بنی ہاشم کا سارے قبائل قریش پر جرکرے تمکو قوی ہو بلکہ جب وہ یہ حال دیکھینگے تو دیت قبول کرینگے اور ہم تہمت سے محفوظ
جائینگے ہمارے اذیت دور ہوجائیگی شیخ نجدی نے کہا واللہ یہی رائے ہے اور بات یہی بات اس جوان کی ہے مین بھی اسکو سوا
اور رائے نہین دیتا یہ مشورہ کرکے سب الگ ہوئے سب کا اس امر پر اجماع ہوا جبریل علیہ السلام نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہدیا کہ آج تم اپنی خوابگاہ مین سونا قوم نے یہ کر ٹھانا ہے حضرت اپنے گھر مین اوس رات نہ سوئے اور اللہ نے اذن نکلنے کا دیا جب یہ اپنے مین نے سورۂ انفال نازل کی اور اپنی نعمت یاد دلائی اور جتلایا انکو اس قول کی تربصوا بہ ریب المنون حتی یھلک کما ھلک من کان قبلکم من الشعراء یہ آیت بھیجی ام یقولون شاعر نتربص بہ ریب المنون غرضکہ اوسدن کا نام یوم زحمہ رکھا گیا اسلیے کہ سب کے رہی اوسدن بھی زحمت پر فراہم ہوئی تھی سدی ہی اسی سیاق کے راوی ہین اور وہ جو اونہون نے ارادہ اخراج کا کیا تھا اوسکو باب مین یہ آیت آئی وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منھا واذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا اسیطرح ابن عباس و مجاہد و عروہ بن الزبیر و موسی بن عقبہ و قتادہ و قسم و غیرہ احدی منقول ہے مین کہتا ہون یہی حال بعض احادیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے تہ سو منافقین کذا بین کے گذرا کہ اونہون نے بلا کسیدوجہ مسوغ دینی یا دنیائی کے محض بنیاد حسد و کینہ پر ارادہ حبس و قتل و اخراج کا کیا مگر اللہ پاک نے جسطرح اپنے پیغمبر عالی قدر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ہر سہ بلا سے بچایا اسیطرح اس احقر اہلبیت کو باوجود ہزار عصیان و ذنوب کے ہاتھ سو اشرار مفسدین کے محفوظ رکھا لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ولله الحمد یہ واقعہ ۱۲۱۵ ہجری سو اب تک سالہا سال مین ہو فالله خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

ثمنی رجال ان اموت وان امت + فتلک سبیل لست فیھا بأوحد + ابن اسحاق نے کہا حضرت باانتظار امر خدا مقیم رہے یہانتک کہ جب قریش نے مجتمع ہوکر مکر کیا اور ارادہ قتل کا کیا تو جبریل علیہ السلام نے آکر کہدیا کہ آج تم اوس مکان مین نہ سوو جہان سوتے ہو حضرت نے علی بن ابیطالب کو بلا کر فرمایا کہ آج میرے بستر پر تم سو رہو وہ اپنی سبز چادر لپیٹ کر لیٹ رہے حضرت باہر نکلے تو ایک مشت خاک لیکر انکی سرون پر ڈالی کسینے آپ کو نہ دیکھا آپ سورۂ یسین پڑھتے ہوے الی قولہ فاغشیناھم فھم لا یبصرون ابن حبان و حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہو کہ فاطمہ پاس حضرت کے روتی ہوئی آئین فرمایا کیون روتی ہو کہا کیسے نہ روؤن یہ گروہ قریش کا حجر مین باہم لات و عزی و مناہ کا عہد کر رہا ہے اگر تمکو دیکھے گا تو اوسی دم قتل کر ڈالیگا انمین سے ہر ایک نے تمہارے خون سے اپنا عہد کر لیا ہے فرمایا وضو کا پانی لاؤ وضو کر کے مسجد مین آئے گروہ نے دیکھکر کہا یہ وہی ہین پھر اپنے سر نیچے کر لیے گردن سے سنے ڈالدین انکو نہ دیکھا حضرت نے ایک مٹھی مٹی لیکر اونپر پھینکی اور فرمایا شاہت الوجوہ وہ خاک جس کسیپر پڑی وہ دن بدر کے کافر مارا گیا حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے انمین کوئی علت نہین ہے ابن عباس نے آیت یا بیت کہا ہے کہ ایک رات قریش نے مکے مین مشورہ کیا بعض نے کہا صبح کو تمکو باندہو بعض نے کہا مکہ مار ڈالو بعض نے کہا نہین بلکہ شہر سے نکالدو اللہ نے حضرت کو اس امر کی اطلاع دیدی علی بستر پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوے اور حضرت نکلکر غار مین

جا چھپے مشرکین رات بھر حرکت عمل کرتے رہے اس گمان پر کہ وہ حضرت ہین جب صبح ہوئی آگہی دیکھا تو علی ہے آنکہ اُنکا
مکر پیر دیکھا تیر اصاحب کیے سر ہر کہا مجھو نہین بعد دشان قدم رہا جب پہاڑ کے پیچھے نشان مختار ہو گیا پہاڑ پر چڑھ کر غار
پر گذر کیا دیکھا کہ مکڑی نے جالا پھیلا رکھا ہے کہا اگر اس غار مین کوئی ہوتو یہ جال مکڑی کا نہ ہو تا حضرت تین رات اُس غار
مین رہے عروہ نے کہا اللہ تعبر مکر کرنیوالا ہے ایسا مصنبوط جالکر اُنکو ساتھ رکھا کہ حضرت کو رہائی بخشی انتہے اُسکے احسانات
اپنے عاجز بندون پر ہمیشہ رہتے ہین اس جزو مختصر باخاک برابر کو ساتھ بھی یار دن کے کمند زبردستی قتل وغیرہ مین کوئی
دقیقہ اُٹھا نہین رکھا مگر خیر الماکرین ارحم الراحمین نے اُنکا مکر جلیہ بدلیتے دوست اثر زہر اکل ہوا قاتل کا قاتو نہ چلا
کوئی اور ہی اوس طمع خان بے نیزی مین مارا گیا ۵ ہوتا ہے وہان مشورہ قتل ہمارا ۵ لو حضرت نال اور سنو تازہ خبر
اللہ پاک کا ارشاد حق بنیاد وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ صادق آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ آخرت مین تو اُسکا
وقوع تحقق ہے اور دنیا مین بھی اگر یہ اضرار فجار اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاہین تو حکمت بالغہ قہار جبار سے کچھ دور نہیں
ہے ۵ تو ہم شب ابکے میری ای شمع کم فرصت ۵ گر فتم سوختی پروانہ آتش بجانے را ۱۲ فتح البیان مین کہا ہے
اللہ نے اپنے رسول کو وہ نعمت عظمیٰ یاد دلائی جو اُنپر کی تھی یعنے نجات دیا مکر وکید کفار مشرکین سے کہ مکہ مکرمہ مین کیون کہ
یہ واقعہ مکے مین ہوا تھا قبل ہجرت کے اگرچہ سورت مدنی ہے مگر عکرمہ نے کہا کہ یہ آیت کی ہے مکہ کہتے ہین جبا کرنیکو
ایصال ضرر مین طرف غیر کے اثبات سے مراد خفی کرنا ہے یا بندہ رکھنا یا یکلمہ مشتق بیات سے ہے یعنے شبخون کرنیکے
قتل کی رائے ابوجہل نے دی تھی سودہ خود ون ہبدکے مارا گیا اخراج کی رائے ہشام بن عمرو نے دی تھی شیخ نجدی
اس شور کے مین ہوا تھا موافق رائے ابوجہل تھا وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ اِنْ
ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب کوئی پڑہے اُنپر ہماری آیتین کہین ہم سن چکے ہم چاہین تو کہہ لین ایسا یہ
کچھ نہین مگر احوال مین پہلون کے ف یعنے ہمیشہ کہتے تھے کہ اب تو دیکھ لیا کہ یہ قصے نہ تھے وعدہ عذاب تب پر بھی آیا
جیسے پہلے نہیں آیا تھا انتہے اللہ پاک نے اس آیت مین کفر وعتو وتمرد وعناد قریش اور اُنکا دعوی باطل کیوقت سماع آیت
کی خبر دی ہے کہ وہ کہتے ہین ہم بھی ایسا قرآن بنا سکتے ہین حالانکہ یہ قول اُنکا باطل فعل ہے کیونکہ بارہا اُنکو کہا گیا ہے
کہ اچھا اس جیسی ایک سورت لاؤ لیکن کوئی رستہ اونہون نے نہ پایا یہ کہنا اُنکا محض اپنے جی کو اور اپنے توابع علی الباطل
کے دہرکا دینے کو ہے کہا ہے کہ قائل اس قول کا نضر بن الحارث لعنہ اللہ تھا سعید بن جبیر وسدی وابن جریج کا قول
یہی ہے کیونکہ وہ ملعون اطراف بلاد فارس کے جاکر وہان کی ملوک کی اخبار سیکھ آیا تھا رستم اسفندیار کی حکایات یاد
رکھتا تھا جب یہان سے یہان آیا حضرت کو مبعوث پایا دیکھا لوگونپر قرآن پڑہتے ہین جب حضر اُس مجلس سے اوٹھکر ہی ہوتے

۱۲ اور ہر ایک کا بدلا اوسکے لائق کا اُسی دنیا اور آخرت مین

تو نضر وہان سے چلا جاتا اخبار اوان لوگون کی بیان کرتا ہے کہ یا اللہ اپنا احسن قصصا انا اور محمد کو ہمنے جب دن بدر کے اللہ نے اوسپر فتا بخشا اور گرفتار آیا حضرت نے حکم دیا کہ اوسکو صبر اگرون ماریں چنانچہ ایسا ہی کیا والحمد مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے اوسکو گرفتار کیا تھا ابن جریر سعید بن جبیر سے راوی ہین کہ حضرت نے دن بدر کے عقبہ بن ابی معیط و طعیمہ بن عدی و نضر بن حارث کو بطور صبر کے بہو کا پیاسا رکھکر قتل کیا نضر کو مقداد نے اسیر کیا تھا جب اوسکو قتل کرنے لگا تو مقداد نے کہا اے رسول خدا یہ میرا اسیر ہے فرمایا یہ کتاب خدا مین قیل وقال کرتا تھا جب اسر بقبل فرمایا تو پھر مقداد نے وہی کہا یا رسول اللہ اسیری فرمایا اللھم اغن المقداد من فضلک مقداد نے کہا بس مین یہی چاہتا تھا اسی باب مین یہ آیت باب قری اساطیر جمع ہے اسطورہ کی مراد کتب قصص ہین یعنے حضرت کہانیان سکھکر لوگون کو سناتے ہین یہ اوس مردود کا کذب تھا جسطرح اللہ نے دوسری آیت مین فرمایا ہے وقالوا اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملی علیہ بکرۃ واصیلا قل انزلہ الذی یعلم السر فی السموت والارض انہ کان غفورا رحیما یعنے جو کوئی تائب ہوتا ہے تو اللہ اوسکی توبہ قبول کرتا ہے اور اوسکے گناہون سے درگذر فرماتا ہے واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم جب کہنے لگے کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہی تیرے پاس سے تو ہمپر برسا پتھر آسمان سے یا لا ہمپر دکھہ کی مار ف ابوجہل جب مکہ سے نکلا تو یہی دعا کی کعبہ کے سامنے وہی پتھر آ لگی ابن کثیر نے کہا یہ دعا مانگنا اوسکا کثرت جہل و شدت تکذیب عناد و عتو کی راہ سے تہا یہ دعا اونکی معائب مین سمجھی گئی کیونکہ اگر دعا کرتا تو یون کرتے اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فاھدنا لہ و وفقنا لاتباعہ لکن اونہون نے اپنے نفس پر استفتاح کیا اور عذاب مین شتابی کی اور تقدیم عقوبت چاہی کقولہ تعالی ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب و لیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون وقالوا ربنا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب قولہ سال سائل بعذاب واقع للکفرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج سیطرح جملہ امم سابقہ نے نبی کہا تہا کما قال قوم شعیب فاسقط علینا کسفا من السماء ان کنت من الصدقین انس بن مالک نے کہا قائل اس کلمہ کا ابوجہل بن ہشام تہا اور سپر یہ آیت اذی وما کان اللہ لیعذبھم وھم یستغفرون ابن عباس نے کہا قائل اسقول کا نضر بن حارث بن کلدہ تہا اسپر یہ آیت اذی سال سائل بعذاب واقع ہی نازل ہوی مجاہد و عطا و سعید بن جبیر و سدی کا عطا نے تاما اور زیادہ کیا کہ اللہ نے فرمایا وقالوا ربنا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب وقال لقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرۃ عطا کہتے ہین اسکے حق مین کچھ اور پس اتیدین کتاب اللہ کی آلی ہین بریدہ نے کہا مینے دن احد کہ عمرو بن عاص کو ایک گھوڑے پر

سوار دیکھا وہ کہتا تھا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَاخْسِفْ بِیْ وَبِفَرَسِیْ قتادہ نے آیت باب میں کہا ہے ذٰلِکَ سَفْصَافَۃُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَجَھَلَتُھَا فَعَادَ اللّٰہُ بِعَائِدَتِہٖ وَحَمَتْہُ عَلٰی سَفَھَۃِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَجَھَلَتِھَا فتح البیان میں کہا ہے کہ یہ مقالہ مبالغہ تھا حدود انکار میں اللہ سے سوال رجم یا بحجارہ کا آسمان سے کیا اللہ نے فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ○ اللہ ہرگز عذاب کرتا انکو جبتک تو تھا اون میں اور اللہ نہ عذاب کریگا اون کو جب تک کہ بخشواتے رہیں **ف** یعنی مکہ میں حضرت کے قدم سے عذاب اٹکے ہا تھا اب بیعذاب آیا اسیطرح جبتک گنہگار نادم ہے اور توبہ کرتا ہے تو پکڑا نہیں جاتا اگرچہ بڑے بڑا گناہ ہو حضرت نے فرمایا کہ گنہگاروں کو دو چیز بچاتی ہیں ایک میرا وجود دوسرے استغفار انتہی فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبتک تم زمین مکہ میں موجود ہو انکو عذاب سے مہلت ہے مراد عذاب سے استیصال ہے سیوطی نے کہا کیونکہ عذاب اترتا ہے تو عام ہوتا ہے اور عذاب ہر اکسی امت کو مگر جبکہ پیغمبر اور مومنین وہاں سے نکل گئے وہ طواف میں کہتے تھے غُفْرَانَکَ اور یہ آیت نازل ہوئی ابن عباس نے کہا کَانَ فِیْھِمْ اَمَانَانِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْاِسْتِغْفَارُ فَذَھَبَ النَّبِیُّ وَبَقِیَ الْاِسْتِغْفَارُ ابو موسی اشعری کا لفظ رفعا یہ ہے اللہ نے میرے دو امانوں میں سے میری امت کے اماری ہیں وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ الآیۃ سو جب میں چلا جاؤں گا تو ان میں استغفار چھوڑ جاؤنگا رواہ الترمذی وضعفہ کسینے کہا اسکی یہ معنی ہیں کہ اگر وہ اُن لوگوں میں سے ہوتے جو ایمان لائے ہیں اور استغفار کرتے تو اللہ انکو عذاب نہ کرتا بعض نے کہا جو استغفار کا طرف مسلمین کے ہے یعنی جبتک درمیان اون کفار کے مسلمان و مستغفرین تھے اللہ نے انکو عذاب نہ کیا جب مسلمان انکے بیچ میں سے نکل آئے تو دن بدر و مابعد بدر کے معذب ہوئے کسینے کہا مراد یہ ہے کہ انکی پشت میں وہ لوگ ہیں جو استغفار کرینگے بعض نے کہا یہ دعوت ہے انکی طرف اسلام و استغفار کی بسا تہ اس کلمے کے مجاہد و عکرمہ نے کہا مراد استغفار سے اسلام ہے یعنے اگر اسلام لاتے تو معذب نہ ہوتے اہل معانی نے کہا آیت دلیل ہے اسبات پر کہ استغفار امان و سلامت ہے عذاب سے احادیث طلق استغفار میں بکثرت آئی ہیں کتب حدیث میں معروف اور رسالہ محمودیہ میں مکتوب ہیں ابن کثیر کا لفظ یہ ہے کہ ابن عباس نے کہا مشرک طواف بیت کرتے کہتے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ حضرت کہتے قَدْ قَدْ وہ کہتے اِلَّا شَرِیْکٌ ھُوَ لَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ پھر کہتے غُفْرَانَکَ غُفْرَانَکَ اسپر یہ آیت اتری یزید بن رومان و محمد بن قیس کہتے ہیں بعض قریش نے بعض سے کہا کہ اللہ نے محمد کو درمیان ہمارے مکرم کیا پھر کہا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ الخ یعنی ایمان لائے تو اسکے ہم پشیمان ہوئے اور کہا غُفْرَانَکَ

اللّٰھُمَّ اور یہ آیت آئی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے اللہ نے اس امت میں دو امانیں رکھی ہیں وہ ہمیشہ عصمت پناہ میں ہیں طوارق عذاب سے جبتک کہ وہ امانیں درمیان انکے ہیں پہر اسنے ایک امان اٹھالی اور دوسری امان درمیان تمہارے باقی ہے یہی قول ابو موسیٰ اشعری وقتادہ کا بھی ہے ابو سعید نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان نے کہا قسم ہے تیری عزت کی میں ہمیشہ بہکاؤں گا تیرے بندوں کو جبتک کہ انکی جانیں ہیں انکے بدنوں میں تب نے فرمایا مجھی بھی قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ میں ہمیشہ بخشتا رہونگا انکو جبتک کہ وہ استغفار کرتے رہیں گے مجھسے رواہ احمد وقال الحاکم صحیح الاسناد ولم یخرجاہ فضالہ بن عبید نے کہا ہے بندہ امن میں ہے عذاب خدا سے جبتک کہ استغفار کرتا ہے اللہ عزوجل سے رواہ احمد وما لھم الا

یعذبھم وھم یصدون عن المسجد الحرام وما کانوا اولیاءہ ان اولیاءہ الا المتقون ولکن اکثرھم

لا یعلمون ○ وما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ○

اوہمیں کیا ہے کہ عذاب کرے انکو اللہ اور وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور اسکی اختیار کرنیوالے وہی جو پرہیزگار ہیں لیکن وہ اکثر خبر نہیں رکھتے اور انکی نماز کچھ تھی کعبے کے پاس سیٹیاں بجانی اور تالیاں سو چکھو عذاب بدلا اپنے کفر کا ف قریش انکو اولاد ابراہیم سمجھکر کعبے کا مختار ٹھیراتے تھے اور مسلمانوں کو آنے نہ دیتے تھے سو فرمایا کہ اولاد ابراہیم میں جو پرہیزگار ہو اوسیکا حق ہے اور بے انصافوں کا حق نہیں کہ جس سے آپ ناخوش ہوگئے نہ آنے دیا تھا اللہ پاک نے خبر دی کہ یہ لوگ لائق اسکے ہیں کہ انکو عذاب کیا جائے لیکن اپنے عذاب سے بسبب برکت مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان انکے نہ آیا ولہذا جب وہ انکے بیچ میں سے نکل گئے تو دن بدر کے اُنپر عذاب ٹوٹ پڑا صنادید قریش مارے گئے مترجم لکھتے کہ فرمایا ہے اللہ نے انکو ارشاد طرف استغفار کے اون گناہوں سے جو انمیں وہ آلودہ تھے جیسے شرک وفساد فرمایا قتادہ وسدی نے کہا قوم استغفار نہ کرتی تھی اگر مستغفر ہوتی تو عذاب نہ آتا یہی قول مختار ابن جریر ہے اگر اون میں مومنین متضعفین مستغفرین نہ ہوتے تو اونپر عذاب غیر مردود آتا لیکن وہ عذاب آنے سے بسبب استغفار کرنے ان ضعفا کے ٹل گیا جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے دو حدیبیے کے فرمایا ھم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام والھدی معکوفا ان یبلغ محلہ ولولا رجال مومنون ونساء مومنات لم تعلموھم ان تطئوھم فتصیبکم منھم معرۃ بغیر علم لیدخل اللہ فی رحمتہ من یشاء لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابا الیما ابن ابی حاتم میں حضرت عکرمہ سے ہے کہ یہ آیت یعنی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم پہر حضرت مکے سے نکلکر مدینے میں آئے اللہ نے یہ آیت اتاری وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون یہ لوگ بقیہ اسلمین تھے جو مکے میں رہگئے تھے اور اسسے استغفار کرتے تھے جب وہ بھی وہاں سے نکل آئے تب اللہ نے فرمایا وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام یعنی اب انکا فتح مکہ میں نتیجہ عذاب ہے سو وہ تباہ اسطرح اہل مکہ کے

ابن عباس و ابی مالک و ضحاک و غیر واحد سے بسیط مروی ہے بعض نے کہا یہ آیت ناسخ ہے قولہ تعالے وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کو اس بنیاد پر کہ مراد صدور استغفار ہی خود اون سے عکرمہ و حسن بصری کہتے ہین اس آیت کو دوسری آیت مابعد نے منسوخ کر دیا ہے وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ الٰی قولہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پر کے مین مقاتلہ ہوا بھوک و نقصان پہونچا ابن عباس نے کہا یعنے اللہ انکو کیونکر عذاب نکرے حالانکہ وہ مسنین اہل مکہ کو نماز پڑھنے سے مسجد الحرام مین روکتے ہین اور طواف نہین کرنے دیتے ہی لیے اللہ نے فرمایا کہ وہ کچھ اہل مسجد الحرام نہین ہین اہل مسجد تو رسول و اصحاب رسول ہین کما قال تعالی مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وقال تعالٰی وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ الآیۃ انس بن مالک کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اولیا آپکے کون ہین فرمایا ہر متقی پھر یہ آیت پڑھی اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ رواہ ابن مردویہ رفاعہ نے کہا حضرت نے ثقیف کو جمع کر کے فرمایا کیا تم مین کوئی غیر ہے کہا ہم مین ہمارے بھانجے اور ہمارے ہم سوگند اور ہمارے غلام ہین فرمایا ہمارا حلیف اور ہمارے بھانجے ہمارے غلام ہم مین سے ہین لکن میرے اولیا تم مین وہ ہین جو متقی ہین رواہ الحاکم و قال ھذا صحیح و لم یخرجاہ و عورہ و سدی و محمد بن اسحاق نے کہا کہ مراد آیت باب سے حضرت و اصحاب حضرت ہین مجاہد نے کہا مراد مجاہد لوگ ہین کوئی ہون کہین ہون پھر اللہ نے ذکر انکے معاملے کا مسجد الحرام مین کیا ابن عمر و ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و ابو رجا عطاردی و محمد بن کعب قرظی و مجر بن عنبس و وسط بن شریط و قتادہ و ابن زید نے کہا مراد مکا رسیٹی ہی مجاہد نے کہا اپنی انگلیان اپنے مونہون مین داخل کرتے تھے سدی نے کہا مکا اصفیر پرندہ سفید کے جسکو مکا کہتے ہین یہ طیر ابیض زمین حجاز مین ہوتا ہے ابن عباس نے کہا قریش طواف خانہ کرتے ننگے بدن ہوتے سیٹی لگاتے تالیان بجاتے مکا سیٹی بجانا ہے اور تصدیۃ تالیان بجانا یہی قول ایک جماعت تابعین وغیرہم کا ہے ابن عمر کہتے ہین وہ اپنے گال زمین پر رکھکر سیٹی لگاتے تالی بجاتے قرہ نے کہا عطیہ نے ہمکو حکایت فعل ابن عمر کی کہ سیٹی بجائی گال جھکایا دونو ہاتھون سے تالی بجائی عکرمہ نے کہا وہ طواف کرتے تھے مگر کا جانب شمال پر مجاہد نے کہا یہ سلیمہ کرتے کہ نماز حضرت پر مختلط ہو جاے زہری نے کہا استہزا کرتے تھے ساتھ ہنسی

کی سعید بن زید و ابن جبیر نے کہا کہ مراد تصدیہ سے روکنا ہے انکا لوگون کو راہ خدا سے مراد عذاب ہے وہ آفت ہے جو دن بدر کے انکو پہونچی کوئی مارا گیا کوئی پکڑا گیا ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے اور کوئی دوسرا قول حکایت نہین کیا مجاہد نے کہا مراد عذاب اہل اقرار ہے ساتھہ تلوار کے اور عذاب اہل تکذیب سا تھہ صیحہ و زلزلہ کے فتح البیان کا لفظ یہ ہو کہ جب اللہ نے یہ ذکر کیا کہ مانع اون کے عذاب سے دو امر ہین ایک وجود حضرت کا درمیان اون کے دوسرے وجود استغفار کا تو بعد اوسکے یہ فرمایا کہ کفار مکہ مستحق عذاب ہین بسبب ارتکاب قبایح یعنے کون چیز انکو تعذیب سے مانع ہے مراد قتل و اسر ہے دن بدر کی یا عذاب آخرت کا حالانکہ وہ لوگون کو مسجد حرام مین آنے سے روکتے ہین جسطرح کہ سال حدیبیہ مین حضرت کو مع صحابہ خانہ کعبہ سے روکدیا تھا سو یہ لوگ کچھ اللہ کے دوست نہین ہین جسطرح کہ زعم کرتے ہین انکا باوجود شرک کے یہ کہنا کہ ہم ولاۃ بیت اولیاء خدا ہین مردود ہی کیونکہ اللہ کے دوست وہ لوگ ہوتے ہین جو پرہیزگار ہین شرک و معاصی سے بچتے ہین کوئی ہون کہین ہون مکہ مین یا عجم مین لیکن اکثر لوگ بسبب جہل و بعلمی کے یہ بات نہین جانتے بلکہ زعم مکہ مین رہنے کو اور والی و خادم بیت ہونیکو سبب اپنی ولایت کا ساتھہ خدا کے خیال کرتے ہین سو یہ جہل محض حمق بحت ہی کیونکہ اگر یہ اللہ کے دوست ہوتے تو بجاے نماز کے سیٹی نہ لگاتے تالیان نہ بجاتے بہلا یہ بھی کوئی عبادت ہے اسجگہ جو نہا شغل چاہیے تھا کہ نماز پڑھتے ذکر کرتے وہ تعوذ کر دیا بجاے اوسکے اس لعب خرافات وہوس مین گرفتار ہوے اس ذکر سے مراد تقریع مشرکین ہے اب وہ مبدل مین اس کفر کے عذاب بدر چکھین یا عذاب آخرت سو وہ آخرت مین ہوگا ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت مین خاسر و خائب ہوتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ط وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ ۝ لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَیَرْكُمَهٗ جَمِیْعًا فَیَجْعَلَهٗ فِیْ جَهَنَّمَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جو لوگ کافر ہین خرچ کرتے ہین اپنے مال کو کہ روکین اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرین گے پھر آخر ہوگا ان پر پچتاوا اور آخر مغلوب ہونگے اور جو کافر ہین گے دوزخ کو ہانکے جاوین گے تا جدا کرے اللہ پاک کو ناپاک سے اور رکھے ناپاک کو ایک پر ایک پھر ایک پھر اوسکو ڈھیر کرے سارا پھر ڈالے اوسکو دوزخ مین وہی لوگ ہین نقصان پانیوالے **ف** یعنے آہستہ آہستہ اسلام کو غالب کریگا اس بیچ مین کافر اپنا زور جان و مال کا خرچ کرلین گے تا کہ نیک و بد جدا ہو جاے یعنے جن کی قسمت مین اسلام لکھا ہے وہ سب مسلمان ہو چکین اور جنکو کفر پر مرنا ہے وہی اکٹھے دوزخ مین جاوین گے

انتہے محمد بن اسحاق نے کہا جب قریش دن بدر کے مارے گئے اور پھر کہ کے میں آئے اور ابوسفیان سو قافلہ
پھونچکر تو عبداللہ بن ابی ربیعہ و عکرمہ بن ابی جہل و صفوان بن امیہ نے مع اور قریش کے جن کے آبا و
برادر و پسر بدر میں مارے گئے تھے ابوسفیان سے گفتگو کی اور سوداگران قریش سے جو اوس معرکے میں شریک
تھے کہا کہ اے گروہ قریش محمد نے تم کو بے دم کر دیا اور اچھے اچھے لوگ تمہارے مار ڈالے اب تم اس مال سے
ہماری مدد کرو کہ ہم بدلا اون مصیبتوں کا لین اونہوں نے ایسا ہی کیا اوسپر یہ آیت بقول ابن عباس
نازل ہوئی ہی قول ایک جماعت تابعین کا ہے کہ نزول اس آیت کا حق میں ابوسفیان بن حرب کے ہوا ہے
اوس نے بہت سا مال واسطے قتال حضرت کے احد میں صرف کیا ضحاک نے کہا یہ آیت اہل بدر میں اتری
ہے ابن کثیر نے کہا ہر تقدیر پر یہ آیت عام ہے اگرچہ بسبب نزول خاص ہوا اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ کافر
اپنا مال واسطے روکنے کے اتباع طریق حق سے خرچ کیا کرتے ہیں سو ابھی یہ اور خرچ کرینگے جب
سارا مال خرچ ہو چکے گا تو حسرت و ندامت میں گرفتار ہونگے کیونکہ جو اونکا مطلب تھا وہ ہاتھ نہ آیا یعنے
وہ یہ چاہتے تھے کہ اللہ کا نور بجھ جائے اونکی بات کلمہ حق پر بالا ہو جائے سو یہ تو نہ ہوا اللہ نے اپنا نور
پورا کیا کافروں کو اگر برا لگا کرے تو لگا کرے وہ اپنے دین کا ناصر اپنے رسول کا بالا کرنے والا اور
اپنی شرع کا غالب بنانیوالا ہے یہ دین اوسکا ہر دین پر ظاہر ہو جائیگا اونکو دنیا میں رسوائی خواری اور آخرت
میں عذاب دوزخ ہوگا جو کوئی اون میں مقتول بامیت ہوگا اوسکا انجام رسوائی ابدی و عذاب سرمدی ہے ابن عباس
نے کہا مراد تمیز خبیث من الطیب سے جدا کرنا اہل شقاوت کا اہل سعادت سے ہے سدی نے کہا سو من کا
کافر سے یہ تمیز مستقبل ہے کہ آخرت میں ہوگا کقولہ ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ
فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ الآیۃ وقولہ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ وقولہ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یا تمیز دنیا میں ہو اسطرح جسکہ اونکو اعمال موزونہ
پر کہل جانیں اور یہ لام واسطے تعلیل کے آیا ہو یعنے یہ قدرت ہمنے اونکو انفاق اموال پر اسلیے دی ہو کہ ناپاک پاک
سے جدا ہو جائے یعنے کون مطیع ہو کر اپنے اعداء کفار سے قتال کرتا ہے اور کون عاصی بنکر اس امر سے باز رہتا ہے
کقولہ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ الآیۃ وقال تعالیٰ مَا كَانَ اللَّهُ

لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
الآیۃ وقال تعالیٰ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ
اس آیت کا نظیر سورہ برارت مین ہی آیا ہے اس بنیاد پر معنے آیت کے یہ ہوتے ہین کہ ہم نے جو تمکو مبتلا و قتال
کفار کیا ہم اور تمکو قدرت انفاق اموال بمقابلہ تمہارے دی ہم سو یہ اسلیے کیا ہے کہ خبیث طیب سے جدا ہو جاوے
اور بعض خبیث بعض پر سوار ہو پھر سب کو جمع کرکے دوزخ مین جھونکدیا جاوے یہی لوگ خاسرون ہین تفسیر
التبیان مین کہا ہے کہ دن بدر و احد و احزاب کی روسائے کفار قریش نے اپنا مال محاربہ حضرت پر صرف
کیا اللہ نے خبر دی کہ یہ نفقہ کرین گے لیکن انجام اوسکا افسوس ہوگا ہرگز مظافر مقصود نہون گے مراد خبیث
و طیب سے یا تو مال حلال و حرام ہے یا عمل صالح و طالح یا انفاق راہ رحمن و شیطان مین کیا ہو یہ سب جہنم مین
جاویگا قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ
سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا
فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ
تو کہدی کافرون کو اگر باز آوین تو معاف ہو انکو جو ہو چکا اور اگر پھر وہی کرین گے تو پڑ چکی ہے راہ اگلون
کی اور لڑتے رہو ان سے جبتک نہ ہو فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ اونکے کام
دیکھتا ہے اور اگر وہ نہ مانین تو جان لو کہ اللہ ہے حمایتی تمہارا کیا خوب حمایتی ہے اور کیا خوب مددگار ف
لڑو جب تک فساد نہ رہے یعنے کافرون کو زور نہ رہے کہ ایمان سے روک سکین ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی
اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ تم ان کافرون کو کہدو کہ اگر تم کفر و مشاقت و عناد سے باز رہکر اسلام و طاعت
و انابت مین داخل ہو گے تو تمہارے ذنوب و خطایا و کفریات بخشدیے جاوین گے جسطرح کہ صحیح مین ابن مسعود
سے مرفوعاً آیا ہے کہ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ
أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ دوسرا لفظ صحیح کا رفعا یون ہے اَلْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ وَالتَّوْبَةُ تَجُبُّ مَا كَانَ
قَبْلَهَا پھر فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کروگے بلکہ کفر و نخوہ پر مصر ہو گے تو سنت ہماری اگلے مکذبین مستمرین علی العناد
کے حق مین یون چلی آئی ہے کہ ہم انکو عذاب و عقوبت مین جلدی کرتے ہین مجاہد نے کہا مراد عذاب قریش روز
بدر کا اور عقاب دیگر امم سدی نے کہا مراد یہی یوم بدر ہے حکایت فتنہ ابن الزبیر مین وہ مروی ہے ابن عمر
کے آخر کہا تم نے دیکھا لوگون نے کیا کیا تم عمر نے خطاب کے بیٹے ہو اور حضرت کے صاحب تم کو کون باہر نکلنے سے

روکتا ہے کہا یہ بات روکتی ہے کہ اللہ نے خون برادر مسلمان کا حرام کیا ہے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ کہا ہمنے قتال کیا یعنے عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین یہانتک کہ فتنہ باقی نہ رہا سارا دین اسی کے لیے ہوگیا اور تم قتال کرنا اسلیے فتنہ ہونے کے چاہتے ہو تاکہ دین واسطے غیر اللہ کے ہو دواہ ابن مردویہ اسکی اصل بخاری مین مطولاً مروی ہے اسامہ بن زید نے کہا مین ہی اوس شخص سے نہ لڑونگا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے سعد بن مالک نے بھی یون ہی کہا کہ واللہ مین ہی ایسے شخص سے کبھی قتال نہ کرونگا ایک آدمی نے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا ہے وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى الخ دونون نے کہا ہم قتال کرچکے یہانتک کہ فتنہ باقی نہ رہا سارا دین اللہ کا ہوگیا دواہ ابن مردویہ ابن عباس سے کہا مراد فتنے سے شرک ہے یہی قول ہے ابو العالیہ ومجاہد وحسن وقتادہ وربیع بن انس وسدی ومقاتل بن حیان وزید بن اسلم کا عمر بن زبیر وغیرہ علمائے کہا ہم سنے آیت کریمہ مین حَتّٰى لَا يُفْتَنَ مُسْلِمٌ عَنْ دِينِهِ اسی یہ بات کہ سارا دین اللہ کے لیے ہوجائے اسکا مطلب ہے کہ يُخْلَصَ التَّوْحِيدُ لِلّٰهِ یہی قول ہے ابن عباس کا حسن وقتادہ وابن جریج نے کہا یعنے اَنْ يُقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد بن اسحاق کا لفظ یہ ہے يَكُونَ التَّوْحِيدُ خَالِصًا لِلّٰهِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يُتْرَكُ وَيُخْلَعُ مَا دُونَهُ مِنَ الْاَنْدَادِ ابن زید نے کہا اَیْ لَا يَكُونُ مَعَ دِينِكُمْ كُفْرٌ حدیث مرفوع صحیحین اسی کی شاہد ہے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دوسرا لفظ صحیحین کا ابو موسیٰ اشعری سے یون ہے کہ حضرت سے پوچھا ایک مرد راہ شجاعت لڑتا ہے اور کوئی راہ حمیت اور کوئی راہ ریا ان مین کونسا مرد راہ خدا مین لڑتا ہے فرمایا وہ شخص جو اسلیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ راہ خدا مین ہے پھر اللہ نے کہا اگر یہ کفار سب تمہارے لڑنیکے کفر سے باز رہین گو تم کو حال انکے باطن کا معلوم نہین ہے تو اللہ تو انکے اعمال کو دیکھتا ہے کقولہ فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ الایتہ اور دوسری آیت مین فرمایا ہے فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وقال تعالٰی وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ صحیح مین آیا ہے کہ اسامہ نے ایک شخص پر تلوار اٹھائی اوس نے کہا لا الہ الا اللہ اُنہون نے تلوار مار کر اسکو قتل کیا جب یہ حضرت سے ہوا فرمایا اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کہا ای سو بار اور اس نے یہ کلمہ اپنے بچاؤ کو کہا تھا فرمایا هَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ پھر بار بار یہی فرماتے رہے مَنْ لَكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اسامہ کہتے مین یہانتک کہ تمنا

کی میں نے کہ میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر اس دن پھر آنحضرت نے یہ کہا کہ اگر وہ اپنے خلاف محاربے پر بدستور رہے تو تم جان لو کہ اللہ تمہارا مالک سید و مولیٰ و ناصر ہے اعمش اور ابن جریر کہتے ہیں عبد الملک بن مروان نے عروہ کو ایک خط لکھا تھا کسی ایک سے اس کے تمہے عروہ نے اوسکا جواب لکھا اوس میں حال مخرج رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مکے سے طرف مدینے کے بھی ذکر کیا ہے اور دو فتنوں کا بتا دیا ہے ایک وہ فتنہ کفار حبشہ بعضر صحابہ نے طرف حبشہ کے ہجرت کی دوسرا وہ فتنہ جس میں خود حضرت مکے سے طرف مدینے کے نکلے یہ آیت وَقَاتِلُوهُمْ الخ بعض میں اس فتنہ ثانیہ کے اوتری ہے اسناد اس خط کی عروہ بن زبیر تک صحیح ہے ابن کثیر نے اس خط کو بطولہ نقل کیا ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے مراد لِلَّذِينَ كَفَرُوا سے ابوسفیان اور انکے اصحاب ہیں اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم انکو یہ بات کہدو خواہ اسی عبارت سے یا دوسری طرح پر کہ اگر تم عداوت رسول و قتال مسلمین سے باز رہکر اسلام میں داخل ہو جاؤ گے تو تمہاری اگلے گناہ بخشدیے جائیں گے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اسلام قاطع اثام ماقبل ہے عمرو بن عاص کہتے ہیں اللہ نے جب میرے دل میں اسلام ڈالدیا میں پاس حضرت کے آیا کہا ہاتھ بڑھاؤ میں بیعت کرتا ہوں جب حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا فرمایا کیا بات ہے میں نے عرض کیا کہ میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا شرط میں نے کہا آپ میرے لیے استغفار کریں فرمایا تو نے نہیں جانا کہ اسلام ماقبل ہے اور ہجرت ماقبل ہے اور حج ماقبل ہے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ یعنے جو گناہ پہلے اُسنے کیے ہیں وہ ان اعمال صالحہ سے مندم ہو جاتے ہیں انکا وبال عاصی پر باقی نہیں رہتا ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے اَلْاِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ وَالتَّوْبَةُ تَجُبُّ مَا قَبْلَهَا یہ حدیث صحیح میں آئی ہے یحیی بن معاذ رازی کہتے ہیں کہ جسطرح میں توحید ہدم کفر ماقبل سے عاجز نہ ہوئی تو ہدم گناہ مابعد سے کیونکر عاجز ہو گی پھر اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ بعد دخول کے اسلام میں پھر مرتد ہو جائیں گے اور کافر ہو کر حضرت سے لڑیں گے تو اللہ کی یہ عادت مقرر ہے کہ وہ اعدا کو ہلاک کر کے اولیا کی نصرت فرماتا ہے یعنے پھر ہم اُنسے انتقام اس عہد کا لیں گے اس عبارت میں وعید و تہدید و تمثیل ہے ساتھ ہلاک امم سالفہ کے اور سدی نے کہا مراد اس سے یوم بدر ہے اور فتنے سے مراد شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس کا حسن نے کہا مراد بلا ہے مجاہد نے کہا مراد کفر ہے اس آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ میں گذر چکی ہے دین سے مراد طاعت و عبادت ہے خالص واسطے اللہ پاک کے قتادہ نے کہا حَتَّى يُقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ وَإِلَيْهِ دَعَا بعض نے کہا يَفْصِلَ عَنْهُمْ كُلَّ دِينٍ بَاطِلٍ وَيَبْقَى فِيهِمْ دِينُ الْإِسْلَامِ وَحْدَهُ یہ سب معانی قریب بکدیگر ہیں پھر فرمایا کہ اللہ اچھا دیکھے

اور اچھا مددگار ہے اس آیت باب پر پارہ نہم قرآن کریم ختم ہوا اب بعد اسکے پارہ دہم وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ سے شروع ہوگا والحمد۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ
الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ
الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ جان کہو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کیواسطے اس میں سے پانچوان حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اُس چیز پر جو ہمنے اُتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا حسدن بھڑبن دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہے ف یعنی اللہ پاک نے اپنے رسول پر فتح و نصرت اوتاری جس سے تم غالب ہوئے اور اللہ پاک قادر ہے کہ اگلی اور فتحین دیوے جو مال لشکر کافروں سے لیوین وہ غنیمت ہے اوسمین پانچوان حصہ نیاز اللہ کی ہے واسطے خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات کا اور قرابت والون کا اور حاجتمند مسلمانون کا اور بعد حضرتؐ کے بھی خرچ ہوتے ہیں سردار کو اور جو مال صلح سے لیا وہ سارا خرچ مسلمانون کا پھر غنیمت مین چار حصے رہے سو لشکر کو تقسیم کرنا سوار کو دو حصے پیادے کو ایک انتہی ابن کثیرؒ نے کہا اللہ تعالیٰ تفصیل بیان کرتا ہے اوجیز کی جو اوس سے خاصۃً واسطے اس امت خبر امت کے درمیان سارا مہم متقدمہ کے مشروح کی ہے غنائم کو حلال کرکے غنیمت وہ مال ہے جو کفار سے لیوین چڑھائی کرکے سوار و پیادہ سے فی وہ مال ہے جو بغیر لڑے بھڑے ہاتھ آوے جیسے وہ اموال جنپر باہم مصالحت ہو جائے یا لاوارث ہو بسبب وفات اہل اموات کے یا جزیہ و خراج ہو اور مانند اسکے یہی مذہب ہے شافعی اور ایک گروہ علمائے سلف و خلف کا اور بعض علمائے اطلاق فی کا غنیمت پر اور غنیمت کا فی پر بھی کیا ہے اسلیے قتادہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ آیت ناسخ ہے آیت حشر کی مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى الآیۃ اس آیت سے یہ آیت انفال منسوخ ہوگئی اور غنائم جارجس ٹھیرے واسطے مجاہدین کے اور ایک خمس آیت ہے واسطے مذکورین کے لیکن یہ قول بعید ہے کیونکہ نزول اس آیت کا بعد وقعہ بدر کے ہوا ہے اور وہ آیت حشر بنی نضیر کے اتری ہے اور علمای سیر و مغازی مین کچھ خلاف اسباب مین نہین ہے کہ قصہ بنی نضیر کا بعد بدر کے تھا اس امر مین کچھ شک شبہ نہین لیکن جس نے درمیان فی غنیمت کے فرق کیا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ آیت اموال فی مین آئی ہے اور یہ آیت غنائم مین اور جسنے امر مجمل

غنیمت کو راجع طرف رسے امام کے نہیں کہا اور سکا قول یہ ہے کہ درمیان آیت حشر و آیت خمس کے کچھ منافات نہیں ہے جبکہ موافق رای امام ہو واللہ اعلم یہ قول اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ تو کید ہو واسطے خمس ہر قلیل و کثیر کے یہانتک کہ گو ایک گاو سوئی ہو قال تعالی وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ہر مفسرین کا اختلاف ہوا ابو جعفر نے کہا اللہ کا حصہ خمس سے کعبہ میں کہا جاتا ہے ابو العالیہ ریاحی کہتے ہیں جب بدر میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غنیمت آئی تو اوس کے پانچ حصے لگاتے چار حصے حاضرین معرکہ کو دیتے پانچویں حصہ میں اپنا ہاتھ مارتے جتنا مٹھی میں آتا اوسکو کعبے کے لیے رکھتے یہ اللہ کا سہم یعنے حصہ ہوتا پھر باقی کو پانچ سہم پر تقسیم کرتے ایک سہم رسول کا ہوتا دوسرا سہم ذوی القربی کا تیسرا سہم یتامی کا چوتھا سہم مساکین کا پانچوان سہم ابن السبیل کا بعض مفسرین نے کہا اللہ کا ذکر اس جگہ استفتاح کلام ہے واسطے تبرک کے پھر حضرت کا سہم ہے ابن عباس نے کہا یہ جملہ مفتاح کلام ہے کیونکہ جو کچھ ساری آسمانوں و زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے گویا اللہ و رسول کا سہم ایک ہی ٹھیرا یہی قول الحسن بن محمد بن حنفیہ و حسن بصری و شعبی و عطا و ابن زیدہ و قتادہ وغیرہ وغیرہ واحد کا ہے کہ سہم خدا و رسول ایک ہے پھر تفسیر اس قول کے مختلف ہوئی ابن عباس نے کہا غنیمت کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں چار قاتلین کو ملتے اور ایک خمس کے چار حصے کیے جاتے ایک بیت اللہ و رسول کا ہوتا وہ حضرت کی قرابت کو ملتا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے کچھ نہ لیا وہ حضرت کے نائبوں کے لیے ہے عبد اللہ بن زیدہ نے کہا اللہ کا حصہ بنی کے لیے ہے بنی کا حصہ انکی ازواج کے لیے عطا بن ابی رباح نے کہا خمس اللہ و رسول کا ایک ہے حضرت جو چاہیں وہ کام اوسمیں کریں یہ قول اعم و اشمل ہے بیشک جو خمس اللہ نے اپنے لیے مقرر کیا ہے اوسمیں حضرت کو اختیار دیا ہے کہ جہاں چاہیں صرف کریں یا جو جی چاہے اسطرح اوسمیں متصرف ہوں مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں ہم پاس عبادہ بن صامت و ابو الدرداء و حرث بن معاویہ کندی کے بیٹھے حضرت کے حدیث کا چرچا نکلا ابو الدرداء نے کہا اے عبادہ تم حضرت کی کلمات کا فلان فلان غزوے میں ذکر کرو حق میں التماس کے کیا فرمایا تھا عبادہ نے کہا حضرت نے ایک غزوے میں طرف ایک شتر غنیمت کی اٹھو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر ایک مشت صوف انگلیوں میں لیکر فرمایا کہ یہ ہمارے غنائم میں سے ہے اس مال میں میرا کچھ حصہ سوا تمہارے نہیں ہے مگر ایک خمس اور وہ خمس بھی مردود ہے تم پر سو ادا کرو تم سوئی لاؤ گے اور کم و بیش اس مقدار سے ادا خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت ننگ و عار ہے اپنے اصحاب پر دنیا و آخرت میں اور جہاد کرو لوگوں سے اللہ کی راہ میں قریب ہوں یا بعید اور پروا نکرو راہ خدا میں

لوتہ لائم کی اور قائم کر حدود اللہ کی حضر و سفر مین اور جہاد کر و راہ خدا مین کہ جہاد ایک دروازہ کلان ہی منجملہ ابواب جنت کے ہی دنیا ہی اللہ سبب اسکے ہم غم سے رواہ احمد ھذا حدیث حسن عظیم و لم ارہ فی شیء من الکتب الستۃ من ھذا الوجہ ہان امام احمد نے اور ابوداؤد و نسائی نے ابن عمرو سے رفعاً مانند اسکے قصہ خمس و نہی عن الغلول مین روایت کیا ہے یہ حدیث شاہد قول مذکور ہی اور عمرو بن عنبسہ کا لفظ یہ ہی کہ نماز پڑہا ہی حضرت نے انکی طرف ایک شتر غنیمت کے پہر سلام پہیر کر کچہ بال اس اونٹ کی اوکھیڑ کر فرمایا کہ حلال نہین ہے مجھکو تمہاری غنیمتون مین سے برابر اسکے مگر خمس اور وہ خمس واپس کیا جاتا ہے تمپر رواہ ابوداؤد و النسائی لیکن حضرت غنائم مین سے کوئی شے اپنے لیے چن لیتے غلام یا کنیز یا اسپ یا تلوار یا اور کچہ مانند اسکے جسطرح کہ محمد بن سیرین و عامر شعبی نے اسپر نص کی ہے اور اکثر علما انہین کے تابع ہین ابن عباس کہتے ہین حضرت نے دن بدر کے سیف ذوالفقار بطور تنفل کے لی اس سیف کے حق مین دن احد کہ خواب مین کہا تہا رواہ احمد و الترمذی و حسنہ عائشہ نے کہا صفیہ منجملہ صفی کے تہین رواہ ابوداؤد فی سننہ دوسرا لفظ ابوداؤد کا مع نسائی یزید بن عبداللہ سے ہین کہ ہم مربد مین تہے کہ اتنے مین ایک مرد آیا اوسکے ساتہہ ایک ٹکڑا چمڑے کا تہا ہمنے اوسکو پڑہا اوسمین لکہا تہا من محمد رسول اللہ الی بنی زہیر ان اقیس انکم ان شہدتم ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و اقمتم الصلوۃ و اتیتم الزکوۃ و ادیتم الخمس من المغنم و سہم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سہم الصفی فانکم امنون بامان اللہ و رسولہ ہمنے کہا کہ تجھکو یہ خط کس نے لکہدیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ احادیث جید ہین دلیل ہین تقریر و ثبوت اصطفا پر اموال غنائم سے ولہذا جسکے اہل علم نے اسکو خصائص حضرت مین رکہا ہی اور دوسرون نے کہا کہ امام کو خمس مین تصرف کرنا واسطے مصلحت مسلمین کے ہو پہنچتا ہے جسطرح کہ وہ مال فی مین تصرف کر سکتا ہے ہمارے شیخ علامہ ابن تیمیہ نے کہا ہی کہ یہی قول مالک و اکثر سلف کا ہی اور یہی اصح اقوال ہی سو جب یہ بات ثابت و معلوم ہو چکی تو پہر اسمین اختلاف ہے کہ وہ خمس جو حضرت لیا کرتے تہے اب بعد حضرت کے اوس خمس مین کیا کیا جائے کسیئے کہا وہ خمس والی امر کے یہی قول ہے ابوبکر و علی و اتفاق وہ ایک جماعت کا اس بارہ مین ایکحدیث مرفوع بہی آئی ہے اور دوسرے کہا وہ خمس مصالح مسلمین مین صرف کیا جائے دوسرون نے کہا بلکہ پہر اجماع ہی بقیہ اصناف ذوی القربی و یتامی و مساکین و ابن السبیل پر ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ون نے کہا بلکہ سہم نبی و سہم ذوی القربی یتامی و مساکین و ابن السبیل پر رد کیا جائیگا ابن جریر کہتے ہین یہی قول ہی ایک

جماعت اہل عراق کا بعض نے کہا کہ سارا خمس ذوی القربیٰ کو دیگا منفال بن عمر کہتے ہیں مجھ سے عبد اللہ بن محمد
بن علی و علی بن حسین سے حال خمس کا پوچھا کہا وہ حق ہے کہ کتاب اللہ فرماتا ہے وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ مراد ہماری یتیمے و مساکین ہیں عثمان بن مغیرہ و ابو اسامہ قیس بن سلم سے راوی ہیں کہ کہا
قیس نے پوچھا میں نے محمد بن حنفیہ سے اس آیت کو کہا لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ پھر اختلاف ہے اگر ان
کا ان دونوں سہم میں بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض نے کہا سہم حضرت خلیفہ ما بعد کو دینا چاہیے
دوسروں نے کہا بلکہ قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دونوں نے کہا سہم قرابت واسطے قرابت خلیفہ کے ہی
اے اہل علم اسپر مجتمع ہوئی کہ ان دونوں سہم کو اسپان و سامان راہ خدا میں رکھیں چنانچہ خلافت ابوبکر
و عمر میں اسیطرح ہوا ابراہیم نے کہا کہ شیخین سہم حضرت کا کراع و سلاح میں رکھتے عمر نے پوچھا کہ علی سے قضیے
کا اس میں کیا قول تھا کہا وہ اُن سے بھی زیادہ تر سخت تھے اس باب میں یہی قول ہے ایک طائفہ کثیر علما رحمہم
اللہ تعالیٰ کا رہا سہم ذوی القربے سو اوسکا مصرف بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں اسلیے کہ بنی مطلب دیگر تھے بنی
ہاشم کے جاہلیت اور اول اسلام میں اور داخل شعب ہوئے تھے ہمراہ انکے واسطے حمایت و غضب حضرت کے پہر اون
میں جو مسلمان تھے وہ بطور طاعت خدا و رسول داخل ہوئے تھے اور جو کافر تھے وہ بطور حمیت عشیرہ و الفت و
طاعت ابی طالب کے پر ہر بنو عبد شمس و بنو نوفل سو وہ اگرچہ بنی عم تھے لیکن اسلام میں موافق نہ تھے بلکہ آنحضرت
محاربہ کیا اور انکو چھوڑ دیا اور کہا کہ بطون قریش حرب رسول پر ہیں اسی لیے ابو طالب نے قصیدہ لامیہ میں انکی
ذم بہ نسبت دوسروں کے زیادہ کی ہے اسلیے کہ یہ شدید القربۃ تھے معہذا ناصر ہوئی نا فذ ہے ابن جبیر بن مطعم
کہتے ہیں ہم اور عثمان بن عفان بارس حضرت کے گئے اور کہا اے رسول خدا آپنے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے دیا اور ہمکو چھوڑ دیا ہم اور وہ آپ سے ایک ہی منزلت میں ہیں فرمایا بنو ہاشم و بنو مطلب ایک چیز ہیں رواہ مسلم و بعض
روایات حدیث میں آیا ہے کہ اِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونِي فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ یعنے وہ مجھ سے اللہ و نہ حالتوں میں
جدا نہیں ہوئے یہی قول ہے جمہور علما کا کہ مراد یہی دونو ہیں ابن جریر نے کہا اور لوگ کہتے ہیں کہ مراد بنی ہاشم
ہیں مجاہد نے کہا کہ اللہ نے جان لیا کہ بنی ہاشم میں فقرا رہیں اسلیے انکے لیے بجای صدقے کے خمس مقرر فرمایا اور سرا
لفظ انکا یہ ہے کہ مراد قرابت رسول خدا ہے جنکو صدقہ لینا حلال نہیں ہے علی بن حسین سے بھی اسیطرح مروی ہے ابن جبیر
کہتے ہیں دوسروں نے کہا ہے بلکہ مراد سارے قریش ہیں ابن عباس سے پوچھا تھا کہ ذوی القربے کون ہیں کہا
ہم کہتے تھے کہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے یہ بات نہ مانی اور کہا کہ سارے قریش ذوی القربے ہیں اس

اثر صحیح کہ مسلم و اہل سنن نے روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں ضعف ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے کہا رَغِبْتُ لَكُمْ عَنْ غُسَالَةِ الْأَيْدِي لِأَنَّ لَكُمْ مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ مَا يُغْنِيكُمْ أَوْ يَكْفِيكُمْ یہ حدیث حسن الاسناد ہے

ف مراد یتامی ہوا یتام مسلمین مین علما کا اختلاف ہے کہ حکم مختص یا یتام فقرا ہے یا عام ہے اغنیا و فقرا کو دو قول ہیں مراد مساکین ہے مجاہد ہیں جنکو بقدر سد خلہ میسر نہین آتا اور گذر اوقات کے موافق نہین پاتے یعنے کفاف مین بھی تنگی و ترشی ہوتی ہے مراد ابن السبیل ہے مسافر یا مرید سفر بطرف مسافت قصر نماز ہی اور اسکے پاس اتنا نہین کہ سفر مین نفقہ کرے اسکی تفسیر آیہ صدقات کی ذیل مین سورۂ برارت کی انشاء اللہ تعالی آویگی پھر اللہ نے فرمایا کہ جو حکم خمس کا غنائم مین ہمنے شروع کیا ہے تم اوسکو بجا لاؤ اگر اللہ و آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور قرآن مجید کو مانتے ہو ولہذا صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے وفد عبد القیس سے فرمایا تم جانتے ہو کہ ایمان لانا اللہ پر کیا ہے گواہی دینا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ہے اور اقامت نماز کی اور دینا زکوۃ کا اور ادا کرو تم خمس مغنم مین سے الحدیث بطور اغر صکہ ادای خمس کو خصلہ ایمان کے ٹھیرایا بخاری نے اسپر باب منعقد کرکے کہا ہے بَابُ أَدَاءِ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ پھر یہی حدیث ابن عباس اُس مین ذکر کی ہے ابن کثیر نے شرح بخاری مین اسپر کلام مبسوط کیا ہے **ف** پھر اللہ نے اپنی نعمت و احسان ساتھ خلق کے آگاہ کیا اس طرح کہ حق کو باطل سے جدا کر دیا اپنے دین کو غلبہ بخشا اپنے نبی و حزب کی نصرت کی دن بدر کے فتحیاب فرمایا اوس دن کا نام یوم الفرقان رکھا اسلیے کہ اوس دن کلمہ ایمان کو کلمہ باطل پر اونچا بلند کر دیا تھا ابن عباس نے کہا یوم الفرقان یوم بدر ہے اللہ نے اوس دن مین درمیان حق و باطل کے جدائی کر دی یہی قول ہے مجاہد و مقسم و عبید اللہ و ضحاک و قتادہ و مقاتل بن حیان وغیرہ واحد کا کہ مراد اوسدن سے دن بدر کا ہے عروہ بن زبیر بھی اسی کے قائل ہین یوم بدر اول مشہد ہی جہان حضرتؐ تشریف لے گئے تھے اوسدن سردار مشرکون کا عتبہ بن ربیعہ تھا دن جمعے کے اوسیس یا سترہ دن رمضان کے گذرے تھے کہ مقاتلہ ہوا حضرتؐ کے اصحاب کچھ اوپر تین سو تھے اور مشرک تین ہزار و نصر اللہ پاک نے مشرکون کو شکست دی اور کچھ اوپر ستر کافر قتل ہوئے اور اتنے ہی گرفتار آئے حاکم نے شرط شیخین پر ابن مسعود کی روایت کیا ہے کہ کما لیلۃ القدر کو گیارہوین رات کو جو باقی رہی تلاش کرو کیونکہ اسکی صبح کو دن بدر کا تھا حسن بن علی کہتے ہین لیلۃ الفرقان یوم التقای جمعین سترہوین رمضان کو تھی اسکی اسناد جید ہی علی رضے کا قول یہ ہی کہ صباح شب التقای جمعین کو رتب جمعہ تھی سترہ دن رمضان سے گذرے تھے زید بیک

اہل مغازی وسیر کے یہی صحیح ہے یزید بن ابی حبیب امام دیار مصر نے کہا ہے کہ یوم بدر دن دوشنبہ کو تھا لیکن اس قول پر کوئی متابع اون کا نہیں ہے قول جمہور اسپر مقدم ہے واللہ اعلم ف فتح البیان کا بیان تفسیر مین اس آیت شریف کے یہ ہے کہ قرطبی نے اتفاق علماء کا اس بات پر حکایت کیا ہے کہ ہر غنیمت ہر انجگہہ مال کفار ہے جسکو مسلمان غلبہ وقہر سے حاصل کرین اگرچہ لفظ مقتضی اس تخصیص کو نہین ہے لیکن عرف شرع نے اس لفظ کو ساتھہ اس نوع کے مقید کیا ہے ابن عبد البر مدعی اجماع ہین کہ یہہ آیت بعد قولہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ کے اتری ہے اور چار خمس غنیمت کے غانمین پر مقسوم ہوتے ہین اور زہری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ کا اوسوقت ہوا جبکہ اہل بدر نے غنائم بدر مین جھگڑا اُٹھایا اکثر مالکیہ کا قول یہ ہے کہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ آیت محکمہ ہے منسوخ نہین ہے غنیمت حضرتؐ کے لیے ہے درمیان غانمین کے مقسوم نہین ہے اسیطرح اون ائمہ کے لیے جو بعد حضرتؐ کے آئین اسکو ماوردی نے حکایت کیا ہے دلیل اون کی اس مدعا پر یہ ہے کہ حضرتؐ نے کل عنوۃ فتح کیا اور اہل مکہ پر احسان کہکر سب چھوڑ دیا درمیان غانمین کے قسمت نہ کیا اور اسکو فئی نہ ٹھیرایا اسیطرح قصہ حنین حجت ہے لیکن ایک جماعت اہل علم کی حاکی اجماع ہے اس بات پر کہ چار خمس غنیمت غانمین کے لیے ہوتے ہین ابن منذر وابن عبد البر وداؤدی وماوردی وقاضی عیاض وابن عربی نے حکایت کیا ہے جو احادیث قسمت غنیمت مین درمیان غانمین کے اور بیان مین کیفیت غنائم کے آئی ہین وہ بہت ہین قرطبی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے اس آیت کو یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ الآیۃ ناسخ آیہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الآیہ کہا ہو بلکہ جمہور کا قول یہ ہے کہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ ناسخ ہے یہ قائلین وہ لوگ ہین جنپر تحریف وتبدیل کتاب اللہ کی جائز نہین ہے رہا قصہ فتح مکہ کا سو اسمین کچھ حجت نہین اسلیے کہ علما کا اوسکی فتح مین اختلاف ہے اور قصہ حنین کا یون تھا کہ حوازن انصار نے یہ کہا کہ حضرتؐ غنائم قریش کو دیتے ہین اور ہم کو چھوڑتے ہین حالانکہ ہماری تلوارون سے اب تک اُنکا خون ٹپکتا ہے تو حضرتؐ نے اون سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہین ہو کہ لوگ دنیا لیکر پھرین اور تم اللہ کے رسولؐ کو لیکر پھرو کما فی مسلم وغیرہ سو یہ بات سوا حضرتؐ کے کوئی دوسرا نہین کہہ سکتا یہ بات آپ ہی کے ساتھہ خاص تھی پھر لفظ اَنَّمَا غَنِمْتُمْ شامل ہر شے ہے جسپر نام غنیمت کا صادق آئے تھوڑی ہو یا بہت اجماع نے اس عموم آیت سے اساری کو خاص کر لیا ہے کہ اُنمین اختیار امام کو ہے بلا خلاف اسیطرح سلب مقتول مین جب کہ امام پکار دے بعض نے کہا اسیطرح حال زمین مفتوحہ کا

ہے لکن یہ قول اخیر مردود ہے اسلیے کہ بمقدسہ زمین کے اجماع نہین ہوا ہے پھر کیفیت خمس خدا و رسول مین
چھ قول پر اختلاف ہے یہ اقوال گذر چکے چھٹا قول امام مالک کا تہا کہ قسمت اس خمس کی حوالہ نظر و اجتہاد
امام ہے بغیر تقدیر کے لیکر چاہے اپنے اجتہاد سے غازیون کو دے اور باقی مصالح مسلمین مین صرف کرے
قرطبی نے کہا یہی قول ہے خلفای اربعہ کا اسپر انہون نے عمل کیا تہا یہ حدیث مَا لِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ بھی اسپر دلیل ہے کیونکہ حضرت نے قسمت اوسکی اخماس ثلاث پر
نہین کی زجاج نے کہا اللہ نے فرمایا ہے يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ حالانکہ نفقہ کرنا غیر مین ان اصناف کو جبکہ مصلحت
نظر آئے بالاجماع جائز ہے پہر اس مین اختلاف ہے کہ سہم ذوی القربے اب بھی ثابت ہے یا نہین اکثر کا
مذہب یہ ہے کہ ثابت ہے فقرا و اغنیا دونون کو دی خمس خمس مین سے للذکر مثل حظ الانثیین مالک و شافعی
اسی کے قائل ہین بعض نے کہا ثابت نہین ہے حضرت کا اور آلکا سہم وفات حضرت سے ساقط ہوگیا اور سب
کا مصرف ثلاثہ باقیہ ٹہیرا یہ قول ابو حنیفہ کا ہے جمہور کی حجت یہ ہے کہ کتاب و سنت دلیل مین ثبوت سہم
ذی القربے پر خلفای راشدین نے بھی بعد حضرت کے اسیطرح کیا تہا کہ خمس انکو دیتے تہے اور فقیر کو غنی
پر فاضل نہ رکہتے جسطرح کہ حضرت نے عباس کو باوجود کثرت غنا حصہ دیا تہا اسی طرح بعد حضرت کے خلفاء
نے مراد یتیم سے صغیر ہے بدر سے وقت طلب کے اوسکو دینا چاہیے مساکین سے مراد مسلمین فاقہ کش ہین
ابن السبیل سے وہ مسافر جو اپنے مال سے دور اور راہ سفر مین منقطع ہے یہ صرف مین خمس غنیمت کے باقی چار سہم
کا اقسام بقیہ غانمین حاضرین وقعہ جائزین اموال غنیمت مین جلہے سوار کو تین حصے ایک حصہ اوسکا دو
حصے گہوڑے کے پیادہ کا ایک حصہ بدلیل حدیث ابن عمر جو صحیح مین آئی ہے اکثر اہل علم اسی کے قائل ہین
یہی مذہب ہے ثوری و اوزاعی و مالک و ابن مبارک و شافعی و احمد و اسحاق کا ہان ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
کا قول ہے کہ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دینا چاہیے لکن حدیث صحیح راد ہے معقول کی یہ بظاہر آیت
دلیل ہے اسبات پر کہ کچہ فرق درمیان عقار و منقول کے نہین ہے مگر نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام کو اختیار ہے
بمقدیہ عقار کے کہ خواہ اسکو قسمت کرے یا مصالح پر وقف فرمائے اور جس مسلمان نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو
مستحق اوسکے سلب کا رائس غنیمت سے وہی شخص ہے اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ
اخرجہ الشیخان وغیرہما اسی تفصیل بعض جیش کی غنیمت سے سودہ جائز ہے یوم الفرقان سے مراد یوم بدر ہے بدر نام ہے

ایک پانی کا درمیان مکہ و مدینہ کے مراد یوم التقا سے مقابلہ و مقاتلہ ہے درمیان مسلمین کفار کے یا اول مشہد ہے جس حضرت حاضر ہوئے اللہ نے فریق اقل کو فریق اکثر پر کامیاب فرمایا یہی معنے ہیں اسکے کہ اسہ ہر چیز پر قادر ہے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ جسوقت تم تھے درپر کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ نیچے اتر گیا تم سے اور تم آپس میں وعدہ کرتے تو نہ پہونچتے وعدے پر لیکن اللہ کو کر ڈالنا ایک کام جو ہو چکا تھا تاکہ مرے جو مرتا ہے سوجبکر اور جیے جو جیتا ہے سوجبکر اور اللہ پاک سنتا جانتا ہے ف یعنے قریش اپنے قافلے کی مدد کو آتے تھے اور تم قافلہ کی غارت کو قافلہ بچگیا اور دو فوجیں ایک میدان کی دو کناروں پر آپڑیں ایک کے دوسرے کی خبر نہیں یہ تدبیر اللہ کی تھی اگر تم قصد جاتے تو ایسا بروقت نہ پہونچتے اور اس فتح کے بعد کافروں پر صدق پیغمبر کا کھل گیا جو مرا وہ بھی یقین جانکر مرا اور جو جیتا رہا وہ بھی حق پہچانکر تا اللہ کا الزام پورا ہو انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم اوس ناکے پر تھے جو مدینے سے قریب تھا اور وہ اوس ناکے پر تھے جو مدینے سے طرف مکہ کے بعید تھا اور تم سے فرود تر قافلہ تجارت ہمراہ ابوسفیان تھا متصل ساحل بحر اگر تمہارے اور مشرکوں کے بیچ میں قرارداد مکان معین ہوتا تو بھی میعاد میں تفاوت پڑجاتا لکن اللہ کو اپنا ارادہ پورا کرنا تھا وہ ارادہ یہ تھا کہ اسلام عزت پاوے شرک ذلت اوٹھاوے مسلمان غالب ہوں مشرکین پست پڑیں سو اللہ نے کر دکھایا حالانکہ تم کم اور وہ بہت تھے یہ اللہ کا لطف و کرم ہے پس پس کعب بن مالک کہتے ہیں حضرت اور مسلمان بارادہ غارتگری کاروان قریش نکلے تھے اللہ نے بغیر میعاد دونوں کو جمع کر دیا عمر بن اسحاق کا لفظ یہ ہے ابوسفیان قافلے میں شام کیطرف سے آیا اور ابوجہل مکہ سے نکلا تاکہ حضرت و اصحاب کو تاراج کاروان سے روکے دونوں کی ملاقات بدر پر ہوئی نہ انکو انکی خبر تھی نہ انکو انکی خبر یہانتک کہ پانی بھرنے والوں کی باہم ملاقات ہوئی بعض نے بعض کو دیکھا محمد بن اسحاق نے سیرت میں کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے سامنے اپنے چلے جب قریب صفرا کے پہونچے بسبس بن عمرو عدی بن ابی الزغباء کو واسطے تلاش خبر ابوسفیان کے بھیجا یہ دونو بدر میں پہونچے ایک ٹیلے پر اپنے اونٹ بٹھا کر مشک لیکر پانی بھرنے کو گئے وہاں دو لڑکیاں باہم جھگڑتی تھیں ایک دوسری سے کہتی تھی میرا حق دے وہ دوسری کو کہتی تھی کل یا پرسوں قافلہ آئیگا میں تیرا حق دیدونگی انکو درمیان میں عمرو نے آکر کہا تو سچ

کہتی ہے بسبیر وعدی یہ سنکر اپنے اونٹون پر چڑہکر چل دیے حضرتؐ کو اگر خبر دی اور ہر ابوسفیان آگے آگے قافلے کے چلا آتا تہا اوس نے مجدی سے کہا تو نے اس بار کسی شخص شیر کی کچہ آہٹ تو نہین پائی اوس نے کہا لا واللہ لکن مینے دیکہا کہ دو سوار اس ٹیکری کے پاس ٹہیر کر اپنی مشک مین پانی بہرنے کو آئے تہے پہر چلے گئے ابوسفیان پاس اوس ٹیکری کے آیا اور سینگنی اونٹ کی لیکر توڑی اور سکے اندر گٹہلی پائی کہا واللہ یہ چارہ یثرب کا ہے پہر جلدی سے پہر کر اپنا قافلہ لیکر ساحل بحر پر آگیا جب دیکہا کہ نگہبانی قافلے کی بخوبی کر لی ہے تب پاس قریش کے کسی کو بہیجکر کہلا بہیجا کہ اللہ نے تمہارے کاروان و اموال و رجال کو بچا دیا اب تم واپس جاؤ ابوجہل نے کہا واللہ ہم نہ پہرینگے یہانتک کہ بدر مین جائین بدر ایک بازار تہا منجملہ بازارہای عرب کے ہم وہان تین دن ٹہیر کر کہانا کہائینگے اور اونٹ ذبح کرینگے اور شراب پینگے اور گانیوالیان گائینگی اور عرب ہمارا آنا سنینگے پہر ہم سے ہمیشہ بعد اسکے ڈرا کرینگے اخنس بن شریق نے کہا اے گروہ بنی زہرہ اللہ نے تمہارے مال بچا دیے تمہارے صاحب کو نجات دی اب تم پہر جاؤ وہ اسکے کہنے پر واپس گئے یہ اور بنی عدی دونون اس وقعہ مین حاضر نہ تہے عروہ بن زبیر کہتے ہین حضرتؐ جب قریب بدر پہونچے علی بن ابیطالب و سعد بن ابیوقاص و زبیر بن العوام کو چند نفر اصحاب مین تجسس خبر کے لیے روانہ کیا اونہون نے سقاۃ قریش کو پایا ایک انمین غلام بنی سعد بن العاص تہا اور دوسرا غلام بنی الحجاج دونو کو پاس حضرتؐ کے لائے آپ نماز پڑہ رہے تہے صحابہ نے اندونو سے سوال کرنا شروع کیا کہ تم کن کے غلام ہو اونہون نے کہا ہم سقاۃ قریش ہین ہم کو پانی بہرنے کے لیے بہیجا تہا قوم نے اسخبر کو مکروہ جانا اور یہ خیال کیا کہ یہ قافلے ابوسفیان کے ہونگے انکو مارا جب وہ عاجز ہوئے تو کہنے لگے ہم قافلہ ابوسفیان کے ہین تب انکو چہوڑ دیا حضرتؐ نے ایک کرعہ دو سجدہ کر کے سلام پہیرا اور فرمایا ان دونو نے جب تم سے سچ بولا تو تمنے ان کو مارا اور جب جہوٹ بولا تو تمنے انکو چہوڑ دیا یہ دونو واللہ سچ کہتے ہین کہ یہ ہمراہ قریش کے ہین ہان تم مجہکو خبر قریش کی دو اونہون نے کہا وہ پیچہے اس گہاٹی کے ہین جسکو تم دور کا ناکا دیکہتے ہو گہاٹی سے مراد عقنقل ہے حضرتؐ نے کہا کتنے لوگ ہین کہا بہت ہین فرمایا گنتی بتاؤ کہا ہم نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ ہر دن ذبح کرتے ہین کہا کسی دن نو کسی دن دس فرمایا ہا مین منصدتا یعنی ۹۰۰ ہین پہر پوچہا اشراف قریش مین سے کون کون اون مین آیا ہے کہا عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ و ابوالبختری بن ہشام و حکیم بن حزام و نوفل بن خویلد و حرث بن عامر بن نوفل و طعیمہ بن عدی و نضر بن حارث و زمعہ بن الاسود و ابوجہل و امیہ بن خلف و نبیہ و منبہ پسران حجاج و سہیل بن عمرو و عمر و بن عبدود حضرتؐ نے

لوگون کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا ھٰذِہٖ مَکَّۃُ قَدْ اَلْقَتْ اِلَیْکُمْ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا یعنے اس مکے نے اپنی جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف ڈالے ہین یعنی وہان کے چیدہ وگزیدہ لوگ آمیسی ہین سعد بن معاذ نے حضرتؐ سے کہا کیا ہم آپکے لیے ایک چبوترہ ڈالین جسمین آپ بیٹھین اور آپکی سواریان بٹھہین اور ہم دشمنون سے مقابلہ کرین اگر اللہ نے ہم کو اون پر فتح وظفر نصیب کی اور غلبہ بخشا تو یہی ہم چاہتے ہین اور اگر کچھ اور طرح ہوا یعنے خدانخواستہ شکست پڑی تو آپ اپنی سواریون پر بیٹھکر ہماری قوم مین جو پیچھے ہین جالحقین واللہ آپسے وہ اقوام چھوٹے رہے جو کہ ہم سے زیادہ آپ کو چاہتے ہین اور ہم اون سے زیادہ آپ کی محبت مین نہین ہین اگر وہ جانتے کہ آپ لڑینگے تو کبھی پیچھے نہ رہتے بلکہ آپکے یار و مددگار ہوتے حضرتؐ نے سعد کی تعریف کی اور دعای خیر دی سعد نے آپکے لیے ایک چبوترہ ڈالا اور مین حضرتؐ اور ابوبکر تھے اُنکے ہمراہ اور کوئی نہ تھا محمد بن اسحق کہتے ہین جسوقت قریش نے کوچ کیا جب یہ سامنے آئے اور حضرتؐ نے اُنکو دیکھا کہ مستقبل سے اوترتے ہین اور گھاٹی سے طرف وادی کے آتے ہین فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قُرَیْشٌ قَدْ اَقْبَلَتْ بِخُیَلَآئِھَا وَفَخْرِھَا تُحَادُّکَ وَتُکَذِّبُ رَسُوْلَکَ اَللّٰھُمَّ اَحْتُھُمُ الْغَدَاۃَ محمد بن اسحاق نے کہا معنے اس آیت کے یہ ہین کہ کافر ہو جو کوئی کہ کفر کرے بعد حجت کے کیونکہ آیت وعبرت کو دیکھ چکا ہے اور ایمان لائے ایمان لانیوالا اسیطرح ابن کثیر کہتے ہین یہ تفسیر جیسے ہے بسط اسکا یون ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ ہم نے تمھارا تمکو ساتھ تمھارے دشمن کے ایک جگہہ مین غیر میعاد پر اسلیے ہوا کہ اللہ پاک تم کو اوپر نصرت دے اور حجت حق کو باطل پر بلندی بخشی تاکہ امر ظاہر ہوجائے اور حجت قاطع اور برہان ساطع ٹھیرے پھر کسی کے لیے کوئی دلیل وشبہ باقی نہ رہے بصورت مین وہی ہلاک ہوگا جو ہلاک ہے یعنے استمرار کفر پر اوسی کو ہوگا جو ستم علے الکفر ہے باوجود بصیرت امر اور معلوم کرنے اس بات کے کہ وہ مبطل ہے کیونکہ اب ایسے شخص پر حجت الٰہی قائم وتمام ہوگئی اور جو کوئی جینے والا ہے وہ جی جائے یعنے مومن ایمان لائے دلیل یعنے حجت و بصیرت سے کیونکہ ایمان حیات قلب ہے قال تعالی اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ عائشہ نے قصہ افک مین کہا ہے فَھَلَکَ مَنْ ھَلَکَ مراد ہلاک سے اسجگہہ قائل بہتان وافک ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ عدوہ کہتے ہین کنارہ صحرا کو اور ابو عمرو نے کہا جاہی بلند کہ یعنے ٹیلہ دنیا یعنے قریب ہے اور قصوی یعنے بعید ایک ٹیلہ پر مسلمان تھے دوسرے ٹیلے پر مشرک رہا قافلہ وہ زمین نشیب مین تھا متصل وہیلے کے رکب کہتے ہین ستر سوار ذکوہ یہ ساحل بحر پر تین میل کے فاصلے پر بدر سے تھے مراد اس حالت کذائی کے بیان کرنے سے دلالت ہے قوت و

ف ہزار ایک شخص کے ساتھ ہونیکی وجہ سے مسلمانون کی دلیری

وشوکت شان عدد پر اسلیے کہ جس نا کے پر دشمن تھے وہان پانی تھا اور زمین سخت تھی اور جس نا کے پر مسلمان تھے
وہان زمین میں سیبیدگی کے باعث وہ سے جاتے تھے اور پانی بھی نہ تھا اور قافلہ پشت عدد پر تھا اور عدد عدد
کثیر تھا اسنے مسلمانوں پر ست کر دی کہ باوجود اس حالت نازک کے ہمنے تم کو اون پر فتحیاب کیا اگر تم اور وہ
پہلے سے آپس میں وعدہ کر کے اجتماعہ میں جمع ہونا چاہتے تب بھی وقت پر اکٹھے نہ ہوتے کیونکہ تم تھوڑے ہوتے اور وہ بہت
بلکہ بعض خلاف بعض کے کرتے ولکن اسنے غیر معاد پر ایک سو طن میں تمہیں اور انمیں فراہم کر دیا تاکہ اپنا
کام پورا کرے وہ کام یہی نصر اولیا و خذلان اعدا و اعزاز دین حق و اذلال کفر و شرک تھا مسلمان اسلیے
نکلے تھے کہ قافلے کو آتے راہ میں لوٹ کر مال غنیمت حاصل کریں کفار اسلیے نکلے تھے کہ قافلے کو غارتگری
سے بچائیں کسی ایک کے وہم و خیال میں یہ بات نہ تھی کہ بسطرح پر اس جگہ ایسا اتفاق پڑے گا یہ محض اسد
کی حکمت و رحمت سے ہوئی وہو المراد اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ
لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ
فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ ع

جب اسنے وہ دکھائی تیری خواب میں تھوڑی اور اگر تجھکو بہت دکھاتا تو تم لوگ نامردی کرتے اور جھگڑا
ڈالتے کام میں لیکن اسنے بچا لیا اسکو معلوم ہے جو بات ہے دلوں میں اور جب تم کو دکھائی وہ فوج وقت
ملاقات کے تمہاری آنکھوں میں تھوڑی اور تم کو تھوڑا دکھایا انکی آنکھوں میں تاکہ کر ڈالے اللہ ایک کام جو ہو
چکا تھا اور اللہ تک پہونچے ہر کام کی ف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کافر تھوڑے نظر آئے
اور مسلمانوں کو مقابلے کیوقت تاکہ جرات سے لڑیں پیغمبر کا خواب غلط نہیں اون میں کافر رہنے والے
کم ہی تھے اکثر وہ تھے جو پیچھے مسلمان ہوئے تھے مجاہد نے کہا اللہ نے انکو حضرت کی خواب میں تھوڑا دکھلایا
یہ خواب حضرت نے اصحاب سے فرمایا اونکا دل قوی و ثابت ہو گیا یہی قول ہے ابن اسحاق وغیرہ کا ابن جریر نے
بعض سے حکایت کیا ہے کہ حضرت نے انکو اسی آنکھ سے جس میں خواب آتا ہے قلیل دیکھا حسن نے کہا فی
مَنَامِكَ یعنے بعینک ابن کثیر نے کہا یہ قول غریب ہے کیونکہ صریح لفظ منام اس جگہ آیا ہے حاجت طرف
تاویل بے دلیل کے نہیں ہے بہرحال یہ تھوڑا دکھلانا بھی مشرکوں کا مسلمانوں کو ایک لطف خداتھا اہل اسلام پر
کہ انکی آنکھ میں کفار کو قلیل کر دیا تاکہ جرات بڑھے اگر وہ بہت نظر آتے تو یہ نامردی کر جاتے اور باہم انکے
اختلاف پڑتا ابن مسعود کہتے ہیں ہماری آنکھ میں ایسے کم دکھائی دیے کہ ایک مرد میرے پاس تھا

مین نے اوس سے کہا کہ کیون یہ لوگ مر جاوین گے اوس نے کہا نہین بلکہ قریب کے معلوم ہوتے ہین یہانتک کہ ہمنے
ایک آدمی اودہر کا پکڑ لیا اوس سے پوچھا کہ ہم ہزار آدمی تھے لکھ رہے کما حَتَّصَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ زبیر نے
کہا مراد قضای امر سے یہ ہے کہ اللہ نے دونون کو باہم لڑا دیا کہ جس سے انتقام لینا ہے اوس سے انتقام لے اور جسپر
انعام کرنا ہے اوسپر انعام کرے اور ہر ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی آنکھ مین تھوڑا کر دکھایا تاکہ ایک دوسرے
مین طمع کرے تقلیل وقت مواجہے ہوئی پھر جب لگا یہ کارزار گرم ہوا تو اللہ پاک نے مومنون کی تایید ہزار
ملائکے سے کی حزب ایمان حزب کفار کو ناتوان دیکھنے لگا کما قال تعالے فی آل عمران قَدْ کَانَ لَکُمْ اٰیَةٌ
فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰی کَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ وَ
اللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ یہ ہے طریقہ جمع کا درمیان ان
دونو آیتون کے کیونکہ ہر ایک آیت ان دونون سے حق و صدق ہے وللہ الحمد ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے
کہ حضرت نے کفار کو خواب مین تھوڑا دیکھنا یہ قصہ اصحاب سے کہا اس سے اون کے دل مضبوط ہو گئے
اللہ نے نامردی و نزاع سے اُنکو بچا لیا کیسنے کما مراد منام سے محل نوم ہے یعنے انکمہ زجاج نے کہا یہ
حسن ہے لیکن اول عربیت مین اسوغ ہے پھر جسطرح مسلمین کو مشرکین کم نظر آئے اسی طرح مشرکین کو مسلمین
کم معلوم ہوے کہنے والے نے کہا ایک شخص نے کہا نیوالے مین وجہ اس تقلیل کی یہ ہے کہ جب مسلمانون
کو تھوڑا دیکھینگے تو قتال پر اقدام کرینگے بے خوف ہو کر حملہ آور ہونگے پھر جب مسلمان اُنکو زیادہ نظر پڑینگے
تو ہمت ہار کر بھاگ کھڑے ہونگے اور سدمد دائرہ انمین نہ ہوگا اور اللہ کا عذاب و عقاب اوترینگا چنانچہ ایسا
ہی ہوا وللہ الحمد یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝
اے ایمان والو جب بھڑو کسی فوج سے تو ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم مراد پاؤ اور حکم مانو اللہ کا اور
اسکے رسول کا اور آپس مین نہ جھگڑو پھر نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی تمہاری ہوا اور ٹھیرے رہو اللہ ساتھ
ہے ٹھیرنیوالون کے ہوا جاتی رہے گی یعنے اقبال سے ادبار آویگا مدد جانے سے مراد اسباب ظاہری نہین
دل کی استقامت اور اللہ کی یاد اور حکمبرداری سردار کی اور ایک مصلحت خواہی مراد ہے ابن کثیر نے کہا
اللہ پاک نے اس آیت پاک مین آداب لقا و طریق شجاعت کو وقت سامنے ہونے اعدا کے تعلیم فرمائی ہین
صحیحین مین عبداللہ بن ابی اوفی سے آیا ہے کہ حضرت نے بعض ایام مین جن مین ملاقات عدو ہوئی اتنا

انتظار کیا کہ سورج ڈھل گیا پھر کھڑے ہوکر فرمایا اے لوگو تم ملاقات عدو کی تمنا نہ کرو اللہ پاک سے عافیت مانگو اور جب ملاقات ہو ٹھہرو اور صبر کرو اور جان لو کہ جنت نیچے سایہائے سیوف کے ہے پھر کھڑے ہوکر فرمایا اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ ابن عمرو کا لفظ یوں ہے کہ جب ملاقات ہو تو ثابت رہو اور اللہ کو یاد کرو پھر اگر وہ چڑھ آئیں اور چلائیں تو تم چپ رہو رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حدیث زید بن ارقم میں رفعاً آیا ہے کہ اللہ دوست رکھتا ہے خاموشی کو تین وقت ایک وقت تلاوت قرآن کی دوسرے وقت زحف یعنی جنگ کے نیرے وقت جنازہ کے رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ دوسری روایت مرفوع میں یوں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ عَبْدِیْ کُلَّ عَبْدِیَ الَّذِیْ یَذْکُرُنِیْ وَھُوَ مُلَاقٍ قِرْنَہٗ یعنے پورا بندہ میرا وہ شخص ہے جو یاد کرتا ہے مجھ کو حالانکہ ملاقی ہو اپنے ہمسر کا یعنے یہ حال ہی شاغل اوسکا میرے ذکر و دعا و استغاثہ سے نہیں ہے قتادہ نے اس آیت میں کہا ہے اِفْتَرَضَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ عِنْدَ اَشْغَلِ مَا یَکُوْنُ عَبْدُہٗ الطَّرَبِ بِالسُّیُوْفِ عطاء نے کہا خاموش رہنا اور اللہ کا یاد کرنا وقت خوف کے واجب ہے پھر یہ آیت پڑھی ابن جریج نے پوچھا کہ بہادر جبر کرین کہا ہان کعب احبار کہتے ہین اللہ کو کوئی شے محبوب تر قرارت قرآن و ذکر سے نہیں ہے اسی لیے لوگون کو حکم کیا ہے نماز و قتال کا تم نہین دیکھتے کہ اللہ نے اور کیا ہے لوگون کو ذکر کا وقت قتال کے عنترہ نے کہا ؎

وَلَقَدْ ذَکَرْتُکِ وَالرِّمَاحُ شَوَاجِرٌ ۔۔۔ فِیْنَا وَبِیْضُ الْھِنْدِ تَقْطُرُ مِنْ دَمِیْ

غرضکہ اللہ پاک کا امر یہ ہے کہ وقت قتال اعدا کے ثابت رہو انکی مبارزت پر صبر کرو بھاگو نہین اور نامردنہ ہو اور ہمت ہارو بلکہ اس حال مین بھی اللہ کے ذاکر غیر ناسی رہو اوس سے استغاثہ کرو اور پھر بہر و سار کہو سوال نصر علے الاعدا کرو اس حال مین بھی اللہ و رسول کے مطیع رہو جس امر کا اوس نے حکم دیا ہے وہ بجا لاؤ جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہو باہم تنازعہ نہ کرو کہ مختلف ہو جاؤ اور یہ امر سبب تمہارے تخاذل و فشل و ذہاب ریح کا ہو مراد ریح سے قوت و صدت ہے اللہ ہمراہ صبر والون کے ہے ابن کثیر کہتے ہین جو شجاعت و استقامت و ثبات امر خدا و رسول صحابہ رضی اللہ عنہم کو تہا وہ کسی کو امم و قرون ماقبل مین نہتا اور نہ بعد اون کے پھر کسی کو ہوگا اونہون نے برکت و طاعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے قلوب و اقالیم کو شرقاً و غرباً تھوڑی مدت مین باوجود قلت عدد و عدد کر بنسبت جیوش سائر اقالیم روم و فرس و ترک و صقالبہ و بربر و حبوش و اصناف سودان و قبط و طوائف بنی آدم کے فتح کر لیا سب پر قاہر ہو گئے یہانتک کہ اللہ کا بول بالا ہوا اور اسکا دین سائر ادیان پر غالب آیا اور ممالک

اسلامیہ مشارق و مغارب ارض تک دراز ہوگئی یہ بات جو اتیس برس سے کم میں ہوا فرضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
فتح البیان میں کہا ہے لقاء سے مراد حرب ہے اور فئہ سے مراد جماعت اور امر بہ ثبات سے مراد حالت سعت میں ہے کیونکہ
وقت ضرورت کے تحرف یا تحیز جائز ہوتا ہے حکم ذکر خدا کا اسلیے کہ وقت دل گھبرانے کے ذکر مذکور معین ہوتا ہے
ثبات فی الشدائد پر یا مراد ثبات ہے دل سے اور ذکر زبان سے کیونکہ کبھی وقت لقا کے دل ساکن ہوتا ہے اور
زبان مضطرب ہوتی ہے اسلیے امر ذکر کا کیا تاکہ ثبات دل و زبان دونو جمع ہو جائیں بعض نے کہا ذکر اسحالت
میں بقول اصحاب طالوت کے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین
آیت دلیل ہے مشروعیت ذکر پر ہر حال میں یہانتک کہ ایسی حالت میں جہاں دل کانپتے اور بصار جھپکتے ہیں
حدیث سہل بن سعد میں رفعاً آیا ہے دو جگہ میں جہاں دعا رد نہیں ہوتی ایک وقت نماز کے دوسرے وقت باس
کے جبکہ بعض کا التحام بعض سے ہو رواہ الحاکم وصححہ مراد تنازع سے اختلاف ہے کیونکہ اس اختلاف
سے جس لڑائی میں پیدا ہوتا ہے وہ منازعت محبت جو بسطر اظہار حق کے ہوتی ہے کما قال تعالی وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وہ اور ہے بلکہ اوسکا ترک حکم ہے اوس میں یہ قصد ہوتا ہے کہ جو بات حق ہو وہ
زبان پر کسی ایک خصم کے ظاہر ہو جائے اوسکی شناخت یہ ہے کہ اوسکی ظہور سے زبان خصم پر شامان ہو مراد
ریح سے قوت و غلبہ و رحمت و نصرت و دولت ہے خازن میں کہا ہے کہ ریح استعارہ کنایہ ہے نفاذ و جریان امر
سے جس مراد قتادہ و ابن زید کا لفظ یہ ہے کہ ریح نصر ہے نصر کبھی نہیں جاتی مگر ہوا سی اللہ ایک ہوا بھیجتا ہے جو
دشمنوں کو سنہ کر مارتی ہے اسی جگہ سے حضرت نے فرمایا ہے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ہم اسہ
نے ذکر اپنی معیت کا ساتھ صابرین کے فرمایا یہ کیا خوب معیت ہے کہ جسکو نصیب ہوتی ہے اوسپر کوئی غالب
نہیں ہوتا اور وہ شخص شیطان سے مغلوب نہیں رہتا اگرچہ جہات کثیرہ ہوں اللهُمَّ ارْزُقْنَا وَكُنْ مَعَنَا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ
لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

مستہزہ جبکہ وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھروں سے اترانے اور لوگوں کو دکھانے اور روکتے اللہ کی راہ سے اور اللہ کے قابو

ہیں ہے جو کرتے ہیں یعنے جہاد و عبادت سے عبادت پر اترا دی یا دکھلانے کو کرے تو قبول نہیں اور جس وقت سنوارنے لگا
شیطان اُنکی نظر میں اُنکے کام اور بولا کوئی غالب نہوگا تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمہارا پھر جب سامنے
ہوئیں دو فوجیں اُلٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور بولا میں تمہارے ساتھ نہیں میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں
ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہنے لگے منافق لوگ اور جن کے دلوں میں آزار ہے مغرور ہیں یہ
لوگ اپنے دین پر اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہے حکمت والا ف جب لگا فرجھم ہو کر نکلا لڑائی
پر راہ میں ایک شخص ملا بوڑھا کہا میں بھی مسلمانوں کا دشمن ہوں تمہاری رفاقت کو آیا ہوں اور جنگ کا
بڑا مامہر ہوں پھر جب لڑائی ہونے لگی ابوجہل سے ہاتھ چھڑا کر بھاگا وہ شخص پہلے کسی شخص نے دیکھا تھا نہ
پیچھے دیکھا وہ شیطان تھا جب اس نے جبرئیل و میکائیل دیکھے مسلمانوں کیطرف تب بھاگا ف مسلمانوں
کی دلیری دیکھکر منافق اسطرح طعن کرنے لگے تھے اللہ نے فرمایا کہ یہ غرور نہیں توکل ہے انتہے ابن کثیر کہتے
ہیں پہلے اللہ نے مومنوں کو یہ حکم دیا تھا کہ تم قتال میں اخلاص کرو اللہ کا ذکر کثرت سے بجا لاؤ اب انکو تشبیہ
مشرکین سے نہی فرمائی کہ جسطرح وہ لوگ اپنے گھروں سے اتراتے نکلتے ہیں یعنے واسطے دفع حق کے اور لوگوں
کو دکھانیکے لیے یعنی مفاخرت و تکبر کرتے ہیں جسطرح کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ ہم بھی جلسہ کرینگے مدینہ میں
واپس نہ پھرینگے شراب کباب اوڑا کر گانا سنکر یا نچے چلیں گے تاکہ یہ دن ہمارا عرب کو یاد رہے اور وہ اسکا چرچا
کریں لیکن امر بالعکس ہوا جب آپ بدر پر آکر ملاک ہوئے تو اوندھے کنوؤں میں بدر کے مارکر ڈالدیے گئے ذلیل
حقیر بدبخت ہو کر عذاب سرمدی ابدی میں گرفتار ہوئے ولہذا اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے قابو میں ہے جو کرتے ہیں
ولہذا ابتر سے بدتر بدلا اُنکو اُنکے اعمال کا دیا ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ضحاک و سدی نے آیت باب
میں کہا ہے کہ مراد ان آنیوالوں سے مشرکین ہیں جو دن بدر کے حضرت سے مقابلہ کرنیکو آئے تھے محمد بن کعب
نے کہا قریش مکہ سے طرف بدر کے گانا بجانا لیکر نکلے تھے اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی پھر فرمایا کہ شیطان نے اُنکو
کام اونکے اچھے کر دکھائے اور یہ سمجھایا کہ آج کے دن کوئی تم پر غالب نہوگا میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جو تمہارے
عدو ہیں تم کچھ ڈر انکا نکرو وہ تمہاری دیار میں نہ آسکینگے شیطان انکے سامنے صورت سراقہ بن مالک میں ظاہر ہوا
تھا یہ سردار تھے قبیلہ بنی مدلج کے یہ سب کا رروائی طرف شیطان کے ہوئی کما قال تعالی یَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا لیکن جب نوبت لقا کی آئی اور شیطان نے دیکھا کہ ملائکہ امداد کے لیے آئے
ہیں مشبہ پیر کر علیحدہ یا ابن عباس کہتے ہیں ابلیس دن بدر کے ایک لشکر شیاطین مع نشان فوج صورت میں اکیرد

ع

نبی مدج کے آیا اور مشرکون سے بات چیت کی جب یہ صف کشی ہوئی حضرت نے ایک مٹھی مٹی لیکر منہ پر مشرکون کے
ماری وہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے جبرئیل نے منہ طرف ابلیس کے کیا ابلیس نے جب انکو دیکھا
اوسکا ہاتھہ ایک مرد مشرک کے ہاتھہ مین تھا ہاتھہ چھڑا کر پشت پھیر کر چلدیا اوسکے ہمراہی بھی چلدیے ایک مرد نے
کہا اے سراقہ تو تو یہ کہتا تھا کہ تو ہمارا رفیق و ہمسایہ ہے کہا جو مین دیکھتا ہون تم نہین دیکھتے مین اللہ پاک سے
ڈرتا ہون اللہ کا عقاب سخت ہے جب کہا کہ ملائکہ کو دیکھا دوسرا لفظ ابن عباس کا یون ہے کہ ابلیس ہمراہ
قریش کے صورت سراقہ مین نکلا جب جانب قتال ہوا اور ملائکہ کو دیکھا تو الٹے پاؤن پھرا حرث بن ہشام
نے اسکو پکڑا اوس نے اوسکے منہ پر ایک مکا دیا وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اوس سے کہا اے سراقہ تو ایسے حالمین
ہمکو چھوڑ کر بھاگا جاتا ہے اور ہم سے بیزار ہوتا ہے کہا مین تم سے بری ہون جو مین دیکھتا ہون وہ تم نہین
دیکھتے تیسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے جب لوگ بھڑ گئے تو حضرت ایک ساعت کو بیہوش ہوگئے پھر ہوش مین آکر لوگون
کو خبر شنائی کہ جبرئیل ایک لشکر ملائکہ مین سے طرف فوج کے اور میکائیل ایک لشکر دیگر مین جانب چپ
اور اسرافیل سم ایکہزار لشکر کے موجود ہین اور ابلیس بصورت سراقہ بن مالک مین تدبیر شر کرین کر رہا ہے اور
اوسنے کہتا ہے کہ آج کے دن تم پر کوئی غالب نہ ہوگا جب بعد وخدا نے ملائکہ کو دیکھا پس پا ہوکر چلدیا اور کہا
مین تمسے بری ہون جو مین دیکھتا ہون وہ تم نہین دیکھتے حرث بن ہشام نے اوسکو سراقہ بن مالک جانکر پکڑا
اوسنے ایک مکا سینہ حرث مین مارا حرث گر پڑا اور ابلیس چلدیا اور جاکر دریا مین گر پڑا اور اپنا کپڑا اٹھاکر
کہا یا رب موعدک الذی وعدتنی طبرانی مین رفاعہ بن رافع سے ہی کے لگ بھگ بسطسے مروی ہے
جسکو بمہر سیرت مین ذکر کیا ہے یہ قصہ ابلیس کا الفاظ کثیرہ سے مختصرا و مطولا ایک جماعت تابعین و اہل سیر سے
منقول ہے شیطان لعین کی عادت ہے کہ اپنی اطاعت کراتا ہے پھر جب حق و باطل کا مقابلہ ہوتا ہے تو انسان
کو منجدھار مین چھوڑ کر خود الگ ہوجاتا ہے کَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وقولہ تعالی وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ
وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ
فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ مالک بن سعید نے جبکہ وہ اندھا ہوگیا تھا ایک بار یہ ذکر کیا کہ اگر اس دم مین تمہارے
ساتھہ بدر مین ہوتا اور بصیر ہوتا تو تمکو وہ گھاٹی بتا دیتا جسطرف سے فرشتے نکلکر آئے تھے مجھکو نزول ملائکہ مین کچھ

شک وشبہ نہین ہے فرشتے پاس آدمی کے صورت مین کسی مردشناسا کے آتی اور کہتے کہ تجھکو بشارت ہو یہ لوگ کچھ چیز نہین ہین تیرے ساتھ اسمین وہ آدمی اُنپر حملہ کرتا ابلیس نے اس حال کو دیکھکر گریز کیا اور اپنی برات ظاہر کی وہ صورت مین سراقہ بن مالک کے تہا ابوجہل اپنے اصحاب کو آمادہ کرتا تہا اور کہتا تہا سراقہ نے تم کو چھوڑ دیا اس سے تم کچھ سوال نکرو اسلیے کہ اوس نے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے وعدہ کرلیا تہا پھر کہا وَاللّٰہِ وَالعُزّٰی لَا نَرجِعُ حَتّٰی نُقرِنَ مُحَمَّدًا وَّاَصحَابَہٗ فِی الحِبَالِ فَلَا یَقتُلُوَنَّھُم وَخُذُوھُم اَخذًا اسنے قسم کی لات وعزی کی ہم واپس نہ جائینگے جب تک کہ محمدؐ اور اُنکے اصحاب کو رسیون مین باندہ نہ لین ہم اون کو قتل نہ کرین پکڑ لوین یہ کہنا ابوجہل لعنہ اللہ کا مثل قول فرعون کے تہا کہ جب ساحر مسلمان ہوگئے تو کہا اِنَّ ھٰذَا لَمَکرٌ مَّکَرتُمُوہُ فِی المَدِینَۃِ لِتُخرِجُوا مِنھَا اَھلَھَا وَقولہٗ اِنَّہٗ لَکَبِیرُکُمُ الَّذِی عَلَّمَکُمُ السِّحرَ یہ بالکل اُسکا بہتان و افترا تہا ولہذا ابوجہل فرعون اس امت کا ہے اثیر حدیث عبیداللہ بن کریز مین رفعاً آیا ہے کہ نظر نہ آیا ابلیس کبھی دن اصغر و احقر و ادحر و اغیظ یوم عرفہ سے یہ اسلیے کہ وہ دیکھتا ہے نزول رحمت و عفو ذنوب کو مگر دن بدر کے کہ اوسدن بھی بڑا خوار و زار نظر آیا تہا پوچہا اوس دن اوس نے کیا دیکھا کہا جبرئیل کو دیکھا کہ ملائکہ کو مشتعل کررہے ہین یہ روایت اسوجہ سے مرسل ہے ابن عباس نے کہا جب بعض لوگ بعض سے نزدیک ہوئے اللہ نے مسلمانون کو نظر مین مشرکون کے اور مشرکون کو نظر مین مومنون کے تہوڑا کردکہایا مشرکون نے کہا یہ اپنے دین پر مغرور ہین یہ اسلیے کہا کہ مسلمان اُنکی نظر مین تہوڑی دکہائی دیے اور اُنہون نے یہ گمان کیا کہ ہم اُنکو شکست دیکر لینگے اُنکو اس امر مین کچھ شک نتہا اللہ نے کہا کہ جو کوئی اللہ پر بہروسا کرتا ہے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے قتادہ نے کہا مشرکون نے گروہ مومنون کو دیکہا کہ امر اللہ پر تشدد کرتے ہین اسلیے یہ بات کہی کہ یہ اپنے دین کے دھوکے مین ہین ابوجہل نے حضرتؐ و اصحاب حضرتؐ کو جبانکر براہ قسوت و سرکشی یہ کہا تہا وَاللّٰہِ لَا یُعبَدُ اللّٰہُ بَعدَ اَلیَومِ ابن جریج نے کہا قائل اس قول کے منافقین تھے جو دن بدر کے مکے سے آئے تہے عامر شعبی نے کہا کچھ لوگ مکے کے آپ کو مسلمان کہتے تہے وہ ہمراہ مشرکین کے مکے سے بدر مین آئے تہے جب قلت مسلمین کو دیکہا کہنے لگے غَرَّ ھٰؤُلَاءِ دِینُھُم مجاہد نے کہا یہ مقولہ اُنکا تہا جو مشرکین مکہ تہا جیسے قیس بن الولید بن مغیرہ و ابوقیس بن الفاکہہ بن مغیرہ و حرث بن معہ بن اسود بن مطلب علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ بن حجاج یہ لوگ مکے سے ہمراہ قریش کے نکلے تہے اور دلمین شک کرتے تہے اونکو شک نے اُنکو روک رکہا تہا جب قلت اصحاب سولی اصلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا غَرَّ ھٰؤُلَاءِ دِینُھُم کہنے لگے یہ اگر دین پر نہوتے تو باوجود قلت خود و کثرت عدو کیون پیشقدمی کرکے انجگہہ آتے وکذا قال ابن اسحاق سواد حسن بن مالک نے کہا یہ ایک قوم تھی جو دن بدر کے حاضر

قتال نہوئی اسلیے انکا نام منافقین ہیں ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا تم اون لوگون کیطرح اترانے اور تکبر کرنیمین نہ ہو جو مکے سے اترتے ہوئے نکلے لوگون کے دکھانے کو کہ کہین تمہارا حال بھی انکا سا حال نہو جائے بطر کہتے ہین طغیان فی النعمۃ و ترک شکر کو جسکو وسیلہ نارضامندی خدا کا ٹھیرائین اور ریا کہتے ہین اظہار جمیل کو بسبب اظہار قبیح کے شاہ عبد العزیز دہلوی نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ طوف بلدہ وسطی عروس کے ہمراہ رکوب خیل وغیرہ جسطرح کہ عادت اہل ہند زمانہ عقود و مناکحات مین ہے جائز نہین ہے یہ استدلال بہت خوب ہے کیونکہ خروج مذکور بھی وسطی بطر و ریا کے ہوتا ہے اس مین کچھ شک و شبہ نہین ہے پھر اسنے کہا کہ وہ کچھ بری خروج ہی پر منحصر نہین ہین بلکہ اللہ کی راہ سے اور دون کو روکنا بھی ہین سو اللہ پاک ایک اعمال کا محیط ہے شیطان نے انکو انکے اعمال بد اچھے کرکے دکھائے ہین اور اُسنے کہدیا کہ تمہین غالب ہوگی لیکن جب بقابلے کی ٹھیری تب الٹے پاؤن پھرا اور ساتھہ نہدیا اور صاف کہدیا کہ مین تم سے بیزار ہون مراد منافقین سے سکنۂ مدینہ ہین اور مراد اہل مرض سے اہل مکہ جو نومسلم تھے اور اُنکا ایمان قوی نہ ہوا تھا حسن نے کہا بیمار دل وہ لوگ تھے جو حاضر مدینہ ہوئے انکا نام منافق ٹھیرا مراد قائلین غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ سے مشرکین ہین یا یہود مدینہ و ماحول مدینہ ہین کہ اونھون نے یہ بات باتفاق منافقین اہل مدینہ کے کہی تھی وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ اور کبھی تو دیکھے جو وقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین انکی مونہہ پر اور پیچھے اور چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہے اُسکا جو تم نے بھیجا اپنے ہاتھون اور اسواسطے کہ اللہ ظلم نہین کرتا بندونپر ف اللہ نے فرمایا اے محمدؐ اگر کبھی تم حالت موت کفار کی دیکھو تو تم کو ایک امر عظیم ہائل فظیع لنکر نظر آئے مجاہد نے کہا مراد اوبار سے استاہ ہین یہ ماجرا دن بدر کے ہوا تھا ابن عباس نے کہا مشرک جو مونہہ طرف مسلمانون کے کرتے تھے تو مونہہ پر تلوار کھاتے جب پشت پھیرتے تو فرشتے پیچھے سے مارتے سعید بن جبیر نے کہا مراد اوبار سے استاہ ہین لیکن ادنے کہا یہ کیا حسن بصری کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے ابو سعید تو نے پشت ابوجہل پر شمل خار کو دیکھا فرمایا وہ مار سے فرشتون کی ابن کثیر نے کہا اس سیاق کا سبب اگرچہ وقعہ بدر ہے لیکن یہ آیت عام ہے حق ہین ہر کافر کے ولہذا اللہ نے اسکو مختص ساتھہ اہل بدر کے نہین کیا بلکہ عام فرمایا اس سورت مین بھی اسیطرح جبر آیا ہے اور سورۂ انعام مین بھی گذر چکا وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ یعنے فرشتے اللہ کے حکم سے مارنیکو ہاتھہ بڑھاتے ہین جبکہ انکی جانین نکلنے سے رکتی ہین تو پھر انکو نکالتے ہین جب یہ ہوتا ہے کہ انکو بشارت عذاب و غضب خدا کی سناتی ہین

حدیث براء مین آیا ہے کہ ملک الموت جب پاس کافر کے آتا ہے وقت احتضار کے صورت ناآشنا مین تو کہتا ہے نکل
اے جان ناپاک طرف باد و آب گرم و سایہ آتش سوزان کی تو اوس دم اوسکی جان بدن مین پھیل جاتی ہے تب فرشتے
اوسکو جسطرح سیخ کھینچکر نکالتے ہین جس طرح کہ گرم سیخ سوئے نم مین سے نکالی جائے ہمراہ اوس جان کی رگ رگ کھنچ
کھنچ جاتے ہین ولہذا اللہ نے اسجگہہ فرمایا کہ ملائکہ یون کہتے ہین چکھو مزہ عذاب حریق کا پھر فرمایا کہ یہ جزا ہے
تمہارے کردار بد کی جو تم حیات دنیا مین کرتے تھے اللہ نے اون اعمال کا یہ بدلا انکو دیا اللہ کسی ایک پر بھی اپنی
خلق مین سے ظلم نہین کرتا وہ تو حاکم عدل ہے کہان وہ اور کہان جور و ستم اوسکی ذات پاک غنی حمید مقدس
و منزہ ہے ظلم و جور سے ولہذا صحیح مسلم مین روایت ابوذر سے مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے مین نے حرام
کیا ہے ظلم کو اپنی جان پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو تم آپس مین ظلم نکرو اے میرے بندو
یہ تمہارے اعمال ہین جنکو مین نے گن رکھا ہے سو جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی کچھ اور پائے
وہ ملامت نکرے مگر اپنی جان کو فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد کفار سے اسجگہہ وہ لوگ ہین جو
بدر مین مارے نہین گئے یا وہ جو وہان مارے گئے ہین وجوہ سے مراد جہت و بر و ہے اور بار سے مراد جہت پشت
ہے یعنے لوہے کے ہتوڑون سے اونکی پیٹہ پر مارتے ہین یہ نص ہے اس بات پر کہ فرشتے وقت نکالنے روح
کافر کے انکو مارتے پیٹتے ہین اور کہتے ہین اب عذاب سوزان چکھو اگرچہ ہمکو یہ حال دکھائی سنائی نہین
دیتا ہے کہنے والے نے کہا یہ مار وقت موت کے پڑتی ہے آگ کے کوڑون سے پیٹتے ہین چنانچہ ذکر توفی اسی کو مفید ہے
اور کسینے کہا کہ یہ مار دن قیامت کے وقت لیجانیکے طرف دوزخ کے پڑیگی آبن جریج نے کہا آگے بھیجے مارنے
سے یہ مراد ہے کہ ساری بدن کو مارتے ہین کتبی ہین دن بدر کو ہاتہہ مین فرشتون کے مقامع حدید آگ مین گرم
کیے ہوئے تھے جن سے وہ کفار کو مارتے تھے آگ انکے نتھنون مین بہرکتی اور خزنہ جہنم وقت قتل کے کہتے کہ عذاب
حریق چکھو یہ ضرب و حریق و عذاب و قتل و جزاے اعمال سیہ و ذنوب ہے یہ قول بھی ملائکہ کا ہے اللہ کچھ ظالم
نہین ہے ظالم تو خود وہی ہین كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ جیسے دستور فرعون والون کا اور جو اون سے پہلے
تھے منکر ہوے اللہ کی باتون سے سو پکڑا انکو اللہ نے انکے گناہون پر اللہ زور آور ہے سخت عذاب کرنیوالا
ف اللہ نے فرمایا اے محمد یہ لوگ جو تمکو جھٹلاتے ہین انکا فعل امر مکذبہ ماقبل کے ہے سو ہم نے
بھی اون سے وہی چال چلی جو کہ ہماری عادت ہے حق مین ان جیسے مکذبین کے فرعون والے اور انسے

اگلو لوگون نے اپنے رسولون کو جھٹلایا تہا ہماری آیتون کا انکار کیا تہا ہمنے اُنکے گناہون پر اُنکو پکڑ لیا ہمارا عذاب
سخت ہوتا ہے کوئی اوسپر غالب نہین ہوسکتا اور نہ کوئی بہاگنے والا اوس سے بچ سکتا ہے فتح البیان مین کہا ہے
کہ اللہ نے بعد ذکر عذاب اہل بدر وہ بات ذکر کی جو دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ کی سنت و عادت حق ہین کافرون
و مکذبین کو اسیطرح پر جاری ہے کہ وہ اون کو اُنکے گناہون پر پکڑ لیتا ہے چنانچہ آل فرعون اور امم ماقبل کے
ساتھہ بہی ایسا ہی کر چکا ہے وہ بہی انہین کیطرح سنکر آیات الٰہی تہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝
یہ اسپر کہا کہ اللہ بدلنے والا انہین نعمت کا جو وہی تہی ایک قوم کو جبتک وہ نہ بدلین اپنے جیون کی بات اللہ
سنتا ہے جانتا جیسے دستور فرعون والون کا اور جو اون سے پہلے تہے جھٹلائین باتین اپنے رب کی پہر
کہپا دیا ہمنے اُنکو اون کے گناہون پر اور ڈبا دیا فرعون والون کو اور سارے ظالم تہے ف اپنے جیون
کی بات بدلین یعنے اعتقاد و نیت جبتک بدلے تو اللہ کی بخشی نعمت چہینی نہین جاتی انتہے اللہ نے
اس آیت مین خبر دی ہے اپنے تمام عدل و قسط سے در بارہ حکم کہ ہم کسی قوم سے وہی ہوئی نعمت واپس نہین
لیتے مگر بسبب گناہ کے جسطرح فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ
اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ سعلوم ہوا کہ فعل گناہ موجب زوال و سلب نعمت
ہوتا ہے فرعون والون نے جب گناہ کرنے شروع کیے تو اللہ نے اپنی نعمت اُنسے چہین لی نہ وہ باغات رہے
نہ وہ نہرین اور کہیتیان نہ وہ خزانے نہ وہ خاصے خاصے محل حالانکہ پہلے ان نعمتون مین خوش و خرم بسر
کرتے تہے چین اڑاتے تہے اللہ نے ہرگز اون پر کچہ ظلم نہین کیا بلکہ خود وہی کمبخت نابکار ظالم ستمگار تہے
فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد نعمت سے رسول خدا ہین اللہ نے قریش پر انعام کیا کہ حضرت کو انمین بہیجا جب
قریش انکار و تکذیب سے پیش آئے تو اللہ نے اُنکو طرف انصار کے نقل کر دیا مراد اچہی کی بات سے اخلاق و احوال
ہین یعنے اللہ کی نعمت کا کفران کرنے لگے ناشکر ہوئے احسان الٰہی نہ ماننا اوامر و نواہی کو ترک کر دیا یہ تغییر
شامل ہے حال مرضی و قبیح کو کیونکہ جسطرح اچہا حال متغیر طرف حال بد کے ہوتا ہے اسیطرح تغییر حال ناپسند
کا طرف حال بد تر کے بہی ہوا کرتا ہے جسطرح کہ حال و آل آل فرعون و من قبلہم کا ہوا یا قریش و امثالہم کا
دیگر مشرکین ہے کہ اللہ نے تو انپر در وازے خیر کے دنیا مین کہولدیے اور رسول بہیجکر سنت الٰہی کتابین نازل فرماکر

احسان کیا ان نعمتون کا شکر ادا نہون نے یہ کیا کہ منکر ہوگئے لہذا استحق ٹہیرے تغییر نعم کے جسطرح کہ اونہون نے اپنی حال متغیر کردی فرعون والون کا حال ذکر کرو کہ انکا انجام کیا ہوا یہی ہوا کہ بسبب کثرت ذنوب کے وہ اور اون سے اگلے لوگ ہلاک و برباد ہوگئے فرعون ڈوب کر مر گیا یہ تشبیہ ہے حال فرعون و من قبل اور قریش ظالم ہے اپنی جانون پر ظلم و گناہ کرکے برباد کردین اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ بدترسب جاندارون مین اللہ کے ہان وہ ہین جو منکر ہوئی پیرہ نہین لاتے جس سے تونے اقرار کیا ہے اون مین پہرہ توڑتے ہین اپنا اقرار ہر بار اور ڈر نہین رکہتے سو اگر کبھی تو پاوے انکو لڑائی مین تو ایسی سزا دی کہ دیکہکر بہاگین انکے پیچہلے شاید وہ عبرت پکڑین

ف اللہ نے کفار کو جو روئی زمین پر ہین بدترین حیوانات فرمایا انکی عادت یہ بتلائی کہ وہ جب عہد باندہتے ہین تو اوسپر ثابت قدم نہین رہتے اور ہر مضبوطی اقرار کی کی ایمان لائے اور ہر جھٹ پٹ عہد شکنی کی اس گناہ کا کچہ ڈر اون کو طرف سوا اسکے نہین ہے ایسون کی یہ علاج ہے کہ جب اون پر لڑائی مین قابو چلے تو جو سزا ایسی دیجائے جو کہ اورون کو بہی یاد رہے یہی قول ہے ابن عباس حسن بصری ضحاک سدی عطا ابن عیینہ کا یعنے اس لفظ کریہ مین غِلْظ عُقُوْبَتِهِمْ وَاَثْخِنْهُمْ قَتْلًا لَا يَخَافُ مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْاَعْدَآءِ مِنَ الْعَرَبِ فِيْ غَيْرِهِمْ وَيَصِيْرُوْا لَهُمْ عِبْرَةً فتح البیان کا لفظ یہ ہے جو زمین پر چلتے ہین اون سب مین بدتر اسکے حکم و قضا مین وہ لوگ ہین جو کفر کیے ہوئے ہین گمراہی مین پڑے ہوئے ہین اون کو شر الدواب فرمایا یہ شر الناس اس مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ انسانیت سے نکلکر صنف غیر انسان مین داخل ہوگئے ہین جسمین عقل ہے نہ شعور بلکہ اون مین یہی شر جمیع افراد دواب مین کما قال تعالی اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا سعید بن جبیر نے کہا نزول اس آیت کا حق مین چہ قوم یہود کے ہوا ہے اون مین ایک ابن تابوت بہی تہا اور لہذا فرمایا ہے کہ وہ ایمان نہین لائینگے یعنی انکی شان اسی کی مقتضی ہے کہ وہ کبھی مومن نہ ہون اور نہ اپنی عادت سے رجوع کرین اس حکم کا مرتب انکی تمادی فی الکفر و رسوخ فی الضلال کی بنیاد پر ہے اور نہ اس امر کی تسجیل کی ہے کہ وہ اہل طبع ہین انکے دل پر مہر لگ گئی ہے کوئی انکو انکے حال سے بہیر نہین سکتا مراد ان سے قبیلہ قریظہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے عہد کیا تہا کہ ہم آپ کے مقابلے مین کفار کی مدد نہ کرینگے لیکن اس عہد کو وفا نہ کیا بلکہ ہر بار عہد کرکے توڑ ڈالا ہتہیارون سے کافرون کی مدد کی اور کہا کہ ہمکو

عہد اپنا یاد نہ رہا پھر دوبارہ عہد کیا پھر پورا نہ کیا غرضکہ انکا حال یہی تھا کہ نقض عہد و غدر مین اسہ کا کچھ ڈر نہ کیا اور نہ انجام بد کا خوف کیا اور نہ اسباب غدر سے پرہیز کیا اسی لیے اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ جب لڑائی مین تم کو انپر قابو ملے تو خوب قتل و تنکیل و عقوبت کرو تاکہ اور مشرک جو بکو وغیرہ مین ہین وہ ڈر جائین اور تمہاری حرب سے باز رہین اس خوف سے کہ مبادا انکی گت بھی مثل انکی گت کے ہو وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝ اور اگر تجھ کو ڈر ہو ایک قوم کے دغا کا تو جواب دے انکو برابر کے برابر اللہ کو خوش نہین آتے دغا باز **ف** یعنے اگر ایک قوم کے کافرون سے صلح کی ہو پھر انکی طرف سے دغا ہو چکے اب انکو بے خبر مارے اور جو دغا نہین ہوئی لیکن اندیشہ ہے تو خبردار کر کے جواب دیجیو برابر کے برابر یعنے جو سر انجام صلح سے پہلے کر سکتے سو اب بھی کر سکتے ہین لڑائی کا اس مین کچھ بدقولی نہین ہے انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے کہ اگر تم کو کسی قوم سے ڈر نقض عہد کا ہو تو تم اُس عہد کو چھوڑ دو اور اُنکو جتلا دو کہ ہم نے تمہارا عہد توڑ ڈالا تاکہ وہ معلوم کر لین کہ اب تمہارے اور اُنکے درمیان جنگ ہے نہ صلح اس اعلام سے تم اور وہ برابر ہو گے اللہ دغا بازی کو پسند نہین کرتا گو حربی کفار کے ہو سلیم بن عامر کہتے ہین معاویہ زمین روم مین سیر کرتے تھے درمیان انکے اور رومیون کے ایک مدت ٹھیر گئی تھی معاویہ نے چاہا کہ اون سے نزدیک ہو جب یہ منقضی ہو تو اون پر غزا کرین ایک بڑا گھوڑا آدمی ایک لمبے پر سوار ہو کر آیا اور کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ حضرت نے فرمایا ہے جس کسی کے درمیان اور ایک قوم کے عہد ہو اوس کو نہ توڑے اور نہ سخت گیری کرے یہانتک کہ اُسکی مدت پوری ہو جائے یا اون سے کہدے کہ ہم تم برابر ہین یعنے اب ہمارے تمہارے بیچ مین کوئی قول و قرار باقی نہ رہا جب یہ بات معاویہ کو پہونچی وہ اپنے ارادے سے باز رہے وہ شیخ عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ تھے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سلمان فارسی ایک قلعہ یا شہر تک پہونچے اپنے اصحاب سے کہا دَعُوْنِيْ اَدْعُوْهُمْ كَمَا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ پھر کہا مین ایک مرد تھا اون مین کا اللہ نے مجھکو اسلام کی راہ دکھائی سو اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارے لیے وہی ہے جو ہمارے لیے ہے اور تمہیں وہی ہے جو ہمیں ہے اور اگر انکار کرو گے تو چھوڑ دینگے تم کو برابر اللہ دغا بازون کو دوست نہین رکھتا ہے تین دن تک اسی طرح انکو کہا سنا جو تیسرے دن صبح کو لوگون نے اُنپر چڑھائی کر کے بعون اللہ فتح کر لیا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر تم اے

ع ۱۲

رسول خدا اقوام معاہدین سے کسی طرح کا نقض وغش کسی علامت ظاہرہ سے دیکھو مراد قرینہ وقضیہ ہین تو اون کے عہد کو انکی طرف پھینکدو مراد نبذ عہد سے اعلام ہے اس بات کا کہ اب بعد آج کے دن کے کوئی پیمان ہمارے تمہارے درمیان نہین ہے یہ ایک طریقہ مستویہ ہے یعنے صاف صاف اون سے کہدو کہ اب عہد باہمی قائم نہین رہا اور یکایک بے خبری مین اُنپر حملہ آور نہ ہوتا کہ وہ تم کو متہم بغدر نکرین ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے حق مین ہر معاہد کے جس سے خوف نقض عہد کا ہو ابن عطیہ نے کہا ظاہر الفاظ قرآن سے یہ ہے کہ امر بنی قرینہ لفظ سَنَ خَلَفُهُمْ تک ختم ہوچکا پھر اللہ نے ابتدا اس آیت سے کی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۖ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ○ یہ نہ سمجھیں منکر لوگ کہ وہ بھاگ نکلے وہ تھکا نہ سکینگے اور سر انجام کردانکی لڑائی کو جو بپا کرسکو زور اور گھوڑے پالنے کہ اس سے ڈھاک پڑی اللہ کے دشمنون پر اور تمہارے دشمنون پر اور ایک اور لوگون پر سوای اون کے جن کو تم نہین جانتے اللہ انکو جانتا ہے اور جو خرچ کروگے اللہ کی راہ مین پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہے گا ف حکم فرمایا کہ جہاد کا سر انجام کرو جو ہوسکے زور فرمایا تیر اندازی کو اور ہتیار کا کسب اسمین داخل ہے اور گھوڑے پالنے مین جو خرچ ہو اوسکی خوراک مین بلکہ اوسکا فضلہ سب ترازو مین چڑھے گا قیاست کو فرمایا کہ یہ واسطے رعب کے ہے تا نہ جانین کہ فتح ہوگی اسباب سے فتح ہے اللہ کی مدد سے اور وہ لوگ جن کو تم نہین جانتے وہ منافق ہین کہ ظاہر مسلمان کے پردے مین ہین انتہے آیت کثیر کہتی ہین اللہ اپنے پیغمبر کو فرماتا ہے کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ جو لوگ کافر ہین وہ ہم سے فوت ہوگئے ہین ہم کو اون پر قدرت نہین ہے بلکہ وہ مقہور ہین نیچے ہماری قدرت کے اور ہماری قبضہ مشیت مین ہین وہ ہمکو عاجز نہین کرسکتے ہین کقولہ تعالی أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ وقولہ تعالی لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ وقولہ تعالی وَلَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ پھر اللہ نے یہ حکم دیا کہ آلات حرب طیار کرو تاکہ حسب طاقت اُنسے مقاتلہ ومقابلہ کیا جاے اور بقدر امکان واستطاعت جنگ عمل مین آئے عقبہ بن عامر نے کہا ہے مینے حضرت کو سنا کہ منبر پر فرماتے تھے أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ دو بار اسیطرح فرمایا رواہ مسلم وابن ماجہ وابوداود اس حدیث کو کسی ایک طریق مین عقبہ بن عامر سے بعض کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور

احمد و اہل سنن کا لفظ عقبہ سے یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا تم تیر چلایا کرو گھوڑوں پر سوار ہوا کرو اگر تیر اندازی کروگے تو یہ سوار ہونے سے بہتر ہے حدیث ابوہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ گھوڑے تین شخصوں کے لیے ہیں ایک شخص کے لیے اجر ہیں اور ایک کے لیے پردہ اور ایک پر گناہ جسکے لیے اجر ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اوسکو اللہ کی راہ میں باندھا ہے اور رسّی میں اٹکا کر کسی چراگاہ یا چمن میں چھوڑا ہے سو جو کچھ وہ اس مرغزار یا چمن سے کھائیگا وہ اُس شخص کے لیے نیکیاں ہونگی اور اگر وہ رسّی تڑا کر کسی ایک دو جگہہ بلند پر چڑھ جائیگا تو اسکی آثار و ارواث یعنے لید واسطے اوسکے حسنات ہونگی اور وہ اگر کسی نہر پر گذر کر کے پانی پیویگا حالانکہ ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تو یہ بھی واسطے اوسکے حسنات ہونگی یہ گھوڑا اوس شخص کے لیے اجر ہے دوسرا وہ شخص ہے جس نے گھوڑے کو اسپ برائے استغنا و تعفف باندھ رکھا ہے اور اللہ کے حق کو اُسکی گردن میں فراموش نہیں کیا اور نہ اُسکی پشت میں تو یہ گھوڑا واسطے اوس کے پردہ دار ہے تیسرا وہ شخص ہے جس نے کوئی گھوڑا واسطے فخر و ریا کے باندھا ہے یہ اُسپر گناہ ہے رواہ البخاری و مسلم امام احمد کا لفظ ابن مسعود سے رفعاً یوں ہے گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک رحمن کا ایک شیطان کا ایک انسان کا رحمن کا گھوڑا وہ ہے جو راہ خدا میں باندھا جاتا ہے اُسکا چارہ لید پیشاب یعنے سب ترازو میں ہوگا اور ذکر کیا جو اسنے چاہا گھوڑا شیطان کا وہ ہے جس سے جوا کھیلیں گٹر و ڈر میں گھوڑا انسان کا وہ ہے جسکو آدمی شکم کے لیے باندھتا ہے وہ پردہ ہے محتاجی سے اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ تیر اندازی بہتر ہے شہسواری سے مگر امام مالک کا مذہب ہے کہ سواری بہتر ہے تیر اندازی سے ابن کثیر کہتے ہیں قول جمہور کا اقوی ہے بسبب حدیث کے واسط اعلم معاویہ بن خدیج کا گذر ابوذر پر ہوا وہ کھڑے ہوئے اپنے گھوڑے کی خدمت کرتے تھے کہا تم کیوں یہ مشقت کرتے ہو کہا مجھکو گمان ہے کہ اس گھوڑے کی دعا قبول ہو کہا ایک بھیمہ کی بہائم میں سے کیا دعا ہوگی کہا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے نہیں ہے کوئی اسپ لیکن وہ دعا کرتا ہے ہر صبح اور کہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَوَّلْتَنِیْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِکَ وَجَعَلْتَ رِزْقِیْ بِیَدِہٖ فَاجْعَلْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ دوسرے طریق میں یہ روایت مرفوعاً آئی ہے رواہ النسائی و سہل کا لفظ رفعاً یوں ہے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر بندھی ہوئی ہے دن قیامت تک گھوڑے والے مدد کیے جاتے ہیں اوپر جس کے باندھا کوئی گھوڑا راہ خدا میں تو نفقہ اوسپر مثل اوس شخص کے ہے جس نے بڑھایا ہاتھہ اپنا صدقہ دینے کو پھر نہیں کھینچتا اسکو رواہ الطبرانی احادیث فضل رباط خیل میں بہت آئی ہیں بخاری کا لفظ عروہ بارقی سے مرفوعاً یوں ہے اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ مراد عدد سے آیت باب میں کفار ہیں اور آخرین سے بنی قریظہ فَاللّٰہُ مُجَاھِدُ

سدی نے کہا مراد فارس ہیں ابن عازب نے کہا مراد وہ شیاطین ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں اس بات میں ایک حدیث بھی آئی ہے ابن عربی نے کہا حضرت ﷺ نے فرمایا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ هُمُ الْجِنُّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ لیکن یہ حدیث سخت ضعیف ہے مقاتل بن حیان و ابن زید نے کہا مراد منافقین ہیں ابن کثیر کہتے ہیں یہ قول اشبہ اقوال ہے ولیشهد له قوله تعالیٰ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ پھر فرمایا کہ جو کچھ تم جہاد میں خرچ کروگے وہ پورا تمکو وہاں ملیگا ولہذا حدیث ابوداؤد میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک درہم کا ثواب اللہ کی راہ میں سات سو گنا تک جسطرح کہ آیت مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ میں گذر چکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو حضرت حکم نہ کرنے تصدق کا مگر اہل اسلام پر یہانتک کہ یہ آیت باب اوتری تب حکم کیا صدقہ کرنیکا بعد اسکے ہر سائل پر ہر دینے والے کو رواہ ابن ابی حاتم یعنی کسی دین کا سائل ہو اور اسکو صدقہ دینا درست ہے ابن کثیر نے کہا یہ حدیث غریب ہے فتح البیان میں کہا ہے معنی آیت کے یہ ہیں کہ وہ کافر لوگ اگرچہ وقعہ بدر میں بھاگ نکلے لیکن وہ عذاب دنیا میں سانہ قتل کے اور آخرت میں سانہ عذاب نار کے واقع ہوں گے اسمیں قتل ہے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو مشرک ایسے ہیں جنسے انتقام نہیں لیا گیا وہ کچھ مخصوص نہیں انپر بھی بلا روا رہے گی پھر امر نے حکم طیاری سازو برگ جنگ کا دیا واسطے عمدہ شکنوں کے یا واسطے مطلق کفار کے تمامی اولیٰ ہے اور اول اوس میں بدخول اولی داخل ہیں حضرت نے تفسیر لفظ قوت کی ساتھ رمی کے فرمائی ہے اور ابن عساکر نے کہا قوت رمی و سیوف و سلاح ہے ابن جریر نے کہا اعداد خیل ہے عکرمہ نے کہا قوت کو رخیل میں اور رباط انات خیل ابن سبیب نے کہا قوت سہم فرس ہے عکرمہ نے کہا حصون ہیں بعض نے کہا سارا جس سے جہاد میں مدد لیجائے وہ سنجملہ قوت کا سور رباط بالا عداد کے ہے حضرت کا تفسیر قوت کو ساتھ رمی کے کچھ نافی اس عموم کو نہیں ہے بلکہ مثل لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ کے دلیل ہے اسبات پر کہ رمی افضل و اجل مقصود ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ تم طیاری قتال کی حرب و جہاد عدو میں ہر کہو کسی آلے سے کیوں نہ ہو صبیہ تیر تفنگ تلوار نیزہ تعلیم فروسیت و تعلم مدفع کہ یہ سب امور رباط فرض کفایات سے ہیں حضرت کے وقت میں عمدہ قوت رمی تھی اسلیے اسکا ذکر فرمایا اس زمانے میں اسباب و آلات حرب و ضرب انواع و اقسام کے ایجاد ہوئی ہیں اور استعمال میں آتے ہیں ان سب کا حکم وہی حکم رمی ہے رباط اسپ مراد باندھنا گھوڑوں کا ہے مقابلہ اعدا میں مرحد پر خواہ ملک حرس سے ہوں یا اور ہوں رباط خیل واسطے جہاد کے اعظم اسباب استعانت سے ہے ابن محیریز کہتے تھے کہ صحابہ وقت صف بندی کے اسپان مزکود دست رکھتے

اور وقت شبخون وغارات کی اسپان مادہ کو سپند کرتی بعض نے کہا کہ محمول اوسے ہین اناث سمیں اسلیے کہ کرو فر
پر قوی تر ہوتے ہین بعض نے کہا کہ لفظ خیل عام ہے شامل ہے نر و مادہ کو کسیکو بھی اون مین سے بریت
غزاۃ باندھے گا تو وہ ربط راہ خدا مین ہوگا ایک جماعت علمار نے کتاب الخیل مستقل لکھی ہو احادیث
فضائل اس بارے مین بہت آئی ہین مراد اعداء اسے مشرکین مکہ وغیرہ عرب ہین اور آخرین سے یہود
یا فارس یا روم بعض نے کہا منافقین لیکن یہ بعید ہے ابن جریر نے کہا جن ہین پھر اسکو اجمع بتایا ہے لیکن یہ
ابعد ہے یا وہ لوگ مراد ہین جنکی عداوت معلوم نہین ہے سہیلی نے کہا خاص بنی قریظہ مراد ہین ولکن توقف
کرنا تعیین مین اولیٰ ہے بدلیل لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ پھر یہ فرمایا کہ جو کچھ تم جہاد مین خرچ کروگے تھوڑا بہت کم بیش یہ سب
حقیر جلیل اسکی جزا بھرپور تمکو ملیگی ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے سات سو گنے تک بلکہ اس سے زیادہ تیسرا سبق فقہی مین
کچھ ظلم نہ ہوگا کقولہ تعالیٰ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا وقولہ اِنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا
اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اگر
وہ چاہین صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہے سنتا جانتا یعنے اگر دلمین دغا رکھینگے
گے تو اللہ کو معلوم ہے اسکی سزا دیگا اور اگر وہ چاہین کہ تجھکو دغا دین تو تجھکو بس ہے اللہ اسی نے تجھکو زور دیا
اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہو تمام نہ الفت دے
سکتا اونکے دل مین لیکن اللہ نے الفت ڈالی اونکے دل مین وہ زور آور ہے حکمت والا عرب کی قوم
مین آگے ہمیشہ بیر رکھتے تھے اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا پھر حضرت ﷺ کے سبب سے متفق اور دوست
ہوگئے انتہے اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ صلح کرنا چاہین تو تم بھی صلح کرلو انکار نہ کرو لہذا جب سال حدیبیہ مین مشرکون
نے صلح چاہی اور نو برس تک موقوفی جنگ کا ارادہ کیا تو حضرت ﷺ نے مان لیا مع دیگر شروط کے جو انہون
نے پیش کیے تھے حدیث علی بن ابیطالب مین مرفوعاً آیا ہے قریب ہے کہ اختلاف ہوگا یا کوئی اور امر پیش آئیگا اگر
تجھسے ہو سکے کہ صلح کرے تو کر گذر رواہ احمد مجاہد نے کہا یہ آیت حق مین بنی قریظہ کے اوتری ہے لیکن
اسمین نظر ہے اسلیے کہ سارا سیاق وقعہ بدر مین ہے اور ذکر بدر کا ہر طرف سے اوسکو گھیرے ہوئے ہے ابن
عباس و مجاہد و زید بن اسلم و عطا و عکرمہ و حسن و قتادہ کا قول یہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت سیف

کے جبرات مین آئی ہے قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ لکن آسمین بھی نظر ہے اسلیے
کہ آیت برات مین حکم اونکے قتال کا ہے جبکہ ممکن ہو اور اگر دشمن کثیف ہون تو پہر اونسے صلح کرنا جائز ہے
جسطرح یہ آیت دلیل ہے اس عہار اور حضرت صنے دن حدیبیہ کے اسیطرح کیا تہا تو کچہہ منافات درمیان
ان دونو آیات کی نہین ہے ونسخ ہوا تخصیص ہیری واللہ اعلم پہر توکل کرنے کو اللہ پر فرمایا کہ وہ تیرا اور
تجہکو کفایت کریگا اور اگر مطلب اونکا صلح سے یہ ہو کہ قوت پکڑکر بخوبی آمادہ ہو جائین تب بہی اکیلا اللہ تجہکو
بس کرتا ہے پہر اپنی نعمت یاد دلائی کہ دیکہہ ہمنے مہاجرین و انصار سے کیسی مدد تجہکو دی اور سب کو تیری
طاعت و نصرت و پشت پناہی پر ہمراہ ایمان کے متفق کر دیا اگر سارے جہان کا مال صرف کرتا تو وہ بغض
و عداوت جو اونکے دلون مین تہی ہرگز مبدل بالفت نہ ہوتی کیونکہ درمیان انصار کو زمانہ جاہلیت بڑی بڑی
لڑائیان باہم اوس و خزرج کے ہو چکی تہین اور ایسے امور پیش آتے ہین جنکا شر و فساد سلسل چلا آتا تہا یہانتک
کہ اللہ نے نور ایمان سے اوس شر کو قطع کیا کما قال تعالی وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ
اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ صحیحین مین آیا ہے کہ جب حضرت صنے دربارہ غنائم حنین انصار خطبہ پڑہا تو
فرمایا یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی وکنتم متفرقین
فالفکم الله بی عرض کی حضرت صجو بات کہی وہ جواب مین عرض کرتے اللہ و رسولہ امن و لہذا اللہ پاک
نے فرمایا کہ اللہ نے اونمین الفت بخشی اللہ ہی غالب ہے کوئی توکل کرنیوالا اسکی جناب سے خائب خاسر نہین
ہوتا اور سکو سارے فعال احکام مین حکمت ہوتے ہین ابن عباس کہتے ہین قرابت رحم کی منقطع ہو جاتی ہے
اور اسی قطع کی وجہ سے کفران نعمت کیا جاتا ہے مان مثل تقارب قلوب کے کوئی شے دیکہی نہین گئی اور اللہ
تعالی کہتا ہے لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ اور یہ بات شعر مین بہی موجود ہے

وَلَقَدْ صَحِبْتُ النَّاسَ ثُمَّ سَبَرْتُهُمْ ... وَبَلَوْتُ مَا وَصَلُوا مِنَ الْأَسْبَابِ

فَإِذَا الْقَرَابَةُ لَا تُقَرِّبُ قَاطِعًا ... وَإِذَا الْمَوَدَّةُ أَقْرَبُ الْأَسْبَابِ

بیہقی نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ شعر موصول بکلام ابن عباس ہین یا روی اسنے ذکر کیے ہین لیکن حاصل یہ ہے کہ رتبہ
مودت کا درجہ قرابت سے اعلی ہے اور نفع ہوتا ہے قرابت تو قطع بہی ہو جاتی ہے لکن مودت باقی رہتی ہے

اَلْقَوْمُ اِخْوَانُ صِدْقٍ بَيْنَهُمْ سَبَبٌ ... مِنَ الْمَوَدَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ نَسَبٌ

خلل پذیر بود ہر بنا کہ می بینی مگر بنائے مودت کہ خالی از خلل ست

خصوصاً وہ محبت و مودت جو خاص واسطے اللہ پاک کے اور اُسکی راہ مین بلا شائبہ کسی غرض نفسی و مطلب دنیوی و طمع مال و جاہ کے ہوتی ہے وہ سب سے زیادہ نافع و باخیر و برکت ٹہیرتی ہے ولہذا متحابین فی اللہ دن قیامت کے منابر نور پر زیر سایۂ عرش رحمن ہونگے یہ بات اون لوگون کو حاصل نہ ہوگی جو باہم نری قرابت کی وجہ سے یا کسی اور سبب دنیاوی کے دوستی و یاری رکھتے تھے کیونکہ ایسی محبت و مودت غالباً خالی معصیت سے نہین ہوتی ہے آدمی اپنے اقارب کا دوستدار ہوتا ہے اور وہ فاسق فاجر ہوتے ہین معہذا اُنکی محبت ترک نہین کرتا یہ نقصان صریح ہے خلاص ایمان و احسان اسلام مین بخلاف اُس محبت کے جو نری اللہ پاک کے لیے ہوتی ہے کہ وہ اُسی بندۂ صالح کے ساتھ ہوگی جو اللہ کا بڑا مطیع و محب و تابع ہے اتباع سنت و اجتناب معاصی و اختیار تقوے و طہارت ظاہر و باطن مین پیش قدم مردم ہے ولہذا ابن مسعود نے آیت یا یہ مین کہا ہے کہ ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ دوسرا لفظ یہ ہے کہ یہ آیت حق مین متحابین نے اللہ کے اوتری ہے رواہ النسائی والحاکم وقال صحیح دوسرا لفظ ابن عباس کا یون ہے اِنَّ الرَّحِمَ لَتُقْطَعُ وَاِنَّ النِّعْمَةَ لَتُكْفَرُ وَاِنَّ اللّٰہَ اِذَا قَارَبَ بَيْنَ الْقُلُوْبِ لَمْ يُرْحَمْ حَتّٰى يُرْحَمَا پھر یہ آیت پڑہی لَوْ اَنْفَقْتَ الخ رواہ الحاکم عبدہ بن ابی لبابہ کہتے ہین میری ملاقات مجاہد سے ہوئی اونہون نے میرا ہاتہہ پکڑ کر کہا جب دو شخص محبت رکہنے کے اراہ خدا مین ملاقات کرتے ہین اور ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑ کر ہنستا ہے تو اُن دونونکے خطایا ایسے جہڑ جاتے ہین جیسے درخت سے پتے جہڑتے ہین مینے کہا یہ بات تو بہت آسان ہے کہا یون نہ کہہ اللہ تعالے فرماتا ہے لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ عبدہ کہتے ہین مینے جانا کہ وہ مجھ سے زیادہ مرتفیہ ہین یہ اثر مجاہد سے بطریق ولید بن ابی مغیث بھی آیا ہے عمیر بن اسحق نے کہا کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْاُلْفَةُ یہ کہنا عمیر کا بہت درست نکلا ہمارے اس وقت مین الفت عنقا کیمیا ہوگئی ہے مسلمان دوسرے مسلمان کو دیکہہ نہین سکتا پھر کسی اور دین والے کا کیا ذکر ہے ؎

کیا چھپ رہی ہے جا کہ کہین یار مرگئی اے جان تمہارے دور مین الفت کدہر گئی

مسلمان فارسی زبان کہتے ہین مسلمان جب اپنے بہائی مسلمان سے ملتا ہے اور اوسکا ہاتہہ پکڑتا ہے تو دونون کے گناہ جہڑ جاتے ہین جسطرح کہ سوکہے درخت سے پتے جہڑتے ہین دن آندہی کے یا دونو بعید جاتے ہین گو اونکے گناہ مثل جہاگ دریا کے ہون رواہ الطبرانی مُراد ہاتہہ پکڑنے سے مصافحہ کرنا ہے یہ

مصافحہ سنت صحیحہ سے ثابت ہوا ہے ایک تہہ سے ہوتا ہے نہ دو تو ما تہہ سے اور دلیل ہے الفت قلب
اور موجب ہے واسطے مغفرت و تقارب کے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر وہ مائل بصلح ہوں تو تم بھی بسیل
طرف صلح کے کرو یہ آیت محکم ہے نہ منسوخ کیونکہ یہ مراد قبول جزیہ ہے اور صحابہ و من بعدہم نے جزیہ لیکر صلح روا
رکھی ہے ہر صورت میں خاص ساتھ اہل کتاب کے ہوگی پھر فرمایا کہ اگر وہ اس صلح میں دغابازی کرینگے تو اللہ
کافی وافی ہے آخر اللہ ہی نے تیری مدد کی ہی یہ بات کہ جب اللہ مؤید و ناصر ٹھیرا تو پھر کر نصر مومنین کی کیا
حاجت ہے سو بات یہ ہے کہ تائید و نصر تو کیلئے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے لیکن کبھی نصرت باسباب باطن غیر
معلوم ہوتی ہے اور کبھی باسباب ظاہر معلوم جو اسباب باطنہ سے ہوتی ہے وہی مراد اس آیت سے ہے هُوَ
الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ کیونکہ اس نصر کے اسباب باطن ہیں بغیر وسائط معلومہ کے اور جو نصر اسباب ظاہرہ سے
ہوتی ہے وہ مراد لفظ بالمومنین سے ہے کیونکہ اسکے اسباب ظاہرہ بوسائط معلومہ ہیں اللہ مسبب الاسباب ہے
اوسی نے مومنین کو واسطے نصر سید المرسلین کے کھڑا کر دیا پھر کیفیت تائید کی ساتھ مومنین کے بیان فرمائی کہ
ہم نے اونکے دل ہو تلف کر دیے ظاہر نظم عام ہے اور ائتلاف قلوب مومنین منجملہ اسباب نصر کے ہے جمہور
مفسرین کہتے ہیں مراد اس سے اوس وخزرج ہیں کہ انکی آپس میں عصبیت شدیدہ و الفت عظیمہ تھی باہم دشمنی
سخت رکھتے تھے ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا باہم اونکی حروب عظیمہ و فتن فخیمہ ایک سو بیس برس سے
چلے آتے تھے ممکن نہ تھا کہ دو دل بھی الفت پذیر ہوں لیکن اللہ نے ببرکت ایمان وہ حالت بدل دی حمیت
جاہلیت دور کر اجتماع کلمہ ہو گیا وہ عداوتیں مبدل بمحبت للہ و فی اللہ ہو گئیں سب نے طاعت پر اتفاق
کیا انصار رعون رسول بن گئے طرف سے حضرت م کے لڑنے مرنے کٹنے کو آمادہ ہو گئی یہ ایسا امر تھا جسپر
سوا اللہ کے کسیکو قدرت نہ تھی اسکا ظہور حضرت ع کا معجزہ باہرہ دالہ علی الصدق ہوا یا مراد تالیف ہو
درمیان مہاجرین و انصار کے لیکن حمل عموم اولے تر ہے کیونکہ عرب قبل بعثت حضرت م کے بعض بعض
کو کہائے لیتے تھے کسیکے مال و خون کا کچھ احترام نہ کرتے یہانتک کہ اسلام آیا سب ایک دل ہو گئے عصبیت و
الفت و حمیت جاہلیت دور ہو گئی وہ عداوت باہمی ایسی تھی کہ اگر کوئی سارا مال دنیا کا خرچ کرکے طالب
تالیف ہوتا تو بھی ممکن نہ تھا یہ تو اللہ کی شان قدرت ہے کہ اوسنے دلہائے الفت بخشی آیت دلیل ہے اسبات
پر کہ دل اللہ کے ہاتھ میں ہے جسطرح چاہے ایسے پھیرے اس تالیف کا درمیان مومنوں کے ہونا اور انکا
ان مومنوں کو رسول خدا کا تائید کرنا دلیل ہے رد رافضہ پر کہ حق میں صحابہ کے خلاف تالیف الٰہی اعتقاد فاسد

رکھتے ہین ابوہریرہ کہتے ہین عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ
بعلی دلالت قولہ ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین رواہ ابن عساکر حدیث کی سند کو دیکھنا چاہیے
کہ کیسی ہے یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ۶۴ اے نبی کفایت ہے تجھکو اللہ اور جتنے
تیرے ساتھ ہوئے ہین مسلمان ف حضرت نے مدینہ مین آکر مسلمان شمار کروائے مرد قابل جنگ چھیہ سو
ہوئے سب خوش ہوئے کہ اب ہمکو کس کا ڈر کا ڈر ہے بعد اسکے یہ آیت اوتری انتہی شعبی نے کہا ای حسبک اللہ و
حسب من شھد معک اسی طرح عطا خراسانی وعبد الرحمن بن زید نے بھی کہا ہے ولہذا اللہ نے حضرت
کو حکم دیا کہ تم مومنون کو شوق جہاد دلاؤ فتح البیان سے معلوم ہوا کہ اس ترکیب مین مضیرین ونجاۃ کے دو
مذہب ہین ایک یہ کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ اللہ تجھکو اور مومنون کو کافی ہے دوسرے یہ کہ اللہ و مومنین تجھکو کفایت
کرتے ہین پہلے معنے اول کو راجح ٹھہرایا ہے بھی حق ہے اس لیے کہ اکیلا اللہ ہر بندہ مومن کو کافی وافی ہے
اسیطرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم بھی گئے ہین علی بہائی کا میل خاطر طرف معنے ثانی کے ہو
اس تقریر سے کہ اللہ تجھکو بس کرتا ہے اگرچہ تیری ہمراہ کوئی نہ ہو ع خدا خود میسر مان ست اسباب توکل را
اور اگر تو سببیت کی نظر کریگا تو جو مومنین تیرے ساتھ اور تیری تابع ہین وہ تجھکو بس کرتے ہین کیونکہ تیری
متابعت کو اثر عظیم ہے سببیت نصر مین انتہی لکن معنے اول اشبہ و اظہر ہین زہری نے کہا یہ آیت حق ہین
انصار کے اوتری ہے اور کسی نے کہا حق مین ساری مہاجرین وانصار کے سعید بن جبیر نے کہا جب حضرت ص کو
ساتھ تینتیس مرد اور چھیہ عورتین اسلام لائین پھر عمر مسلمان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اسی کے لگ بھگ
ابن عباس نے کہا شیخ معین الدین جامع البیان مین کہتے ہین کہ اس قول پر یہ اعتراض آتا ہے کہ ساری سورت
انفال مدنی ہے اور اسلام عمر کا قبل ہجرت کے تھا تو یہ بات ٹھیک نہ ہوگی لکن خازن و سلیمان جمل نے کہا کہ یہ
آیت مکی ہے بحکم رسو لخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ مدنیہ مین لکھی گئی بعض نے کہا اسکا نزول بیدار مین
وقت غزوہ بدر کے قبل قتال ہوا تھا یا ایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون
صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانھم قوم لا
یفقھون ۶۵ الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا
مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین ۶۶ اے نبی شوق دلا
مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین سو شخص غالب ہون

ہزار کا فرونپر اسواسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہین رکھتے اب بوجھہ ہلکا کیا اللہ نے تم پر اور جانا کہ تم مین سستی ہے سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین ہزار شخص غالب ہون دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھہ ہنے والون کے ف یعنے یقین نہین رکھتے اللہ پر اور ثواب پر اور جسکو یقین ہے وہ موت پر دلیر ہے اول کے مسلمان یقین مین کامل تھے اونپر حکم ہوا تھا کہ آپ سو دس برابر کافرونپر جہاد کرین پھر پہلے مسلمان ایک قدم کم تھے تب یہ حکم ہوا کہ دونو نپر جہاد کرین یہی حکم اب بھی باقی ہے لیکن اگر دونو سے زیادہ پر حملہ کرین تو بڑا اجر ہے حضرت ع کے وقت مین ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑے ہین ابن کثیر نے کہا اللہ تعالے نے نبی اور مومنون کو تحریض کی ہے قتال و مناجرت اعداء و مبارزت اقران پر اور یہ خبر دی کہ ہم کافی و ناصر ہین اونکو اعداء پر اونکی تائید کرینگے اگرچہ گنتی و شمنونکی زیادہ ہو اور مدد اونکی لگاتار چلے آئی گو مسلمان تھوڑے ہون اسی لیے حضرت ع وقت صف بندی و مواجہہ عدو کے قتال پر برانگیختہ کرتے تھے جسطرح کہ دن بدر کے جبکہ مشرک اپنے عدد و عدد سے سامنے آئے اصحاب سے فرمایا قُوْمُوْٓا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ عمیر بن الحمام نے کہا عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فرمایا ہان کہا بخ بخ فرمایا تو نے بخ بخ کس لیے کہا جواب دیا اس امید پر کہا ہے کہ مین اہل جنت مین سے ہون فرمایا اِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا اوس نے آگے بڑھکر سیان اپنی تلوار کا توڑ ڈالا اور کچھہ کھجورین نکال کر کھانا شروع کیا پھر باقی تمرات پھینک کر کہا اگر مین اتنا جیا کہ ان کو کھالون تو یہ ایک حیات دراز ہے آگے بڑھکر قتال کیا یہانتک کہ قتل ہوا رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب و سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ یہ آیت جب اوتری کہ عمر بن خطاب ایمان لائے تھے اور عدد حال ایسا مسلمانو کا پورا ہوا تھا لیکن اسمین نظر ہے اس لیے کہ یہ آیت مدنی ہے اور عمر کے مین اسلام لائے تھے بعد ہجرت کے طرف زمین حبشہ کے اور قبل ہجرت کے طرف مدینے کے پھر اللہ پاک نے مومنون کو یہ بشارت سنائی کہ اگر تم صبر ہوگے اور صابر رہوگے تو دو سو کا فرونپر غالب ہوجاؤگے اور اگر ایک سو ہوگے تو ایک ہزار پر بڑھ جاؤگے یعنے ایک آدمی مقابلے مین دس کے ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور بشارت باقی رہی ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اوتری تو مسلمانونپر شاق گذری کیونکہ یہ حکم تھا کہ ایک شخص دس نفر کے سامنے سے نہ بھاگے پھر تخفیف آئی اللہ نے گنتی کم کردی بقدر کمی عدد کے صبر بھی گھٹ گیا اب سو کو مقابلے سو دو سو کے بھاگنا نہ چاہیے اسیطرح بخاری نے حدیث مبارک سے بھی روایت کیا ہے اب یہ ٹھیری کہ مسلمانون کو اپنے دگنے عدد سے فرار کرنا زیبا نہین ہے اگر دگنے سے زیادہ ہون تو پھر اونسے لڑنا واجب نہین ہے جائز ہے کہ اونکے مقابلے

سے الگ ہوجائین ابن عباس و مجاہد وعطا و عکرمہ سے اسیطرح مروی ہے ابن عمر نے کہا کہ یہ آیت ہم اصحاب کے حق مین اُتری ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے تحریض لغت مین کہتے ہین مبالغہ کرنے کو حث و حض علے الشیٔ مین ساتھ کثرت ترغیب و تسہیل شکل کے پھر اللہ نے اونکو بشارت دی اونکے دل مضبوط کرنیکو اور واسطے تسکین خاطر کے کہ صابر اپنے سے دس گنے پر غالب رہین گے مراد صبر سے اسجگہہ قوت و شجاعت ہے مدار مقاومت کا عدد پر ہمراہ مراعات معنے کے ہوتا ہے نہ نرے عدد پر مفسرین نے اس آیت مین وجوہ خصائص کلام کے لکھی ہین اس نوع بدیع کو احتباک کہتے ہین آیت دلیل ہے اسبات پر کہ جماعت مسلمین قلیل ہو یا کثیر اُسپر دس گنے کا فراد سے غالب نہین ہوتے کسی حال مین بھی اب اگر کوئی یہ بات کہے کہ خارج مین خلاف اسکے پایا گیا ہے کہ ایک گروہ کفار کا دس گنے مسلمانونپر غالب ہوا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بھی مخالف منطوق آیت نہین ہوسکتا ہے گر وہ اہل اسلام متصف بصفت صبر و قوت لقا کے نہ ہو بعض نے کہا کہ یہ خبر بمعنے امر ہے یعنے مومنون کو حکم ہے کہ وہ اپنے سے دس گنے کو مقابلے سے الگ نہ ہون بلکہ ثابت قدم رہین مین کہتا ہون وجود خارج منافی اس آیت کی اسلیے نہین ہے کہ مراد مومنین کامل ہین اگر نام کے مسلمان دس گنے کا مقابلہ نہ کرین تو وہ اس آیت سے خارج ہین بعد زمانہ خیر قرون کے خصوصاً جسقدر زمانہ اعہد نبوت سے بعید ہوتا گیا اوسی قدر ایمان و صبر مین ضعف آتا گیا اگر پہلے مسلمان مثل اگلے مومنون کے ہون تو مصداق آیت کا یقیناً ہر زمانے مین ابتک بخوبی موجود ہوسکتا ہے خطیب نے کہا ہے کہ حضرت دوسرا یہ بھیجتے تھے غالب تھا کہ وہ سو تیس نفر سے کم نہ ہوتا تھا اور نہ سو سے زیادہ ولہذا اللہ نے ذکر ان دو عدد کا کیا ہے پھر اللہ نے تخفیف کرکے یہ بات واجب کی کہ ایک شخص مقابلہ دو شخص کا کرے سفیان و ابن شبرمہ نے کہا ہے ہم دیکھتے ہین کہ حکم امر بمعروف و نہی عن المنکر کا بھی اسیطرح پر ہے کہ اگر دو آدمی ہون تو اونکو امر و نہی کرے اور اگر تین ہون تو پھر ترک مین سعت ہے یہ جواب کی ہے کہ سو دو سو پر غالب ہونگے اور ایک ہزار دو ہزار پر اسمین بشارت ہے مسلمانون کو کہ عدد لشکر اسلام کا عشرات و مآت سے تجاوز کرکے ہزارون تک پہونچیگا پھر بشارت اپنی معیت کی ساتھ صابرین کے دی اسمین ترغیب ہے طرف صبر کے اور تاکید ہے ساتھ لزوم صبر کے اور وصیت ہے صبر کرنے کی اور یہ بات کہ صبر اعظم اسباب نجاح و فلاح و نصر و ظفر سے ہی اسلیے کہ جسکے ساتھ اللہ ہے کسیکو قدرت اوسپر غالب ہونے کی نہین ہوتی ہے نصر اباذی نے کہا ہے کہ یہ تخفیف واسطے امت کے ہے و اگر رسول کے رسول نے تو یون کہا ہو یک اُصول و یک اُحول اور جسپر کوئی شے بھاری نہ ہو اُس سے کیا تخفیف

کیجاویگی بعض اہل علم نے اختلاف کیا ہے اس بات مین کہ یہ تخفیف منسوخ ہے یا نہین لیکن اس اختلاف سے
کچھ زیادہ فائدہ متعلق نہین ہے مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ
عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ کیا چاہیے ع ۵
نبی کو کہ اوسکے یہان قیدی آوین جب تک خون کرے ملک مین تم چاہتے ہو جنس دنیا کی اور اللہ چاہتا
ہے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا اگر نہ ہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے سو تو تکو پڑتا اس لینے مین
بڑا عذاب سو کہا ہو جو غنیمت لیا حلال ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہے بخشنے والا مہربان ف
بدر کی لڑائی مین ستر کافر پکڑے آئے حضرت ؐ نے مشورہ پوچھا کہ ان کو کیا کرین اکثر مسلمانون کی مرضی ہوئی
کہ مال لیکر چھوڑ دین اور بعضون کی مرضی کہ سب کو قتل کرین حضرت عمر و سعد بن معاذ کی یہی مشورت تھی آخر
مال لیکر چھوڑ دیا یہ آیت اوتری عتاب کی یعنے نبیون کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہین بلکہ کافرون کی ضد
توڑنی وہ بات اسی مین ہے کہ قتل کریے تاکہ خوف قتل سے کفر کی ضد چھوڑین ف وہ بات یہ لکھ چکا
کہ ان قیدی لوگون مین بہتون کی قسمت ہی مسلمان ہونا ف یعنے ڈرتے رہو اور خطا ہی ہو جاویگی
تو بخشے گا قیدیون کا حکم سنکر مسلمان ڈرے غنیمت سے یہی یہ اونکو تسلی فرمائی کہ وہ اللہ کی عطا ہے خوشی سے
کہاؤ لیکن غنیمت کے واسطے جہاد نہ کرو اب حنفی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کافر پکڑے آوین تو اونکو مال لیکر چھوڑنا
روا نہین بیع سفت چھوڑنا کہ پھر کافرون مین جا ملین مگر روا ہے غلام کر رکھنا یا چھوڑ دینا کہ رعیت ہو کر ملک اسلام
مین رہین اور شافعی کے پاس وہ بھی روا ہے سورۂ محمد مین فرمایا فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً انس کہتے
ہین حضرت ؐ نے مشورہ لیا لوگون سے حقین قیدیان بدر کے اور فرمایا اللہ نے تمکو اوپر قدرت بخشی ہے
عمر بن خطاب نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اے رسول خدا انکی گردنین مار دو حضرت ؐ نے اعراض فرمایا پھر دوبارہ
ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تمکو اوپر قابو دیا ہے یہ کل کے دن تمہارے بھائی تھے عمر نے کھڑے ہو کر پھر وہی
کہا کہ اِضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ حضرت ؐ نے پھر اعراض کر کے وہی سوال اعادہ کیا ابو بکر صدیق نے کھڑے ہو کر کہا
اے رسول خدا میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو معاف فرمائین اور فدیہ قبول کرین اسپر جو غم حضرت ؐ کے چہرے مبارک
پر تھا وہ دور ہو گیا آپنے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا اوسپر یہ آیت اتری لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ الخ شروع سورت
مین حدیث ابن عباس کی گذر چکی ہے اور صحیح مسلم مین مانند اسکے آیا ہے عبد اللہ نے کہا دن بدر کے

حضرت ؐ نے فرمایا تم حق ہین ان قیدیون کے کیا کہتے ہو ابوبکر نے کہا آپ کی قوم اور لوگ باگ ہین آپ انسے توبہ طلب کرین شاید اللہ انکی توبہ قبول فرمائے عمر نے کہا اونہون نے آپکو جھٹلایا اور مکے سے نکالا ہے انکی گردنین مارو عبداللہ بن رواحہ نے کہا آپ ایسی وادی مین ہی یہان لکڑی بہت ہوگی آگ جلاکر انکو اسمین ڈالدو حضرت ؐ خاموش رہے کچھ جواب دیا پھر اوٹھکر اندر چلے گئے لوگون نے کہا قول ابوبکر ؓ کو لینا چاہیے کچھ لوگون نے کہا قول عمر پر عمل کرنا چاہیے بعض نے کہا بات عبداللہ بن رواحہ کی ٹھیک تھی پھر حضرت ؐ نے نکلکر فرمایا بیشک اللہ نرم کرتا ہے دل بعض لوگون کے یہانتک کہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہوتے ہین اور بیشک سخت کرتا ہے اللہ دل بعض لوگون کے یہانتک کہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہین مثال تیری اے ابابکر مثل ابراہیم علیہ السلام کے ہے اونہون نے کہا تھا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور مثال تیری اے ابابکر مثل عیسے علیہ السلام کے ہے اونہون نے کہا تھا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور مثال تیری اے عمر مثل موسے علیہ السلام کے ہے کہ اونہون نے کہا تھا رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اور مثال تیری اے عمر نوح علیہ السلام کی سی ہے کہ اونہون نے کہا تھا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اگر تم لوگ محتاج ہو نہ چھوٹے کوئی اون مین کا مگر فداً یا ضرب عنق سے ابن مسعود نے کہا اے رسولخدا مگر سہیل بن بیضا کہ وہ ذکر اسلام کا کرتا تھا حضرت ؐ خاموش رہے سو نہ دیکھا مینے آپکو کسی دن مین جس قدر اس امر سے کہ گرین مجھپر پتھر آسمان سے بہ نسبت اوس دن کی یہانتک کہ فرمایا حضرت نے کہ مگر سہیل بن بیضا اور پھر اللہ نے یہ آیت اوتاری مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اِلٰخ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ اسی کے لگ بھگ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے بھی روایت کیا ہے اس باب مین ابوایوب انصاری سے بھی روایت ہے ابن عمر کہتے ہین جب دن بدر کے اساری اسیر ہوئے عباس کو بھی ایک انصاری نے قید کیا اور وعدہ قتل کا دیا یہ خبر حضرت ؐ کو پہونچی فرمایا مین آجکی رات بسبب اسکے چیخا عباس کے نہین سویا انصاری اوسکے قتل کرنیکا ارادہ رکھتے ہین عمر نے کہا مین اونکے پاس جاؤن فرمایا ہان عمر نے جاکر کہا تم عباس کو چھوڑ دو کہا واللہ ہم اوسکو نہ چھوڑینگے عمر نے کہا سہلا اگر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی بھی ہو کہا اگر حضرت ؐ کی مرضی ہے تو تم لیجاؤ جب عمر نے اونکا ہاتھ پکڑا کہا اے عباس مسلمان ہوجاؤ واللہ اگر تم مسلمان ہوجاؤگے تو مجھکو خطاب کے مسلمان ہونے سے بھی یہ بات .....

زیادہ تر محبوب ہے اور یہ بات مین اسلیے کہتا ہون کہ مینے حضرت ؐ کو دیکھا ہے کہ اونکو اسطرح ملاتا تمہارا
بہت پسند آتا ہے ابن عمر نے کہا حضرت ؐ نے ابوبکر سے حق اسیران جنگ کے مشورہ کیا ابوبکر نے کہا یہ تمہارا
کنبہ ہے تم اون کو چھوڑ دو یہ عمر سے مشورہ لیا عمر نے کہا انکو قتل کرو اسپر حضرت ؐ نے اونسے فدیہ لیکر چھوڑ دیا
اللہ نے یہ آیت اتاری رواہ ابن مردویہ والحاکم وقال صحیح الاسناد وکذا صححہ ابن حبان علی مقتضی کا لفظ
یہ ہے کہ جبرئیل ؑ نے دن بدر کے اگر حضرت ؐ سے کہا کہ اختیار دو اپنے اصحاب کو حق ہین ان قیدیون سے چاہین
فدیہ لین چاہین قتل کرین سال آیندہ مین اونکے اتنے ہی آدمی اُن مین سے مقتول ہونگے اونہون نے کہا ہم فدیہ لینگے
اور اتنے ہی ہم مین سے کھوئے جائین رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان وھذا حدیث غریب جدًا
دوسرا لفظ علی کا یہ ہے کہ حضرت ؐ نے دن بدر کے حق مین اسارے کے یون فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اُن کو قتل کرو اور
اگر چاہو تو فدیہ لو اور تو نگر بنو لیکن شہید ہونگے تم مین سے اُتنے ہی سو پھر آدمی ان ستر آدمیون مین سے ثابت
بن قیس ہین جو دن یمامہ کے ماری گئے یہ روایت مرسلًا بھی آئی ہے عمر نے کہا اللہ کے علم مین سابق ہو چکا
تھا کہ اہل بدر مین سے کسی ایک کو بھی عذاب نہ کریگا اسیطرح سعد بن ابی وقاص و سعید بن جبیر و عطا سے بھی
مروی ہے مجاہد نے کہا اگر اللہ کی کتاب بابت مغفرت اہل بدر سابق نہ ہو چکتی تو عذاب آتا اسی طرح سفیان
ثوری نے بھی کہا ہے ابن عباس نے کہا یعنے ام الکتاب مین یہ ہو چکا ہے کہ مغانم و اسارے تمکو حلال مین اگر
یہ نہ ہو چکتا تو عذاب آتا یہی قول ہے ایک جماعت تابعین کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے حدیث
جابر صحیحین مین اسکی شاہد ہے حضرت ؐ نے فرمایا مجھکو پانچ چیزین ملی ہین جو کسی نبی کو نہین ملین ان ازانجملہ ایک حلت
غنائم ہے ابوہریرہ دعا کہتے ہین کہ حلال نہین ہین غنائم واسطے سیاہ سر والون کے سوا ہمارے ولہذا اللہ نے
فرمایا فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا الایۃ اسپر اونہون نے اساری سے فدیہ لیا ابن عباس کہتے ہین
حضرت ؐ نے فداء اہل جاہلیت دن بدر کے چار سو مقرر کیے رواہ ابوداؤد ابن کثیر کہتے ہین یہی حکم اسارے
مین نزدیک جمہور کے مستمر ہے امام کو اختیار ہے چاہے قتل کرے جسطرح کہ بنی قریظہ مارے گئے یا مال کا فدیہ لیکر
چھوڑ دے جسطرح کہ ساتھ اساری بدر کے کیا گیا یا ساتھ اون مسلمانون کے جو قیدین مین آگئے تھے چنانچہ عمر ؓ
نے دو عورتین جو زید بن الاکوع کے قید تھین واپس کرکے عوض اُنکے دو مسلمان جو پاس مشرکون کے
تھے واپس لیے اور اگر امام چاہے تو اسیرون کو غلام بناکر رکھے یہی مذہب ہے امام شافعی اور ایک گروہ علماء کا
اور اس مسئلہ مین اور خلاف بھی ہے درمیان ائمہ کے جو کتب فقہ مین بجائے خود مقرر ہے ف فتح البیان

کا بیان ہے کہ اس آیت مین بیان ہے ایک دوسرے حکم کا احکام جہاد سے اسری جمع ہے اسیر کی اساری بھی جمع ہے اسیر کی اسکو کہتے ہین جو مشکین باندھی جائین رسی یا آہنی وغیرہ سے ابوعمرو بن العلاء نے کہا اسری وہ قیدی ہین جو باندھے نہ جائین اور اساری وہ قیدی ہین جو باندھے جائین اثخان کہتے ہین کثرت قتل کو ساتھ مبالغہ کے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کی شان یہ نہین ہے کہ وہ فقط کفار کو قید کرے بلکہ خوب سی خونریزی کرکے اور زمین پر خون بہاکے اللہ نے خبر دی کہ قتل کرنا مشرکون کا دن بدر کے اول ہے قید کرنے اور فدیہ لیکر چھوڑ دینے سے پھر جب مسلمان کثرت سے ہوگئے اللہ پاک نے رخصت دی اور فرمایا فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً جسطرح کہ سورۂ قتال مین آیا ہے رازی نے کہا اسجگہ یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ آیت حکم آیت باب کو زائل کرتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ دونون آیتین متوافق ہین اور دونون دلیل ہین اسبات پر کہ پہلے اثخان کرے پھر بعد اسکے فدیہ لے انتہی بعضون نے کہا اول خوب خونریزی کرے کہ اوس سے قوت و عزت اسلام حاصل ہوتی ہے اور سورۂ قتال مین جو اختیار دیا ہے اسکا محل بعد ظہور شوکت اسلام بکثرت قتال ہے اس صورت مین درمیان دونو آیتون کے کچھ تعارض نہین ہے پھر اصحاب پیغمبر کو خطاب فرمایا کہ تم ارادہ عرض دنیا کا کرتے ہو مراد عرض سے یہان نفع و متاع دنیا ہے یعنی وہ فداجو تم نے اساری سے لیا فدا کا نام عرض رکھا اسلیے کہ سریع الزوال ہے جسطرح کہ اعراض مقابلہ جواہر مین زائل ہوجاتے ہین قتادہ نے کہا اصحاب حضرت نے دن بدر کے چار ہزار درہم لیکر اونکو چھوڑ دیا ہر اسیر کا فدا رچالیس اوقیہ تھے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا مجموعہ اسکا ایک ہزار چھ سو درہم ہوئے عکرمہ نے کہا مراد عرض سے خراج ہے پھر مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد اس کتاب سے جو سابق ہوچکی ہے کیا ہے کسی نے کہا سابق فی علم اللہ ہے یعنی اس کے ہاتھ غنائم واسرے آئین گے جو سارا مم پر حرام تھے بعض نے کہا مراد مغفرت اہل بدر ہے کہ اونکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کیے گئے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ کسی نے کہا یہ مراد ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتی ہوئے ہم اونکو عذاب نہ کرینگے کما قال تعالے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ بعضون نے کہا اللہ عذاب نہین کرتا ہے کسی کو عوض گناہ کے جسکو اوسنے براہ جہالت کیا ہے کسی نے کہا مراد قضائے الٰہی ہے درباره محو صغائر بہ اجتناب کبائر بعضون نے کہا کہ عذاب نہین کرتا کسیکو مگر بعد تاکید حجت و تقدیم نہی کے اور اس کلام سے پہلے نہی نہین کی تھی یہ قول ہوا ابن جریر طبری کا مذہب یہ ہے کہ سب یا نی داخل ہین نیچے لفظ کے اور لفظ عام ہو

وشامل ہے ان سب کو یہ ارشاد کہ اگر کتاب سابق نہ ہو چکی ہوتی تو تمکو عذاب عظیم لگتا عتاب ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بابت ترک اولے کی اسلیے کہ اولے یہ تھا کہ کثرت قتل سے اونکا تدارک کرتے فدا نہ لیتے یہ عتاب کچھ فعل محرم پر نہ تھا اسلیے کہ جناب نبوت اوس سے منزہ ہے پھر بعد اس عتاب کے ذکر حلت غنائم کا فرمایا اور کہا کہ غنیمت حلال طیب ہے تم خوشی سے اسکو کھاؤ حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ اُحِلَّ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ لَنَا وَذٰلِکَ بِاَنَّ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّھَا لَنَا رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓی اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَکَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْکَنَ مِنْھُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اے نبی کہدو اونکو جو تمہارے ہاتھ مین قیدی اگر جانیگا اللہ تمہارے دل مین کچھ نیکی تو دیگا تم کو بہتر اُس سے جو تم سے چھینگیا اور تمکو بخشیگا اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور اگر چاہین گے تجھسے دغا کرنی سو دغا کر چکے ہین پہلے اللہ سے پھر اوسنے پکڑوا دیے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ہے دغا کر چکے ہین اللہ سے یہی کفر و حکم اوسکے حکم کا یا فرمایا ہو بعض ہاشمیون کو کہ ابوطالب کی زندگی مین سب عہد کر کے متفق ہوئے تھے حضرت صلعم کی مدد پر اور اب کافرون کے ساتھ ہو آئے اور یہ وعدہ تحقیق ہوا اون مین جو مسلمان ہوئے حقتعالی نے بیشمار دولت بخشی اور جو مسلمان نہ ہوئے وہ خراب ہو کر برباد ہو گئے اتنے ابن عباس کہتے ہین حضرت صلعم نے دن بدر کے فرمایا مین جانتا ہون کہ کچھ لوگ بنی ہاشم وغیرہم کے زبردستی نکالے گئے ہین اونکو کچھ حاجت ہم سے لڑنے کی نہین ہے سو جس کسیکو تم اون مین سے ملو تو اوسکو قتل نہ کرو اور جسکو ابوالبختری بن ہشام ملے وہ اسکو جان سے نہ مارے اور جو عباس بن عبدالمطلب کو پائے وہ اونکو قتل نہ کرے کہ وہ زبردستی نکالے گئے ہین ابوحذیفہ بن عتبہ نے کہا ہم اپنے باپ بھائی بیٹون وکنبے کو قتل کرین اور عباس کو چھوڑ دین واللہ اگر مین اسکو ملونگا تو تلوار کہ اسکی لگام کرونگا یہ بات حضرتؐ کو پہونچی آپنے عمر بن خطاب کو فرمایا اے ابا حفص عمر رضؓ کہتے ہین یہ پہلا دن تھا کہ حضرت صلعم نے مجھکو اس کنیت سے یاد فرمایا کیا مضروب ہوگا منہ عم رسول خدا کا تلوار سے عمرؓ نے کہا آپ اگر حکم دین تو مین اسکی گردن اوڑا دون واللہ وہ منافق ہو گیا ہے ابوحذیفہ بعد اسکے کہتے تھے واللہ مین اس دن سے نہین ہون اُس کلمے سے جو مینے کہا تھا اور ہمیشہ مین اُس سے خائف رہتا ہون مگر یہ کہ تکفیر کرے اللہ اسکی مجھے یعنی معاف فرماوے بسبب شہادت کے وہ دن یمامہ کے شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ مین کہتا ہون اس قوت ایمان صحابہ کو دیکھنا چاہیے کہ حالت جنگ مین جو ایک بات خلاف منشا جناب نبوت

منہ سے نکل گئی تہی حالانکہ اسکا ارتکاب بھی نہ ہوا اسقدر خالف خدا سے رہے اور اسکا کفارہ اپنی شہادت تہہرائی
ایک وہ حال تہا ایک یہ حال ہے کہ اہل رائے بمقابلہ اقوال آحاد امت سنن صحیحہ جناب رسالت کو دیدہ و دانستہ
کمال جرات سے ترک کرکے مخالف تحریر عمل مین لاتے ہین اور جو کچہہ زبان پر حق مین اہل سنن کے آتا ہے جاری
فرماتے ہین اور ہنوز نفاق سے بری اور مومن کامل ہین کفارہ کا کیا ذکر ہے اس حال پر امیدوار رحمت خدا کے
ہوتے ہین فسبحان اللہ وبحمدہ شاید اونکے نزدیک یہ آیت قرآن شریف مین نہین آئی ہے فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ
عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ابن عباس نے کہا شام کی حضرت ص نے دن کو
اور اسارے مجبوس تہے وثاق مین حضرت ص اول رات کو جاگتے رہے صحابہ نے کہا آپ کیون نہین سوتے
ہین عباس کو ایک مرد انصاری نے گرفتار کیا تہا فرمایا مینے آواز عباس کی وثاق مین سنی اونکو رہا کرو
جب عباس خاموش ہوے تب حضرت ص سوئے ابن اسحٰق کہتے ہین اکثر اسارے دن بدر کے فدا عباس تہے یہ سبب
کہ عباس ایک مرد آسودہ حال تہا اپنی جان کیطرف سے ایک سو اوقیہ سونے کے دیے بخاری مین انس بن مالک
سے آیا ہے کہ کچہہ انصاریون نے کہا ای رسولخدا آپ اجازت دین تو ہم عباس اپنے بہانجے کو فدا چہوڑ دین
فرمایا واللہ تم ایک درہم بہی اُنسے نہ چہوڑو زہری ایک جماعت سے راوی ہین کہ قریش نے فدا مین اپنے
قیدیون کے روپیہ بہیجا ہر قوم نے اپنے اسیر کو حسب مرضی فدا دیکر چہوڑایا عباس نے کہا ای رسولخدا مین
پہلے ہی سے مسلمان تہا فرمایا اپنے اسلام کا اعلام کرو اگر بات یہی ہے جو تم کہتے ہو تو اللہ تمکو جزا دیگا رہا
ظاہر حال سو وہ ہمپر لازم ہے تم اپنی طرف کا فدیہ دو اور اپنے دونو برادرزادون کا نوفل بن حارث بن عبد المطلب
وعقیل بن ابیطالب اور اپنے حلیف کا فدیہ دو عتبہ بن عمر برادر بنی حارث بن فہر کا کہا ای رسولخدا میرے پاس
اتنا مال کہان ہے فرمایا وہ مال جو تم نے ام الفضل نے دفن کیا کہان ہے تمنے ام الفضل سے کہا تہا کہ اگر مین
اس سفر مین مارا جاؤن تو یہ مال مذکون واسطے اولاد فضل وعبد اللہ وقثم کے ہے کہا واللہ اے رسولخدا مین جانتا تہا
کہ تم اللہ کے رسول ہو یہ وہ بات ہے جسکو سوا میرے اور ام فضل کے کوئی دوسرا نہین جانتا ہے اب ای رسولخدا آپ
وہ بیس اوقیے جو آپ نے میرے مال مین سے لیے ہین وہ حساب مین مجرا دین فرمایا یہ نہین ہوگا وہ تو ہم کو اللہ نے
تم سے دلوائے ہین اور عباس نے اپنی طرف کا اور ہر دو برادرزادہ اور حلیف کیطرف کا فدیہ دیا اللہ نے
یہ آیت بہیجی یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ سے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک عباس کہتے ہین اللہ نے مجہکو بیس اوقیہ کی جگہہ اسلام مین بیس غلام
دیے جنکا ہاتہہ مین مال ہے جسکا وہ لین دین کرتے ہین معہذا مجہکو اللہ سے امید مغفرت کی ہے اسی روایت کے

لک بہک ابن عباس سے ہی مروی ہو عباس نے کہا یہ آیت میری ہی حق مین اوتری ہے میرے حضرت ؐ کو اپنے
اسلام کی خبر دی اور کہا کہ بیس اوقیہ جو مجھسے لیے ہین وہ حساب مین کہو حضرت ؐ نے فرمایا اللہ نے اوسکے بدل میرے
مجھے بیس غلام دیے جو سب کے سب تاجر ہین میرا مال اونکے ہاتھ مین ہے ابن عباس نے کہا مراد اسری سے
عباس اور اونکے اصحاب ہین اونہون نے حضرت ؐ سے کہا ہم ایمان لائے اوسپر جو لائے ہین آپ پاس سے
اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ تم رسول ہو اللہ کے ہم آپ کو خیر خواہ ہین گے اپنی قوم پر اوسپر اللہ نے یہہ
آیت بھیجی اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْکُمْ یعنے بصورت ایمان و تصدیق
تمکو بہتر بدلا دیگا اوس سے جو تم سے لیا گیا ہو اور جس شرک پر اب تک تم تھے وہ بخشدیگا عباس کہتے ہین مین
دوست نہین رکھتا کہ یہ آیت ہمارے حق مین نازل ہوتی اور ہمکو ساری دنیا ملتی کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے یُؤْتِکُمْ
خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْکُمْ سو اللہ نے جو ہم سے لیا تھا اوس سے سو چند بہتر ہمکو دیا اور یَغْفِرْ لَکُمْ فرمایا مجھے
امید ہو کہ مجھکو بخش بھی دیا ہو گا ابن عباس نے کہا عباس دن بدر کے قید ہو گئے چالیس اوقیہ سونے کر دیکر
چھوٹے عباس نے جب یہ آیت پڑھی کہا اللہ نے مجھے دو خصلتین دین مین انہین چاہتا تھا کہ عوض اونکے میرے
لیے ساری دنیا ہو مین دن بدر کے قید ہو گیا چالیس اوقیہ دیکر مینے اپنی جان چھڑائی اللہ نے مجھکو چالیس غلام
دیے اور مین امید دار مغفرت ہون جسکا اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہو
ہم سے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب مال بحرین کا اسی ہزار تو آپ وضو واسطے
نماز ظہر کے کر چکے تھے تو نہ دیا تہیہ ار بند کو اور نہ مرخص رکھا کسی سائل کو یہان تک کہ سب کے ڈالا
عباس سے کہا تم یہی لو اب بھر بھر کر عباس کہتے تھے ھٰذَا خَیْرٌ مِّمَّا اُخِذَ مِنَّا وَاَرْجُو الْمَغْفِرَۃَ حمید بن
ہلال کا لفظ یہ ہے کہ ابن حضرمی نے بحرین سے اسی ہزار بھیجے حضرت ؐ کے پاس اُس سے زیادہ مال نہ آیا تھا نہ
پہلے اس سے اور نہ بعد اس کے ایک چٹائی پر پھیلا دیا اذان نماز ہوئی حضرت ؐ آئے اور اس مال پر کھڑے
ہوئے مسجد والے بھی آئے اوسدن نہ گنتی تھی اور نہ تول یہی لپ بھر کر لیتا تھا عباس بن عبد المطلب آئے
ایک چادر اوڑھے تھے اوسمین لپ بھر بھر کر لیا پھر اوٹھا گیا گٹھڑی اوسکو نہ اٹھا سکے تب سر اوٹھا کر طرف حضرت ؐ
کے دیکھا اور کہا اے رسول خدا اسکو اوٹھوا دو حضرت ؐ مسکرائے یہانتک کہ دندان مبارک نظر آئے اور فرمایا ایک حصہ
مال شمار کر کے لو جتنا تم سے اوٹھ سکے اونہون نے ایسا ہی کیا عباس جب چلے تو کہتے جاتے تھے اَمَّا اَحَدٌ
لَّیْسَ وَعَدَنَا اللّٰہُ فَقَدْ اَخَذْنَا وَمَا نَدْرِیْ مَا یُصْنَعُ فِی الْاٰخِرَۃِ پھر کہا ھٰذَا خَیْرٌ مِّمَّا اُخِذَ مِنَّا وَمَا

ادری ما یصنع اللہ فی الاخری غرضکہ حضرت ؓ مال پر مامور ہے یہانتک کہ ایک درہم بھی آپکے پاس سے باقی نہ رہا اور اپنے گھر والون کو ایک درہم بھی نہ دیا پھر آکر نماز پڑہی انس بن مالک کا لفظ یہ ہے حضرت ؓ کے پاس مال بحرین کا آیا فرمایا میری مسجد مین پہلا دوست ہے زیادہ یہی مال پاس حضرت ؓ کے آیا تہا پہر آپ نماز کے نکلے کچھ التفات طرف لوگون کے نہ کیا جب نماز پڑہ چکے بیٹہے جسکو دیکھا اوسکو دیا اتنے مین عباس نے آکر کہا مجہے بھی دو مینے اپنے اور عقیل کیطرف کا فدیہ دیا ہے حضرت ؓ نے فرمایا لو اونہون نے لپ بہر کر اپنے کپڑے مین لیا پہر اسکو اوٹہانے لگے لیکن اوٹہا نہ سکا کہا اسکو حکم دو کہ اوسکو اوٹہالے فرمایا نہین کہا آپ ہی اوٹہاوین فرمایا نہین تب کچھ اوسمین سے گرا کر اپنے دوش پر لاد کر چلے حضرت ؓ اونکی طرف دیکہتے ہی یہانتک کہ چھپ گئے اونکی حرص سے تعجب فرماتے تہے جب حضرت ؓ وہان سے اوٹہے تو ایک درہم بھی وہان باقی نہ تہا رواہ البیہقی وقد روی البخاری فی مواضع من صحیحہ تعلیقا بصیغۃ الجزم پہر اللہ نے کہا کہ اگر یہ لوگ تجہسے خیانت کرینگے تو اس سے پہلے اللہ کی خیانت کر چکے ہین یعنے ساتہہ کفر کے اس لیے اللہ نے تمہکو اونپر قابو دیا وہ گرفتار ہو گئے اللہ اونکے افعال کو جانتا ہے حکیم دانا ہے قتادہ نے کہا یہ آیت حق مین عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کاتب کے اوتری ہے جبکہ وہ مرتد ہو کر مشرکین مین جا ملا ابن عباس کہتے ہین حق مین عباس و اصحاب عباس کے اوتری ہے جبکہ اونہون نے یہ بات کہی تہی لنتصحن علی اقومنا مگر سدی نے تفسیر اسکی عموم پر کی ہے یہ تفسیر شامل و اظہر ہے واللہ اعلم قالہ ابن کثیر شرف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد خیر سے اسجگہ حسن ایمان و صلاح نیت و خلوص طویت ہر امر مراد ہا خوذ سے فدا ہے یعنے اگر تم مین اللہ ملاحظہ خیر پاویگا تو عوض اس فدیے کے دنیا مین رزق بہتر اوس سے دیگا جو تمہارے لیے نفع ہو گا یا آخرت مین تمہارے لیے ثواب اعمال صالحہ لکہے گا اور تمہارے گناہ بخشیگا عائشہ کہتی ہین جب اہل مکہ نے فدا اپنے اسیرون کا بہیجا تو زینب بنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدا ابو العاص مین ایک قلادہ بہیجا جب حضرت ؓ نے اوس قلادہ کو دیکہا سخت رقت فرمائی اور کہا اگر تمہاری رائے ہو تو اسکے اسیر کو چہوڑ دو رواہ الحاکم وصححہ والذین امنوا وہاجروا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک بعضہم اولیاء بعض والذین امنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینہم میثاق واللہ بما تعملون بصیر جو لوگ ایمان لائے اور گہر چہوڑا

اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین اور جو ایمان لائے اور گھر نہین چھوڑا تمکو اونکی رفاقت سے کچھہ کام نہین جبتک گھر نہ چھوڑ آوین اور اگر تم سے مدد چاہین دین مین تو تم کو لازم ہے مدد کرنی مگر مقابلہ مین اسیون کے جن مین اور تم مین عہد ہے اور اللہ جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہے ف حضرت ؐ کے اصحاب دو فرقے تھے مہاجر اور انصار مہاجر گھر چھوڑنے والے اور انصار جگہہ دینے والے اور مدد کرنے والے یعنے جتنے مسلمان حضرت کی ساتھہ حاضر ہین ادن سب کی صلح و جنگ ایک ہے ایک کا موافق سب کا موافق ایک کا مخالف سب کا مخالف اور جو مسلمان اپنے ملک مین ہین جہان کا فر انکا زور ہے اونکی صلح و جنگ مین یہان والے شریک نہین اگر انکا صلحی اونسے لڑے تو یہ مدد نہ کرین اگر اونکے صلحی پر قابو پاوین تو درگزر نہ کرین اور اگر اجنبی اونپر ظلم کرے اور مدد چاہین تو مدد کرنے پر ہے تفسیر کبیر کہتے ہین اللہ نے اقسام مومنین کے بیان فرمائی ایک وہ لوگ ہین جو اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر اللہ و رسول کی مدد کو نکلے دین کو قائم کیا اس کام مین جان و مال جیونک دیا کے نوں نکلکر مدینے مین آرہے ؎

طُوبٰی لِقَوْمٍ هَاجَرُوْا وَتَوَطَّنُوْا ۔۔۔ تِلْكَ الدِّيَارُ مَعَادِنُ الْاِيْمَانِ

دوسرے وہ لوگ ہین جو اہل مدینہ ہین اونہون نے اپنے ان بھائی مہاجرون کو جگہہ دی اپنے گھرون مین رکھا مال و منال سے مواسات کی اللہ و رسول کے انصار ہوئے اعدا سے لڑے بھڑے سو بعض اونکے اولیا بعض ہین ہر ایک حق مے ساتھہ دوسرے کے ہر ایک سے اسی لیے حضرت نے درمیان مہاجرین و انصار کے مواخات کرادی تھی ایک ایک مہاجر و ایک ایک انصاری ملا ہم برادر بھائی سے تھے اسوجہ سے ایکدوسرے کے وارث ہوتے تھے یہ ارث مقدم تھی قرابت پر یہانتک کہ اللہ نے اس حکم کو آیت موارث سے منسوخ فرمایا یہ بات صحیح بخاری مین ابن عباس سے آئی ہے مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ اور بہت سے لوگ اسی کے قائل ہین جریر بن عبد الحمید بجلی مرفوعاً کہتے ہین کہ اَلْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رواہ احمد و تفرد بہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے میں نے حضرت ؐ کو سنا فرماتے تھے اَلْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رواہ ابو یعلی اللہ و رسول نے بہت سی آیات مین مہاجرین و انصار کی ثنا کی ہے فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ الآية وقال تعالى لَقَدْ تَّابَ

اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ الآیۃ وقال تعالی للفقراء
المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون
اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر
الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ
احسن اقوال التفسیر عدم وجدان حاجت ہیں یہ ہے کہ لا یحسدون علی افضل ما اعطاہم اللہ علی ہجرتہم کیونکہ
ظاہر آیات تقدیم مہاجرین ہے انصار پر اور یہ امر درمیان علماء کے مجمع علیہ ہے اسمیں کسیکا اختلاف نہیں ولہذا
بزار نے خلیفہ سے روایت کیا ہے کہ اختیار دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان ہجرت و نصرت
کے میں ہجرت اختیار کی پھر بزار نے کہا لا نعرف الا من ہذا الوجہ تیسرے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور
ہجرت نہ کی بلکہ اپنے جنگلوں میں رہے سو اونکا کچھ حصہ غنائم میں نہیں ہے اور نہ خمس میں مگر جس لڑائی میں
کہ حاضر ہوں جسطرح کہ حدیث طویل مرفوع میں یزید بن خصیب سلمی سے آیا ہے ادعہم الی الاسلام فان
اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واعلمہم
ان تعلوا ذلک ان لہم ما للمہاجرین وان علیہم ما علی المہاجرین فان ابوا واختاروا دارہم
فاعلمہم انہم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المومنین
ولا یکون لہم فی الفیء والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہدوا مع المسلمین الحدیث انفرد بہ مسلم
پھر اللہ نے فرمایا کہ اگر یہ اعراب غیر مہاجر قتال دین پر تم سے مدد دشمن پر مانگیں تو تم اونکی مدد کرو کہ یہ مدد کرنا تم پر
واجب ہے کیونکہ وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ہاں اگر ایسی قوم کفار پر مدد چاہیں جنسے تم سے ایک مدت کے
لیے صلح ہے تو تم اونکی صلح نہ توڑو اور اپنی قسم سے نہ پھرو یہ معنی ابن عباس سے مروی ہیں فتح البیان نے کہا
ہے کہ اللہ نے اس سورت کو ختم کیا ہے موالاۃ پر تاکہ ہر فریق اپنے دوستدار کو پہچان لے انکا نام مہاجرین کہا
اسلیے کہ قبل سنہ چھ کے سال حدیبیہ میں انہوں نے ہجرت کی تھی بدلیل آیت ما لکم من ولایتہم من شیء حتی
یہاجروا وایہ ہجرت بعد عام حدیبیہ قبل فتح کے تھی پھر ذکر انصار کا کیا اور فرمایا کہ وہ نصرت و ہجرت میں
میراث میں اولیاء ایکدیگر ہیں لیکن حکم میراث کا یہ آیہ واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض منسوخ ہو گیا پھر کہا کہ جو لوگ
مکے میں ہے اور انہوں نے ہجرت نہ کی اونسے تم سے کچھ واسطہ نصرت و میراث نہیں ہے مگر یہ کہ ہجرت اختیار
کریں ہاں اگر وہ تم سے مشرکین پر طالب نصرت ہوں تو تمکو اونکی مدد کرنا واجب ہے ان کفار سے وہ لوگ مستثنی ہیں

جس سے تم سے عہد پیمان صلح ہو چکا ہے کہ اسکو توڑنا نہ چاہیے اللہ تمہارے اعمال کا بصیر ہے دیکھتا ہے
کہ صلح سے کون شخص تجاوز کرتا ہے والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی
الارض وفساد کبیر ۝ جو لوگ کافر ہین وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین اگر تم یون نہ کروگے تو درہم برہم ہوجائیگی ملک
مین اور بڑی خرابی ہوگی ف یعنی کافر آپسمین ایک ہین تمہاری دشمنی سے جہان اپنیگے ضعیف مسلمانون
کو ستاوینگے سو تم مسلمانون کو سنا دو کہ جو ہمارے پاس ہوا وسکا ذمہ ہمارا ہے اور جو اپنے گھر رہے وہ جسطرح
جانے سمجھ نے انہی اللہ نے جب ذکر سوالات باہمی مومنین کا کیا تو ذکر قطع سوالات کا درمیان مومنین و کفار
کے بھی فرمایا حدیث اسامہ مین رفعاً آیا ہے لا یتوارث اھل ملتین ولا یرث مسلم کافرا ولا کافر مسلما
پھر حضرت نے آیت اب پڑہی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولکن لم یخرجاہ ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث صحیحین
مین روایت اسامہ بن زید سے رفعاً یون آئی ہے لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم مسند و سنن مین اس
لفظ سے مروی ہے لا یتوارث اھل ملتین شتی رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ وقال حسن صحیح زہری کا لفظ رفعاً یہ ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علی رجل قوادہ سلاح
فقال تقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتحج البیت وتصوم رمضان وانک لا ترٰی نار مشرک الا
وانت لہ حرب رواہ ابن جریر وھذا مرسل من ھذا الوجہ وقد روی متصلا من وجہ اٰخر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال انما انا بریء من کل مسلم بین ظھرانی المشرکین
ثم قال لا ترٰی ای نار احداھما ابو داود کا لفظ آخر کتاب الجہاد مین سمرہ بن جندب سے یون آیا ہے اما بعد
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ ابو حاتم مزنی
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اذا اتاکم من ترضون دینہ وخلقہ فانکحوہ الا تفعلوہ تکن فتنۃ
فی الارض وفساد کبیر الحدیث اخرجہ احمد ابن ماجہ وبزار وابو داود والترمذی وبحوہ ابو ہریرہ کا
لفظ رفعاً یہ ہے اذا اتاکم من ترضون خلقہ ودینہ فزوجوہ الا تفعلوہ الخ رواہ الترمذی
مطلب یہ ہے کہ اگر بہتر کون سے الگ نہ ہوگے اور مومنین کے دوستدار نہ بنوگے تو لوگون مین فتنہ برپا ہوگا
مراد فتنہ سے التباس امر و اختلاط مومنین بالکافرین ہے اس سے ایک فساد منتشر عریض طویل قائم ہوگا
فتح البیان کا لفظ یہ ہے بعض کا فر بعض کے ناصر و موالی یا وارث ہوتے ہین اسمین تعریض ہے ساتھ مومنین
کے کہ وہ مناصرت و موالات کفار نہین کرتے مین یہ فرمایا کہ اگر تم مناصرت مومنین و ترک موالات کافرین نہ کرگے

تو زمین مین فتنہ اور دین مین ایک بڑا فساد قائم ہوگا مراد قوت کفار وضعف مسلمین ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا
الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے الربع ۶ غ
اور راہ اسکی راہ مین اور جن لوگون نے جگہ دی اور مدد کی وہی مین تحقیق مسلمان ہین انکو بخشش ہے اور
روزی عزت کی اور جو ایمان لائے پیچھے اور گھر چھوڑ آئے اور تمہارے ساتھ ہوکر کوشش تم مین ہین اور رشتے
والے آپس مین حقدار زیادہ ہین ایک دوسرے کے اللہ کے حکم مین تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے ف
یعنے دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی مہاجر کے ساتھ والے مسلمان اپنے مین گھر بیٹھنے والون سے اور آخرت
مین انکو بخشش زیادہ اور دنیا مین روزی باعزت یعنے غنیمت بھی حق انکا ہے مہاجرین مین جتنے ملتے
جاوین سب شریک ہین اور ناتے والا اگرچہ پیچھے مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا پہلے نانوالے مسلمان مہاجر کا حق
ہے یعنے میراث وہی لیگا اگرچہ رفاقت قدیم اوروں سے ہوا نتے ابن کثیر کہتے ہین جب اللہ نے حکم سونپا
کا دنیا مین ذکر کیا تو حال اونکی آخرت کا بھی بیان فرمایا اور انکی حقیقت ایمان سے خبر دی کما تقدم
فی اوائل السورۃ اور یہ وعدہ کیا کہ اللہ اونکو بخشدیگا اور اونکے گناہون سے تجاوز کریگا اور رزق کریم یعنے حسن
کثیر طیب شریف دائم مستمر ابدی غیر منقطع وغیر منقضی دیگا جسمین بسبب حسن وممنوع کے نہ سآمت ہو نہ ملالت
لفظ کریم سے مراد یہ ساری اوصاف نیک ہین پھر یہ ذکر کیا کہ جو لوگ دنیا مین اونکے تابع ہوئے ایمان وعمل
صالح مین وہ ہمراہ اونکے ہونگے آخرت مین کقولہ والسابقون الاولون الخ والذین جاءوا من
بعدھم الایۃ اور حدیث متفق علیہ مین بلکہ متواتر مین طرق صحیحہ مرفوعاً فرمایا ہے المرء مع من احب اور دوسری حدیث مین ہے من احب قوما اتھو
منھم ایک روایت مین یون ہے حشر معھم امام احمد کا لفظ جریر سے یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا المھاجرون
والانصار اولیاء بعضھم لبعض والطلقاء من قریش والعتقاء من ثقیف بعضھم اولیاء
بعض الی یوم القیمۃ کتاب اللہ سے مراد حکم غنائم اولوالارحام سے بالخصوص وہ لوگ مراد نہین ہین
جنپر علماء فرائض اطلاق کرتے ہین بلکہ عام ہے ہر قرابت جنکے لیے نہ فرض ہے نہ عصبہ جیسے خالہ خالو
وعمہ واولاد بنات واولاد اخوات ونحوہم جسطرح بعض نے زعم کیا ہے اور اس آیت سے حجت پکڑی ہے
اور صریح یہی اعتقاد اس سے لیا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ آیت عام ہے شامل ہر ساری قرابات کو چنانچہ

ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ وغیرہ واحد نے اسی پر نص کی ہے کہ یہ ناسخ ارث بحلف و اخا ہے
جسکے سبب سے وہ وارث بنتے تھے اس بنیاد پر آیت شامل ذوے الارحام ہے باسہم خاص اور جو وارث نہیں ہے
اوسکے لیے اور دلیلیں ہیں اقوے دلیل یہ حدیث ہے اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَلَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ
سو اگر حقدار ہوتا تو صاحب فرض مسمّی ہے تاکتاب بین اللہ کو لکن جب حقدار نہ ہوا تو وارث بھی نہ ہے واللہ
اعلم ابن کثیر نے کہا ھٰذَا اٰخِرُ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ الْاَنْفَالِ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ اِنْتَھٰی فتح البیان کا لفظ یہ ہے
کہ مراد مومن حق سے صدق لغیر ریب ہے نہ وہ شخص جو ایمان لاکر ساکن دار الشرک رہا مطلب یہ ہے کہ کامل ایمان
مین یہی لوگ ہین اسلیے کہ متحقق ہین ساتھ تحصیل مقتضیات ایمان کے وطن سے ہجرت کی اہل وسکن کو چھوڑا
مال و دنیا سے بسبب دین و عقبے کے منہ موڑا اللہ نے ان لوگون کا انجام خروی بتایا وہ مغفرت ہے ذنوب کی
اور عطاء رزق کریم ہے پھر جو لوگ انکی چال پر بعد انکے چلین گے اونکو بھی انہین کے ساتھ ان دونوامر مین
ملایا مراد بعد سے بعد حدیبیہ و بیعت رضوان ہے قرطبی نے کہا یا اسلیے کہ ہجرت بعد اسکے ہجرت اولے سے
کم درجہ تھی دوسری ہجرت وہ ہے جسمین صلح ہوئی اور لڑائی موقوف ہوئی پھر مکہ فتح ہوا بعض نے کہا مراد بعد سے
بعد نزول اس آیت کی ہے بعض نے کہا بعد غزوۂ بدر کے خازن نے کہا اصح یہ ہے کہ مراد اہل ہجرت ثانیہ ہین
اسلیے کہ وہ بعد پہلی ہجرت کے تھے کیونکہ ہجرت بعد فتح مکہ کے منقطع ہوگئی اسلیے کہ مکہ دار الاسلام ہوگیا اللہ نے
کہا یہ لوگ ہی استحقاق موالات و مناصرت و کمال ایمان و مغفرت و رزق کریم مین تمہارے ہی حکم مین ہین
آیت دلیل ہے اسپر کہ مہاجرین اولین کا مرتبہ اشرف و اعظم ہے مرتبۂ مہاجرین متاخرین بالہجرۃ سے کیونکہ
اللہ نے مہاجرین متاخرین کو ملحق کیا ہے ساتھ مہاجرین اولین کے اور انکو ہمراہ اونکے ہٹیرا یا سو یہ معرض تم
شرف ہے اگر مہاجرین اولین افضل و اشرف نہ ہوتے تو یہ الحاق صحیح نہ ہٹیرا تاجل نے کہا ہے اسجگہ اس بات
پر آگاہ نہین کیا کہ حکم توارث کا ہجرت ثانیہ سے مثل ہجرت اولی کے ثابت ہے یا بسبب انحطاط رتبۂ
اہل ہجرت اولی سے ثابت نہین ہے ہان خطیب مین کہا ہے فَاُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ اَیْ مِنْ جُمْلَتِکُمْ فَلَھُمْ
مَالُکُمْ وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَیْکُمْ مِنَ الْمَوَارِیْثِ وَالْغَنَائِمِ وَغَیْرِھَا اِنْتَھٰی پھر اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا کہ
بعض ذوی قرابات اولی تر ہین ساتھ بعض کے بہ نسبت اونکی غیر کے جنکو درسیان کوئی ناتا میراث کا نہین
ہے پس آیت متناول ہر قرابت ہٹیری بعض نے کہا کہ مراد اسجگہ عصبات ہین لکن غیر مخفی ہے کہ اسجگہ کوئی
مانع اطلاق اس لفظ سے غیر اثبات پر نہین ہے جو علما میراث ذوی الارحام ثابت کرتے ہین اونکی دلیل ہی

آیت سے ہے ذوی الارحام وہ ہین جو عصبہ نہون اور نہ صاحب سہم بحسب اصطلاح اہل علم مواریث اصحاب امام ابوحنیفہ رح اسی طرف گئے ہین اس مسئلہ مین خلاف مشہور ہے اور بجائے خود مقرر ہے کسی نے کہا کہ یہ آیت ناسخ ہے میراث بالموالات والنصرۃ کو یا اوسکے نزدیک ہے جسنے تفسیر بعضہم اولیا بعض کی ساتھ توارث کے کی ہے اور جسنے تفسیر اوسکی ساتھ نصرت و معونت کے کی ہے اوسکے نزدیک آیت اخبار ہے طرف سے اللہ تعالے کے اس امر کی کہ بعض قرابات اولی ببعض ہین اللہ تعالی کی کتاب یعنی حکم اللہ مین محفوظ یا قرآن مین کونسے قسمت مواریث سورہ نسا مین جو کہ کتاب اللہ یعنے قرآن عظیم ہے مذکور ہے اسیطرح اعطا فروض یا ذوی الفروض کا ذکر بھی موجود ہے پھر جو بچا کھچا ہوگا وہ عصبات کا ہے شافعی رح نے اصحاب ابوحنیفہ رح کو یہی جواب دیا تھا مان اس اولویت مین میراث بھی بدخول اولے داخل ہے بسبب وجود سبب یعنے قرابت کے اللہ ہر شے کا عالم ہے کوئی شے اشیا مین سے اوسپر مخفی نہین ہے کچھ بھی ہو کہین ہو منجملہ اوسکے ایک توارث ہے جسپر یہ آیات متضمن ہین بمقتضائے ایمان و ہجرت کے گو بدون قرابت کے ہو جو منسوخ ہو چکا ہے اور توارث بمقتضائے قرابت پر گو بدون مشارکت کے ہجرت یا نصرت مین ہو واللہ علم انتہے آغاز تحریر تفسیر اس سورہ کا غرہ شہر رمضان ۱۳۲۴ ہجری روز چہارشنبہ کو ہوا تا مدت دو یوم مین یہ تحریر ختم ہوئی آج دن دوشنبہ کا یازدہم شوال سنہ مذکور ہے درسیان اس کتابت بندرہی نو پارے اور ایک ربع پارہ دہم کا اسپر ختم ہوا اسکے بعد سورہ توبہ ہے جو ہر شہر خطاوار ہوتا ہے اور کوئی کم اور کوئی زیادہ گنہگار ہوتا ہے اور مین سب سے زیادہ مبتلائے معاصی ہون اور اللہ سے طالب توفیق و انابت کا رہتا ہون اسلیے آجکل تمنا کرتا ہون کہ جسطرح یہ سورت ختم ہو کر سورہ توبہ آئی اسی طرح میرا خاتمہ بھی حسن عمل پر ہو کر مجھکو توبہ النصوح نصیب ہو اور جو حوادث ابتدا ۱۳۰۱ ہجری سے لگاتار مینہ کی طرح اسدم تک برس رہے ہین وہ سب منقطع ہو کر امن و امان تام ملے اور یہ بقیہ عمر فانی بطفیل جاہ عریض الجاہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وطفیل کتاب ایسا ادائے فرائض و واجبات و سنن مین بسر ہو کر کلمہ طیبہ توحید و اخلاص پر ہمراہ انابت و استغفار کے بسر ہو جائے اللہم آمین سنت توبہ ہی واجب ترک دنیا ہے فرض صحبت حق جل و علا ہے لیکن ہم سب کچھ تمنا کرین اور باتین بنائین مگر جب تک اسکی توفیق ہمارا ہاتھ نہین پکڑتی ہے بیڑا پار نہین ہوتا ہے ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

اللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا وَاجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِنَا اٰخِرَہٗ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

سورۂ براءۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بسم اللہ شروع تفسیر کی ہے نہ سورۂ براءۃ کی اس سورت مین ایک سو تیس یا اکیسو ستائیس آیتین ہین اسکے نام بہت ہین ایک سورۂ توبہ اسلیے کہ اسمین ذکر توبہ کا سو تین پر ہے حذیفہ نے کہا تم اسکا نام توبہ کہتے ہو اور یہ سورۃ العذاب ہی دوسرا نام فاضحہ ہے اسلیے کہ اسمین فلان فلان کو فضیحت کیا ہی یہانتک کہ قریب تھا کہ کسیکو چھوڑے تیسرا نام بحوث ہے اسلیے کہ اسمین بحث ہی سرار منافقین سے چوتھا نام مبعثرہ ہے بعثرت کے معنی بحث کے ہین پانچوان نام مقشقشہ ہے اسلیے کہ نفاق سے بری کرتی ہے چھٹا نام مخزیہ ہے اسلیے کہ منافقون کو رسوا کرتی یا ساتوان نام مثیرہ ہے اس لیے کہ اونکے بھیدون کو اوبھارتی ہے آٹھوان نام حافرہ ہے اسلیے کہ نفاق کے اسرار کو کرودتی ہے نوان نام منکلہ ہے اسلیے کہ اسمین تنکیل ہے اونکی یعنے بیان اونکے عذاب کا دسوان نام مدمدہ ہے اس لیے کہ اونکو ہلاک کرتی ہے خفاجی نے کہا اس سورت کے سب نام صیغۂ فاعل پر ہین مگر بحوث کہ یہ صیغۂ مبالغہ کا ہے بمعنے اسم فاعل انتہے ہین کہتا ہون اسیطرح برارت و توبہ و سورۂ عذاب صیغۂ فاعل پر نہین ہے یہ سورت مدینہ مین نازل ہوئی ہی قرطبی نے کہا بالاتفاق ابن عباس نے کہا بعد فتح مکہ کے نازل ہوئی ہے زہری نقطہ یہ ہے کہ مدینے مین اتری ابن زبیر قتادہ بھی اسی کے قائل ہین برا نے کہا پچھلی سورت جو پیچھے اتری اور پوری اتری برات ہی رواہ البخاری علمار نے بسبب سکوت بسم اللہ مین کسی قول پر اختلاف کیا ہے سہو وغیرہ نے کہا عرب کی عادت تھی کہ جب درمیان اونکے اور کسی قوم کے عہد ہوتا تھا اور وہ اس عہد کو توڑنا چاہتے اور خط لکھتے تو اوسپر بسم اللہ لکھتے جب سورۂ برات مین نقض عہد درمیان حضرت اور مشرکین کے اترا اور حضرت نے علی بن ابی طالب کو بھیجکر یہ سورت اونکو پڑھکر سنائی تو موقوف اونکی عادت کے اسکے اول مین بسم اللہ (نہین) کہی علی مرتضے نے کہا بسم اللہ امان ہے اور برات حکم تیغ رانی کا لائی ہے اسمین اشارہ ہے طرف وجہ ترک کتابت بسملہ کے خفاجی نے کہا یہ قول اصح اقوال ہے سفیان بن عیینہ سے بھی اسیطرح مروی ہے مالک بن انس و ابن عجلان و ابن جبیر کہتے ہین کہ یہ سورت برابر سورۂ بقرہ کے یا قریب اسکے تھی جب اول سورت ساقط ہوا تو بسم اللہ بھی ساقط ہوگئی ایک قول یہ ہے کہ جب خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین مصحف لکھے گئے تو صحابہ مین اختلاف ہوا کسی نے کہا کہ برات و انفال ایک سورت ہی اور کسی نے کہا دو سورت ہین اسی

اسلیے درمیان دونو نکے فرجہ چھوڑ دیا گیا بسم اللہ نہ لکھی دونو فریق راضی ہوگئے یہی قول ہے خارجہ وابو عصمہ وغیرہما کا جسنے کہا کہ دونو ایک سورۃ ہین اسیکا قول اظہر ہے اسلیے کہ یہ دونو سورتین دربارۂ قتال نازل ہوئی ہین اور مجموع اون دونو نکی دو سو پانچ آیتین ہوتی ہین اور یہ دونو سبع طوال مین سورۂ ہفتم گنی جاتی ہین سیوطی نے کہا بسملہ اسلیے نہین لکھی گئی کہ حضرت ؐ نے حکم نہین دیا جسطرح کہ ایک روایت حاکم مین آیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ؐ نے انتقال فرمایا اور بیان نہ کیا کہ یہ دونو ایک ہین یا دو اسلیے ہمنے دونو کو پاس پاس لکھا اور بیچ مین بسم اللہ لکھی اخرجہ الترمذی وحسنہ صحیح یہ ہے کہ بسملہ اسلیے نہین لکھی گئی کہ جبرئیل علیہ السلام اس سورت مین بسم اللہ نہین لائے یہ قول قشیری کا ہے ابو السعود نے کہا مشہور ہونا اس سورت کا ان ناموں سے یہ چاہتا ہے کہ یہ ایک سورت مستقل ہو اور ٹکڑا سورۂ انفال کا نہو اور یہ بات کہ یہ شہرت خاص اونکے نزدیک ہے جو اسکو ایک سورت مستقل جانتے ہین ٹھیک نہین بلکہ حکمت ترک تسمیہ مین یہ ہے کہ نزول اسکا رفع امان مین ہوا ہے اسلیے شروع سورت مین بسم اللہ کا لکھنا جو امر وصف رحمت سے خلاف مراد ہے جسطرح کہ ابن عیینہ نے کہا ہے اور نہ یہ ترک کچھ اسلیے ہے کہ سورت کے مستقل ہونے مین اشتباہ ہو جسطرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا اور نہ بوجہ رعایت اختلاف صحابہ کے کیونکہ اس صورت مین یہ بات لگتی ہے کہ بسملہ قرآن مین سے نہین ہو بلکہ برے فصل کے لیے لکھی جاتی ہے جسطرح کہ قرأ حنفیہ سے منقول ہے سناطا اثبات وترک بسملہ کا مصاحف مین رائے جامع قرآن کی ہے نہ توقیف پر اور اسمین شک نہین کہ مذہب صحیح یہی ہے کہ بسملہ ایک جدا گانہ قرآن کی آیت ہے واسکے فصل وتبرک کے اوتری ہے کسی شخص کی رائے کو اسکے اثبات وترک مین کچھ دخل نہین بلکہ اسمیں پیروی کی جاتی ہے وتوقیف کی کیجاتی ہے اسکے عدم نزول مین اسمیں کچھ شک نہین ورنہ وقوع اشتباہ واختلاف کا استقلال اسمین ممتنع ہوتا یہی عدم بیان شارع کا موضع بیان مین بیان عدم ہے تمام ہوا بیان فتح البیان کا ابن کثیر کہتے ہین یہ سورت کہ یہ سب کی بعد حضرت ؐ پر اوتری ہے جسطرح کہ بخاری نے براء سے نقل کیا ہے اسمین بسملہ حضرت عثمان نے نہین لکھی اور کہا کہ حضرت ؐ نے کچھ بیان نہین فرمایا کہ یہ سورہ وصل انفال ہے یا علیحدہ ہے آغاز اس سورت کا جب ہوا حضرت ؐ غزوۂ تبوک سے پھرے اور لوگ حج مین تھے جب یہ بات معلوم ہوئی کہ مشرک اس سال حسب عادت خود حج کرینگے اور ننگے بدن طواف بجا لائین گے تو اونکی مخالطت حضرت ؐ کو پسند نہ آئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرما کر اس سال مکے کو روانہ کیا تاکہ لوگون کو مناسک

جج پر قائم کرین اور مشرکون کو معلوم ہوجائے کہ وہ بعد اس سال کے یہہ حج کرنے نہ پائین گے اور لوگون مین پکار دین کہ بیزار ہے اللہ اور رسول اسکا جب ابوبکر نے کوچ کیا تو اونکے پیچھے علی مرتضے کو بھی روانہ فرمایا تاکہ وہ بھی حضرت ۱ کیطرف سے تبلیغ اس حکم کی کردین اسلیے کہ یہ حضرت ۱ کے عصبہ تھے موضح قرآن مین فرمایا ہے یہ سورۂ برات حضرت ۱ نے بیان نہین فرمایا کہ جدا سورت ہے یا اور سورت مین کی یہ آیتین مین سورت کا نشان تھا بسم اللہ وہ نازل نہ ہوئی سو اسطرح اسپر بسم اللہ نہین اور کسی سورت مین داخل بھی نہین ہوئی آیۃ

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ جواب ہے اللہ کیطرف سے اور اوسکے رسول سے ان مشرکون کو جن سے تمکو عہد تھا سو پھرلو اس ملک مین چار مہینے اور جان لو کہ تم نہ تھکا سکوگے اللہ کو اور یہ کہ اللہ رسوا کرتا ہے منکرون کو **ف** مفسرین کا اسجگہ پر اختلاف ہے بعض نے کہا یہ آیت واسطے مطلق عہد والون کے ہے جنکے لیے کوئی وقت مقرر نہ تھا اونکے لیے جن سے چار مہینے سے کم کا عہد تھا اب چار ماہ کی مدت پوری کردی سو جنکے لیے عہد موقت نہ تھا انکی مدت جبتک پوری ہو تب تک عہد تھا القولہ تعالی فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اور جس کسی سے حضرت ۱ کا عہد موقت تھا اُسوقت تک کی پورے ہونے پر تھا یہ قول اقوے و احسن اقوال ہے اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے اور کلبی و قرظی وغیرہ واحد سے مروی ہے ابن عباس نے کہا اللہ نے حد باندھی واسطے اونکے جنہون نے اسکی رسول سے عہد کیا تھا چار ماہ کی کہ وہ اس مدت مین جہان چاہین چلین پھرین کچھ روک ٹوک نہین ہے اور جسکے ساتھ عہد نہ تھا اوسکے لیے عہد مقرر کیا کہ اشہر حرم یوم نحر سے لیکر سلخ محرم تک مدت عہد ہے یہ پچاس راتین ہوئین اور اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ جب محرم ہوچکے تو تم ہتھیار پکڑو اور جسکے ساتھ تمہارا عہد نہین ہے اوس سے لڑو یہانتک کہ وہ داخل اسلام ہون اور جنکے ساتھ عہد تھا اونکے لیے یہ حکم دیا کہ جب چار مہینے گذر جائین یوم نحر سے دسوین ربیع الآخر تک تو پھر اون مین تلوار چلی یہانتک کہ وہ مسلمان ہوجائین محمد بن کعب قرظی کہتے ہین کہ حضرت ۱ نے ابوبکر کو امیر موسم مقرر کرکے سنہ ۹ مین بھیجا پھر تیس چالیس آیتین برات کی دیکر علی مرتضے کو روانہ کیا اونہون نے وہ آیات لوگون پر پڑھکر مشرکون کو چار مہینے کی مہلت و مدت دی یہ پڑھنا دن عرفے کے تھا دہم ذی حجہ سے دہم ربیع الآخر تک مدت ٹھیرادی اور اونکے منازل مین جاکر یہ سورت سنادی اور کہدیا کہ بعد اس سال حاضر کے

اب کوئی مشرک حج نہ کریگا اور نہ کوئی شخص برہنہ طواف کرنے پائیگا معلوم ہوا کہ خدا نے ابوبکر و علی کی جدا جدا تہی ابوبکرؓ امیر حج تہے اور علی رضہ مبلغ سورت دونون شخصون کو دو کام پر الگ الگ روانہ کیا تہا مجاہد نے کہا عہد والی خزاعہ و مدلج ہین اور سوا اونکے جن سے کہ عہد تہا جب حضرتؐ تبوک سے پہرے اور ارادہ حج کا کیا تو فرمایا کہ وہ ان مشرک اگر ننگے طواف کرینگے مین نہین چاہتا کہ اونکے ہوتے ہوئے حج کرون ابوبکر و علی کو بہیجدیا کہ وہ لوگون مین پہر کر ذی المجاز اور اُن کے دوکانون مین جہان وہ لین دین کرتے تہے اور سارے موسم مین حکم پہونچا دین اونہون نے اصحاب عہد کو خبردار کر دیا کہ چار ماہ تم کو امن ہے لگاتار دہم ذی حجہ سے دہم ربیع الآخر تک پہر کوئی عہد نہین اور سب لوگون کو آشتہار جنگ دیدیا مگر یہ کہ وہ ایمان لے آئین سدی و قتادہ سے اسی طرح مروی ہے زہری نے کہا ابتدا اس مدت کی شوال اور انتہا سلخ محرم تہا لکن یہ قول غریب ہے اور حکم سے پہلے کا زمانہ کسطرح مدت مین شمار ہو سکتا ہے حالانکہ ظہور اس امر کا دن نحر کے ہوا کہ اصحاب حضرتؐ نے ندا کی **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے برات کہتے ہین کسی شے کو اپنے نفس سے زائل کرنیکو اور اُس سے بے کاٹ دینے کو جو درمیان اُسکے اور دوسرے کے تہا یا دور ہونا ہمسائگی امر مکروہ سے مراد عہد سے مطلق عہد ہے یا چار مہینے سے کم یا زیادہ کا عہد کہتے ہین مضبوط اقرار کو جو قسم کے ساتہ ہو مسلمانون نے زمانہ کے اذن اور رسولؐ خدا کے اقتضا سے ہمراہ مشرکون کے عہد کیا تہا جب کفار نے وہ عہد توڑ دیا تو اللہ و رسولؐ نے مسلمانون کو خبر دی کہ اب پابندی اس عہد کی تمکو بہی نہی بلکہ تم پر بہی اپنے عہد کا توڑ دینا واجب ہوا اسلیے کہ پیشتر کی نقض کی مشرکون کی طرف سے ہوئی تہی چار ماہ تک اجازت سیاحت کی دیگئی سیاحت کہتے ہین چلنے پہرنے کو اطراف زمین مین یعنے اس مدت مین تم چل پہر کر جو کچہہ سامان جنگ مہیا کرنا چاہتے ہو کر لو پہر مہلت نہ دیجائے گی بلکہ لڑائی چڑہیگی یہ مدت تاجیل اسلیے مقرر فرمائی کہ مسلمان اسوقت میں حاجت قوت تہے بخلاف صلح حدیبیہ کہ وہ بسبب ضعف مسلمین کے دس سال تک قرار پائی تہی محمد بن اسحٰق نے کہا کہ مشرک دو طرح کے تہے ایک وہ جنکی مدت عہد چار ماہ سے کم تہی اونکو چار ماہ کی مہلت دی دوسرے وہ جنکی مدت چار ماہ سے زیادہ کی تہی اونکی مدت کو چار ماہ قائم رکہا تاکہ اپنا سازوبرگ تیار کرلین پہر بعد اسکے جنگ ہے جہان کہین کوئی کافر مشرک ملیگا وہ مارا جائیگا یہ اور بات ہے کہ وہ توبہ کرکے ایمان لے آئے ابتدا اس مدت کی یوم حج اکبر سے دہم ربیع الآخر تک تہی اور جنکے عہد نہ تہا اونکی مدت انسلاخ اشہر حرم سے تہی جسکے پچاس دن ہوتے ہین [illegible] مدت سے یہ تہا کہ موسم حج کہا جائے لیے حتیط

کرین اور جان لین کہ بعد اس مدت کے اسلام ہے یا قتل اور کچھ نہین شاید اس سبب سے مسلمان ہوجائین اور مسلمانون کو تہمت غدر و عہد شکنی کی نہ لگے بعض نے یہ گمان کیا ہے کہ علی رضہ کو جو اول سورہ برارت دیکر بھیجا اوسمین گویا عزل تہا ابوبکر کا امارت سے سو یہ خیال بالکل جہل ہے بلکہ امیر ابوبکر تہے اور علی اونکے وزیر تہے تمام بحث اپنے محل مین مذکور ہے روایت ترمذی وابن ابی حاتم وحاکم وابن مردویہ وبیہقی مین جو حسن صحیح آیا ہے کہ فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا أَعْيَا قَامَ أَبُو بَكْرٍ يُنَادِي بِهَا اس باب مین صحیحین وغیرہما مین بہت سی احادیث وارد ہین مگر جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد　　عیب نماید ہنرش در نظر

پہر اللہ نے یہ سنا دیا کہ یہ مہلت دینا کچھ عاجزی کے سبب سے نہین ہے بلکہ اس مصلحت سے ہے کہ جس کسیکو توبہ کرنا ہو وہ توبہ کرے یا اپنے ہتیار وغیرہ طیار کرے کیونکہ اللہ کو کافرون کا رسوا کرنا منظور ہے دنیا مین ہارے پکڑے جائین گے اور آخرت مین گرفتار عذاب و نار ہونگے وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۙ سنا دیا ہے اللہ کیطرف سے اور اُسکے رسول سے لوگون کو دن بڑے حج کے کہ اللہ الگ ہے مشرکون سے اور اُسکا رسول سو اگر تم توبہ کرو تو تمکو بہلا ہے اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم نہ تہکا سکوگے اللہ کو اور خوشخبری دے منکرون کو دکہہ والی مار کی

ف چھٹے برس حضرت ہم کو مکے کے لوگون سے صلح ہوئی تہی اور بہی کئی قومون سے جنکا انا فتحنا مین بیان ہے اور عرب کی بہت قومون سے صلح تہی جب مکہ فتح ہوا اوسکے بعد ایک برس حکم نازل ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکہو اور یہ بات حج کے دن یعنے عید قربان کو سب حج کے قافلے مین پکار دو کہ سب کو خبر پہنچے اور صلح کا جواب دو کہ چار مہینے کی فرصت دی کہ اسمین خواہ لڑائی کا سر انجام کرین یا وطن چہوڑ جائین یا مسلمان ہون کذا فی موضح قرآن ابن کثیر کہتے ہین مراد یوم حج اکبر سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ یہ افضل و اظہر و اکبر ایام مناسک سے ہے اسی جمعیت اور دن نہین ہوتی ہے بخاری شریف مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ اوس حج مین جہان اور پکارنے والے تہے اون مین مجہکو بہی ابوبکر صدیق نے بہیجا تہا قربانی کے دن منی مین ہم سب یون پکارتے پہرتے تہے کہ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ حمید بن عبدالرحمن اوی نے کہا پہر حضرت نے علی کو ردیف ابوبکر کیا اور یہ حکم دیا کہ تم آیات براءت سنا دو

ابوہریرہ کہتے ہین ہمارے ساتھہ علی ہی اہل منی مین دن نحر کے برات کو سناتے پہرتے تہے اور کہتے تہے کہ اس سال کے
بعد اب کوئی مشرک حج یا برہنہ طواف کرنے نہ پائیگا رواہ البخاری ایضاً چنانچہ پہر سال آیندہ حجۃ الوداع
مین جسمین حضرت نے حج کیا کسی مشرک نے حج نہ کیا ھٰذا لفظ البخاری فی کتاب الجہاد ابوہریرہ کہتے ہین
حضرت نے جب علی کو بہیجا تو مین اونکے ہمراہ تہا پوچہا ہم کیا پکارتے تہے کہا ہم یہ کہتے تہے کہ نہ جائے گا
جنت مین مگر نفس مومن اور طواف کرے کوئی گہر کا برہنہ رہکر اور جس کسی کے درمیان اور حضرت ص کے درمیان
عہد ہو اسکی مدت چار ماہ ہین جب چار ماہ گذر جائینگے تو اللہ و رسول مشرکون سے الگ ہین اور بعد اس برس
کے اب کوئی مشرک گہر کا حج نہ کریگا مین اتنا پکارا کہ میری آواز بیٹہ گئی رواہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے کہ علی پکارتے
جب اونکی آواز بیٹہ جاتی تو مین پکارتا رواہ ابن جریر ابوجحیفہ و عطاء و عمرو بن خطاب و سعید بن المسیب و ابن عباس
و ابن الزبیر و مجاہد و عکرمہ و طاؤس نے کہا ہے کہ مراد یوم حج اکبر سے دن عرفے کا ہی دوسرا قول یہ ہے کہ مراد دن
نحر کا ہے علی و عبداللہ بن ابی اوفے و مغیرہ بن شعبہ و ابن عباس و ابوجحیفہ سعید بن جبیر و عبداللہ بن شداد و
نافع بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و مجاہد و عکرمہ و امام باقر و زہری و ابن زید اسی طرف گئے ہین ابن جریر نے
یہی اختیار کیا ہے اور بخاری مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ ان ابا بکر بعثہم یوم النحر یؤذنون بمنی اس
باب مین اور بہی حدیثین آئی ہین ابن عمر کہتے ہین حضرت ص دن نحر کے حجۃ الوداع مین نزدیک جمرات کے کہڑے
ہوئے فرمایا ھٰذا یوم الحج الاکبر رواہ ابن جریر و ابن مردویہ سعید بن مسیب کا لفظ یہ ہے کہ یوم
حج اکبر دوسرا دن ہے نحر کا مجاہد نے کہا ساری ایام حج یوم حج اکبر ہین سفیان کا لفظ یہ ہے کہ یوم حج اکبر
کہنا ایسا ہے جیسے یوم جمل یوم صفین کہتے ہین یعنی سارے دن حج کے یوم حج اکبر ہین حسن بصری نے کہا تم
حج اکبر کو کیا پوچہتے ہو اوس سال حضرت ص نے حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ کرکے بہیجا تہا کہ لوگون کو حج کرائین
ابن سیرین نے کہا یہ وہ دن ہے جسمین حضرت ص نے اور اہل دین نے باتفاق حج کیا فتح البیان کا بیان ہے
اذان بمعنے ایذان یعنی اعلام ہے جیسے امان و عطا بمعنے ایمان و اعطا ہے لفظ ناس مین سارے لوگ داخل ہین
خصوصیت کسی قوم کی نہین ہے جسطرح کہ برات خاص ساتھہ معاہدین کے تہی اسدن کے حج کو اکبر اسلیے
کہا ہے کہ لوگ اسمین بہت جمع ہوتے ہین یا اسلیے کہ بڑے بڑے کام حج کے اوسی دن مین بجالائے
جاتے ہین یا احتراز ہے عمرے سے کہ وہ حج اصغر کہلاتا ہے کیونکہ اوسکے اعمال بہ نسبت اعمال حج کے تہوڑے
ہوتے ہین کیونکہ حج مین کنکریان مارنا اور رات کو منے مین رہنا پڑتا ہے اور یہ کام عمرہ مین نہین ہین اس

اعتبار سے کو یا وہ حج اکبر ہے اوسدن کو یوم الحج اسی لیے کہتے ہین کہ عظیم افعال حج اوسی مین پورے کیے
جاتے ہین راجح یہی ہے کہ مراد اس دن سے یوم النحر ہے اگرچہ ایک جماعت نے کہا ہے کہ یوم عرفہ ہے جو احادیث
اسکے یوم النحر ہونے مین آئی ہین وہ صحیحین وغیرہما مین ثابت ہین اسلیے وہ روایات جنمین اسکا یوم عرفہ
ہونا آیا ہے وہ قوت معارضہ کی احادیث صحیحین سے نہین رکھتی ہین یا سارے ایام منیٰ یوم الحج الاکبر
ہین یا وہ دن مراد ہے جسمین حضرت نے حج کیا مجاہد نے کہا مراد قران ہے پھر یہ فرمایا کہ اللہ و رسولہ بیزار ہے
مشرک کرنے والون سے اگر تم کفر سے توبہ کروگے تو یہ بہتر ہے تمہارے لیے اسمین ترغیب دی ہے توبہ
کرنے کی اور شرک سے علیحدہ ہونے کی کیونکہ شرک سے جہنم واجب ہوجاتی ہے پھر کہا کہ اگر توبہ نہ کروگے
تو کچھ اللہ کو عاجز نہین کرسکتے ہو اچھا نکر و عذاب الیم مین پڑے رہوگے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ مگر جن مشرکون سے تمکو عہد تہا پھر کچھ قصور نہ کیا تمہارے ساتھہ اور مدد نہ کی تمہارے
مقابلے مین کسیکو سوان سے پورا پورا نباؤ عہد اونکے وعدے تک اللہ کو خوش آتے ہین احتیاط والے

ف یہ استثنا ہے اس بات چار ماہ سے جو ساتھہ مطلق عہد والون کے بغیر توقیت مقرر کی تہی کہ وہ
اس مدت چار ماہ مین چل پھر کر جہان کہین جسطرح چاہین اپنی بات اپنی چاہین اسکا بندوبست کرلین اور جسکے
ساتھہ عہد موقت ہے اسکی اجل اسی مدت تک ہے جسکا عہد اونکے ساتھہ ہوچکا ہے لیکن اس شرط
سے کہ معاہد اپنا عہد نہ توڑے اور غیرون کی ہمراہی ہوکر مسلمانون پر حملہ آور نہ ہو پس جسشخص کے ساتھہ جو عہد
ہوچکا ہے وہ پورا کیا جائیگا ولہذا اللہ نے وفا پر تحریص فرمائی اور کہا کہ جو لوگ پرہیزگار ہین یعنے اپنا اقرار
پورا کرتے ہین اللہ اونکو دوست رکہتا ہے ابن عباس نے کہا یہ لوگ قریش ہے قتادہ نے کہا مشرکین
قریش ہے جنسے حضرت نے زمن حدیبیہ مین عہد کیا تہا کسی نے کہا بنو ضمرہ تہے یا ایک قبیلہ ہے کنانہ
کا مجاہد عبادہ نے کہا بنو جذیمہ بن عامر ہین ابو السعود نے کہا یہ استدراک ہے نقض عہد سابق سے جسمین
تا خیر قتال چار ماہ تک ہمیری تہی مگر اس شرط سے کہ دشمنونکی مدد نہ کی ہو جسطرح کہ بنو بکر نے خزاعہ پر غیبت آنحضرت
مین زیادتی کی تہی اور قریش ہتہیار لیکر اونکے مددگار بن گئے سو اونکا عہد پورا کرنا ضرور ہے جب تک کہ
مدت اس عہد کی پوری ہو اگرچہ چار ماہ سے زیادہ ہی کیون نہ ہو سدی نے کہا حضرت منے بعد نزول
ان آیات کے پھر کسی کے ساتھہ کوئی عہد نہ کیا فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ

وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدوا لهم كل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوة
واتوا الزكوة فخلوا سبيلهم ان الله غفور رحيم ۵ پھر جب گذر جاوین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکون
کو جہان پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور مشہور ہر جگہہ انکی تاک پر بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کرین اور کہڑی کہین نماز اور ادا کرین
زکوۃ تو چھوڑ دو انکی راہ اللہ ہے بخشتا مہربان **ف** جسنے وعدہ پھیر گیا تہا اور وغا اوسنے نہ دیکہی اونکی
صلاح قائم رہی اور جسنے وعدہ کیا نہا اونکو فرصت ملی چار مہینے کی درحضرت نے فرمایا دلکی خبر اللہ کو ہے
ظاہر مین جو مسلمان ہووے سب کے برابر امان مین ہے اور ظاہر مسلمان کی حد پھیرنی ایمان لانا کفر سے توبہ کرنا
نماز و زکوۃ ادا کرنا اسی لیے جب شخص نماز چھوڑ دے یا زکوۃ نہ دے تو پھر اوسسے امان اوٹہ گئی حضرت صدیق
نے زکوۃ کے منکرون کو برابر کافرون کے قتل فرمایا انتہے ابن کثیر کہتے ہین مفسرون کا اختلاف ہے کہ مراد اشہر
حرم سے اسجگہہ کیا ہے ابن جریر نے کہا مراد وہ اشہر ہین جنکا ذکر دوسری آیت مین ہے منہا اربعۃ حرم
ذلک الدین القیم فلا تظلموا فیہن انفسکم الخ قال ابو جعفر الباقر ولکن ابن جریر نے کہا ہے کہ
آخر اشہر حرم اونکے حق مین محرم ہے یہی قول ہے ابن عباس کا اور مذہب ہے ضحاک کا لکن اسمین نظر ہے اور
ظاہر یہ ہے کہ ابن عباس و مجاہد و عمرو بن شعیب و محمد بن اسحق و قتادہ و سدی و ابن زید اسطرف گئے ہین کہ مراد ان
مہینون سے وہی چار مہینے ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر اسکے بعد فرمایا کہ جب
یہ چار مہینے گذر جاہین جن مین کہ سہنے قتال کو تمپر حرام کیا تہا تو اب تم خوب دل کہولکر لڑو بڑو اس امر کا
حکم دوسری آیت مین ابتدا اسکے اسی سورہ کریمہ مین آئیگا ظاہر حکم یہ ہے کہ جس کسی جگہہ مشرکین کو پاؤ مارو
یہ ایک حکم عام ہوا لکن مشہور یہ ہے کہ یہ حکم حرم قتال کی مخصوص ہے ساتہ حرم شریف کے لقولہ تعالے ولا
تقاتلوہم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ فان قاتلوکم فاقتلوہم پکڑنے سے مراد گرفتار کرنا ہے
یعنے جی چاہے تو مار ڈالو اور جی چاہے تو قید کر لو پہر اسپر بہی اکتفا کرنا کچہہ ضرور نہین ہے بلکہ اونکو
گڈہے قلعہ مین بند کر لو اور رستون کو اونپر تنگ کر دو اور طرف قتل یا اسلام کے مضطر کر دو ہان اگر وہ تائب
ہو کر نماز زکوۃ ادا کرین تو پھر نہ اوسنے کچہہ تعرض کرو اسیجگہہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس آیت شریفہ
سے قتال مانعین زکوۃ پر استدلال کیا کیونکہ شجاعان افعال کے قتال کرنا اوسنے حرام ہے یعنی جبکہ وہ اسلام
مین داخل ہو گئے اور اولے واجبات دین پر قائم ہوئے تو اب ذکر مخلی بالسبیل کرنا چاہیے کسی طرح
کی چھیڑ چہاڑ کرنا ضرور نہین ہے اصلے واجبات کا ذکر کرکے ادنے واجبات پر آگاہ فرمایا کیونکہ اشرف ارکان

اسلام بعد شہادتین کے یہی نماز ہے جو اللہ کا حق ہر بندہ پر ہر بعد نماز کے زکوۃ ہے جسکا نفع فقرا و مساکین کو پہونچتا ہے یہ شرف افعال ہے اُن اعمال مین جنکا تعلق مخلوق سے ہی ولہذا قرآن کریم مین اکثر جگہ باللہ نے نماز و زکوۃ کو ساتھہ ساتھہ ذکر فرمایا ہے صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ الحدیث ابن مسعود نے کہا اُمِرْتُمْ بِاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَمَنْ لَّمْ یُزَكِّ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ عبدالرحمن بن زید کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ اَبٰی اَنْ یَّقْبَلَ الصَّلٰوةَ اِلَّا بِالزَّكٰوةِ پھر کہا یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ مَا كَانَ اَفْقَهَهٗ حدیث انس مین فرمایا ہے مجھکو حکم ہوا ہے کہ مین لوگون سے لڑون یہانتک کہ وہ گواہی دین اسبات کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر جب وہ گواہی دینگے اسکی اور منہہ کرینگے طرف ہمارے قبلہ کی اور کھائینگے ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑہین گے ہمارطرح تو حرام ہوجائینگے خون اور مال اونکے ہمپر مگر حق سے اونکے لیے وہی ہوگا جو اور مسلمانون کے یہی ہے اونپر وہی ہوگا جو اور مسلمانونپر ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَاَهْلُ السُّنَنِ اِلَّا ابْنَ مَاجَهْ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے چھوڑا دنیا کو اخلاص پر نے اللہ کی اور اللہ کی عبادت پر شرک نہ کرتا تہا ساتھہ اُسکے تو چھوڑا اوسنے دنیا کو اور اللہ اوس سے راضی ہے پھر انس نے کہا کہ یہی ہے وہ دین اللہ کا جسکو رسول لائے ہین اور طرف سے رب کے لوگون کو پہونچایا ہے قبل ہر حدیث و اختلاف اسوار کے اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین سب سے آخر اوتری ہے قال اللہ تعالی فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ توبہ انکی یہ ہے کہ وہ بتون کو چھوڑکر نری عبادت رب پر جھکنے مین نماز پڑہین زکوۃ دین پھر دوسری آیت مین فرمایا ہے فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوْیَهْ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِیُّ فِیْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ وَلَهٗ رسالہ وسیلۃ النجاۃ و رسالہ ضوء الشمس مین یہ بات دلیل سے ثابت کی گئی ہے کہ حکم شہادتین و نماز و روزہ و زکوۃ و حج کا ادا و ترک مین یکسان ہے یہ سب چیزین بنیاد ہین اسلام کی جیسے ایک بنیاد کا ترک کرنا ویسے ہی باقی بنیادون کا ترک کرنا ہے اگر ان مین سے ایک کن بجالایا اور چار کو ترک کیا یا دو کو بجالایا اور تین کو چھوڑا یا تین کو بجالایا اور دو کو ترک کیا یا چار کا پابند رہا اور ایک کا تارک ہوا تو اسلام اوسکا صحیح نہین ہے اور نہ جان و مال اُسکا محفوظ ہے مسلمان جب ہی ٹہیریگا کہ ہر وقت فرض ہوتیکے اوسکو بجالاتا رہیگا اور بلا کسی عذر شرعی کے تارک اُسکا نہوگا اور اگر عمداً بلا عذر شرعی ترک کریگا اور وقت نماز کا یا روزہ کا یا زکوۃ کا سال یا حج کا موسم نکل جائیگا

تو کافر ہوجائیگا گو زبان سے کلمہ گو ہو اور اُن ارکان کو فرض جانتا ہو یہاں اعتبار نیت کا ساتھ عمل کے ہے نری نیت بے عمل کے مفید نہیں ہوتی ہے اگرچہ جمہور کے نزدیک ایسا تارک جو قائل فرضیت ہے کافر نہیں ہوتا لکن اللہ و رسول کی نصوص اوسکے کفر کو ثابت کرتے ہین مسلمان کو چاہیے کہ اگر جہل سے ایسا کام اوس سے ہوجائے تو فی الفور کلمۂ شہادت زبان پر سچے دل سے جاری کرکے فی الفور تائب ہو کر تدارک مافات کرے ورنہ وہ مسلمان نہ ہوگا اور نہ لائق اسکے کہ مقابر مسلمین مین دفن کیا جائے ف ابن کثیر کہتے ہین کہ یہ آیت شریف وہی آیت سیف ہے جسکے حق مین ضحاک نے کہا ہے کہ ناسخ ہر عہد ہے جو درمیان حضرتؐ کے اور کسی مشرک کے ہوا تھا اس سے ہر عقد و ہر مدت منسوخ ہوگئی ابن عباس نے کہا جب سے یہ آیت اتری کسی مشرک کے لیے کوئی عہد و ذمہ باقی نہ رہا اللہ نے حضرتؐ کو حکم دیا کہ وہ تلوار نکالین اونپر جنسے پہلے عہد ہو چکا تھا اگر اسلام مین داخل نہ ہون جو قرار و پیمان اونسے پہلے ہوا تھا اب وہ ٹوٹ گیا اگلی شرط جاتی رہی علی بن ابیطالب کہتے ہین حضرتؐ چار تلوارین دیکر بھیجے گئے ایک حق مشرکین عرب کے قال تعالی فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا مین گمان کرتا ہون کہ دوسری تلوار قتال اہل کتاب ہے بقولہ تعالے قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُونَ تیسری تلوار قتال منافقین ہے قال تعالے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ الآیۃ چوتھی تلوار قتال باغین ہے قال تعالے وان طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ پھر مفسرین کا اختلاف ہے کہ آیت سیف منسوخ ہے بقولہ تعالی فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً ضحاک و سدی اسی کے قائل ہین اور قتادہ نے برعکس اسکے کہا ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے اسلئے کہ مشہر سے مراد مہینے کا پورا ہوجانا ہے اشہر حرم سے مراد ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب ہے تین اسمین لگاتار ہین اور ایک اکیلا ہے اس بنیاد پر معنے آیت کے یہ ہوئے کہ باز رہنا قتال سے ہمراہ اون مشرکون کے جنسے کوئی عہد نہین ہے ان مہینون مین واجب ہے دن نحر کے یہ بات پکار دی گئی تھی کہ اب عہد نہین رہا اس حساب سے باقی منجملہ اشہر حرم کے پچاس دن رہے جو محرم کے ختم ہوجانے پر پورے ہوئے کہ اوسوقت اللہ نے حکم دیا کہ اب جہان کہین مشرکون کو پاؤ مارو ایک جماعت اہل علم اسی کے قائل ہے اور یہی مختار ابن جریر ہے بعض نے کہا مراد مہینے عہد کے ہین جنکی طرف اس آیت مین اشارہ ہے فَسِيحُوا

الیھم عھدھم الی مدتھم الخ نام حرم اسی لیے رکھا کہ اللہ نے ان مہینون مین سیلانو نیز خون مشرکون کے حرام کردیے تھے اور تعرض کرنا اونسے منع فرمایا دیا تھا ایک جماعت کا مذہب یہی ہے ہم صدکنے ہین تاکنے کی جگہ کو مراد ہر راہ ہے یا خاص راہ مکہ کہ وہان آسکین اس آیت مین حکم ہے کہ مشرکون کو وقت گذر جانے اشہر حرم کے قتل کرو یہ حکم عام ہے حق مین ہر مشرک کے اس حکم سے کوئی مشرک خارج نہین ہے مگر جسکو سنت نے خاص کردیا ہے جیسے بچہ و عاجز جو لڑائی نہین کرسکتا یہ آیت ناسخ ہے ہر اس آیت کی جسمین ذکر اعراض کا مشرکین سے اور صبر کرنیکا اونکے ایذا پر ہے ابن زید نے کہا کہ دونو آیتین محکم ہین قرطبی نے کہا یہی صحیح ہے اسلیے کہ من و قتل و فدا ہمیشہ حکم حضرت ص سے جاری ہا پہلی لڑائی سے جو بدر مین ہوئی تھی رازی نے کہا دونو آیتین باہم متفق ہین اور دونو دلیل ہین اسبات پر کہ پہلے اثخان یعنے قتل و خونریزی ہے پھر اوسکے بعد فدیہ لینا ہے انتہے پھر اگر شرک سے جو سبب قتل ہے توبہ کرین اور اس توبہ کو اعظم ارکان اسلام یعنے اقامت نماز سے ثابت کرین تو پھر اونکو چھوڑ دینا چاہیے نماز کا تعلق بدن سے ہے اس لیے عبادات بدنیہ مین نماز پر اکتفا کیا زکوۃ کا تعلق مال سے ہے اسلیے عبادات مالیہ مین زکوۃ پر اکتفا کیا وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذلک بانھم قوم لا یعلمون اگر کوئی مشرک تجھسے پناہ مانگے تو اسکو پناہ دے جب وہ سن لے کلام اللہ کا پھر پہونچا دے اسکو جہان وہ نڈر ہو یہ اسلیے کہ وہ اگر علم نہین رکھتے ف یعنے تنی امان کا مضائقہ نہین کہ کچھ پوچھنا سننا چاہے سو سن لے پھر بھی جہان وہ نڈر ہو وہان تک پہونچا دینا بعد اسکے سب کافرونکے برابر ہے انتہے اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ہم نے تمکو جن مشرکون سے لڑنے کا حکم دیا ہے اون مین سے اگر کوئی تم سے امان چاہے تو تم اوسکو امان دو یہانتک کہ وہ قرآن جسکو تم اوسپر پڑھتے ہو سن لیوے اور جو امر دین کہ تم ذکر کرتے ہو اسکی حجت اوسپر قائم ہو جاوے پھر اوسکو اوسکے گھر تک امن و امان سے پہونچا دو یہہ امان ہمنے اسلیے شروع کی ہے کہ یہ لوگ دین خدا کو جان پہچان لین اور دعوت الہی اوسکے بندون مین پھیل جائے مجاہد نے تفسیر مین اس آیت کی کہا ہے ایک انسان تمہارے پاس آتا ہے تاکہ تمہارا کہنا سنے اور جو قرآن تمپر اترتا ہے اسکو معلوم کرے تو وہ امن مین ہے یہانتک کہ وہ اگر اللہ کا کلام سن جائے اور اپنے گھر و شہر تک پہونچ جائے جہان سے کہ وہ آیا تھا اسی لیے حضرت ص امان دیتے تھے اس شخص کو جو طالب رشد ہو کر آتا یا کوئی پیغام سیکھنے کو آتا جسطرح کہ دن حدیبیہ کے ایک جماعت اہل سے طرف قریش کے آئی تھی اونمین عروہ بن مسعود و مکرز بن حفص و سہیل بن عمرو وغیرہم تھے ایک بعد دوسرے کے اس معاملہ مین جو درمیان اونکے اور

حضرت ص کے تہا آتا جاتا تہا اونہون نے مسلمانون کا تعظیم کرنا حق مین حضرت ص کے دیکھا حیران رہگئے کیونکہ
ویسا اعظام کبہی نزدیک کسی بادشاہ وقیصر کے بہی نہین دیکھا تہا پہر کر اپنی قوم کو خبر دی یا ایک بڑا سبب اکثر
کے لیے ہدایت کا ہوا ولہذا جب مسیلمہ کذاب کا آیا اور اُس سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مسیلمہ
رسول خدا ہے اور اوسنے کہا ہان تو حضرت ص نے فرمایا لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ چنانچہ
پہر زمانۂ امارت ابن مسعود مین کوفہ پر اوسنے ایسا ہی کیا کہ اوس کذاب کی گردن ماریگئی اُسکو ابن النواحہ کہتے تہے
اوسنے زمانۂ ابن مسعود مین گواہی رسالت کی واسطے مسیلمہ کے دی تہی ابن مسعود نے ایک شخص کو بہیجکر کہلا
بہیجا کہ اب تو رسول مسیلمہ نہین ہی پہر حکم اُسکی گردن مارنیکا دیا لَا رَحِمَهُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ غرضکہ جو کوئی دار الحرب
سے دار الاسلام مین واسطے ادائے رسالت یا تجارت یا طلب صلح کے یا جزیہ دینے کو یا مہادنہ کرنے کو یا کسی
اور کام کے لیے آئے اور امام یا نائب امام سے امن چاہے تو اُسکو امن دیا جائیگا جب تک وہ دار الاسلام
مین چلتا پہرتا رہیگا یہانتک کہ اپنے گہر اور وطن مین امن و امان سے پہونچ جائے لیکن علمار نے کہا ہے کہ
ایک سال سے زیادہ دار الاسلام مین ٹہیرنے نہ دیا جائے ہان چار مہینے یا ایک سال سے کم اقامت کرنے دینا
جایز ہے یہی قول ہے امام شافعی وغیرہ اہل علم کا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر کوئی مشرک اُن لوگون مین سے
جنسے بعد انسلاخ اشہر حرم کے نقض عہد کرکے قتال کرنا شایع ہے اگر قتل سے امن چاہے تو اُسکو امن دو
یہانتک کہ وہ اللہ کا کلام سنے سمجہے بوجہے اور حقیقت دعوت سے واقف ہو اور جان لے کہ یہ مخلوق کا
کلام نہین ہی اقتصار ذکر سماع پر اسلیے کیا کہ اونکی تالیف مین کسی اور امر کی حاجت نہین ہی کیونکہ وہ لوگ اہل
فصاحت ہین پہر اگر وہ اپنے گہر جانا چاہے تو اُسکو اوسکے گہر تک پہونچا دو تاکہ وہ اپنے امر مین نظر کرے
اور جان لے کہ ایمان لانے پر ثواب ملیگا اور شرک پر جمے رہنے مین عقاب ہوگا پہر جب وہ گہر پہونچ
جائے تو اب اوس سے قتال کرو اسمین شک نہین کہ وہ تمہاری امان سے باہر ہو گیا اور
اوسی حالت پر آگیا کہ اوسکا خون مباح ہے اور جہان ملے اُسکا قتل کرنا واجب ہے سعید بن ابی عروبہ
کہتے ہین یہ حکم منسوخ ہوگیا اس آیت سے وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ابن زید
نے کہا یہ منسوخ نہین ہی حسن نے کہا یہ آیت محکمہ ہے قیامت تک قوم جاہل ہے اُنکو بقدر سماع قرآن و تدبر
فرقان و وصول کے الماس امان دینا ضرور ہے كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ

اوراد فتحیہ
دعوات سبع حالات جمیعہ
دعوات سبع حالات

یحب المتقین ۝ کیونکر ہووے مشرکون کو عہد اللہ کے پاس اور اوسکے رسول کے پاس مگر جنسے تم نے عہد
کیا مسجد الحرام کے پاس سو جب تک تم سے سیدھے رہین تم بھی اونسے سیدھے رہو اللہ کو خوش آتے ہین احتیاط
والو ف صلح والے تین قسم فرمائے ایک جنسے مدت نہین ٹھیری اونکو جواب دیا مگر جو مکے کی صلح میں
شامل تھے جب تک وہ دغا نہ کرین یا روب سے مکے کا اور تیسرے جنسے مدت ٹھیری وہ صلح قائم رہی لیکن
آخر سب مشرک عرب کے ایمان لائے انتہے اللہ نے اپنی حکمت بالغہ سے مشرکون سے اور مہلت دینے
کی اونکو چار مہینے تک پھر تلوار کشی ہین اور نہ بیان فرمائی اور کہا کہ اونکو کسطرح امان مل سکتی ہے اور
کیونکر وہ اپنے حال پر چھوڑے جا سکتے ہین حالانکہ وہ مشرک کافر خدا و منکر رسول ہین ہان وہ لوگ جنسے
دن حدیبیہ کے عہد ہو چکا ہے کما قال تعالے ھُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْھَدْیَ مَعْکُوْفًا
اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّہٗ الایۃ اونسے عہد اونکا پورا کرو جب تک کہ وہ اپنے عہد پر بابت ترک حرب قائم رہین وہ عہد دس برس
کا تھا چنانچہ حضرت ص اور مسلمانون نے اوس عہد و مدنہ یعنے صلح کو ساتھ اہل مکہ کے نباہا سنہ چھ تک یہانتک کہ
قریش نے اپنا عہد توڑ ڈالا اور اُنکے حلفا رہنو بکر نے خزاعہ پر چڑھائی کی یہ حضرت ص کے حلیف تھے اور قریش نے
ہمراہ اونکے ہوکر حرم مین قتل کیا اپنا چار حضرت ص کو اونسے ۸ رمضان سنہ مین لڑنا پڑا اللہ نے بلد حرام
کو حضرت ص پر فتوح فرمایا اور اونپر تمکین بخشی وللہ الحمد والمنۃ پھر جس کسی نے اون مین سے بعد قہر و غلبہ
کے اسلام قبول کیا اوسکو رہائی دی اونکا نام طلقا رہوا یہ قریب دو ہزار نفر کے تھے اور جو کوئی کفر پر چار ماہ تو
بھاگ گیا اونکو امان دی کہ چار مہینے تک جہان چاہو چلے پھرو اونمین صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل وغیرہما
تھے پھر اسنے بعد اوسکے اونکو ہدایت اسلام تمام کی بخشی واللہ المحمود علے اجمیع مایقدرہ ویفعلہ
فتح البیان مین کہا ہے یہ استفہام کہ مشرکون کے لیے کیونکر عہد ہو سکتا ہے واسطے انکار کے ہے مراد ان
مشرکون سے وہی لوگ ہین جنہون نے عہد توڑ ڈالا کیونکہ برات اونہین کی شان مین اوتری ہے مطلب
یہ ہوا کہ ان کو امان دینا محال ہے یہ تمہاری ضد ہین اپنے جی مین عذر رکھتے ہین تم اون سے طمع نہ رکھو جنسے
اپنا عہد پورا نہ کیا اللہ و رسول کو کیا پڑی ہے کہ وہ اُن سے اپنا عہد پورا کرین پھر اون مین سے اُن
لوگون کو الگ کر لیا جنسے عہد ہو چکا تھا اور اُنہون نے عہد شکنی بھی نہین کی کہ اونسے لڑنا ضرور نہ ہو
ہے مراد مسجد حرام سے قرب مسجد حرام ہے یعنی یوم حدیبیہ یہی قول ہے قتادہ کا مراد مسجد حرام سے سارا
حرم ہے بطابق عادت قرآن کریم مگر جہان کہ استثنا کیا ہے سو جب تک وہ لوگ اپنے عہد پر مستقیم رہین

تم بھی اپنے قول وقرار پر مستقیم رہو مراد بنو بکر ہین یا بنو کنانہ و بنو ضمرہ ابن عباس نے کہا مراد قریش ہین یہی قول
ابن زید کا ہے سدی نے کہا بنو عبد مناۃ ہین مجاہد نے کہا خزاعہ ہین کَیْفَ وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا
فِیْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ کیونکر صلح رہے اور اگر وہ
تم پر غلبہ پائین نہ لحاظ کرین تمہاری قرابت داری کا نہ عہد کا تمکو راضی کر دیتے ہین اپنے منہہ کی بات سے اور انکے دل نہین
مانتے اور بہت سون مین بے حکم ہین ف اللہ پاک نے مومنون کو انکے دشمنی پر اوبھارا کہ انسے بیزار ہو جاؤ
وہ اس لائق نہین ہین کہ انسے عہد کیا جائے وہ تو اللہ کے ساتھ مشرک رسول کے منکر ہین اگر انکو مسلمانون پر
غلبہ ہو جائے تو ایک مسلمان کو بھی زندہ نہ چھوڑین اور کسی قرابت وعہد کا لحاظ نہ کرین ابن عباس نے کہا
مراد اِلّ سے قرابت ذمہ سے عہد ہی یہی قول ہے ضحاک وسدی کا بھی مجاہد نے کہا مراد اِلّ سے اللہ ہے یعنی
نہ اللہ کا خیال کرین نہ کسی اور کا ابو عبیدہ نے کہا لحاظ نہ کرین اللہ کا اسی جگہہ سے موضح قرآن مین ترجمہ لفظ اِلّ کا دیدیا ہی
کیا ہے لیکن ابن کثیر نے کہا کہ قول اول اظہر و اشہر ہے اسی پر اکثر لوگ ہین مجاہد کا دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اِلّ سے
عہد ہے قتادہ نے کہا اِلّ یعنے حلف ہی فتح البیان مین کہا ہی صحاح مین ہے اِلّ عہد و قرابت کو کہتے ہین زجاج
نے کہا اِلّ کے معنی مین لغۃً حدت نکلتی ہے فراء نے کہا مراد اِلّ سے قرابت ہی کسی نے کہا یعنے جوار ہے یعنی
وقت تحالف کے آواز اونچی کرنا قاموس مین اِلّ کو یعنے عہد وحلف وقرابت وغیرہ کہا ہی ابن زید سدی و ابو عبیدہ
نے کہا اِلّ عہد ہے اور بعض نے کہا ذمہ ہے ازہری نے کہا اِلّ عبرانی مین نام ہے اللہ کا اور ذمہ یعنے عہد ہے
یا یعنے ضمان ابو عبیدہ و زہری کہتے ہین ذمہ یعنے امان ہے کما فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ
اَدْنَاهُمْ قتادہ نے کہا اِلّ حلف سے یہی قول مجاہد وعکرمہ کا بھی ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ باتین بنا کر تمہارا
جی خوش کر دیتے ہین اور انکے دل مین کچھہ اور ہی بسا ہوا ہے یہ تمکو نقصان وضرر و زیان پہونچانا چاہتے
ہین جسطرح کہ حال اہل نفاق ذو وجہین کا ہوتا ہے کہ کہتے کچھہ ہین اور کرتے کچھہ ہین اور ایسے کیون نہ
ہون کہ اکثر انکو متمرد جری خارج دائرہ حق سے ہین عہد توڑ ڈالی کسیطرح کی رعایت قول وقرار کی نہ کی
پھر اونکا یہ وصف بیان کیا اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ بیچے اونہون نے
حکم اللہ کے تھوڑی قیمت پر پھر اٹکے اوس کی راہ سے وہ لوگ بری کام ہین جو کر رہے ہین نہ لحاظ کرین کسی

مسلمان کے حق مین دیندار یکا نہ عہد کا اور وہی ہین زیادتی پر سو اگر توبہ کرین اور کہڑی کہین نماز اور دیگر
ہین زکوۃ تو تمہارے بہائی ہین حکم شرع مین اور ہم کہولتے ہین پتے ایک جاننے والے لوگون کو وف یعنے یہ
جو فرمایا کہ بہائی ہین حکم شرع مین اسکو سمجھنا یعنی کہ جو شخص قرائن سے معلوم ہو کہ ظاہری مسلمان ہے دل سے یقین
نہین کہتا اوسکو حکم ظاہری مین مسلمان گنین اور معتمد و دوست نہ پکڑین انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اس
آیت مین مشرکون کی مذمت کی اور مومنون کو انکے قتال پر اوبہارا کہ وہ لوگ امور خسیسہ دنیا کے غرض اتباع
کتاب خدا سے باز رہتے ہین اور مسلمانون کو اوس راہ پر چلنے سے روکتے ہین باقی آیت کی تفسیر گزر چکی حدیث
انس بن مالک مین فرمایا ہے جسنے چھوڑا دنیا کو اخلاص عبادت خدا پر شریک کرتا تھا ساتھہ اللہ کے کسیکو اور قائم
کی نماز اور دی زکوۃ تو اوسنے چھوڑا دنیا کو اور اللہ اُس سے راضی ہے یہی وہ دین ہے اللہ کا جو اوسکے رسول
لائے اور خدا کیطرف سے اونکو پہونچایا پہلے ہر حج احادیث و اختلاف اہوا کے اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین
ہے فَاِنْ تَابُوْا الخ یعنے اگر توبہ کرکے بت پرستی چھوڑ دین اور نماز پڑہین زکوۃ دین تو پہر اونسے کچھہ تعرض نکرو
رواہ البزار پہر بزار نے کہا کہ آخر حدیث نزدیک میرے لفظ رضی تک ہے باقی کلام ربیع بن انس کا ہے
دوسری آیت مین کہا ہے فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ فتح البیان کا
لفظ یہ ہے کہ اونہون نے آیات قرآن کو جنمین حکم وفا عہد کا تہا ایک تہوڑی قیمت سے بدل لیا یعنے حطام
دنیا و اتباع شہوات کو اختیار کیا مراد اس ثمن حقیر سے وہ طعمہ ہے جو ابو سفیان نے اونکو کہلا کر نقض عہد پر
آمادہ کیا تہا اور پہر وہ راہ حق سے پہر کر لوگون کو بہی پہیرنے لگے اہل طائف نے اموال سے اونکی مدد کی کہ وہ
حضرت سے لڑنے پر زبردست ہو جائین یا اونکا نقض عہد و شرک و منع مردم دخول اسلام سے بہت
برا کام ہے نہ لحاظ قرابت کا کرتے ہین نہ عہد و پیمان کا نحاس نے کہا یہ کچھہ تکرار نہین ہے بلکہ اول سے
مراد سارے مشرکین ہین اس سے مراد خاص یہود ہین دلیل اسپر یہ ہے کہ خریدا ثمن قلیل کے عوض آیات
الٰہی کی یہود تہے پس آیت مین مراعات حقوق مومنین ہے علی الاطلاق اور پہلی آیت مین مراعات حقوق
طائفہ خاص مومنین کی تہی یہ لوگ حلال کو چہوڑ کر طرف حرام کے جاتے ہین یعنے عہد توڑ کر یا شرو فتنہ مین
انتہا درجہ کو پہونچ گئے ہین معہذا اگر شرک و عہد شکنی سے توبہ کرلین اور بقول قتادہ لات وغزے کو چہوڑ
کر شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ بجا لائین اور احکام مفروضہ اسلام کا التزام کرین جیسے نماز و زکوۃ ہے
تو پہر وہ دین اسلام مین تمہارے بہائی ہین نفع و ضرر مین تمہارا اور اونکا ایک حال رہیگا ہمنے یہ بیت

اہل علم کو دیے ہین تخصیص علما کی اسلیے ہے کہ نفع ان ہی لوگون سے علم والون کو ہی ہوتا ہے نہ جاہلون سے وقوفون کو ابن عباس نے کہا اس آیت نے قتال اوڑ اہل صلوۃ کو حرام کر دیا ابن مسعود نے کہا اُمِرْتُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَمَنْ لَمْ یُزَکِّ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ ابن زید نے کہا اُفْتُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ جَمِیْعًا لَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَہُمَا وَاَبٰی اَنْ یَّقْبَلَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا بِالزَّکٰوۃِ پھر کہا ابو بکر پر رحم کرے بڑے فقیہ تھے یعنی اونہون نے حق مین بالغین زکوۃ کے کہا تھا وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ شَیْئَیْنِ جَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا مراد نماز و زکوۃ ہے مین کہتا ہون کہ یہی حکم بقیہ ارکان اسلام کا بھی ہے یعنی روزہ و حج و شہادتین اسکی تقریر پہلے گذر چکی ہے یہی مختار ہے ابن القیم وغیرہ اہل علم کا کتاب الصلوۃ وغیرہ مین ہے وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَہُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَہْدِہِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ اِنَّہُمْ لَآ اَیْمَانَ لَہُمْ لَعَلَّہُمْ یَنْتَہُوْنَ اور اگر توڑین اپنی قسمین عہد کیے پیچھے اور عیب دیوین تمہارے دین مین تو لڑو کفر کے سردارون سے اون کی قسمین کچھ نہین شاید وہ باز آوین ف یعنی اگر ثابت ہو کہ ایک کافر عیب دیتا ہے ہمارے دین کو تو وہ ذمی نہ رہا اسلیے ابن کثیر نے کہا کہ اگر یہ مشرک جنسے تمہارا عہد ایک مدت معین پر ہوا ہے اپنی سوگند توڑ ڈالین اور تمہارے دین پر عیب جوئی کرین اور اسکو ناقص بتائین اور حقارت کرین تو پھر تم اونسے لڑو وہ کفر کے پیشوا ہین اسی جگہ سے یہ کہا ہے کہ جو کوئی حضرت کو برا کہے گالی دے یا دین اسلام مین طاعن ہو یا ذکر اسلام کا ساتھ نقص کے کرے وہ قتل کیا جائے پھر ابن تیمیہ نے کہا کہ شاید وہ بسبب اس قتال کے اپنے کفر و عناد و ضلال سے باز رہین قتادہ وغیرہ نے کہا ہے کہ مراد ائمہ کفر سے مثل ابو جہل و عتبہ و شیبہ و امیہ بن خلف کے ہین اسیطرح اور لوگون کا نام لیا مصعب نے کہا میرے باپ سعد بن ابی وقاص کا گذر ایک مرد خارجی پر ہوا اوس خارجی نے کہا کہ شیخص ائمہ کفر سے ہے سعد نے کہا تو جھوٹا ہے بلکہ میںنے تو ائمہ کفر سے قتال کیا ہے رَوَاہُ ابْنُ مَرْدُوْیَہ حذیفہ کہتے ہین مَا قُوْتِلَ اَھْلُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ بَعْدُ علی مرتضے سے بھی اسی طرح روایت ہے صحیح یہ ہے کہ آیت عام ہے اگرچہ حق مین مشرکین قریش کے اوتری ہے لکن شامل قریش وغیرہم ہے واللہ اعلم عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر کہتے ہین کہ مین عہد ابو بکر رضی اللہ عنہ مین طرف لوگون کے گیا جبکہ اُنہون نے کچھ آدمی طرف شام کے روانہ کیے فرمایا تم ایسی قوم پاؤ گے جنکے سر اندر سے خالی ہین سو معاقد شیطان کو تلوارون سے مارو سو قسم ہے اللہ کی کہ اگر مین ایک آدمی کو اُن مین سے قتل کرون تو یہ مجھ کو محبوب تر ہے مجھکو اس سے کہ ستر آدمی سوا اونکے قتل کرون یہ اسلیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ

رواہ ابن ابی حاتم فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر وہ عہد کرکے نقض کرین اور اسپر دین مین بھی عیب لگائین تو پھر ان ائمہ کفر سے لڑو یہ لڑنا مسلمانونپر واجب ہے ائمہ جمع ہے امام کی مراد صنادید شر کین یعنے سردار کفار ہین جمع علے العموم ریاست کہتے ہین قتادہ نے کہا جیسے ابوسفیان وسہیل بن عمرو وغیرہما کہ اونہون نے اللہ کا عہد توڑ ڈالا تھا اور حضرت ؐ کا نکال دینا کے سوا چارا تھا یہی بات مالک بن انس نے بھی کہی ہے ابن عباس نے کہا مراد رؤس قریش ہین حسن نے کہا دیدم ہین علی مرتضی نے کہا اب تک اس آیت والا لوگ نہین آئے مجاہد نے کہا فارس روم ہین اولے یہ ہے کہ آیت عام ہے حق مین سارے رؤسا کفر کے بدون تقیید کے ساتھ کسی زمانہ معین وگروہ مقرر کے باعتبار عموم لفظ کو سب خاص ہو چنانچہ روایت ابن جبیر جو اوپر گذری اسی کے مفید ہے ایمان جمع یمین کی عہد کا نام یمین رکھا اسلیے کہ سوگند غالبا مشتمل ہوتی ہے عہد پر مطلب یہ کہ ان کی قسمین سچی نہین ہین اگرچہ ظاہر مین قسم کہا لیتے ہین ہمارے نزدیک سوگند کافر شرعی ہے اور یہ استدلال کہ کافر کی قسم کچھ قسم نہین ہے ظاہر الضعف ہے کیونکہ مراد نفی وثوق ہے قرینہ سے اگرچہ وہ اپنی قسم توڑ ڈالین یعنے آیت کی یہ ہوئے کہ قسم شکن لوگ جو دین مین طعن کرتے ہین کچھ امید ایمان نہین لائے ہین کہ مستحق عصمت خون وحفظ مال ہون بلکہ اُنسے لڑنا مسلمانونپر واجب ہے شاید وہ اس قتال کی وجہ سے کفر ونکث وطعن فی الدین سے باز رہین یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ ذمی طعن کرنے سے دین مین قتل نہین کیا جائیگا جب تک کہ عہد شکنی نہ کرے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا اسلیے کہ اللہ نے حکم اونکے قتل کا دو شرط پر دیا ہے ایک نقض عہد دوسرے طعن فی الدین رہے مالک و شافعی وغیرہما اونکا مذہب یہ ہے کہ طعن فی الدین پر قتل کیا جائیگا اسلیے کہ اس طعن سے عہد ٹوٹ جاتا ہے اسیطرح اگر ذمی سے نزانکث ہوگا بدون طعن فی الدین کے تو بھی وہ مارا جائیگا اَلَا تُقَاتِلُوْنَ

قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ کیون نہ لڑو ایسے لوگون سے کہ توڑین اپنی قسمین اور فکر مین رہین کہ رسول کو نکالدین اور اُنہون نے پہلی چھیڑ کی تم سے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیئے تمکو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو لڑو اُنسے تاکہ عذاب کرے اللہ اونکو تمہارے ہاتھون اور رسوا کرے اور تم کو

اونپر غالب ہے اور ٹھنڈی کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے اور نکالے اونکے دلکی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہے گا اور اللہ سب جانتا ہے حکمت ۱۲ الف آمین ہی ایک طرح کی تبیح و تخصیص و اغراء ہے قتال مشرکین نا کثین ایمان پر جنہون نے یہ ارادہ کیا تہا کہ حضرت ص کو مکہ معظمہ سے نکالدین کما قال تعالی وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ و قال تعالی یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ الآیۃ وقال تعالی وَاِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْہَا الآیۃ مراد اول بدایت سے دن بدر کا ہے کہ اُسوقت وہ واسطے مدد کاروان کے نکلے تہے جب قافلہ بچ گیا اور اُنہون نے جان لیا کہ مان بچ گیا تو چاہیے تہا کہ چلے جاتے لیکن اپنے ارادہ پر واسطے قتال کے جمے رہے یہ اونکا تکبر و بغی تہا چنانچہ یہ حال مفصلاً اوپر گذر چکا ہے بعض نے کہا مراد نقض عہد و قتال ہے ساتہہ حلفاء کے بنی بکر اونکے حلفاء تہے خزاعہ حضرت ص کے حلفاء تہے یہانتک کہ عام فتح مین حضرت اونکی طرف روانہ ہوئے وکان ماکان وللّٰہ الحمد والمنۃ پہر اللہ نے کہا کہ تم اون سے کیا ڈرتے ہو مجہ سے ڈرو کہ لائق ڈرنے کے مین ہون بندونکو ڈر میری سطوت و عقوبت کا چاہیے اختیار رہا امر کا تو میرے ہاتہہ مین ہے ما شئت کان وما لم اشأ لم یکن پہر مومنون کو عربیت دلائی شریعت جہاد کی حکمت بتائی کہ باوجود اسکے کہ ہم اہلاک اعداء پر قدرت رکہتے ہین چاہین تو ایک دم مین سب کو خاک سیاہ کردین لیکن مصلحت یہی ہے کہ وہ تمہارے ہاتہون سے عذاب و رسوائی مین پڑین اور تم فتحیاب ہوکر اپنا جی ٹھنڈا کرو یہ حکم عام ہے حق مین سارے مومنین کے مجاہد و عکرمہ وسدی نے کہا مراد قوم مومنین سے خزاعہ ہین ابن عساکر نے عائشہ سے روایت کیا ہے کہ جب عائشہ رض کو غصہ آتا تو حضرت ص اونکی ناک پکڑ کر فرماتے اے عویش کہہ اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ پہر فرمایا اللہ جسکی توبہ چاہتا ہے قبول کرتا ہے اُسکو اپنے بندون کی مصلحت معلوم ہے وہ اپنے افعال و اقوال کو نیہ و شرعیہ مین حکیم و دانشمند ہے جو چاہے سو کرے اور جسطرح چاہے حکم دے ھُوَ الْعَادِلُ الْحَاکِمُ الَّذِیْ لَا یَجُوْرُ اَبَدًا وَلَا یُضِیْعُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ بَلْ مُجَازِیْ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فتح البیان کا لفظ یہ ہے پہلا وہ قوم جسنے اپنی قسم توڑ ڈالی اور دار الندوہ مین اکٹہے ہوکر یہ صلاح کی کہ پیغمبر کو مکے سے نکالدین گو وہ آپ نکلے نہ نکلے بلکہ اللہ کے حکم و اذن سے ہجرت کی کب اس لائق ہے کہ اونکو بے لڑے بہڑے چہوڑ دیا جائے پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ اُنہون نے تین امرون مین سے ایک امر کا ارادہ پختہ کیا تہا قتل یا حبس یا اخراج

یہان فقط ذکر اخراج کا اسلیے کیا کہ ایسے امر کا کچھ اثر بحسب ظاہر خارج مین واقع ہوا دار الندوہ ایک جگہ تھی جہان لوگون کے بیٹھنے مجتمع ہوتے قصی نے اسکو بنایا تھا اب وہ مسجد مین داخل ہوگئی مقام حنفی وہی ہے مین کہتا ہون کہ مجھ پر بھی اسیطرح کا ماجرا گذرا کہ ہر سہ امر مذکور کا ارادہ میرے ساتھ ہوا لکن اللہ پاک نے محض اپنے رحم وکرم سے مجھکو بچا لیا فقط ایک ذرا سا اثر ناتمام اخراج کا یون ہوا کہ ایک گھر سے نکلکر دوسرے گھر میں آٹھ ماہ تک رہنا پڑا پھر حالت بدستور ہوگئی وللہ الحمد والمنۃ اول بار سے مراد یوم بدر ہے مجاہد نے کہا لوگون نے گمان کیا کہ یہ بدایت ارسال ہفتم عمرۂ حدیبیہ مین ہوئی تھی قریش نے اپنا عہد یوم حدیبیہ کا توڑ ڈالا اور قصد کیا کہ اگر یہ لوگ مکہ مین آئین تو اونکو نکال دینا چاہیے یہ اونکا ارادہ تھا بابت اخراج کے لکن خزاعہ نے اس بات پر اتفاق نہ کیا جب حضرت مکے سے نکلے قریش نے خزاعہ سے کہا تم نے ہمکو اونکے اخراج سے اندھا کر دیا پھر اوسپر کچھ لوگ خزاعہ کے مار ڈالے اللہ نے فرمایا کیا تم اس ڈر سے کہ تمہین کچھ مکروہ پہونچے تم اونسے لڑنا نہین چاہتے تمکو تو یہ چاہیے کہ ڈر سے اللہ ہی سے ڈرو اگر اللہ پر ایمان لائے ہو کیونکہ حکم ایمان اوسی امر کو واجب کرتا ہے پھر اس امر کی تاکید آئندہ سے فرمائی اور کئی فائدے اس امر پر مرتب کیے ایک تعذیب کفار کی ہاتھہ سے مومنون کے ساتھہ قتل وگرفتاری کی دوسرے رسوا کرنا اونکا قید کرکے یا ذلیل وخوار کرکے تیسرے فتحیاب کرنا مسلمانونکا اوپر چوتھے ٹھنڈا کرنا ان مومنین کے جی کا جو حاضر قتال نہ تھے پانچوین دور ہونا غیظ قلوب کا جو طرف سے کفار کے پہونچا تھا رہی یہ بات کہ شفاء صدور اور اذہاب غیظ قلوب ایک چیز ہے تو یہ تکرار ہوئی سو قلب اخص ہے بہ نسبت صدر کے یا شفاء صدر اشارہ ہے طرف وعدۂ فتح کے اور اذہاب غیظ قلب اشارہ ہے طرف وقوع فتح کے اور یہ سب امور واقع ہوئے وللہ الحمد عکرمہ نے کہا نزول اس آیت کا حق مین خزاعہ کے ہی مجاہد وسدی وقتادہ سے بھی یون ہی وایت ہی اس قصہ کو ابن اسحق نے اپنی کتاب سیرت مین بسط سے لکھا ہی پھر اللہ نے خبر دی کہ بعض کفار اپنے کفر سے توبہ کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دن فتح مکہ کے بعض اہل مکہ اسلام لائے اور اچھے مسلمان بن گئے جیسے ابوسفیان وعکرمہ وسہیل بن عمر محالانکہ پہلے یہ ائمہ کفر تھے اللہ نے اپنے احسان کیا کہ مسلمان ہوگئے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کیا جانتے ہو کہ چھوٹ جاؤگے اور ابھی معلوم نہین کیے اللہ نے تم مین سے وہ لوگ جو لڑے ہین اور نہین پکڑا انہون نے سوا اللہ اور اوسکے رسول کے اور

ع ۱۰ ۸

اور مسلمانون کے کسیکو بہبودی ہاور اللہ کو سب خبر ہی تمہارے کام کی ف اللہ نے فرمایا اے ایمان والو کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ بیکار چھوڑ دیے جاؤگے تمہارا امتحان اُن کا مون مین نہ ہوگا جنہون کہ اہل عزم صادق کا ذب سے ظاہر ہو جائین ولیجہ سے مراد بطانہ و دخیلہ ہے یعنے ہمراز و مساز دوسری آیت مین فرمایا ہے الٓمٓ حَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ اور فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ الآیۃ اور فرمایا مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ الآیۃ حاصل یہ ہے کہ جب اللہ نے جہاد شروع کیا تو جو حکمت اُسکی تشریع مین تھی وہ بیان فرمائی وہ حکمت یہ ہے کہ بندون کا امتحان ہے کہ کون مطیع اور کون نافرمان ہے حالانکہ اللہ تعالے عالم ماکان ومایکون ہے اور جانتا ہے کہ جوابات نہین ہوئی وہ اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی اُسکو علم ہر شے کا قبل ہونے اُس شے کے ہر ایک اُس کے مطابق اُسکے حال کے ہی وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا وَكَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا بِمَا یَعْمَلُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بِالْعِبَادِ خَبِیْرًا بَصِیْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا وَكَانَ رَبُّكَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم

عمل کارت گئے یعنے بسبب اسکے کہ یہ تو ہمیشہ دوزخ مین بود و باش کرینگے کقولہ تعالی وما لھم الا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام وما کانوا اولیاءہ ان اولیاءہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون ولہذا اسکی تعمیر مساجد کی طرف منسوب کرکے کہی اور اللہ تعالے نے شہادت ایمان کی واسطے عمار مساجد کی دی حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے تم جب کسی آدمی کو دیکھو کہ عادت مسجد کی رکھتا ہی تو اوسکے لیے گواہی ایمان کی دو کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے انما یعمر مساجد اللہ الخ رواہ احمد والترمذی وابن مردویہ و الحاکم انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ آباد کرنے والے مسجدون کے اہل اللہ ہین رواہ عبد بن حمید ابو بکر بزار کا لفظ بھی انس سے رفعا یون ہی ہے کہ انما عمار المساجد ہم اھل اللہ والقطعی کا لفظ انس سے مرفوعا یہ ہے اذا اراد اللہ بقوم عافیۃ نظر الی اھل المساجد فصرف عنھم یہ حدیث غریب ہے چوتھا لفظ انس کا رفعا یون ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قسم ہے مجھکو اپنی عزت وجلال کی مین قصد کرتا ہون ساتھہ زمین والون کے عذاب کا پھر جب دیکھتا ہون طرف اون لوگون کے جو آباد رکھتے ہین میرے گھرون کو اور محبت رکھتے ہین آپس مین میرے سبب سے اور استغفار کرتے ہین وقت سحر کے تو پھیر دیتا ہون اس عذاب کو اونسے رواہ الحافظ الہیثمی فی المستقصی وقال ابن عساکر حدیث غریب حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ شیطان بھیڑیا ہے انسان کا جیسے بکریکا بھیڑیا ہوتا ہے کہ جو بکری دور اور کنارے پر ہوتی ہے اسکو پکڑ لیتا ہے سو تم رہون سے اور لازم پکڑو جماعت و عامہ مسجد کو رواہ احمد عمرو بن میمون اودی کہتے ہین مینے صحابہ حضرت ؐ کو پایا وہ کہتے تھے مساجد اللہ کے گھر ہین زمین مین اور اللہ پر حق ہے کہ اپنے زائر کا اون گھرون مین اکرام کرے رواہ عبد الرزاق ابن عباس نے کہا جو کوئی اذان نماز سنکر جواب نہ دے اور مسجد مین نہ آوے تو اوسکی نماز نہین ہوئی وہ اللہ و رسول کا عاصی ہے اللہ نے فرمایا انما یعمر مساجد اللہ الخ رواہ ابن مردویہ دوسری وجہ سے یہ حدیث مرفوعا بھی آئی ہے ابن کثیر نے کہا ولہ شواھد من وجوہ اخر لیس ھذا موضع بسطھا اقامت نماز کا ذکر اسلیے کیا ہے کہ نماز اکبر عبادات بدن ہی اور زکوۃ افضل اعمال متعدیہ ہے ایسا شخص جو سوا اللہ کے کسی سے نہین ڈرتا ہی تو وہ راہ یاب ہوتا ہے ابن عباس نے کہا جو کوئی ایمان لایا اوسچیز پر جو اللہ نے اتاری ہے اور نماز پڑھی زکوۃ دی اور بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرا یعنے عبادت نہ کی مگر اللہ کی تو وہ راستگار ہوا لفظ عسے کا اس جگہ بمثل اوس آیت کے ہی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا امید اس مقام سے شفاعت ہی جسکے قرآن مین وعدہ کیے آتا ہے محمد بن اسحق بن یسار

(حاشیہ) اور ان مین کہا ہے کہ اسکے اصل معنے قصد کرنے کے ہین اور اللہ کی طرف سے قصد کرنا ہی رحمت کا اور اسکے اصل معنے ارادہ کے ہین اور اسکے اصل معنے ارادہ کے ہین اور اسکے اصل معنے ارادہ کے ہین

نے کہا سے طرف سے اللہ کے حق ہے یعنے ثابت ف فتح البیان مین کہا ہے لفظ ما کان کے معنے ہین
لا ینبغی ولا یصح تعمیر سے مراد عمارت معتد بہا ہے مساجد سے مراد مسجد الحرام ہے بدلیل وعمارۃ المسجد الحرام
اسماء اجناس مین جمع سے مفرد مراد لینا جائز ہوتا ہے اور ایک قرأت مسجد ہے آہین سب مسجدین داخل
ہین اور مسجد حرام بدخول اولے داخل ہے شہادت سے مراد اظہار کفر ہے کہ اوسمین بت کھڑے کیے جاہین اونکی پوجا
کیجاوے اُنکو خدا ٹھیرایا جاوے گو اپنی زبان سے اس کفر کا انکار کیون نہ کرین سو یہ دونون امر جو ایک دوسرے
کے منافی ہین جمع نہین ہوسکتے ہین کیونکہ عمارت مساجد شان مومنین کی ہے اور شہادت کفر کی اپنی جان پر
شان اُس شخص کی نہین ہے جو عمارت مساجد سے تقرب خدا کا چاہتا ہے کسی نے کہا مراد شہادت سے یہ ہے
کہ وہ طواف مین کہتے تھے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک اور پھر کہتے
تھے کہ ہم لات وعزے کی عبادت کرتے ہین ابن عباس نے کہا مراد شہادت سے سجدہ کرنا ہے بتون کو جسنے
کہا کفر کی بات مُنہہ سے نکالنا ہے سو جو لوگ اس بات کا فخر کرتے ہین اور اُنکو یہ گمان ہے کہ تعمیر مساجد کی عمل
خیر ہے مثل حجابت وسقایت وفک اسیر کے تو اُن کے اعمال برباد ہین کفر کے ہوتے ہوئے کچھہ اثر خیر نہین
کرتے ہین بلکہ وہ خود خالد فی النار ہونگے اس آیت شریف سے باشارۃ النص یا لفحوائے خطاب یہ بات
بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ اگر غیر مسلمان کوئی مسجد بنائے تو بوجہ اسکے کہ عمل اوسکا جبط ہے وہ جگہہ حکم
مسجد مین نہ ہوگی اور نہ اُسکو یہ لائق تھا کہ وہ کافر ہوکر ایسا کرے اور اگر کیا ہے تو کچھہ تاثیر اوسکو ثواب مین
نہ ہوگی وہ خود تو ناری ہے اور یہ عمل اوسکا تباہ اب وہ مسجد چاہیے کہ حکم زمین ہو نہ حکم خانۂ خدا مین لیکن اس
مسئلہ سے آجکلہ کسی مفسر نے تعرض نہین کیا ہے حالانکہ اظہر ہے کیونکہ باعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ
خصوص سبب کا اور یہ بات کیسے ہوسکتی ہے کہ کافر کی مسجد عمل خیر ثبت ہے یا وہ اس عمل پر مستحق اجر کا ہو اسلیے
کہ عمارت کرنا مسجد کا کام ہے اہل ایمان کا جو سائر اقطار ارض مین ہو تعمیر سے مراد بنانا عمارت کا اور تزئین
اوسکی فرش وچراغ وغیرہا سے ہے ابو السعود نے کہا ہے کہ لفظ عمارت سے مراد عموم ہے آسمین مرمت مسجد شکستہ
اور اُسکی تنظیف و درست علوم کی آسمین ونحو ذلک داخل ہے انتہی اندراج مسجد حرام کا اسمین کچھہ مخالف
مقتضائے حال نہین ہے کیونکہ ایجاب مثل سلب کے نہین ہوتا مر اوجگہہ قصر تحقق و وجود عمارت کا ہے
مومنین پر نہ قصر جواز ولیاقت عمارت کا مراد یوم آخر سے ایمان لانا ہے بعث وحساب وکتاب وجزا وغیرہا پر مطابق نطق وحی کے حدیث انس مین فرمایا ہے من بنی للہ مسجدا صغیرا کان او کبیرا

بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اخرجہ الترمذی عثمان رض کا لفظ رفعا ہین ہے من بنی مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ استحباب ملازمت وعمارت مسجد وتردد کرنے ہین طرف اوسکے واسطے طاعات کے بہت سی حدیثین آئی ہین اس آیت ہین باطماع کفار کو بابت انتفاع اعمال بالکل قطع کردیا ہے کیونکہ اہتدار کو فقط حق ہین اون لوگون کے فرمایا ہے جنہین اوصاف چہارگانہ مذکورہ پائے جاتے ہین سو کفار مین ایک وصف بھی منجملہ ان اوصاف کے موجود نہین ہوتا ہی اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ واللہ لا یھدی القوم الظلمین ۝ الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون ۝ یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لھم فیھا نعیم مقیم ۝ خلدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم ۝ کیا تم نے ٹھیرایا حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کا بسانا برابر اوسکے جو یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ کے پاس اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو جو یقین لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے جان و مال سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی پہونچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغون کی جنہین اونکو آرام ہمیشہ کا رہا کرین اونمین ہمیشہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہی ف اوپر سے یہانتک پانچ آیتین نازل ہوئین اسپر کہ پھر گفتگو ہوئی حضرت علی اور حضرت عباس مین حضرت عباس نے آخر کو ہجرت کی ہے کہا حضرت علی نے کہ اگر تم اول ہجرت کرتے تو جہاد مین حاضر ہوتے اور مرتبے بلند پاتے جیسے ہم نے پائے حضرت عباس نے کہا ہم بھی خدا کے کام مین تھے خدمت حاجیون کی اور آبادی مسجد حرام کی سو اللہ تعالے نے فرمایا یہ کام اونکے برابر نہین اور مشرکون کی خدمت قبول نہین کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہے ف ان آیتون سے سمجھکر حضرت نے کافرون کو مکے سے نکالدیا اور ہمیشہ کو حکم ہوا کہ مکے مین کافر نہ جاوین اور علمارنے لکھا ہے کہ کافر چاہے مسجد بناوے اوسکو منع کرے اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کی قرابت سے عمل کا درجہ بڑا ہے کہ حضرت عمل قرابت میز تھے اور حضرت علی عمل مین زیادہ اتھے ابن عباس نے کہا مشرکین کہتے تھے کہ عمارت بیت اللہ کی اور حاجیون کو پانی پلانا ایمان لانے اور جہاد کرنے سے بہتر ہے حرم پر فخر کرتے تھے اور اس بات کا گھمنڈ رکھتے تھے کہ ہم اہل حرم ہین اللہ نے اونکی استکبار و اعراض کا ذکر کیا اور مشرکین اہل حرم سے کہا قد کانت آیتی تتلی

وقولہ ۷

علیکم وکنتم علی اعقابکم تنکصون مستکبرین بہ سامرا تھجرون پھر ایمان جہاد کرنے کو ہمراہ
حضرت کے عمارت خانہ کعبہ اور سقایۂ حاج پر بہتر بتایا اور فرمایا کہ یہ کام ہمراہ شرک کے کچھ نفع اونکو نہین دیتے
ہین گو وہ عمارت بہت کرین یا حاجیون کے ساقی نہین اونہون نے کیا اونکو اہل عمارت خیال کیا تہا اللہ نے
اونکا نام ظالم ستمگار رکہا پہلا شرک کے ہوتے کہین مسجد کا آباد کرنا کچھہ کام آسکتا ہے ضحاک نے کہا جب
عباس وغیرہ کے مہ اپنے یارون کے گرفتار ہوئے مسلمانون نے اونکو عار دلائی کہ تم مشرک ہو عباس نے
کہا واللہ ہم عامر مسجد حرام تہے قیدی کو چہڑاتے گہر کی دربانی کرتے حاجیون کو پانی پلاتے اوسپر یہ آیت
آئی یعنے یہ کام تمنے حالت شرک مین کیے تہے اور جو کام شرک مین ہوتا ہے اللہ اسکو قبول نہین کرتا شعبی
نے کہا نزول اس آیت کا حق مین علی وعباس کے ہوا ہے یہ بات چیت درمیان اُن دونکے ہوئی عمرو بن کعب قرظی
کہتے ہین طلحہ بن شیبہ قبیلۂ بنی عبدالدار اور عباس بن عبدالمطلب و علی بن ابیطالب نے باہم افتخار کیا عثمان
بن طلحہ نے کہا مین صاحب خانہ ہون کنجی اُسکی میرے پاس ہے مین اگر چاہون تو رات کو اندر کعبے کے رہا کرون
عباس نے کہا مین صاحب سقایہ ہون دارو نگی زمزم کی کرتا ہون اگر چاہون رات مسجد مین بسر کرون علی نے کہا
مین نہین جانتا کہ تم کیا کہتے ہو مینے سب لوگون سے چہہ مہینے پہلے طرف قبلہ کے نماز پڑہی ہے اور مین
صاحب جہاد ہون اوسپر یہ آیت اوتری اسیطرح سدی نے بہی کہا ہے مگر اس لفظ سے کہ فخر کیا علی وعباس و
شیبہ بن عثمان نے حسن کا لفظ یہ ہے کہ نزول اس آیت کا حق مین علی وعباس وعثمان وشیبہ کے ہوا ہے
اُنہون نے اس بات مین کہ حاجیون کی ہتی عباس نے کہا مین دیکہتا ہون کہ مجہے سقایہ چہوڑنا پڑے گا حضرت
نے فرمایا تم اپنے سقایہ پر قائم رہو تمہارے لیے اوسمین بہتری ہے اس بارے مین ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے
نعمان بن بشیر نے کہا ایک مرد نے کہا کہ مجہے کچھہ پروا نہین کہ مین کوئی کام نکرون بعد اسلام کے مگر یہ کہ
حاجیون کو پانی پلاؤن دوسرے مرد نے کہا مین کچھہ پروا نہین کرتا کہ کوئی عمل بجا نہ لاؤن بعد اسلام کے مگر
آباد رکہون مسجد الحرام کو تیسرے شخص نے کہا جہاد راہ خدا مین افضل ہے ان تمہاری باتون سے عمر رضہ نے
اونکو گہڑکا اور کہا کہ مت اونچا کرو تم اپنی آوازون کو نزدیک حضرت کی منبر کے وہ دن جمعہ کا تہا لکن جب ہم
جمعہ پڑہ چکین گے تو حضرت سے پاس جاکر یہ چہین گے اوسپر یہ آیت اوتری رواہ عبد الرزاق دوسرا طریق
اسحدیث کا یہ ہے کہ نعمان بن بشیر نے کہا کُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ
مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْہُمْ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَعْمَلَ لِلّٰہِ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَسْقِیَ الْحَاجَّ وَ

وَقَالَ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقال لا ترفعوا اصواتکم عند منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذلک یوم الجمعۃ ولکن اذا صلیت الجمعۃ دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستفتیتہ فیما اختلفتم فیہ قال ففعل فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ رواہ مسلم فی صحیحہ وابوداود وابن جریر وھذا لفظہ وابن مردویہ وابن ابی حاتم فی تفاسیرہ وابن حبان فی صحیحہ فتح البیان میں کہا ہے کہ اللہ نے انکار کیا برابری کا درمیان اعمال جاہلیت کے جنکی صورت خیر کی ہی سے گو اوس سے فائدہ مند نہوں اور درمیان ایمان و جہاد سمیت کے مشرکوں کو سقایت و عمارت پر بڑا فخر تھا اور اسکو عمل مسلمین پر فضیلت دیتے تھے اللہ پاک نے صراحتہً فاصلہ کی درمیان دونوں فریق کے فرمائی اور تفاوت مراتب کا اور عدم تسویہ کا اوانکا ظاہر کردیا کہ وہ گروہ جو ساقی حاج و عامر مسجد حرام ہے کافر ہے اور یہ گروہ جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا ہے اور راہ خدا میں اوسنے جہاد کیا ہے مومن ہے اس نفی استواء سے نفی فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ جس صورت میں کہ اعمال کفار کے برابر اعمال مومنین کے نہ ٹھیرے تو یہ بہتر ہونا اونکا بالاولیٰ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ یہ تو سبب ہے اپنے ظلم یعنے شرک کے استحقاق ہدایت کا ہی نہیں رکھتے ہیں چہ جائے اسکی مسلمانوں کی برابری کرسکیں پھر فریق فاضل کی تصریح فرمائی اور انکو اعظم درجہ نزدیک اپنے ٹھہرا کر فائز قرار دیا اور رحمت و رضوان جنات کی بشارت دی ایمان و ہجرت و جہاد کے مقابلہ میں یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپ کو اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں کفر ایمان سے اور جو کوئی تم میں انکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار ستمگار ف بعضے شخص دل سے مسلمان ہیں لیکن برادری سے توڑ نہیں سکتے کہ ظاہر مسلمان ہوجائیں اونکا حال یہاں سے سمجھ لینے اللہ نے کفار سے جدا ہونیکا حکم دیا گو وہ باپ بھائی کیوں نہ ہوں اور اونکی دوستی سے منع کیا جبکہ وہ کفر کو ایمان پر اختیار کریں اور اوسپر وعید اتاری کقولہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ الآیۃ بیہقی نے عبداللہ بن شوذب سے روایت کیا ہے کہ دن بدر کے

ابوعبیدہ بن الجراح کے باپ نے تعریف آلہہ کی کرنی شروع کی ابوعبیدہ اُس سے کنارہ کرتے تھے جب وہ بہت سا زخمی ہوا تب ابوعبیدہ نے اسکا قصد کیا اور قتل کر ڈالا اوسپر یہ آیت اوتری لَا تَجِدُ قَوْمًا الخ فتح البیان میں کہا ہے کہ مراد دوست نہ پکڑنے سے یہ بطانہ و یار بنانا ہے کہ تم اپنے بھید اونپر کہولو اور ہجرت کو چھوڑکر اونکے ہمراہ بود و باش کرو یہ خطاب ہے سارے مسلمانون کو اور یہ حکم تا قیامت باقی ہے دلیل ہے قطع ولایت پر درمیان مومنین و کافرین کے اور منع کرتا ہے ہر فرد کو افراد مخاطبین سے کہ وہ کسی فرد کے افراد مشرکین سے دوستدار نہ بنین یہ نہی کسی طائفہ خاص کی دوستی سے نہین ہے کیونکہ یہ مفہوم اس لفظ سے دلالۃً ہے نہ عبارۃً ایک گروہ اہل علم نے کہا کہ نزول اس آیت کا دربارۂ ترغیب ہجرت و ترک بلاد کفر کے ہوا ہے سو یہ خطاب ہے اون سو مومنون کو جو مکہ وغیرہ بلاد عرب مین تھے اونکو منع کیا ہے اس بات سے کہ آبا و اخوان کی محبت مین ساکن بلاد کفر ہون اور بعضون نے کہا کہ حمل اس آیت کا ہجرت پر مشکل ہے اسلیے کہ یہ سورت بعد فتح کے اوتری ہے اور نزول مین ساری قرآن سے پیچھے ہے اقرب یہ ہے کہ یون کہا جائے کہ جب اللہ نے یہ حکم دیا کہ مشرکون سے بیزار ہو جاؤ تو کہا کہ یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی سے جدا ہو جائے اوسپر اللہ نے فرمایا کہ قطع رشتہ و دکا اپنے اہل و اقارب سے دین مین واجب ہے مسلمان کافر کا دوستدار نہین ہوتا ہے گو اُسکا باپ بھائی بیٹا کیون نہ ہو مجاہد نے کہا یہ آیت اگلی آیت سے ملی ہوئی ہے قصہ عباس و طلحہ مین اتری ہے جبکہ وہ ہجرت سے باز رہے ابن عباس نے کہا جب حضرت صلعم نے حکم دیا کہ لوگ ہجرت کرکے مدینہ مین آ رہین تو بعض لوگون کو اہل و اولاد نے کہا ہم تمکو خدا کی قسم دیتے ہین کہ تم ہمکو برباد نہ کرو وہ لوگ رقت سے رہگئے ہجرت نہ کی اوسپر یہ آیت آئی مقاتل نے کہا نزول اس آیت کا حق مین اُن آدمیون کے ہوا ہے جو اسلام سے مرتد ہو کر مکے کو چلے گئے اللہ نے سو مومنون کو اونکے موالات سے منع فرمایا اور یہ آیت عام ہے لیکن باعتبار عموم لفظ کے نہ خصوص سبب کا پھر اون لوگون پر حکم ظلم کا لگایا جنہون نے ایسے لوگون کو چاہا جو کفر کو ایمان پر دوست رکھتے ہین خواہ باپ ہون یا بھائی معلوم ہوا کہ دوست کہنا اقرباء اہل کفر کا اور اُن کے پاس رہنا ہجرت و جہاد چھوڑکر اعظم ذنوب

واشد آثام ہے قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع ۹

اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہین اور سوداگری جسکے بند ہونے

سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو اہ دیکھو جب تک بھیجو اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو آخر حکم بھیجا کہ اس ملک سے کافر باہر ہون تب اکثر کافر مسلمان ہوے اسنے وعید سنائی اونکو جنہون نے اہل و قرابت و عشیرہ کو اللہ و رسول و جہاد فی سبیل اللہ پر اختیار کیا کہ اگر یہ چیزین تمکو زیادہ عزیز ہین تو اب تم منتظر حلول عقاب و نکال الہی کے رہو زہرہ بن معبد عن جدہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت ص کے تھے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے ہوے تھے عمر نے کہا و اللہ یا رسول اللہ تم محبوب تر ہو مجھکو ہر شے سے مگر میری جان سے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ عمر نے کہا فانت الان و اللہ احب الی من نفسی فرمایا الان یا عمر رواہ احمد و النفر دبہ احمد البخاری جد زہرہ کا نام عبد اللہ بن ہشام ہے بخاری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری کہ مومن نہین ہوتا کوئی تمہارا جب تک کہ دوست تر نہ ہون مین اوسکو اوسکے باپ بیٹے اور سب لوگون سے ابن عمر کا لفظ مسیع مرفوع یہ ہے جب کروگے تم بیع عینہ اور پکڑوگے دم گاؤن کی اور راضی ہوگے تم کھیتی سے اور چھوڑ دوگے تم جہاد تو مسلط کریگا اللہ تم پر ذل یعنے ذلت و خواری کو دور نہ کریگا اوس ذل کو یہانتک کہ پھرو تم طرف اپنے دین کے رواہ احمد یہ حدیث شاہد ماقبل ہے فتح البیان مین کہا ہے عشیر کہتے ہین جماعت مجتمع کو جو ایک نسب و عقد و ودد کی ہو جیسے عقد عشر عشیرہ مرد کا اوسکے اہل و رشتہ دار قریب ہوتے ہین جو مل جلکر رہتے ہین خواہ دس ہون یا زیادہ یہ لفظ اسم جمع ہے اقتراف کے معنے ہین اکتساب یعنے کمائی کرنا تجارت وہ مال ہے جسکے لینے دینے مین نفع ہو کساد سے مراد یہ ہے کہ اوس مال کی نکاسی نہو اسلیے کہ وقت بیع کا جاتا رہا بسبب ہجرت و جہاد و مفارقت وطن کے ابن مبارک نے کہا مراد تجارت سے آنجنابہ بنات و اخوات ہین اونکا کساد یہی ہے کہ وہ گھر مین پڑی ہجایئن کوئی اونکا خواستگار نہو لکن تقیید غریب ہے مراد مساکن سے وہ گھر ہین جنکو جی نے پسند کیا ہے اور اونمین رہنا بسنا چاہتے ہین اچھا اچھا مکانات و حویلیان ہین آرام کی ان آٹھہ چیزون کی محبت مین تارک جہاد و ہجرت ہوتے ہین مراد اس محبت سے حب اختیاری ہے نہ حب طبعی کیونکہ وہ ایک امر جبلی ہے اسکا ترک کرنا ممکن نہین اور نہ اوسپر مواخذہ ہے اور نہ انسان مکلف ہے اوس سے تحفظ کرنے پر آدامر خدا سے عقوبت ہی یا قتال یا فتح مکہ اسمین بعد ہے کیونکہ نزول اس سورت کا بعد فتح مکہ کے ہوا ہے یا عقاب عاجل یا آجل ہے بہرحال اس آیت مین وعید شدید و تہدید عظیم ہے بہام امر و عدم تصریح نے اور زیادہ اسکو موکد کر دیا تاکہ دل ہر طرف جائے اور انواع عقوبات

مین تردد کرتے ذکل اسلیے ہو کہ اونہون نے لذات دنیا کو بیم آخرت پر اختیار کیا اسبات سے کمتر کوئی شخص رائی بانا ہی
ولہذا کہا ہے اِنَّهَا اَشَدُّ اٰيَةً نَعَتَ عَلَى النَّاسِ کشاف مین اسکی تفصیل کی ہے یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ
جب دو امیان کسی مصلحت کے مصالح دین سے اور درمیان مہمات دنیا کے کچھ تعارض واقع ہو تو اسوقت ترجیح
دین کی دنیا پر واجب ہے تاکہ دین سلامت رہے اللہ ان لوگون کو جو اسکی طاعت سے باہر اور بیجا آذری امر و نہی سے
نافرمین ہدایت نہین کرتا لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲

کر دکھایے اللہ کو بہت میدانون مین اور دن حنین کے جب اترائے تم اپنی زیادتی پر پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمہارے
اور تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے پھر پھٹے تم پیٹھ دیکر پھر اوتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے
رسول پر اور ایمان والون پر اور اوتارین فوجین جو تم نے نہین دیکھین اور ماردی کافرون کو اور یہی سزا ہے منکرون
کی پھر توبہ دیگا اللہ اسکے بعد جسکو چاہے اور اللہ بخشتا ہے مہربان ف فتح مکہ کے بعد حضرت صنے سنا کہ
مکہ اور طائف کے بیچ کا فرجمع ہین لڑائی کو حضرت ۱۲ اونپر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول سے اور ہزار لیے
مکے کے سپاہیون کے پھر گذرا فوج کا تنگی سے تہامہ کم گذرنے لگے قوم ہوازن گرد مین جمی تھی جب بھگے والے گذرنے
لگے وہ اونپر آگرے یہ اولٹے بہاگے حضرت ۱۲ کے ساتھ والے بھی بکھر گئے حضرت ۱۲ پیادہ ہو کر خچر کو مستعد
ہو گئے حضرت عباس نے بلند آواز سے پکارا انصار کو اس آواز پر مہاجر و انصار پہنچے تب لڑائی ہوئی اور
اللہ نے فتح دی اول کے مسلمانون نے کہا تھا کہ ہم تھوڑون کو بہت جگہہ مد ملی ہے اب تو ہم دس ہزار ہین اللہ
نے اونکو ادب دیا تا سباب پر نظر نہ رکھین پھر اونکو کافرون مین اکثر مسلمان ہوئے انتہی محاہد نے کہا یہ پہلی
آیت ہے جو برات مین اوتری اللہ نے مومنون کو اپنا فضل و احسان جو اونپر کیا تھا اور بہت سی جگہون
مین اونکو فتح دی تھی جہان جہان کہ وہ ہمراہ حضرت کے لڑے تھے یاد دلایا اور ذکر کیا کہ یہ تائید و تقدیر طرف سے
اللہ کے تھی نہ اونکی تعداد و عدد سے تاکہ وہ آگاہ رہین کہ نصر من عند اللہ ہوتی ہے کچھ قلت و کثرت جمعیت پر موقوف
نہین ہے دیکھیے دن حنین کے اپنی کثرت جماعت پر اترائے تھے معہذا وہ کثرت کچھ کام نہ آئی بلکہ پیٹھ پھیر کر
چلدیے مگر تھوڑے لوگ جو ہمراہ حضرت صکے رہگئے پھر اللہ نے رسول اور مومنین پر اپنی نصر و تائید اتاری

تاکہ وہ معلوم کرلین کہ فتح دینا نرے اللہ کا کام ہے اوسی کی مدد سے فیروزی حاصل ہوتی ہے اگرچہ مجمع
قلیل ہو کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ابن عباس مرفوعاً
کہتے ہین کہ بہتر صحابہ چار ہین اور بہتر سو یا چار سو ہین اور بہتر لشکر چار ہزار ہین اور مغلوب نہین ہوتے بارہ
ہزار قلت کے سبب سے رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن غریب وقد رواہ
ابن ماجۃ وابن حبان وغیرہ عن انس بن الجون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقصہ حنین
بعد فتح مکہ کے ماہ شوال سنہ آٹھ ہجری مین ہوا تھا حضرت ص مکہ فتح کرکے جب بندوبست وہان کا کرچکے اور عامۂ
اہل مکہ اسلام لے آئے اور حضرت ص نے اونکا مطلق العنان کر دیا تو حضرت ص کو یہ خبر پہونچی کہ ہوازن لڑنے
کو ساتھ آپکے جمع ہوئے ہین اونکا امیر مالک بن عوف نصری ہے اور سارے ثقیف ہمراہ اونکے ہین بنو
جشم وبنو سعد بن بکر اور کچھ بہتسے متفرق لوگ بنی ہلال کے اور کچھ بنی عمرو وعامر وعون بن عامر بھی اونکے ہمراہ ہین
وہ مع اپنی سب عورتون اور بچون اور بکریون اور اونٹون کے بالکل آئے تھے حضرت ص اونکی طرف مع
اوس لشکر کے جو فتح مکہ کے لیے آیا تھا اور وہ دس ہزار مہاجرین وانصار وقبائل عرب تھے باہر نکلے اور جو لوگ
مکے والے اسلام لے آئے تھے اور طلقاء کہتے تھے دو ہزار نفر وہ بھی ہمراہ ہوے جب دشمن کیطرف چلے تو درمیان
وادی کے جو مکہ و طائف کے بیچ مین تھا اور حنین کہتے تھے وہان پہنچا اول بھاگل صبح مین اترائی
ہوئی جبکہ یہ میدان مین اُترے تھے اور ہوازن کمین مین لگے تھے مسلمانون کو معلوم نہ تھا کہ وہ انکی گھات
مین ہین یکایک تیر چلائے تلوارین کھینچین اور سب نے ملکر ایک بارگی حملہ کیا جیسے کوئی ایک آدمی حملہ کرتا ہو
یہ حملہ بحکم امیر کیا اسوقت مسلمان پیٹھ دیکر ہٹے جسطرح کہ اللہ نے کہا ہے حضرت ص اپنے بغلۂ شہبا پر سوار
تھے ثابت رہے اور اسکو طرف دشمنون کے بڑھایا آپکے چچا عباس سیدھی رکاب پکڑی ہوئے تھے اور
دوسری رکاب ابوسفیان بن حرث بن عبدالمطلب کے تھی وہ اس خچر کو روکتے تھے کہ تیز نہ چلے اور
حضرت ص اپنا نام مبارک لیکر مسلمانون کو پکارتے تھے کہ ادہر آؤ کہان جاتے ہو اے اللہ کے بندو میری
طرف آؤ مین اللہ کا رسول ہون اسی حال مین یہ بھی ارشاد فرماتے انا النبی لا کذب انا ابن عبد
المطلب آپ کی ہمراہ قریب یکصد صحابی کے ثابت قدم رہے اور کسی نے کہا کہ قریب اسّی صحابی کے
منجملہ اونکے ابوبکر وعمر وعباس وعلی وفضل بن عباس وابوسفیان بن حرث وایمن بن ام ایمن واسامہ بن
زید وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے پھر حضرت ص نے اپنے چچا عباس کو کہ وہ بلند آواز تھے حکم دیا کہ خوب چلاکر

لہ یہ جملہ جو حضرت ص کو خچر سے اترنے کی ممانعت ہوئی ظاہر ہے کہ اس سے اترائی کا اترنا مراد ہے

پکارو اے اصحاب شجر یعنے وہ لوگ جنہوں نے نیچے درخت کے عدم فرار پر بیعت کی تھی چنانچہ اونہوں نے پکارا
یا اصحاب السمرۃ اور کبھی یا اصحاب سورۃ البقرۃ کہا وہ یا لبیک یا لبیک کہنے لگے اور لوگ طرف حضرت کے رجوع لائے
یہانتک کہ کوئی آدمی جسکا اونٹ نہ بہرتا تو وہ اپنی زرہ پھینککر اور تیر پڑتا اور اونٹ کو چھوڑ دیتا اور خود پاس
حضرت کے آتا جب کچھ لوگ اسطرح پر فراہم ہو گئے تو حضرت نے انکو حکم حملہ کا دیا اور ایک مٹھی خاک کی لیکر
اوسپر دعا کرنے اور مدد مانگنے کے اوشکر طرف قوم کے پھینکی اور کہا اَللّٰھُمَّ اَلْجِزْہُمْ اِلٰی مَا وَعَدْتَنِیْ یعنے
اے اللہ اپنے وعدہ کو پورا کر کوئی انسان جماعت اعدا کا ایسا باقی نہ رہا کہ وہ خاک اسکی آنکھ یا دہن میں نہ پہنچی
اور شکست نے سبھی بازو نہ رکھا ہو پھر اونکی شکست ہوئی مسلمانوں نے اونکا تعاقب کیا اور قتل کرنا اور پکڑنا
شروع کیا جب باقی لوگ پھر اکٹھے ہوئے سامنے حضرت کے قبیلوں کو جمع پایا ابو عبدالرحمن فہری جسکا نام یزید بن
اسید یا یزید بن انیس ماکرزہ ہے کہتے ہیں کہ میں ہمراہ حضرت کے تھا غزوۂ حنین میں وہ دن نہایت گرم تھا
لوگ چلتے تھے ہم نیچے سائے درختوں کے اور ترے جب سورج ڈھل گیا میں نے اپنا خود سر پر رکھا اور گھوڑے
پر سوار ہو کر پاس حضرت کے آیا آپ خیمہ میں تھے میں نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقت کوچ
کا آیا فرمایا ہاں پھر بلال کو پکارا وہ ایک درخت ببول کے نیچے تھے جسکا سایہ برابر ایک سایہ طائر کے ہوگا وہاں سے
جھپٹ کر آئے اور کہا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَاَنَا فِدَاکَ فرمایا پھر اگلا سوار کس بلال نے زین اٹھایا جسکا تنگ
چہال کا تھا اوسمیں نہ کچھ اشر تھا نہ بطر یعنے تجبر و کبر جب وہ کس گیا تو حضرت سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے
تیسرے پہر سے ساری رات تک صف بندی رہی جب دونو طرف کے سوار مقابل ہوئے تو مسلمان ہٹ گئے
جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ حضرت نے کہا انا اللہ کے بندہ ہیں اللہ کا بندہ و رسول ہوں
اے گروہ مہاجرین کے میں اللہ کا بندہ و رسول ہوں پھر گھوڑے سے اترکر ایک مٹھی مٹی لی جو شخص کہ مجھسے زیادہ
حضرت کے قریب تھا اوسنے مجھکو خبر دی کہ وہ مٹی اونکے موہوں پر مار کر فرمایا شَاھَتِ الْوُجُوْہُ اللہ نے اونکو
شکست دی علی بن عطار نے کہا مجھسے اونکے ابنار نے اپنے آبا سے یہ بات ذکر کی کہ اونہوں نے کہا کہ ہم میں
سے کوئی باقی نہ رہا جسکی آنکھ و دہن خاک سے بھر گیا اور ہمنے ایک آواز زنجیر کی سی درمیان آسمان و زمین
کے سنی جیسے کوئی لوہا لوہے کی طشت پر گرتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَھٰکَذَا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ
النُّبُوَّۃِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیِّ جابر بن عبداللہ کا لفظ یہ ہے مالک بن عوف مع اپنے لوگوں
کے طرف حنین کے نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے سے وہاں پہنچ گئے تھے وہ لوگ جنگل کے تنگ

رستون مین اور درمانے کوہ مین تیار رہتے حضرت ص مع اصحاب کے صبح کے اندھیرے مین اندر میدان کے اترے
یکایک سوار دشمنون کے ظاہر ہوئے یہ بات صحابہ پر سخت گذری لوگ بہاگنے لگے کوئی کسی کی طرف توجہ نہ
کرتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دہنے طرف کو ہوگئے اور فرمایا اے لوگو میری طرف آؤ مین اللہ کا رسول ہون
مین محمد بن عبداللہ ہون جب کچھ اثر نہ ہوا اور بعض بعض کے پیچھے چلدیے تو حضرت ص نے یہ حال لوگونکا
دیکھکر عباس سے فرمایا کہ تم چلاؤ اور کہو اے گروہ انصار اے اصحاب سمرہ اونہون نے کہا لبیک لبیک مرد اپنے اونٹ
کو پھیرتا اگر پھیر نہ سکتا تو اپنی زرہ گردن مین ڈالکر تلوار و کمان لیکر طرف اُس پکار کے آتا یہانتک کے قریب
سو شخص کے نزدیک حضرت ص کے جمع ہوگئے اور مقاتلہ ہونے لگا پہلی بار انصار کو پکارا تھا پھر خزرج کو یہ
لوگ جنگ پر بڑے صابر تھے حضرت ص اپنی سواری پر سے مجمع قوم کو جہانتک دیکھتے فرمایا الآن حمی
الوطیس یعنے اب ہنگامۂ حرب گرم ہوگیا تنور جنگ بھڑک اوٹھا واللہ جب باقی لوگ پھر کر پاس حضرت ص کے
آئے دیکھا کہ بہت سی تیدی سامنے آپکے پڑے ہین بعض کو اللہ نے قتل کیا اور بہاگنے والے بہاگ گئے
اونکا مال اُنکی اولاد حضرت ص کو ملی رواہ محمد بن اسحٰق صحیحین مین آیا ہے کہ ایک مرد نے براء بن عازب سے
کہا اے ابا عمارہ تم حضرت ص کو چھوڑکر دن حنین کے بہاگ گئے کہا لیکن حضرت تو نہین بہاگے ہوازن ایک
قوم تیر انداز تھی ہمنے جب اونکا مقابلہ کیا اور حملہ آور ہوئے تو اونہون نے شکست کہائی لوگ لوٹنے پر گر پڑے
اونہون نے ہمکو تیرون پر دھر لیا ایسے لوگ بہاگے یعنے حضرت ص کو دیکھا اور ابو سفیان بن حرث سفید خچر کی
لگام پکڑے ہوئے تھے اور حضرت ص فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ابن کثیر کہتے ہین
یہ نہایت درجہ کی بہادری ہے ایسے دن مین کہ لڑائی گرم تھی اور لشکر چلدیا تھا اور حضرت ص ایک ایسے خچر پر
سوار تھے کہ نہ جلد چلتا تھا اور نہ لائق کر و فر تھا اور نہ بہاگ سکتا تھا معہذا حضرت ص اُسکو ایڑ دیتے اور طرف
دشمن کے بڑھتے تھے اور اپنا نام مبارک ذکر کرتے تھے تاکہ جو کوئی آپکو نہ پہچانتا تھا وہ بھی پہچان لے صَلَوَاتُ
اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ دَآئِمًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یہ سب تھا مگر اللہ کے وثوق سے اور اُسپر بھروسا کرنیسے
کیونکہ حضرت ص جانتے تھے کہ عنقریب اللہ نصرت فرمائیگا اور رسالت کو پورا کریگا اور اپنے دین کو سارے
ادیان پر غلبہ بخشیگا ولہذا اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ یعنے طمانیت و ثبات اور
اور فرشتون کا لشکر بھیجا عبدالرحمن بن عوف نے کہا مجھسے ایک مرد نے جو ہمراہ مشرکون کے تھا ذکر کیا
کہ جب ہمارا اور اصحاب حضرت کا سامنا ہوا یعنے دن حنین کے تو وہ اتنا ہی ہمارے لیے نہ تھے کہ جتنی دیر

بکریکا دودھ دوہتے ہین جب وہ چلدیے اوپر پیچھی سے ہم اونکو ماتکتے تھے تو ہم صاحب بغلہ ابیضا تک پہنچکر تو
دیکھا کہ وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ہم اونکے پاس پہنچکر لوگ سفید خوبصورت دیکھے آپنے فرمایا شَاهَتِ
الْوُجُوهُ ارْجِعُوا یعنے جاؤ تمہارے مُنہہ کالے ہوگئے ہم سب بے شکست پائی ایک پر ایک لدپد بھاگا یہ ماجرا
اُس وقعہ کا ہوا رواہ ابن جریر ابن مسعود کہتے ہین ہم دن حنین کے ہمراہ حضرتؐ کے تہے لوگون سے پیٹہہ پھیری
فقط اسی مرد مہاجرین وانصارین سے ہمراہ حضرت ص کے رہگئے ہم آگے بڑہے ہم نے پیٹھ نہین دی انہین سے
اللہ نے تسکین اوتاری اور حضرت ص اپنی خچر سفید پر آگے کو بڑہتے تھے زین خچر کا ڈہیلا پڑگیا گرنے کو ہوا میں
کہا ارْتَفِعْ رَفَعَكَ اللّٰهُ فرمایا ایک مٹھی خاک اوٹہا دے مینے اوٹہا دی آپ نے وہ مٹھی اونکے مُنہہ پر ماری
اونکی آنکھین خاک سے بھرگئین فرمایا مہاجرین وانصار کہان ہین مینے کہا یہ ہین فرمایا اونکو پکار مینے پکارا
وہ اپنے ماتہہ مین تلوارین لیے ہوئے آئے گویا آگ کے تارے تھے مشرکین پشت دیکر بھاگ کھڑے ہوئے رواہ
البیہقی شیبہ بن عثمان نے کہا مینے دن حنین کے جب دیکھا کہ حضرت ص اکیلے رہگئے ہین تو اپنے باپ
چچا کو یاد کیا کہ علی وحمزہ نے اونکو قتل کیا تہا آج کے دن موقع ہے مین اونکا بدلا حضرت ص سے لیلون مین
چلا اور داہنے طرف سے حضرتؐ کی آیا دیکھا عباس بن عبد المطلب آپکے پاس کہڑے ہین ایک سفید زرہ پہنے
ہوئے گویا کہ چاندی ہے اور غبار کو حضرت ص سے دور کرتے ہین مینے کہا یہ اونکے چچا ہین بہلا یہ کب انکی
مدد نہ کرینگے تب بائین طرف سے آیا دیکھا کہ ابوسفیان بن حرث موجود ہین مینے کہا یہ اونکے برادر عمزاد ہین
یہ بھی اونکو بے مدد نہ چھوڑینگے ناچار مین جانب پشت سے آیا اتنی ہی دیر تہی کہ ایک ماتہہ تلوار کا لگا اور
کہ ناگاہ ایک شعلہ آگ کا درمیان میرے اور اونکے اوچہا ہوا گویا کہ بجلی ہے مین ڈرا کہ کہین مجہپر نہ گرے
مینے اپنا ماتہہ آنکھ پر رکہا اور اولٹے پاؤن پہرا حضرت ص نے التفات فرماکر کہا کہ اے شیبہ اے شیبہ میرے
پاس آ اے اللہ دور کر اس سے شیطان کو مینے آنکہہ اوٹہاکر اپکی طرف دیکہا وہ مجھکو میری آنکھہ وکان سے
زیادہ تر محبوب ہوگئے فرمایا اے شیبہ کافرون سے لڑ رواہ البیہقی دوسرا لفظ شیبہ کا یہ ہے کہ مین ان حنین
کے ہمراہ حضرت ص کے نکلا واللہ مجھکو اسلام ومعرفت اسلام نے نہین نکالا تہا ولکن مینے غلبہ ہوازن کا
قریش پر نہ چاہا مین پاس حضرت ص کے کہڑا تہا مینے کہا ای رسولخدا مین ابلق گہوڑے دیکھتا ہون
فرمایا اے شیبہ اونکو نہین دیکھتا مگر کافر پہر اپنا ماتہہ میرے سینہ پر مارا اور فرمایا اے اللہ ہدایت کر شیبہ کو پہر
دوسری بار مارکر یہی کہا اللّٰهُمَّ اهْدِ شَيْبَةَ پہر تیسری بار ماتہہ مارا اور یہی کہا کہ اللّٰهُمَّ اهْدِ شَيْبَةَ واللہ

آپنے ہاتھہ میرے سینہ پر سے نہ اوٹھایا تھا یہانتک کے ساری خلق خدا مین کوئی آپ سے زیادہ تر محبوب مجھکو نہتھا پہر باقی حدیث ملاقات مردم و شکست مسلمین و ندا عباس و استنصار رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہانتک کہ مشرک مارے گئے بیان کی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ حضرت کے تہا دن حنین کے اور لوگ قتال کر رہے تہے ناگاہ مین نے کالے کمل دیکھے کہ آسمان سے اوترتے ہین یہانتک درمیان ہمارے اور قوم کے گری وہ چیونٹیان تہین پہیلی ہوئی جنسے سارا جنگل بہر گیا قوم نے شکست کہائی ہمکو کچہہ شک نہین کہ وہ ملائکہ تہے یزید بن عامر سوائی ہمراہ مشرکون کے دن حنین کے تہے پہر مسلمان ہوگئے سائب بن یسار نے اونسے حال و مسدن کے رعب کا جو اللہ نے دل مین مشرکون کے ڈالا تہا پوچہا اونہون نے کنکریان اوٹہا کر طست مین ماریں اونکی آواز سنی کہا ہم اپنے اندر مثل اسکے پاتے تہے صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ ولہذا اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہم نے رسول و مومنون پر سکینہ اوتارا اور لشکر بہیجا جسکو تم نے نہین دیکہا اور کافرون کو بدلا اونکے کفر کا عذاب سے و یا واللہ اعلم پہر بقیہ ہوازن کو توبہ نصیب ہوئی وہ مسلمان ہوکر آئے اور جعرانہ مین قریب مکہ حضرت مہ سے آملے یا جرا بعد وقعہ حنین کے بیس دن بعد ہوا حضرت نے اونکو اختیار دیا کہ وہ اپنے قیدی لیجائین یا اپنا مال اونہون نے اپنے قیدی اختیار کیے وہ سب عورت بچے ملاکر چہ ہزار تہے حضرت نے اونکے قیدی پہیر دیے اور اونکا مال غنیمت کرنیوالون مین بانٹ دیا اور کچہہ لوگون کو طلقاء مین سے واسطے تالیف قلوب کے اسلام پر زیادہ دیا جسکو تنفیل کہتے ہین ایک ایک شخص کو سو سو اونٹ مرحمت فرمائے منجملہ اونکے جنکو سو سو اونٹ دیے تہے ایک مالک بن عوف نصری ہین اونکو اونکی قوم پر عامل مقرر کر دیا تہا جسطرح کہ وہ پہلے سے اونکے سردار تہے مالک نے قصیدۂ مدحیہ کہا اوسمین یہ شعر بہی ہین ؎

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ	فِی النَّاسِ کُلِّہِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ
اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ اِذَا اجْتُدِیْ	وَمَتٰی یَشَاْ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ غَدٍ
وَاِذَا الْکَتِیْبَۃُ عَرَّمَتْ اَنْیَابُہَا	بِالْبَیْضِ وَالْاَسَلِ الرِّمَاحِ وَضَرْبِ کُلِّ مُہَنَّدٍ
فَکَاَنَّہٗ لَیْثٌ عَلٰی اَشْبَالِہٖ	وَسْطَ الْہَبَاءَۃِ خَادِرٌ فِیْ مَرْصَدٍ

ف فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے اس آیت مین اپنی نعمت جو مومنون پر کی تہی یاد دلائی وہ موقع حنین اللہ نے مسلمانون کی نصرت کی یوم بدر و قریظہ و نضیر ہے حضرت کے غزوات جسطرح کہ صحیحین مین

زید بن ارقم سے آئی ہین انیس ۱۹ غزوے ہین حدیث بریدہ مین اتنا اور زیادہ ہے کہ منجملہ اونکے آٹھ غزوات مین
خود مقاتلہ کیا اور ایک قول یہ ہے کہ جملہ غزوات وسرایا ۔ وبعوث ستہ ہین اور کسی نے کہا اسّی حنین ایک
وادی ہے درمیان مکہ وطائف کے درمیان دونوکے اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے کما فی الخازن قتادہ نے کہا
وہانپر حضرت ص نے ہوازن وثقیف سے قتال کیا ہوازن کے سردار مالک بن عوف تہے اور ثقیف کے عبد یالیل بن
عمرو یہ وقعہ ۶ شوال سنہ آٹھ ہین بعد رمضان کے ہوا اسمین فتحیاب ہوئے یہ قصہ کتب حدیث وسیر مین مفصل
مذکور ہے مسلمانون کو اپنی کثرت پر اسلیے عجب ہوا کہ وہ گیارہ یا بارہ ہزار تہے یا سولہ ہزار اور کفار چار ہزار
تہے قالہ السیوطی لکن شرح مواہب مین کہا ہے کہ وہ بیس ہزار سے زیادہ تہے مسلمان بھاگ گئے اور کافر تہے
اتنے بالجملہ بعض نے یہ کہا تہا کہ ہم بسبب قلت کے آج مغلوب نہ ہونگے اسپر وہ طرف اسی بات کے سونپ
دیے گئے یہ اترانا اونکا کچھہ کام نہ آیا سیرت شامی مین کہا ہے کہ جو لوگ حنین مین ثابت قدم رہے ایک سو تیس
مہاجر اور ستر ۷۰ انصار تہے زمین باوجود وسعت اطراف کے اسلیے اونپر تنگ ہوگئی کہ اونکے دل مین خوف و
بیم دشمن کا سما گیا تہا ابن منذر نے حسن سے روایت کیا ہے کہ جب اہل مکہ و مدینہ جمع ہوئے کہا اب ہم خوب
لڑینگے کہ ہم سب ایک ہوگئے ہین حضرت ص کو یہ کہنا اونکا ناپسند آیا اور اونکا اترانا مکروہ معلوم ہوا جب دشمن کا
سامنا ہوا بھاگ نکلے یہانتک کہ کوئی کسیکا مقابلہ نہ کرتا آخر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیار عرب کو
پکارا اور کہا الی الی یعنے میرطرف آؤ کوئی اپنی جگہہ پر نہ تہمتا جگہہ چہوڑکر جلد تایب انصار کیطرف التفات
کیا وہ ایک لاگ طرف تہی اونکو پکار کر کہا یا انصار اللہ وانصار رسولہ الی عباد اللہ انا رسول اللہ وہ اپنے
گہٹنون کے بل ہوکر رونے لگے اور کہا یا رسول اللہ ورب الکعبۃ الیک واللہ یہ سر جہکا کر آنسو بہاتے
اور تلوارین کہینچکر سامنے حضرت ص کے دشمنون کو مارنے لگے یہانتک کہ اللہ نے اونکو فتحیاب کیا بعض نے
کہا کہ عباس نے اونکو پکارا کان پر اونگلی رکہکر چلائے اونکی آواز ایسی بلند تہی کہ آٹھ میل تک جاتی تہی
اللہ نے اپنے پیغمبر اور اہل ایمان پر سکینہ اوتارا اور کافر ڈر جاتا رہا قتال مشرکین پر بعد بیٹھہ پہیرنے کے جرأت
کی اور حضرت ص ثابت قدم تہے جگہہ سے نہ ہلے بہاگنا کسکا مراد مومنین سے وہ لوگ ہین جو نہ بہاگے جمے
رہے یا بہاگے ہوئے پہی ظاہر ہے کہ مراد کل حاضرین ہین اسلیے کہ وہ پہی بعد ہزیمت کے پہر جم گئے اور خوب
لڑے اور مدد کی گنتی مین ملائکہ کے اختلاف ہے کسی نے کہا پانچ ہزار تہے کسی نے کہا آٹھہ ہزار کسی نے کہا
سولہ ہزار لیکن یہ تعداد بغیر طریق ثبوت معلوم نہین ہوسکتی ہے پہر اسمین اختلاف ہے کہ فرشتون نے پہی اسدن

مقابلہ کیا یا نہین صحیح یہ ہے کہ ملائکہ نے سوا دن بدر کے قتال نہین کیا اونکا حاضر ہونا سوائے یوم بدر کے فقط تقویت دلہاے اہل ایمان کے تہا تاکہ مشرکون کے دل مین رعب پڑے اگرچہ وہ اونکو نہ دیکہتے تہے بعض نے کہا کہ کفار نے اونکو دیکہا تہا مراد عذاب کفار سے قتل و اسر و اخذ مال و گرفتاری ذریت ہی سدی نے کہا کہ تلوار سے مارے گئے اور جو ہزار عورت بچے قید مین آگئے اس سے زیادہ کوئی بڑی غنیمت ہاتہہ نہ آئی تہی کیونکہ بارہ ہزار اونٹ اور بے گنتی بکریان اوسمین تہین اور اسکے سوا اور بہت مال تہا ولله الحمد اللہ نے کہا یہ جزا ہے کفار کی دنیا مین علاوہ عذاب آخرت کے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ
صٰغِرُوْنَ ۝ اے ایمان والو مشرک جو ہین سو پلید ہین پس نزدیک نہ آوین مسجد حرام کے اس برس کے بعد اور
اگر تم ڈرتے ہو فقر سے تو آگے غنی کریگا تمکو اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ ہے سب جانتا حکمت والا لڑو
اُن لوگون سے جو یقین نہین رکہتے اللہ پر اور نہ پچہلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اُسکے رسول
نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ سب اپنے ہاتہہ سے اور وہ بیقدر رہون

ف مسجد الحرام مین مشرک کو جانا حرام ہے بلکہ سارے حرم مین اور مسجد مین معاف ہے اور پلیدی اُنکے
دل مین ہے بدن پر نہین اور فقر سے ڈرتے ہو یعنے آمد و رفت موقوف ہوگی مشرکون کی تو معاملات
سوداگری بند ہونگے سو اللہ نے سارا ملک مسلمان کردیا سب کاروبار جاری ہوا پہلے حکم ہوا کہ مشرکون سے
لڑو اور ملک سے نکالو اب حکم ہوا اہل کتاب سے لڑائی کا کہ یہ بہی دین حق سے منکر ہین اور اللہ کو اور آخرت
کو جیسے چاہیے نہین مانتے مگر ان سے جزیہ قبول کرکے بشرطیکہ ادنے اعلے سب ذلیل ہو کر جزیہ دیا کرین
باقی عرب کے مشرک سے جزیہ ہرگز قبول نہین اور جہان کے مشرک سے حنفی پاس قبول ہے جزیہ ہر مہینے
مین پانچ آنے یا دس آنے یا سوا روپیہ موافق حال اور ذلیل رہنا یہ کہ سواری مین لباس مین راہ چلنے مین
ہتہیار باندہنے مین مسلمان کی برابری نہ کرین اور بہی بہت بندوبست ہین منتہا مانی موضح قرآن ابن کثیر
کہتے ہین اللہ نے اپنے ایماندار پاک بندون کو دین و ذات مین حکم دیا کہ مشرکون کو جو دین مین پلید ہین
مسجد حرام سے نکالدو اب وہ بعد اوترنے اس آیت کے پہر قریب نہ آسکے نہ آئین یہ آیت سنہ نو ہجری

ولہذا حضرت نے علی مرتضےٰ کو ہمراہ ابوبکر صدیق اس سال روانہ کرکے حکم دیا کہ وہ جاکر پکار دین کہ اب کوئی مشرک بعد اس سال کے حج خانہ نکرے اور کوئی ننگا گبہ کا طواف بجا نہ لائے اللہ نے اس امر کو پورا کیا اور یہ حکم شرعاً وقدراً دیا جابر بن عبداللہ نے اس آیت مین کہا ہے مگر یہ کہ غلام یا اہل ذمہ ہو یہ روایت دوسری جہ سے مرفوعاً بھی آئی ہے بلفظ لا یدخل مسجدنا ھذا بعد عامنا ھذا مشرک الا اھل العھد وخدمکم تفرد بہ الامام احمد مرفوعاً والموقوف اصح اسناداً اور زہری کہتے ہین عمر بن عبدالعزیز نے لکھا تھا کہ منع کرو تم یہود و نصارے کو مساجد مسلمین مین آنے سے باتباع غنی قول خدا انما المشرکون نجس اور عطار نے کہا کہ سارا حرم مسجد ہے بقولہ تعالےٰ فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا یہ آیت کریمہ دلیل ہے نجاست مشرک پر جسطرح کہ صحیحین مین آیا ہے المؤمن لا ینجس رہی نجاست بدن کی سو جمہور اسپر ہین کہ بدن وذات نجس نہین ہے کیونکہ اسکے طعام اہل کتاب کو حلال کیا ہے نان بعض ظاہریہ کا مذہب ہے کہ انکے بدن بھی پلید ہین حسن نے کہا جو کوئی اونسے مصافحہ کرے وہ ہاتھہ دھوڈالے روّاہ ابن جریر خوف فقر پر وعدۂ غنا دیا اسلیے کہ لوگون نے کہا تھا کہ ہمارے بازار بند ہوجائین گے اور ہماری تجارت جاتی رہیگی منافع حاصل نہ ہونگے پھر ذلیل ہوکر جزیہ دینے کا ذکر کیا یہ عوض ہوا اسکا جو کہ اونکو خوف تھا قطع اسواق کا یعنے جب مرشرک قطع ہوا تو اہل کتاب سے جزیہ دلوایا تاکہ جبر نقصان ہوجاوے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و قتادہ و ضحاک وغیرہم نے اسیطرح کہا اللہ جانتا ہے مصالح کو اپنے امر و نہی مین حکیم ہے ولہذا اونکو عوض مکاسب کے اسوال جزیہ اہل کتاب سے جو ذمی ہین دلوائے ؎

خدا گر بحکمت ببندد درے ۔۔۔ کشاید بفضل و کرم دیگرے

چونکہ کتاب والے اپنے نفس الامر مین حضرت مہ کے منکر تھے تو گویا اونکا ایمان ساتھہ کسی رسول کے بھی صحیح نہ رہا بلکہ وہ تابع اپنی رائے و ہوے و آبا کے ہین وہ بھی نہ اسلیے کہ وہ اللہ کی شرع و دین ہے کیونکہ اگر وہ اس کتاب پر جو اونکے ہاتھہ مین ہے ایمان کہتے ہوتے تو یہ ایمان اونکو طرف ایمان لانے کو حضرت پر کہنچہ لاتا اسلیے کہ سارے پیغمبرون نے حضرت کی بشارت دی ہے اور اونکے اتباع امر کا حکم کیا ہے لیکن جب حضرت آئے اور اُنہون نے انکار کیا اور وہ اشرف رسل تھے تو یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ تمسک بشرع انبیائے اندیز نہ تھے اسلیے کہ وہ شرع اللہ کے پاس سے آئی تھی بلکہ وہ تو تمسک اپنی خطوط و اہوا و آرا و آبا کے ہیز اسلیے ایمان لانا اونکا بقیۂ انبیا پر کچھہ بکار آمد اونکے نہین ہے حالانکہ جو سب انبیا کے سردار اور سب سے

افضل اور سب کے خاتم اور سب میں اکمل ہیں اونہیں کا انکار کیا ولہذا اللہ تعالے نے فرمایا قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا
يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ الخ یہ آیت کریمہ پہلا حکم ہے قتال کرنیکا ساتھ اہل کتاب کے بعد تمہید امور مشرکین کے جب کے
لوگ دین خدا میں فوج کی فوج داخل ہوگئی اور جزیرۂ عرب کا امر مستقیم ہوچکا تب اللہ و رسول نے حکم قتال کا
ساتھ اہل ہر دو کتاب کے دیا یہ حکم سنہ نو میں نازل ہوا ولہذا حضرت ﷺ نے درستی سامان کا حکم و اعظم قتال روم کا
دیا اور لوگوں کو ملا کر یہ اظہار فرمایا اور کچھ لوگ طرف قبائل عرب کے جو گرد مدینہ منورہ کے رہتے تھے بھیجکر
اونکو طرف اسلام کے بلایا چنانچہ قریب تیس ہزار نفر کے جو قابل جنگ تھے جمع ہوگئے اور کچھ لوگ اہل مدینہ
اور منافقین حوالی مدینہ حاضر نہ ہوئے اور یہ حکم اس سال میں ہوا جو سال خشکی اور گرمی اور لو کا تھا اور حضرت
بارادۂ قتال روم طرف شام کے نکلے اور تبوک میں جاکر اترے اور وہاں قریب بیس دن کے رہے یہ اللہ سے
استخارہ واسطے رجوع کے کیا عام لوگ بسبب ضیق حال و ضعف کے واپس پھیرے چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالے
آئیگا یہ آیت کریمہ دلیل ہے اس شخص کی جسکے نزدیک جزیہ نہیں لیا جاتا ہے مگر اہل کتاب سے اور جو اونکے مشابہ
ہیں جیسے مجوس حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضرت ﷺ نے مجوس ہجر سے جزیہ لیا یہی مذہب ہے شافعی و احمد کا
اور امام ابو حنیفہ رح نے کہا کہ سارے اعاجم سے لینا چاہیے خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین رہے عرب سو ان
میں نہ لیا جائے مگر اہل کتاب سے مالک کا قول یہ ہے کہ مقرر کرنا جزیے کا سارے کفار پر کتابی ہوں یا مجوسی
یا وثنی وغیرہ کا جائز ہے وَلِمَا فِي هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ وَتَقْرِيرِ أَدِلَّتِهَا مَكَانٌ غَيْرُ هٰذَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مراد اس سے
قہر و غلبہ ہے یعنے مقہور مغلوب ہوکر اور ذلیل و خوار ہوکر جزیہ ادا کریں اسی لیے اعزاز اہل ذمہ کا اور رفع اونکا
مسلمانوں پر جائز نہیں ہے بلکہ اذلال صغرہ اشقیا ہیں جسطرح صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے لَا تَبْدَءُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ
ولہذا حضرت عمر بن خطاب نے اونپر وہ امور شرط کیے ہیں جو اونکے اذلال و تصغیر و تحقیر میں معروف ہیں
چنانچہ امام حفاظ نے عبدالرحمن بن غنم اشعری سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے کہا میں نے عمر بن
خطاب کی طرف جبکہ اونہوں نے نصارے اہل شام سے صلح کی یہ عہدنامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
هٰذَا كِتَابٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نَصَارٰى مَدِينَةِ كَذَا وَكَذَا إِنَّكُمْ لَمَّا قَدِمْتُمْ عَلَيْنَا
سَأَلْنَاكُمُ الْأَمَانَ لِأَنْفُسِنَا وَذَرَارِيِّنَا وَأَمْوَالِنَا وَأَهْلِ مِلَّتِنَا وَشَرَطْنَا لَكُمْ عَلَيْ أَنْفُسِنَا أَلَّا
نُحْدِثَ فِي مَدِينَتِنَا وَلَا فِيمَا حَوْلَهَا دَيْرًا وَلَا كَنِيسَةً وَلَا قَلَايَةً وَلَا صَوْمَعَةَ رَاهِبٍ وَلَا نُجَدِّدَ

ماخرب ولا تخفی منہا ما کان خططا للمسلمین وان لا نمنع کنائسنا ان یترلہا احد
من المسلمین فی لیل ولا نہار وان نوسع ابوابہا للمارۃ وابن السبیل وان ننزل من مر
بنا من المسلمین ثلثۃ ایام نطعمہم ولا نؤوی فی کنائسنا ولا منازلنا جاسوسا ولا نکتم
غشا للمسلمین ولا نعلم اولادنا القرآن ولا نظہر شرکا ولا ندعو الیہ احدا ولا نمنع احدا
من ذوی قرابتنا الدخول فی الاسلام ان ارادوہ وان نوقر المسلمین وان نقوم لہم
من مجالسنا ان ارادوا الجلوس ولا نتشبہ بہم فی شئ من ملابسہم فی قلنسوۃ ولا
عمامۃ ولا نعلین ولا فرق شعر ولا نتکلم بکلامہم ولا نتکنی بکناہم ولا نرکب السروج
ولا نتقلد السیوف ولا نتخذ شیئا من السلاح ولا نحملہ معنا ولا ننقش خواتیمنا بالعربیۃ
ولا نبیع الخمور وان نجز مقادیم رؤسنا وان نلزم زینا حیثما کنا وان نشد الزنانیر
علی اوساطنا وان لا نظہر الصلیب علی کنائسنا وان لا نظہر صلبنا ولا کتبنا فی
شئ من طرق المسلمین ولا اسواقہم ولا نضرب نواقیسنا فی کنائسنا الا ضربا خفیا
وان لا نرفع اصواتنا بالقراءۃ فی کنائسنا فی شئ من حضرۃ المسلمین ولا نخرج سعانین
ولا بعوثا ولا نرفع اصواتنا مع موتانا ولا نظہر النیران معہم فی شئ من طرق المسلمین
ولا اسواقہم ولا نجاورہم موتانا ولا نتخذ من الرقیق ما جری علیہم سہام المسلمین
وان نرشد المسلمین ولا نطلع علیہم ومنازلہم جب میں یہ کتاب لکھکر لایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے
اوسمیں اتنا اور زیادہ کر دیا ولا نضرب احدا من المسلمین شرطنا لکم ذلک علی انفسنا واہل
ملتنا وقبلنا علیہ الامان فان نحن خالفنا فی شئ مما شرطناہ لکم ووظفنا علی
انفسنا فلا ذمۃ لنا وقد حل لکم منا ما یحل من اہل المعاندۃ والشقاق انتہی کلام
ابن قیم رحمہ اللہ ف فتح البیان میں کہا ہے شرک نجس ہیں یعنے صاحب نجاست ہیں کیونکہ
اونکے پاس وہ شرک ہے جو بمنزلہ نجاست کے گویا عین پلیدی ہیں بسبب خبث باطن کے ابن عباس نے
کہا اونکے عیان نجس ہیں مثل سگ و خوک کے قتادہ و معمر وغیرہ نے کہا وہ موصوف ہیں ساتھ نجاست
کے طہارت و غسل نہیں کرتے اور نہ نجاستوں سے بچتے ہیں یہ نجاسات اون سے لگی رہتے ہیں مراد
مشرکین سے عجمی بت پرست ہیں اور منافق کفار اور بعض نے کہا بلکہ سارے انواع یہود و نصاریٰ

وغیرہم ظاہر یہ جو قائل ہین بنجاست ذات کے اونکی دلیل یہی آیت ہے حسن بصری وحسن بن صالح وابن عباس نے کہا ہے مَنْ مَسَّ مُشْرِکًا فَلْیَتَوَضَّأْ یعنے جو کوئی کسی مشرک کو چھوئے تو ناتہہ دہووے الکن جمہور سلف خلف مع ائمہ اربعہ اسطرف گئے ہین کہ کافر نجس الذات نہین ہے اور حضرتؐ کے قول وفعل سے عدم نجاست ذات کی ثابت ہے کیونکہ انھنے برتنون مین کہایا ہے اور اونکا پانی پیا ہے اور اُس سے وضو کیا ہے اور انکو اپنی مسجد مین اُتارا ہے اور یہی حق بھی ہے یہ جو فرمایا کہ وہ مسجد حرام سے نزدیک نہون یہ منع ہے اونکی نجاست باطنی پر گویا مبالغہ ہے منع مین دخول حرم سے اور نہی مشرکون کی قربت سے راجع ہے طرف نہی مسلمانون کے کہ وہ اونکو مسجد مین آنے نہ دین مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے یہ آیت مؤید ہے اسکی سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کیونکہ مراد اسجگہہ حرم ہے کیونکہ سارا حضرتؐ کا گھر سے ام ہانی کے ہوا تہا اور بعض نے کہا نفس مسجد حرام مراد ہے اس صورت مین دخول سارا حرم سے منع نہین کیا جائیگا رہے اور مساجد سوا اہل مدینہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر مشرک کو ہر مسجد سے منع کیا جائے اور شافعی کے نزدیک آیت عام ہے حق مین سارے مشرکون کے اور خاص ہے ساتہہ مسجد حرام کے تو اور مسجدون مین آنے سے روکنے مین حضرتؐ نے ثمامہ بن اثال کو مسجد مین باندہا تہا اور وفد ثقیف کو وہان اُتارا تہا ابو حنیفہ رح کا قول یہی موافق شافعی رح ہے اور اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ داخل ہونا ذمی کا ساری مسجدون مین جائز ہے بغیر حاجت اور شافعی نے اسکو مقید بہ حاجت کیا ہے اور قتادہ نے کہا کہ یہ بات ذمی کے لیے روا ہے نہ مشرک کے لیے حاصل یہ ہوا کہ بلاد اسلام حق مین کفار کے تین طرح پر ہین ایک حرم اور سوا اہل ذمہ کا کسی حال مین بھی درست نہین ہے ذمی ہو یا مستامن بدلیل ظاہر آیۃ شافعی واحمد ومالک اسی کے قائل ہین اگر کوئی قاصد دار الکفر کا آئے اور امام حرم مین ہو تو اسکو اذن دخول حرم کا نہ دے بلکہ خود امام اوسکے پاس نکل جائے یا کسی اور شخص کو بہیجدے کہ اسکی بات جاکر سنے لیکن باہر حرم سے دوسرا حجاز اوسکی حد مابین یمامہ ویمن ونجد ومدینہ منورہ ہے کہتے ہین کہ نصف مدینہ تہامی ہے اور نصف حجازی اور بعض نے کہا کہ سب حجاز ہے ابن الکلبی نے کہا حد حجاز مابین کوہ وطریق عراق ہے حربی نے کہا تبوک حجاز ہے کفار کو دخول ہونا ارض حجاز مین اجازت لیکر درست ہے لیکن تین دن سے زیادہ نہ رہے بدلیل احادیث صحیحہ جو اس باب مین آئی ہین عمر بن خطاب سموعًا مرفوعًا کہتے ہین لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا پہر عمر نے اپنے عہد خلافت مین اونکو نکالدیا اور وسط نکے تاجر کے تین دن کی میعاد مقرر کی اور جزیرہ عرب قصے عدن سے ریف عراق تک طول مین اور جدہ سے اطراف شام تک عرض مین ہے تسیر سارے بلاد

اسلام اور تین کا فرکو اقامت کرنا عہد و امان مدت کے ساتھ درست ہے لیکن مسجدون مین آنین مگر باجازت
مسلمان اور وہ بھی حاجت و ضرورت کی صورت مین یہ حکم کہ بعد اس سال کے مسجد حرام سے نزدیک ہون
اسمین دو قول ہین ایک یہ کہ یہ حکم سنہ نو مین ہوا دوسرا یہ کہ سنہ دس مین ہوا یہی قول ہے قتادہ کا ابن عربی نے
کہا یہی صحیح ہے موافق مقتضائے لفظ اور یہ قول کہ یہ حکم سنہ نو مین نازل ہوا تھا جس سال کہ اعلان کیا گیا نہایت
عجیب ہے لیکن اسکا جواب دیا گیا ہے اسی طرح راجح یہ ہے کہ یہ نہی کچھ مختص ساتھ حج و عمرہ کے نہین ہے بلکہ ہر وقت
مین ہے خواہ موسم مناسک ہو یا نہ ہو اور تخصیص بعض اوقات کی ساتھ جواز کے محتاج مخصص ہے پھر اللہ نے
فرمایا اگر تمکو ڈر محتاجی کا ہوگا تو اللہ تمکو تونگر کر دیگا یہ خوف فقر کا ناحق کرتے ہو ضحاک نے کہا اللہ نے انپر
دروازہ جنگ کا ساتھ اہل فرمہ کے کھولدیا بقولہ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ الخ عکرمہ نے کہا اللہ نے اونکو غنی
کر دیا ساتھ اور اسطرح نبات و خصب ارض کے اور عرب مسلمان ہوگئے اور مکے مین مال و اسباب تجارت لائے
جسکے سبب سے اہلکو آسودگی حاصل ہوئی یا فیئے سے غنی کر دیا مقاتل نے کہا اہل جدہ و صنعاء و حبش اسلام لائے
اور بہت سا غلہ مکہ مین لائے اللہ نے خوف فقر کا اہل مکہ سے دور کیا ضحاک و قتادہ نے کہا اللہ نے عوض اونکا
جزیے سے کر کے تونگر کر دیا قید مشیت اسلیے لگائی ہے کہ بندون کو چاہیے کہ اپنے ہر کلام متعلق زمانہ مستقبل مین
انشاء اللہ تعالے کہا کرین اور دعا و تضرع سے نہ تھکین اور جان لین کہ غنا سو عود بعض کو ہوتی ہے نہ بعض کو اور کسی
سال مین ہوتی ہے اور کسی مین نہین عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے وہ علیم حکیم ہے جو دینے چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا
وہ نہ ہوا پھر اللہ نے حکم قتال کا ساتھ مشرکین وغیرہم کے یا اور اسباب پر نص کی کہ اہل کتاب مومن نہین ہین ہیود
اسلیے کافر ہیے کہ اونہون نے اللہ کی کچھ قدر نہ کی اور نہ اللہ کی صفات کمال کو پہچانا اور درمیان ایمان لانے
کے اللہ و رسول پر فرق کیا اور حق مین عزیر علیہ السلام کے غلو کیا اونکو اللہ کا بیٹا ٹھیرایا یا نصاریٰ کا کفر یہ ہے کہ
وہ حق مین مسیح علیہ السلام کے غلو کرتے ہین اور ثالث ثلاثہ بتاتے ہین مجاہد نے کہا یہ آیت جب اتری کہ حضرت نے
اور صحابہ کو حکم قتال روم کا ہوا چنانچہ اسی بنیاد پر غزوۂ تبوک واقع ہوا کلبی نے کہا نزول اسکا حق مین یہود مدینہ
و نضیر کے ہے حضرت نے اونسے مصالحہ کر لیا یہ پہلا جزیہ تھا جو مسلمانون کے ہاتھ آیا اور پہلی ذلت تھی
جو اہل کتاب کو مسلمانون کے پہونچی اور اللہ نے نص کی ہر اس بات پر کہ یہ لوگ ایماندار نہین ہین نہ آخرت پر
یقین رکھتے ہین اگرچہ بظاہر جنت و نار کو ثابت کرتے ہین و بعض تو قائل بعث ارواح ہین نہ بعث اجسام
اور کہتے ہین کہ جنت مین کھانا پینا نکاح کرنا کچھ نہ ہوگا سو اس اعتقاد کا آدمی مومن نہین ہوتا ہے گو وہ آپکو

سون سمجھے اسیطرح محارم خدا ورسول کو یہ لوگ حرام نہین جانتے جیسے چربی وخوک وخمر یا مراد تحریف توریت و انجیل ہے یا تقلید احبار ورہبان اور مراد دین حق سے جسکو اونہون نے اختیار نہین کیا دین اسلام ہے جو ناسخ سارے ادیان ہے بطلب یہ کہ اونکا دین بعد بعثت خاتم النبیین دین باطل ہوگیا مراد کتاب والون سے اسجگہ یہود ونصاریٰ ہین اہل توریت وانجیل بالاتفاق بدلیل قولہ تعالے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ سو لفظ اہل کتاب سے یہی دونو فریق مراد ہوتے ہین اور جہان لفظ بنی اسرائیل آتا ہے وہان فقط یہود مراد ہین اور جہان لفظ نصاریٰ آتا ہے اُنسے فقط عیسائی مراد ہوتے ہین یہ صاحب انجیل ہین رہے مجوس سو وہ اہل کتاب نہین ہین بدلیل حدیث سَنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ اخرجہ البغوی من حدیث عبد الرحمٰن بن عوف ویدل لہ ایضا قولہ تعالیٰ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا یہ تصریح ہے اسبات کی کہ مجوس یعنی پارسی اہل کتاب نہین ہین پھر جزیہ کو غایت عقوبت ٹھیرانا جزیہ اُس مال کا نام ہے جو معاہد کے ذمہ ہر سال واسطے تحقیر واذلال کے لگایا جاتا ہے جسکو آجکل ٹکس بولتے ہین نامہ سے دینے کے معنے ہین کہ بزور اُنسے لیا جاتا ہے یا وہ خود اپنے نامہ مین رکھکر پیش کرتے ہین کسی اور کی معرفت نہین دیتے یا نقد ادا کرتے ہین نہ نسیہ یا یہ لینا تمہارا اونسے ایک طرح کا انعام ہے تمہاری طرف سے اونپر یا ہاتھ کنایہ ہے انقیاد سے مطلب یہ کہ اُنسے یہانتک لڑو کہ وہ جزیہ بخوشی خاطر وانقیاد وبلا اکراہ ادا کرین اور جب لینا جزیہ کا زبردستی سے ٹھیرگا تو یہ عقد ذمہ باقی نہ رہیگا ائمہ ثلاثہ اور اونکے اصحاب وثوری واوزاعی وابو عبید کا مذہب یہ ہے کہ ہوا اہل کتاب کے اور کسی سے جزیہ قبول نہین ہوتا اور مالک واوزاعی کے نزدیک سارے احبار کفر سے جزیہ لیا جاتا ہے کوئی ہو کہین ہو قولون سے مجوس داخل اہل کتاب ہین ابن منذر نے کہا مجھے اُنسے جزیہ لینے مین کسیکا خلاف معلوم نہین علی بن ابیطالب نے کہا ہے مجھے حال مجوس کا سب سے زیادہ معلوم ہے اونکی پاس ایک علم تھا جسکے یہ عالم تھے اور ایک کتاب تھی جسکو پڑھتے پڑھاتے تھے مگر ایک جماعت حفاظ نے اس روایت کی تضعیف کی ہے کذا قالہ ابن القیم رح بخاری مین آیا ہے کہ عمر نے اخذ جزیہ مین مجوس سے توقف کیا یہانتک کہ عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ حضرت نے مجوس ہجر سے جزیہ لیا ہے اور اہل بحرین سے اور وہ بھی مجوس تھے اس سے ثابت ہوا کہ ہر سہ گروہ سے جزیہ لینا چاہیے اتفاقاً اہل کتاب سے بنص قرآن اور مجوس سے بنص سنت الفوز صلے اللہ علیہ وسلم سَنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ اب رہا مقدار جزیے کا سو اسمین اہل علم کا اختلاف ہے عطا نے کہا کچھ مقدار جو قول وقرار ٹھیر گیا ہو اوسکے موافق لیا جائے یہی قول

یحیی بن آدم وابو عبید وابن جریر نے یہ کہا ہے کہ اقل جزیہ ایک دینار ہے اور اکثر کی حد نہیں
اور شافعی رح نے کہا کہ ہر غنی و فقیر پر جو کہ عاقل بالغ آزاد ہے ایک دینار ہے اس سے کم نہ لینا چاہیے یہی قول
ابو ثور کا بھی ہے شافعی رح نے کہا اگر ایک دینار سے زیادہ پر صلح کی ہے تو زیادہ لینا درست ہی جبکہ وہ بخوشی
خاطر مقدار زائد دین مالک نے کہا چار دینار ہین سونے والو پر اور چالیس درہم چاندی والو پر اسمین امیر
غریب برابر ہے اور اگر مجوسی ہے تو نہ زیادہ نہ کم ابو حنیفہ رح و اصحاب ابو حنیفہ و محمد بن حسن و احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہم نے کہا کہ بارہ اور چوبیس وارثالیس ہین اور بچہ و دیوانہ و عورت پر بالاتفاق واجب نہین
حضرت رح نے جو خط معاذ کو وقت روانگی یمن کے لکھدیا تھا اوسمین ہر حالم یعنے بالغ پر ایک دینار لکھا تھا
اس قید سے عورت و صبی خارج رہے مگر ابن حزم نے بدلیل حالمہ جو ایک روایت مین آئی ہے عورت پر بھی
واجب کہا ہے لکن یہ لفظ تردیک حفاظ کے ثابت نہیں ہے ولہذا اس مذہب کو ضعیف ٹھیرایا گیا ہے
اب رہا غلام سو اگر سید اوسکا مسلمان ہے تو پھر اوسپر بالاتفاق کوئی جزیہ نہین ہے اور سامریہ پر ہے اسلیے
کہ وہ فرق کفرہ مین منجملہ یہود کے صحابہ نے جب بہت سے شہر فتح کیے تو اونکو تسلیم جزیہ پر برقرار رکھا اسیطرح
ائمہ و خلفاء مابعد نے کیا رہے صابئہ سو ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ ایک بڑی امت ہے اکثر اونکے فلاسفہ ہیں
اور اونکے مقالات مشہور ہین اُنسے بھی جزیہ لیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہ نسبت مجوس کے احسن الحال مین جب مجوس
سے لیا تو اونسے بالاولے لینا چاہیے کیونکہ مجوس دین و مذہب مین خبث اتم ہین اور بہ تغلب جاہلیت میز
نصرانی ہوگئے ہین وہ حکم مین نصاریٰ کے ہین صاحب قوت و شوکت تھے جب اسلام آیا تو اُنہون نے جزیہ دینے
مین عار و انکار کیا اسلیے اونپر دو چند صدقہ باندھا گیا عوض جزیہ کے غرضکہ وہ طوائف جن سے جزیہ لیا جاتا ہے
یہ ہین جس مقدار و عامل پر اونسے مصالحت ہوگئی ہو وہی ٹھیک ہے اور یہود خیبر وغیرہم عموم آیت مین داخل
ہین کوئی مخصص اونکا نہین آیا حضرت رح جو اُنسے اور یہود مدینہ سے جزیہ نلیا اوسکا سبب یہ تھا کہ اونکو مدینہ
سے نکالدیا تھا اور بعض سے قتال کیا وہ قتال قبل نزول حکم جزیہ کے تھا اور خیبر والون سے قبل نزول فریضہ جزیہ
کے مصالحت کر لی تھی اور یہ حکم تو سنہ نو مین آیا تھا اور رہے وہ لوگ جو سلوان مذکورین کے ہین کہ اُنسے
جزیہ لینا چاہیے یا نہین بعد اسکے کہ اخذ جزیہ پر اہل کتابین و مجوس سے اتفاق ہی سو خفیہ کہتے ہین کہ بت
پرستان عجم سے لینا چاہیے نہ بت پرستان عرب سے بدلیل حدیث مرفوع ابن عباس اُرِیْدُ صَنَمٌ کَلْتَہ
قَدْ کَانَ لَھُمْ بِھَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّیْ الْجِزْیَۃَ بِھَا الْعَجَمُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور مذہب امام مالک

ابو یوسف کا یہ ہے کہ جزیہ عربی وعجمی سے لیا جائیگا بدلیل حدیث بریدہ جو صحیح مسلم مین آئی ہے اوسمین فرمایا ہے
إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ
فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جزیہ ہر کافر سے لینا چاہیے کیونکہ یہ حدیث
مین کسی کا ذکا استثنا نہین کیا ہے اور لفظ حدیث ہی کوئی اختصاص جزیے کا ساتھ اہل کتاب کے نہین نکلتا ہے
اور حضرتؐ کی فوج اور لشکر اکثر عرب کے بت پرستون سے لڑتے تھے اور عروم کفار سے جزیہ لیتے تھے بدلیل سنت اور
اہل کتاب سے بدلیل قرآن اور خود حضرت عمر نے مجوس سے جو کہ آتش پرست تھے جزیہ لیا ہے اور انکو بت پرستون
سے جدا نہین سمجھا پھر جزیہ مین کچھ سونا چاندی ہی لینا متعین نہین ہے بلکہ ہر قسم کا مال جو وہ رکھتے ہون کپڑا
مٹھیار لوہا تانبہ غلہ وغیرہ ذلک وہی لیا جا سکتا ہے حضرتؐ کی سنت اسی طرح پر ہے چنانچہ اہل نجران سے حلہ
وسلاح لیا تھا نزدیک غرضکہ اندازہ جزیہ کا شرع مین اس طرح پر کہ کم وبیش نہ ہو اسکی جنس مقرر ہو نہین ہے بلکہ
وقت اخذ کا سو جب سال گذر جائے تب واجب ہوتا ہے پہلے اس سے مطالبہ کرنا نہ چاہیے یہی قول ہے احمد و
شافعی کا اور نزدیک ابو حنیفہ رحم کے اول سال مین لینا واجب ہے ماہوار کے حساب سے لیا جاوے گر حضرتؐ
اور خلفا آخر سال ہی پر مطالبہ کرتے تھے اسلیئے یہی راجح اور موافق مقتضاے قواعد شریعت ہے عاجز نے کہا مراد
صغار یعنی ذلت سے یہ ہے کہ کھڑے ہو کر دے نہ بیٹھ کر کسی نے کہا کہ پیادہ لائے نہ سوار ہو کر اور دیر تک ایسے ہو
کھڑا رہے پھر اسکو موضع اخذ تک کھینچ لایا جاوے کشاف مین کہا ہے کہ اسکا گریبان پکڑ کر کھینچین اور کہین کہ جزیہ
ادا کر اور ایک آدھ گھونسا اسکی پیٹھ پر جڑین گو وہ دینے ہی کو آیا ہو ابن عباس نے فرمایا کہ اسکو گریبان پکڑ
کے جھٹکین ایک آدھ طمانچہ ماڑین کسی نے کہا کہ داڑھی پکڑ کر دو ایک دھپ لگائین اور اس سے کہین اے دشمن
خدا خدا کا حق دے اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنپر کوئی دلیل دال نہین ہے اور نہ یہ معانی مقتضاے آیت ہین
اور نہ حضرتؐ سے منقول ہین اور نہ اصحاب سے بلکہ صواب یہ ہے کہ مراد صغار سے یہ ہے کہ احکام خدا کو اوپر اترنے
جاری کیا جائے اور اسنے جزیہ لیا جائے کہ یہی خواری وزاری سبب ہے شافعی بھی اسی کے قائل ہین اور مجمل
صغار کے دو عہد نامہ ہے جو عمر فاروق نے وقت صلح کے نصارے شام سے لکھوایا تھا اور اوپر گذر چکا
حافظ ابن القیم نے کہا ہے شہرتان شروط کی اسناد سے بیان کرتی ہے ائمہ نے ان شروط کو تلقی بالقبول
کر کے اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے اور انکی حجت لائے ہین اور ہمیشہ یہ شروط عمریہ انکی زبان پر اور کتابون
مین مذکور ہوتے رہے اور خلفا نے اونکو جاری رکھا اور بموجب انکے عمل کرتے تھے ہی بہر حال جن سے جزیہ لیا

جاتا ہے اونکو تکلیف غیر مقدور دینا نہ چاہیے اور نہ اونکو حبس کرے اور نہ عذاب دے ادائے جزیہ پر اور نہ ماری پیٹے ابو عبید کہتے ہین ہشام بن حکیم کا گذر ایک قوم پر ہوا جنکو فلسطین مین بابت جزیہ کے عذاب دیا جاتا تھا ہشام نے کہا مینے حضرت کو سنا وہ کہتے تھے اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عیاض بن غنم سے بھی اسیطرح مروی ہے اور زہری نے اسکو عروہ بن الزبیر سے بھی روایت کیا ہے جبیر بن نفیر نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ عمر بن خطاب کے پاس بہت سا مال لایا گیا کہا مین گمان کرتا ہون کہ تمنے لوگون کو بربا کیا کہا واللہ جتنے نہین لیا مگر آسانی سے فرمایا بِلَا سَوْطٍ وَّلَا نَوْطٍ کہا ہان فرمایا اَللّٰهُمَّ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلٰى يَدَيْ وَلَا فِيْ سُلْطَانِيْ علی بن ابطالب نے ایک مرد کو عکبری پر عامل مقرر کیا اور اُس سے کہا دیکھ اونکا گدھا اور گاؤ اور کپڑا اور کوئی جنس بابت خراج کے فروخت کرنا بلکہ اونکے ساتھ نرمی کرنا اور خود سوئی والے سے سوئی اور رسی والے سے رسی وغیرہ لیتے ابو عبیدہ نے کہا اونسے یہ متعہ عوض قیمت دراہم جزیہ لیتے اونکو تکلیف فروخت کی براہ نرمی و تخفیف نہ دیتے ولہذا حضرت نے معاذ کو حکم لینے معافی کا عوض دینار کے دیا تھا یہ سب رفق تھا بہ اہل ذمہ کے تاکہ سامان اونکا فروخت نہ کیا جائے بلکہ جو قیمت مین اونپر آسان ہو وہی اُنسے لیا جائے اسباب مین رسالہ افادۃ الامۃ فی احکام اہل الذمۃ تالیف سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی رح نہایت جامع ہے

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ یہود نے کہا عزیر بیٹا ہے اللہ کا اور نصارے نے کہا مسیح بیٹا ہے اللہ کا یہ باتین کہتے ہین اپنے مُنہ سے بیس کرنے لگے اگلے منکرون کی بات کی مارے اونکو اللہ کہان سے پھرے جاتے ہین ف یعنے اہل کتاب ہو کر مشرکون کی بیس کرنے لگے اسلئے ابن کثیر نے کہا یہ بہتر ناروا ہے طرف سے اللہ کے ایماندارون کو قتال مشرکین کفار پر پھر یہود و نصارے سے اونکے اس مقالہ شنیعہ چہ اونہون نے اللہ پر افترا کیا ہے یہود نے عزیر کو اللہ کا فرزند ٹہیرایا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا سدی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ شبہہ یہود کو اسطرح ہوا کہ جب عمالقہ بنی اسرائیل پر غالب ہوئے اور اونہون نے علماء بنی اسرائیل کو قتل کر ڈالا اور اُنکے اکابر کو قید کر لیا عزیر باقی رہگئے وہ بنی اسرائیل اور ذہاب علم پر روتے تھے یہانتک کہ اُنکی پلکین گر گئین اتفاقاً گذر اُنکا ایک عیدگاہ پر ہوا ایک عورت کو دیکھا وہ نزدیک ایک قبر کے رو کر کہتی تھی وَامُطْعِمَاهُ وَاكَاسِيَاهُ اونہون نے اُس سے کہا افسوس ہے تجھپر اس صاحب قبر سے پہلے کون تجھکو روٹی کپڑا دیتا تھا اوسنے کہا اللہ فرمایا اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہ مریگا اوسنے کہا اے عزیر قبل

ع ایک دن

بنی اسرائیل کون علما کو علم سکھا تا تھا فرمایا اللہ اوس پر رحم کرے یہ ہم تم اوپر کسلیے روتے ہو اونہون نے جان لیا کہ ایک ایسی بات ہے جس سے اونکو وعظ کیا گیا ہے پھر اونکو حکم ہوا کہ تم فلان نہر پر جاؤ اور نہا کر دو رکعت نماز پڑھو تمکو وہان ایک بوڑھا آدمی ملیگا وہ جو کچھ تمکو کہلائے سو تم کہا لینا اونہون نے جاکر ایسا ہی کیا شیخ کو وہان پایا اوسنے کہا اپنا مُنہہ کھولو اُنہون نے مُنہہ کھولا اوسنے ایک چیز مثل آنکھ کے اونکے مُنہ مین ڈالدی تین بار اسیطرح کیا عزیر وہان سے پھرے سب سے زیادہ علم ساتھہ توریت کے تھی کہا ای بنی اسرائیل مین تمہارے پاس توریت لایا ہون اونہون نے کہا اے عزیر تو جھوٹا آدمی تھا عزیر نے اپنی ایک اونگلی پر قلم باندھکر ساری توریت لکھدی جب لوگ اپنے دشمن سے فارغ ہوکر واپس آئے اور بقیہ علما رہی پھر آئے تو اُن لوگون نے اونکو حال عزیر سے خبردار کیا اونہون نے نسخہائے توریت کو جو پہاڑون مین چھپا کر رکھے تھے نکالا اور اُنکو لکھے ہوئے سے مقابلہ کیا سب صحیح پایا بعض جاہلون نے کہا کہ یہ کام جو عزیر نے کیا ہے یہ سلیم کیا کہ یہ اللہ کا بیٹا ہے نصاریٰ حق مین مسیح علیہ السلام کے اسطرح پر گمراہ ہوئے کہ اونکو ثالث ثلاثہ ٹھیرایا اسلیے اللہ نے دونو گروہ کو جھٹلایا اور فرمایا کہ یہ اونکے مُنہہ کی باتین ہین کوئی مستند اساس کا نہین ہے سوا افترا و اختلاق و بہتان کے جیسی باتین اگلے کافرون نے کی تھین ویسی ہی باتین یہ بھی بناتے ہین اور اُنہین کیطرح گمراہ ہین اللہ اونکو مارے بابذ کرے ابن عباس نے کہا اے لعنہم اللہ کیف یضلون عن الحق وھو ظاھر ویعدلون الی الباطل فتح البیان مین کہا ہے ظاہر آیت یہ ہے کہ یہ مقالہ سارے یہود و نصاریٰ کا ہے اور کسی نے کہا یہ آیت عموم پر ہے لکن معنے اسکے خصوص ہین کیونکہ قائل اسکے بعض اہل کتاب ہین نقاش نے کہا اب کوئی یہودی قائل اسکا باقی نہین ہے بلکہ قائل اسکے منقرض ہوگئے یا ایک جماعت نے یہ بات حضرت م سے کہی تھی مگر آیت متضمن اس حکایت پر اُتری اسلیے کہ بعض کا کہنا لازم جمیع ہے نصاریٰ نے جب دیکھا کہ مسیح مُردون کو جلاتے ہین اور اونکا کوئی باپ نہین ہے تو بات کہنے لگے مگر اوسے یہ کہ اُنہون نے یہ وصف انجیل مین پایا کہ کہین اونکو ابن انسان کہا ہے اور کہین ابن اللہ چنانچہ کئی جگہہ آمین یہ محاورہ موجود ہے لکن یہ نہ سمجھے کہ یہ مقالہ بقصد تشریف و تکریم ہے یا تحریف سلف و نہ ظاہر ہوئی بسبب کسی غرض کے رازی نے کہا جسطرح لفظ خلیل کا حق مین ابراہیم علیہ السلام کے بسبیل شرف و کرامت آیا ہے اسطرح لفظ ابن کا انجیل مین بطریق تشریف حق مین مسیح علیہ السلام کے وارد ہوا ہے نصاریٰ نے مبالغہ کیا اور ابن کی تفسیر بلفظ بنوت حقیقہ کی جاہلون نے اس تفسیر کو قبول کر لیا اور یہ مذہب فاسد شاع عیسے علیہ السلام مین پھیل گیا اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا اونکا نری زبان سے ہے نہ کسی بیان و

برہمن سے جسطرح بت پرستوں نے لات وعزے ومنات کو اللہ کی بیٹیاں کہا تھا ویسا ہی اونہوں نے مسیح کو بیٹا کہا یا جیسے کفار عرب فرشتوں کو بنات اللہ کہتے تھے اور سیطرح کی بات اونہوں نے کہی یا جسطرح اونکے اسلاف نے عزیر کو فرزند خدا کہا تھا ویسے ہی اُنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہا اللہ نے اوپر دعاے ہلاک کی اور فرمایا کہ یہ بعد وضوح دلیل واقامت حجت کے وحدنیت واحد احد پر حق سے طرف باطل کے پھرتے ہین تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الھا واحدا لا الہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون ۰ ہمیرائے ہین اپنے علم ودرویش خدا اللہ کو چھوڑکر اور مسیح بیٹا مریم کا اور حکم یہی ہوا تھا کہ بندگی کرین ایک صاحب کی کسیکی بندگی نہین اوسکے سوا وہ پاک ہے اونکے شریک بتانے سے ف اونکے عالم یا درویش جو اپنے عقل سے ہمیرا دیتے وہ جانتے خدا کے یہان ہمکو چھٹکارا ہوگیا اور ٹہیرائے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے جبتک وہ شرع سے سمجھکر کہے جب معلوم ہوا کہ طمع سے کہا پھر وہ سند نہین اسنتے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو جب دعوت حضرت ۴ پہنچی شام کیطرف بھاگ گئے جاہلیت مین نصرانی ہوگئے تھے اونکی بہن اور ایک جماعت اُنکی قوم کی قید مین آگئی تھی حضرت ۴ نے اُنکی بہن پر منت رکھی اور عطا کی اونسے پھر اپنے بھائی کو رغبت اسلام مین دلائی اور کہا کہ تم پاس حضرت ۴ کے جاؤ عدی نے مین آپ یہ اپنی قوم کے سردار تھے اُنکی قوم طے تھی اونکے باپ حاتم طائی مشہور بکرم ہین لوگون نے اونکی آنیکا چرچا کیا یہ پاس حضرت ۴ کے آئے اونکے گلے مین ایک صلیب چاندی کا تھا حضرت ۴ اس آیت کو پڑھ رہے تھے عدی نے کہا اونہون نے تو اپنے احبار ورہبان کو نہین پوجا فرمایا ہان احبار ورہبان نے حلال کو اونپر حرام اور حرام کو حلال کردیا تھا اونہون نے اُنکی پیروی کی یہی اُنکی عبادت تھی عدی مسلمان ہوگئے اور درویشون کے ہوئی اور فرمایا اے عدی تیرا کیا نقصان ہے اگر تو اللہ اکبر کہکیا تو جانتا ہے کوئی چیز اللہ سے بڑی ہے بھلا تجھکو کیا ضرر ہے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو سوائے اللہ کے کوئی اور خدا جانتا ہے پھر اونکو طرف اسلام کے بلایا وہ مسلمان ہوگئے اور شہادت حق ادا کی حضرت ۴ کے چہرہ مبارک پر خوشی ظاہر ہوئی پھر فرمایا یہود مغضوب علیہم ہین اور نصاریٰ ضالین رواہ احمد والترمذی وابن جریر من طرق وھذا مال محمد بن یحیی بن حبان عن عبد اللہ بن عباس وغیرھما فی تفسیر الآیۃ انھم اتبعوھم فیما احلوا وحرموا معلوم ہوا کہ جملہ اوحرمت اشیا مین نے کسی عالم یا درویش کے قول بے سند پر چلنا گویا اونکو خدا ٹہیرانا اور اُنکی عبادت کرنا ہے اسی کو تقلید مذہب کہتے ہین یہ بلا اس امت اخیر مین یہی آگہی اصل اس ہماری کی جو در نصاریٰ سے ہے اللہ نے ہمراہ اتخاذ احبار ورہبان

ذکر مسیح بن مریم کا بھی کیا یہ قرینہ واضحہ ہے اسبات پر کہ تقلید کسی عالم یا درویش کی دین خدا مین شرک ہوتی ہے
شرک کو لیے یہی کچھہ ضرور نہین ہے کہ کسی شخص کو خدا کہکر پوجے بلکہ جب کسیکے کہنے کو موافق کسی شئے کو حلال حرام
سمجھہ لیا اور وہ قول اُسکا بلا سند کتاب و سنت تہا تو یہ مقلد اور اسکا عابد اور وہ شخص اسکا معبود ٹہیرا چنانچہ
حدیث عدی و قول ابن عباس و سبل صریح ہے اسبات پر اسکی مثال فقہاء راست اسلام مین یہ ہے کہ ربا کا حرام
قطعی ہونا نص کتاب و حدیث سے ثابت ہے اور اللہ نے رباخواری کو اپنے ساتہہ و رسول کے ساتہہ محاربہ کرنا فرمایا
ہے اور حکم عام تحریم ربا کا بلا تخصیص وارد ہے اب جسنے کہا کہ ربا دار الحرب مین درست ہے اور دار الاسلام مین
حرام اوسنے صریح مخالف خدا و رسول کے کہا اب اگر کوئی عامی یا عالم اس قول کو قائل سے قبول کریگا اور فتوے
مذہب کا سمجھکر اوسپر عامل ہوگا تو وہ عابد اوس مفتی کا ٹہیرا اور مصداق اس آیت شریف کا ہوا اور اوسپر شرک
ثابت ہوگیا یہ مثال اس بات کی ہے کہ عالم کہنے سے حرام کو حلال سمجھہ لیا اور اس جملت حرام مین اُسکی پیروی کی
اسیطرح مثالین حلال کے حرام کر لینے کی بہت ہین یہ آیت شریف نص واضح ہے حرمت تقلید پر سارے قرآن
مین حکایات تقلید کی اہل کتاب و مشرکین سے کی ہے کیا کہے کہ ایک حرف بہی تمام کتاب اللہ و حدیث
رسول اللہ مین مفید ایجاب بلکہ جواز تقلید کا ہو اور جسکو یہ دعوے ہو کہ کسی آیت یا سنت صحیحہ سے ثبوت تقلید کا نکلتا
ہے وہ براہ مہربانی اوس آیت یا حدیث کو بلا تحریف غالین و تاویل جاہلین و انتحال مبطلین پیش کرے ہم پیشگی اوسکی
اوسکی واجب ہوگی باقی رہے مقالات احبار و رہبان کے سو انکا اتباع کرنا اس حکم مین بعینہ مصداق آیت
باب و حدیث عدی بن حاتم کا مبنا ہے جسکا جواب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ہم کسی سے سنلین
یا درویش کے کہنے سے تقلید کرنا واجب جانینگے تو ہمنے اوسکو گویا رب ٹہیرایا اب ہم اور اہل کتاب اس باب
مین یکسان ہوئے مغضوب علیہ و ضال ٹہیرے عیاذاً باللہ فتح البیان مین کہا ہے احبار جمع ہے حبر کی جبر
بکسر و فتح اول بمعنے عالم ہے رہبان جمع ہے راہب کی بمعنے درویش احبار یہود مین ہوتے تہے اور رہبان
نصاریٰ مین آیت شریف کے معنے یہ ہین کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے عالمون و درویشون کی امر دینی مین اطاعت
کی یا اطاعت مبتدا سکے ہوئی کہ اونکو اپنا ارباب ٹہیرایا رہبم کہتے ہین مینے اپنے باپ سے کہا یہ ربوبیت
کسطرح پر تہی کہا اکثر یہ ہوتا تہا کہ وہ لوگ اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول احبار و رہبان پاتے
تو اُسکو اونکے اقوال اخذ کرتے حکم کتاب اللہ کو قبول نہ رکہتے امام فخر الدین رازی نے تفسیر مین لکہا ہے کہ ہمارے
شیخ نے کہا ہمنے ایک جماعت متقدمۂ فقہا کی دیکہی انپر بہت کچھہ آیات قرآن کی بعض مسائل مین پڑہی انکی

مذاہب برخلاف اُن آیات کے تھے اونہون نے اُن آیتون کو قبول نکیا اور نہ اُنکی طرف ملتفت ہوے اور سیری طرف متعجب ہوکر دیکھنے لگے یعنے ظاہر اُن آیات پر باوجود یکہ ہمارے سلف سے خلاف اونکی روایت آئی ہے کیونکر عمل ہوسکتا ہے تو اگر کما حقہ تامل کریگا تو اس بیمار یکورگون مین اکثر اہل دنیا کے جاری ساری پائیگا دوسرا قول تفسیر مین اس ربوبیت کی یہ ہے کہ جہال وحشویہ بتعظیم مین اپنے شیوخ واکابر کے مبالغہ کرتے ہین تو طبیعت اُنکی طرف حلول و اتحاد کے مائل ہوجاتی ہے اور یہ شیخ جبکہ دنیا دارون سے برکنار ہوتا ہے تو اپنے اتباع و اصحاب کو حکم کرتا ہے کہ اُسکو سجدہ کرین اور کہتا ہے کہ تم سب میرے بندے و غلام ہو اور کچھ باتین حلول و اتحاد کی اُنکی طرف القا کرتا ہے اور اگر کبھی اتفاق تنہائی کا ساتھ کسی حمق کے ہوجاتا ہے تو اکثر دعوے ربوبیت کا کرنے لگتا ہے سو جبکہ یہ حال اس امت مین مشاہدہ ہوتا ہے تو پھر ثبوت اسکا امم گذشتہ مین کیا بعید ہے غرضکہ یہ ربوبیت متحمل ہے دو امر کو ایک یہ کہ اطاعت اُنکی خلاف حکم خدا و رسول مین کیجاوے دوسرے یہ کہ انواع کفر کو اون سے قبول رکھا جاوے سو یہ حرکات بجا لے سکے ہین کہ اونکو ارباب ٹھیرایا گیا ہے پھر اللہ نے ذکر کیا کہ نصاریٰ نے مسیح بن مریم کو اپنا رب ٹھیرالیا فتح البیان مین اس مقام پر تقریر استدلال کی رد تقلید پر آیت باب سے بہت حسن و جمال کے ساتھ کی ہے لوگ کہتے ہین کہ تفسیر اردو بہت خوب ہے اگر اسمین ذکر رد تقلید کا جابجا نہ ہوتا مین کہتا ہون جو شخص واسطے بیان معانی کتاب اللہ کے متصدی ہو اور وہ نیچے آیات اتباع کتاب اللہ کے جو مفید انکار تقلید ہین نصاً و دلالۃً ذکر رد تقلید کا ترک کرے تو وہ بلاشبہ خائن و مخالف حکم خدا ہے پھر اُسکو تفسیر لکھنا ہی کیا ضرور ہے اللہ نے تو علما پر یہ بات واجب کی ہے کہ وہ تبلیغ حق کرین اور کوئی حکم خدا لوگون سے پوشیدہ نہ رکھین پھر ترک کرنا صراحت یا اشارت کا در بارۂ انکار تقلید و ترغیب اتباع یعنے چہ ؎

گویند رمز عشق مگوئید و نشنوید مشکل حکایتیست کہ تقریر مے کنند

خصوصاً جب کہ اخفا احکام کا بطمع جاہ یا بخاطر دم کیا جاتا ہے تو ایسا شخص حکم اہل کتاب مین ہوجاتا ہے یہ بعینہٖ اونہین لوگون کا شیوہ تھا کہ وہ تحریف و کتمان علم حق کیا کرتے تھے جسطرح کہ آیت رجم کو چھپا دیا یا صفات نبی آخر الزمان کو اب علماء دنیا دار و فقہائے نامدار نے بھی یہی کام اختیار کیا بلکہ بعض جاہلون نے یہ جرات کی ہے کہ تفسیر قرآن مین ایسے مواضع پر در پے اثبات تقلید ہوئے ہین یہ درحقیقت معارضہ ہے قرآن کریم کا اور مقابلہ ہے رب کریم کا وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَنَذُرُ مَا اصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ هَادِيَ الضَّالِّ وَمُرْشِدَ التَّائِهِ وَمُوْضِحَ السَّبِيْلِ اهْدِنَا اِلَى الْحَقِّ وَاَرْشِدْنَا اِلَى الصَّوَابِ وَاَوْضِحْ لَنَا مَنْهَجَ

الھدایۃ کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اونکو کتب قدیمہ مین جو اُنکے انبیا پر اُتری تھین یہی حکم تھا کہ نری اللہ کی عبادت کرین یعنے نہ یہ حکم کہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے علما و مشائخ کو ارباب بنا لین کہ یہ عین شرک ہے عدی بن حاتم نے کہا مین پاس حضرت ﷺ کے آیا آپ سورہ برات مین آیت یہ پڑھ رہے تھے فرمایا اَمَا اِنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَھُمْ شَیْئًا اسْتَحَلُّوْہُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْھِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْہُ اَخْرَجَہُ ابْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَالْبَزَّارُ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ سُنَنِہٖ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ طریق سے ثابت ہے اور تفسیر مرفوع ہے آیت شریف کی اسکے ہوتے کسی شخص کی تفسیر معتد علیہ نہین ہو سکتی ہے جب اللہ کی نہ مانی تو اب معقل کی نہ سہی کیا کام ہے سدی نے کہا اونہون نے لوگون سے نصیحت چاہی اللہ کے کتاب کو پس پشت ڈالدیا ولہذا اللہ نے کہا وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا یعنے حرام وہی شے ہے جسکو اللہ حرام کردے اور حلال وہی شے ہے جسکو وہ حلال فرماوے اُسی کی شرع کا اتباع چاہیے اُسیکا حکم جاری ہے اسنے شرکا و نظیر و اعوان و ضد و اولاد سے منزہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَگاہ رَبِّ سِوَاہُ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ

کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ چاہتے ہین کہ بجھا دین روشنی اللہ کی اپنے منہ سو اور اللہ ہے بغیر پورے کیے اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر اوسی نے بھیجا اپنا رسول ہدایت لیکر اور دین سچا تاکہ اوسکو اوپر کرے ہر دین سے اور پڑے برا مانین مشرک ف یعنے جیسے کوئی پھونک سے چراغ بجھائے وہ چاہتے ہین نرالی اپنی جھوٹی باتون سے دین اسلام کو جو پہلے دین سب سے اوپر ہے عقل کے نزدیک اور خدا کے نزدیک یعنے اس سے قوت ہی سوا اور سے نہین انتہے نور اللہ سے مراد وہ ہدایت و دین حق ہے جو اللہ نے حضرت ﷺ کو دیکر بھیجا یہ نرے اپنے جدال و فریب سے اطفاء اُس نور کا چاہتے ہین اونکی وہ مثل ہے جیسے کوئی سورج چاند کی روشنی پھونک مار کر بجھانا چاہے پہلا وہ کہین بجھ سکتی ہے اسیطرح جو نور کہ حضرت ﷺ پاس سے اللہ کے لائے ہین وہ بے تمام ظاہر ہوئے نہین رہ سکتا ولہذا اللہ نے بقابلہ اونکے قصد و ارادہ کے یہ فرمایا کہ اللہ بے پورا کیے اُس نور کے نہ رہیگا کافر برا مانتے ہین تو پڑے برا مانا کرین اصل معنے لفظ کفر کے چھپانا ہے کسی شے کا اسی لیے رات کو کافر کہتے ہین کہ وہ سارا شیلے ہے اور زراعت کو بھی کافر بولتے ہین کیونکہ دانے کو زمین مین چھپاتا ہے کما قال یُعْجِبُ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ مراد ہمارے سی خبر صادقہ و ایمان صحیح و علم نافع ہے اور مراد دین حق سے

اعمال صحیحہ مین جو دنیا و آخرت مین نفع دیتے ہین کل دین سے مراد سارے دین جہان بھر کے ہین جسطرح کہ صحیح مین حضرت سے آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْہَا حدیث قبیصہ بن سعود مین فرمایا ہے سَتُفْتَحُ لَکُمْ مَشَارِقُ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُہَا وَاِنَّ عُمَّالَہَا فِی النَّارِ اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ وَاَدّٰی الْاَمَانَۃَ رواہ احمد تمیم داری سموءعام فوعاً کہتے ہین لَیَبْلُغَنَّ ھٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ وَلَا یَتْرُکُ اللّٰہُ بَیْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِعِزِّ عَزِیْزٍ اَوْ بِذُلِّ ذَلِیْلٍ عِزًّا یُعِزُّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ وَذُلًّا یُذِلُّ اللّٰہُ بِہِ الْکُفْرَ یہ تمیم داری کہتے تھے قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِکَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْہُمُ الْخَیْرَ وَالشَّرَفَ وَالْعِزَّ وَلَقَدْ اَصَابَ مَنْ کَانَ کَافِرًا مِنْہُمُ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ وَالْجِزْیَۃَ رواہ احمد یعنے یہ خبر دی حضرت صلعم کی مینے اپنی گھر مین دیکھ لیا کہ جو کوئی میرے گھر والون مین سے اسلام لایا اوسنے بہتری بزرگی عزت پائی اور جو کوئی انمین کافر رہا وہ خوار و زار جزیہ گذار ہوا مقداد بن الاسود کا لفظ مرفوع یہ ہے لَا یَبْقَی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا دَخَلَتْہُ کَلِمَۃُ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَبِذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّہُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُہُمْ مِنْ اَھْلِہَا اَوْ اِمَّا یُذِلُّہُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَہَا رواہ احمد عدی بن حاتم کہتے ہین مین پاس حضرت صلعم کے گیا مجھسے فرمایا اے عدی اسلام لا تو سلامت رہیگا مینے کہا مین اہل دین سے ہون فرمایا مین تیرے دین کو تجھسے زیادہ جانتا ہون مینے کہا آپ میرے دین کو مجھسے زیادہ جانتے ہین فرمایا ہان کیا تو رکوسیہ مین سے نہین ہے اور تو اپنی قوم سے چہارم لیکر کھاتا ہے مینے کہا ہان فرمایا تیرے دین مین کیا حلال ہے مینے اظہار خاکساری کیا فرمایا جس سبب سے کہ تو اسلام نہین لاتا ہے وہ بھی مجھے معلوم ہے تو کہتا ہے کہ اس پیغمبر کے تابع وہ لوگ ہین جو ضعیف ہین کچھ قوت نہین رکھتے عرب نے اونکو تنگ کر رکھا ہے سبھی تو حیرہ کو پہچانتا ہے مینے کہا مین نے اسکو نہین دیکھا مگر سنتا ہون فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ پورا کریگا اللہ اس کام کو یہانتک کہ نکلے گی ایک ظعینہ یعنے زن مسافرہ حیرہ سے اور طواف کریگی اس گھر کا بغیر پناہ کسی شخص کے اور البتہ مفتوح ہونگے خزانے کسرے بن ہرمز کے مینے کہا کسرے بن ہرمز کے فرمایا ہان کسرے بن ہرمز کے اور خرچ کیا جائیگا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا عدی بن حاتم کہتے ہین یہ ظعینہ ہے کہ حیرہ سے نکلکر بے کسی کی پناہ کے طواف بیت اللہ کرتی ہے اور مین ان لوگون مین تھا جنہون نے کنوز کسرے بن ہرمز کو فتح کیا اور قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ اب تیسری بات بھی ہوگی کیونکہ حضرت صلعم نے فرمادی ہے رواہ احمد مین کہتا ہون

کہ اس تیسری بات کا وقت زمانہ مہدی موعود منتظر ہین ہوگا یا زمانہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مین ہو چکا ہے کہ کثرت فتوحات واموال سے لینے والا مال کے ہاتھ نہ آتے تھے یا زمانہ عمر بن عبد العزیز مین بھی اسی کے لگ بھگ حال تھا واللہ اعلم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ الْاٰیَةَ اِنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَیَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَآءَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ رِیْحًا طَیِّبَةً فَیَتَوَفّٰی كُلَّ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْهِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَآئِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جب دین حق کو ہدایت مطلق اپنی حد کمال کو پہونچ جائیگا تو پھر آخر زمانہ مین غلبہ کفر کا یہانتک ہوگا کہ وہی بت پرستی سابق اور عبادت لات وعزے ہونے لگے گی اور ایک باد خوشگوار کے چلنے سے ہر ایماندار مر جائیگا وہی لوگ باقی رہجائین گے جو اپنے باپ دادا کی چال پر چلینگے مقلد سلف ہونگے نہ متبع پھر عبادت لات وعزے سے اگر مراد گرفتاری دام شرک وکفر کی ہے تو یہ حالت اب موجود ہو چلی ہے کیونکہ شرک تقلید و شرک پیر پرستی وگور پرستی نے ایک جہان کو اپنے جال مین پھانس لیا ہے اور منورہ آپکو مسلمان جانتے ہین اور مومن کہتے ہین اور جنکے جی مین کچھ توحید واتباع تھا وہ دنیا سے چل بسے الا ماشاء اللہ اور اگر مراد اس سے عبادت لات وعزے بعینہا ہے تو یہ واقعہ قیامت کے قریب پر بعد زمانہ ظہور مہدی ونزول عیسے علیہ السلام کے ہونیوالا ہے واللہ اعلم فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اس آیت یا یہ مین ایک دوسری نوع اونکے ضلال وبُعد کی حق سے ذکر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ قصد کرتے ہین کہ اپنے اقاویل باطلہ سے ابطال حق کردین حالانکہ وہ نرے کلمات ساذجہ ومجادلات زائفہ ہین یہ ایک تمثیل ہے اونکے حال کی ارادہ ابطال دین حق ونبوت نبی صدق مین سانحہ حال اس شخص کے جو یہ چاہتا ہے کہ ایک نور عظیم پر جس سے دنیا روشن ہوگئی ہے اور اندھیرا سارے جہان کا دور ہوگیا پھونک مارے تاکہ وہ چمک دمک اور جلالا اسکا جاتا رہے سو یہ ہرگز ہونیوالا نہین ہے مراد اس روشنی سے شرائع خدا و براہین ہدے ہین دلائل کا نام نور رکھا اسلیے کہ یہ راہ صواب کی دکھاتے ہین جسطرح کہ چراغ سے رستہ دیکھکر چلتے ہین یہ دلائل حجت صحیحہ ہین صدق نبوت حضرت پر اور کبھی ایک امر مین جیسے معجزات باہرات خارقہ عادات دوسرے قرآن عظیم یہ وہ معجزہ ہے کہ ابتک باقی رہیگا تیسرے دین اسلام کہ جسمین سوا تعظیم رب لانقیاد امر ونہی الٰہی وتبری کے ہر معبود ماسوے اللہ کے

اور کچھ نہین سو یہ سب اسمعنی پر ہجو واضح ہین صحت رسالت حضرت ؐ پر جو کوئی چاہے کہ اپنے کذب و زور سے انکو رد کرے وہ خائب و خاسر ہوگا اسکی کوشش بیکار اور اسکا عمل باطل ہے کیونکہ اللہ کو تو پورا کرنا اس نور کا منظور ہے گو کافر اوس سے ناخوش ہون اونکی ناخوشی سے اتمام اس نور کا تمام نہین رہ سکتا ہے اللہ کو اُنکی کراہت کی کچھ پروا نہین ہے وہ خوش ہون تو کیا ناخوش ہون تو کیا ولہذا بعد اسکے ذکر ارسال حضرت ؐ کا ہے ودین حق کے فرمایا اوی بیان اوسکے غالب ہونے کا سارے ادیان پر کیا وہ دین یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اسی دین کے موافق کیجاے اب کوئی دین بخلاف اسلام کے نہین ہے لیکن بعض مواضع مین مسلمان اوسپر قاہر و ظاہر ہو گئے گو سارے مواضع مین غالب نہون چنانچہ یہود پر قاہر ہوکر اونکو ملک عرب سے نکالدیا ملک شام پر ظاہر ہوکر نصارے کا غلبہ یا ناحیہ روم سے لیکر تا مغرب مجوس کا ملک چھین لیا ترک ہند کے بت پرستون کو پست کردیا یہی حال سارے ادیان کا ہوا دنیا مین کوئی ملک ایسا کم ہوگا بلکہ نہ ہوگا کہ جہان اسلام نہین پہونچا تھوڑا یا بہت پہلے ملک امریکا کی خبر لوگون کو نہ تھی اب جو بعد چھ سات سو برس سنہ ہجری کے اُس ملک پر سلاطین کا غلبہ ہوا تو وہان بھی آثار اسلام کے پائے پرانی مسجدین نظر آئین سے ہذا القیاس غرضکہ یہ روشنی دین حق کی ساری روے زمین کے پردے پر پھیل گئی کوئی موضع اسکا نہین کرسکتا جو خبر غیب کی اللہ پاک نے اس آیت مین اور حضرت ؐ نے اپنی حدیثون مین دی تھی وہ جون کی تون ثابت و واقع ہوئی وللہ الحمد اسپر بھی اگر کفار اسلام نہ لائین تو بجز بدقسمتی اور حرمان بدیکی اور کیا ہے اور کسی نے یون کہا ہے کہ وقوع اس خبر کا زمانہ نزول عیسی و ظہور مہدی علیہما السلام مین ہوگا جبکہ سارے دین والے دین اسلام مین داخل ہوجائین گے چنانچہ احادیث اسپر دلیل ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لَیُھْلِکَنَّ فِیْ زَمَانِہٖ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ شافعی رح نے فرمایا ہے اللہ نے اپنے رسول کے دین کو سارے دینون پر غالب کرنے یا اسطرح پر کہ ہر سننے والے پر ظاہر کردیا کہ حق یہی ہے اور جو دین کہ برخلاف اس دین کے ہے وہ باطل ہے اور بعض نے کہا حضرت ؐ نے حسین کو مقہور کیا یہانتک کہ طوعاً و کرہاً متدین بدین اسلام ہوگئے اور اہل اصنام کو یہانتک قتل و قید کیا کہ بعض اسلام قبول کیا اور بعض نے جزیہ دینا قبول کیا اور اُنپر حکم اسلام کا جاری ہوا یہ ہے ظہور اس دین حق کا سارے ادیان پر بعضون نے کہا ظہور اسکا کل ادیان جزیرہ عرب پر ہے اور یہ بات بحمدہ تعالی بخوبی حاصل ہوگئی کہ وہان ایک کافر تک بھی باقی نہ رہا کسی نے کہا مراد یہ ہے کہ اللہ نے حضرت ؐ کو سارے شرائع دین پر واقف و مطلع کردیا یہانتک کہ کوئی چیز آپ پر مخفی نہ رہی ہا میرا ظہور اسکا ساتھ حجت و بیان کے ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ ظہور اسکا حجت و برہان سے تو پہلے ہی سے تھا یہ وعدہ تو اوسکے وقوع کا ہے بہرحال اللہ نے اس دین کو

قاہر غالب ظاہر فرمایا اب اگر مشرک اس طہور سے ناخوش ہین تو پڑے ہوا کرین پہلے ذکر کفر کا کیا تہا اب لفظ شرک فرمایا سمین دلالت ہے اسبات پر کہ پہلے اونہون نے ساتہہ رسول کے کفر کیا تہا اب اوس کفر کے ساتہہ شرک بہی ملا دیا وَهٰذَا اٰخِرُ الْاٰيٰتِ الَّتِیْ اُمِرَ عَلِیًّا بِتَاذِیْنِهَا فِیْ مَوْسِمِ الْحَجِّ پہر جب اللہ پاک نے ذکر حال اتباع احبار ورہبان سے جنکو اُنہون نے اپنا ارباب بنیہ لیا تہا فارغ فرمایا تو اب فی کر مستبعدین اور اونکے اغوا کا اپنے اوائل کو کیا اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ اے ایمان والو بہت عالم و درویش اہل کتاب کے کہاتے ہین مال لوگون کا ناحق اوڑہتے ہین اللہ کی راہ سے اور جو لوگ گاڑ رکہتے ہین سونا اور روپا اور خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین سو اُنکو خوشخبری سنا دکہہ والی مار کی جسدن آگ دہکائین گے اوسپر دوزخ کی پہر داغین گے اوس سے اونکے ماتہے اور کروٹین اور پیٹہین یہ ہے جو تم گاڑتے تہے اپنے واسطے اب چکہو مزہ اپنے گاڑنے کا۔

ف راہ خدا مین خرچ کرنا یہ ہے کہ زکوۃ اور قرض اور حقدار کا حق دینا رہا ستہے سدی نے کہا احبار یہود مین ہوتے ہین اور رہبان نصاری مین ہوکما قال تعالی لولا ینہاہم الربانیون والاحبار عن قولہم الاثم واکلہم السحت اور رہبان عباد نصاری کو کہتے ہین اور اُنکے علما قسیسین کہلاتے ہین کما قال تعالے ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا مقصود توبیخ ہے علما و عباد اور عابد بے سمجہہ سے جسطرح کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے مَنْ فَسَدَ مِنْ عُلَمَائِنَا كَانَ فِيْهِ شَبَهٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَمَنْ فَسَدَ مِنْ عُبَّادِنَا كَانَ فِيْهِ شَبَهٌ مِّنَ النَّصَارٰى اور حدیث صحیح مین آیا ہے لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ قَالَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ اور ایک روایت مین فرمایا ہے فَارِسَ وَالرُّوْمَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا هٰؤُلَاءِ یعنے اگر یہ لوگ مراد نہین ہین تو پہر کون لوگ مراد ہین حاصل اسکا بچانا ہے تشبہ سے اونکے اقوال و احوال مین واللہ اعلم اللہ پاک نے فرمایا کہ وہ لوگون کے مال ناحق کہا جاتے ہین اور اللہ کی راہ سے روکتے ہین مطلب یہ ہوا کہ دنیا دین و منصب و ریاست سے حاصل کرتے ہین جسطرح کہ علما رہبود کو اہل جاہلیت پہ شرف تہا اور وہ اونکا خرچ اوٹہاتے تہے اور ہدایا بہیجتے اور اُنکے پاس مال کم آتا جب اللہ نے حضرت کو مبعوث کیا تو وہ بدستور اپنے ضلال و کفر و عناد پر اس طمع سے جمے رہے کہ وہ ریاست اونکی باقی

رہین مگر اللہ نے نور نبوت سے انکی شرف کو بجھا دیا اور وہ ریاسات انکے سلب کر لیے اور عوض اوسکے ذلت و خواری دی وہ اللہ کا غصہ لیکر پھرے پھر باوجود اکل باطل کے لوگون کو اتباع حق سے روکنے حق کو باطل سے ملاتے اور جو جاہل انکے تابع تھے اونپر یہ ظاہر کرتے کہ ہم تمکو طرف خیر کے بلاتے ہین حالانکہ یہ بات مطابق اونکے زعم کے نہی وہ تو بلانے والے تھے طرف آگ کے دن قیامت کو وہ مدد نہ کیے جائینگے پھر اللہ نے ذکر کنز کا کیا یہ تیسری قسم ہے رؤس ناس سے کیونکہ لوگ محتاج ہوتے ہین عالمون عابدون کے اور اہل اموال پر عیال ہوتے ہین سو جب انکا احوال فاسد ہوا تو لوگون کے حال بھی فاسد ہوگئے جسطرح کہ ابن مبارک نے کہا ہے

وَهَلْ أَفْسَدَ الدِّينَ إِلَّا الْمُلُوكُ ۔۔۔ وَأَحْبَارُ سُوءٍ وَرُهْبَانُهَا

رہا کنز سو ابن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہ مال ہے جسکی زکوۃ نہ دیجائے اور جس کی زکوۃ دیدے وہ کنز نہین ہے اگرچہ سات زمینون کے نیچے کیون نہ ہو اور جو مال کہ زمین کے اوپر ہے مگر اوسکی زکوۃ نہین دیجاتی ہے وہ کنز ہے یہی قول ابن عباس و جابر و ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے عمر بن خطاب نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ جس مال کی زکوۃ دیدیگئی وہ کنز نہین ہے گو زمین مین مدفون ہو اور جسکی زکوۃ نہین دیگئی وہ کنز ہے اوس سے صاحب مال کو داغ دینگے اگرچہ روئے زمین پر ہو بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ یہ آیت قبل نزول زکوۃ کے اوتری ہے جب زکوۃ نازل ہوئی تو اللہ نے اوسکو طہرت اموال ٹھیرایا یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز کا عراک بن مالک نے کہا ہے کہ اس آیت کو آیۃ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً سورۂ توبہ ۱۰ رکوع ۱۳ پارہ سے منسوخ کر دیا ابو امامہ کہتے ہین کہ حلیہ سیوف منجملہ کنز کے ہین مین نے وہی بات کہتا ہون جو مینے حضرت سے سنی ہے علی مرتضے نے کہا چار ہزار اور جو اس مقدار سے کم ہو وہ نفقہ ہے اور جو مال اس سے زیادہ ہے وہ کنز ہے وَهَذَا أَعْرَبِيٌّ يَمْدَحُ تقلل زر و سیم و ذم تکثر مین احادیث کثیرہ آئی ہین علی مرتضے نے اس آیت مین کہا ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا تَبًّا لِلذَّهَبِ تَبًّا لِلْفِضَّةِ تین بار اسیطرح فرمایا اصحاب پر یہ بات شاق گذری کہا پھر ہم کونسا مال جمع کرین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیرو مین تمہارے لیے اسبات کو معلوم کرتا ہون حضرت ؐ سے کہا یا امر آپ کے اصحاب پر سخت گذرا وہ کہتے ہین ہم کونسا مال جمع فرمایا زبان ذاکر قلب شاکر بی بی جو دین پر مدد کرے رواہ عبد الرزاق اسکو امام احمد نے بھی طریق ابو الہذیل سے روایت کیا ہے تیسری روایت نزدیک امام احمد کے اس لفظ سے ہے قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَةَ ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اوتری مسلمانونپر گران گذری کہا ہم مین سے کی اپنی

اولاد کے لیے مال نہین چھوڑ سکتا عمر نے کہا مین تم سے اس مشکل کو آسان کرتا ہون وہ چلے اونکے ساتھ یہ بوڑھا ہوئے حضرت عمر کے پاس آکر کہا اے نبی اللہ کے اصحاب آپ نے سخت گذری فرمایا اللہ نے زکوۃ فرض نہین کی مگر اس لیے کہ اوسکے سبب سے باقی مال تمہارے پاکیزہ ہو جائین اور مواریث کو باقی اموال تمہارے مین فرض کیا ہے عمر نے تکبیر کہی پھر حضرت نے فرمایا الا اخبرک بخیر ما یکنز المرء المرأۃ الصالحۃ التی اذا نظر الیہا سرتہ واذا امرہا اطاعتہ واذا غاب عنہا حفظتہ رواہ ابن ابی حاتم وابو داود والحاکم وابن مردویہ وقال الحاکم صحیح علی شرطہما ولکم یخرجاہ شداد بن اوس مرفوعاً کہتے ہین جب لوگ مال گاڑین تو یہ کلمات جمع کرو اللھم انی اسئلک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد نسئلک شکر نعمتک واسئلک حسن عبادتک واسئلک قلبا سلیما واسئلک لسانا صادقا واسئلک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم انک انت علام الغیوب رواہ احمد پھر جو لوگ مال گاڑ رکھتے ہین اونسے یہ بات فذوقوا ما کنتم تکنزون بطور تکبیت کہی جاویگی واسطے تقریع وتہکم کے کما فی قولہ ذق انک انت العزیز الکریم ای ہذا یدلک وہذا الذی کنتم تکنزون لانفسکم اسی جگہ سے یہ بات کہی گئی ہے کہ جو کوئی شخص کسی شے کو چاہتا ہے اور اسکو اللہ کی طاعت پر مقدم کرتا ہے وہ اسی شے کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اسیطرح یہ مالدار لوگ جنہون نے اللہ کی رضا پر مال کو اختیار کیا ہے معذب بالمال ہونگے جسطرح کہ ابولہب لعنہ اللہ عداوت رسول خدا مین ساعی تھا اور اسکی جورو اسکو اسکام پر مدد دیتی تھی وہ دن قیامت کے ہیں اوسکے عذاب پر مددگار ہوگی اوسکے گلے مین ایک موٹی کی رسی پڑی ہوگی وہ لکڑیان جمع کرکے آگ مین ڈالوگی اسی آگ سے ابولہب کو عذاب کیا جائیگا کہ یہ ایلغہ ہے عقابین اسیطرح یہ اموال جبکہ عزیز ترین اشیا ہے نزدیک اپنے ارباب کے تو وہان بھی ضرر شیا ہونگے تو آگ مین تپا کر اون سے اونکے ماتھے اور کروٹین اور پشتین گرم کیجائین گی ابن مسعود نے کہا قسم ہے اس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے داغنا جائیگا کوئی بندہ جنسے مال گاڑا ہے اسطرح پر کہ کوئی دینار دینار کو اور کوئی درم درم کو چھوئے ولکن اسکی کہال وسیع کیجائیگی ہر ایک دینار و درہم الگ الگ اسپر رکھا جائیگا اسکو ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے لکن رفعہ اسکا صحیح نہین ہے طاؤس نے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ کنز دن قیامت کے ایک سانپ ہوجائیگا اور پیچھے اپنے صاحب کے لگیگا یہ کہیگا مین تیرا کنز ہون جسکو تو نے چھوڑا اس سے پائیگا اسکو پکڑ لیگا ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین ہے کوئی مرفوعہ نہین دیتا ہی

کرکہ اپنے مال کی لکن بنایا جائیگا وہ مال دن قیامت کے تختے اگ کے پہر داغا جائیگا اوس سے ماتہا اور کروٹ
اور پشت اُسکی اُسدن مین جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ کیا جائے درمیان بندون
کے پہر دیکہے وہ رستہ اپنا طرف جنت یا دوزخ کے حدیث بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین زید بن وہب سے روایت کی
ہے کہ زید نے کہا مین اگذا ابوذر پر مقام ربذہ مین ہوا مین نے پوچہا تم اس زمین مین کیونکر اوترے کہا ہم شام مین
تہے ہم نے یہ آیت پڑہی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ الخ معاویہ نے کہا یہ آیت ہمارے حق مین نہین ہے
ہے نہین مگر حق مین اہل کتاب کے میں نے کہا اِنَّهَا لَفِيْنَا وَفِيْهِمْ یعنے یہ آیت عام ہے سب کے حق مین ہے کچہ خصوصیت اہل
کتاب کی نہین ہے ابوذر نے مجہ کہا اس لیے کہ عبرت واسطے عموم لفظ کے ہوتی ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ اَيْضًا اسمین اتنا زیادہ
ہے کہ پہر درمیان میرے اور معاویہ کے قول مرتفع ہوا معاویہ نے میری شکایت عثمان کو لکہی عثمان نے مجہکو
لکہا کہ تم میرے پاس آجاؤ مین اونکے پاس آیا مین جب مدینہ مین پہونچا لوگ مجہپر جڑہے آتے تہے گویا اونہون نے
اوسدن سے پہلے کبہی مجہکو نہ دیکہا تہا مینے اس امر کی شکایت عثمان سے کی کہا میرے قریب آؤ مینے کہا وَ
اللّٰهِ لَئِنْ اَدَعَ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ ابن کثیر کہتے ہین مذہب ابوذر یہ تہا کہ نفقہ عیال سے زیادہ ذخیرہ کرنا مال کا حرام
ہے وہ اسی کا فتوے دیتے تہے اور لوگون کو سپر اوہہارتے اور حکم دیتے اور اسکی خلاف مین سختی کرتے معاویہ
نے اونکو منع کیا اونہون نے تمنا تاب اس امر سے کہ کہین لوگون کو ضرر نہ پہونچے اونکی شکایت امیر المومنین عثمان
کو لکہی اور کہا کہ آپ انکو یہان سے بلالین عثمان نے اونکو مدینے بلا بہیجا اور ربذہ مین اکیلا اوتار دیا انکا تہا
اُسی جگہہ ہوا یعنے خلافت عثمان مین معاویہ نے ایک بار ابوذر کا امتحان لیا کہ دیکہیے اونکا عمل موافق اونکے قول
کے ہے یا نہین ایک ہزار دینار زر خالص اونکے بہیجے اونہون نے اُسی دن سب بانٹ دیے پہر اُس شخص کو جو کہ دینار
اُنکے پاس لے گیا تہا بہیجا اوسنے جاکر کہا کہ معاویہ نے مجہکو تمہارے غیر کے پاس بہیجا تہا مین خطا سے تمکو
دیگیا وہ دینار واپس کرو کہا افسوس ہے مجہکو وہ تو خرچ ہوگئے لیکن جب میرا مال آئیگا تو مین تجہکو اُسمین سے اتنا
ہی دیدونگا ابن عباس کا قول بہی یہی ہے کہ یہ آیت عام ہے سدی نے کہا یہ حق مین اہل قبلہ کے ہے احنف
بن قیس کہتے ہین مین مدینے مین گیا ایک دن ایک حلقہ اشراف قریش مین بیٹہا تہا کہ ایک مرد درشت
جامہ درشت بدن درشت چہرہ آیا اور حلقے پر کہڑے ہوکر کہا بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَحَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهٖ يَتَزَلْزَلُ
قوم نے اپنے سر نیچے کر لیے میں نہین دیکہا کہ کسی نے اسکو کچہہ جواب دیا ہو جب وہ مرد پشت پہیر کر چلا مین اوسکے

لگا یہانتک کہ وہ جاکر پاس ایک ستون کے بیٹھ گیا میںنے کہا تونے ان لوگون کو دیکھا کہ تیری بات اونکو بری لگی
کہا اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا صحیح بخاری مین آیا ہے کہ حضرت صنے ابوذر سے فرمایا تھا مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ
عِنْدِيْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا يَمُرُّ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ
شاید یہی حدیث ابوذر کو باعث اس قول پر ہوئی ہوگی واللہ اعلم ابوذر کہتے ہین اِنَّ خَلِيْلِيْ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّ اَيْنَمَا
ذَهَبٌ اَوْ فِضَّةٌ اُوْكِيَ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ حَتّٰى يُفْرِغَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ
احمدؒ ابوسعید کا لفظ رفعًا یہ ہے اِلْقَ اللّٰهَ فَقِيْرًا وَّلَا تَلْقَهُ غَنِيًّا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ بِذٰلِكَ
قَالَ مَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ وَمَا رُزِقْتَ فَلَا تَخْبَأْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ بِذٰلِكَ قَالَ هُوَ
ذَاكَ وَاِلَّا فَالنَّارُ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ علی مرتضےٰ رح کہتے ہین ایک مرد اہل صفہ سے
مرگیا دو دینار یا دو درہم چھوڑ مرا حضرت صنے فرمایا یہ دو داغ ہین نماز پڑھو تم اپنے صاحب پر رَوَاهُ
احمدؒ ابوامامہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد اہل صفہ سے مرگیا اوسکی ازار مین ایک دینار یا حضرت صنے
کہا ایک داغ ہے ایک دوسرا شخص مرگیا اوسکی کمر مین دو دینار پائے فرمایا دو داغ ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ ثوبان حضرتؓ
کے مولےٰ کہا ہے نہین ہے کوئی مرد کہ مرے اور اُس کے پاس سرخ یا سفید ہو لیکن کریگا اللہ حوض ہر قیراط
کے ایک تختہ آگ کا جس سے اوسکو قدم سے ذقن تک داغ دیا جائیگا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ ابوہریرہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ لَا يُوْضَعُ الدِّيْنَارُ عَلَى الدِّيْنَارِ وَلَا الدِّرْهَمُ عَلَى الدِّرْهَمِ وَلٰكِنْ يُوَسَّعُ جِلْدُهٗ
فَيُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى اسکی سند مین سیف بن محمد فوری کذاب متروک ہے ف فتح البیان کا بیان
فاتحہ اسجگہ یون ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بہت سے عالم درویش لوگونکا مال ناحق کہا جاتے ہین لفظ
کثیر دلیل ہے اسبات پر کہ تھوڑے لوگ ونمین ایسے بھی ہین جو ایسا مال نہین کہاتے اور نہ حق کو باطل
سے ملاتے ہین بلکہ اپنے دین پر بغیر تحریف وتبدیل وسیل الی الدنیا کے باقی ہین شاید یہ وہ لوگ ہونگے
جو کہ قبل بعثت حضرت صکے تھے اخذمال کو بلفظ اکل اسلیے تعبیر کیا ہے کہ مقصود اعظم جمع مال سے یہی اکل
ہے چنانچہ تمکل از برائے اکل یا جعل سے مراد وہ کتابین ہین جو انہون نے لکھی ہین اللہ نے سنین اکثرین
اُن کتابون کے حوالے سے لوگون کا مال لیتے ہین وذلک قولہ تعالی فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یہ معنے ہین کہ اخذمال بوجہ باطل کرتے ہین جیسے رشوت

تحقیف احکام مین اور مسامحت شرائع مین بعض نے کہا وہ لوگ نزدیک عوام کے یہ دعوی کرتے تہے کہ فوز برضا خدا نہین ہوتا ہے مگر ہماری خدمت و طاعت و بذل اموال سے ہماری ضامنی مین عوام و حشرات اوسکے ان اکاذیب و اباطیل پر دہوکا کہاتے بعض نے کہا کہ توریت مشتمل تہی آیات دالہ علے مبعث محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی تاویل وجوہ فاسدہ سے کرکے ان آیات کو محامل باطلہ پر محمول کرتے پہر کہتے کہ تقویت دین ہی واجب ہے اور یہ تقویت جب ہی ہوسکتی ہے کہ فقہا رصاحب اموال کثیرہ ہون اور جمع عظیم رکہتے ہون اس طریق سے عوام کو بذل نفوس و اموال پر اپنی خدمت مین اوبہارتے یہ ہی وہ باطل جسکے ذریعے سے مال مردوم کہا جاتے امام رازی فرماتے ہین

وَهِيَ بِأَسْرِهَا حَاضِرَةٌ فِي زَمَانِنَا وَهُوَ الطَّرِيقُ لِأَكْثَرِ الْجُهَّالِ وَالْمُزَوِّرِينَ إِلَى أَخْذِ أَمْوَالِ الْعَوَامِّ وَالْحُمْقَى مِنَ الْخَلْقِ انْتَهَى یہ فقہا رو مشائخ مسلمین جو اس زمانے مین موجود ہین اکثر اکل مال مردوم مین بطریق باطل مقتدی احبار و رہبان اہل کتاب ہین اور ہر زمانے مین اس قسم کے مولوی و فقیر بے گنتی گذرے ہین رازی نے کہا جو کوئی احوال اہل ناموس و تزویر مین اس زمانے کے تامل کریگا وہ جان لیگا کہ یہ آیات نازل نہین ہوئی ہین مگر حق مین انہین حضرات کے اور شرح مین انہین کے احوال کے تو دیکہتا ہے کہ ایک اونمین کا یہ دعوے کرتا ہے کہ اسکو طرف دنیا کے کچہہ التفات نہین ہے اور وہ ساری مخلوق سے تعلق خاطر نہین رکہتا ہے اور طہارت و عصمت مین مثل ملائکہ مقربین کے ہو لکن جب کام پڑتا ہے تو ایک روٹی پر جان دیتا ہے اور نہایت درجہ کی ذلت و خواری و دنارت اوسکے حاصل کرنے مین اوٹہاتا ہے انتہے کسی کیا خوب کہا ہے

عَجِبْتُ مِنْ شَيْخِي وَمِنْ زُهْدِهِ ... وَذِكْرِهِ النَّارَ وَأَهْوَالَهَا

يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي فِضَّةٍ ... وَيَسْرِقُ الْقِصَّةَ إِنْ نَالَهَا

مین کہتا ہون کہ جب رازی اپنے زمانے کے لوگون کے اسطرح شاکی و حاکی ہین جنکو صدہا سال کا زمانہ گذر گیا تو اب ہم اس زمانے کے لوگون کو جو قیامت سے لگ بہگ ہے کیا روئین اب تو عموم بلوے یہانتک ہوگیا ہے کہ جو مدعی خوش عقیدگی کے ہین اور بڑے عالم و دیندار یا عابد پرہیزگار کہلاتے ہین اور موحد صادق و متبع واثق مشہور ہین اکل مال بالباطل مین وہ اہل دنیا اور بندگان درہم و دینار سے بہی کان کرتے ہین نعوذ باللہ من غضب اللہ آئندہ دیکہا چاہیے کیا ہوتا ہے اللہ کی راہ سے روکنا یہ ہے کہ دین اسلام اور ایمان لانے سے حضرت محمد اور جو پیغمبر اسے جو انکی شریعت مین قبل نسخ ثابت تہے بسبب اسکے کہ مال لوگون کا ناحق کہاتے ہین روکتے ہین زنہار گمان نا سونے جاندیکا سو نزدیک معاویہ رض کے حال اہل کتاب کا ہے

اور نزدیک ابن عباس کے ذکر مسلمانون کا سدی نے کہا یہ آیت حق ہین مانعین زکوۃ کے اوتری ہے
ابوذر نے کہا کہ اہل کتاب اور مسلمین دونون کے حق مین آئی ہے اولے یہ ہے کہ آیت کو حمل عموم پر کرین اسلیے
کہ لفظ اوسم ہے اس سے ابن جریر نے کہا کنز ہر شے ہی جسکو جمع کرین اندر زمین کے یا پشت زمین پر کچھ ہو
مختص سا تہ زر و سیم کے نہین ہے پھر جس مال کی زکوۃ دی ہے وہ نزدیک ایک قوم کے کنز نہین اور
نزدیک دوسری قوم کے کنز ہے بہت سے صحابہ جیسے عبدالرحمن بن عوف و طلحہ مال جمع کرتے اور انہین تصرف
کرتے کوئی اونپر اعتراض جمع مال کا نہ کرتا اسلیے کہ اعراض کرنا جمع مال سے اختیار کرنا افضل کا ہے اور جمع کرنا
مباح ہے صاحب اقتنا پر کچھ مذمت نہین آتی ضمیر یُنْفِقُونَهَا راجع ہے طرف فضہ کے اسلیے کہ فضہ اعم غلب
ہے اور اسطرح کے ضمائر قرآن پاک مین کئی جگہہ آئے ہین جیسے اِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا
لَكَبِيرَةٌ وقولہ تعالی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا کیونکہ نماز و تجارت اہم ہے اسکے سوا اور
وجوہ بھی بابت اس ضمیر کے لکھی ہین جنکا بیان فتح البیان مین ہے لفظ بشارت کا اطلاق فرح و غم دونو
مین آتا ہے ابوذر کہتے ہین مین یا اس حضرت صم کے گیا آپ سایہ کعبہ مین بیٹھے تھے مجھکو دیکھکر فرمایا ھُمُ
الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مینے کہا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وہ کون لوگ ہین فرمایا ھُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا
اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ
اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَقَرَنَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ مَوْضِعَيْنِ جباہ و جنوب و ظہور کو واسطے داغنے کے اسلیے خاص کیا
کہ الم ان جگہون مین سخت تر ہوتا ہے یا اسلیے کہ چار و نطرف آگی پیچھے داہنے بائین داغ دیے جائین یا
اسلیے کہ جمال چہرے مین اور قوت پشت و پہلو مین ہوتی ہے اور انسان مال اسی جمال و قوت کے لیے طلب
کرتا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً
كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ مہینون کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہین اللہ
کے حکم مین جسدن پیدا کیے آسمان و زمین اونمین چار مہینے ہین ادب کے یہی ہے سیدھا دین سو اونمین
ظلم نہ کرو اپنے اوپر اور لڑو مشرکون سے ہر حال اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈرنے والون کے فاسخہ حکم
شرع مین برس کے بارہ مہینے کا نہ کم اور نہ زیادہ دین ابراہیم ع مین چار مہینے حرام تھے ذیقعدہ ذی حجہ
محرم رجب کہ انمین لڑنا حرام تھا ملک عرب مین تاکہ لوگ دور و نزدیک کے حج و عمرہ کر سکین یا اکثر کو نزدیک

یہ حکم نہیں اس آیت سے بھی ثابت ہے کہ کافروں سے لڑنا ہمیشہ روا ہے اور اسمیں حکم کرنا ہمیشہ گناہ ہے ان
مہینوں میں زیادہ لیکن بہتر ہے کہ اگر کوئی کافر ان مہینوں کا ادب نہ مانے تو ہم بھی اوس سے ابتدا نہ کریں لڑائی کی
اسلئے ابوبکرہ کہتے ہیں حضرت نے اپنے حج میں خطبہ پڑھا فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ زمان پھر کر اوسی اپنی شکل پر آگیا
جسدن کہ اللہ نے زمین و آسمان کو بنایا تھا سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اونمیں سے چار ماہ حرمت والے ہیں تین لگاتار
یعنے ذوقعدہ ذوحجہ محرم اور رجب مضر درمیان جمادی و شعبان کے ہے پھر فرمایا یہ کون دن ہے ہمنے کہا اللہ و رسول
جانیں حضرت خاموش رہے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ اس دن کا کچھ اور ہی نام رکھیں گے سوا اسکے نام کے
پھر فرمایا کیا یہ دن نحر کا نہیں ہے ہمنے کہا ہاں پھر فرمایا یہ کون مہینا ہے ہمنے کہا اللہ و رسول جانیں آخر ساعت
رہے یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ کوئی نام اسکا سوا اسکے نام کے رکھیں گے فرمایا کیا یہ ذوحجہ نہیں ہے ہمنے کہا
ہاں فرمایا یہ کون شہر ہے ہمنے کہا اللہ و رسول جانیں چپ رہے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ اب کوئی نام اسکا رکھیں
گے سوا اس کے تم فرمایا کیا یہ بلدہ نہیں ہے ہمنے کہا ہاں فرمایا تمہارے خون تمہارے مال مجھکو گمان ہے کہ
پھر کہا تمہاری آبروئیں حرام ہیں تمپر جیسے کہ یہ دن تمہارا حرام ہے اس مہینے اس شہر تمہارے میں اور قریب ہے
کہ ملوگے تم اپنے رب سے وہ سوال کریگا تم سے تمہارے اعمال کا خبردار جو تم پھر گئے بعد میرے گمراہ ہو کر بعض گردن
مارنے لگے بعض کی الا ھل بلغت سن لو کیا میں نے پہنچا دیا اب چاہیے کہ پہونچا دے حاضر تمہارا غائب کو شاید
پہنچایا گیا زیادہ یاد رکھنے والے سے سننے والے رواہ احمد والبخاری فی التفسیر وغیرہ ومسلم ابن جریر
نے بھی اول حدیث کو ابوبکرہ سے لفظ شعبان تک روایت کیا ہے ابن عمر بھی اوسکے راوی ہیں کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ اوسط ایام تشریق میں یہ خطبہ پڑھا رواہ ابن جریر وابن
مردویہ نحوہ ابن عباس نے کہا اربعۃ حرم یہی چار ماہ مذکور ہیں یہ ارشاد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
کہ زمانہ اپنی شکل اول پر آگیا مراد اس سے تقریر و تثبیت امر ہے مطابق جعل الٰہی بغیر تقدیم و تاخیر و زیادت و نقصان
و نسی و تبدیل جسطرح کہ تحریم مکہ میں فرمایا تھا کہ اللہ نے اس شہر کو حرمت دی ہے جسدن کہ آسمان و زمین کو پیدا کیا
سو وہ حرام ہے اللہ کی حرمت نبھنے سے قیامت کے دن تک اسیطرح اسجگہ در بارہ استدارت زمان بہیئت سابق
ارشاد کیا بعض مفسرین و متکلمین نے اس حدیث میں کہا ہے کہ مراد اس استدارت زمان سے روز پیدائش ارض
و سما کے یہ ہے کہ اتفاق حج کرنیکا حضرتؐ کو اس برس کے مہینہ ذی حجہ میں ہوا اور عرب نسی کو ہو لکر بہت سے
سالوں میں حج کرتے تھے بلکہ غیر ذی حجہ میں اور اونکو یہ گمان تھا کہ حج صدیق رضہ کا سنہ نومیں ماہ ذیقعدہ ہوا تھا

لکن اسمین نظر ہے جبکہ ہم نسی پر کلام کرین اس سے زیادہ غریب وہ بات ہے جسکو طبرانی نے بعض سلف سے روایت
کیا ہے کہ حج یہود و نصاریٰ و مسلمین کا ایک ہی دن یوم النحر کو سال حجۃ الوداع مین اتفاقاً واقع ہوا واللہ اعلم اسکے بعد
ابن کثیر نے شیخ علم الدین سخاوی سے جو تتمہ شیخ مہر دوازدہ کو رسالہ مشہور فی اسماء الایام والشہور سے نقل کیا
ہے اوسکے ذکرین اسمجلہ کچھ زیادہ فائدہ نہین کتاب ہدایۃ السائل مین یہ بحث بہت بسط سے لکھی گئی ہے اور جاہلیت
کے نام مہینون کے بیان کیے گئے ہین رجب کو مطلق مضر کے اسلیے مضاف کیا کہ ربیعہ رجب کو درمیان
شعبان و شوال کے بتاتے تہے یعنے ماہ رمضان کو مضر کا کہنا کہ رجب بابین جمادی و شعبان ہے ٹہیک تہا اسلیے
حضرت صاحب نے اوسکو بیان کردیا کہ مراد ہماری ترتیب شہور مین رجب مضر ہے نہ رجب ربیعہ پہر تین مہینے لگاتار اور ایک
مہینہ اکیلا اسلیے کہ اون مین مناسک حج و عمرہ ادا کیے جاتے ہین سو ذوالقعدہ اسلیے حرام ہوا کہ اوسمین لڑنے
سے بیٹہ رہتے تہے ذی حجہ اسلیے حرام ٹہیرا کہ اسمین حج کرتے تہے اور ادا مناسک مین مشغول ہوتے محرم اسلیے حرام
ہوا کہ اوسمین اپنے دور دراز شہرون تک امن و امان سے پہر کر پہونچ جائین رجب وسط سال مین اسلیے حرام ہوا
کہ اوسمین زیارت خانۂ کعبہ کرین عمرہ بجا لائین اور جو کوئی اقصے جزیرۂ عرب مین سے عمرے کو آئے وہ عمرہ کرکے
امن سے اپنے وطن کو پہر جائے اسکو دین قیم یعنے شرع مستقیم فرمایا کیونکہ اسمین بجا آوری اللہ کے حکم کی ہوتی ہے
شہر حرم کیجاتی ہے تو ان مہینون مین اپنی جانون پر ظلم و ستم کرنا چاہیے کہ یہ بلغہ تاکید ہے گناہ مین طرح
کہ معاصی بلد حرام مین مضاعف ہوتے ہین لقولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ اسیطرح ماہ حرام مین آثام مغلظ ہوتے ہین ولہذا اس مہینے مین مذہب شافعی و طائفہ کثیر از اہل علم مین دیت
غلیظہ مقرر کیجاتی ہے حتی مین اس شخص کے جسنے حرم مین کسیکو قتل کیا ہے یا ذو محرم کو مارا ہے ابن عباس نے
کہا تم ظلم نکرو اپنی جانون پر یعنے ان سارے مہینون مین کہ انمین گناہ بسبب عظمت حرمت کے اعظم ہوتا ہے
اور عمل صالح کا اجر بہی اعظم ٹہیرتا ہے قتادہ نے کہا ظلم اشہر حرم مین باعتبار خطا و گناہ کے بہ نسبت اور مہینون
کے بہت بڑا ہوتا ہے اگرچہ ظلم ہر حال پر عظیم ہے لکن اللہ جس امر کو چاہے اعظم کردے اللہ نے شہور مین سے
رمضان کو اور اشہر حرم کو چن لیا اور ایام مین سے یوم جمعہ کو اور راتون مین سے شب قدر کو سو تعظیم کرو تم اس
چیز کی جسکو اللہ نے معظم کیا ہے یہ تعظیم اہل فہم و اہل عقل کیا کرتے ہین محمد بن اسحق نے کہا ظلم کرنا ان مہینون مین
ہوتا ہے کہ اونکے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے جسطرح کہ اہل شرک نے کیا تہا کیونکہ وہ نسی جسکو کرتے ہین زیادتی ہی کفر مین ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے علماء مختلف ہین اسمین کہ ابتدا بقتال شہر حرام مین منسوخ

ہے یا محکم قول اشہر یہ ہے کہ منسوخ ہے اسلیے کہ اللہ نے اسجگہ ظلم نفس سے منع فرماکر حکم قتال مشرکین کا دیا ہے اور ظاہر سیاق اسی کو مشعر ہے کہ یہ امر عام ہے اگر شہر حرام مین محرم ہوتا تو قید انسلاخ کی لگائی جاتی اور حضرت ؐ نے محاصرہ اہل طائف کا شہر حرام مین کیا تھا وہ ذوقعدہ کا مہینہ تھا صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت ؐ ماہ شوال مین طرف ہوازن کے نکلے جب انکو شکست دیکر اونکے اموال لیکر پھرے تو انہون نے طائف جاکر مورچہ باندھا حضرت ؐ نے طائف پہونچکر اونکا محاصرہ چالیس دن تک کیا اور واپس آئے فتح نہ کی اس سے ثابت ہوا کہ یہ محاصرہ شہر حرام مین تھا دوسرا قول یہ ہے کہ ابتدا قتال کی شہر حرام مین حرام ہے اور تحریم شہر حرام کی منسوخ نہین ہوئی ہے بقولہ تعالے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وقال تعالی اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ الآیۃ وقال تعالی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ یہ بات ہے گذر چکی کہ مراد شہر حرم سے وہ چار مہینے ہر سال کے ہین نہ اشہر تسییر مبتدا پر احد القولین کے پھر ارشاد کیا مار دو مشرکون کو ہر حال جسطرح کہ وہ تمکو ہر حال مین قلیل تہییج و تحضیض کے لیئے جسطرح کہ وہ تم سے لڑنے کو مجتمع ہوتے ہین جبکہ حرب کرنا چاہتے ہین اسیطرح جب تم اونسے محاربہ کرنا چاہو تو اپنی جمعیت بہم پہنچاؤ یا یہ اذن ہر مومنون کو قتال کرنیکا ساتھ مشرکون کے شہر حرام مین جبکہ ابتدا لڑائی کی انکی طرف سے ہو کما قال تعالی اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ وقال تعالی وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ الآیۃ یہی جواب ہے حضرت ؐ کے محاصرہ کرنیکا اہل طائف کو یہانتک کہ مہینا حرام کا آگیا کیونکہ یہ حصار تتمہ تھا قتال ہوازن کا اور اونکے حلاف ثقیف کا اونہین نے لوگونکو جمع کرکے اور حرب کے لیئے بلاکر ابتدا القتال کی تھی اب حضرت ؐ کو بھی قصد اونکا کرنا پڑا جب وہ طائف مین قلعہ گیر ہوگئے حضرت ؐ نے اونکا اوتارنا قلعون سے چاہا اُن لوگون نے ایک جماعت مسلمین کو مار ڈالا یہ حصار چالیس دن یکسان رہا وہ منجنیق چلاتے رہے اسکی ابتدا شہر حلال مین ہوئی تھی پھر شہر حرام آگیا چند روز تک حصار مستمر رہا پھر حضرت ؐ نے وہان سے کوچ کیا اسلیے کہ جو بات دوام مین معاف کیجاتی ہے وہ ابتدا مین معتبر نہین ہوتی وَهٰذَا اَمْرٌ مُّقَرَّرٌ وَلَهٗ نَظَآئِرُ كَثِيْرَةٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے اسجگہ ایکدوسرے نوع قبایح کفار کی ذکر فرمائی کہ جب ہمنے ہر وقت مین ایک حکم خاص جاری کیا تو اونہون نے اُن اوقات کو نسئی و کبیسہ سے بدل ڈالا اللہ کے یہان سال تمام کے

بارہ مہینے ہین محرم صفر ربیع الاول ربیع الآخر جمادی الاولی جمادی الآخرہ رجب شعبان رمضان شوال ذی قعدہ
ذی حجہ یہ بارہ ماہ سال قمری کے ہوئی جو سیر قمر پر منازل مین دورہ کرتے ہین مسلمان انہین شہور عرب کا شمار
صیام مواقیت حج وغیرہ دوسرے امور واحکام مین کرتے ہین ان مہینون کے تین سو پچپن دن ہوتے ہین
اور سال شمسی عبارت ہے دورہ آفتاب سے فلک مین کسکے تین سو ساٹھ دن اور چوتھائی دن ہوتا ہے سال
ہلالی اور شمسی مین دس دن کی کمی ہوتی ہے اوسی کمی کی وجہ سے کبھی حج اور روزہ گرمی مین اور کبھی جاڑے مین
پڑتا ہے کتاب اللہ سے مراد قرآن ہے اس لیے کہ قرآن مین آیات دالہ حساب ومنازل قمر پر موجود ہین یا
مراد لوح محفوظ ہے یا مراد حکم وجوب ہے یہ آیت مبین ہے اس امر کی کہ ان مہینون کو اللہ ہی نے وضع کیا ہے
اور انکے نام اس ترتیب معروف کے ساتھ یہ ترتیب اُسدن سے ہے جسدن آسمان وزمین بنا ہے اور اجرام وازمنہ
پیدا ہوئے اسی کو سارے انبیا لائے ہین اور اسی کے مطابق کتب نازل ہوتی رہے وہ شہور جو اصطلاح عجم
وروم وقبط وغیرہم مین اور کسی مہینے کو تیس دنکا اور کسیکو زیادہ اور کسیکو کم ٹہیراتے ہین سو اونکا کچھ
اعتبار نہین یہ سال مین چار مہینے محترم ہین عرب جاہلیت مین اونکی حرمت وعظمت کرتے تھے اسلام
نے بھی اسکو برقرار رکہا بلکہ احترام وتعظیم کو بڑہا دیا ان مین حسنات وطاعات مضاعف وسیئات وذنوب
اشد تر ہوتے ہین اُنکے حرمات کا تہنک کرنا نہ چاہیے یہی دین مستقیم ہے ابراہیم واسمعیل علیہما السلام
کا عرب نے اسکو بطور وراثت اونسے حاصل کیا تہا یہ حساب صحیح ہے اور یہ عدد مستوفی ہے یا یہ ایسا
حکم ہے کہ متغیر ومبدل نہین ہوتا ہے ان مہینون مین اپنے جانو پر مرتکب حرمت یا ایقاع قتال سے
ظلم کرنا نہ چاہیے اکثر مفسرین اسکی قائل ہین اور بعض نے کہا ہے کہ ساری مہینے مراد ہین لکن اول
اولی ہے آیت دلیل ہے اسبات پر کہ قتال کرنا مشرکین سے واجب ہے اگر بعض نہ کرین تو سبپر فرض
عین ہو جاتا ہے اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ
یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ
وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ یہ جو مہینا ہٹا دینا ہے سو بڑہائی بات ہے کفر کے عہد مین گمراہی
مین پڑتے ہین اس سے کافر چہٹیا گنتے ہین اسکو ایک برس اور اوب کا گنتے ہین ایک برس کہ بوجہ
کرین گنتی جو اللہ نے رکہی اوب کی پر چلاں کرتے ہین جو سمجہ کیا اللہ نے بہلے دکہائے ہین اونکو اونکے
کام اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو کوف کافرون نے ایک یہ گمراہی نکالی تہی کہ اسمین لڑتے اسمین آجاتا

ماہ حرام اوسکو بنا دیتے کہتے اب کے برس صفر پہلے آیا محرم پیچھے آویگا تو ماہ حرام مین لڑتے اس حیلے سے
یہ اوسپر اللہ نے فرمایا انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ اللہ نے مذمت کی ہے مشرکون کی اونکے تصرف کرنے
پر اللہ کی شرع مین اپنے آرا فاسدہ سے اور بدل دینے پر اللہ کے احکام کو اپنے اہوا و ارادہ سے اور اسپر
کہ اونہون نے اللہ کے حرام کو حلال کر دیا کیونکہ اُن مین قوت غضبیہ شہامت و حمیت تھی اسلیے اونہون
نے مدت تین ماہ کی بڑہادی اور جو تحریم اُن مہینون مین تھی وہ اونکو قضائے مدعا و قتال اعدا سے مانع ہوتے
تھے لہذا قبل اسلام کے مدت تحلیل محرم نکالکر محرم کو صفر تک مؤخر کر دیا تھا شہر حرام کو حلال اور شہر حلال
کو حرام ٹہیرا کر چار ماہ کی مدت موافق کر دی تھی ابن عباس نے کہا جنادہ بن عمرو بن امیہ کنانی ہر سال موسم
مین آتا اوسکی کنیت ابو ثمامہ تھی وہ پکار کر کہتا اِنَّ اَبَا ثُمَامَةَ لَا یُجَابُ وَلَا یُعَابُ اَلَا وَاِنَّ صَفَرَ
الْعَامَ اَوَّلُ حَلَالٍ لوگ اوسکو حلال کر لیتے وہ ایک سال صفر کو حرام کرتا دوسرے سال محرم کو فذالک
قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یعنے ایک سال محرم کو ترک کرتے ہین دوسرے سال اوسکو حرام ٹہیرا
لیتے ہین مجاہد کا لفظ یہ ہے ایک آدمی بنی کنانہ کا ہر سال موسم مین آتا ایک گدہے پر سوار ہو کر کہتا اِنِّیْ
لَا اُعَابُ وَلَا اُجَابُ وَلَامَرَدَّ لِمَا اَقُوْلُ اِنَّا قَدْ حَرَّمْنَا الْمُحَرَّمَ وَاَخَّرْنَا صَفَرَ یہ سال آئندہ مین
آتا اور اسی طرح کہتا اور پکارتا اِنَّا قَدْ حَرَّمْنَا صَفَرَ وَاَخَّرْنَا الْمُحَرَّمَ یہ مطلب ہے اس آیت کا لِیُوَاطِـُٔوْا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ یعنے چار ماہ کا حساب شہر حرام کو مؤخر کر کے اور اللہ کے حرام کو حلال ٹہیرا کر چوکس
کر دیتے ابو وائل و ضحاک و قتادہ نے بھی اسی کے لگ بھگ کہا ہے نسیٔ کی کئی شکلین ابن کثیر نے ذکر
کی ہین ابن عمر نے کہا حضرت عقبہ پر کہڑے ہوئے اللہ نے جتنا چاہا اوتنے مسلمان آپ کے پاس جمع ہو گئے
آپ نے بعد حمد و ثنا الٰہی کے آیت باب پڑہی اور فرمایا حرام کرتے تھے محرم کو ایک سال اور حلال کرتے تھے
صفر و محرم کو یہی ہے نسیٔ امام محمد بن اسحق نے کتاب السیرۃ مین نسیٔ مین کلام خید مفید حسن کیا ہے
اور کہا ہے کہ سب سے پہلے جنبی عرب پر شہور مین نسیٔ کی اور اللہ کے حرام کو حلال اور اوسکے حلال کو حرام
کیا علس ہے یعنے حذیفہ بن عبد فقیم بن عدی بن عامر اسکا نسب عدنان سے جا ملتا ہے پھر بعد اسکے کام پر اسکا بیٹا
عباد پھر اوسکا بیٹا قلع پھر اسکا بیٹا عباد پھر اسکا بیٹا امیہ پھر اسکا بیٹا عوف پھر اوسکا بیٹا ابو ثمامہ جنادہ بن
عوف سب کے بعد تہا اسی پر اسلام قائم ہوا عرب حج سے فارغ ہو کر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ کہڑے ہو کر
اونمین خطبہ پڑہتا جب ذوقعدہ ذوحجہ کو حرام ٹہیراتا اور محرم کو ایک سال حلال کر دیتا اور بجاے محرم صفر

ام اور حلال کو حرام

مقرر کرنا پھر دوسرے برس اوسکو حرام ٹھیرا دینا کہ گنتی پوری ہو جائے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے
نسیٔ بروزن فعیل بمعنے مفعول ہے یعنے مؤخر عرب قتال کرنا اشہر حرم مین حرام جانتے تھے لیکن جب اونکو
حاجت قتال کی ہوتی تو ان مہینون مین لڑتے اور عوض اونکے اور مہینے حرام کرتے مثلاً اگر محرم مین
قتال ہوتا تو صفر کو حرام کر دیتے اسیطرح بقیۂ شہر کا حال تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ اکثر عرب کی معاش غارتگری
تھی جو لوگ اونکو لوٹتے یہ موقع پاکر اونکا مال تاراج کرتے اسلیے باہم اونکے قتال ہوتا یہ تین مہینے لگاتار
مین ان مین جب فاقہ کشی اور حاجت اونکی زیادہ ہوتی اور بوجہ حرمت لڑ نہ سکتے تو بعض اشہر کو حلال
کرکے بجاے اونکے اور مہینہ حرام کر لیتے اسکو نسیٔ کہتے ہین کسی نے کہا موجد اول اس نسیٔ کا قلمس ہے اسی نے
کہا عمرو بن یحیی بعض نے کہا نعیم بن ثعلبہ قبیلۂ بنی کنانہ سے واللہ اعلم اللہ نے فرمایا یہ نسیٔ زیادتی ہے کفر
مین یعنی معصیت بالا معصیت ہے اونہون نے اس تحریم کو ارشاد مین بطور شرع پایا تھا پھر جب حرام کو حلال کر لیا
تو یہ کفر مزید اوسنسیٔ کی وجہ سے گمراہ ہو گئے یا دوسرونکو گمراہ کر دیا کیونکہ ایک سال حلال دوسرے سال
حرام ٹھیرا کرتے ہین یہ اسلیے تاکہ گنتی پوری ہو جائے مہینے حرام کے چار ہی مقرر رہین موطات بمعنے موافقت
ہے قصب نے کہا ضمیر کو لیکر اشہر حرم پر زیادہ کر دیا پھر تحریم مین محرم سے ملا دیا یہی بات طبری نے بھی کہی ہے
شیطان نے سکا مرہ اونکی نظرون مین اچھا کر دکھایا تھا سو اللہ کافرون کو راہ نہین دکھاتا یا ایھا الذین
امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ
الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل ۝ الا تنفروا یعذبکم
عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر ۝
اے ایمان والو کیا ہوا ہے تمکو جب کہیگا کوچ کرو اللہ کی راہ مین ڈھیے جاتے ہو زمین پر کیا راضی ہو بیٹھے دنیا کی
زندگی پر آخرت چھوڑ کر سو کچھ نہین دنیا کا برتنا آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا اگر نہ نکلوگے تمکو دیگا دکھہ کی مار
اور بدل لاویگا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھہ نہ بگاڑوگے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے ف
یہان سے مذکور ہے جنگ تبوک کا جب اسلام غالب ہوا اور عرب مین پھیلا شام کے رئیس تھے قوم غسان
تابع شاہ روم کے اس فکر مین لگے کہ شاہ روم کو طرف لاوین اور جنگ ڈالین حضرت کو یہ خبر ہوئی آپ
ہی نے اوپر قصد کیا اور خط لکھا روم کے شاہ کو دین اسلام کی دعوت پر اوسپر ثابت ہوئی حضرت ﷺ
کی نبوت لیکن قوم نے رفاقت نکی وہ بھی اسلام سے محروم رہا جب شام والون نے خبر پائی حضرت ﷺ کے

اور دیکھی شاہ روم سے ظاہر کیا اوسنے مدد کا وعدہ لیا ان لوگون نے اطاعت کی لیکن مسلمان ہوے پھر عنقریب حضرت ص کی وفات ہوئی بعد اوسکے خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین تمام ملک شام فتح ہوا اس جنگ مین دشمن قوی نظر آیا اور سفر دراز دیکھا اور اسباب کم منافق لگے بہانے لانے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو رخصت دی حبیب اللہ کے فضل سے غالب و منصور پھر آئے تب منافق فضیحت ہوئے اس سورت مین اکثر منافقون کی باتین بیان ہین انتہے ابن کثیر کہتے شروع ہے عتاب مین ان لوگون کے جو حضرت ص کے غزوہ تبوک مین تخلف ہوے وہ وقت تھا میوہ پکنے اور درختون کے سایہ دار ہونیکا اور موسم تابستان تھا یہ حیلہ کرکے حضرت ص کا ساتھ نہ دیا اوسپر اللہ نے آیت بیھجی اور دنیا مین بے رغبتی دلائی اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جہاد چھوڑکر کاہلی سے آرام طلبی کے نقش زمین بن گئے ہو کیا تم دنیا کو عوض آخرت کے پسند کرلیا ہے تو یہ دنیا بہ نسبت آخرت کے قلیل و حقیر ہے پھر ڈرایا حدیث مستور مین فرمایا ہے مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ رواہ احمد و النسائی و مسلم ابوہریرہ نے مسموعًا مرفوعًا کہا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَخُصُّ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَيْ حَسَنَةٍ پھر یہ آیت پڑہی فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ قال دنیا ما مضی منہا وما بقی منہا عند اللہ قلیل رواہ ابن ابی حاتم عمش نے کہا اِلَّا قَلِيلٌ ای کزوال الزکیب عبد العزیز بن رمان نے کہا یہ کفن ہے جسمین مردہ کفن کیا جاتا ہے کہا ابن عباس نے جب سامنے لاکر رکہا دیکھکر کہا بہت سی دنیا جو چھوڑکر جاتا ہون اوسمین سے میرے لیے بس یہی ہے پھر پشت پھیرکر رونے لگا اور کہتے تھے اُفٍّ لَكَ مِنْ دَارٍ إِنْ كَانَ كَثِيرُكِ لَقَلِيلٌ وَإِنْ كَانَ قَلِيلُكِ لَقَصِيرٌ وَإِنْ كُنْتِ مِنْكِ لَفِي غُرُورٍ پھر اللہ نے ترک جہاد پر وعید فرمائی کہ اگر تم نہ نکلوگے تو تمکو عذاب دردناک دیا جائیگا ابن عباس نے کہا حضرت نے ایک قبیلہ عرب کو واسطے جہاد کے طلب کیا تہا وہ کسل و کاہلی سے نہ نکلے اللہ نے اونسے مینہ روک لیا یہ اونکا عذاب ہوا اللہ نے کہا تم نہ نکلوگے تو ہم دوسری قوم لائینگے جو پیغمبر کی مدد کریگی کما قال تعالے وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ تم اگر بیٹہے رہے اور جہاد کو نہ نکلے تو اسمین اللہ کا کچھ ضرر نہین ہے کیونکہ اسکو ہر چیز پر قدرت ہے وہ بدون تمہارے بھی انتصار دشمنون سے کرسکتا ہے کہا ہے کہ یہ آیت اور آیہ اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا اور آیہ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا

عن رسول اللہ منسوخات ہین بقولہ تعالے وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الخ ابن عباس و عکرمہ و زید بن اسلم سے یون ہی مروی ہے مگر ابن جریر نے اسکو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت اونکے حق مین ہے جنکو حضرت ص نے جہاد کے لیے بلایا تہا اور نیز آنا متعین تہا اگر نہ آتے معاقب ہوتے ابن کثیر نے کہا وھذا لہ اتجاہ واللہ اعلم یعنی یہ قول راجح ہے فتح البیان مین کہا ہے آیت باب مین ترغیب ہے تنفیر کے قتال کرنے پر اسمین عتاب فرمایا ہے متخلفین پر غزوہ تبوک سے یہ غزوہ ماہ رجب سنہ نو ہجری بعد رجوع طائف سے ایک سال بعد فتح مکہ سے ہوا تہا تبوک ایک جگہ ہے طرف شام کے مدینے سے دس مرحلے پر منصرف غیر منصرف دونو طرح پر مستعمل ہے اس غزوہ کا قصہ سیرت حلبی مین مفصل مرقوم ہے نفر کہتے ہین جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ کیطرف نقل کرنے کو استنفار یہ ہے کہ امام لوگون کو جہاد کے لیے بلائے اسم تنفیر ہے ہندی پکارنا قلتم کے معنے ہین دیر لگانا اور ہمت ہار جانا متاع دنیا اس لیے قلیل ہے کہ اسکی لذات فانی فنہما خسیس اور آلودہ آفات و بلیات اور جلد انقطاع پذیر ہین اور منافع آخرت شریف عالی خالی آفات سے اور دائم و باقی و سرمدین اس سے یقین حاصل ہوتا ہے کہ بیشک دنیا مقابلہ آخرت مین حقیر و قلیل و ذلیل ہے یا مراد قلیل سے عدم ہے کیونکہ متناہی زائل کو کچھ نسبت غیر متناہی باقی سے نہین ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہ ثاقل سب سے واقع نہین ہوا اسلیے کہ سب کا گرانبار ہو جانا بعید ہے بلکہ جسطرح بعض کے فعل کو کل کی طرف نسبت کرتے ہین اوسیطرح یہ بہی تہا بہرحال آیت کریمہ دلیل ہے وجوب جہاد پر ہر حال اور ہر وقت مین اسلیے کہ اللہ تعالے نے اس بات پر نص کی کہ یہ ثاقل انکا امر منکر ہے اگر منکر نہ ہوتا تو عتاب نہ فرماتا اور وعدہ عذاب الیم کا نہ کرتا مراد اس عذاب سے احتباس مطر وغیرہ ہے دنیا مین یا عام ہے اسلیے کہ عذاب الیم آخرت ہی مین ہوتا ہے آیت تہدید شدید و وعید موکد ہے اونپر جنہون نے ترک نفیر ہمراہ حضرت ص کے کیا قوم مستبدل مین اختلاف ہے کسی نے کہا اہل یمن مراد ہین کسی نے کہا اہل فارس لیکن کوئی وجہ تعیین کی بروز دلیل کے نہین ہے اس ترک نفیر مین اللہ کا کچھ ضرر نہین اسلیے کہ وہ سارے جہان سے بے نیاز ہے اپنے رسول کا ناصر ہے اعدا پر وہ ہر گز پیغمبر کو مخذول نہ کرے گا اوسکو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے کچھ انہین لوگون پر جو بیٹہے رہے فتح و شکست کا حصر نہین ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی و

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوس کی مدد کی ہے اللہ نے جسوقت اسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب وہ دونون تھے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اوتاری اپنی طرف سے تسکین اوسپر اور مدد اسکی پہونچین وہ فوجین کہ تم نے نہین دیکھین اور نیچے ڈالی بات کافرون کی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے اور اللہ ہے زبردست حکمت والا ف رفیق غار ابوبکر صدیق ہین ہجرت مین فقط یہی تھے حضرت ص کے ساتھ اور اصحاب بعضے پہلے نکل گئے تھے بعضے پیچھے نکل آئے ف اللہ نے فرمایا اگر تم رسول خدا کی مدد نہین کرتے ہو تو نہ کرو اللہ خود اپنے رسول کا ناصر و موید و کافی و حافظ ہے دیکھو جب سال ہجرت مین کافرون نے حضرت ص کو مکہ مکرمہ سے باہر کیا اور قید کرنا یا مار ڈالنا چاہا تھا تو اسوقت حضرت ص وہان سے اپنے صدیق یعنے دوست ابوبکر بن ابی قحافہ کو ساتھ لیکر نکل کھڑے ہوئے اور تین دن تک غار ثور مین رہے تاکہ جو لوگ انکی جستجو مین اونکے نشان پائے پہنچے ہین واپس پھر جائین تب وہان سے طرف مدینے کے چلین ابوبکر رض کو یہ غم تھا کہ کہین کوئی شخص مطلع ہوکر حضرت ص کو ایذا نہ دے حضرت اونکو تسکین دیتے اور ثابت قدم بناتے اور فرماتے کیا گمان ہے تیرا ساتھ اُن دو شخصون کے جنکا تیسرا شخص اللہ ہے کما قال الامام احمد انس کہتے ہین ابوبکر نے مجھسے ذکر کیا کہ مینے حضرت ص سے کہا جبکہ ہم اندر غار کے تھے کہ اگر کوئی آدمی انمین سے اپنے پانون کیطرف دیکھیگا تو ہمکو دیکھ لیگا فرمایا یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما اخرجاہ فی الصحیحین ولہذا اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی تسکین حضرت ص پر اتاری مراد سکینہ سے نصر و تایید ہے اشہر قولین مین اور کسی نے کہا ضمیر طرف ابوبکر کے پھرتی ہے کہ اونکو تسکین بخشی ابن عباس نے کہا یہ اسلیے کہ حضرت ص کے ساتھ تو ہر دم سکینہ تھا لیکن یہ کچھ نمانی تجدد سکینہ خاصہ کو اسحال مین نہین ہے ولہذا فرمایا ہے کہ ہم نے تائید کی جنود ملائکہ سے ابن عباس نے کہا مراد کلمہ کفار سے جسکو نیچا کر دیا شرک ہے اور کلمہ خدا سے جسکو اونچا کر دیا لا الہ الا اللہ ہے ابوموسی اشعری کہتے ہین حضرت ص سے پوچھا کہ ایک آدمی شجاعت سے لڑتا ہے کوئی حمیت سے کوئی ریا سے اُن مین سے کونسا فی سبیل اللہ کی راہ مین ہے فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہی فی سبیل اللہ خدا مین ہے رواہ الشیخان فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے فرمایا کہ اگر تم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کروگے تو اللہ اونکا متکفل ہے تم اعانت کرو یا نہ کرو اللہ نے اُنکی مدد مواطن قلت مین کی ہے اور دشمن پر غلبہ و قہر بخشا سو جس نے ایسے وقت مین مدد کی ہو سوا

ایک شخص کے دوسرا ہمراہ نہ تھا وہ اب بھی مدد کر سکتا ہے غار کہتے ہین تقب عظیم کو جو پہاڑ کے اندر ہو
ثور ایک پہاڑ ہے قریب مکہ کے ایک ساعت کا رستہ حضرت ص و ابوبکر مکے سے نکلکر اوس غار مین جا چھپے
تھے یہ قصہ تفصیلاً کتب سیر و حدیث مین مذکور ہے سیاق حدیث ہجرت جو بہت طویل ہے افراد بخاری
سے ہے مراد معیت سے معیت دائمہ ہے جسکے ارد گرد حزن و غم نہین آتا خفاجی نے کہا یہ معیت خاصہ تھی
ورنہ یون تو خدا ہر کسی کے ساتھ ہے مطلب یہ ہوا کہ جسکے ساتھ اللہ ہے اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا اور جب
وہ مغلوب نہ ہوا تو پھر حزن کسلیے ہے ابوبکر کو فقط خوف طلب تھا کہ کہین جگہنہ جان لین اور یہ غم حضرت ص کے
لیے تھا نہ اپنی جان پر ولہذا اونہون نے یہ بات کہی تھی کہ اگر مین مرگیا تو ایک آدمی ہے اور اگر آپ مرگئے
تو امت و دین ہلاک ہوا انس وغیرہ کہتے ہین اللہ نے کفار کو غار سے اندھا کر دیا اور ہر طرف دوڑتے پھرتے
تھے کہین اتا پتا نہ پایا نووی نے کہا یہ بار اوخل ہے اس آیت مین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور آیہ مین بیان ہے توکل عظیم آنحضرت ص کا اس مقام مین اور فضیلت ہے ابوبکر
صدیق کی یہ بڑی منقبت ہے انکی کہ وہ حضرت ص کے یار غار تھے اور اللہ نے اونکا ذکر اپنی کتاب مین
کیسے عنوان شایستہ کے ساتھ کیا رضی اللہ عنہ شعبی کہتے ہین اللہ تعالے نے اس آیت مین سارے
اہل ارض پر عتاب کیا سوا ابوبکر رض کے حسن بن فضل نے کہا جسنے کہا کہ ابوبکر صاحب رسول خدا نہین
ہین وہ کافر ہوا بنص قرآن ابن عمر رض نے کہا ہے کہ حضرت ص نے ابوبکر سے کہا تو میرا صاحب ہے حوض
پر اور صاحب ہے غار مین اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب ابو سعود کا
لفظ یہ ہے کہ اس آیت مین جو دلالت ہے علو طبقہ صدیق و سابقہ صحبت ابوبکر پر وہ مخفی نہین ہے کسنے
مین کہا ہے منکر صحبت ابوبکر کا فر ہے اسلیے کہ اوسنے کلام اللہ کا انکار کیا یہ بات سارے صحابہ کے لیے
نہین ہے اہل علم نے اس آیت سے وجوہ کثیرہ فضل ابوبکر پر استنباط کیے ہین سکینہ سے مراد ذل
ہونا ہے اسباب خوف کا دل سے ملائکہ اوسدن حراست غار کرتے تھے ابصار کفار اوسطرف سے پھیرتے
تھے جسطرح کہ دن بدر کے حراست کی تھی اور اگر ضمیر کو طرف حضرت ص اور ابوبکر رض کے پھیرین تب بھی
کچھ ڈر نہین ہے قرآن کریم اور کلام عرب مین یہ محاورہ شائع ہے کلمہ کفار شرک زندے صنام
تھا اور کلمہ خدا کلمہ توحید و دعوت الی الاسلام ہے قیامت تک غالب و عالی و باقی رہیگا ولله الحمد و
المنة انفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

ان کنتم تعلمون ۴۱ کلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان سے یہ بہتر ہے تمہارے
حق مین اگر تمکو سمجھ ہے ف مسلم بن یسار نے کہا ہے سب سے پہلے سورۂ برات مین یہی آیت اتری
ہے حضرمی نے کہا لوگون مین کوئی بیمار یا بوڑھا ہوتا وہ کہتا مین گنہگار نہ ہونگا اللہ نے حکم نفیر عام کا ہمراہ
حضرتؐ کے غزوۂ تبوک مین واسطے قتال اعدائے خدا کفار روم کے جو کہ اہل کتاب تھے صادر فرمایا اور
مومنونپر واجب کیا کہ ہمراہ حضرت ص کے نکلین ہر حال تنگی و کشط و مکرہ و عسر و یسر مین ابوطلحہ نے کہا یعنے خوہ
کہول ہون یا جوان اللہ نے کسیکا عذر نہ سنا بلکہ شام کیطرف نکلکر لڑے یہانتک کہ مارا جائے دوسری
روایت مین یون ہے کہ اونہون نے سورۂ برات پڑہی جب اس آیت پر پہونچے انفروا خفافا وثقالا
کہا مین اپنے رب کو دیکھتا ہون کہ جوان اور بوڑہون کو واسطے لڑنے کے نفیر کرتا ہے اے بیٹو میرے لیے
سامان طیار کرو اون کی اولاد نے کہا اللہ تیرا رحم کرے تم تو حضرت ص کے ساتھ غزا کر چکے ہو یہانتک کہ
حضرت ص نے انتقال کیا پہر ابوبکر رض کے ساتھ ہوکر لڑ چکے ہو یہانتک کہ وہ بہی انتقال کر گئے پہر عمر کے
ہمراہ قتال کیا ہے یہانتک کہ اونکی بہی وفات ہوئی اب ہم تمہارے طرف سے غزا کرینگے اونہون نے غزا
آخر دریا پر سوار ہوئے انتقال ہوگیا کوئی جزیرہ نہ ملا جہان اونکو دفن کرین مگر بعد نو دن کے دیکھا تو بالکل
متغیر نہ ہوے تہے دہان اونکو دفن کیا ابن عباس و عکرمہ و ابی صالح و حسن بصری و ابن عطیہ و مقاتل بن حیان
و شعبی و زید بن اسلم نے بتفسیر خفاف و ثقال کی ساتہہ لفظ کہول و شبان کے کی ہے یہی قول عکرمہ و ضحاک
وغیرہ احد کا ہے مجاہد کا لفظ شباب و شیوخ و اغنیا و مساکین ہے یہی قول ابوصالح کا ہے حکم بن عتبہ نے کہا
یعنے مشاغیل و غیر مشاغیل ابن عباس نے کہا یعنے نشاط و غیر نشاط یہی قول قتادہ کا ہے مجاہد نے کہا
نے کہا تہا ہم ثقیل و صاحب حاجت و صنعت و شغل و متیسر الامر و غیر ہم سب طرح کے آدمی ہین اللہ نے
یہ آیت بہیجی اور کسیکا عذر نہ سنا یعنے کسی حال مین کیون نہ ہو باہر نکلکر لڑو حسن نے کہا یعنے عسر و یسر مین
سب معانی مقتضیات عموم آیت ہین ہی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے سدی نے کہا یعنے غنی و فقیر و
قوی و ضعیف سب نکلین ایک بڑی موٹے آدمی نے اگر شکایت کی اور اذن چاہا حضرت ص نے انکار کیا
اوسدن یہ آیت اتری لوگونپر گران گزری تب اللہ نے اس حکم کو منسوخ کیا اور فرمایا لیس علی الضعفاء
ولا علی المرضی ولا علی الذین لا یجدون ما ینفقون حرج اذا نصحوا للہ ورسولہ ابوایوب
ہمراہ حضرت کے بدر مین حاضر ہوے تہے پہر کسی غزوۂ سے متخلف نہوے مگر ایک سال اور کہتے تہے

کا اجد الی الانخفیفا او ثقیلا رواہ ابن جریر ابو راشد حرانی کہتے ہین مینے مقداد بن الاسود کو حمص
مین ایک دوکان صراف پر بیٹھے ہوئے دیکھا یہ حضرت م کے سوار تھے بارادہ غزو نکلے تھے بوڑھے
ہو گئے تھے مینے کہا اللہ نے تمکو معذور کر دیا ہے کہا سورہ بعوث مین انفروا خفافا وثقالا اترا ہے حیان
بن یزید نے کہا ہم ہمراہ صفوان بن عمرو والی حمص کے غزیہ عام مین طرف قسطنطنیہ کے بجانب جزیرہ نکلے ایک
بڑے بوڑھے شخص کو دیکھا جسکی ابرو مین آنکھون پر گر پڑی تھین وہ اہل دمشق سے تھا ایک سواری پر سوار
تھا منجملہ اون لوگون کے جو ثنیہ کو نکلتے تھے مینے اوس سے کہا ای چچا اللہ نے تمکو معذور رکھا ہے اپنی
حاجتین دیکھا کر کہا بھتیجے اللہ نے ہمکو استنفار کیا ہے اور فرمایا ہے خفافا وثقالا کس لیے جسکو اللہ
دوست رکھتا ہے اوسی کو مبتلا کرتا ہے پھر اوسکو اعادہ کرکے باقی رکھتا ہے اللہ کے بندون مین وہی مبتلا
ہوتے ہین جو کہ شاکر صابر ذاکر ہین اور سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہین کرتے اسکے بعد اللہ نے رغبت
دلائی ہے خرچ کرنے کی راہ خدا مین اور اس بات کی کہ اپنی جان اسکی مرضی مین صرف کرو یہ جہاد جان و
مال سے دو قسم ہین تمہارے لیے بہتر ہے اسلیے کہ یہ غرامت نفقہ مین تھوڑی ہے اسکے عوض جو
مال غنائم کا دنیا مین ہاتھ آتا ہے اور جو کرامت آخرت مین ذخیرہ ہوتی ہے وہ کہین بڑھکر حضرت م
نے فرمایا ہے تکفل اللہ لمجاهد فی سبیله ان توفاه ان یدخله الجنة او یرده الی منزله الذی منه
نال من اجر او غنیمة ولہذا اللہ نے کہا ہے کتب علیکم القتال وهو کره لکم وعسی ان
تکرهوا شیئا وهو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وهو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون
اسی قبیل سے ہے حدیث مرفوع انس کی کہ حضرت م نے ایک شخص سے کہا مسلمان ہو جا اوسنے کہا مین ایکبو
کارہ پاتا ہون فرمایا اسلم وان کنت کارها رواہ احمد فتح البیان مین خفافا وثقالا کے یہ معنے کہے ہین
کہ تم جہاد کرنے کو نکلو ایسی صفت پر کہ جہاد تم پر ہلکا ہو اور ایسی صفت پر کہ جہاد تمپر بھاری ہو اور ان دونو
وصفون کے بیچ بہت سے اقسام داخل ہین اسی لیے عبارات مفسرین کی تفسیر مین ان دونو لفظ کے مختلف
ہوئی ہین کسی نے کہا یعنے منفردین و مجتمعین کسی نے کہا سابقین لے الحرب جیسے طلائع اور متاخرین
جیسے جیش بعض نے کہا کم ہتھیار والے اور بہت ہتھیار والے بعض نے کہا تندرست و بیمار کسی نے کہا ہے
جو رو والے اور بے بیاہے بعض نے کہا خفاف حواشی و اتباع سے ثقال بہت سے خدم حشم رکھنے والے
کسی نے کہا بیجر و نفیر کے جلدی کرنے والے اور سامان درست کرکے دیر سے نکلنے والے اسکے سوا اور بہت

۴ سورہ توبہ کی آیت کا ترجمہ اور اوسکی تفسیر مختلف اقوال کے ساتھ
۴ سورہ توبہ کی آیت کا ترجمہ اور اوسکی تفسیر مختلف اقوال کے ساتھ

تفسیرین ہین لیکن حمل آیت ہوان سب معانی پر کوئی مانع نہین ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہ تم نکلو خواہ حرکت کرنا تمپر سبک ہو یا گران اسلیے اولی یہی ہے کہ یہ آیت عام ہے کل احوال و اوقات مین اور صیغہ امر کا محمول ہر وجوب پر اور بعض نے کہا ندب پر اور آیت محکم ہے نہ منسوخ اور خارج ہونا اندہے لنگڑے ضعیف بیمار کا اس آیت سے باب تخصیص سے ہو نہ باب نسخ سے اگر اونکا دخول زیر آیت باب فرض کیا جائے لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ لوگ عموم مین اس آیت کے سرے ہی سے داخل نہین ہین دلیل اسپر اور تر نا اس آیت کا ہے غزوہ تبوک مین اور حضرت نے مدینہ مین وقت اس غزوے کے عورتون اور بعض مردون کو چھوڑ دیا تہا یہ دلیل ہے اسپر کہ جہاد منجملہ فروض کفایہ کے ہو نہ فروض اعیان کے اور واسطے فرض عین ہونیکے دوسری شکل ہے پہر اللہ نے حکم جہاد کرنے کا جان و مال سے دیا اور اسکو اپنے بندون پر واجب کیا فقرا اپنی جان سے کرین اغنیا اپنے اموال سے مع جان کے جہاد اکبر فرائض اعظم واجبات دین اسلام سے ہو یہ فرض کفایہ ہے جبکہ کچھ لوگ قائم بہ جہاد ہون دفع عدو ہونے اور جبکہ قیام بمقابلہ دشمن ممکن نہ ہو مگر بصورت اجتماع جملہ مسلمین ہر قطر یا اقطار زمین سے تو اون سب پر فرض عین ہوجاتا ہے پہر فرمایا کہ یہ حکم نفیر و جہاد کا بہتر ہے تمہارے لیے عظیم القدر ہے فی نفسہ سکون و آرام سے کہین بڑکر ہے اگر تمکو سلیقہ شناخت امور فاضلہ کا اور تمیز کرنے کا اشیاے مفضولہ سے ہو تو تم ایسا کرو نزول اس آیت کا حق ہین اُن لوگون کے ہوا تہا جو غزوۂ تبوک سے متخلف ہوئے اور اُنہون نے حضرت ص کا سا

ندیا لو کان عرضا قریبا و سفرا قاصدا لاتبعوک ولکن بعدت علیهم الشقة ط وسیحلفون
باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم ج یهلکون انفسهم ج واللہ یعلم انهم لکذبون ○ اگر کچھ مال
ہوتا نزدیک اور سفر ہلکا تو تیرے ساتہہ چلتے لیکن دور نظر آئی اونکو طرف اور اب قسمین کہاوینگے اللہ کی اگر ہم
مقدور رکہتے تو نکلتے تمہارے ساتہہ وبال مین ڈالتے ہین اپنی جان اور اللہ جانتا ہے وہ جہوٹے ہین۔
ف اللہ نے ملامت کی ہے اونکو جنہون نے ساتہہ نہ دیا غزوۂ تبوک مین اور حضرت ص سے اذن لیکر پہر بیٹہ
کر کے بیٹہے ہے اور اپنا عذر ظاہر کیا حالانکہ وہ سچے نہتے ابن عباس نے کہا عرض قریب سے مراد غنیمت ہے
اور سفر قاصد سے مراد قریب یعنے اگر کسی نزدیک جگہ جانا ہوتا اور وہان امید مال غنیمت کی جھٹ پٹ
ہوتی تو ساتہہ دیتے لیکن مسافت شام دور دراز نظر آئی اب جو تم پہر کر آئے تو لگے وہ عذر بیان کرنے کہ
ہم بوجہہ عدم قدرت تمہاری ہمراہ نہین لگے عذر نہ ہوتا تو ضرور ساتہہ چلتے اللہ نے فرمایا یہ جہوٹے ہین اپنی
جان کو اس تخلف کذب و عذر باطل سے ہلاک کرتے ہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد عرض قریب سے

غنمت سہل التناول قریب الحصول غیر بعید ہے اور سفر قاصد سے سفر متوسط درمیان قرب و بعد کے ہر متوسط بین الافراط و التفریط کو قاصد کہتے ہین عرض کے معنے اصل وہ چیز ہے جو سامنے آتی ہے منافع و متاع دنیا سے ولہذا کہا ہے کہ اَلدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ شقہ کے معنے ہین سفر کرنا طرف زمین دور دراز کے شقہ اُس مسافت کو کہتے ہین جو مشقت سے قطع کیجائے مراد شقہ سے اسجگہ غزوۂ تبوک ہے کہ ایک سفر دور و دراز تھا وہ لوگ غرور و دم کو امر عظیم سمجھے تھے جب تو اپنے جی کو ومان جانے سے چراتے تھے اور نہ گئے یہ آر شاد کہ اب وہ حلف کرینگے اخبار بالغیب اسلیے کہ نزول اس آیت کا قبل پہرنے کو تبوک سے ہوا تھا اونہون نے حلفاً یہ عذر ظاہر کیا کہ ہمارے پاس سامان سفر کا تیار نہ تھا یا ہم بیمار تھے اگر یہ موانع نہ ہوتے تو ہم بھی ضرور باہر نکلتے چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ ایک معجزہ روشن تھا اللہ نے کہا حالف کاذب ہلاک اپنی جان کا ہوتا ہے ولہذا حدیث مین آیا ہے اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بلاقع یعنے جھوٹی قسم ملکون کو ویران کردیتی ہے گھر اوجڑ ہوجاتے ہین اللہ جانتا ہے کہ یہ عذر دون ہمین دروغگو ہین انکو استطاعت خروج کی تھی مگر گھر سے باہر نہ نکلے عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ اللہ بخشے تجھکو کیون رخصت دی تونے اونکو جب تک نہ معلوم ہوتے تجھپر جنہون نے سچ کہا اور جانتا تو جھوٹون کو نہین رخصت مانگتے تجھسے وہ لوگ جو یقین رکھتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اس سے کہ اڑین اپنے مال جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والونکو رخصت وہی مانگتے ہین تجھسے جو یقین نہین رکھتے اللہ اور پچھلے دن پر اور شک مین پڑے ہین اپنے دل اونکے سو وہ اپنے شک ہی مین بہکتے ہین ف عون نے کہا ہے کبھی تم نے اس سے بہتر عتاب بھی سنا ہے کہ قبل عاتبہ کے عفو کی ندا کی اور فرمایا کہ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ یہی بات سورق عجلی وغیرہ نے بھی کہی ہے قتادہ نے کہا عتاب کیا حضرت م پر جسطرح تم سنتے ہو پھر وہ آیت اوتاری جو سورۂ نور مین ہے اور رخصت دی اذن کی اگر جی چاہے کما قال فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ الآیۃ اسیطرح عطا خراسانی سے بھی مروی ہے مجاہد نے کہا یہ آیت اُن لوگون کے حق مین اتری ہے جنہون نے یہ بات کہی تھی کہ حضرت سے رخصت مانگو اگر دین تو بیٹھ رہو اور اگر نہ دین تو بیٹھے رہو اسی لیے اللہ نے فرمایا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا یعنے او نکا سچ اظہار عذر مین کہا جائے اور جھوٹے معلوم

ہوجاتین کیونکہ اونکو قعود عن الغزو پر اصرار تہا ولہذا اللہ نے کہا جو ایمان دار ہین وہ طالب اذن نہین
ہوتے کیونکہ اونکو بیٹہے رہنا جہاد سے منظور نہین ہے وہ جان و مال سے اللہ کی راہ مین لڑنا چاہتے ہین
اور جہاد کو قربت جانتے ہین بیچ رنفیر کے بجا آوری حکم آمادہ ہین اللہ پرہیزگارون سے واقف ہے
اور جنکو کچہہ عذر نہین ہے وہی لوگ اجازت قعود کی طلب کرتے ہین اسلیے کہ اونکو امید ثواب و آخرت
کی نہین ہے اونکے دل شک مین پڑے ہین وہ حیران و مالک ہو رہے ہین نہ ادہر نہ ادہر جسکو اللہ گمراہ
کرے وہ کب راہ راست پر آئے فتح البیان کا لفظ یہ ہے استفہام اس آیت مین واسطے انکار کے ہے کیونکہ حضرت
نے اونکو اجازت قعود کی پہلے اس سے دیدی تہی کہ صادق کاذب سے ممتاز ہوجاوے ذکر عفو کا دلیل ہے
اسبات پر کہ یہ اذن جو حضرت سے صادر ہوا خلاف اولی تہا اسمین عتاب لطیف ہے طرف سے اللہ کے کسی نے
کہا یہ عتاب اور اذن قعود پر نہ تہا بلکہ سبب یہ تہا کہ تمنے منافقون کو اجازت خروج کی کیون دی لیکن طبری نے
کہا اولی وہی ہے اسلیے کہ سورہ نور مین اجازت رخصت کی دی ہے جمع دونون آیتون مین یون ہے کہ
یہان عتاب متوجہ ہے طرف اذن کی قبل استنباط مآن و متوجہ ہے طرف بعد استنباط کے عفا اللہ عنک افتتاح کلام ہے جیطرح یون کہتے ہین
اصلحک اللہ و اعزک و رحمک کیف فعلت کذا و کذا لکن تاویل اول اولی ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ
حضرت کو اجتہاد کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اصول فقہ مین مدون ہے نیز اسمین دلالت ہے مشروعیت اہتر از پر جلدی
کرنیسے اور عفو ہونے سے ظاہر امر پیغمبر دین سمیون نے کہا حضرت نے دو کام اپنے اجتہاد سے کیے جنکا
حکم نہوا تہا ایک یہ کہ منافقین کو اذن تخلف کا دیدیا دوسرے یہ کہ اسیران بدر سے فدیہ لیا دونو امر پر اللہ نے
عتاب فرمایا سفیان بن عیینہ کہتے ہین انظر ہذا ما تلطف بہ بدأ بالعفو قبل ان یعیرہ بالذنب
ابن عباس نے کہا کہ حضرت منافقون کو پہچانتے نتے یہانتک کہ سورہ برات اتری پہر اللہ نے عادت
اہل ایمان کی بیان کی کہ وہ لوگ حضرت سے طالب اذن کے جہاد سے بیٹہے رہنے مین نہین ہوتے ہین
بلکہ اونپر ایسا اذن شاق گذرتا ہے اذن چاہنا تو اونکی عادت ہے جو اللہ و یوم آخر پر ایمان نہین رکہتے ہین
وہ انتالیس آدمی منافق تہے اونکے دل مین شک یعنے نفاق تہا وہ حیرت و تردد مین گرفتار تہے یہ سارے

آیت محکم ہے ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم وقیل
اقعدوا مع القاعدین ○ لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا ولا وضعوا خلالکم یبغونکم
الفتنۃ وفیکم سماعون لہم واللہ علیم بالظالمین ○ اگر چاہتے نکلنا تو تیار کرتے کچہہ سبب اسکا

لکن خوش نہ لگا اللہ کو اوٹھنا سو بوجہل کر دیا اونکو اور حکم ہوا کہ بیٹھو ساتھ بیٹھنے والون کے اگر نکلتے تم مین پھر
نہ بڑھاتے تمہارا اگر خرابی اور گھوڑے دوڑاتے تمہارے اندر بگاڑ کرانے کی تلاش مین اور تم مین بعضے جاسوس
ہین اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے بے انصافون کو ف مراد سماعون سے طیبہ و متجسس حدیث ہین مجاہد و زید
بن اسلم و ابن جریر نے کہا مراد جاسوس ہین کہ تمہارے خبر سنکر اونکو پہنچاتے ہین لکن اسکو کچھ خصوصیت
ساتھ اونکے نکلنے کی ہر اہ مومنین کے نہین ہے بلکہ یہ امر عام ہے سب احوال مین اور اگلے معنے مناسبت سیاق
مین ظاہر ہین اسیطرف قتادہ وغیرہ مفسرین گئے ہین محمد اسحق نے کہا ہے منجملہ اون اہل شرف کے جنہون نے
حضرت سے استیذان کیا تہا عبداللہ بن ابی ابن سلول و جدبن قیس تہا یہ لوگ اپنی قوم مین اشراف تہے
اللہ نے اونکو بوجہل کر دیا کیونکہ اللہ کو معلوم تہا کہ اگر نکلین گے تو لشکر کو بگاڑ دین گے کیونکہ فوج مین اونکے
دوست آشنا ہے جو انکی بات مانتے تہے پہر اللہ نے اپنے علم سے خبر دی کہ ہم جانتے ہین جو ہوا اور ہوگا اور جو
نہین ہوا کہ اگر وہ ہوتا تو کیسا ہوتا ولہذا فرمایا کہ اگر وہ نکلتے تو خرابی ڈالتے لکن وہ نہین نکلے کما قال تعالی
وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ وقال تعالی وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ وقال تعالی وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ
مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا وَ
إِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا آیات اس باب مین بہت ہین فتح البیان
کا لفظ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے دعوے مین سچے ہوتے تو تیاری جہاد کی کرتے جسطرح اور مومنون نے کی لکن وہ
بالکل نکلنا نہین چاہتے اور اللہ ہی اونکا نکلنا پسند نہین کرتا ہے اسی وجہ سے اونکو بٹہال رکہا اونکا نکلنا
ہمراہ حضرت کے ایک مفسدہ عظیمہ تہا ولہذا حضرت پر عتاب ہوا اونسے کہا کہ تم بیٹھ رہو کہنے والا کہا
شیطان تہا اونسے انکی جی مین یہ وسوسہ ڈالا یا بعض نے بعض سے کہا یا حضرت نے غصے سے فرمایا اللہ نے اونکے جی
مین یہ بات ڈالی اونکے مخذول کرنیکو سیوطی اسیطرف گئے ہین قاعدین سے مراد اندہے بیمار عورتین ہین
اسمین جو ذم و نقص آپہنچا ہے وہ مخفی نہین ہے یہ لوگ اگر نکلتے تو فساد برپا کرتے اسمین تسلی ہے حضرت
و مومنین کو تخلف منافقین سے خبال سے مراد شر و فساد و نمیر و القاع اختلاف ارجیف ہے اصل مخبر
خبال کے اضطراب و مرض سوء فی العقل کے ہین جیسے جنون مطلب اونکا یہ تہا کہ تم مین فتنہ ڈالین اور
تمکو ایسا ڈرائین کہ تم شکست کہا جاؤ حالانکہ تم مین بہی ایسے لوگ ہین جو اُن کی بات سنتے ہین اور اُن

باتون کا اثر ان مین ہوتا ہے اللہ تعالون کو جانتا ہے اور اوسکو معلوم ہے کہ اگر یہ نکلتے تو کیا خرابی پڑتی لہذا اسکی حکمت بالغہ نے یہی چاہا کہ وہ نہ نکلین ولہذا اللہ نے اسی سورت مین اگر چلکر فرمایا ہے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اور سورۂ فتح مین ارشاد کیا ہے سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ بہرحال یہ آیت وعید منافقون کو جو درمیان مؤمنون کے فتن وشبہات ڈالتے ہین ابو السعود نے کہا شاید یہ وعید سماعین وقاعدین دونو کے لیے ہے لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ کرتے رہے ہین تلاش بگاڑ کی آگے سے اور اولٹے رہے ہین تیرے کام تب تک آ پونچا سچا وعدہ اور غالب ہوا حکم اللہ کا اور وہ ناخوش ہی رہے ف حضرتؐ کو احوال پر منافقین کے آگاہ فرمایا کہ اونہون نے تمہارے اور اصحاب کے فریب دہی کے لیے خوب اعمال فکر وجولانی رائے کی ہے یہ چاہتے ہین کہ دین مین تمکو دل ہو جائے ایک مدت دراز تک خادم رہے جب شروع مین حضرتؐ مدینے مین آئے تھے تو سارے عرب نے ایکہی کمان سے آپ پر تیراندازی کی تھی اور یہود ومنافقین مدینہ حرب سے پیش آئے ہی جب اللہ نے دن بدر کے فتحیاب کیا اور اللہ کا کلمہ اعلےٰ ہوا تو ابن ابی اور اوسکے یارون نے کہا اب تو یہ مرتبہ ہوا نظاہر اسلام مین داخل ہو جاؤ پھر جسقدر اللہ اسلام اور اہل اسلام کو اعزاز دیتا اونکا غیظ وغصہ بڑہتا جاتا اور ترقی دین کی اونکو بری لگتی اسی لیے اللہ نے فرمایا حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے ہی سے طالب افساد وخبال وتفریق کلمہ مؤمنین ودشمنت شامل مسلمین تھے کچھ اس غزوہ حال پر جس سے اونہون نے تخلف کیا سو قوف نہین ہے ابن ابی دن احد کے اپنے ہمراہی لوگ لیکر چلدیا اسیطرح یہ ہمیشہ تدبیر وحیلہ انگیزی وفریب دہی کرتے رہتے ہین مگر اس سے کیا ہوگا کہ اللہ کا حکم سب پر غالب ہے یہ پڑے بڑا مانا کرین ؎

چاہا ہمنے ونے چاہا اوس نے　　اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ بعضے اون مین کہتے ہین مجھکو رخصت دی اور گمراہی مین نہ ڈال سنتا ہے وہ تو گمراہی مین پڑے ہین اور دوزخ گھیر رہی ہے منکرون کو ف ایک منافق جد بن قیس تھا بہانہ لایا کہ روم کی عورتین خوبصورت ہین اوس ملک مین جاکر بدی مین گرفتار ہونگا رخصت دو کہ سفر مین نجاؤن لیکن مدد خرچ کرونگا مال سے اسنے اللہ نے فرمایا کہ ان منافقون مین سے ایک وہ ہین جو یہ بات کہتے ہین کہ ہم اگر نکلین گے تو

بسبب جواری نسار روم کے فتنے مین پڑین گے اللہ نے فرمایا وہ خود اسی قول کے سبب سے گرفتار فتنہ ہین
زہری و یزید بن رومان و عبداللہ بن ابی بکر و عاصم بن قتادہ وغیرہم نے کہا ہے کہ حضرت نے ایک دن اثنار
طہاری جہاد مین جد بن قیس سے کہا تہا یہ جداخی ابن سلمہ ہے کہ هَلْ لَكَ يَا جَدَّ الْعَامَ فِي جِلَادِ بَنِي
الْأَصْفَرِ او نے کہا ای رسول خدا اوتاذن لی ولا تفتنی فواللہ لقد عرف قومی ما رجل اشد
عجبا بالنساء منی وانی اخشی ان رایت نساء بنی الاصفر ان لا اصبر عنهن فاعرض عنه
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد اذنت لک سویہ آیت حق مین جد بن قیس کے اوتری ہے
یعنے اگر اوسکو در فتنۂ زنان روم کا ہے تو وہ اس سے زیادہ فتنے مین یہ عذر بیجا کرکے گرفتار ہوا حضرت کا ساتھ
چہوڑا جی جہاد سے چرایا مگر اسکے لڑنے سے موڑا ابن عباس و مجاہد وغیرہ واحد نے یہی کہا ہے کہ نزول اس آیت
کا حق مین جد بن قیس کے ہوا ہے یہ شخص بنجلہ اشراف بنی سلمہ کے تہا صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے پوچہا
اے بنی سلمہ سردار تمہارا کون ہے کہا جد بن قیس حالانکہ ہم اوسکو بخیل جانتے ہین فرمایا بخل سے بڑہکر اور کیا
مدبر بیماری ہوگی لیکن سردار تمہارا جوان جمد بضین بشر بن البراء بن معرور ہے آحاطہ جہنم سے یہ مراد ہے
کہ وہ دوزخ سے بہاگ کر کہین نہین جاسکتے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مجہکو فتنے مین نہ ڈالو یعنے
اگر مین بے آپکا اذن کے تخلف کرونگا تو گنہگار ہونگا مجہکو نکال کر ہلاکت مین نہ ڈالو ابن عباس کہتے ہین
حضرت نے جد بن قیس سے کہا ما تقول فی مجاهدة بنی الاصفر اوسنے کہا انی امرء مساحب النساء
ومتی اری نساء بنی الاصفر افتتن فاذن لی ولا تفتنی اوسپر یہ آیت اتری اللہ نے کہا وہ تو
خود نفس فتنہ مین پڑا ہے مراد فتنہ تخلف ہی جہاد سے سقوط اشد ہے مجرد دخول سے جہنم ہر طرف سے اسکو
گہیرے رہی ہے اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ اَخَذْنَا
اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَهُمْ فَرِحُونَ ۝ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اگر پہونچے تجہکو کچہہ خوبی وہ بری لگے اونکو اور اگر پہونچے سختی کہہین
ہمنے سنبہال لیا تہا اپنا کام آگے ہی اور پہر کر جائین خوشیان کرتے تو کہہ اونکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو
لکہدیا اللہ نے ہمکو وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین مسلمان ف اللہ نے حضرت
کو اونکی عداوت جتلائی کہ جب تمکو فتح و نصرت بگلتی ہے اور پہر ہوتی ہے جس سے تمکو اور تمہارے اصحاب کو خوشی
ہو تو اونکو یہ بات بری لگتی ہے اور اگر کوئی مشکل تمپر آتی ہے تو یہ کہتے ہین کہ ہم نے تو پہلے ہی سے

سابعیت نہین کی تھی اور خوش ہوکر پھرتے ہین اللہ نے اسبات کا جواب سکھایا کہ تم یون کہو کہ ہم تو زیر مشیت وقدر الٰہی ہین وہ ہمارا مولا و سید و ملجا ہے ہمکو جو حال پہونچیگا وہ اُسی کی تقدیر ہے ایمان والون کا کام یہی ہے کہ وہ ہر کام مین اللہ پر بھروسا کرین وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اور حسنہ سے ظفر ہے اور مصیبت سے ہزیمت یہ بیان ہے ایک دوسرے خبث ضمائر منافقین کا کیونکہ یہ حرکت اُنکی دلیل ہے اشد عداوت اسلام پر اسجگہ مقابلہ حسنہ کا مصیبت سے کیا نہ سیئہ سے کما قال فی سورۃ آل عمران وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا (عن ابن عباس اور اگر تمکو پہونچے برائی) اسلیے کہ یہان خطاب حضرت ہی کو ہے یہ آپ کے حق مین مصیبت ہے جسپر ثواب یلیگا نہ سیئہ ہے کہ اوسپر عتاب کیا جائے اور وہان خطاب مومنین کو تھا یہ منافق اپنے رائے کی تعریف کرتے ہین کہ دیکھو ہمارا احتیاط کرنا ہمارے کام آیا ہم نے جو یہ ہشیاری کی کہ ہم لڑنے کو نہ نکلے تو جو مصیبت کہ مومنین کو ہوئی ہم اوس سے بچ گئے اسطرح خوش ہوکر ہم اپنے گھر مین آتے ہین اللہ نے کہا کہ تم اُنکی اس مسرت کے مقابلے مین یون کہو کہ جو اللہ نے لوح محفوظ یا اس قرآن منزل مین ہماری قسمت مین لکھدیا ہے وہی ہوگا یہ جواب مفید اس امر کا ہے کہ جب آدمی یہ جان لیتا ہے کہ تقدیر نہین ٹلتی خیر ہو یا شر اور اللہ کی قضا و قدر پر راضی رہتا ہے تو مصائب اوسپر سہل و آسان ہوجاتے ہین شماتت اعدا کی بھی نہین پاتا جب اللہ سے ثبیہ اثواب حق یہی ہے کہ ایمان دار اوسی پر جملہ امور مین اعتماد کرین کسی غیر پر بھروسا نہ کرین ۵

سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے نزدیک عارفون کے تدبیر ہے توکل ہے

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ
مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ۝ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ
يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا
أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ
كَارِهُونَ ۝ تو کہہ تم کیا چیتو گے ہمارے حق مین مگر دو خوبی مین سے ایک اور ہم امید وار ہین تمہارے حق
مین کہ ڈالے اللہ تم پر کچھ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سو منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہین تو کہہ
مال خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے ہرگز قبول نہ ہوگا تم سے تحقیق تم ہو لوگ بے حکم اور موقوف
نہین ہوا قبول ہونا اونکے خرچ کا مگر اسی پر کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اُسکے رسول سے اور نہین آتے

نماز کو مگر جی ہارے اور خرچ نہین کرتے مگر برے دل سے ف وہ جو مدد خرچ دینے لگا تھا سو جواب ملا کہ بے اعتقاد کا مال قبول نہین انشاء مراد دو خوبیون سے ایک شہادت دوسری فتح و ظفر ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ وغیرہم اسی کے قائل ہین سو جسطرح تمکو انتظار ہے اسیطرح ہم بھی دو امر کے منتظر ہین کہ یا غیب سے عذاب پڑے یا ہمارے ہاتھ سے پھر سبب عدم قبول نفقہ کا بیان فرمایا کہ قبول اعمال کے لیے صحت ایمان درکار ہے اور انکا یہ حال ہے کہ نماز مین کاہل سست ہین قدم صحیح رکھتے ہین نہ عمل مین ہمت والے ہین خرچ بھی کرتے ہین تو نا خوشی سے حدیث مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوا وَاِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا ولہذا اللہ نے اونکا نفقہ و عمل قبول نہ کیا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے سواب والون سے کہ مراد احدے الحسنیین سے یا تو نصر و غنیمت ہے یا مغفرت و شہادت حسنے تانیث احسن ہے اس استفہام مین تقریع و توبیخ ہے اور ایضاح و کشف ہے اِلَّا اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا کا اللہ کے عذاب سے مراد کوئی نازلہ سماوی ہے اور ہاتھون کے عذاب سے مراد قتل و اسر و نہب و سبی ہے اللہ نے قبول کرنے سے اونکے نفقہ کے انکار کیا بسبب اونکے نفاق کے خطیب نے کہا یہ آیت اگرچہ خاصۃً حق مین منافقین کے آئی ہے لیکن عام ہے حق مین ہر اوس شخص کے جو اپنا مال واسطے غیر وجہ اللہ کے صرف کرتا ہے یا وسمعہ کے لیے سو ایسا مال اوس سے قبول نہین کیا جاتا ہے اونکا نماز پڑھنا کسل و گرانباری کے ساتھ ہوتا ہے اسلیے کہ یہ نہ امید ثواب کی رکھتے ہین نہ ڈر عقاب کا انکی نماز فقط لوگون کے دکھانے کیلیے ہے ظاہر مین مسلمان ہین باطن مین برخلاف اسلام مین مال کا خرچ کرنا ناخوشی سے ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہین کہ یہ مال ہمارا بے موقع و بے محل جاتا ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ اللہ و رسول کے وعدے پر ایمان نہین رکھتے ہین فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ سو تو تعجب نہ کر اونکے مال اولاد سے یہی چاہتا ہے اللہ کہ اونکو عذاب کرے ان چیزون سے دنیا کے جیتے اور نکلے اونکی جان جب تک وہ کافر ہی رہین ف یعنے تعجب نہ کر کہ بیدین کو اللہ نے نعمت کیون دی بے دین کے حق مین اولاد و مال وبال ہے کہ اونکے پیچھے دل پریشان ہے اور اونکے فکر سے چھوٹنے نہ پاوین مرتے دم تک توبہ کرے یا نیکی پکڑے انتہی اللہ نے حضرت کو تعجب کرنے سے منع کیا جسطرح فرمایا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور فرمایا اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ حسن بصری نے کہا

مراد عذاب دنیا سے یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے اور خدا میں صرف کرنے میں قتادہ نے کہا اس آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی تو انکے اموال و اولاد سے تعجب نہ کر اللہ اونکو زندگی دنیا میں عذاب کرنا چاہتا ہے ابن جریر نے حسن کا قول اختیار کیا ہے یہی قول اول قوی و حسن ہے اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ جب مریں تو کافر مریں کہ اسمیں کمایت و شدت عذاب زیادہ ہے عیاذاً باللہ من ذلک ایک طرح کا استدراج ہے ساتھ اُن لوگوں کے فتح البیان کا بیان یہ ہے تعجب ہونا ساتھ کسی شے کے یوں ہوتا ہے کہ اُس شے کی خوبی سے خوش و راضی ہو اور ایک طرح کا افتخار بھی کرے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ جو میرے پاس ہے ویسا دوسرے کے پاس نہیں ہے علت تعجب ہوا کہ جو اموال و اولاد اونکے پاس ہیں تم اونپر مخوش نہ ہو اور اپنی رضامندی ساتھ اونکے ظاہر نکرو کہ یہ طریقہ استدراج ہے اسلیے کہ اللہ کو تو یہ مراد ہے کہ وہ اس حیات دنیاوی میں معذب ہوں مسلمان اونکے اموال اولاد پر بدستی پہنچا لیں اونکو اس امر سے غم و حزن حاصل ہو کیونکہ یہ اشیا بڑی شقت و تعب سے انہوں نے جمع کیے تھے بخلاف مومن کے کہ مال و اولاد اوسکے حق میں عذاب دنیا نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور جو مصیبت مجھپر یہاں آتی ہے مجھکو اوسپر ثواب ملیگا منافق سرے سے معتقد آخرت کا نہیں ہے اور نہ وہاں اجر کی امید رکھتا ہے تو جو تعب و حزن اُسکو مال و ولد پر ہوتا ہے وہ دنیا میں اوسپر عذاب ہے زہوق کہتے ہیں سختی سے جان نکلنے کو مراد اس سے یہاں استدراج ہے کقولہ تعالے اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا زمخشری نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ہمیشہ اپنی نعمتیں اُنپر جاری کیے یہانتک کہ وہ حالت کفر میں اسی تمتع میں مشغول رہیں عاقبت کیطرف نظر نکریں وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ قسمیں کہاتے ہیں اللہ کی کہ وہ بیشک تم میں ہیں اور وہ تم میں نہیں ولکن وہ لوگ ڈرتے ہیں اگر پاویں کہیں بچاؤ یا کوئی گڑھی یا سرگھسانے کو جگہہ تو اوسطرف بہاگیں اوسیطرف رسیان توڑتے ف اللہ نے حضرت ﷺ کو خبر دی خوف و جزع و فزع خوف و بزدلی کی کہ وہ قسم کہا کر اپنے آپ کو تم میں شامل کرتے ہیں لیکن بنفس الامر میں شامل نہیں ہیں اونکا قسم کہانا مارے ڈر کے ہے کیونکہ یہ کوئی جگہہ بچاؤ کی قلعہ یا غار یا تہ خانہ اندر زمین کے نہیں پاتے کہ وہاں جا کر تمسے چھوٹکر بہاگ جائیں اونکا ملنا جلنا تم سے ناخوشی کے ساتھ ہے نہ محبت کی راہ سے یہ تو اپنی غرض و ضرورت سے ملتے جلتے ہیں ولہذا ہمیشہ رنج و غم میں رہتے ہیں کیونکہ عزت و نصرت و رفعت اسلام و اہل اسلام روز افزوں دیکھتے

ہین اسلیے اونکو مسلمانون کا نکلنا بُرا لگتا ہے یہ نہین چاہتے کہ اونکے ساتھہ مخالطت کرین مگر مجبور ہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ یہ لوگ اس بات پر قسم کہاتے ہین کہ وہ دین اسلام مین ہو کر منقاد رسول خدا ہین حالانکہ یہ سوگند اونکی ظاہر مین ہے باطن مین یہ اور کچھہ ہین اونکو ڈر ہے کہ کہین ہمپر بھی وہی بلا نہ آئے جو مشرکون پر آئی ہے کہ مارے گئے پکڑے گئے اسلیے براہ تقیہ اظہار اسلام کا کرتے ہین کچھہ حقیقت مین مسلمان نہین ہین اگر اونکو کوئی بچاؤ کی جگہہ ملے جیسے کوئی قلعہ یا جزیرہ یا چوٹی پہاڑ کی یا کوئی غار و مغاک و سرداب و تہ خانہ و کہف یا کوئی جگہہ ایسی کی سوا اونکے تو وہ بہت جہپاٹے سے اودہر کو چلدین گویہ اشیا بدرین امکنہ ہین اور نہایت تنگ جگہین ہین یہ بہاگنا اونکا بسبب شدت بغض کے مسلمانون سے ہے تاکہ کسی مسلمان کیصورت نہ دیکھین اور اونسے پوشیدہ رہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ ع ۱۳

بعضے اونمین ہین کہ تجھہ پر طعنہ دیتے ہین زکوۃ بانٹنے مین سو اگر اونکو ملے اوسمین سے تو راضی ہون اور اگر نہ ملے تب وہ ناخوش ہو جائین اور کیا خوب تہا اگر وہ راضی ہوتے جو دیا اونکو اللہ نے اور اُسکے رسول نے اور کہتے بس ہے ہمکو اللہ دیدی رہیگا ہمکو اپنے فضل سے اور اُسکا رسول ہمکو اللہ ہی چاہیے ف یہ ایک دوسری نوع منافقین کی بتائی کہ وہ تقسیم صدقات پر طعن زن ہین رسول کو متہم کرتے ہین اگر اونکو ملے تو خوش نہ ملے تو خفا ہین داؤد بن ابی عاصم کہتے ہین حضرت ص کے پاس صدقہ آیا تہا حضرت ص نے ادہر اُدہر بانٹ دیا سب مال تقسیم ہو گیا ایک مرد انصاری نے دیکھکر کہا کہ یہ کچھہ عدل نہ ہوا اوسپر یہ آیت آئی رواہ ابن جریر قتادہ نے کہا لمز کے معنی ہین طعن کے ہمنے سنا ہے کہ ایک مرد صحرائی جو تازہ عہد تہا ساتہہ اعرابیت کے وہ پاس حضرت ص کے آیا حضرت ص سونا چاندی تقسیم کر رہے تہے اونسے کہا اے محمد اگر اللہ نے تمکو حکم دیا ہے عدل کا تو تمنے عدل نہ کیا حضرت ص نے فرمایا وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ عَلَيْكَ بَعْدِيْ پھر فرمایا بچو اس شخص سے اور جو اُسکی طرح کا ہو بیشک میری امت مین اس جیسے لوگ ہونگے قرآن پڑہین گے اونکے گلے سے نہ اوتریگا وہ لوگ جب خروج کرین تو تم اونکو قتل کرو تین بار یہی لفظ فرمایا فَاِذَا خَرَجُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ ہمنے یہ بھی سنا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَعْطَيْنَاكُمْ شَيْئًا وَّلَآ اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ یہ جو قتادہ نے ذکر کیا یہ مثل حدیث ابو سلمہ ہے جو صحیحین مین قصہ ذی الخویصرہ حروری

نام مین آئی ہے حضرت سے غنائم حنین تقسیم کر رہے تھے اوس شخص نے کہا اعدل فانک لم تعدل فرمایا لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل پھر وہ پیٹ پھیر کر چلا فرمایا انہ یخرج من ضئضیء ھذا قوم یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن من القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا عند اللہ یوم القیامۃ لمن قتلھم الحدیث یہ حدیث جو مین خوارج کے ہی اونکو حضرت علی مرتضے نے قتل کیا تھا یہ لوگ جہنم کے کتے ہونگے اسکے بعد اسنے ذکر کیا کہ اگر یہ عطیہ خدا و رسول پر راضی رہتے تو کیا اچھا ہوتا اس آیت مین اسنے ادب عظیم و سر شریف ذکر کیا ہے کہ شان مسلمان کی یہ ہے کہ آدمی رسے اللہ پر پھر رسے اللہ کے پیر راضی رہے حسبنا اللہ کہے توفیق الٰہی و اطاعت رسول مین راغب ہو اور بجالاے نہی ترک کرے خبر کی تصدیق کرے اثر کی پیروی بجالاے فتح البیان کا لفظ یہ ہے لمز کہتے ہین عیب لگانے کو صدقات سے مراد زکوۃ و غنائم ہین یعنے اگر خاطر خواہ تو خوش ورنہ ناخوش ہین یہ ایک نوع ہے نفاق کی کاش یہ عطیہ خدا و رسول پر راضی رہتے اور اللہ کو کافی سمجھکر راغب الی اللہ ہوتے یہ آیت جو مین ذی الخویصرہ تمیمی کے اوتری ہے جسطرح کہ بخاری و نسائی وغیرہما مین آیا ہے ابن مسعود نے کہا وہ تقسیم غنائم حنین کے ایک روز کہا ان ھذہ القسمۃ ما اریدبھا وجہ اللہ مینے اگر حضرت سے ذکر کیا و فرمایا رحم اللہ موسی لقد اوذی باکثر من ھذا پھر صبر کیا اور سپر یہ آیت آئی

واللہ علم انما الصدقت للفقراء والمسکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم زکوۃ جو ہے سو حق ہے مفلسون کا اور محتاجون کا اور اس کام پر جانے والون کا اور جنکا دل پرچانا ہے اور گردن چھڑانے مین اور جو تاوان بھرین اور اللہ کی راہ مین اور راہ کے مسافر کو ٹھیرا دیا ہے اللہ نے اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے جسکے پاس مال نہ ہو وہ مفلس ہے گو کہ حاجت چلی جائے جیسے ہر روز کے محنتی اور محتاج وہ جسکی حاجت بنی ہو اور زکوۃ کے عامل مہینہ پا دین موافق خرچ کے اور دل جنکا پرچانا ہے وہ لوگ ہے کہ ظاہر مسلمان ہوے لیکن سردار قوم تھے اونکی تالیف سچے بھی مسلمان ہوے اب علما انکو نہین گنتے اور گردن چھڑانی غلام کی آزادی یا قیدی کی رہائی اور تاوان دار جو قرضدار ہو اگرچہ مالدار ہو اور قرض برابر نہ کہتا ہو اور اللہ کی راہ یعنے جہاد کا خرچ اور مسافر جو بے خرچ ہو اگرچہ گھر مین سب موجود رکھے اسنے بعد اعتراض منافقین یہ بیان فرمایا کہ یہ قسمت صدقات کی ہمنے مقرر کی ہے ہم خود اسکے متولی ہوے ہین

کسی اور کے تقسیم سپرد نہیں کی ہے پھر تجزیہ اُسکا واسطے اشخاص مذکورین کے کیا زیادہ حرث صدائی
کہتے ہیں میں پاس حضرت ﷺ کے آیا میں نے آپ سے بیعت کی ایک مرد نے اگر کہا مجھے صدقے میں سے کچھ دیجئے
فرمایا اللہ نے صدقات میں حکم کسی نبی وغیرہ کا پسند نہ رکھا یہانتک کہ خود ہی حکم دیا اور آٹھ ٹکڑے کیے
اگر تو اُن آٹھ میں سے ہو تو میں تجھکو دون ان آٹھ قسام میں علماء کا اختلاف ہے کہ آیا سب کو دیا جاوے
یا جو خلاف اونکے سے ائمہ یہ دو قول ہیں ایک کہ سب اقسام کو دینا چاہیے شافعی اور ایک جماعت کا یہی
مذہب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ استیعاب جملہ اصناف کا واجب نہیں ہے بلکہ ایک ہی نوع کو بھی دینا
جائز ہے گو باقی اصناف موجود ہوں مالک اور ایک جماعت سلف وخلف کا یہی قول ہے عمر وحذیفہ
وابن عباس وابو العالیہ وسعید بن جبیر وسیمون بن مہران بھی اسی کے قائل ہیں ابن جریر نے کہا
هُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ اس بنیاد پر ذکر اصناف کا بجگہ واسطے بیان مصرف کے ہے نہ واسطے وجوب استیعاب
کے ابن کثیر نے کہا وَلِوُجُوهٍ الْمَجَارِحِ وَالْمَوَاخَرَةِ مَكَانٌ عَنْ هٰذَا واللہ اعلم فقراء کو بقیہ اصناف پر اسلیے
مقدم کیا ہے کہ یہ بہ نسبت غیر کے محتاج تر ہوتے ہیں بسبب مہجوران کو حاجت وشدت فاقہ کی لگی رہتی ہے
ابو حنیفہ رح کے نزدیک مسکین کا حال فقیر سے بدتر ہے امام احمد نے بھی یوں ہی کہا ہے عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں فقیر وہ نہیں ہے جو مال نہیں رکھتا ولکن فقیر وہ ہے جو محنت مزدوری سے پیٹ پالتا ہے اور
جنگ کرتا ہے ابن عباس ومجاہد وحسن بصری وابن زید کا قول یہ ہے کہ فقیر اُس مانگنے والے کو کہتے ہیں جو لوگوں
سے کچھ نہیں مانگتا اور مسکین وہ شخص ہے جو سوال کرتا ہے اور گدائی پیشہ ہے پھرتا ہے لوگوں کے پیچھے
پڑکر بھیک مانگتا ہے ابن جریر وغیرہ واحد نے اسی قول کو اختیار کیا ہے قتادہ نے کہا فقیر وہ ہے جو
دُکھیا بیمار ہو مسکین وہ ہے جو صحیح سالم ہو ابراہیم نے کہا مراد فقراء مہاجرین ہیں سفیان ثوری نے کہا
یعنے اعراب کو اُن سے کچھ نہ دے یہی قول سعید بن جبیر وسعید بن عبد الرحمن کا ہے عکرمہ نے کہا تم
فقراء مسلمین کو مساکین کہو مساکین تو اہل کتاب ہیں اب وہ حدیثیں سنو جو متعلق اصناف ثمانیہ ہیں
لکن فقراء سوا ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِأَحْمَدَ أَيْضًا وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسُئِلَهُ عُبَيْدُ اللهِ
بن عدی کہتے ہیں کہ دو شخصوں نے اونسے ذکر کیا کہ ہم صدقہ مانگنے کو پاس حضرت ﷺ کے گئے تھے حضرت
نے نظر غور سے ہمکو دیکھا اور ضبوط پاکر فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمکو دون لیکن اسمیں کچھ حق غنی وقوی

ومکتب کہ ہین ورواہ احمد وابوداود والنسائی باسناد جید قوی سے ساکین سوا بوہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس فترده اللقمة واللقمتان
والتمرة والتمرتان قالوا فما المسکین یارسول اللہ قال الذی لا یجد غنی یغنیه ولا یفطن
له فیتصدق علیه ولا یسال الناس شیئا رواه الشیخان یعنے مسکین یہ نہین ہے والا ایک دو لقمے
ہانکنے والا نہین ہے بلکہ وہ ہے جو لقد حاجت نہین پاتا اور نہ کوئی اسکو محتاج سمجھکر کچھ دیتا ہے اور نہ وہ خود
بھیک مانگتا ہے عاملین سے مراد جبا ۃ وسعاۃ ہین جو صدقات کو اوگہاتے ہین اونسے کچھ اونکو
بھی دیا جاتا ہے لیکن یہ جائز نہین ہے کہ وہ اقربا حضرت ص سے ہون جنپر صدقہ حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم
مین عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے آیا ہے کہ وہ پاس حضرت ص کے گئے اور کہا ہمکو عامل مقرر
کردو صدقہ اوگہانے پر فرمایا ما صدقہ محمد ص وآل محمد کو حلال نہین ہے یہ تو لوگونکا میل کچیل ہے رہی مؤلفۃ
القلوب سو وہ کئی قسم کے ہوتے ہین کسیکو مسلمان ہونے کے لیے دیا جاتا ہے جسطرح کہ حضرت نے صفوان
بن امیہ کو غنائم حنین مین سے دیا تہا حالانکہ وہ حنین مین بحالت شرک حاضر ہوئے تہے صفوان کہتے ہین
ہمیشہ مجہکو بُرے سے بُرے تک کے محبوب ترین مرد و نزدیک میرے ہوگئے بعد اسکے کہ مجہکو دشمن ترین مرد
تہے سعید بن مسیب نے صفوان بن امیہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا اعطانی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وآله وسلم یوم حنین وانه لابغض الناس الی فما زال یعطینی حتی انه لاحب الناس
الی رواه احمد ورواه مسلم والترمذی اور کسیکو اسلیے دیا جاتا ہے کہ اسکا اسلام اچھا ہوجائے
اور دل ثابت ہے چنانچہ دن حنین کے ایک جماعت کو صنادید طلقا واشراف طلقا مین سے ایک
ایک اونٹ دیدیے اور فرمایا انی لاعطی الرجل وغیره احب الی منه خشیة ان یکبه الله
علی وجهه فی نار جهنم صحیحین مین ابوسعید سے روایت ہے کہ علی رضی نے یمن سے کچہ سونا مع
خاک کے بہیجا حضرت نے اسکو درمیان چار نفر کے تقسیم کردیا اقرع بن حابس عیینہ بن بدر علقمہ بن علاثہ
زید خیر اور کسیکو اسلیے دیا جاتا ہے کہ اس جیسے لوگون کے مسلمان ہونے کی امید کیجاتی ہے اور کسیکو
اسلیے دیا جاتا ہے کہ اس پاس والون سے صدقہ اوگہائے یا حوزۂ مسلمین و اطراف بلاد سے ضرر کو
دور کرے ومحل تفصیل هذا فی کتب الفروع واللہ اعلم رہی بات کہ بعد حضرت ص کے بہی مؤلفۃ
القلوب کو الاسلام کو دینا چاہیے یا نہین سو اسمین اختلاف علماء کا ہے عمر و شعبی اور ایک جماعت سے

یہ روایت ہے کہ دینا نہ چاہیے اسلیے کہ اللہ نے اسلام و اہل اسلام کو عزت بخشی اور بلاد پر تمکن کیا اور رقاب عباد کو واسطے مسلمین کے ذلیل کر دیا دوسرون نے کہا بلکہ دینا چاہیے اسلیے کہ حضرت نے اونکو بعد فتح مکہ دکسہ ہوازن کے دیا ہے اور یہ ایک امر محتاج الیہ ہے اپنے صرف کرنا مناسب ہے لیکن رقاب سو حسن بصری و مقاتل بن حیان و عمر بن عبد العزیز و سعید بن جبیر و نخعی و زہری و ابن زید نے کہا کہ مراد رقاب سے مکاتبین ہین ابو موسے اشعری سے بھی اسیطرح مروی ہے یہی قول ہے شافعی و لیث کا ابن عباس نے کہا آزاد کرنا رقبہ کا زکوۃ سے لاباس یہ ہے حسن بھی اسی کے قائل ہین یہی مذہب ہے احمد و مالک و اسحٰق کا یعنے رقاب عام ہے اس سے کہ مکاتب کو دے یا کوئی لونڈی غلام خرید کر کے آزاد کر دے استقلالا تو اعتاق و فک رقبہ مین بہت سی حدیثین آئی ہین اور اللہ ہر عضو آزاد کرنے والے کو عوض ہر عضو آزاد شدہ کے آگ دوزخ سے آزاد کرتا ہے یہانتک کہ فرج عوض فرج کے یا سلیے ہے کہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ پر حق ہے تین شخصون کا کہ اونکی مدد کرے ایک غازی راہ خدا مین دوسرا مکاتب تیسرا قرضدار جو ارادہ قرض ادا کرنے کا رکھتا ہے یا نکاح کرنے والا بارادہ پارسائی رواہ احمد و اھل السنن الا ابا داود براء بن عازب کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا مجھے وہ کام بتا جو مجھکو جنت سے قریب دوزخ سے بعید کر دے فرمایا جان آزاد کر گردن چھڑا اوسنے کہا کیا یہ دونو کام ایک کام نہین ہین فرمایا نہین عتق نسمہ یہ ہے کہ تو اوسکو آزاد کرے فک رقبہ یہ ہے کہ تو اوسکے قیمت مین مدد دے اب رہے غارمین سو وہ کئی طرح ہین ایک وہ جو کہ حامل حمالہ ہے یا ضامن قرض جو اوسکے ذمہ لازم ہوا ہے مال نے کوتاہی کی یا ادا قرض مین تاوان آیا کسی معصیت مین پھر اس سے توبہ کری تو ایسے لوگون کو دینا چاہیے اصل اس باب مین حدیث قبیصہ بن مخارق ہلالی ہے کہا مجھپر حمالہ تھا مین پاس حضرت کے آیا کہ سوال کرون فرمایا ٹھیر یہان تک کہ صدقہ آئے پھر ہم تجھکو دلوا دینگے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال یعنے سوال کرنا حلال نہین مگر تین مین سے ایک کو ایک وہ شخص جو کہ حامل حمالہ ہے اسکو مسئلہ حلال ہے یہانتک کہ وہ بقدر حمالہ پالے پھر رک جائے دوسرا وہ شخص کہ اسکو کوئی آفت پہونچی اوسکا مال برباد گیا اوسکو مسئلہ حلال ہے یہانتک کہ بقدر قوام زیست پالے یا بقدر سداد عیش تیسرا وہ شخص کہ اسکو فاقہ پہونچا ہے یہانتک کہ تین آدمی عقلمند اسکی قوم کے کھڑے ہوکر یہ بات کہین کہ یہ فاقہ کش ہے تو اوسکو بھی مسئلہ حلال ہے یہانتک کہ بقدر قوام زیست یا بقدر سداد

عیش اسکے سوا جو مسئلہ ہے وہ سحت یعنی حرام ہے کہاتا ہے اوسکو صاحب اس مسئلہ کا بطور حرام رواہ
مسلم ابو سعید کہتے ہین آفت پہونچی ایک مرد کو عہد حضرت مین بابت پھلون کے جو اوسنے
خریدے تھے اوسکا قرض بہت ہوگیا حضرت نے اوسکے قرضخواہون سے فرمایا لو جو پاؤ تم بس تمہارے
لیے اسی قدر ہے رواہ مسلم حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر مین فرمایا ہے اللہ قرضدار کو دن قیامت کے
بلائیگا اور اپنے سامنے کھڑا کرکے فرمائیگا اے ابن آدم تو نے یہ قرض کس لیے لیا اور لوگون کے حق کس
کام مین ضائع کیے وہ کہیگا اے رب تو جانتا ہے کہ مینے یہ قرض لیا نہ کہایا نہ پیا نہ ضائع کیا لیکن میرے
ماتھہ پر حرق آیا یا سرق وضیعہ اللہ فرمائیگا میرے بندے نے سچ کہا مین احق ہون کہ آج تیری طرف سے اسکو ادا
کرون پھر اللہ ایک شے کو طلب فرماکر اوسکے پلۂ ترازو مین رکھیگا اوسوقت پلۂ اسکو حسنات کا سیئات پر بھاری
ہوجائیگا اللہ کے فضل و رحمت سے وہ جنت مین داخل ہوگا رواہ احمد سبیل اللہ سے مراد غازی ہین
جنکا کوئی حق دیوان مین نہین ہے اور نزدیک امام احمد و حسن و اسحق کے حج بھی داخل راہ خدا ہے بدلیل حدیث
اسی طرح ابن السبیل سے مراد مسافر ہے جو کسی شہر مین گیا ہے اوسکے پاس کچھہ نہین جس سے اپنے
سفر پورا کرے اسکو بقدر کفایت صدقات سے دینا چاہیے کہ وہ اپنے شہر تک پہونچ جائے اگرچہ اسکے
پاس گھر مین مال ہو اسیطرح جو شخص اپنے شہر سے سفر کرنا چاہتا ہے اور اسکی پاس کچھہ نہین ہے تو اسکو
مال زکوۃ سے بقدر کفایت آمد و شد دینا چاہیے دلیل اسپر یہی آیت ہے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے حلال
نہین ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ قسم کو ایک وہ جو عامل ہے صدقے پر دوسرا وہ شخص جسنے صدقے کو
اپنے مال سے خرید کیا ہے تیسرا قرضدار چوتھا غازی راہ خدا مین یا مسکین جسپر صدقہ کیا گیا اور اوسنے
وہ صدقہ بطور ہدیہ کسی غنی کو بھیجا رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ دوسرا لفظ حدیث کا رفعا یہ ہے لا
تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لعامل فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جار فقیر فیھدی لک او یدعوک
یہ تین شخص ہوئے اور حدیث اول مین پانچ شخص مین اللہ نے یہ تقسیم صدقات کی فرض کی ہے وہ عالم اسرار
و بواطن امور ہے مصالح عباد کو خوب جانتا ہے اپنے قول و فعل و شرع مین حکیم ہے لا الہ الا ھو وکان رب
سواہ فتح البیان کا بیان فاتح ہے کہ حرف انما واسطے حصر کے ہے اور تعریف صدقات کی واسطے جنس کے
یعنے جنس ان صدقات کی مقصور ہے ان اصناف ہشتگانہ پر ان سے تجاوز نہین کرتے بلکہ خاص انہین کے
لیے ہے غیر کے لیے حضرت کو کچھہ تعلق اسسے نہین اور نہ حضرت نے کبھی خود انمین سے کچھہ لیا ہے بیان مین

فرق کے درمیان فقیر و مسکین کے اقوال مین اور بیان ماہیت مسکین مین حدیث لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ
ہے جو اوپر گذر چکی عالمین وہ ہین جنکو امام نے واسطے تحصیل زکوۃ کے بھیجا ہے وہ ایک قسط کے مستحق ہین
مقدار مین اختلاف ہے بعض نے کہا بقدر اُجرت مجاہد و شافعی سے یہی مروی ہے بعض نے کہا بقدر اجر عمل یہ
ابو حنیفہ و اصحاب ابو حنیفہ سے مروی ہے کسی نے کہا بقدر عمل کے بیت المال سے دیا جائے یہ مالک سے
مروی ہے لیکن اسکے لیے کوئی وجہ نہین ہے اسلیے کہ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ اونکے لیے کچھ حصہ صدقہ سے
ہے تو پھر اوس سے ممنوع ہونا اونکا کیون ہوگا کہ صدقہ مین سے نہ دیا جائے اور غیر صدقہ سے دیا جائے یہی
یہ بات کہ ہاشمی عامل ہو سکتا ہے یا نہین ہر طرف ایک جماعت گئی ہے بعض نے کہا غیر صدقہ مین سے اونکو
دے اور کچھ حصہ عامل کا ساعی جابی مین نہین ہے بلکہ قاسم کاتب حاشر عریف حاسب سب داخل ہین عالمین مین
سولفۃ القلوب صدر اسلام مین تھے حضرت ؐ ان کفار کو جو قہر و سیف سے داخل اسلام نہ ہوتے بلکہ عطا سے اسلام
قبول کرتے رہتے تھے یا وہ لوگ مراد ہین جو ظاہر مین مسلمان ہو گئے مگر اچھی طرح اسلام نہ لائے حضرت ؐ اونکی
دلجوئی کے لیے اونکو دیتے یا وہ یہود و نصاریٰ مراد ہین جو اسلام لاتے تھے یا ایک قوم عظام رشیر کیس کی مراد
ہے کہ وہ اتباع رکھتے تھے اونکو اسلیے دیا جاتا کہ اونکے اتباع اسلام لائین حضرت ؐ نے ایک ایسی جماعت کو
بھی دیا ہے جو ظاہر مین مسلمان ہو گئے تھے ایک ایک کو سو سو اونٹ عطا کیے صاحب آرا کا مذہب یہ ہے
کہ اب یہ صنف باقی نہین رہی لیکن موافق ظاہر آیت کے سہم اس صنف کا باقی ہے یہی قول ہے شافعی کا قول
اول پر سہم اونکا سائر اصناف مین صرف ہوگا منجملہ مولفین کے وہ کفار ہین جنکے شر و فساد کا ڈر ہے اگر انکو
دیا جائے تو اونکا شر دور ہو لیکن ایسون کو زکوۃ و غیر زکوۃ سے دینا نہ چاہیے بالاتفاق تفصیل اس مقام کی جمل مین ہے رقاب
سے مراد مکاتب ہے یا بردہ خرید کر کے آزاد کرنا آیت دونو کو شامل ہے غارمین سے مراد قرضدار ہین جنپر
قرض سوار ہے اور ادا کرنے کے لیے کچھ نہین اُنکے دینے مین کچھ خلاف نہین ہے مان جسنے اپنی بیوقوفی
سے قرض کر لیا ہے اسکو نہ دے نہ زکوۃ سے نہ غیر زکوۃ سے مگر یہ کہ توبہ کرے حضرت نے اعانت حامل
حمالہ کی ہے اور لوگو کو اسکی اعانت کے لیے ارشاد فرمایا ہے سیوطی نے کہا اصلاح ذات البین کے لیے
بھی دے اگرچہ بوجھ نہ اٹھا رہا ہو جب کہ وہ اسکام کے لیے قرضخواہ ہوا ہو سبیل اللہ سے مراد غازی مرابط ہین گو وہ غنی ہو
اکثر علما کا یہی قول ہے ابن عمر نے کہا حج کرنے والے ہین اور عمرہ کرنے والے احمد و اسحق نے حج کو سبیل اللہ
مین داخل کیا ہے ابو حنیفہ رح و صاحبین رح نے کہا غازی کو جب کہ وہ فقیر منقطع ہو بعض نے

کہا لفظ عام ہے قصر اوسکا کسی نوع خاص پر درست نہین ہے بلکہ جمیع وجوہ خیر اوسمین داخل ہین جیسے تکفین سوتے بنا پل قلعہ عمارت مسجد وغیرذلک لیکن اول اولے ہے اسلیے کہ جمہور کا اجماع اسی پر ہے مین کہتا ہون اس زمانے مین غازی مرابط بہت کم ہین آتے البتہ حاجی دعا بہت ملتے ہین اونکے سوا طالب علم و دیگر وجوہ خیرات کثرت سے میسر آتے ہین اس صورت مین عام کرنا لفظ فی سبیل اللہ کا اولے معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ابن السبیل سے مراد مسافر ہے جو غیر ملک مین منقطع ہوگیا ہے گو اپنے گھر مین آسودہ ہو اور اوسکو کوئی قرض دینے والا بھی میسر آسکتا ہو لیکن مالک نے کہا کہ اگر قرض دہندہ ملتا ہے تو بہتر اوسکو نہ دے قتادہ نے کہا مراد مہمان ہے ضحاک عراق نے کہا حاجی ہے جو سفر مین منقطع ہوگیا ہے یعنی بسبب نہ ہونے خرچ کے عاجز و حیران ہے لیکن دال اولے ہے یہ حکم صدقات مقصورہ مین ان آٹھ اصناف پر حکم لازم ہے جو اللہ نے اپنے بندو پر فرض کیا ہے اور تجاوز کرنیکو ان اصناف سے منع فرمایا ہے سیوطی نے کہا صرف کرنا ان صدقات کا اونکے سوا اور لوگون مین جائز نہین ہے اور نہ منع کرنا کسی صنف کا ان اصناف مین سے درست ہے جب یہ اصناف ہم ہو نچین تو امام سب پر یکسان و برابر تقسیم کرے اور اسکو تفضیل بعض آحاد صنف کی بعض پر پہونچتی ہے ظاہر آیت مفید وجوب استغراق جملہ افراد ہے تمام بحث تفسیر حمل مین ہے و

مِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

بعضے اُن مین بدگوئی کرتے ہین نبی کی اور کہتے ہین یہ شخص کان ہے تو کہہ کان ہے تمہارے بہلے کو یقین لاتا ہے اللہ پر اور یقین کرتا ہے مسلمانون کی اور مہر ہے ایمان والون کے حق مین تم مین سے اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہین اللہ کے رسول کی اونکو دکھ کی مار ہے ف منافق حضرت کو طعن کرتے کہ یہ شخص کان ہی ہے حضرت اپنے وقار سے جھوٹے کا جھوٹ پہچانتے تو بھی نہ پکڑتے تغافل کرتے وہ یہ خوف جاتے کہ اونہون نے سمجھا نہین سو اللہ نے فرمایا کہ یہ خوبی کی تمہارے حق مین بہتر ہے نہین تو اول تم پکڑے جاؤ اسلئے اللہ نے فرمایا کہ منجملہ منافقین کے کچھ لوگ ایسے ہین جو حضرت کو ایذا دیتے ہین اونکے حق مین کلام کرتے ہین کہتے ہین یہ تو نرے کان ہین جو کوئی اونسے کچھ بات کہدیتا ہے اسکو ہاں حق میں سچ جانلیتے ہین پھر جب ہم آکر قسم کھاتے ہین تو ہمکو سچا جانتے ہین ابن عباس و مجاہد و قتادہ سے اسیطرح مروی ہے اللہ نے کہا وہ تو گوش حق نیوش ہین سچے کو جھوٹے سے خوب پہچانتے ہین دین کے مصدق

ہین کا ذکر تعجب ہین اب جوکوئی اونکو ستائیگا اوسکو عذاب دیا جائیگا یعنے یہ بات نہین ہے کہ وہ تمیز
صدق کذب سے نرکہتے ہون بلکہ اغماض وتغافل اونکا کذب سے براہ عزت ووقار ہے یہ ایک دوسری
نوع ہتی فضایح منافقین کی جو اسجگہہ مذکور ہوئی اونکا حضرت م کو کان کہنا بطور ذم وطعن کے تہا حق
ہین آپ کے زبان درازی کرتے جب خبر اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حاضر ہوکر عذر کرتے
حضرت م اونکے عذر کو کمال خوشخوئی سے پذیرا فرماتے یہ سمجھتے کہ آپ صحیح وباطل مین کچہہ فرق نہین کرتے حضرت
کے علم وصفح پر دہوکا کہاکر حضرت م کا نام کان رکہا تہا اللہ نے جواب دیا کہ ہان کان ہین لکن خیر کے کان ہین
نہ شر کے کان جو لوگ ایماندار ہوکر اخلاص ایمان سے کوئی بات کہتے ہین بیشک اونکی بات قبول کرتے ہین اور
اُنسے خوش ہوتے ہین منافقون کی بات کو نہین مانتے یہ حق ہین اہل نفاق کے رحمت ہی کیونکہ اونکا پردہ
فاش نہین ہوتا مگر اُن منافقون کو جو ایسی باتین کرکے حضرت م کو ایذا دیتے ہین عذاب دردناک ہوگا ابن عباس
نے کہا ہے نبتل بن حرث پاس حضرت م کے آتا بیٹہکر باتین سنتا پہر آپ کی بات جیت منافقون سے جاکر بیان
کرتا اوسی نے تو اُنسے کہا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نرے کان ہین جوکوئی اُنسے کچہہ کہدیتا ہے وہ
اسکی تصدیق کرتے ہین اوسپر یہ آیت اوتری عمیر بن سعد کہتے ہین یہ آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہے
کیونکہ عمیر باتین اہل مدینہ کی سنکر حضرت م کے پاس آکر سرگوشی کرتے اور چپکے سے خبر کردیتے اُن لوگون کو
بسبب عمیر کے ایذا ہوتی اونکا بیٹہنا پاس حضرت م کے ناپسند کرتے اور کہتے کہ وہ تو کان ہین تب یہ آیت نازل
ہوئی کہ ہان کان خیر ہین نہ کان شر وضمیر يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوهُ
اِنْ كَانُوا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ الثلثة
ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝ قسمین کہاتے ہین اللہ کی تمہارے آگے کہ تمکو راضی کرین اللہ کو اور اُسکے رسول
کو بہت ضرور ہے راضی کرنا اگر وہ ایمان رکہتے ہین وہ جان نہین چکے کہ جوکوئی مقابلہ کرے اللہ اور اُسکے
رسول سے تو اسکو ہے دوزخ کی آگ پڑا رہے اُسمین یہی بڑی رسوائی ف کسی وقت حضرت م انکی دغابازی
پکڑتے تو مسلمانون کے روبرو قسمین کہاتے کہ ہمارے دل مین بری نیت نہ تہی تا اونکو راضی کرکے
اپنی طرف کرین نہ جانا کہ یہ فریب بازی خدا ورسول کے ساتہہ کام نہین آتی انتہے قتادہ نے کہا ایک
منافق نے کہا تہا واللہ یہ لوگ ہمارے خیار واشراف ہین اور محمد م جو کچہہ کہتے ہین گو حق ہو مگر وہ بدتر
ہین گدہون سے ایک مسلمان نے سنکر کہا واللہ جو کچہہ محمد م کہتے ہین حق ہے اور تو گدہے سے بہی بدتر ہے یہ خبر حضرت م کو

پھر بھی آپ نے اس منافق کو جلایا اور کہا تو نے یہ بات کیسے کہی ہے وہ قسم کھانے لگا کہ میں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی ہے مسلمان نے کہا اے اللہ سچے کو سچا جھوٹے کو جھوٹا کر دے اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری اور کہا کہ مخالف خدا اور رسول مخلد فی النار ہوگا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ منافقین اپنی خلوتوں میں مومنوں پر اور حضرت ص پر طعن کرتے جب وہ بات حضرت ص کو پہنچتی اگر حلف کرتے کہ ہمنے یہ بات نہیں کہی ہے اپنے قول سے مکر جاتے یہ اسلیے کہ حضرت ص اور مومنون کو راضی رکھیں اللہ نے فرمایا جھوٹی قسمون سے انکو خوش کر دینا کچھ بات نہیں ہے اگر اللہ سے ڈر کر نفاق چھوڑتے تو مومن ہوتے کیا ان منافقون کو یہ معلوم نہیں ہے کہ جو کوئی اللہ ورسول سے مخالفت مخاصمت کرتا ہے اسکا انجام نار جہنم ہے یہ پہلے سرے کی رسوائی ہے کہ آگ میں ہمیشہ کو

گیا يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۠ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ ڈرا کرتے ہین منافق کہ نازل نہ ہو اوپر کوئی سورت کہ جتاوے انکو جو انکے دل مین ہے تو کہہ ہنسے کرتے ہو اللہ کہولنے والا ہے جس چیز کا تمکو ڈر ہے ف مجاہد نے کہا اسپر مین باتین کرتے پھر کہتے کہ مین اللہ سمجھا رہے ید فاش نہ کر دے یہ آیت شبیہ اس آیت کے ہے وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ اور اگر تم سے کوئی کہے کہ اللہ تجھ پر رحم کرے تو تم کہو اللہ تجھ پر رحم کرے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ ع ۱۲ ہم ہنسی کرتے ہین اور کھیل تو کہہ کیا اللہ سے اور اسکی کلام سے اور اسکے رسول سے ہنسی کرتے ہو بہانے مت بناؤ تم کافر ہو گئے ایمان لا کر اگر ہم معاف کرینگے تم مین بعضون کو البتہ مار سزا دینگے بعضونکو اسلیے کہ وہ گنہگار تھے

ف جو کوئی دین کی باتون مین ہنسی کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا نہین تو منافق البتہ ہوا دین کی بات
مین ظاہر و باطن ادب رہنا ضرور ہے سنتے ہین محمد بن کعب قرظی وغیرہ نے کہا ہے ایک مرد منافق نے کہا تھا
ہم نہین دیکھتے ان قاریون کو مگر یہ بڑے راغب پیٹ کے اور بڑے جھوٹے زبان کے اور بڑے نامرد لڑائی کے ہین یہ بات
حضرت ﷺ کو پہونچی حضرت ناقہ پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تھے کتنے ہین وہ آدمی آیا اور اُسنے کہا ای رسول خدا ہم تو خوض
ولعب کرتے تھے یعنے گپ شپ تھی کچھہ ایسی بات ہمنے نہین کہی تھی اور اونٹ کے پاون پتھر سے ٹھوکر کھاتا
تھا حضرت ﷺ نے اسکی طرف التفات نہ کیا وہ آپ کی تلوار سے لٹک گیا ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد نے غزوہ
تبوک مین مجلس مین کہا ما رأیت مثل قرائنا ہذا رغب بطونا ولا اکذب السنا ولا اجبن عند
اللقاء ایک شخص نے مسجد مین کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہین حضرت ﷺ کو اسبات کی خبر دونگا یہ بات حضرت ﷺ
کو پہونچی قرآن اترا ابن عمر کہتے ہین مینے اسکو دیکھا کہ وہ حضرت ﷺ کے ناقہ کو پکڑے تھا پتھر کی ٹھوکرین کھاتا
چلتا تھا اور کہتا تھا یا رسول اللہ انما کنا نخوض ونلعب اور حضرت ﷺ فرماتے تھے أباللہ وآیاتہ و
رسولہ کنتم تستہزؤن ابن اسحق نے کہا ایک جماعت منافقون کی تھی اونمین وداعہ بن ثابت اور
بنی امیہ بن زید اور ایک مرد قبیلہ اشجع حلیف بنی سلمہ جحش بن حمیر نام تھا یہ حضرت ﷺ کے ساتھہ گئے تھے حضرت
تبوک کو جاتے تھے بعض نے بعض سے کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اسلائی بنی الاصفر کی مثل قتال العرب کے
ساتھہ بعض کے ہو واللہ مین گویا تم کو دیکھتا ہون کہ کل تم رسیون مین جکڑے بندھے ہوگے یہ بات بطور ڈرانے اور
بزدل کرنے مسلمانون کے کہی تھی جحش بن حمیر نے کہا واللہ مین یہ چاہتا ہون کہ اگر اسپر صلح ہو کہ ہم مین سے
ہر مرد کو سو سو کوڑے ماری جائین تو یہ دوست تر ہے اس بات سے کہ ہم پر ہین اور ہمارے حق مین تمہاری اس
گفتگو پر قرآن نازل ہو حضرت ﷺ نے عمار بن یاسر سے کہا قوم کی خبر لے کہ وہ جل گئی اور اُنسے پوچھہ کہ اونہون
نے کیا کہا اگر انکار کرین تو کہہ تمنے کذا و کذا کہا ہے عمار گئے اور اُنسے یہ بات کہی وہ حضرت ﷺ کے پاس آکر عذر کرنے
لگے ودیعہ بن ثابت نے کہا اور حضرت ﷺ سواری پر ٹھہرے تھے اور وہ حقب ناقہ کو پکڑے ہوئے تھا ای رسول خدا ہم تو خوض
ولعب مین تھے جحش بن حمیر نے کہا ای رسول خدا مجھکو میرے نام اور میرے باپ کا نام لے بیٹھا اللہ نے جحش کو معاف فرمایا اسکا
نام عبد الرحمن شہید ہوا جحش نے اللہ سے یہ دعا کی کہ اسکو ایسی جگہ شہید کرے کہ کوئی وہ جگہہ نہ جانے چنانچہ واد
یمامہ کے دامن سے گئے اور کچھہ پتا اونکا نہ چلا قتادہ نے کہا حضرت ﷺ غزوہ تبوک مین جاتے تھے آپ کے
ساتھی کچھہ منافق بھی چلتے تھے اونہون نے کہا یہ شخص گمان کرتا ہے کہ روم کے محل اور قلعے فتح کرے گا

افسوس ہے اللہ نے حضرت کو اسکی گفتگو پر مطلع کردیا فرمایا اونکو حاضر کرو وہ آئے فرمایا تم نے یہ بات کہی ہے وہ کہنے لگے ہم تو خوض ولعب کرتے تھے یعنے یہ ذکر بطور ہنسی تہسانہ بطریق جدِ عکر سہ نے کہا ایک آدمی منجملہ اونکے تہا جنکا قصور اللہ تعالے نے معاف کیا ہے وہ کہتا تہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْمَعُ اٰیَۃً اَنَا اَعْنِیْ بِھَا فَتَشْنَعُ مِنْہُ الْجُلُوْدُ وَتَجِلُ مِنْہُ الْقُلُوْبُ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ وَفَاتِیْ قَتِیْلًا فِیْ سَبِیْلِکَ لَا یَقُوْلُ اَحَدٌ اَنَا غَسَّلْتُ اَنَا کَفَّنْتُ اَنَا دَفَنْتُ وہ دن یمامہ کے مارا گیا اوس کے سوا ہر مسلمان ملا وہ نہ ملا پہر اللہ نے کہا تم کافر ہوگئے تمہارا عذر قبول نہ ہوگا ان بعض کو معاف کیا جائیگا نہ سب کو فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ پاک نے قسم کہاکر فرمایا کہ اگر تو انسے پوچہے گا کہ تم کسلیے دین مین طعن کرتے ہو اور مسلمانون کی عیب جوئی مین لگے ہو تو وہ یہ کہین گے کہ ہم تو خوض ولعب واسطے قطع راہ کرتے تہے کچھ ہمارا قصد یہ نہ تہا کہ ہم اسکی برائی کرین اللہ نے اوسکے جواب مین کہا کیا استہزا کرنے کو اللہ اور رسول اور اللہ کا کلام اور مسلمان ہی ہین نہ اور کوئی یہ تمہارا بہانہ ہے تم اس گفتگو پر کافر ہوگئے یہ کہنا تمہارا کلمۂ کفر تہا جسنے تمکو کافر کردیا اب ایسے عذرات باطلہ تمہارے سنے نہ جائینگے وہ یہ کہتے تہے کہ حضرت ۴ کو یہ زعم ہے کہ ہم اپنے اصحاب ہین قرآن چہوڑ جائینگے یہ قرآن تو اونکا کلام ہے اللہ نے حضرت ۴ کو اونکی اس بات چیت پر آگاہ کردیا اور فرمایا کہ تم بعد اظہار ایمان کے جی مین یہ کفر کہتے ہو تو اب ہم مخلصین کو تم مین سے معاف اور مجرمین کو سزا دینگے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُھُمْ مِّنْ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَھُمْ نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ منافق مرد اور عورتین سب کی ایک چال ہے سکھاوین بات بری اور روکتے ہین بھلی سے اور بند کرتے ہین اپنی مٹھی پہول گئے اللہ کو سو وہ بہی بہول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم ف یعنے بے اعتقاد کی صلاحیت کیا معتبر ہے اسکو فاسق ہی کہیے اسنے اللہ نے منافقین پر انکار کیا کہ یہ برخلاف صفات مومنین ہین جسمین ایماندار لوگ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہین تو یہ امر بمنکر نہی عن المعروف بجالاتے ہین اور اپنا ہاتہہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنے سے روکتے ہین سو جسطرح اللہ کو بہول گئے اوسیطرح اللہ نے بہی انکو بہلا دیا کما قولہ تعالے فَالْیَوْمَ نَنْسٰھُمْ کَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِھِمْ ھٰذَا یہ لوگ طریق حق سے خارج اور طریق ضلالت مین داخل ہین فتح البیان مین ہے کہ منافق تین سو نفر تہے اور منافقات ایک سو ستر یہ دین مین ایک دوسرے کے مشابہ ہیں جیسے ایک چیز کے کئی ٹکڑے ہون یہ ذکر اونکا مجملاً کیا پہر مفصلاً فرمایا کہ وہ حکم منکر کا کرتے ہین معروف سے

وقف لازم

روکتے ہین منکر کہتے ہین ہر امر قبیح کو جو شرعاً و عقلاً برا ہے معروف کہتی ہین ہر امر حسن کو جو شرعاً و عقلاً خوب ہے قبض دست سے مراد بخل ہے اخراج مال سے صدقہ وصلہ وجہاد مین جسطرح کہ بسط دست عبارت ہے جود وسخا و کرم سے نسیان سے مراد ترک ہے اللہ کا ترک کرنا یہی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا چھوڑ دے اطلاق نسیان کا اللہ پر باب مشاکلہ سے ہے فسق کہتے ہین طاعت سے نکلکر طرف معصیت کے آنا اور ہر خیر سے باہر ہو جانا ترکیب عبارت اسبات کو مفید ہے کہ وہ فسق مین کامل ہین اظہار موضع اضمار مین واسطے زیادت تقریر یا اہانت و تحقیر کے ہے وعد اللہ المنفقین والمنفقت والکفار نار جہنم خلدین فیہا ھی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم ۝ وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد اور عورتون کو اور منکرون کو دوزخ کی آگ پڑے رہین اسمین وہی بس ہے اونکو اور اللہ نے اونکو ہٹکا یا اور اونکو ہے عذاب برقرار ف یہ وعدہ اس فعل پر ہوا جسکا ذکر ہو چکا اونپر حکم خلود نار کا لگایا آگ کو اونکے لیے کافی ٹھیرایا اور اونپر لعنت کی اونکو مطرود و بعید بنایا اور عذاب دائمی کا وعدہ فرمایا لفظ وعد کا خیر و شر دونون مین بولا جاتا ہے یہ عذاب ایک دوسری نوع ہے سوا عذاب نار کے جو کبھی اونسے الگ ہوگا جیسے زمہریر یا مراد عذاب دنیا ہے یعنی وہ تعب جو بسبب نفاق کے اٹھاتے ہین ہمیشہ اسبات سے حذر کرتے ہین کہین مسلمان اونکے نفاق پر مطلع ہون

کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ واکثر اموالا واولادا فاستمتعوا بخلاقہم فاستمتعتم بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقہم وخضتم کالذی خاضوا اولئک حبطت اعمالہم فی الدنیا والاخرۃ واولئک ہم الخسرون ۝ جسطرح جنسے اگلے زیادہ تھے زور مین اور بہت زیادہ مال و اولاد پہر برت گئے اپنا حصہ پہر تم نے برت لیا اپنا حصہ جیسے برت گئے تم سے اگلے اپنا حصہ اور تم نے قدم ڈالے ہین جیسے اونہون نے قدم ڈالے تھے وہ لوگ مٹ گئے اونکے کیے دنیا مین اور آخرت مین اور وہی لوگ پڑے ہین زیان مین ف اللہ نے کہا اونکو دارین مین عذاب پہونچا جسطرح اگلون کو اونسے عذاب پہونچا تھا حسن نے کہا مراد خلاق سے دین ہی خوض سے مراد گہسنا ہے کذب و باطل مین حبط عمل سے ابطلان سعی ہے یعنے اون اعمال پر کچھ ثواب نہ ملیگا اسلیے کہ دنیا و آخرت دونون مین وہ عمل فاسد ہین، یہ لوگ زیان مین ہین اونکو کچھ اجر اونکے کیے کا حاصل نہ ہوگا ابن عباس نے کالذین من قبلکم مین کہا ہے ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ ہؤلاء بنو اسرائیل شبہ بہم کا اعلمہم انہ قال والذی نفسی بیدہ لتتبعنہم حتی لو دخل الرجل جحر ضب لدخلتموہ حدیث ابو ہریرہ مین

فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع
وباعا بباع حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا ومن ہم یا رسول اللہ اہل الکتاب
قال فمن رواہ ابن جریج ولکن ابو معشر وزاد قال ابو ہریرۃ اقرأوا ان شئتم القرآن کما للذین
من قبلکم الایۃ قال ابو ہریرۃ الخلاق الدین وخضتم کالذی خاضوا قالوا یا رسول اللہ
کما صنعت فارس والروم قال فہل الناس الا ہم حدیث کا ایک شاہد صحیح مین بھی ہے فتح البیان مین
کہا ہے منافقین کو بشباہ کفار سابقین ٹہیرایا غیبت سے التفات طرف خطاب کے کیا کہ تم مثل ان
لوگون کے جو تم سے پہلے تہے یا تم نے اگلی امتون کے سے کام کیے ہین یعنے ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر
مین اور ہاتہ کا بند کرنے مین زجاج نے کہا اللہ نے کفار سلف کو وعدہ جہنم کا ویسا ہی کیا ہے جیسے اگلے
لوگون سے وعدہ کیا تہا پہر یہ کہا کہ اگلے تم سے طاقت وقوت مین سخت تر اور زیادہ تر تہے اور مال واولاد
بھی بہت رکہتے تہے وہ اپنا حصہ لذات دنیا سے برت گئے اور باطل مین گہسے رہے اور تم نے بھی اپنا حصہ
برت لیا دنیا کا جس طرح تم سے اگلے لوگ اپنے حصہ سے منتفع ہو چکے مراد اس تمثیل سے مذمت ہے ان منافقون
کافرون کی کہ یہ تحصیل شہوات فانیہ وشغل لذات زائلہ واعراض مین سعی آخرت سے مثل امم ماضیہ کے ہین
اونہون نے بہی اسباب دنیا ولہو ولعب مین ویسا ہی خوض کیا جیسا کہ اونہون نے کیا تہا حضرت مین کی تکذیب مین
خوض کیا سو ان سب کے اعمال گو صورت طاعت مین ہون دارین مین اکارت گئے دنیا مین اسطرح کہ
سعت وصحت حاصل نہ ہوئی عوض غنا فقر وعوض عز ذل اور عوض قوت ضعف نصیب ہوا آخرت
مین انجام اونکا عذاب نار ہے اعمال طاعت وقربت سے کچہہ فائدہ انکو ناتہہ نہ آئیگا یہ تو خسران دارین مین
کامل ہین معلوم ہوا کہ ہمراہ نفاق وکفر کے کوئی عمل خیر بکار آمد نہین ہوتا ہے الم یاتہم نبا الذین من
قبلہم قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابراہیم واصحب مدین والمؤتفکت
اتتہم رسلہم بالبینت فما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون کیا نتیجہ نہین
اونکو احوال اگلون کا قوم نوح کا اور عاد کا اور ثمود کا اور قوم ابراہیم کا اور مدین والونکا اور اولٹی بستیون
کا پہنچا اونکو رسول اونکے لیکر حکم صاف پہر اپنے نہ ظلم کرتا اللہ لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تہے
ف اللہ نے ان منافقین مکذبین رسل کو وعظ کیا اور فرمایا کیا تم کو اگلی امتون کی خبر نہین ملی کہ اونکا انجام
بسبب اس تکذیب رسل کے کیا ہوا قوم نوح کو غرق عام جمیع اہل ارض پہونچا کر اور سکو جو کہ اللہ کے عبد رسل

نوح علیہ السلام پر ایمان لایا یا قوم عاد نے جب ہود علیہ السلام کو جھٹلایا یا ریح عقیم سے تباہ کردی گئی قوم ثمود نے جب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کونچین کاٹ ڈالین تو اونکو ایک صیحہ نے پکڑ لیا قوم ابراہیم علیہ السلام پر اللہ نے ابراہیم کو فتحیاب کیا اور معجزات ظاہرہ سے اُنکی تایید فرمائی اُنکے بادشاہ نمرود بن کنعان بن کوش لعنہ اللہ کو ہلاک کردیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام تھے اونکو رجفہ یعنے سپو نچال لگا عذاب یوم الظلہ ہوا اُلٹی بستی والی قوم لوط تھے مدائن مین رہتے تھے دوسری آیت مین فرمایا ہے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى یعنے ست اُلٹ گون بڑا گاؤن اونکا سدوم تھا مطلب ہے کہ اللہ نے ان سب کو از اول تا آخر تکذیب لوط علیہ السلام پر اور فعل فاحشہ پر یعنے غلام پر جو کسی نے سارے جہان مین اُنسے پہلے نہ کیا تھا ہلاک کردیا ان سب امم کے پاس اونکے پیغمبر حجتین اور دلیلین روشن لائے تھے یہ کچھ اللہ نے اونپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنی حجت کو اونپر قائم کردیا تھا کہ رسول نہ بھیجے علل دور کیے بلکہ وہ خود ظالم تھے کہ اونہون نے رسولون کو جھٹلایا حق کی مخالفت اختیار کی ناچار انجام اونکا عذاب و دمار و ہلاک ہوا فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے منافقین کو خطاب کیا اور چھ طوائف نا لکہ کا ذکر فرمایا جنکے اخبار عرب نے سنے تھے اور اونکے آثار باقی تھے اور اونکے شہر شام و عراق و یمن مین تھے یہ سب ملک زمین عرب سے نزدیک ہے عرب کا گذر اُن بلاد پر ہوتا تھا اور اُنکے احوال کو جانتے پہچانتے تھے ایک قوم نوح یہ طوفان سے ہلاک ہوئی یہ قوم سب سے پہلے تھی دوسری عاد قیسری ثمود چوتھی قوم ابراہیم اُنپر نمرود مسلط کردیے گئے تھے اُنکی ساری نعمت چھین لی گئی تھی پانچوین قوم شعیب چھٹی قوم لوط اُنپر پتھر برسے تھے یہ قرے موتفکات کہلاتے ہین اگر مراد مطلق قرے ہین تو وہ سب خسف نہین ہوئے اونکا حال بدل گیا خیر سے طرف شر کے منقلب ہوگئی اِئتفاک کہتے ہین انقلاب کو ان سب طوائف کے پاس رسول آئے تھے یا رسل اصحاب موتفکات مراد ہین کہ اونکے رسول لوط علیہ السلام تھے یہ ہر قریے کیطرف اُن قریات سے بھیجے گئے تھے بینات سے مراد معجزات باہرات و حجج ظاہرات ہین جو دلیل تھے صدق دعوے رسل پر اونہون نے اونکو جھٹلایا اور خلاف اونکے امر کے کیا سو اب تمکو بھی ڈرنا چاہیے کہ کہین تمہاری گت بھی اُنہین کی سی نہ ہوجائے اللہ نے جو اُن طوائف کو ہلاک کردیا یہ کچھ ظلم نہین کیا کیونکہ اونکے عقوبت مین کچھ جلدی نہین فرمائی بلکہ برسون بھیجکر حجت پوری کردی اونکو ڈرایا جب وہ نہ ڈرے اور گمراہی رہے تب اُنپر عذاب اُتارا یہ اُنکا ظلم خود اپنی جانونپر تھا کہ بسبب کفر و عدم انقیاد انبیا کے عذاب آیا تو یہ عبارت دلیل ہر اس بات پر کہ اُنکا ظلم مستمر تھا یعنے وہ مصر علے الکبائر تھے

وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ایمان والے مرد اور عورتیں ایک دوسرے
کی مدد میں سکھاتے ہیں نیک بات منع کرتے ہیں بری سے کہتے ہیں نماز دیتے ہیں زکوٰۃ حکم میں چلتے
ہیں اللہ کے اور اوسکے رسول کے وہ لوگ اُنپر رحم کریگا اللہ البتہ اللہ زبردست ہے حکمت والا ف جب
اللہ نے صفات ذمیمہ منافقون کے بیان کیے تو اب اوصاف حمیدہ مومنین کے ذکر فرمائے ایک یہ کہ بعض
ولی ہیں بعض کے یعنی ناصر و عاضد و عون جسطرح حدیث صحیح میں آیا ہے اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ
بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ دوسری حدیث میں فرمایا ہے مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَ
تَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ یعنے

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند — کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

دوسرے یہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں کقولہ تعالیٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ تیسرے یہ کہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں یعنے اللہ کے عام
مطیع اور محسن کے انحلق ہیں چوتھے یہ کہ ہر امر و زجر میں فرمانبردار خدا و رسول ہیں سو جس کسی شخص میں یہ اوصاف
جمع ہونگے اللہ وہ پر رحم کریگا کیونکہ وہ اپنے مطیع کو عزت دیتا ہے کما قال فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اپنی اس تقسیم صفات میں صاحب حکمت و دانش ہے جو اوصاف اہل نفاق کو دیے وہ بھی مشتمل
ہیں حکمت پر اور جو صفات ایمانداروں کو بخشے وہ بھی عین حکمت ہیں فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد
ولایت یکدیگر سے یہ ہے کہ مومنین کے دل محبت و مودت میں اور اتفاق کلمہ اور عون و نصرت میں مثل ایک شے
کے ہیں دین و ایمان نے ان سب کو یک بخت کر دیا ہے ابن عباس نے کہا اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ يُحَابُّوْنَ بِحُبِّ
اللّٰهِ اس سے فرق بین الفریقین ظاہر ہو گیا یہ مومنین کے اوصاف حمیدہ ذکر فرمائے جسطرح کہ پہلے اوصاف
ذمیمہ منافقین ذکر کیے تھے پھر ان صفات ایمانیہ وعدہ رحمت کا کیا اسجگہ حرف سین وسطی مسابقت کے ہے
ایفاء وعدہ رحم میں یہ آیت مشتمل ہے ترہیب ترغیب پر وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ

ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۷۲ وعدہ یا اللہ نے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغ بہشتی ہیں نیچے انکے نہریں رہا کرین اُن میں اور مکان ستھرے رہنے کے باغوں میں اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی یہی ہے بڑی مراد ملنی ف اس آیت میں ذکر ہے خیرات و نعیم مقیم کا جسمیں ایماندار لوگ ہمیشہ کے لیے رہیں گے ابوموسیٰ اشعری کی حدیث میں فرمایا ہے جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ رواہ البخاری حدیث میں آیا ہے کہ مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا ایک خالی موتی کا جسکا طول ساٹھ میل ہوگا ف اسمان کے اوسمیں مومن کے گھر والے ہونگے جنپر وہ طواف کریگا کوئی کسیکو نہ دیکھیگا اَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ایمان لایا اللہ و رسول پر اور قائم کی اوسنے نماز اور روزہ رکھا رمضان کا تو حق ہے اللہ پر یہ کہ داخل کرے اسکو جنت میں ہجرت کی اوسنے راہ خدا میں یا بیٹھا رہا اپنی زمین میں جہاں پیدا ہوا ہے کہا اے رسول خدا کیا ہم لوگوں کو خبر نہ کردیں فرمایا جنت میں سو درجے ہیں تیار کیا ہے اونکو اللہ نے واسطے مجاہدین کے اپنی راہ میں ہر دو درجے میں اتنا فاصلہ ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کی سو جب تم اللہ سے مانگو فردوس ہی مانگو کہ وہ اعلےٰ و اوسط یعنے افضل جنت ہے اور اسی سے نہریں جنت کی بہتی ہیں اوسکے فوق رحمن کا عرش ہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ طبرانی و ترمذی و ابن ماجہ نے اسحدیث کو معاذ بن جبل سے رفعاً روایت کیا ہے اور ترمذی کی نزدیک عبادہ بن صامت سے بھی مثل اسکے مرفوعاً مروی ہے سہل بن سعد کا لفظ رفعاً یہ ہے جنت والے دیکھینگے جنت میں غرفوں کو جسطرح کہ دیکھتے ہو تم چمکتے تارے کو آسمان میں اَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ ابن کثیر نے کہا ہے یہ بات جان لینا چاہیے کہ اعلےٰ منزلت جنت میں وہ جگہ ہے جسکو وسیلہ کہتے ہیں کیونکہ وہ مکان عرش سے نزدیک تر ہے وہ مسکن ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے جب تم درود بھیجو مجھپر تو مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ کہا اے رسول خدا وسیلہ کیا ہے فرمایا اعلےٰ درجہ ہے جنت میں نہ پائیگا اوسکو مگر ایک مرد میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہی ہوں رَوَاهُ اَحْمَدُ ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جب تم مؤذن کو سنو تو کہو مثل اُسکی جو وہ کہتا ہے پھر درود بھیجو مجھپر جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اُسپر دس بار پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک منزلت ہے جنت میں لائق نہیں مگر واسطے ایک بندے کے عباد اللہ میں سے وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ هُوَ سو جسنے سوال کیا اللہ سے میرے لیے

وسیلہ کا ازال ہوگی اور سپہ شفاعت تن تو درآہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعا ہے سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہ لم یسالہا لی عبد فی الدنیا الا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ رواہ الطبرانی ابوہریرہ کہتے ہین ہم نے کہا اے رسولخدا ہمسے جنت کا حال بیان کرو اسکی بنیاد کس چیز سے ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی گارا اوسکا مشک ہے کنکریان اوسکے موتی اور یاقوت تیز خاک اوسکی زعفران ہے جو کوئی اسمین جائیگا وہ آرام پائیگا کبھی تکلیف نہ اوٹھائے گا ہمیشہ رہیگا مریگا نہین نہ اوسکے کپڑے پرانے ہون نہ اسکی جوانی جائے رواہ احمد وروی عن ابن عمر مرفوعا نحوہ علی مرتضے کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جنت مین بہرے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی یعنے گنوار آدمی نے کہا اے رسول خدا یہ کسکے لیے ہے فرمایا اوسکے لیے جو اچھی بات کہے کہا نا کہلائے ہمیشہ روزہ رکھے رات کو نماز پڑہے اور لوگ سوتے ہون رواہ الترمذی وقال حدیث غریب ورواہ الطبرانی من حدیث ابن عمر وابی مالک الاشعری کل منہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنحوہ وکل من الاسانید جید حسن وعندہ ان السائل ہو ابو مالک الاشعری واللہ اعلم اسامہ بن زید نے رفعا کہا ہے الا ہل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لا خطر لہا ہی ورب الکعبۃ نور تتلالا وریحانۃ تہتز وقصر مشید ونہر مطرد وثمرۃ نضیجۃ وزوجۃ حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ ومقام فی ابد فی دار سلیمۃ وفاکہۃ وخضرۃ وحبرۃ ونعمۃ فی محل عالیۃ بہیۃ قالوا نعم یا رسول اللہ نحن المشمرون لہا قال قولوا ان شاء اللہ تعالی فقال القوم ان شاء اللہ رواہ ابن ماجۃ ابن القیم نے بیان جنت مین کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح نہایت جامع وحافل لکہی ہے کہ اس جیسی کتاب اسلام مین معلوم نہین اوسکی تلخیص کتاب شیر ساکن العزام الی روضات دار السلام اور اسکا مرجمہ اردو ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم ہے یہ تینون کتابین شوق انگیزی تحصیل مقامات جنات کے لیے ایماندار تقوے شعار کو کفایت کرتی ہین ؎

فحی علی جنات عدن فانہا ۔۔۔ منازلک الاولی وفیہا المخیم
ولکننا سبی العدو فہل تری ۔۔۔ نعود الی اوطاننا ونسلم

اللہم انا نسئلک الجنۃ الفردوس ونعوذ بک من درکات النار پہر اللہ پاک نے یہ فرمایا

کہ اللہ کا راضی ہونا اکبر و اجل و اعظم تر ہے اس سب نعیم سے حدیث ابی سعید خدری میں فرمایا ہے اللہ عزوجل جنت والوں سے کہیگا اے اہل جنت وہ کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فرمائیگا کیا تم راضی و خوش ہوئے وہ کہینگے ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں اے رب اور تمکو تو نے وہ کچھ دیا ہے جو کسیکو اپنی خلق میں سے نہیں دیا فرمائیگا کیا میں بہتر اس سے تمکو نہ دوں وہ کہینگے اے رب کون شے اس سے زیادہ بہتر ہے فرمائیگا میں اتار و نگا تمپر اپنی خوشنودی پھر خفا نہ ہونگا تم پر کبھی بعد اسکے رواہ مالک واخرجاہ من حدیثہ ؎

خوشنودی تست مطلبا یارب رحمے بیارب ما

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں جا چکینگے اللہ عزوجل کہیگا تم کچھ چاہتے ہو کہ میں تمکو زیادہ دوں وہ کہینگے اے رب کیا بہتر ہے اس سے جو تو نے ہمکو دیا ہے فرمائیگا میرا رضوان اکبر ہے رواہ الحسین بن اسمٰعیل المحاملی ورواہ البزار فی مسندہ والحافظ الضیاء المقدسی فی کتابہ صفۃ الجنۃ ابن کثیر کہتے ہیں ھذا عندی علی شرط الصحیح و اللہ اعلم فتح البیان میں کہا ہے مراد مومنین و مومنات سے ہر مومن و مومنہ ہے انہار کا باغوں کے نیچے سے جاری ہونا یہ ہے کہ درختوں اور جھاڑوں کے نیچے سے بہتی ہونگی جنات سے مراد وہ بساتین ہیں جنکی حسن جمال میں ناظر متحیر رہجائے اسکو مساکن گوہر شاہوار و یاقوت آبدار کے ہونگے نفوس انکے گھروں کو شہر آباد کر عیش طیب کرینگے عدن کے معنے ہیں اقامت گاہ کے یعنی وہ جو ایسان گلستان جاودان و رگلزار جنان ہمیشہ ہونگے یا مراد اعلے جنت ہے یا اوسط جنت یا محل سونے چاندی کی انمیں سوا نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہ جائیگا حسن بصری کہتے ہیں مینے عمران بن حصین و ابوہریرہ سے تفسیر اس آیت کی پوچھی ومساکن طیبۃ فی جنت عدن دونوں نے کہا علی الخبیر سقطت ہمنے حضرت ﷺ سے پوچھا تھا فرمایا ایک محل ہے ایک موتی کا جنت میں اوس محل میں ستر گھر ہیں یاقوت سرخ کے ہر گھر میں ستر خانے ہیں زمرد سبز کے ہر خانے میں ستر تخت ہیں ہر تخت پر ستر رنگ کے ستر فرش ہیں ہر فرش پر بکھورت حور عین ہیں سے ہر گھر میں ستر دستر خوان ہیں ہر دستر خوان پر ستر رنگ کا کھانا ہے ہر طعام میں سے ہر خانے میں ستر غلام و کنیز ہیں مومن کو ہر ایک صبح اتنی قوت دیجائیگی کہ وہ ان سب کے پاس آئیگا رواہ ابن ابی حاتم والطبرانی بسندہ عن عمران وابن مردویہ عن الحسین اس طیبہ آیت باب میں جنت کی چار وصف ذکر فرمائی ایک بہنا نہروں کا اوسکے نیچے سے تاکہ طبع طرف اوسکے مائل ہو دوسرے

کہ وہ اُسمین ہمیشہ رہین گے فنا و تغیر اونکو پیش نہ آئیگی تیسرے یہ کہ وہان کے گہر نہایت پاک و صاف ہونگے کدورات و قاذورات سے خالی و رستہرے چوتھے یہ کہ ذات عدن ہے یعنی اقامت غیر منقطعہ یا یہ کہ عدن نام ہے اوس مکان کا بعضونے کہا ہے کہ ساری جنتین عدن ہین احادیث صفت اصناف جنات مین بہت آئی ہین ابن القیم نے آخر قصیدہ نونیہ مین صفات دعوت و فضائل جنت کو نظم رائق عربی بیان کیا ہے وللہ درہ ما اعلاہا اللھم ارزقنا پہر اللہ نے اپنی رضامندی کو سب سے بڑا بتایا کیونکہ دوران ہر خیر و سعادت کا یہی رضاء الٰہی پر ہے ہر شرف و سیادت اسی رضوان خدا سے وابستہ ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی شے کیسی ہی عظیم جلیل کیون نہ ہو مثل رضوان الٰہی نہین ہو سکتی ہے اور کوئی شے لذات جسمانیہ سے اگرچہ غایت انتہا کو پہونچی ہو اونے رضوان کی برابری نہین کر سکتی ہے اسلیے اہل معرفت اپنی عبادت و ریاضت و مجاہدات کا ثمرہ و رضاء و مطالعہ جمال باکمال خداوندی بتاتے ہین اور طمع جنت و خوف نار سے عبادت کرنے کو اونے درجہ ترقی نفس ناطقہ کا ٹہیراتے ہین اور کہتے ہین ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔۔۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

سو فی الواقع کوئی نعمت برابر اسکے نہین ہے کہ مالک اپنے غلام سے راضی رہے اور غلام اپنے مولی سے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے یہی معنے ہین اللھم ارض عنا رضا لا یشوبہ سخط ولا یکدرہ بکدر من یدیہ الخیر کلہ وبیدہ الخیر کلہ ولہذا اللہ نے اس امر موعود یا خاص اس رضوان کو فوز عظیم فرمایا ہے یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم ومأواھم جھنم وبئس المصیر یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھموا بما لم ینالوا وما نقموا الا ان اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا والاخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر اے نبی لڑائی کر کافرون سے اور سختی سے اور ٹھکانا اونکا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ پہونچنے قسمین کہاتے ہین اللہ کی ہم نے نہین کہا اور بیشک کہا ہے لفظ کفر کا اور منکر ہو گئے ہین مسلمان ہو کر اور فکر کیا تہا جو نہ ملا اور یہ سب کرتے ہین بدلا اوسکا کہ دولتمند کر دیا اونکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اپنے فضل سے سو اگر توبہ کرین تو بہلا ہے اونکے حق مین اور اگر نہ مانین گے تو مار دیگا اونکو اللہ کہہ کی مار دنیا و آخرت مین اور نہین اونکا روی زمین مین کوئی حمایتی نہ مددگار ف اکثر منافق پیچے مینکہ اہانت کرنے پیغمبر کی اور دین کی جو پکڑے جاتے تو قسمین کہاتے

کہنے کہنہ نہین کہا سورہ منافقین مین بھی یہ ذکر آویگا اور یہ جو فرمایا کہ فکر کیا تھا جو نہ ملا یا یہ مراد ہے کہ لشکر مین خانہ جنگی ہوئی تھی اوسمین لگے اغوا کرنے کہ مہاجر و انصار مین پھوٹ ڈالین حضرت نے اصلاح کردی سورہ منافقین مین یہ ذکر آویگا یا مراد وہ ہے کہ بارہ شخص نے سفر مین آدھی رات کو جمع ہوکر چاہا کہ حضرت پر پاتہ چلا دین ایک صحابی ساتھ تھے خدیفہ اونکو فرمایا کہ انکو مار و تب آگے سے بھاگے خدیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنیکا حکم نہ تھا اسلئے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اس آیت مین حضرت کو حکم دیا کہ تم کفار و منافقین سے لڑو اور درشتی و سختی کرو جطرح بہ نسبت مومنین کے حکم خفض جناح کا دیا تھا یعنے اونکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور یہ خبر دی کہ انجام انکا نار ہے علی بن ابی طالب نے کہا ہے کہ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر باربعۃ اسیاف سیف للمشرکین فاذا اسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین وسیف لکفار اہل الکتاب فاقتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وہم صاغرون وسیف للمنافقین جاہد الکفار والمنافقین وسیف للبغاۃ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیئ الی امر اللہ یہ اسبات کو مقتضی ہے کہ جب وہ اظہار نفاق کرین تو مجاہد بسیوف کیا جاوے اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن مسعود نے کہا جاہد الکفار والمنافقین بیدہ فان لم یستطع فلیکفہر فی وجوہہم ابن عباس نے کہا اللہ نے حکم دیا ہے حضرت کو کافرون سے تلوار لیکر لڑو اور منافقون سے زبان سے اور رفق کو اونسے دور کردیا ضحاک نے کہا جہاد کر کفار سے ساتھ تلوار کے اور سختی کر منافقون پر ساتھ کلام کے یہی مجاہدہ ہے اونکا مقاتل و ربیع سے بھی مثل اسکے مروی ہے حسن و قتادہ و نجاد نے کہا مجاہد ساتھ منافقین کے یہ ہے کہ اونپر حدود قائم کیے جاوین بعض نے کہا ان اقوال مین کچھ تناقض نہین ہے اسلیے کہ کبھی یون کرے اور کبھی وون بحسب احوال واللہ اعلم ربنا حلف وکلمہ کفر سو قتادہ نے کہا یہ آیت حق مین عبداللہ بن ابی کے اوتری ہے دو مرد آپس مین لڑے جہنی و انصاری جہنی انصاری پر غالب و عالی ہوا عبداللہ نے انصار سے کہا تم اپنے بھائی کی مدد نہین کرتے واللہ ہماری اور محمد کی وہی مثل ہے جو کسی نے کہا ہے سمن کلبک یاکلک یہ کہا لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل ایک مسلمان مروی نے یہ بات حضرت تک پہونچائی حضرت نے اوسکو بلا کر پوچھا وہ اللہ کی قسم کہانے لگا کہ مینے یہ بات نہین کہی اللہ نے یہ آیت بھی انس بن مالک کہتے ہین جو لوگ میری قوم کے حرہ مین مصاب ہوئے مینے اونپر نہایت غم کیا جب خبر میری شدت حزن کی زید بن ارقم کو پہونچی مجھکو کہلا بھیجا کہ حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ ابن الفضل راوی نے ابناء ابناء الانصار مین شک کیا
ہے انس نے بعض پاس والون سے حال زید بن ارقم کا پوچھا کہا یہ وہی شخص ہے جس سے حضرت ؐ نے کہا تھا اَوْفَی
اللّٰہُ لَہٗ بِاُذُنِہٖ اسبات پر فرمایا تھا کہ زید نے ایک مرد منافق کو سنا کہ وہ کہتا تھا اور حضرت ؐ خطبہ پڑھ رہے
تھے لَئِنْ کَانَ ھٰذَا صَادِقًا فَنَحْنُ شَرٌّ مِّنَ الْحُمَیْرِ زید بن ارقم نے کہا ھُوَ وَاللّٰہِ صَادِقٌ وَّکَانَتْ شَرًّا
مِّنَ الْحِمَارِ حبت بات حضرت کو پہونچی اُس شخص نے انکار کیا اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی زید کی تصدیق فرمائی
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ مختصرًا مشہور یہ ہے کہ یہ قصہ غزوۂ بنی المصطلق مین تھا شاید راوی کو وہم ہوا کہ اوسنے
اس آیت کو ذکر کیا اور وہ کسی اور آیت کا ذکر کرنا چاہتا تھا واللہ اعلم اسوی نے مغازی مین ذکر کیا ہے کہ نزول
اس آیت کا حق مین جلاس بن سوید بن صامت کے ہوا ہے یہ کلمہ اوسکی نے کہا تھا محمد بن اسحق نے بھی معاً کر
اس کلمہ کا جلاس کو ٹھیرایا ہے لیکن کیا ہے کہ جلاس نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی ابن عباس کہتے ہین حضرت
نیچے سائے ایک درخت کے بیٹھے تھے فرمایا اب آئیگا پاس تمہارے ایک انسان وہ نظر کریگا طرف تمہاری
یعنے شیطان سو جب وہ آیا تو تم اُس سے بات نہ کرنا ذرا دیر نہ ہوئی کہ ایک مرد ازرق آیا حضرت نے اسکو
بلا کر فرمایا عَلَامَ تَشْتِمُنِیْ اَنْتَ وَاَصْحَابُکَ وہ شخص جاکر اپنے اصحاب کو بلا لایا سب نے قسم کھائی کہ ہمنے کبھی
نہین کہا یہانتک کہ حضرت ؐ درگذر فرمائی اللہ نے یہ آیت اُتاری اور فرمایا وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا یہ حرف
مین جلاس کی اُتری ہی اوسنے ارادہ کیا کہ اپنی بی بی کے بیٹے کو جسکا نام عمیر بن سعد یا مصعب تھا قتل کر ڈالے بات
پر کہ اوس نے حضرت ؐ کو اس کلمہ کی خبر کیون دی بعض نے کہا یہ حق مین عبداللہ بن ابی کے نازل ہوئی ہے
کہ اوسنے ارادہ حضرت ؐ کی قتل کرنیکا کیا تھا سدی نے کہا حق مین اُن لوگون کے اتری جنہون نے ابن ابی
کو سردار بنانا چاہا تھا کہ حضرت ؐ راضی ہون یہ بھی آیا ہے کہ چند نفر منافقین نے قصد کیا تھا کہ حضرت ؐ کو رات
ڈالین جبکہ وہ غزوۂ تبوک مین تھے پھر اوپر دس شخصون کا یہ ارادہ ہوا کہ رات کو وقت چلنے کے بطور شبخون آگرین اور
قتل کر ڈالین ضحاک نے کہا اونہین کے حق مین یہ آیت اُتری ہی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حذیفہ بن الیمان سے
روایت کیا ہے کہ مین اُس حضرت ؐ کے ناقے کی تھامے تھا اور عمار اوسکو ہانکتے تھے یا عمار وہ پکڑی ہوئی تھے
اور مین ہانکتا تھا جب ہم گھاٹی پر پہونچے یکایک بارہ سوار سامنے آئے حضرت نے اونکو چلا کر جھڑکا وہ پشت پھیر کر
چلدیے حضرت نے ہمسے کہا تم نے اونکو پہچانا ہم نے کہا نہین لوگ منہ چھپائے ہوئے تھے ان سواریون کو
پہچانتا فرمایا یہ منافق ہین مجھ سے قیامت تک فرمایا تم نے جانا کہ کیا ارادہ کرتے تھے ہم نے کہا نہین فرمایا اس گھاٹی

نہ رحمت کا ساتھ رسول خدا کے کہتے کہ یہانتک کہ ہم نے عرض کیا ہم آدمی ہاپس انکے عشائر یعنے قوم کے
نہ بیھیجیں تاکہ ہر قوم اپنے شخص کا سر کاٹ کر آپکے پاس بھیجے فرمایا نہین ہین ہدایت کو پسند نہین کرتا کہ لوگ عرب کے
یہ چہ چاکرین کہ محمدؐ قوم کو لیکر لڑتے ہین یہانتک کہ جب اللہ نے اونکو غالب کیا تو پھر اوسی قوم کو قتل کرنے لگے
پھر کہا اللّٰھُمَّ اَرْمِھِمْ بِالدَّبِیْلَۃِ ہمنے کہا دبیلہ کیا ہوتا ہے فرمایا ایک پھوڑا ہے آگ سے جو اونکے دلون پر
پھوٹکر ہلاک کریگا امام احمد نے اس قصہ کو ابوالطفیل سے مفصلا روایت کیا ہے اسمین تعداد اونکی بارہ چودہ
پندرہ نفر کی آئی ہے عمار نے کہا بارہ آدمیون سے حرب خدا و رسول ہین دنیا و آخرت مین عروہ بن زبیر بھی اس
قصے کے راوی ہین حضرت نے نام اونکے حذیفہ و عمار کو بتائے کہ اونکا ارادہ میرے مارنیکا تھا اور فرمایا اس
امر کو پوشیدہ رکھو ابن اسحق نے نام ایک جماعت کے ذکر کیے ہین یہ قصہ معجم طبرانی مین بھی آیا ہے روایت مسلم
شاہد ہے اسکی صحت کی اس روایت مین یون ہے کہ ابوالطفیل نے کہا وہ سب چودہ آدمی تھے اور اگر مین بھی
اون مین ہون تو پندرہ ہوتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون اللہ کی کہ بارہ اونمین سے حرب خدا و رسول
ہین دنیا مین اور اُسدن کہ گواہ کہرے ہون یعنے قیامت مین اور تین آدمیون کو حضرت نے معذور رکھا
اونہون نے کہا کہ ارادہ قوم کا علم نہا دوسری روایت مسلم مین آیا ہے کہ حذیفہ نے کہا حضرت نے فرمایا میرے
اصحاب مین بارہ منافق ہین وہ جنت مین نہ جائینگے اور نہ جنت کی ہوا پائینگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے
ناکے سے نکلے اون مین سے آٹھ کو دبیلہ کفایت کریگا ایک چراغ آگ کا اونکے دوش پر ظاہر ہوگا یہانتک
کہ اونکے سینون مین جاکر چمکیگا ولہذا حذیفہ کو صاحب سر رسول اللہ کہتے تھے یعنے وہ جماعت منافقین کو
پہچانتے تھے وہی لوگ تھے جنکا نام حضرت نے حذیفہ کو بتایا تھا نہ اور کوئی واللہ اعلم طبرانی نے
مسند حذیفہ مین نام اصحاب عقبہ کے ذکر کیے ہین پھر زبیر بن بکار سے نقل کیا ہے کہ وہ لوگ یہ تھے معتب
بن قشیر رافع بن ثابت جد بن عبداللہ بن نبیل بن الحرث قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے حارث بن یزید
طائی اوس بن قیظی حرث بن سوید شعد بن وراء قیس بن فہر سوید وداعس قبیلہ بنی الحبلے سے قیس
بن عمر بن سہل زید بن اللصیت سلالہ بن الحمام یہ دو نونی قینقاع سے تھے اونہونے اظہار اسلام کیا تھا
پھر اللہ نے فرمایا رسول کا کوئی قصور اون کے پاس نہ تھا مگر یہی کہ اللہ نے برکت و یمن سعادت نبی سے
اونکو تونگر بنا دیا اگر اونپر سعادت تمام ہوتی تو اللہ اونکو ہدایت بھی کرتا جسوقت حضرت نے انصار سے
فرمایا تھا اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَھَدٰکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَکُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَعَالَۃً فَاَغْنٰکُمُ اللّٰہُ

جب حضرت نے یہ بات کہتے وہ کہیں اللہ ورسولہ استہزا یہ صیغہ ومانقموا منہم الا کلذا اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان کوئی قصور وقصور وگناہ نہین ہوتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ماینقم ابن جمیل الا ان کان فقیرا اغناہ اللہ یہ اللہ نے انکو طوعا توبہ کے بلایا اور فرمایا اگر وہ توبہ نہ کرینگے اوراپنی چال پر لگے رہین گے تو عذاب الیم دیا جائیگا دنیا مین قتل وہم وغم ہوگا آخرت مین نکال وہوان وصغار پھر کوئی روئے زمین پر اونکا مددگار نہ ہوگا کہ انکو کچھ خیر پہونچائے یا اونسے کوئی شر دور کرے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ سبب نزول آیت باب مین ائمہ تفسیر کا اختلاف ہے کسی نے کہا حق مین جلاس وودیعہ کے اوتری ہے کسی نے کہا حق مین ابن ابی رئیس المنافقین کے بہرحال خواہ نزول اسکا ایک کے حق مین ہوا ہو یا دونو کے حق مین نسبت قول کی سب کیطرف باعتبار تعدد مقصد کے ہے پھر اللہ نے فرمایا کہ یہ منافق اپنی حلف مین کاذب ہین اونہون نے ظاہر مین مسلمان ہوکر یہ کلمہ کفر کہا اور فکر کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار ڈالین یعنے شب عقبہ کو غزوہ تبوک مین وہ کچھ آدمی تھے وہ عمار بن یاسر حذیفہ بن الیمان نے جبکہ اونہون نے آگے سواریون کو مار کر تیز ہانکا یہ قصہ سیرت حلبی مین بسوط ہے کیا اونکو یہ برا لگا کہ اللہ نے طفیل رسول اللہ مین اونکو آسودہ حال کردیا تھا حالانکہ وہ فقر وتعیش مین تھے جب حضرت مدینے مین آئے وسعت معیشت وکثرت اموال ہوگئے بجائے شکر نعمت کرنے کے عتاب بھی اگر وہ توبہ کرین تو اونکے لیے بہتر ہے دنیا وآخرت مین چنانچہ جلاس نے اچھی سچی توبہ کی یہ دلیل ہے اسبات پر کہ توبہ منافق وکافر کی قبول ہوتی ہے زندیق مین اختلاف ہے مالک کہتے ہین کہ اوسکی توبہ قبول نہین اسلیے کہ وہ ہر دم اظہار توبہ واسلام کا کرتا ہے کیا معلوم کہ صحیح توبہ کی ہے یا نہین اور اگر وہ توبہ نہ کرینگے تو عذاب دردناک ملیگا دنیا مین قتل وقید وغارتگری ہوال ہے آخرت کا وبال ہے اور کوئی ناصر زمین مین نہ ہوگا حالانکہ زمین کشادہ اور زمین والے کثرت سے موجود ہین واللہ علم ومنہم من عٰھد اللہ لئن اٰتٰنا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصٰلحین ۝ فلما اٰتٰھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وہم معرضون ۝ فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون ۝ الم یعلموا ان اللہ یعلم سرھم ونجوٰھم وان اللہ علام الغیوب ۝ بعضے ان مین وہ ہین کہ عہد کیا تھا اللہ سے اگر دیوے ہمکو اپنے فضل سے تو ہم خیرات کرین اور ہوربہین ہم نیکی والون مین پھر جب دیا اونکو اپنے فضل سے اسمین بخل کیا اور پھر گئے ٹلا کر پھر اسکا اثر کہا نفاق اونکے دل مین جسدن تک اس سے ملین گے اسپر کہ خلاف کیا اللہ سے جو وعدہ دیا اور اسپر کہ بولتے تھے جھوٹ جان نہین چلکہ اللہ جانتا ہے

اونکا بھید اور مشورہ اور یہ کہ اللہ جاننے والا ہے چھپے کا ف ایک منافق تھا ثعلبہ حضرت سے دعا چاہی کہ مجھکو کشادہ دیں حضرت نے فرمایا کہ تھوڑا جسکا شکر ادا کرے بہتر ہے اس بہت سے کہ غفلت لاوے پھر آیا لگا عہد کرنے کہ اگر مجھکو مال ہو تو میں بہت خیرات کروں اور غفلت میں نہ پڑوں حضرت نے دعا کی اسکو بکریوں میں برکت ملی یہانتک کہ مدینے کو جنگل سے کفایت نہ ہوئی نکل کر گاؤں میں جا رہا جمعہ و جماعت سے محروم ہوا حضرت نے پوچھا کہ ثعلبہ کیا ہوا لوگوں نے بیان کیا فرمایا ثعلبہ خراب ہوا پھر زکوۃ کا وقت ہوا سب سے دینے لگے اونہی کہا یہ تو مال جزیہ دینا ہے بہانہ کرکے ٹال دیا پھر حضرت کے پاس مال لایا زکوۃ میں حضرت نے قبول نہ کیا بعد حضرت کے ابوبکر رض و عمر رض بھی اپنی خلافت میں اسکی زکوۃ نہ لیئی خلافت عثمان رض میں مر گیا انتہے اللہ نے اس آیت میں فرمایا کہ منافقوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ سے عہد و پیمان کرکے جا جاتے ہیں اپنا قول و قرار پورا نہیں کرتے اور ثابت کے سچ میں سو اس کردار نا ہموار پر اونکے دلوں میں نفاق قیامت آرہا ہے یعلمون باللہ بہت سے مفسرین نے جیسے ابن عباس و حسن بصری ہیں یہ کہا ہے کہ نزول آیت کا حق میں ثعلبہ بن حاطب انصاری کے ہوا ہے ابن جریر و ابن ابی حاتم نے ابو امامہ باہلی سے قصہ ثعلبہ کا جسطرح اوپر گذر چکا روایت کیا ہے کسی قدر الفاظ زیادہ ہیں پھر اللہ نے کہا یہ نفاق اونکے دلوں میں یوں جما کہ اونہوں نے خلف وعدہ کیا حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ یہ دلیل ہے اسپر کہ نفاق عمل ہی سخت مضر ہوتا ہے اور منافق عمل کا عمل مقبول نہیں ہوتا ولہذا ہر سہ عہد خلافت میں زکوۃ ثعلبہ کی نہ لیگئی اللہ نے فرمایا کہ اللہ عالم سر و اخفی ہے، وہ اونکے ضمائر کو خوب جانتا ہے اسکے شواہد بہت ہیں دلیل ہے اللہ کے عالم بالجزئیات ہونے پر فتح البیان میں کہا ہے لَنَصَّدَّقَنَّ میں لام قسم کا ہے اسی واللہ لَنَصَّدَّقَنَّ سے مراد زکوۃ مفروضہ وغیرہا ہے صلاح صندقہ اسکو کہتے ہیں مفسر نے جو حکم لازم شرع میں بخل کرتا ہے ثعلبہ نے کہا تھا اگر اللہ مجھکو مال دیگا تو میں ہر حقدار کا حق دونگا اللہ نے اسکو مبتلا کیا وہ اپنے وعدے پر قائم نہ رہا اللہ کو غصہ آیا اوسکا قصہ قرآن میں ذکر کیا ابن منذر نے اس قصے کو مفصل روایت کیا ہے اوسکے اس بخل و اعراض پر اللہ نے دلمیں اوسکے نفاق ڈالدیا جو قیامت تک نہ نکلیگا کیونکہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنا کچھ آسان بات نہیں ہے اور سوا خدا کے جھوٹھ پر بچانا کوئی امر سہل نہیں ہے حضرت نے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَلَّۃٌ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰی یَدَعَہَا الحدیث وَفِیْہِ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ پھر اللہ نے کہا یہ منافق شاید

یہ سمجھتے ہونگے کہ اللہ کو ہمارے بھید و مشورہ کا علم نہین ہے سو اللہ علام الغیوب ہے اُس سے کوئی بات جی کی مخفی نہین رہ سکتی ہے یہ محض اُن احمقون کا خیال خام ہے اور جب سب غیب نزدیک اوسکے حکم شہادت مین ہے تو یہ بھی ضرور ہے کہ وہ ہر عمل مخفی اور فعل قلبی پر جزا دیگا اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وہ جو طعن کرتے ہین اُن کہ جو خیرات کرنے والے مسلمانون کو اور اُنپر جو نہین رکھتے
مگر اپنی محنت کا پھر اُنپر ٹھٹھے کرتے ہین اللہ نے اونسے ٹھٹھا کیا ہے اور اُنکو دکھی مار ہے ف ایک بار
حضرت نے تقید کیا خیرات پر عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور لوگ لائے بگاصہ چار سیر جو لائے
عبد الرحمن نے کہا تین آٹھ ہزار رکھتا تھا نصف اپنے رب کو قرض دیتا ہون اور نصف حق عیال کا عاصم نے
کہا مزدوری کرکے آٹھ سیر جو لایا ہون نصف خیرات کرتا ہون اور نصف قوت عیال کا سنا فق آپس مین
کہنے لگے عبد الرحمن کو منظور ہے نمود اپنی اور عاصم اپنی تین زور آوری سے ملتا ہے خیرات والون مین
اسلئے یعنے خون لگاکر شہیدون مین داخل ہوا ہے یہ بھی ایک صفت ہی نفاق کی کہ کوئی منافق عیب جوئی
وطعنہ زنی کرنیسے خالی نہین رہتا کسی حال مین بھی یہانتک کہ مسلمانون کے صدقہ دینے خیرات کرنے پر
بھی طاعن ہوتا ہے اگر کوئی زیادہ مال لاتا ہے تو اسکو ریاکار ٹھیراتا ہے اور جو تھوڑا سا مال لاتا ہے تو کہتا
ہے اللہ اسکے صدقہ سے غنی ہے بخاری مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ جب آیت صدقہ اوتری ہم اپنی پشت
پر لاد کر لاتے ایک مرد بہت سا صدقہ لایا اوسکو کہا کہ یہ مرائی ہے دوسرے مرد نے ایک صاع صدقہ دیا اسکی
صدقے سے اللہ کو بے نیاز بتایا اوسپر یہ آیت اتری اسکو مسلم نے بھی روایت کیا ہے حضرت ؐ بقیع مین تھے
فرمایا مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اَشْهَدُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی حدیث کہا مین اپنی پیٹھ پر لکڑی سے ایک یا
دو لوٹ کہولے مین چاہتا تھا کہ صدقہ کرون پھر میرے جی مین کچھ خیال آیا جو ابن آدم کو آجاتا ہے مین
گٹھری باندھ رہے ایک مرد آیا مینے کوئی تقیم مین اُس سے زیادہ کالا اور چھوہا اور مذموم نہ دیکھا ایک اونٹ ہانکتا
لایا یا اوس اونٹ سے زیادہ خوبصورت اونٹ بھی مین نے دیکھا تھا کہا اے رسول خدا یہ صدقہ ہے فرمایا مان
دُوْنَكَ هٰذِهِ النَّاقَةَ ایک شخص نے اوسپر طعن کی اور کہا هٰذَا يَتَصَدَّقُ بِهٰذَا فَوَاللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ
مِنْهُ حضرت ؐ نے سنکر فرمایا لٰكِنَّ بَلْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَمِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ پھر کہا خرابی ہے سو
اونٹ والون کی تیرے اصحاب مین سے کہا پھر کسکی خرابی نہین ہے اے رسول خدا فرمایا جسنے دیا مال هٰكَذَا وَهٰكَذَا

اور دونو نے توبہ اپنے جرم کیے دہنا اور بایان پہر فرمایا قد انکم المراھد المجھد المزھد فی العیش المجھد فی
الریاء تصدق عبدالرحمن بن عوف کا ابن عباس و مجاہد وغیرہ واحد سے مروی ہے لیکن اسمیں ذکر ہے
کہ ابن عوف نے چار ہزار اوقیہ زر صدقہ مین دیے اور عاصم نے سو وسق تمر اور جسنے اپنی جہد سے یا تہا وہ ابو
عقیل انصاری حلیف تہا وہ ایک صاع تولایا تہا اوسپر قیقہے اوڑے اور کہا کہ اللہ صاع ابی عقیل سے غنی ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ص نے فرمایا مین ایک لشکر بہیجنا چاہتا ہون تو صدقہ دو پہر ابن عوف چار
ہزار لائے حضرت ص نے کہا بارک اللہ لک فیما اعطیت وبارک لک فیما امسکت ایک نے ہمارے
ایک صاع تولایا اور کہا دو صاع تب ایک نے کہا مین اپنے رب کو قرض دیتا ہون اور دوسرا میرے عیال کے لیے ہے
منافقون نے طعن کی ابن جریر نے یہ قصہ ایک صاع کا ابن عقیل سے نقل کیا پہر کہا کذا یقول ہذا اوہری
طبرانی نے کہا ابوعقیل کا نام حباب تہا کسی نے کہا عبدالرحمن بن عبداللہ بن ثعلبہ تہا اللہ کا سخریہ تہا
مین اونکے سخریہ کرنے کی یہ وجہ ہے کہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے لہذا اونکے ساتہہ وہی عمل کیا جو اونہون نے
کیا تہا کہ سخریہ کرنے کا انتصار ہو دنیا مین اور آخرت مین وسطی منافقون کے عذاب الیم ہوگا لان الجزاء
من جنس العمل فتح البیان کا لفظ یہ ہے لمزہ یعنے عیب کیا قتادہ نے کہا یعنے طعن کیا تطوع یعنے
تنفل سے یعنے جو اونکا جی شرع مین واجب نہین ہے جہد یعنے طاقت ہے یہ لغت ہے اہل حجاز کی اور فتحہ
یعنے مشقت ہے یہ اورون کی لغت ہے کسی نے کہا ہما لغتان ومعناہما واحد سخر اللہ منہم دعاہے انپر کہ
جسطرح اونہون نے مسلمانون سے ٹہٹہا کیا ہے اللہ بہی اونکے ساتہہ ایسا ہی کرے عذاب الیم سے مراد قتل
مستمر شدید الالم ہے استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر
اللہ لہم ذلک بانہم کفروا باللہ ورسولہ واللہ لا یہدی القوم الفسقین ۸ تو اونکے حق مین
بخشش مانگیا نہ مانگ اگر اونکے لیے ستر بار بخشش مانگو تو بہی ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ یہ اسیر کہ وہ منکر ہوے
اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور اللہ راہ نہین دیتا ہے بے حکم لوگون کو وف یہانسے فرق نکلتا ہے بے
اعتقاد کا اور گنہگار کا گناہ ایسا کونسا ہے جو پیغمبر کے بخشوانے سے نہ بخشا جائے اور بے اعتقاد کو پیغمبر
کی ستر استغفار فائدہ نہ کرے اسپر جو بے اعتقاد لوگ بہر وسا کرین پیغمبر کی شفاعت پر کس دلیل سے مثلاً
آدمی سچا ہو یا نماز روزہ نہو اور دوزخی رہنے والا ہو تو وہ گنہگار ہے اور جو کوئی بدکام کو عیب جانے
اور فرض خدا کو نماز برابر سمجہے اور کرنیوالونکو طعن کرے وہ بے اعتقاد ہے انتہی ابن کثیر نے کہا اللہ نے حضرت

ع ۱۶

کو خبر دی کہ یہ منافق لائق استغفار کے نہین ہین اُنکے لیے گو تم استغفار کیجائے اللہ اُنکو ہرگز نہ بخشیگا ستر کا ذکر واسطے حسم مادہ استغفار کے ہی عرب اپنے بول چال مین وقت مبالغے کے ذکر ستر بار کا کرتے تھے کچھ تحدید مراد نہ تھی اور نہ یہ کہ اس سے زیادہ برخلاف اسکے ہوتا ہے بعض نے کہا مفہوم اس عدد کا یہ ہی کہ ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری حضرت نے فرمایا مین اپنے رب کی سنتا ہون کہ مجھکو اونکے حق مین رخصت دی ہی سو واللہ مین اونکے لیے ستر بار استغفار کرون گا شاید اللہ پاک اُنکے بخشدے اللہ تعالی نے شدت غضب سے فرمایا کہ تمہارا استغفار کرنا اُنکے لیے یکسان ہے مین اُنکو ہرگز نہین بخشنے کا شعبی کہتے ہین عبد اللہ بن ابی بیمار ہوا یعنے مرنے لگا اُسکا بیٹا پاس حضرت کے گیا کہا۔ یا ابا حباب حضرت نے آپ چلین نماز پڑہین فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا حباب بن عبد اللہ فرمایا تو عبد اللہ بن عبد اللہ ہی حباب نام ہے شیطان کا پھر اوسکے ساتھ چلے اور اپنا قمیص اوسکو پہنایا اور نماز پڑہی کسینے کہا آپ پھر نماز پڑہتے ہین فرمایا اللہ نے کہا ہے اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً مین اُنکے لیے ستر بار پھر ستر بار پھر ستر بار استغفار کرون گا عروہ بن زبیر و مجاہد بن جبیر و قتادہ بن دعامہ سے بھی اسیطرح مروی ہے و رواہ ابن جریر باسانید (فتح البیان) کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے حضرت سے کہا کہ صدور استغفار کا تم سے واسطے منافقین کے اور عدم صدور اسکا دونو برابر ہین اسلیے کہ یہ نہ لائق استغفار ہین اور نہ قابل مغفرت کقولہ تعالی قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ مسین بیان ہی اسبات کا کہ اللہ منافقین کو نہ بخشیگا گو حضرت اون کے لیے استغفار کرین یہ مراد نہین کہ اگر ستر بار سے زیادہ استغفار کرینگے تو وہ مقبول ہوگی جسطرح سار مفاہیم اعداد کا حال ہے بلکہ مراد مبالغہ ہے عدم قبول مین عرب اس محاورہ کو اپنے کلام مین بجای مثل کے بولتے تھے جبکہ ارادہ کسی امر کی نکثیر کا کرتے اور بعض نے کہا یہ تحدید مفید قبول زیادت ہو لکن ظاہر آیت کے خلاف ہی اور حضرت کا یہ کہنا کہ مین اس عدد سے زیادہ بار استغفار کرون گا براہ کمال رحمت و رافت تھا ساتھ ہر تے کے وہذا ادب الانبیا کما قال ابرہیم علیہ السلام وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر اللہ نے وجہ امتناع ارشاد کی کہ یہ عدم قبول اسلیے ہی کہ وہ کافر و منکر خدا و رسول ہین اور اللہ فاسقین کو ہدایت نہین کرتا ہے یہ تعلیل دلیل ہے اسبات پر کہ ایسے لوگ حضرت کی شفاعت اور اللہ کی مغفرت سے مایوس ہین جو کوئی جس کسی زمانے مین قیامت تک متصف باین صفت ہوگا اوسکا بھی یہی حکم ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا گو پرست پیر پرست ہے پرست امام شہید ول پرست و ہو کو میرہ پڑے ہین کہ حضرت یا پیر صاحب وغیرہ ہماری شفاعت کرکے مغفرت کرا دینگے یہ نہین جانتے کہ پیر خود

درماندہ ہست شفاعت کجا بہلا کہین کفر و شرک و نفاق کے ہوتے ہوئی ہی کسی کی شفاعت ہوسکتی ہے شفاعت تو گنہگار کی ہوگی جس سے کوئی گناہ کبیرہ بھول چوک کر ہوگیا ہے اور اصل ایمان صحیح و عقاد صحیح لیکر دنیا سے اوٹھا ہے فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۝ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ خوش ہوئے پیچھے رہ جانے سے اپنے بیٹھ رہنے پر اللہ کے رسول کے پیچھے اور برا لگا کہ لڑین اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ مین اور بولے مت کوچ کرو گرمی مین تو کہدو دوزخ کی آگ اور سخت گرم ہے اگر اون کو سمجھ ہوتی سو ہنس لیوین تھوڑا اور رووین بہت سا بدلہ اُسکا جو کماتے تھے

ف اللہ نے اس آیت مین اُن منافقون کی مذمت کی ہے جنہون نے غزوۂ تبوک مین حضرتؐ کا ساتھ نہین دیا اور اپنے بیٹھ رہنے پر اور حضرتؐ کے جانے پر خوشی ظاہر کی اور جہاد سے جی چرایا اور لوگون سے کہا کہ تم بھی اس گرمی مین باہر نہ نکلو کیونکہ غزوۂ تبوک سے سخت گرمی مین وقت پختگی میوہ و سایہ کے تھا اللہ نے اوس کے جواب مین فرمایا تم اونسے یہ کہدو کہ جہنم کی آگ اس گرمی سے زیادہ تر گرم ہے بلکہ کوئی آگ بھی اُس سے زیادہ تر گرم نہین ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نَارُ بَنِي آدَمَ الَّتِي يُوقِدُونَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَضُرِبَتْ فِي الْبَحْرِ مَرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جُعِلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْفَعَةً لِأَحَدٍ رواہ احمد باسناد صحیح تیسرا لفظ یہ ہے أَوْقَدَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ رواہ الترمذی وقال لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ يَحْيٰى كَذَا قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ وَرُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُهَا النَّاسُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا رواہ البخاری و مسلم و مالک و الترمذی و ابن ماجہ اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اگر اس سجد مین ایک لاکھ یا زیادہ ہون اور اُن مین ایک آدمی دوزخی ہو پھر وہ سانس لے اور وہ سانس اُنکو پہونچے تو سجد اور جو لوگ سجد مین ہون سب کے سب جلجائین رواہ ابو یعلی و ھُوَ غَرِيبٌ نعمان بن بشیر کا لفظ یہ ہے بہت ہلکے عذاب والا اہل نار مین دن قیامت کے وہ شخص ہوگا

جسکو دونمل اور دو تسمے آگ کے ہون گے جن سے اُسکا دماغ پکیگا جیسے ہانڈی پکتی ہے وہ نہ دیکھیگا کہ کوئی شخص اہل نار مین سے اوس سے عذاب مین زیادہ ہے حالانکہ وہ اُن سب مین کم عذاب والا ہی رواہ الشیخان ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہی کہ اونے اہل نار عذاب مین دن قیامت کے دو پاپوش نار پہنایا جائیگا جس سے اُسکا بھیجا پکے گا گرمی سے اُن دو پاپوش کو رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہے اِنَّ اَدْنَی اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا یَجْعَلُ لَہٗ نَعْلَانِ یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُہٗ رواہ احمد وھو اسناد جید قوی رجالہ علی شرط مسلم واللہ اعلم احادیث و آثار نبویہ اس باب مین بہت ہین اور اللہ نے قرآن مین فرمایا کَلَّا اِنَّھَا لَظٰی نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی اور فرمایا یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِھِمُ الْحَمِیْمُ یُصْھَرُ بِہٖ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَھُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ کُلَّمَا اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ اور فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ اور اسکا عکس فرمایا قُلْ نَارُ جَھَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ کَانُوْا یَفْقَھُوْنَ یعنے اگر وہ اس حال کو سمجھتے تو ہمراہ رسول کے کوچ کرتے راہ خدا مین اسی گرمی کے اندر تاکہ آگ جہنم سے آپ کو بچاتے جو اس گرمی سے کہین اضعاف مضاعف ہی جسطرح کسی شاعر نے کہا ہے ؎

عُمِّرْتَ بِالْحُمَیَّا اَفْحَمْتَنِیْ خَوْفًا مِّنَ الْبَارِدِ وَالْحَامِیْ
وَکَانَ اَوْلٰی بِکَ اَنْ تَشْفِیْ مِنَ الْمَعَاصِیْ حَذَرَ النَّارِ

جسقدر آیات و احادیث صفت نار و عذاب سقر مین آئی ہین وہ سب کتاب یقظۃ اولی الاعتبار مین یکجا جمع ہین یہ کتاب چھپکر شائع ہو چکی ہے اسیطرح اُسکا ترجمہ اردو ولہ الحمد وبہ الاستعاذۃ من النار پھر اللہ نے منافقین کو یہ وعید سنائی کہ تم بہت روؤ کم ہنسو ابن عباس نے کہا دنیا قلیل ہے جتنا چاہو اوس مین ہنس لو جب وہ منقطع ہو جائیگی اور تم آخرت مین جاؤگے تو پھر نئے سر سے روؤگے وہ رونا منقطع نہ ہوگا ایسا ہی ابو رزین و حسن و قتادہ و ربیع بن خثیم و عون عقیلی و زید بن اسلم نے کہا ہے انس بن مالک سمعوا عمر فوعًا اَیُّھَا النَّاسُ اَبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلَ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحَ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُرْخِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ رواہ ابو یعلی وابن ماجۃ زید بن رفیع کا لفظ مرفوع یہ ہی اہل نار جب نار مین داخل ہونگے اسنون رو مین گے مدت تک پھر ایک زمانے تک سیب رو مین گے خزنۂ نار اون سے کہین گے اے گروہ بدبختان

تنے دنیا مین ہونا چھوڑ دیا تہا وہ گہر ایسا تہا کہ اوسکے گہر والے مرحوم ہوتے تہے کیا آج کے دن تم کوئی فریاد رس پاتے ہو تب وہ بلند آواز سے پکارین گے کہ اے الجبت اے گروہ پدران و مادران و اولاد ہم قبرون سے پیاسے نکلے ہین اور طول موقف مین بہی پیاسے رہے اور آجکے دن پیاسے ہین ہم کو کچہ پانی دو یا اوس مین سے دو جو اللہ نے تم کو روزی کیا ہے جالیس برس تک پکارینگے پر اگر ین گے کوئی اُنکو جواب نہ دیگا پہر یہہ جواب دینگے تم آگ مین رہنے والے ہو تب وہ ہر خیر سے نا امید ہو جائین گے رَوَاہُ الْحَافِظُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الدُّنْیَا فتح البیان مین کہا ہے مراد مخلفین سے وہ لوگ ہین جو حضرت سے اذن لیکر اپنے گہرون مین بیٹہے رہتے تہے اور ہمراہ آپکے غزوۂ تبوک مین نہ گئے اور جان و مال سے اللہ کی راہ مین لڑنے کو برا جانا اور اسوال و انفس کے ساتہہ بسبب عدم وجود باعث ایمان دواعی اخلاص و وجود صارف یعنی نفاق کے بخل کیا خازن نے کہا یہ اسلیے کہ انسان بالطبع مائل طرف اختیار رخصت و قعود مع العیال اہل والولد کے ہوتا ہے اور اتلاف نفس و مال کو پسند نہین کرتا یہ لوگ آپ ہی بیٹہ رہے اور دوسرون سے بہی یہ کہا کہ تم اس شدت تابستان مین اور قحط مین کہان لڑنیکو جاتے ہو مت جاؤ یہ بیوقوف اتنا نہ سمجہے کہ یہہ گرمی تو تہوڑی ہے گرمی آگ جہنم کی کہین اس سے بڑہکر ہوگی اس مین ہمیشہ کے لیے جانا پڑیگا فَرُدُّوْہُمْ مِّنْ حَرِّ یَسِیْرٍ فِیْ زَمَنٍ قَصِیْرٍ وَدَقِّعُلُّمْ فِیْ حَرِّ کَثِیْرٍ فِیْ زَمَنٍ کَبِیْرٍ بَلْ غَیْرِ مُتَنَاہٍ اَبَدًا لَا بِدِیْنَ وَدَہْرِ الدَّاہِرِیْنَ اب تخلفین کو چاہیے کہ اپنی اس بدبختی پر خوب سار روئین اور کم ہنسین کیونکہ یہہ بہت سا رونا ہے یہان کا منسبت اُس جگہہ کے بہت تہوڑا ہی اسلیے کہ دنیا فانی ہے آخرت باقی ہے شی منقطع بہ نسبت شی دائم باقی کے قلیل ہوتی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ یہ جزا ہے اُن گناہون کی جو اونہون نے کمائے تہے فَاِنْ اَجْعَلَکَ اللّٰہُ اِلٰی طَآئِفَۃٍ مِّنْہُمْ فَاسْتَاْذَنُوْکَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا اِنَّکُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ○ سو اگر پہر پہجائے تجہکو اللہ کسی فرقے کی طرف اون مین سے پہر وہ رخصت جہاد مین تجہ سے نکلنے کو تو تو کہہ ہرگز نہ نکلوگے میرے ساتہہ کبہی اور نہ لڑوگے میرے ساتہہ کسی دشمن سے تم کو پسند آیا بیٹہ رہنا پہلی بار سو بیٹہے رہو ساتہہ پچہاڑی والون کے ف یہہ اس لیے فرمایا کہ آیت نازل ہوئی سفر مین وہ منافق تہے مدینہ مین اور فرقہ فرمایا اسلیے کہ بعضے منافق پیچہے مرگئے اور سب بیٹہنے والے منافق نہ تہے بعضے مسلمان بہی تہے کہ اُنکی تقصیر معاف ہوئی انتہے ابن کثیر نے کہا

رہنے فرمایا کہ اے رسول اگر تو اس غزوہ سے انکے پاس پھر کر جائے اور وہ بارہ منافق تجھسے کسی اور غزوہ
مین ہمراہ نکلنے کی اجازت چاہین تو اونسے یہ کہدے جو مذکور ہوا و ہذا کقولہ تعالے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ
وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہ بدی کا بدلہ بدی ہوتا ہے بعد بدی کے جسطرح کہ نیکی کا بدلہ
نیکی ہوتی ہے بعد نیکی کے جسطرح کہ عمرہ حدیبیہ مین کہا تھا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا الآیۃ ابن عباس نے کہا مراد خالفین سے وہ لوگ ہین جو غزوہ سے متخلف ہے قتادہ نے کہا یعنی
منافقین ابن جریر نے کہا تفسیر ٹھیک نہین ہے کیونکہ اگر عورتین مراد ہوتین تو خوالف یا خالفات آتا اور قول ابن عباس
کو راجح ٹھیرایا ہے فتح البیان مین کہا ہے ذکر رجوع کا طرف طائفہ کے اسلیے کیا ہے کہ ساری قوم مدینہ کچھ منافق
نہ تھے بلکہ اونمین ایسے مومنین بھی تھے جو عذر صحیح کہتے تھے اور بعض بے عذر تھے اونکا عذر حضرت نے قبول کیا
اور اللہ نے اگلی تو یہ پذیرائی فرمائی جیسے تین آدمی متخلف جنکا بیان آویگا بیضاوی نے کہا منافق بارہ آدمی تھے بہر
حال آئندہ کے لیے منع کر دیا کہ اونکو کسی لڑائی مین اذن خروج کا نہ دینا کیونکہ اول بار تو وہ نکلے ہی نہین اب
بھی چاہیے کہ وہ ہمراہ خالفین کے مٹھی بھر مین بعض نے کہا مراد انسار و رجال عاجز ہین جمع مذکر تغلیبا آئی
ہے ابن عباس نے کہا خالفین وہ ہین جو بے عذر نہ نکلے آیت دلیل ہے اسپر کہ جب ایک آدمی سے کوئی مکر
وفریب و بدعت ظاہر ہو تو اوس سے انقطاع کرنا واجب ہے اوسکی مصاحبت چھوڑ دے وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ
مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ نماز نہ
پڑھ اونمین سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوسکی قبر پر وہ منکر ہوے اللہ تعالے سے اور اسکے رسول سے اور
مرے ہین بے حکم اللہ نے حکم دیا حضرت کو کہ تم منافقون سے بیزار ہو جاؤ کوئی اونمین مرے تو اوسپر نماز
نہ پڑھو نہ اسکی قبر پر واسطے استغفار دعا کے کھڑے ہو اسلیے کہ اونہون نے کفر کیا ہے ساتھ اللہ و رسول کے اور
وہ اسی حال پر مرے ہین یہ حکم عام ہے حق مین ہر اس شخص کے جسکا نفاق معروف ہے گو سبب نزول آیت خاص ہو
جسطرح بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ جب عبداللہ بن ابی مر گیا اوسکا بیٹا پاس حضرت کے آیا اور آپ کا
کرتہ مانگا کہ اوسمین باپ کو دفن کرے آپنے کرتہ عطا کیا پھر کہا اوسپر نماز پڑھو آپ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوے عمر رض
نے آپکا کپڑا پکڑا اور کہا اے رسول خدا آپ اسپر نماز پڑھتے ہین حالانکہ اللہ نے آپکو اسپر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے
حضرت نے فرمایا اللہ نے مجھکو اختیار دیا ہے مین ستر بار سے زیادہ اوسکے لیے استغفار کرونگا عمر رض نے کہا یہ منافق
تھا حضرت نے اوسپر نماز پڑھی اوسپر یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ رواہ مسلم وقال ابن عمر العمری فصلینا

علیہ وصلینا معہ وانزل اللہ ھذہ الآیۃ رواہ احمد عن عمر بن الخطاب رواہ الترمذی و
قال حسن صحیح اس قصہ کو بالفاظ وطرق متعددہ امام احمد ونسائی وبزار وطبری نے بھی روایت کیا ہے
سب روایات تفسیر ابن کثیر میں موجود ہیں بعض سلف نے کہا ہے کہ جب عباس آئے تھے تو اون کے لیے ضرورت
ایک قمیص کی تھی عبداللہ بن ابی نے اپنا قمیص اونکو دیا تھا اسلیے حضرت ﷺ نے مکافات کی والہ اعلم
ولہذا حضرت ﷺ بعد نزول اس آیت کے کسی منافق پر نماز نہ پڑھتے ابوقتادہ کہتے ہیں حضرت ﷺ جب کسی جنازہ
پر بلائے جاتے تو حال پوچھ لیتے اگر لوگ اسپر ثنا خیر کرتے تو کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور اگر اور طرح ہوتا تو اہل
جنازہ سے فرماتے تم پڑھو اور خود اوسپر نماز نہ پڑھتے اسیطرح عمر بن خطاب جس جنازہ کا حال نہ جانتے اسپر
نماز نہ پڑھتے جب تک کہ حذیفہ بن الیمان اوسپر نماز ادا نہ کرتے کیونکہ وہ اعیان منافقین کو جانتے تھے
حضرت ﷺ نے اونکو نام اہل نفاق کے بتا دیے تھے ولہذا کان یقال لہ صاحب السر الذی لا یعلمہ
غیرہ ای من الصحابۃ ابوعبید نے کتاب الغریب میں کہا ہے کہ عمر نے ایک جنازہ پر نماز پڑھنا چاہا حذیفہ
نے اونکی چٹکی لی گویا نماز پڑھنے سے منع کیا ابن کثیر کہتے ہیں جبکہ انہوں نے نماز پڑھنے سے منافقین پر اور اونکی
قبر پر کھڑے ہونے سے اور اون کے لیے استغفار کرنے سے منع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کام حق میں مومنین کے
اکبر قربات واعظم حسنات سے ہے اور اوسکے بجالانے میں اجر جزیل ہوتا ہے جسطرح کہ صحاح وغیرہ میں ابوہریرہ
سے مرفوعاً آیا ہے من شہد الجنازۃ حتی یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتی تدفن فلہ
قیراطان قیل وما القیراطان قال اصغرہما مثل احد رواہ جو شخص جنازہ میں حاضر ہوا پاس قبر ہونے کے جبکہ دفن کیجائے
سو حدیث عثمان میں آیا ہے کہ حضرت ﷺ جب دفن میت سے فارغ ہوتے تو توقف کرتے اور فرماتے استغفار
کرو واسطے اپنے بھائی کے اور مانگو اوسکے لیے ثابت رہنا کہ وہ ابھی سوال کیا جاتا ہے لفرد یا اخرجہ
ابوداؤد فتح البیان میں کہا ہے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ واسطے مہمات اصلاح قبر کے ٹھہرنا ہو اور متولی
دفن نہ ہو لبعد وصف بالکفر کے وصف بالفسق کیا اسلیے کہ کافر کبھی اپنے دین میں عدل ہوتا ہے امانت
ادا کرتا ہے کسی کی برائی ناحق میں نہیں کہتا اور کبھی خبیث النفس کثیر الکذب صاحب نفاق وخداع وجور
ہوتا ہے اور دوسرے کی برائی چاہتا ہے سو یہ بات ہر کسی کے دین میں ہر کسی کے نزدیک بری ہوتی ہے
ولا تعجبک اموالہم ولا اولادہم انما یرید اللہ ان یعذبہم بہا فی الدنیا وتزہق انفسہم وہم
کافرون ۝ تعجب نہ کر اونکے مال اولاد سے اللہ یہی چاہتا ہے کہ عذاب کرے اونکو اون چیزوں سے دنیا میں

اور نکلے اولی جان جب تک کافر ہی رہین ف فتح البیان مین کہا ہے یہ تکریر ماسبق ہے اور تقریر ہے
مضمون گذشتہ کی اس ارادہ سے کہ مخاطب ہشیار رہے اس امر کو فراموش نہ کرے اور معتقد ہو کہ عمل کرنا اسپر ایک
امر مہم ہے بعض نے کہا پہلی آیت حق مین ایک قوم کے تہی اور یہ دوسری آیت حق مین دوسری قوم کے ہے
کسی نے کہا یہ آیت حق مین یہود کے ہی اور پہلی آیت حق مین منافقین کے تہی تفسیر اس آیت کی پہلے گذر چکی
ہے خازن مین تفاوت الفاظ کا ان دونو آیتون مین ذکر کیا ہے اور سمین کچھ زیادہ فائدہ نہین ہی ابن کثیر
نے کہا تقدم تفسیر نظیر ہذہ الآیۃ الکریمۃ وللہ الحمد۔ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝
رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ جب نازل ہوتی ہے کوئی سورت
کہ یقین لاؤ اللہ پر اور لڑائی کرو اوسکے رسول کے ساتھہ رخصت مانگتے ہین مقدور والے اونمین سے اور کہتے ہین ہمکو چھوڑ
دے رہیں ہم ساتھہ بیٹھنے والون کے خوش آیا کہ رہین ہم ساتھہ پچھلی عورتون کے اور مہر ہوئی اونکے دلون
سو اونکو بوجہہ نہین ف اللہ نے یہان ذم کی ہے اُن لوگون کی جو جہاد سے متخلف ہوئے باوجودیکہ
جہاد پر قوت و قدرت رکھتے تہے اور مالدار آسودہ حال تہے سو عہد حضرت ص سے اذن چاہا کہ ہم بیٹھہ رہین
اور اس عار کو کہ ہمراہ زنان شہر کے قاعد ہون اپنے نفس کے لیے پسند کیا جب حرب ہوتی ہے تو سب سے
شریر جوان ہوتے ہین اور جبان امن ہوتا ہے تو سب سے زیادہ باتین بناتے ہین جسطرح دوسری آیت مین
فرمایا ہے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ
الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ یعنے اسوقت اُنکی زبان بات چیت مین خوب
تیز چلتی ہے اُن مین قوی اور جنگ مین مرد ہوتے ہین ؎

اَفِي السِّلْمِ اَعْيَارًا جُفَاءً وَغِلْظَةً ۔۔۔ وَفِي الْحَرْبِ اَشْبَاهَ النِّسَاءِ الْعَوَارِكِ

سچ ہے ؎ خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوْبِ رِجَالًا ۔۔۔ وَرِجَالًا لِقَصْعَةٍ وَثَرِيْدٍ

اور فرمایا ہے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ
رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ
طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ الآیۃ دل پر مہر ہے لگی
کہ جہاد سے باز رہے اور حضرت ص کے ساتھہ لڑنے کو باہر نہ نکلے اونکو کچھہ سمجھہ اوس امر کی نہین ہی جسمین اُنکی

صلاح و فلاح ہے یا مضرت ہو کہ اوس سے بھین فتح البیان مین کہا ہے کہ سورت کہتے ہین ایک پارہ قرآن کو اور جائز ہے کہ بعض یا تمام سورت مراد ہو یا یہی سورت توبہ مراد ہے اولوا الطول سے مراد اہل ثروت و غنا ہین یہی قول ہے ابن عباس و حسن کا اہم نے کہا مراد روسا و کبرا ہین جنپر نظر پڑتی ہے تخصیص انکو ذکر کی اسلیے ہے کہ ذم انکو زیادہ تر لازم حال ہے کیونکہ انکو کوئی عذر قعود مین نہ تھا اور نہ عاجز کو کیا حاجت استیذان کی ہے قاعدین سے مراد ضعفا و زمنی ہین خوالف سے مراد عورتین ہین لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ لیکن رسول اور جو ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے لڑے ہین اپنے مال و جان سے اور اونہین کو ہین خوبیان اور وہی پہونچے مراد کو طیار کیے ہین اللہ نے اونکے واسطے باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی ف جب اللہ نے ذم منافقین ذکر کی تو نثار مومنین بھی بیان فرمائی اور انکا حال و مآل ذکر کیا یہ خیرات و سعادت اونکے دار آخرت و جنات فردوس مین ہونگے مراد خیرات سے درجات علی ہین قوۃ البیان کا لفظ یہ ہے مقصود اس استدراک سے یہ ہے کہ تخلف انکا کچھ یہ ضرر نہین کیونکہ جو لوگ اونسے بہتر اور خالص نیت والے ہین اونہون نے تیار ساتھ فرض جہاد کے بخوبی کیا کما قال تعالے فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ اسکے بعد ذکر منافع جہاد کا فرمایا خیرات جمع ہے خیر کی شامل ہر منافع دنیا و دین کو جیسے نصر و غنیمت و جنت و کرامت تمام امور زنان خوبصورت یعنی حور عین ہین قالہ الحسن کقولہ تعالے فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ فلاح سے مراد فوز یہ مطلوب ہے بکرر اسم اشارہ واسطے تفخیم شان و تعظیم امر کے ہے وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ آئے بہانے کرتے گنوار تا رخصت لی اونکو اور بیٹھ رہے جو جھوٹے ہوئے اللہ سے اور رسول سے اب پہنچیگی اونپہ جو منکر ہین دکھہ کی ف اللہ نے اسمین ذکر کیا حال عذر والون کا ترک جہاد مین کہ اونہون نے ضعف و عدم قدرت کا بہانہ لیا یہ لوگ احیائے عرب سے جو گرد مدینہ کے رہتے تھے ابن عباس نے لفظ معذرون بہ تخفیف پڑہا ہے اور کہا ہے ھم اھل العذر یہی قول مجاہد کا بھی ہے ابن اسحق نے کہا ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ وہ چند نفر بنی غفار کے تھے جیسے خفاف بن ایما بن رخصہ یہی قول اس آیت کے سیاق مین ظاہر ہے اسلیے کہ بعد اسکے یہ فرمایا ہے کہ جو جھوٹے ہوئے اللہ و رسول

سے وہ بیٹھ رہے یعنی عذر کرنیکا نہ تھا سے مجاہد نے کہا اللہ نے اہل عذر کا عذر نہ سنا یہی قول ہے حسن و قتادہ و محمد بن اسحٰق کا ابن کثیر نے کہا قول اول اظہر ہے واللہ اعلم پھر اللہ نے انکو وعید عذاب کی دی فتح البیان میں کہا ہے کہ مراد اعراب سے انجملہ یقول ضحاک و ربط عامر بن طفیل ہے اور بعض نے کہا اسد و غطفان ابن عباس نے کہا تخلف بعذر اعراب کیطرف سے صحراشینون کو یہ عرب سے اخص تر ہیں کیونکہ عربی وہ ہے جو زبان عرب کیطرح خواہ صحرا میں رہے یا شہر میں اسمیں اختلاف ہے کہ وہ معذرت انکی تصنع تھی یا صحیح انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہم واسطے غزا کے نکلیں تو اعراب طی ہمارے اہالی و موالی پر غارتگری کرینگے یہ لوگ منافقین اعراب تھے عذاب الیم شامل عقاب دارین ہو دنیا کا عذاب قتل و اسر ہے آخرت کا عذاب نار ابدی ہے یہ عذاب معتذرین و غیر معتذرین دونوکو پہونچیگا کیونکہ اہل عذر کا عذر باطل تھا اور بعض نے سرے ہی سے کچھ عذر نہ کیا وہ اعتقاد محض تھے لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ۝ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ضعیفوں پر تکلیف نہیں نہ مریضوں پر اور نہ اونپر جنکو پیدا نہیں جو خرچ کریں جب وہ صاف ہوں اللہ و رسول کے ساتھ نہیں نیکی والوں پر الزام کی راہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اونپر کہ جب تیرے پاس آئے تاکہ اونکو سواری دے تو نے کہا مجھکو پیدا نہیں جو تمکو سواری دوں اوٹھے پھرے اور آنکھیں انکی آنسو بہتے ہیں انسو اس غم سے کہ اونکو پیدا نہیں جو خرچ کریں راہ الزام کی اسپر ہے جو رخصت مانگتے ہیں تجھسے اور مالدار ہیں خوش لگا کر رہیں ساتھ پچھلی عورتوں کے اور مہر کی اللہ نے اونکے دلوں پر سو وہ نہیں جانتے ف اس آیت شریف پر دسواں پارہ قرآن شریف کا ختم ہوا والحمد للہ ایک ثلث تفسیر ثلث فرقان حمید کی آج ۴ - ذی حجہ ۱۳۰۴ ہجری کو تمام ہوئی الثلث والثلث کثیر والحمد للہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اللہ نے ان اعذار کو بیان کیا جنکے ہوتے ہوئے بیٹھ رہنے میں کچھ حرج نہیں ہے انجملہ وہ عذر ہے جو لازم شخص ہو اوس وجہ سے کہ جہاد نہ ہو سکے جیسے ضعف و کبر کے باوجود اوسکے جہاد میں نہ نکلنے جیسے کوری و لنگی وغیرہما و لہذا اسی سے شروع کیا اور انجملہ وہ عذر ہے کہ بسبب کسی مرض کے عارض ہو اور بند کو شغل خروج سے راہ خدا میں باز رکھے یا بسبب فقر کے تجہیز حرب پر قادر نہ ہو سوا ایسے لوگوں پر جب کہ

بیٹھہ رہین کچھہ حرج نہین ہے جب کہ حالت قعود مین خیر خواہ خدا اور رسول ہون اور لوگون کو بوجہل نہ ڈرائین اور
اس حال مین محسن ہون ابو ثمامہ نے کہا ہے حواریون نے کہا تھا اے روح اللہ ہمکو خبر دو کہ ناصح للہ کون
ہے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے حق کو لوگون کے حق پر اختیار کرے اور جب اسکو امر دنیا و امر آخرت پیش آئے
تو ہدایت امر آخرت ہی کرے پھر دنیا کو کام کے لیے فارغ ہو حکایت اوزاعی نے کہا لوگ واسطے استسقا کے
نکلے تھے بلال بن سعد نے کھڑے ہوکر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر کہا اے گروہ لوگون کے کیا تمکو اقرار اپنی
برائی کا نہین ہے کہا اللھم نعم کہا اے اللہ ہم نے سنا کہ تو نے فرمایا ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ
اے اللہ ہمنے اپنی برائی کا اقرار کیا ہے سو تو ہمکو بخشدے رحم کر اور پانی برسا پھر نے کہا تھا اوٹھے پانی برسا
فتاوہ نے کہا یہ آیت یعنی عائذ بن عمرو فزنی کے اوتری ہے زید بن ثابت کہتے ہین مین حضرتؐ کا کاتب تھا
سورۂ براۃ لکھتا تھا قلم میرے کان پر رکھی تھی کہ اتنے مین ہمکو حکم قتال کا ہوا حضرتؐ ہم طرف اپنے رخ کے
کرتے تھے جو آپ پر اوترتی تھی کہ ایک اندھا آیا کہا اے رسول خدا میرا کیا حال ہے مین تو اندھا ہون اوسپر آیت اوتری
رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس سے اس آیت مین کہا ہے کہ حضرتؐ نے لوگون کو حکم طیاری کا دیا کہ ہمراہ
آپ کے واسطے غزا کے نکلین ایک جماعت آپ کے اصحاب کی آئی اونمین عبداللہ بن مغفل بن مقرن مزنی بھی تھے کہا
اے رسول خدا ہمکو سواری دو فرمایا واللہ مین سواری نہین پاتا ہون وہ روتے ہوئے پھرے اور اپنے بیٹھہ رہنا جہاد
سے مشکل گذرا وہ نہ نفقہ پاتے تھے نہ سواری اللہ نے جب انکی حرص اپنی اور رسول کی محبت پر پالی تو اوسکا عذر
اپنی کتاب مین نازل کیا مجاہد نے کہا ہے کہ نزول اس آیت کا حق مین بنی مقرن کے قبیلہ فزینہ سے ہوا ہے
محمد بن کعب نے کہا وہ سات نفر تھے بنی عمرو بن عوف سے سالم بن عوف و بنی واقف سے حرمی بن عمر اور بنی ازرق
سے عبدالرحمن بن کعب انکی کنیت ابو یعلی تھی اور بنی المعلے سے فضل اللہ اور بنی سلمہ سے عمرو بن عنمہ و عبداللہ
بن عمرو مزنی ابن اسحق نے سیاق غزوہ تبوک مین کہا ہے کہ کچھہ لوگ مسلمان پاس حضرتؐ کے آئے وہی باقی تھے
وہ سات نفر انصار وغیرہم تھے بنی عمرو بن عوف سے سالم بن عمیر و علیہ بن زید اخو بنی حارثہ و ابو لیلے اخو بنی
مازن من الخزرج و عمیر بن الحمام بن جموح اخو بنی سلمہ و عبداللہ بن مغفل مزنی اور بعض نے کہا عبداللہ بن عمرو
مزنی و حرمی بن عبداللہ اخو بنی واقف و عیاض بن سارید فزاری تھے اونہون نے حضرتؐ سے سواری
طلب کی یہ لوگ اہل حاجت تھے حضرتؐ نے کہا میرے پاس سواری نہین ہے وہ روتے پھرے حسن سے
مرفوعاً کہا ہے کہ تم نے مدینہ مین وہ لوگ چھوڑے ہین کہ تم نے کوئی نفقہ نہین کیا اور نہ کوئی صحرا قطع کیا

اور نہ کسی دشمن پر قابو پایا لیکن وہ تمہارے شریک ہے اجر مین پھر کیا یہ باب پڑہی اصل اس حدیث کی صحیحین مین ہے بس لفظ سے کہ حضرت نے فرمایا اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا وَلَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا اِلَّا وَھُمْ مَعَکُمْ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ لَھُمْ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ جابر کا لفظ رضی یہ ہے لَقَدْ خَلَّفْتُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ رِجَالًا مَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا وَلَا سَلَکْتُمْ طَرِیْقًا اِلَّا اَشْرَکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ حَبَسَھُمُ الْمَرَضُ رواہ احمد و رواہ مسلم وَاِنْ صَاحَبَہٗ یہ احادیث دلیل ہین اس بات پر کہ ترتب اجر کا نری نیت صادق خالص پر بھی ہوتا ہے گو عمل بسبب کسی مرض وغیرہ عذر کے وقوع نہ آئے والحمد للہ یہ بھی معلوم ہوا کہ معیت کے لیے اتصال جسد ضرور نہین ہر دو سے بھی معیت ہوسکتی ہے اور علم سے بھی وللہ المنۃ ولہذا احادیث صحیحہ مین آیا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ پھر اللہ نے ملامت اونپر پھیری جو اجازت قعود کی مانگتے تہے باوجودیکہ غنی تہے اونکے دلپر مہر لگادی گئی فتح البیان مین کہا ہے ضعفا سے مراد وہ لوگ ہین جو اندہے لنگڑے دکہیا بوڑہے ہین جیسے شیوخ و صبیان و نسا جو اصل خلقت مین ضعیف نحیف پیدا ہوئے ہین ضعفا جمع ہے ضعیف کی ضعیف وہ شخص ہے جو کہ بدن مین صحیح ہی مگر غزوہ سے عاجز ہے مرض سے مراد ہر وہ بیماری ہے جسپر نام بیمار یا لغۃً یا شرعًا صادق آتا ہے مرضیٰ مین کورولنگ بہی داخل ہے پہر اوس عذر کو ذکر کیا جسکا مرجع دل یا بدن ہے یعنی بسبب فقر کے تیاری سامان غزو کی نہین کرسکتے ہین جیسے جہینہ و مزینہ و بنی عذرہ اللہ نے ان تینون قسم کے لوگون سے نفی حرج کی فرمائی اور ارشاد کیا کہ ان اعذار کے ہوتے ہوئے جہاد ساقط ہے وجوب نہین لیکن اس شرط سے کہ اللہ و رسول کے ناصح و خیر سگال رہین اللہ کی خیر خواہی یہی ہے کہ اللہ پر ایمان لائین اسکی شریعت پر عمل کرین جو امر خلاف شرع ہو اسکو چہوڑدین کوئی سی بات بہی کیون نہ ہو اسمین ناصح عباد و محبت مجاہدین بہی بدخول اولو داخل ہے رسول کی نصیحت یہ ہے کہ نبوت کی تصدیق کرین ہر امر و نہی مین طاعت رسول بجا لائین رسول کے دوست کے دوست اور اسکے دشمن کے دشمن بنے رہین حضرت کی محبت و تعظیم و احیائے سنت جہانتک قدرت پہونچے عمل مین لائین حدیث صحیح مین آیا ہے اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قَالُوْا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ خازن نے کہا مراد نصیحت سے اسجگہ یہ ہے کہ شہر مین مقیم رہین افشار ارجیف و اشارت فتن نہ کرین اہل جہاد کیطرف ایصال خیر کرین مصالح خانہ داری اہل غزو کی ساتہہ قیام فرمائین مخلفین پر کوئی رستہ الزام آنیکا نہین ہی اسمین تقریر ہے مضمون سابق کی یعنی جو لوگ معذور و ناصح ہین اونپر کچہہ عقاب و مواخذہ نہین ہے خواہ یہ لوگ ہون یا جنس مخلفین پر کوئی ہون کہین ہون غرضکہ سنتے ہی سَبِیْلٌ عَلَیْکُمْ

کے یہین کوئی حرج و عتاب یعنی کسی عتاب کا گذر اُسپر نہین ہوتا ہے پھر عتاب کا کیا ذکر ہے اور اگر لا
سبیل الی الخیر کہین تو اوسکی سند و مصول کے ہین کقولہ ؎

اگر لیت شعری ھل ابیتن لیلۃ ۔۔۔ سبیل فاما الصبر عنھا فلا صبر

ان ہو طن استعمال سے آگاہ رہنا چاہیئے کہ یہ مہمات فصاحت ہین اللہ غفور رحیم ہے مسی کو بخشنے سے
محسن کو بدلا دینے سے اسی معنے مین یہ آیت ہے کہ ما علی المحسنین من سبیل اور سبحانہ ان معذورین کی جو تکلیف کو ساقط
کر دیا اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ ثواب عزوجل نہ دے سبحانہ نے کہا عدلھم بجعل لھم من العدل
ما جعل للمجاھدین من الاجر رازی نے کہا آیت مین یہ نہین ہے کہ ان معذورین کو نخلنا حرام ہے اگر
اگر کوئی انمین سے بکلفت بقدر قدرت خدمت مجاہدین کی کرے اور پھر بہ لحاظ دوبانہ ہو تو طاعت اسکی مقبول ہے
پھر یہ فرمایا کہ منجملہ معذورین کے ایک وہ لوگ ہی ہین جو بسبب نہ آنے سواری وغیرہ کے شریک غزوہ نہ ہو
سکے وہ سات شخص انصاری تھے یا جو مقرن آئے ہین کما اجد فیہ ما احملکم علیہ الخ سے ظاہر ہے کلام طیب
سے لیکن زیادہ کہو تو کہہ سکتا ہے کہ یہ طلب یہ نکلتا ہے کہ یہ سوال کا ہون لیکن بسبب نہ ہونے کے معذ
ہون یہ بات نہین ہے کہ میرے پاس ہو اور مین کہون کہ میرے پاس نہین ہے اس نے آیت مین کہا ہے مراد اس
سے علی بن صالح کہتے ہین ہم سے شیخ جہنی نے کہا کہ ہم نے جو حضرت سے سوال حملان کا کیا تھا وہ حملا
علی النعال کا تھا ابراہیم بن ادہم کا لفظ دیتے ہین کہ وہ سوال دواب کا نہ تھا نعال کا تھا حسن بن صالح بھی اسی کے
قائل ہین غرضکہ جب آپ کا ہی کو میسر نہ آیا تو وہ روتے پھرے کہ افسوس ہم تمہارے ساتھ نہ رہے نہ تمہارے
پاس کچھ ہے نہ حضرت ہی کے پاس وہ سب تفرقے اونکی تعیین مین خلاف طویل ہے پھر فرمایا کہ طریق عقوبت
و باز پرس اوپر ہے چکہ باوجود توبہ کی اجازت قعود کی چاہتے ہین یا اونکو عورتون اور بچون مین رہنا
خوش آتا ہے سو اللہ نے اونکے دلون پر مہر کر دی ہے اونکو اپنا نفع نقصان کچھ نہین سوجھتا مجاہدون
کہا یا مشاورت مین منافقین سے ہے

اللہ جل جلالہ کا شکر ہے کہ تفسیر ترجمان القرآن المسمی بالفاتحۃ البیان جلد الربع الاخیر من القرآن سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی
مین شیخ محی الدین تاجر کتب کے اہتمام سے چھپکر تیار ہوئی جلد ساری مین بہت ہی شتابی کی ہے زیادہ طبیعت
سے زمین ہو کر شائقین قرآن مجید کے لیے ذخیرہ عاقبت ہوئی ہے شتاب رحمۃ اللہ کے روز حشر کو خلد بریں مین عطا فرماوے اور ہمکو
پانچوین جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے سکو تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یا الٰہ العالمین

یعتذرون الیکم اذا رجعتم الیھم قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم
قد نبانا اللہ من اخبارکم وسیری اللہ عملکم ورسولہ ثم ترددون الی عالم الغیب والشھادۃ
فینبئکم بما کنتم تعملون ۝ سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم لتعرضوا عنھم فاعرضوا
عنھم انھم رجس ومأوٰھم جھنم جزاء بما کانوا یکسبون ۝ یحلفون لکم لترضوا عنھم فان
ترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفسقین ۝ بہانے لاوینگے تمہارے پاس جب پھر کر جاؤ گے انکی
طرف تو کہدینا بہانے مت بناؤ ہم نہ مانینگے تمہاری بات ہمکو بتا چکا اللہ تمہارے احوال اور ابھی دیکھیگا
اللہ تمہارے کام اور ہمکا رسول پھر جاؤ گے طرف اُس جاننے والے چھپے اور کھلے کی سو وہ بتا دیگا تمکو جو کرتے
تھے قسمیں کہا دینگے اللہ کی تمہارے پاس جب پھر کر جاؤ گے اونکی طرف تا اونسے درگذر کرو سو
درگذر کرو اونسے وہ لوگ ناپاک ہیں اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہے بدلا اونکی کمائی کا قسمیں کہا دینگے تمہارے
پاس کہ تم اونسے راضی ہو جاؤ سو اگر تم راضی ہو گے اونسے تو اللہ راضی نہیں بے حکم لوگوں سے ف یعنی
جس شخص کا احوال معلوم ہو کہ منافق ہے اوسکی طرف سے تغافل روا ہے لیکن دوستی اور محبت اور یگانگی
روا نہیں انتہی ابن کثیر کہتے ہیں اللہ نے خبر دی حال منافقین سے کہ جب تم پھر کر مدینہ جاؤ گے تو وہ تمسے
عذر کرینگے تم کہنا ہم تمہاری بات نہیں سنتے ہمکو اللہ نے تمہارے حال سے خبر دی ہے اور تمہارا حال دنیا میں
لوگونپر کھل جائیگا پھر آخرت میں تمکو اپنا خیر و شر معلوم ہو گا تم کو تمہارے اعمال کی سزا ملے گی پھر فرمایا کہ
وہ اپنی صفائی کے لیے قسمیں کہائیں گے سو تم اونسے اعتقاد را اعراض کرنا کہ وہ خبیث ہیں اونکے
باطن ناپاک ہیں آخرت میں اونکا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلا ہے اونکے آثام و خطایا کا اور تم چاہو اونکی
حلف سے خوش بھی ہو جاؤ لیکن اللہ قوم فاسقین سے خوش نہیں ہوتا ہے فسق کہتے ہیں اللہ و رسول کی طاعت سے
باہر ہو جانے کو اسلیے جو ہے کو بھی فویسقہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے جراح سے فساد کرنیکو باہر نکلتا ہے فتح البیان
کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے اخبار کیا ہے عذر را باطل اہل نفاق سے کہ وہ کہینگے مومنون کے عذر بھیجا اپنے عدم شرکت
کا غزوۂ تبوک میں کرینگے کہتے ہیں یہ معتذرین آٹھ شخص تھے سو فرمایا کہ اے پیغمبر تم اونکا عذر قبول نہ کرو
اور نہ اونکے حلف کرنیکو سچا جانو بلکہ اونکو ناپاک سمجھ کر مستحق ہیں واونکی جگہ جہنم ہے یہ تمکو خوش کرنیکے

لیے تمین کہا ہیںگے اگر تم اونکے داو مین آکر اونسے راضی ہوگئے تو ہوجاو مگر اللہ اونسے راضی نہین ہے آمین
ارشاد ہے کہ جس سے اللہ راضی نہ ہو مومنون کو بھی اُس سے راضی ہونا نہ چاہیے بلکہ اونپر واجب ہے کہ وہ اللہ کی
طاعت خدا اور رسول کے فاسقون سے ہمارے ضرر اکارین اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ
الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ گنوار سخت منکر ہین اور منافق اور اسی لائق کہ نہ سیکھین قاعدے جو نازل کیے اللہ نے اپنے
رسول پر اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اور بعضے گنوار وہ ہین کہ ہیرے تے ہین اپنا خرچ کرنا چٹی اور تاکتے ہین
تمہیں زمانے کی گردشین اور اُنہین پر آوے گردش بری اور اللہ سب جانتا ہے اور بعضے گنوار وہ ہین کہ ایمان لاتے
ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور ٹھیراتے ہین اپنا خرچ کرنا نزدیک ہونا اللہ سے اور دعا لینی رسول کی سنتا ہے وہ
اُنکے حق مین نزدیکی ہے داخل کریگا اونکو اللہ اپنی مہر مین اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف یعنے اونکی طبیعت
مین بے سمجھی اور غرض ڈھونڈھنی اور جاہلی پیدا ہے سو اللہ حکمت والا ہے اونسے وہ کام مشکل ہی نہین
چاہتا ہے اور وہ درجے بلند ہی نہین دیتا ہے اسلئے ابن کثیر نے کہا اللہ نے خبر دی کہ گنوارون مین کافر
اور منافق اور مومن ہین اونکا کفر و نفاق بسبب غیر کے بڑا اور سخت تر ہے اور وہ اسی لائق ہین کہ حدود خدا کو
نہ جانین عمش نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ ایک اعرابی یا بدو حضرت عثمان کے بیٹھا اور وہ اپنے اصحاب سے باتین
کرتے تھے اونکا ماتھا دن نہا ڈھلے بیکار ہوگیا تھا اعرابی نے کہا واللہ تمہاری بات مجھکو خوش آتی ہے اور
تمہارا ماتھا مجھکو شک مین ڈالتا ہے زید نے کہا میرے ماتھے سے تجھکو کیا شک آتا ہے یہ تو بایان ہے
اعرابی نے کہا واللہ مین نہین جانتا کہ دہنا ماتھا کاٹتے ہین یا بایان ڈیدنے کہا اللہ نے سچ
کہا ہے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا الخ حدیث ابن عباس مین ہے مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَ
مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ اور جبکہ اہل بوادی مین غلظت و جفا شیری تو یہی سبب ہے کہ اللہ نے کوئی رسول اونمین سے مبعوث
نہین کیا بعثت اہل قری سے ہوئی کما قال تعالی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ
اَهْلِ الْقُرٰى اور جب ایک اعرابی نے حضرتؐ کو ہدیہ دیا اور آپ نے اسکو دوچند اوسسے پھیر کا دیدیا راضی فرمایا

تو فرمایا لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قرشی او ثقفی او انصاری او دوسی کیونکہ یہ لوگ شہر مین رہتے ہین جیسے کہ طائف مدینہ مین انکے اخلاق بہ نسبت اعراب کے الطف ہین اعراب کے طبائع مین جفا ہوتی ہے مولانا روم رحمنے فرمایا ہے

دہ مرو دہ مردرا احمق کند عقل را بے نور و بے رونق کند

اللہ جانتا ہے کہ کون شخص مستحق تعلیم علم و ایمان ہے جو تقسیم اوسنے اپنے بندون مین علم و جہل و ایمان و کفر و نفاق کی کی ہے وہ حکمت سے کسکا مقدور ہے کہ اوسکے فعل کا سوال کرے علیم حکیم سے کچھ کہہ سکے پھر فرمایا کہ ان گنوارون مین ایسے بھی ہین کہ نفقہ راہ خدا کو غرامت خسارت سمجھتے ہین اور منتظر ہین حوادث و آفات کا تمہارے لئے کرتے ہین سو انہین پر حادثے آفتین پڑینگی نہ تمہر اللہ کو معلوم ہے کہ کون مستحق نصر ہے اور کون مستحق خذلان تیسری قسم کے وہ گنوار ہین جو ایمان بھی کہتے ہین اللہ اور خدا مین بہ نیت تقرب خرچ بھی کرتے ہین سو انپر اللہ رحم کیا کرتا ہے فتح البیان مین کہا ہے اعراب سے مراد جنس اعراب ہے نہ ہر ہر احد اوسنے بیان کیا کہ یہ گنوار جو مدینہ سے باہر جنگلون مین رہتے بستے ہین بڑے کافر و منافق ہین انکو دانہ نہایت سخت انکی طبیعت نہایت درشت انکی بات نہایت پر جفا ہوتی ہے یہ سماع کتاب اللہ و شرع رسول اللہ سے دور تر ہین انکے افعال وحشیانہ ہوتے ہین انکا نشو و نما مشاہدہ علما سے الگ متہلگ ہوتا ہے یہ وصف ہر جنس کا سا نہ وصف بعض افراد کے جسطرح فرمایا ہے وَكَانَ الْإِنسَانُ كَفُورًا کیونکہ بہت سے (اور ہے انسان پر ساعت ۱۲) انسان کفور نہین ہوتے ہین بلکہ بعض افراد انسان کے اسیطرح ان گنوارونکا حال ہے کہ کوئی انمین کافر و منافق ہے کوئی ہوس منفق اعراب کہتے ہین صحرا نشینون کو بخلاف عرب کہ وہ عام مین اس نوع سے خواہ بادیہ نشین ہون یا قریے مین خانہ گزین اہل لغت نے اسیطرح کہا ہے حدود سے مراد شرائع و احکام و فرائض اسلام ہین جیسے جہاد وغیرہ اوسکو جو حدود سے ناقابل فرمایا سو اسلیے کہ یہ سوا طن انبیا و دیار تنزیل و مشاہدہ معجزات و معائنہ کتاب و سنت سے دور تر رہتے ہین لیکن جاہل ہونا عرب کا کچھ منافی اس امر کا نہین ہے کہ اونکے الفاظ و اشعار کی حجت کتاب و سنت پر لائی جاتی ہے کیونکہ یہ جہل اونکا احکام قرآن مین ہے نہ الفاظ زبان مین اور ہم کچھ حجت اونکی لغت کی بیان احکام مین نہین لاتے ہین بلکہ معانی بیان الفاظ مین احتجاج کرتے ہین اسلیے کہ قرآن و حدیث اونہین کی لغت مین آیا ہے قالہ الکرخی کلبی نے کہا یہ آیت عہد و عطفان مین اتری ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے من بدا جفا و من اتبع الصید غفل الحدیث رواہ ابو داود والنسائی

دوسری نوع اعراب کی یہ بیان کی کہ وہ بخوف غزو و محاربہ و مقاتلہ نفقہ کرتے ہین چونکہ یہ صرف ناخوشی سے
سا ہتہ اور دکھانے سنانے کو ہے اسلیے اسکو ناوان سمجھتے ہین مراد اونسے نبو اسد و غطفان ہین دائرہ کہتے
ہین حالت منقلبہ کو نعمت سے طرف بیت کے مراد دائرہ سے گردش روزگار ہے یعنی اونکو یہ تاک ہے کہ زمانہ
ایک حال پر نہین رہتا ہے کبھی خیر ہے کبھی شر کیا تعجب ہے کہ رسول اللہ مر جائے اور مشرک غالب آجائین سو
اللہ نے کہا کہ بری گردش خود تمپر ہوگی نہ رسول و مومنین پر اللہ تمہاری بات کو سنتا تمہارے ضمیر کو جانتا
ہے تیسری نوع اعراب کی اہل ایمان بتائی عبدالرحمن بن مغفل نے کہا ہم دس مٹھی مقرن کے تھے یہ آیت
ہمارے حق مین اوتری ہے کلبی نے کہا مراد اسلم و غفار و جہینہ و مزینہ ہین یہ لوگ باسید قرب خدا و
دعا رسول نفقہ کرتے تھے کیونکہ حضرت ص متصدقین کو دعا دیتے تھے و منہ قولہ تعالے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَمِنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى (رواہ ابوداؤد
البیہقی (دعا و لہ اسود کی ہے ۱۲
ابن عباس نے کہا مراد صلوات رسول سے استغفار نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ہے اللہ نے فرمایا انکا نفقہ قربت
ہے ہم ارشاد مین اسقدر تطییب خواطر و طمانیت قلوب متصدقین منفقین ہے جسکا کچھ اندازہ نہین
ہوسکتا ہے اور یہ وعدہ رحمت کا اور بھی زیادہ اقصے مراد طالبین ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے
والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہے اُن سے اور وہ راضی ہین اللہ سے اور
رکھی ہین واسطے اونکے بہشتین بہتی نہرین رہا کرین اُن مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی ف خبر ہے
تک جو مسلمان ہوئے ہین وہ قدیم ہین اور باقی اونکے تابع ہین انسے اللہ نے اپنی خوشنودی کی خبر دی ہے بصیغہ
دی مراد بالسابقین سے مہاجرین و انصار و تابعین بالاحسان ہین اور اُنکی رضامندی اپنی نسبت ظاہر فرمائی
اور اُنکے لیے نہر مقیم و جنات نعیم کو تیار کیا شعبی نے کہا سابقین اولین منجملہ مہاجرین و انصار کے وہ لوگ
ہین جنہون نے سال حدیبیہ مین بیعت الرضوان پائی ابوموسے اشعری و سعید بن المسیب و محمد بن سیرین و حسن
قتادہ نے کہا مراد وہ ہین جنہون نے ہر دو قبلہ حضرت ص کے طرف قبلتین کے نماز پڑہی محمد بن کعب قرظی کہتے
ہین عمر بن خطاب کے گذر ایک مرد پر ہوا وہ یہ آیت پڑہتا تھا عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تجھکو یہ آیت کسنے پڑہائی
ہے کہا ابی بن کعب نے فرمایا تو مجھسے جدا مت ہو یہانتک کہ مین تجھکو اونکے پاس لیچلون جب پاس ابی کے پہونچے

پوچھا کیا تم نے یہ آیت اس شخص کو پڑھائی ہے یہ آیت اسیطرح ہے کہاں ان کہا کیا تمنے اسکو حضرت سے اسیطرح سنا ہے کہا ہاں عمر نے کہا لقد کنت اری انا رفعنا رفعة لا یبلغها احد بعدنا ابی نے کہا تصدیق کر آیت کی اول سورہ جمعہ مین ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم اور سورہ حشر مین والذین جاؤ من بعدھم الایہ اور سورہ انفال مین والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا معکم الایہ رواہ ابن جریر حسن لفظ انصار کو مرفوع پڑھتے تھے سابقون پر عطف کرتے اور کہتے اللہ عظیم نے خبر دی ہے کہ وہ سابقین و تابعین باالاحسان سے راضی ہے اب خرابی ہے اسکی جو اونسے بغض رکھے اور اونکو برا کہے گالی دے سب کو یا بعض کو خصوصًا سید صحابہ و خیر و افضل اصحاب کو بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنے صدیق اکبر و خلیفہ اعظم ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کو کیونکہ طائفہ مخذولہ رافضہ دشمن ہے افضل صحابہ کا اور اونکو دشمن رکھتا ہے اور دشنام دیتا ہے عیاذًا باللہ من ذلک دلیل ہے اس بات پر کہ انکی عقلین معکوس انکے دل منکوس مین اب انکا ایمان قرآن پر کہاں رہا جبکہ یہ اونکو برا کہتے ہین جنسے اللہ رضی ہو چکا ہے رہی انہنسے سو وہ رضی ہین اونسے جنکی اللہ رضی ہے وہ اسکو برا کہتے ہین جسکو اللہ و رسول نے برا کہا اور اسکو دوست رکھتے ہین جسکو اللہ و رسول دوست رکھتے ہین یہ متبعین ہین نہ مبتدعین اور مقتدین ہین نہ متبعین ولہذا ابھی اللہ حزب مفلحین و عباد موحدین مین فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ نے بعد ذکر انواع اعراب کے ذکر مہاجرین و انصار کا کیا وہ لوگ دانا تھے یہ لوگ شہری ہین یہ بعضے انمین سابق الہجرة ہین اور بعض انکے تابع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لفظ انصار کو رفع سے پڑھا ہے باقی سب قراء نے کسرے سے اس آیت مین تفضیل سابقین کی ایک قوا ہین یہ اہل بدر ہین قرظی و عطا اسی کے قائل ہین لکن حمل آیت سے ان سب اصناف پر کہ وہ بصفت تمیز یا سابقین بیعة الرضوان ہون کوئی مانع نہین ہے قرظی نے کہا یہ سب صحابہ ہین انکو سبق صحبت حضرت حاصل ہوا ابو منصور بغدادی نے کہا ہمارے اصحاب کا اجماع ہے کہ افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہین پھر باقی ستہ یہ عشرہ مبشرہ ہوے پھر اہل بدر پھر اصحاب احد پھر اہل بیعة الرضوان بمقام حدیبیہ تابعین باالاحسان سے مراد متاخرین صحابہ و من بعد ہم ہین قیامت تک کچھ تابعین اصطلاحی مراد نہین ہین یعنے جنسے صحابی کو پایا حضرت کو نہ پایا بلکہ جو پیچھے اس آیت کے داخل ہو ساری امت اسمین قیامت کے دن تک ابن زید نے کہا ہے ھم من بقی من اھل الاسلام الی ان تقوم الساعة ایک جماعت کا قول ہے کہ جب یہ آیت اوتری حضرت نے فرمایا ھذا لاصحابی کلھم ولیس بعد الرضا سخط حمید بن زیاد نے محمد بن کعب

فرظی سے کہا مجھکو اصحاب حضرت ﷺ سے خبر دو مراد اوسکی قیس تھی کہا اللہ نے ساری اصحاب حضرت ﷺ کو بخشدیا اور اونکے
لیے اپنی کتاب مین جنت واجب کی کیا احسن ابن رکیا مسیّ مینے کہا کتاب مین کس جگہ جنت کو اونکے لیے واجب کیا
ہے کہا تم آیت نہین پڑہتے ہو والسّابقون الاوّلون الخ آمین جمیع اصحاب کے لیے جنت و رضوان کو واجب
کردیا ہے اور تابعین پر وہ شرط کی جو اونپر نہ کی تھی مینے کہا وہ کیا شرط ہے کہا یہ پیروی کرین اونکی اچھی طرح
اپنے اعمال حسنہ مین اونکے مقتدی ہون ابو صفر کہتے ہین والد گویا مینے نو اس آیت کو نہین پڑہا تھا اور نہ اسکی
تفسیر سچائی تھی یہانتک کہ محمد بن کعب نے اس آیت کو پڑہا اللہ قبول طاعت کرنے سے راضی ہوا اور تجاوز کیا اور
آپنے خفا نہ ہوا وہ اللہ کے فضل سے راضی ہوئے اللہ سے ہمراہ رضا کے جنت بھی واسطے اونکے تیار کی ہے وہ ہمیشہ
اسمین رہا کرین گے یہی بڑا فوز ہے اسحٰق بن ابرہیم نے کہا ہے سب سے پہلے مردون مین ابوبکر اور عورتون مین
خدیجہ اور بچون مین علی بن ابیطالب اور غلامون مین زید بن حارثہ اسلام لائے یہ چارون سابق الخلق ہین طرف
ایمان کی ہر ایک ہاتھ پر ابوبکر کے عثمان و زبیر و ابن عوف و سعد بن ابی وقاص و طلحہ مسلمان ہوئے پھر بعد اونکے
لگاتار اور لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے یہ لوگ سابقین اولین ہین مہاجرین مین سے انصار وہ لوگ ہین جنہون
نے شب عقبہ مین حضرت ﷺ سے بیعت کی یعنے عقبہ اولی مین یہ پندرہ آدمی تھے سعد عوف و رافع و قطبہ و
جابر پھر اصحاب عقبہ ثانیہ وہ بارہ مرد تھے پھر اصحاب عقبہ ثالثہ یہ ستر شخص تھے یہ سابقین انصار ہین اسکے سوا

نقطہ معاف وقف جائز

اور اقوال بھی ہین جنکے ذکر مین کچھ زیادہ فائدہ نہین ہے وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى
عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝ اور بعضے تمہارے گرد گنوار منافق ہین اور بعضے مدینے والے اڑے ہین نفاق پر تو اونکو نہین
جانتا ہمکو معلوم ہین ہم اونکو عذاب کرینگے دو بار پھر پھیرے جاوینگے بڑے عذاب مین ف یعنی دنیا
مین ہی تکلیف پر تکلیف پاوینگے پھر آخرت مین پکڑے جاوینگے وہ منافق کوئی اندھا ہوا کوئی کوڑھی ہے
کسیکی بدن مین پپڑی اٹھتے اللہ نے حضرت ﷺ کو خبر دی کہ اطراف عرب مین جو حوالی مدینہ مین رہتے
ہین اہل نفاق ہین اور خاص مدینے مین بھی منافق لوگ بستے ہین جو اپنے نفاق پر اڑے ہوئے ہین
سرکش و متمرد و معاند ہین اور یہ کہتا کہ ہم اونکو جانتے ہین تو اونکو نہین جانتا کچھ منافی اوس آیت کے
نہین ہے وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ اسلیے کہ مراد اسسے
پہچاننا اونکا صفات معروف کے ساتھ ہے نہ یہ کہ جتنے منافق پاس حضرت ﷺ کے ہین حضرت ﷺ اون سب کو

علی التعیین پہچانتے ہین ہان اتنا جانتے تھے کہ جو اہل مدینہ ہمسے مخالطت رکھتے ہین اور ملتے جلتے رہتے ہین ان
بعضے اہل نفاق و شک ہی ہین جو صبح و شام نظر آتے ہین شہادت اسکی صحت پر یہ ہے کہ جبیر بن مطعم نے حضرت
سے یہ ذکر کیا کہ وہ لوگ یہ اعتقاد کرتے ہین کہ ہمارے لیے کہنے مین کچھ حرج نہین ہے فرمایا بے شک جو تمہارے
تمکو یقین ہو اگرچہ تم سو دفعہ مین ایک دفعہ کیون نہ ہو اور حضرت نے سر جھکا کر اونکے کان مین کہا کہ میرے
اصحاب مین کچھ لوگ منافق بھی ہین دواہ احمد یعنی بعض منافقین تمہارے ڈر انیکو ایسی بات کہدیتے
ہین ایسا کلام غیر صحیح انہین سے صادر ہوتا ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت نے حذیفہ کو نام جو پندرہ منافقون کے علی التعیین بتا دیے تھے یہ تخصیص کچھ اسکو مقتضی نہین ہے کہ حضرت کو ساری اسماء
اعیان اہل نفاق پر مطلع تھے واللہ اعلم ابن عساکر نے ابوالدرداء سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص جسکو جرثد
کہتے تھے حضرت سے کہا ایمان یہان ہے اور اشارہ طرف اپنی زبان کے کیا اور نفاق یہان ہے
اور اشارہ طرف اپنے دل کے کیا اور ذکر نہین کیا اوسنے اللہ کا مگر تھوڑا حضرت نے فرمایا اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَہٗ
لِسَانًا ذَاکِرًا وَّقَلْبًا شَاکِرًا وَّارْزُقْہُ حُبِّیْ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّنِیْ وَصَیِّرْ اَمْرَہٗ اِلَی الْخَیْرِ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے
منافق میرے یار رہتے ہین ان مین سردار تھا کیا مین اونکو آپکے پاس نہ لاؤن فرمایا جو ہمارے پاس آئیگا ہم اسکے
لیے استغفار کرینگے اور جو اپنے دین پر اڑا رہیگا اللہ اسے ترے ساتھ اوسکے اور تو کسیکا پردہ نہ پھاڑ رواہ
الحاکم ایضًا قتادہ نے اس آیت مین کہا ہے لوگون کا کیا حال ہے کہ علم مردم مین تکلف کرتے ہین کہتے
ہین کہ فلان جنت مین ہے فلان نار مین اور جب اسے اونکے نفس کا حال پوچھو تو ایک اونمین کا کہتا ہے نہین
جانتا واللہ تو اپنے نصیب کو بہ نسبت احوال ناس کے زیادہ تر جانتا ہے تونے وہ تکلف کیا جو پہلے تجھ سے انبیاء
نے نہین کیا ہے نوح علیہ السلام نے کہا تھا وَمَا عِلْمِیْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ شعیب علیہ السلام نے فرمایا تھا
بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ اور اللہ نے حضرت سے کہا لَا
تَعْلَمُھُمْ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ یہ آیات دلیل ہیں اسپر کہ انبیا کو علم غیب نہ تھا اور دلیل ہین اسپر کہ خاص زمانہ انبیاء
مین بھی منافق موجود تھے پھر کسی دوسرے خلیفہ یا امام یا عالم کو کیا توقع ہے کہ اوسکے حق مین اہل نفاق
نہین ہین ابن عباس نے آیت باب مین کہا ہے کہ حضرت نے دن جمعہ کے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا
اے فلان تو نکل جا تو منافق ہے اور نکل اے فلان تو منافق ہے کئی آدمیون کو مسجد سے نکال دیا
اتنے مین عمر رضی اللہ عنہ آئے وہ لوگ مسجد سے نکالے جاتے تھے یہ اونسے چھپ گئے اس شرم سے کہ حاضر

جمعہ نہ ہوسکے تو گمان کیا کہ لوگ نماز پڑھکر پھر گئے ہیں اور وہ لوگ عمر رضہ سے چھپ گئے اس گمان پر کہ اونکو اونکا حال معلوم ہوگیا جب عمر رضہ داخل مسجد ہوئے دیکھا کہ لوگوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے ایک مرد مسلمان نے کہا خوش ہو جاؤ اے عمر اللہ نے آج منافقوں کو رسوا کر دیا ابن عباس کہتے ہیں عذاب اول یہی افتضاح تھا مسجد سے عذاب ثانی قبر کا عذاب ہے مجاہد نے سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ میں یوں کہا ہے کہ مراد قتل و گرفتاری ہے دوسرا نقطہ یہ ہے کہ مراد گرسنگی و عذاب قبر ہے پھر عذاب عظیم ہوگا ابن جریج نے کہا عذاب دنیا و عذاب قبر ہے پھر عذاب نار حسن بصری نے کہا مراد عذاب دنیا و عذاب قبر ہے ابن زید نے کہا عذاب دنیا اموال و اولاد ہے بدلیل قولہ تعالی فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سو یہ مصائب انکے لیے عذاب ہیں حیات دنیا میں اور آخر میں واسطے موحدین کے اور عذاب آخرت نار جہنم ہے پھر عذاب عظیم ہے یعنی نار محمد بن اسحق نے کہا ایک عذاب تو داخل ہونا ہے اسلام میں ساتھ ناخوشی کے جسکا گمان ہی انکو نہ تھا دوسرا عذاب قبور میں ہوگا جبکہ وہاں پہونچیں گے پھر عذاب آخرت و خلود ہے جسکو عظیم فرمایا ہے قتادہ نے کہا مراد تین سے مراد عذاب دنیا و عذاب قبر ہے پھر عذاب عظیم ہم نے سنا ہے کہ حضرت نے بارہ منافق حذیفہ کو بتلا دیے تھے پھر فرمایا تھا کہ ان میں سے چھ کو تو دبیلہ کفایت کریگا وہ ایک سراج ہے آگ جہنم سے کہ دوش پر چمک کر سینہ تک پہونچیگا اور چھ اُن میں سے اپنی موت سے مریں گے عمر رضہ نے حذیفہ کو اللہ کی قسم دیکر پوچھا تھا کہ کیا میں بھی اون میں سے ہوں کہا نہیں وَلَآ اُوْمِنُ بَعْدَكَ اَحَدًا بعد تجھ کے فتح البیان میں کہا ہے یہ آیت شرح ہے احوال منافقین مدینہ و حوالی مدینہ کی اہل حوالی میں جہینہ مزینہ اشجع غفار سلم تھے ایک جماعت مفسرین نے انکا نام لیا ہے جیسے بغوی و واحدی ابن الجوزی نسفی خازن سیوطی وغیرہم لیکن اسمیں اشکال ہے اسلیے کہ حضرت نے ان قبائل کے لیے دعا کی ہے پس اگر یہ نقل صحیح ہے تو آیت محمول ہے قلیل پر اونمیں سے کیونکہ حرف مِنْ واسطے تبعیض کے آتا ہے اور دعا محمول ہوگی اکثر پر اسطرح جمع ممکن ہے طبری نے مطلقا کہا ہے کسی قبیلہ کو متعین نہیں کیا بلکہ منجملہ اہل حوالی مدینہ کے بتایا اور یہی راجح بھی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ جب اللہ نے رسول سے یہ کہا کہ تم ہی اونکو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں تو پھر تعیین کرنا اونکا طرف سے مفسرین کے کچھ ٹھیک بات نہیں ہے بغوی نے کہا اہل مدینہ سے اوس و خزرج مراد ہیں اُن میں بعض منافق مستمر النفاق مصر علے الریب تھے حضرت سے پر اونکا حال مخفی تھا چہ جائے مومنین کے مراد علم حضرت عملی الجملہ نہیں ہے بلکہ علے التعیین

کیونکہ دلائل نفاق حضرت ؐ پر مخفی نہ تھے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ کیونکہ منافق اسکو نہیں جانتے اسلیے کہ نزول آیت نفی کا قبل آیت اثبات کے ہوا ہے الف اُنکی لیے دو بار عذاب مقرر کیا عذاب دنیا جیسے قتل و قید اور عذاب آخرت یا انکشاف نفاق و فضیحتی دنیا کی اور عذاب نار آخرت ہیں سلف کے بیان ہیں ان دو عذاب کے اقوال ہیں لیکن کوئی دلیل اسپر نہیں ہے کہ وہی قول بعینہ مراد ہے ظاہر ہے کہ یہ عذاب مکرر دنیا ہیں تو وہ ہے جسپر نام عذاب صادق آئے اور وہ بار بار اوسپر گرفتار ہوں پھر بعد اوسکے عذاب آخرت ہے جسکو فضیحہ فرمایا ہے اور جسنے کہا کہ دوسرا عذاب آخرت کا عذاب نار ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اول مثل سارے کفار کے عذاب نار ہوگا پھر وہ درک اسفل نار ہیں جیسے جاہیں گے یہ عذاب خاص انہیں منافقوں کو ہوگا نہ سارے کافروں کو ہوگا

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۰۲﴾ اور بعض نے اپنے گناہ ہونیکا اقرار کیا اور ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ معاف کرے اونکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مراد وہ لوگ ہیں جو جہاد سے متاخر ہوئے بسبب کسل و سہل راحت کے لیکن اصل ایمان و تصدیق رکھتے تھے اونہوں نے درمیان اپنے اور اللہ پاک کے اقرار اپنے اعمال بد کا کیا اور اُنکے اعمال صالحہ یہی تھے جنکو اُن اعمال سیئہ سے ملایا تھا وہ نیچ اللہ کی عفو و غفران کے ہیں یہ آیت اگرچہ حق ہیں اشخاص معین کے آئی ہے لیکن عام ہے حق ہیں سارے مذنبین خاطئین مخلطین مسلمین کے وللہ الحمد مجاہد نے کہا ہے نزول اسکا حق ہیں ابولبابہ کے ہوا ہے جبکہ اوسنے بنی قریظہ سے کہا تھا کہ ذبح ہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ طرف حلق کے کیا تھا ابن عباس نے کہا ابولبابہ و اصحاب ابولبابہ کے حق ہیں اوتری ہے کہ وہ غزوۂ تبوک میں نہ گئے وہ ابولبابہ اور پانچ یا سات یا نو شخص تھے جب حضرت ؐ غزوہ سے پھر کر آئے تو اُن لوگوں نے اپنی جان کو مسجد کے ستونوں سے باندھا اور قسم کھائی کہ نہ کھولیں اونکو مگر رسول خدا جب یہ آیت اُتری تب حضرت ؐ نے اونکو معاف فرما کر چھوڑ دیا سمرہ بن جندب کہتے ہیں حضرت ؐ نے ہم سے کہا آج کی رات دو آنیوالی آئی اور مجھکو لے چلی ہم ایک شہر میں پہنچے جس کی ایک اینٹ سونیکی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی ہمارے سامنے کچھ لوگ آئے نصف خلق یعنے دھڑا اونکا بہتر تھا اوس سے جسکو تو نے دیکھا ہو اور نصف بدتر تھا اُس سے جس کو تو نے دیکھا ہو ان دونوں نے اونسے کہا جاؤ اس نہر میں گرو وہ اسمیں گرے پھر ہمارے پاس آئے وہ برائی اونسے دور ہوگئی وہ نہایت اچھی شکل میں ہوگئی مجھسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تمہاری منزل ہے اور یہ قوم جنکا آدھا دھڑ اچھا اور آدھا دھڑ برا تھا وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھا عمل اور برا عمل

ملایا تہا اللہ سے اُنسے تجاوز فرمایا هٰذا رواه البخاری مختصرا فی تفسیر هٰذه الآیة یہ دلیل ہے اسبات پر
کہ لفظ عسے اس آیت مین واسطے تحقیق کے ہو نہ واسطے شک کے بلکہ اس سے یہی باشارت النص نکلتا ہو کہ اگر عمل
صالح و عمل سئی ہون گے تب بہی امید مغفرت ہو رحمت الہی غضب خداوندی پر سبقت کریگی پہر اگر حسنات غالب
ہین سیئات پر گو دوزہ برابر غلبہ ہو تو پہر بموجب احادیث غفران ہی ان شاء اللہ تعالی متعین ہو فتح البیان مین کہا
ہے کہ مراد آخرین سے اس آیت مین وہ لوگ ہین جو غزوہ سے بلا عذر مسوغ تخلف میٹہہ رہے پہر اپنے فعل پر نادم
ہوئے اور عذر کاذب کیا جسطرح منافقون نے کیا تہا اور اپنی صفائی کے لیے جہوٹی قسمین کہائی نہین بلکہ معترف
قصور ہوکر تائب ہوئے اور اللہ سے امید وار قبول توبہ کے ہوئے انہون نے عمل صالح کے ساتہہ سئی بہی ملایا تہا مراد
عمل صالح سے تقدم اسلام و قیام شعائر اسلام اور نکلنا سائر مواطن جہاد مین ہو اور مراد عمل سئی سے تخلف کرنا ہی
اس غزوہ سے پہر اس عمل بد کے بعد عمل صالح کیا وہ عمل اعتراف قصور و اختیار توبہ نصوح ہے کیونکہ مجرد اقرار توبہ
نہین ہوتا ہے مگر جبکہ ہمراہ اوسکے گذشتہ پر ندامت بہی ہو اور آیندہ عزم ترک کا اور فی الحال اوس سے علیحدگی
ہو سوائے اسکے سب امور وقوع مین آئے رازی نے کہا حرف واو اسجگہ بہ مطلق جمع کے لیے ہے اور غالب مفسرین
نے کہا بمعنے باء وحدہ ہے واحدی نے کہا واو بہتر ہے باء سے کیونکہ مراد جمع ہے نہ حقیقت خلط نقاش نے
کہا واو واسطے جمع کے ہو اور باء واسطے الصاق کے سو جمع و الصاق ایک ہی قبیل سے ہو یہ سلک ہو طریق
استعارہ پر یہ فرمانا کہ شاید اللہ انکی توبہ قبول کرلے دلیل ہے اسبات پر کہ اونسے ہمراہ اعتراف کے توبہ بہی
واقع ہوئی یا یہ کہ اعتراف جو تقدمہ توبہ ہے قائمقام توبہ ٹہیرا اور حرف رجا کلام اللہ مین بمعنے تحقق وقوع
ہوتا ہے کیونکہ اطماع طرف سے اللہ کے ایجاب ہوا کرتا ہے اسکی ذات اکرم الاکرمین اوسکی صفت ارحم الراحمین
ہے سو اسب لدنیہ مین کہا ہے واتفق المفسرون علی ذلک قسطلانی نے کہا عسی مین اسبات کا قبل ازیں
ہے کہ یہ فعل اللہ کا بر سبیل تفضل ہے تاکہ کوئی شخص تکیہ کرکے نہ بیٹہہ رہے بلکہ خوف و حذر پر ہو یہ ارشاد کہ
اللہ غفور و رحیم ہے مفید الفاء وعدہ ہو ابن عباس نے کہا یہ دس شخص تہے سات آدمیون نے اون مین سے
اپنے آپ کو سواری مسجد سے باندہا تہا اوسپر یہ آیت آئی گو سبب اسکے نزول کا خاص ہو لکن یہ آیت شامل جملہ
مسلمین ہے اسکا حمل کرنا عموم پر اولے ہو طبرانی نے ابو عثمان سے روایت کیا کہ اونہون نے کہا ما فی
القرآن ایة ارجی عندی لهذه الامة من هذه الآیة خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزکیهم
بها وصل علیهم ان صلوتک سکن لهم واللہ سمیع علیم الم یعلموا ان اللہ هو یقبل

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ سے اونکے مال مین سے زکوۃ کر
اونکو پاک کرے اوس سے اور تربیت اور دعا اونکو البتہ تیری دعا اونکو سکونت ہے اور اللہ سب سنتا ہے اور جانتا
کیا جان نہین چکے کہ اللہ آپ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون کی اور لیتا ہے زکوۃ اور اللہ ہے توبہ قبول
کرنے والا مہربان ف یعنے جیسے بعضون پر عتاب ہوا کہ ہمیشہ کو اونکی زکوۃ یعنی سوقوف ہے اُنپر عتاب نہین
رسول کے اختیار ہے جسکے حق مین جو اللہ نے فرمایا وہ ادا کرتا ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ آیت عام ہے
اگرچہ بعض نے کہا ہے کہ ضمیر طرف اونہین معترفین مخلصین کے پھرتی ہے ولہذا بعض مانعین زکوۃ کا احیاے
عرب مین یہ اعتقاد تہا کہ زکوۃ امام کو نہ دینا چاہیے یہ خاص حضرت ص کے ساتھہ تہا بدلیل خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
صَدَقَةً الخ لیکن ابوبکر صدیق نے اس قول کا سد وفہم فاسد کو اونپر رد کیا اور سارے صحابہ نے اونسے
مقاتلہ کیا یہانتک کہ اونہون نے خلیفہ کو زکوۃ دی جسطرح کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے تہے حتے کہ
ابوبکر نے کہا واللہ لو مَنَعُونِي عَنَاقًا اَوْ عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ
صلوۃ سے مراد سجدہ دعا واستغفار ہے چنانچہ عبداللہ بن ابی اوفے نے کہا ہے جب پاس حضرت ص کے
کسی قوم کا صدقہ آتا تو آپ اونپر صلوۃ بہیجتے میرے باپ اپنا صدقہ لیکر گئے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ
اَبِيْ اَوْفٰى رواہ مسلم دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت نے کہا اے رسول خدا مجہپر اور میرے شوہر
پر درود بہیجو فرمایا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ مراد صلوۃ کے سکن ہونے سے رحمت ہے یہی قول ہے ابن
عباس کا قتادہ نے کہا وقار ہے حذیفہ کہتے ہین حضرت ص جب کسی شخص کو دعا دیتے تو وہ دعا اُسکو اور
اُسکی اولاد اور اولاد کی اولاد پہر اوسکی اولاد کو پہونچتی یعنے چار پشت تک اُسکا اثر باقی رہتا رواہ احمد
دوسرا لفظ یہ ہے اِنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَتُدْرِكُ الرَّجُلَ وَوَلَدَهٗ وَوَلَدَ
وَلَدِهٖ پہر اللہ نے توبہ و صدقہ پر اوبہارا کیونکہ یہ دونو کام گناہون کو مٹاتے ہین اور نیست و نابود کر دیتے
ہین اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ جو کوئی اللہ کیطرف رجوع لاتا ہے توبہ کرتا ہے تو اللہ اُسکو رجوع و توبہ کو
پذیرا فرماتا ہے اور جو کوئی کسب حلال سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ اوسکے صدقہ کو اپنے ہاتہہ مین لیکر
اوسکے لیے پرورش کرتا ہے یہانتک کہ ایک دانہ کہجور کا برابر ایک پہاڑ کے ہوجاتا ہے جسطرح کہ اس
بارہ مین حضرت ص کی حدیث آئی ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اُسکو
اپنے ہاتہہ مین اور پالتا ہے اُسکو واسطے ایک تمہارے جسطرح کہ کوئی تم مین بچہ اپنی گہوڑی کا پالتا ہے یہانتک

کہ وہ دانہ کھجور کا برابر احد کے ہو جاتا ہے اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین موجود ہے الم یعلموا ان اللہ
ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقت رواہ الترمذی وقولہ تعالی یمحق اللہ الربوا و
یربی الصدقت ابن مسعود نے کہا صدقہ اللہ کے ہاتھہ مین پڑتا ہے قبل اسکے کہ سائل کے ہاتھہ مین
پڑے پھر یہ آیت پڑہی **حکایت** ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ترجمہ عبداللہ بن شاعر سکسکی دمشقی
حمصی الاصل کے نقل کیا ہے کہ زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ مین لوگون نے جہاد کیا عبدالرحمن بن خالد
بن الولید اس لشکر کے سردار تھے ایک مرد مسلمان نے سو دینار رومی خیانت کر لیے جب لشکر چلا گیا یہ
شخص جی مین پشیمان ہوا امیر کے پاس آیا امیر نے کہا مین نہین لیتا لوگ متفرق ہو گئے ہین اب تو اسکو دو
قیامت کے پاس اللہ کے یہ جانا وہ وہ پاس صحابہ کے لیجاتا وہ بھی یہی کہتے جب یہ شخص دمشق مین آیا پاس
معاویہ کے گیا کہ مجھسے یہی لے لین اونہون نے بھی انکار کیا وہ وہان سے روتا ہوا انا للہ پڑہتا ہوا نکلا
اسکا گذر عبداللہ بن شاعر سکسکی پر ہوا اسنے یہ سارا حال ذکر کیا عبداللہ نے کہا او مطیع لانتسبنی کیا تو
میرا مطیع ہو گا اگر مین تجھہ صلاح تجھکو دون اوسنے کہا مان فرمایا پاس معاویہ کے جاکر کہہ کہ تم اپنا جس
سے لیے لو اور بیس دینار مجھکو دے آ اب ہوا سّی دینار اونکو طرف سے اوس لشکر کے صدقہ کر دے اللہ
اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقہ لیتا ہے اور وہ اونکے نام و مکان خوب جانتا ہے اسنے
ایسا ہی کیا معاویہ نے سنکر کہا لان اکون افتیت بھا احب الی من کل شیء املکہ احسن
الرجل یعنے اگر یہ فتوے اس مرد کو مین دیتا تو ہر شے مملوک سے مجھکو دوست تر تھا اس مرد نے خوب کام
کیا ابن کثیر کہتے ہین یہ عبداللہ فقہا مین سے تھے معاویہ وغیرہ سے روایت رکھتے ہین حوشب بن سیف
سکسکی حمصی ان سے راوی ہین فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ اس صدقہ کا سورہا مین اختلاف ہے کسی نے
کہا صدقہ فرض ہے اور کسی نے کہا مخصوص تھا اس گروہ کے اسلیے کہ اونہون نے بعد توبہ کے
اپنے مال حضرت ﷺ پر عرض کیے تھے اوسپر یہ آیت اتری صدقہ تا خود ہے صدق ہے اسلیے کہ دلیل ہے صدق
مخرج کی اپنی مین تنزیہ کرنے کا تطہیر تزکیہ مصدق ہو تا کہ تطہیر یہ ہے کہ گناہ ہونکا اثر دور ہو جائے تزکیہ مبالغہ ہے طہارت
مین کہ بالکل پاک صاف ستھرا ہو جاوین سیوطی نے کہا ہے کہ حضرت ﷺ نے تہائی مال اونکا بسبیل کفارہ
لیکر تصدق کیا اسلیے کہ جس کسی سے کوئی گناہ ہو جائے اوسکو تصدق کرنا مسنون ہے صلوۃ کلام عرب
مین بمعنے دعا ہے حضرت ﷺ کی دعا کو تسکین و طمانیت نفس ٹہیرایا پھر جب اللہ نے اونکی توبہ قبول کی تو

یہ فرمایا کیا وہ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ اللہ قابل توبہ عبادوں اور صدقات سے اس ضمانت میں تشریف
عظیم ہے ہر طاعت و مساعی طاعت کی اور لفظ احد میں ترغیب دلانا ہے بذل صدقات و عطا خیرات میں فقرا کو
حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا
الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ
مِنَ الْجَبَلِ فَتَصَدَّقُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالشَّيْخَانِ باب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں تو
صیغہ مبالغہ کا لیعنے کتنی ہی گناہ رکھے مکرر سہ کرکیوں نہ کیے ہوں جب نادم ہو کر تائب ہوگا تو وہ
اپنے رحم و کرم سے اسکی توبہ قبول کریگا وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ وَ
سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ عمل کیے جاؤ پھر آگے دیکھیگا اللہ
کام تمہارا اور رسول اور مسلمان اور پیچھے پھیرے جاؤگے اس جیسا اور کہنے کے اقتضا پس یہ وہ جتاویگا تم کو جو
کچھ تم کرتے تھے ف یعنی اس جہاد میں قصور ہوا تو آگے اور جہاد ہونگے رسول کے رو برو اور خلیفہ
کے تب کام کریو لشکر مجاہدنے کہا یہ وعید ہے طرف سے اللہ کے مخالفین اوامر کو کہ انکے اعمال ہمیشہ عرض
ہونگے اور رسول اور اہل ایمان پر یہ بات قیامت کے دن لامحالہ ہونیوالی ہے جسطرح فرمایا ہے يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ وقال تعالى يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ وقال تعالى وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ
اور کبھی اللہ ظہار اسکا دنیا میں بھی کر دیتا ہے حدیث ابوسعید میں فرمایا ہے مَا مِنْ اَحَدٍ كُمْ يَعْمَلُ فِيْ
صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَيْسَ لَهَا بَابٌ وَلَا كُوَّةٌ اِلَّا اَخْرَجَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ لِلنَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ اَحْمَدُ یہی آیا ہے
کہ اعمال بندوں کے روز و شب اقربا و عشائر سے بزرخ میں عرض کیے جاتے ہیں حدیث جابر بن عبداللہ میں فرمایا ہے
اِنَّ اَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلٰى اَقْرِبَائِكُمْ وَعَشَائِرِكُمْ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا اسْتَبْشَرُوْا وَاِنْ
كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْهُمْ اَنْ يَعْمَلُوْا بِطَاعَتِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ انس کا لفظ رفعاً
یوں ہے اِنَّ اَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلٰى اَقْرِبَائِكُمْ وَعَشَائِرِكُمْ مِنَ الْاَمْوَاتِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا اسْتَبْشَرُوْا
وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُمْ حَتّٰى تَهْدِيَهُمْ كَمَا هَدَيْتَنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ عائشہ رضی نے
کہا جب تجکو کسی شخص کا عمل اچھا معلوم ہو تو کہہ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ دوسری حدیث میں اسکے شابہ یوں آیا ہے کہ انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تم پر کچھ ڈر
نہیں اگر تعجب کرو تم کسی پر یہاں تک کہ دیکھو تم اسکا خاتمہ کیسا ہوتا ہے کیونکہ عامل ایک زمانہ اپنی عمر سے

اور ایک وقت پر اپنے زمانے سے عمل صالح کرتا ہے کہ اگر اوس عمل پر مر جائے بہشت مین جائے پھر وہ متحول ہو جاتا ہے عمل بد کرنے لگتا ہے اور کوئی بندہ ایک وقت تک اپنے زمانے سے برا کام کرتا ہے کہ اگر اُس عمل پر مر جائے آگ مین جائے پھر وہ عمل نیک کرنے لگتا ہے اور جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو مرنے کے پہلے اُس سے کام لیتا ہے پوچھا کیونکر کام لیتا ہے فرمایا توفیق عمل صالح کی اُسکو دیتا ہے پھر اوسی عمل پر اُسکو قبض کر لیتا ہے تقرّدیا احمد من ھذا الوجد لی اللہ مجھ بندۂ عاصی کی یہ آخر عمر ہے تو مجھکو کسی عمل صالح کا اور ایسی توفیق دے کہ میرے اگلے گناہ اور حال کے گناہ استقبال مین معاف ہو کر مین لائق تیری عفو و غفران کے ہو جاؤن میرے حساب مین میرے گناہ ماضی و حال قطرہائے باران و ذرہائے ریگ روان سے زیادہ ہین نبی آدم مین جو لوگ اہل کرم ہوتے ہین وہ آدمی کا قصور معاف کر دیتے ہین تو اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے تیرے پاس سے ہی شست خاک سے معاف کر دینا اسراف کا کیا بڑی چیز ہے اللّٰھم توفیقاً و غفراناً فتح البیان مین کہا ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ تم عمل کرو جو چاہو اچھا یا بُرا اللہ و رسول و اہل ایمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہین اوپر عمل تمہارے مخفی نہین ہین آسمین تخویف و تہدید ہے گنہگارون کو کہ عمل خبیث جلدی کرو عمل کو اللہ کے لیے خالص کرو اور مطیعین کے لیے ترغیب و تنشیط ہے کیونکہ جسکو یہ بات معلوم ہوگی کہ اُسکا عمل مخفی نہین ہے خواہ خیر ہو یا شر وہ ضرور رغبت کریگا اعمال خیر مین اور اعمال شر سے پرہیز کریگا غرضکہ اس آیت مین ترہیب ترغیب دونو ہین مجاہد نے کہا ھذا وعید من اللہ عزّ وجلّ ابو اسحٰق نے کہا زیادۃ ترغیب لھم فی العمل الصالح مراد رویت عمل سے مجازات عمل ہے یعنے جیسا عمل ویسی جزا خیر کی جزا خیر شر کی جزا شر پھر جب کے سامنے جاؤگے وہ تمہارے عمل کی تمکو خبر کریگا کہ اچھے تھے یا بُرے اور ویسا ہی تمکو بدلا دیگا جب حضرت زندہ تھے انکے سے یا کان سے عمل امت کے دیکھتے سنتے تھے اب بعد موت کے اعمال امت آپ پر عرض کیے جاتے ہین اور ہر وقت کے مومن عمل اپنے معاصر کا دیکھتے ہین اور بعد موت کے اقارب و عشائر اس عامل کی اور اسکے عمل پر مطلع کیے جاتے ہین اور اللہ حی لایموت ہے وہ یکسان سب کے عمل دیکھتا رہتا ہے عالم غیب و شہادت سے اُس سے کوئی شے مخفی نہین ہے ؎

بر دو عالم یک ذرہ پوشیدہ نیست کہ پیدا و پنہان نزدش یکیست

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۱۰۶ اور بعضے اور لوگ ہین کہ اونکا کام دسیل مین ہے حکم پر اللہ کے یا اونکو عذاب کرے یا اونکو معاف کرے اللہ سب جانتا

حکمت والا ہے ف اور کئی فرقے مذکور ہوئے ایک منافق جھوٹے بہانے کرتے ایک گنوار غرض کا وقت تاکید
ایک گنوار صاف دل سو فریق ایک وہ جو اپنا گناہ مانے اونکو معاف فرمایا مگر جو قدیم شخص اپنا گناہ مانتے ہو اونکو ادب دینے
کو پچاس دن جیل مین رکھا ہو اس بیچ مین حضرت ۴ اور سب مسلمان اونسے کلام نہ کرتے اور اون کی عورتین جدا
ہوگئین جب اونکو دل خوب پشیمان ہوئے توبہ قبول ہوئی نازل ہوئی وہ آیت آگے ہے یہ ذکر اونکا فرمایا ابن عباس
و مجاہد و عکرمہ و ضحاک و غیر واحد نے کہا ہو مراد وہ تین شخص ہین جو توبہ کرنیسے پیچھے رہ گئے وہ مرارہ بن ربیع
و کعب بن مالک و ہلال بن امیہ تھے غزوۂ تبوک مین کسل و طلب راحت کے لیے بیٹھ رہے نہ شک و نفاق کی راہ سے
اونمین سے بعض نے اپکو ستون مسجد سے باندھا جسطرح ابولبابہ اور اونکے اصحاب نے کیا تھا اور بعض نے نہ باندھا جیسے
یہ تینون شخص اسلیے اونکی توبہ انکی توبہ سے پہلے اتری اور انکی توبہ مین تاخیر دیگئی یہانتک کہ اگلی آیت
نازل ہوئی یعنی لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الخ انکو اللہ نے نیچے اپنی مشیت کے کہا چاہے معاف کرے چاہے
عذاب دے لیکن اسکی رحمت غالب ہے غضب پر وہ جانتا ہے کہ کون مستحق عفو ہے اور کون مستحق عقوبت اسکی
قول و فعل سب حکمت ہوتے ہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَكَانَ رَبُّهٗ سِوَاهُ فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے تین قسم کے تخلیف
کا ذکر کیا ایک منافق جو اپنے نفاق پر اڑے رہے دوسرے تائب جنہون نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تیسرے
وہ جنکا حکم اس حال مین موقوف تھا وہ ڈھیل مین پڑے انکی توبہ و عدم توبہ دونو کا یقین نہ تھا فرق ان
دو نومین یہ ہوا کہ فرقۂ ثانی نے عذر کیا حضرت ۴ نے قبول فرمایا اونکی توبہ جلدی قبول ہوگئی اس
تیسرے فرقے نے عذر نہ کیا اسلیے کہ باوجود تلاش کے کوئی عذر صحیح ذہن نہ آیا حضرت ۴ نے اونکے
امر مین تاخیر فرمائی کہ اللہ کو اختیار ہے اللہ نے پچاس دن کی ڈھیل دی وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا
ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَ
لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ
اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اور جنہون نے بنائی ہے ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانون
مین اور تہانگ اس شخص کی جو لڑ رہا ہے اللہ سے اور رسول سے اگلے کا اور اب قسمین کہاوینگے کہ ہمارا
چاہی تھی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہین تو نہ کھڑا ہو اسمین کبھی جس مسجد کی بنیاد دھری ہے پرہیزگاری
پر پہلے دن سو وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اسمین اسمین وہ مرد ہین جنکو خوشی ہے پاک رہنے کی اور اللہ چاہتا ہے

ستہ اہل والون کو ف حضرت ۴ سے محبت کرنے آئے تو مدینے سے باہر اوترے ایک محلہ تہا بنی عمرو
بن عوف کا بعد چند روز کے شہر مین جگہہ پکڑی اور مسجد خوبی تعمیر کی اوس محلے مین جہان نماز پڑہتے تہے وہان
کے لوگون نے سنکر طیاری کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہے حضرت ۴ اکثر ہفتے روز وہان جاتے
اور نماز پڑہتے اوس محلہ مین بعض منافقون نے چاہا کہ اور مسجد بنا دین ہیلون کی ضد پر اور اپنی جماعت
جدا کر لین اور ابو عامر کہ اسلام کی ضد سے نکل گیا تہا اوسکے نفاق سے بالکل وہان سردار وہی
کرین حضرت ۴ سے چاہا کہ ایک بار اول آپ وہان نماز پڑہین تو ہم جماعت قائم کرین حضرت ۴ کو انکی دغا
معلوم نہ تہی وعدہ کیا کہ تبوک سے ہم پہر آئینگے تو اول وہان نماز پڑہکر شہر مین داخل ہونگے اللہ نے
پہلے خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگون کی تعریف کی آدمی خبردار رہے کہ ظاہر بعضی عبادت سے اور نیت
اوسمین نفسانیت ہو اسکا یہ حال ہے ابن کثیر کا لفظ یہ ہے کہ سبب نزول اس آیت کا یہ تہا کہ مدینے
مین داخل تشریف آوری حضرت ۴ کے ایک مرد خزرج کا ابو عامر راہب نام تہا وہ جاہلیت مین نصرانی
ہو گیا تہا اوسنے اہل کتاب کا علم پڑہا تہا جاہلیت کا عابد تہا خزرج مین شریف کبیر کہتا تہا حضرت ۴ ہجرت
کر کے مدینے مین آئے اور مسلمان آپکے پاس جمع ہوئے اور اسلام کا بول بالا ہوا اور اللہ نے دن بدر کے مسلمانون
کو فتحیاب و غالب کیا ابو عامر نے اپنی عداوت ظاہر کر دی اور وہان سے نکل گیا کفار مکہ مین جا ملا تحریک
قریش کو حضرت ۴ سے لڑنے پر مائل کیا اور سوا چار عرب کے جو اوسنے ہمراہ تہے مجتمع ہوئے اور سال احد
مین آئے مسلمانون کا جو کچہ حال ہوا وہ اللہ نے اونکا امتحان لیا انجام نیک انہین پرہیزگاری رہی
ہوا اس فارسی نے درمیان دو مضمون کے کئی خندق کہود رہے تہے اونمین سے ایک گڑہے مین حضرت
گر گئے اور حضرت ۴ کو صدمہ پہنچا چہرہ مبارک زخمی ہوا چار دانت ٹوٹ گئے دو اوپر کے دو نیچے کے سر
مین چوٹ آئی ابو عامر اول سردار تہا مین اپنی قوم انصار کیطرف آگیا پڑہکر مخاطب ہوا اور اوسنے اپنی نصرت
و موافقت چاہی جب اونہون نے اسکی بات نہ سمجہی کہا کَا اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا یَا نَاسِقُ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ
اور بہت سی اسکو درشت و سخت کہا پہر وہ کہنے لگا وَاللّٰہِ لَقَدْ صَابَ قَوْمِیْ بَعْدِیْ شَرٌّ حضرت ۴ نے
قبل اسکی فرار کے اسکو طرف اسلام کے بلایا تہا اور کچہہ قرآن بہی سنایا تہا اوسنے اسلام سے انکار کیا
تہا اور سرکش ہوا تہا تب حضرت ۴ نے اوسپر بد دعا کی تہی کہ وہ بعید طرد ہو کر مرے یہ دعا اسکو لگ گئی
اسطرح پر کہ سب لوگ حرب سے فارغ ہوئے اور اوسنے دیکہا کہ حضرت ۴ کا بول بالا رہا اور آپ غالب آئے تو

تو وہ پاس ہرقل ملک روم کے گیا اور اُس سے حضرت ﷺ پر نصرت چاہی اور سنے وعدہ کیا اور اسید ذالبی یہ آکر پاس شیراز ہا اور ایک جماعت منافق کو اپنی قوم انصار سے لکھا کہ تم خاطر جمع رکھو ایک لشکر عنقریب آئیگا اور وہ حضرت پر غالب ہوکر اونکو ہلاک کریگا اور اونکو حکم دیا کہ ایک مضبوط جگہ اوسکے لیے بناکہین کہ جو کوئی اوسکے نزدیک سے دہان آئے وہ اُسی جگہ مین ٹہیرے تاکہ خبر رسانی کیا کرے اور اُسکے لیے ایک مرصد ہو جبکہ وہ خود وہان پہونچے اوس جماعت نے اوس جگہ ضرار کا بنا ہمسائگی مسجد قبا مین شروع کیا خوب مستحکم مسجد بنائی اور حضرت ﷺ تبوک کی طرف روانہ ہونے سے پہلے طیار کرلی اور حضرت ﷺ سے آکر کہا کہ آپ چلکر ہماری مسجد مین نماز پڑہین تاکہ اوسمین جماعت مقرر ہوجاوے اور یہ ظاہر کیا کہ ہم نے یہ مسجد واسطے ضعفا و مریضون کے سوسم سرما مین بنائی ہے اللہ نے حضرت کو وہان نماز پڑہنے سے محفوظ رکہا آپ نے فرمایا ہم سفر مین جاتے ہین جب پھر آئین گے انشاء اللہ تعالیٰ تب وہان پڑہین گے جب آپ تبوک سے پھرکر مدینہ کے نزدیک ایک دن یا بعض یوم کا رستہ رہگیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ مسجد ضرار کی لیکر آئے اور حال کفر و نفاق بانیان مسجد کا کہا کہ مقصود اونکا یہ ہے کہ لوگ مسجد قبا سے جسکی بنیاد پہلے دن سے تقوے پر ہوئی ہے متفرق ہوجاین حضرت ﷺ نے کچھ لوگ بھیجے کہ ہمارے پہونچنے سے پہلے جاکر اُس مسجد کو ڈہا دو ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ کچھ انصاریون نے مسجد بنائی تھی ابو عامر نے کہا تم سے جتنا اپنی قوت و سلاح سے طیار کرسکو مین پاس قیصر ملک روم کے جاتا ہون اور ایک لشکر روم لاتا ہون محمد ﷺ و اصحاب محمد ﷺ کو نکال دونگا وہ لوگ جب مسجد بنا چکے حضرت ﷺ کے پاس آکر کہا ہم مسجد بنا چکے آپ اوسمین نماز پڑہکر ہمارے لیے دعاے برکت کرین اوسپر اللہ نے آیت یہی قول سعید بن جبیر و مجاہد و عروہ بن زبیر وقتادہ اور بہت علما کا محمد بن اسحق نے زہری و یزید بن رومان و عبداللہ بن ابی بکر و عاصم عمر بن قتادہ وغیرہم سے روایت کیا ہے کہ حضرت ﷺ تبوک سے آئے ذی اوان مین اوترے یہ ایک شہر تہا ایک ساعت رات کے فاصلے پر مدینہ منورہ سے جب حضرت ﷺ طیاری تبوک کی کرتے تہے تب اصحاب مسجد ضرار نے آکر آپ سے عرض کیا تہا کہ ہمنے ایک مسجد واسطے بیماروں حاجتمندون کے سوسم باران و زمستان مین بنائی ہے ہم چاہتے ہین کہ آپ وہان آکر ہمارے لیے نماز پڑہین فرمایا مین جنابہم سفر و حال شغل مین ہون اور کما قال انشاء اللہ ہم جب پھر آئین گے تو تمہارے پاس آکر تمہارے لیے نماز پڑہین گے جب آپ ذی اوان مین آکر اترے آپکو خبر مسجد کی لگی حضرت نے مالک بن دخشم اخو بنی سالم بن عوف اور معن بن عدی یا اوسکے بہائی عامر بن عدی اخو بلعجلان کو فرمایا یہ تم دونو جاکر اوس مسجد اہل ظلم کو ڈہا کر جلا دو وہ وہانسے جلد روانہ ہوکر بنی سالم بن عوف مین آئے گروہ مالک بن دخشم

کہا تہا مالک نے معن سے کہا ذرا ٹہیرو مین اپنے گہر سے آگ لے آؤن گہر جاکر ایک پولا مخل کا لیکر اور اسمین آگ لگا دونو دوڑکر مسجد مین آئے و مان مسجد والے موجود تہے مسجد مین آگ لگادی اور مسجد کو ڈہا دیا وہ لوگ متفرق ہوگئے انکے حق مین قرآن اترا الی آخر القصہ جن لوگون نے یہ مسجد بنائی تہی وہ بارہ شخص تہے خذام بن خالد قبیلہ بنی عبید بن زید سے یہ ایک شخص تہا بنی عمرو بن عوف کا اور اوسی گہر کا آدمی تہا اسی نے مسجد شقاق کا بنائی تہی اور ثعلبہ بن حاطب بنی عبید و موالی بنی امیہ مین سے یہ گروہ ابی لبابہ بن عبد المنذر تہا اللہ نے فرمایا کہ یہ اس دعوی مین کہ ہم نے نہین چاہی مگر بہلائی دروغگو ہین بلکہ اونہون نے مسجد واسطے ضرر رسانی مسجد قبا کی طیار کی ہی محارب خدا اور رسول سے مراد ابو عامر فاسق ہے جسکو راہب کہتے تہے لعنہ اللہ بیتہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اس مسجد مین کہڑے ہونے سے منع کیا اور کہا اس امر مین تابع حضرت ہ ہے پہر مسجد قبا مین کہڑے ہونے پر اور بہار اکیونکہ اوسکی بنیاد اول ہی طاعت پر ہوئی تہی تقوے سے مراد جمہ کلمہ موحدین و معقل و موصل اسلام ہے اس آیت کا سیاق معرض مسجد قبا مین ہے و لہذا حدیث صحیحہ مین آیا ہے کہ حضرت ہ مسجد قبا کی زیارت سوار و پیادہ کیا کرتے تہے یہی حدیث مین آیا ہے کہ جب حضرت ہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا کو اول قدم مین بنیاد کیا اور بنایا اور عمرو بن عوف مین اوترے تو جبرئیل علیہ السلام نے جہت قبلہ کو معین کر دیا تہا واللہ اعلم حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ یہ آیت اہل قبا مین اوتری ہے فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وہ پانی سے استنجا کرتے تہے رواہ ابو داود والترمذی وقال غریب و من ہذا الوجہ و ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت اتری حضرت ہ نے ایک آدمی پاس عویم بن ساعدہ کے بہیجا کہ یہ کیا طہور ہے جسپر اللہ نے تمہاری ثنا کی کہا اے رسول خدا انہین نکالتا ہے کوئی مرد یا عورت ہم مین سے غائط سے لیکن وہ وہ ہوتا ہے اپنے شرمگاہ یا مقعد کو فرمایا ہو ہذا رواہ الطبرانی عویم بن ساعدہ کا لفظ یہ ہے حضرت ہ مسجد قبا مین آئے فرمایا اللہ نے تمپر ثنا کی ہے طہور مین تمہاری مسجد کے قصے مین سو کیا طہور ہے جو تم کرتے ہو کہا اے رسول خدا واللہ ہم کچہ نہین جانتے لیکن ہمارے ہمسائگی مین یہود رہتے تہے وہ اپنے ادبار غائط سے دہوتے تہے ہم نے بہی انکی طرح دہونا شروع کیا رواہ احمد و ابن خزیمۃ ابراہیم بن اسمٰعیل بن انصار یکا لفظ یہ ہے کہ حضرت ہ نے عویم بن ساعدہ سے کہا ما ہذا الذی اثنی اللہ علیکم فیہ رجال یحبون ان یتطہروا کہا اے رسول خدا انا نغسل اثر الغائط بالماء خزیمہ بن ثابت نے کہا یہ آیت اوتری اور وہ اپنے ادبار غائط سے دہوتے تہے محمد عبد اللہ بن سلام کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ہ مسجد قبا مین آئے فرمایا اللہ نے تمپر ثنا کی ہے طہور مین اچہی

تنا تم مجھکو خبر نہین دیتے کہا اے رسول خدا ہم توریت مین اپنے اور پایا ہے استنجا کرنے کو پانی سے
رواہ احمد و بہرحال ایک جماعت سلف نے صراحت کی ہے کہ مراد اس آیت سے مسجد قبا ہے ابن عباس و عروہ
بن زبیر و عطیہ عوفی و ابن زید و شعبی و حسن بصری و سعید بن جبیر و قتادہ اسی کے قائل ہین اور حدیث صحیح
مین آیا ہے کہ مسجد رسول خدا جو اندر مدینے کے ہے وہی ہے مسجد علی التقوے ہے اور یہ صحیح ہے درمیان
آیت اور حدیث کے کچھ منافات نہین ہے اسلیے کہ ہاں مسجد قبا کی تقوے پر پہلے دن سے ہوئی تو مسجد
حضرتم بطریق اولی و احرے ہے مسجد علی التقوے ہونے کی اور لہذا حدیث ابی بن کعب مین آیا ہے کہ حضرتم
نے فرمایا المسجد الذی اسس علی التقوی مسجدی ہذا رواہ احمد سہل بن سعد ساعدی کہتے
ہین دو مردون نے عہد حضرتم مین مسجد مسجد علی التقوی مین اختلاف کیا ایک نے کہا حضرتم کی مسجد
ہے دوسرے نے کہا قبا کی مسجد ہے دونو پاس حضرتم کے آئے اور پوچھا فرمایا وہ میری ہی مسجد ہے جو یہ ہے کفرتہ
رواہ احمد ابو سعید خدری کے لفظ ایسے ہین تمارای رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوے
من اول یوم فقال احدہما ہو مسجد قبا و قال الاخر ہو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو مسجدی ہذا تفردبہ احمد و رواہ
احمد ایضا من طریق اخری و الترمذی و النسائی و فیہ ہو مسجدی و رواہ مسلم تیسرے
طریق مین تمام ان دونو شخص کا یون آیا ہے کہ انکی خدرہ مین ہی تھا اور دوسرا بنی عمر بن عوف مین سے
خدری نے کہا وہ مسجد حضرتم ہے عمری نے کہا وہ مسجد قبا ہے حضرتم نے اونکے جواب مین کہا ہو
ہذا المسجد یہ اپنی مسجد کو فرمایا چوتھی طریق مین ہے کہ عبدالرحمن بن ابی سعید نے کہا مین پاس حضرتم کے
گیا حضرتم گھر مین اپنی بعض نسا کے تھے مینے کہا مسجد مسس علی التقوے کہان ہے ایک مٹھی
کنکری لیکر زمین پر ماری اور فرمایا ہو مسجدکم ہذا رواہ مسلم ایک جماعت سلف و خلف اسی کی
قائل ہے کہ مراد اس سے مسجد حضرتم ہے عمر و ابن عمر و زید بن ثابت و سعید بن مسیب اسی کی طرف گئے
ہین ابن جریر نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے آیت شریف مین دلیل ہے اسپر کہ نماز پنجانہ پرانی قدیم مسجدون
مین جن کی بنیاد اول بنا سے اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت پر رکھی گئی ہے مستحب ہے اور اسپر کہ
نماز ادا کرنا ہمراہ جماعت صالحین و عباد و عالمین کی جو اسباغ وضو پر محافظت رکھتے ہین اور ملازمت
قاذورات سے بچتے رہتے مین مستحب ہے ایک صحابی نے کہا حضرتم نے اونکو نماز صبح پڑہائی اسمین

سورۂ روم پڑھی جب نماز پڑھکر پھرے فرمایا جو یہ قرآن میں دھوکہا لگتا ہے کچھ لوگ تم میں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے میں اچھی طرح وضو نہیں کرتے سو جو کوئی حاضر ہو نماز کو ہمارے ساتھ وہ اچھی طرح وضو کرے رواہ احمد بطرقہ یہ دلیل ہے اسپر کہ اکمال طہارت کا قیام کو عبارت میں سہل کر دیتا ہو اور اتمام عبادت پر معین ہوتا ہے ابو العالیہ نے یحب المطہرین میں کہا ہو کہ طہارت کرنا پانی سے اچھا ہے ولکن وہ تو گناہوں سے مطہرین عمر نے کہا توبہ ذنوب سے ہوتی ہے اور تطہر شرک سو حدیث سنز میں آیا ہے کہ حضرت نے اہل قبا سے کہا تھا کہ اللہ نے طہور میں تمہر ثنا کی ہے سو تم کیا کیا کرتے ہو کہا ہم پانی سے استنجا کرتے ہیں ابن عباس نے کہا یہ آیت قبا والوں میں اتری ہے حضرت نے انسے پوچھا کہا ہم بعد ڈھیلے کے پانی سے پاک کرتے ہیں رواہ البزار یہ روایت فقہا میں مشہور ہے لیکن بہت سی محدثین متاخرین بلکہ ساری اہلحدیث اسکو نہیں پہچانتے فتح البیان میں کہا ہے اللہ نے بنا مسجد ضرار میں چار امر ذکر کیے ہیں ایک ضرر دینا غیر کو دوسرے کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور فخر کرنا اہل اسلام پر کہ ہم نے یہ مسجد واسطے تقویت اہل نفاق کے بنائی ہے تیسرے جدائی ڈالنا درمیان ایمانداروں کے کہ جب تم مسجد قبا میں نہ جاؤ گے تو وہاں کی جماعت کم ہو جائیگی اور کلمہ مسلمین مختلف ہوگا الفت باہمی باطل ہو گی چوتھے انتظار اس شخص کا جو اللہ و رسول سے محاربہ کرتا ہے مراد محاربین سے منافقین ہیں یہ بارہ آدمی تھے ایک ان میں ابو عامر راہب تھا وہ اپنے پہلو بر خلاف حضرت ہو چکا تھا ظاہر میں سوگند کی تھی کہ ہم نے یہ مسجد اس لیے بنائی ہے کہ پانی و گرمی میں ضعیف و عاجز لوگ اسجگہ نماز پڑھیں اگر مسجد قبا یا مسجد نبوی میں بسبب مطر و حر کے نجا سکیں اللہ نے فرمایا یہ اس جگہ میں ہو ضرار میں یا بوعامر باپ حنظلہ غسیل ملائکہ کا مگر اللہ نے حضرت کو منع کر دیا کہ تم ہرگز کسی وقت میں ہی وہاں جاکر نماز کے لیے کھڑے نہ ہونا جب صحابہ نے اس مسجد کو حضرت کے حکم سے جلا دیا یا توڑ دیا تو وہ جگہ ایک کناسہ ہو گئی جہاں لوگ نجاست وغیرہ کے ڈالی جاتے تھے پھر حکم قیام کا مسجد تاسس علی التقوے میں دیا کسی نے کہا مراد اس مسجد سے مسجد قبا ہے اور کسی نے کہا مسجد نبوی شریف مشہوری نے درمیان احادیث کے جمع کیا ہے اور کہا کہ دونو مسجدیں مراد ہیں کیونکہ دونو کی بنیاد تقوے پر ہوئی ہے سائل کو ہم خصاص آیت کا ساتھ مسجد قبا کے تھا اسلیے حضرت نے مسجد کا جواب دیا اپنی مسجد کا کیا سہیلی نے کتاب الروض الانف میں اس سوال سے پہلے یہ بات کہی ہے لیکن نفی نہیں ہو کہ حضرت نے جو زبانیہ فرمایا کہ مسجد ہو صوف

یہی میری مسجد ہے اور اس امر کو معین کر دیا اب کسی فرد صحابی یا جماعت صحابہ وغیرہم کا قول بمقابلہ احادیث صحیحہ کے نہیں ہو سکتا ہو اور نہ لائق اسکے ہے کہ بمقابلہ حدیث صحیح مین لایا جاوے کرخی نے کہا تحقیق یہ ہے کہ روایت نزول آیت کی مسجد قبا مین معارض تخصیص حضرت کی مسجد مدینہ پر نہین ہے اسلیے کہ وہ کچھ دلیل اختصاص اہل قبا پر نہین ہو جو فضائل مسجد قبا کے آئے ہین وہ مستلزم اس امر کے نہین ہین کہ مراد مسجد مؤسس علی التقوی سے یہی مسجد قبا ہو لا نکہ جو فضائل مسجد قبا سے ہی بلا شک و شبہ بر ہر مین اول یوم سے مراد سال ہجرت ہو وہ پہلا دن ایام تاریخ اسلام کا سمجھا گیا تطہر سے مراد پاک رہنا ہے احداث و جنابات و سائر نجاسات سے یہی قول ہے اکثر مفسرین کا اور بعض نے کہا کہ مراد طہارت ہے ذنوب سے ساتھ توبہ و استغفار کے اول اوے ہو مکر رازی نے کہا ہے کہ مراد طہارت ہے ذنوب و معاصی سے اور تین وجہ سے اسکو متعین کیا ہے ممکن ہے کہ مراد طہارت ظاہر و باطن دونو مراد ہون پھر ابن عربی نے یہ خبر دی کہ ہم طہرین کو دوست رکھتے ہین غزالی نے احیاء العلوم و کیمیائے سعادت مین ذکر طہارت ظاہر کا کر کے ترغیب طہارت باطن کی دی ہے اور کہا ہے کہ صحت عبادت کی اسی طہارت باطن پر توقف ہو اور سچ کہا ہے اسلیے کہ اگر ظاہر آراستہ پیراستہ ہو اور باطن ناپاک ہے تو وہ عبادت لائق قبول کے نہین ہوتی اسمین ہی شک نہین ہے کہ احادیث اسباب نزول صریح طہارت ظاہر مین ہین سو ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے جب باطن پاک ہو گا تب ہی مسلمان طہارت ظاہر سے مطابق حکم شرع کے کریگا اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ بھلا جسنے بنیاد دہری اپنی عمارت کی پرہیزگاری پر اللہ سے اور رضامندی پر وہ بہتر ہے یا جسنے بنیاد کہی اپنی عمارت کی کنارہ پر ایک کھائی کے جو ڈہنا ہے پھر اسکو لیکر ڈہیریا دوزخ کی آگ مین اور اللہ نہین راہ دیتا بے انصاف لوگون کو ہمیشہ رہیگا اس عمارت سنے جو بنائی تھی شبہہ اونکے دل مین مگر جب ٹکڑے ہو جاوین اونکے دل اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا فعل یعنے بے انصافی کی شامت سے عمل نیک بھی جا مین تو بن نہین آتا انتہے اس عمل بد کا اثر یہ ہوا کہ ہمیشہ اُن کے دل مین نفاق رہیگا نفاق کو فرمایا شبہ انتہے اللہ نے فرمایا کہ یہ دونو عمارتین برابر نہین مین کہان وہ عمارت جو اللہ کے ڈر سے بنائی گئی اور کہان وہ جو ہو رہا گانہ مذکور کے بیہودہ بنائی ہوئی ایک کی بنیاد تقوے پر ہو دوسری کی بنیاد کنارہ پر ایسی کھائی کے جو جہنم مین گرے بھلا کہین مفسدون کے عمل بھی درست ہوتے ہین جابر بن عبداللہ نے کہا

ع مسجد جو شروع سے آخر تک تقویٰ پر تھی

ع ۱۲ ۱۰

مینے مسجد ضرار کو دیکھا اوس سے دھواں نکلتا تہا عہد حضرت ؐ مین ابن جریر نے کہا ہمسے ذکر کیا گیا کہ چند لوگون نے اوسکو کہودا ڈالا ہے اوسمین سے دھواں نکلا یہی قول قتادہ کا ہے یہی خلف بن یاسین کوفی کہتے ہین مینے مسجد منافقین کو دیکھا جسکو اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے اوسمین ایک پتہر تہا جس مین سے دھواں نکلتا تہا آج وہ جگہہ ایک مزبلہ ہے اللہ نے کہا یہ بنیاد ہمیشہ ایک شک و نفاق ہے اونکے دل مین بسبب اس صنیع شنیع کے جسطرح کہ عباد عجل کے دل محبت عجل سے بھر گئی تہی اسیطرح یہ نفاق اونکے دل مین جم گیا ہے مگر یہ کہ اونکے دل مرکر ٹکڑے ہو جائین یہی قول ہے ابن عباس و قتادہ و زید بن اسلم و سدی و حبیب بن ابی ثابت و ضحاک و ابن زید اور بہت سے علماء سلف کا فتح البیان مین کہا ہے مختار آیت یہ ہے کہ جسکی بنیاد دین کے قاعدہ قوی و محکم پر ہوئی ہے کہ عبادت اللہ کے تقوے و رضوان ہی وہ بہتر ہے اس سے جسکی بنیاد دین باطل و نفاق پر کہی گئی ہے اللہ نے مثال باطل کی ڈہنے والی کہائی سے دی جو جلد مضمحل ہو جاتی ہے جہنم مین گرنے کا مطلب ہے کہ ابن عباس نے کہا نفاق نے اونکو جہنم مین پہنچا دیا کہتے ہین جب اسکی بنیاد کہودی دھواں دیکھا قتادہ نے کہا اون کی بنا تمام ہوئی تہی کہ جہنم مین جا گری اس آیت سے فصاحت بلاغت قوت ترکیب و فصاحت بمعنی نہایت درجہ کو پہونچی ہے اللہ ظالمون کو توفیق خیر کی نہین دیتا ہے بلکہ یہ بنیاد جو اونکے مزید شک و نفاق کی ہے یا مراد ریب سے حسرت و ندامت ہے کہ وہ اس عمارت کے بنانے پر پشیمان ہوئے بہر نے کہا اونکے دل مین حرارت و غیظ ہے جب حضرت ؐ نے اوسکو گروا دیا تو اور بہی نفاق و انکار زیادہ ہو گیا یہ ریب جب جائیگا کہ اونکے دل ٹکڑے ہو جائین مرکر یا تلوار سے یا ہمین یا نامین مطلب یہ ہے کہ جب تک زندہ ہین یہ ریب ہمیشہ اونکے جی مین برقرار رہیگا یا یہ کہ وہ توبہ کرین اور دل ندامت سے پارہ پارہ ہو جائے تب کہین وہ ریب اونکے جی سے دور ہو

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾ اللہ نے خریدلی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس منت پر کہ اونکو بہشت ملے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملہ پر جو تم نے کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی ف اسنے کہا ہم یا مذاردن کو عوض اونکے مال و جان کے جنت دینگے یہ اسکا فضل و کرم و احسان ہے قبل عوض کے اوسنے یہ فضل اپنے ذمہ پر کیا ولہذا احسن قتادہ نے کہا ہے بایعتم واللہ فاعلی المنبر ثم من

عطیہ کہتے ہین کوئی مسلمان نہین ہے لیکن اللہ کی بیعت اسکی گردن مین ہے وفا کرے اسکو یا مر جاے
اوسپر آیت پڑہی ولہذا کہا ہے مَنْ حَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ بَايَعَ اللهَ یعنی قبل اس عقد کے اور وفا کیا
اسکو عبد اللہ بن رواحہ نے حضرت ؐ شب عقبہ مین کہا تہا آپ شرط کرو اپنے رب کے لیے اور اپنے لیے جو
چاہو فرمایا مین شرط کرتا ہون واسطے اپنے رب کے کہ تم اسکی عبادت کرو کسی شے کو اسکا شریک نہ ٹہیراؤ اور شرط کرتا
ہون اپنے لیے کہ بچاؤ مجہکو اسچیز سے جس سے تم اپنی جان کو بچاتے ہو مال کہ بچاؤ کیا جب ہم ایسا کرین تو ہمکو کیا ملیگا فرمایا
جنت کہا رَبِحَ الْبَيْعُ لَا نُقِيلُ وَلَا نَسْتَقِيلُ اوسپر یہ آیت اتری اسمین فرمایا ہے کہ مارنا اور مر مارنا راہ خدا مین
یکسان ہے بہرحال جنت انکے لیے واجب ہے ولہذا صحیحین مین آیا ہے اللہ ضمن ہے واسطے اس شخص کے جو
اسکی راہ مین نکلا نہین نکالا اسکو مگر جہاد نے میری اومین اور تصدیق نے میرے رسولون کی کہ اگر مین اسکو
وفات دون تو جنت مین داخل کرون اور اگر اوسکے گہر پہیر لاؤن جس سے وہ نکلا تہا تو وہ اجر و غنیمت لیکر
آئے پہر اس وعدے کی تاکید توریت و انجیل و قرآن سے فرمائی کہ یہ وعدہ اللہ نے اپنے نفس کریم پر لکہکر کہا ہے
اور اپنی بڑی بڑی کتابون مین اوتارا ہے جیسے توریت جو موسی ؑ پر اوتری تہی اور انجیل جو عیسے علیہ السلام
پر آئی تہی اور قرآن جو حضرت خاتم الرسل سید الانبیا پر نازل ہوا ہے سو جو کوئی اللہ کا عہد پورا کرتا ہے اسسے
خلاف وعدہ نہین کرتا نہ اسکا قول وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيثًا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا ولہذا فرمایا کہ
تم اس بیع سے خوش ہو جاؤ کہ یہ فوز عظیم ہے اور نعیم مقیم فتح البیان مین کہا ہے اصل فروخت و میان بندون
کے یہ ہے کہ کوئی چیز اپنے ملک سے عوض مین کسی شے کے جو برابر یا کم اور ادنی قدر اوس سے ہو نکالین سو اس مجاہد نے
نے اپنی جان اللہ کے ہاتہہ فروخت کردی عوض بہشت کے یہ جان نفیس مال تہا اور اسکا بیچ دینا غایت درجہ کا
جوا ہے اللہ نے بہی عوض اس شے کا اوسکو جنت دی جو اعظم مطلوب عباد ہے جسکی طرف اعمال صالحہ سے لوگ
کرتے ہین اموال سے مراد وہ مال ہے جو اہل جہاد راہ خدا مین دیتے ہین اور سارے وجوہ بر و طاعات مین
خرچ کیا کرتے ہین اسمین جہاد بہی بدخول اوے داخل ہے حسن نے کہا ہمارے نفس اسکی مخلوق ہین ہمارے
اموال ہمارا رزق ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری حضرت ؐ مسجد مین تہے لوگون نے
اللہ اکبر کہا ایک دیہاتی انصاری اپنی چادر دوش پر اوڑہے ہوئے آیا اور کہا اے رسول خدا کیا یہ آیت اوتری ہے
فرمایا ہان کہا یہ سودا نفع کا ہے ہم نہ اقالہ اس بیع کا کرین اور نہ اقالہ چاہین پہر اللہ نے انکی یہ صفت بیان کی
کہ یہ راہ خدا مین اعدے خدا کو قتل کرتے ہین اور خود بہی قتل ہوتے ہین اسی لیے مستحق جنت کے ٹہیرے ہین

گواہ پر قتل واقع نہ ہو لیکن جب انکا امتحان ہو گیا اور انہون نے جان دینے پر پیشقدمی کی اور تعرض ہوت ہوئی تو اب اونکو جنت کا منا ضرور ہے خواہ مرین یا نہین کیونکہ اجتماع امرین کا حصول جنت مین شرط نہین ہے بلکہ فضل عظیم و فوز جسیم کا تحقق ہو گیا جبکہ ایک وصف بھی پایا گیا مجرد عزم و تکثیر سواد نے یفغر بخشا والحمد للہ وعدہ اللہ کا کتب آسمانی مین ہو چکا ہے کہ موفی عہد جنت پائیگا اللہ صادق الوعد ہے وہ کبھی خلاف اپنے وعدے کے نہین کرتا ہے اور جبکہ وعدہ خلافی کرام خلق سے باوجود امکان کے صادر نہین ہوتی ہے تو یہ جناب خلاق غنی عن العالمین سے کسطرح ہو سکتی ہے جل جلالہ وعم نوالہ سواس لیئے ہمین پر خوش ہونا چاہیئے کہ بڑی نفع کی تجارت ہے اس سے بڑھکر اور کیا مراد ملے گی عمر بن خطاب نے کہا ہے ان اللہ باع لعباد وجعل الصفقتین حسنے کہا اسمعوا الی بیعۃ ربحت باع اللہ بھا کل مومن اسنے تمہکو دنیا دی ہے تو بعض دنیا سے جنت خریدے جعفر صادق نے کہا ہے نہین قیمت تمہارے بدنون کی مگر جنت سو تم اونکو فروخت کرو مگر عوض جنت کے قتادہ نے کہا اسنے اوسے حال کیا یا سو ہماری قیمت دی التائبون العابدون الحامدون

السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین ۔ توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے شکر کرنیوالے بے تعلق رہنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنے والے حکم کرنیوالے نیک بات کو سنکر مدیلے بری بات سے تہا سنے والے حدین باندہی اللہ کی خوشخبری سنا ایمان والونکو وقت بے تعلق رہنا بندہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون مین حدین تہا سنی یہ کہ بغیر حکم شرع کے کوئی کام نکرین انتہے یہ نعوت ہین ان مومنون کے جنہون نے اپنی جان و مال اللہ کے ماتہہ عوض ان صفات جمیلہ و خلال جلیلہ کے فروخت کر دی ہے وہ تائب ہین سارے گناہون سے اور تارک ہین فواحش کے قائم ہین ساتہہ عبادت رب کے عبادت پر محافظت کرنے کہتے ہین اقوال و افعال مین اخص اقوال حمد ہے اور افضل اعمال صوم جو عبارت ہے ترک ملاذ طعام و شراب و جماع سے سیاحت سے اسجگہ یہی مراد ہے جسطرح وصف ازواج حضرت مریم بلفظ سائحات فرمایا ہے یعنی صائمات اسی طرح رکوع و سجود عبارت ہے نماز سے اور وہ معہد اخلاص خدا کے نافع و مرشد بطریق طاعت الٰہی ہین امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ہین اور جانتے ہین کہ کیا کام کرنا چاہیئے اور کون کام نکرنا چاہیئے تحلیل و تحریم مین پابندی حدود اللہ کی رکھتے ہین علما و عملا قائم بعبارت حق و ناصح خلق ہین ولہذا اہل ایمان کو بشارت دی ہے اسلیئے کہ ایمان ان سب امور پر مشتمل ہوتا ہے اور ساری سعادت اسی اتصاف مین ہے ابن مسعود نے کہا سیاحت صیام ہے ابن عباس نے کہا قرآن مین جہان کہین ذکر

سیاحت کا آیا ہے مراد اس سے روزہ رکھنا ہے یہی قول ضحاک کا بھی ہے عائشہ نے کہا سیاحت اس امت کی صوم ہے مجاہد و سعید بن جبیر و عطا و عبدالرحمن سلمی و ضحاک بن مزاحم و سفیان بن عیینہ وغیرہم اسی کے قائل ہیں حسن بصری نے کہا سائحون صائمون ہیں جو رمضان شریف کا روزہ رکھتے ہیں ابو عمر و عبدی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو دائم الصوم ہیں ایک حدیث مرفوع میں بھی اسیطرح آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یوں ہے اَلسَّائِحُوْنَ هُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ لیکن روایت وقف اصح ہے عبید بن عمیر نے کہا حضرت سے پوچھا سائحون ہیں فرمایا صائمون ہیں رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَهٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ اَلْاَقْوَالِ وَاَشْهَرُهَا اور یہی آیا ہے کہ مراد سیاحت سے جہاد ہے حدیث ابوامامہ میں آیا ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسولخدا مجھکو اجازت دو سیاحت کی فرمایا سیاحت میری امت کی جہاد ہے راہ خدا میں رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور عمار بن غزیہ کا لفظ یہ ہے حضرت سے دریافت کیا کہ سیاحت کا ہوا فرمایا اَبْدَلَنَا اللّٰهُ بِذٰلِكَ اَلْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عکرمہ نے کہا سائحین طلبہ علم ہیں ابن زید نے کہا مہاجرین ہیں ابن کثیر نے کہا مراد سیاحت سے یہ نہیں ہے کہ زمین میں پھر کر اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور کھوہ و بیاری میں سیر کر کے عبادت کرے یہ سوائے ایام فتن و زلازل دین کے شروع نہیں صحیح بخاری میں ابو سعید خدری سے رفعاً آیا ہے يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ابن عباس نے کہا حفظ حدود سے مراد قیام بطاعت خدا ہے یہی قول حسن کا بھی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مراد حدود فرائض ہیں یا قیام علی الاستقامۃ کا بیان یہ ہے زجاج نے کہا التائبون مرفوع بالابتداء اور خبر اسکی مضمر ہے یعنی ان سب کے لیے جنت ہے گو جہاد ہی نہ ہو اور یہ قول احسن اقوال ہے کیونکہ اگر یہ اوصاف خاص مجاہدین کے ہوں جسطرح کہ ایک گروہ مفسرین نے کہا ہے تو یہ وعدہ خاص ہوگا پھر مراد توبہ سے توبہ شرک سے اور برارت نفاق سے یا توبہ ہے ہر معصیت سے یا کل معاصی سے اسلیے کہ لفظ عام ہے سب کو متناول ہے یہ سب نو صفت ہیں منجملہ انکے چھ صفت متعلق معاملۂ خالق ہیں اور ساتوان اور آٹھوان وصف متعلق معاملۂ مخلوق ہے اور نوان عام ہے دونوں سے قالہ الکفعمی و کی ذکر ان صفات کا اس ترتیب پر نہایت حسن نظم پر واقع ہوا ہے ادنیٰ تامل سے خوبی اسکی ظاہر ہوتی ہے پہلے توبہ کا نام لیا پھر عبادت کا الی آخرہا عبادت سے مراد پرستش خدا مع الاخلاص ہے حمد سے مراد اولے شکر ہے ہر حال سراء و ضراء میں ساری نعم دین و دنیا پر سیاحت اصل لغت میں کہتے ہیں زمین میں پھرنے چلنے کو آدمی جب سیاح ہوتا ہے تو خلق سے منقطع

رہتا ہے اللہ کی مخلوقات میں فکر کرتا ہے اوس سے عبرت حاصل ہوتی ہے سیاحت کو تہذیب نفس تحسین اخلاق میں بڑا اثر ہے قاموس میں کہا ہے اَلسِّیَاحَۃُ الذَّھَابُ فِی الْاَرْضِ لِلْعِبَادَۃِ وَمِنْہُ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ جمہور مفسرین کا قول یہی ہے کہ مراد سائح سے صائم ہے صائم کو سائح اسلیے کہتے ہیں کہ مثل سیاح ارض کے تارک لذات ہوگیا ہے اگوسکو وطن میں سفر ہے بعض نے کہا سائح وہ ہے جو طلب علم حدیث میں سفر کرتا ہے یا وہ لوگ ہیں جو اپنے افکار سے توحید رب و ملکیت میں حائر ہوتے ہیں یا مطلق طالب علم ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو نقل کرتے رہتے ہیں اور زمین میں سیر و سفر کے علم کو مظان علم سے حاصل کرتے ہیں ان میں طالب حدیث و قرآن بدخول اولے داخل ہے غرضکہ یہ لفظ وسیع ہے کوئی مانع نہیں کہ یہ سب معانی مراد ہوں رکوع و سجدہ سے مراد نماز ہے عظم ارکان کا ذکر کیا اسلیے کہ مصلی اسی سے ممتاز ہوتا ہے بخلاف قیام و قعود کہ وہ حالت مصلی غیر مصلی دونوں کی ہوتی ہے حسن نے کہا اونہوں نے لوگوں کو امر معروف جب کیا کہ پہلے خود بجالائے اور منکر سے جب منع کیا کہ اول آپ باز رہے حدود سے مراد وہ شرائع ہیں جو اللہ کی کتاب اور حضرت کی سنت میں آئی ہیں یا مطلق فرائض و معالم شرع و طاعات خدا و رسول ابن عباس نے کہا مَنْ مَاتَ عَلٰی ھٰذَا الْتَبِیْعِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ مَاتَ وَنِیَّتُہٗ تَسْبِیْعٌ فَھُوَ شَھِیْدٌ ۝ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ نہیں پہنچتا نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی اگرچہ وہ ہوں ناتے والے جب کھل چکا انکے کہ وہ دوزخ والے اور بخشش مانگنا ابراہیم کا اپ کی واسطے سو نہ تھا مگر وعدے کے سبب کہ وعدہ کر چکا تھا اوس سے پھر جب اوسپر کھلا کہ وہ دشمن ہے اللہ کا اوس سے بیزار ہوا ابراہیم البتہ نرم دل ہے تحمل والا ف قرآن میں جو ذکر ہوا کہ ابراہیم نے اپنے باپ کی بخشش مانگی شاید حضرت کو دل میں یہی آیا ہو اور مسلمانوں نے بھی چاہا کہ اپنے قرابت والوں کے حق میں دعا کریں یہ منع آیا معلوم ہوا کہ مشرک بخشا نہیں جاتا انتہے ابن مسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جب ابو طالب نے لگے حضرت ما اوسکے پاس آئے وہاں ابو جہل و عبد اللہ ابی امیہ موجود تھے فرمایا اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ یہ کلمہ وہ ہے جس سے میں تیرے لیے نزد یک اللہ عزوجل کے حجت کرونگا اون دونو نے کہا اے ابا طالب کیا تو ملت عبد المطلب سے رغبت کرتا ہے کہا میں ملت عبد المطلب پر ہوں حضرت نے فرمایا میں تیرے لیے استغفار کرونگا جب تک کہ روکا نہ جاؤنگا تب یہ آیت اور دوسری

آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور تری اَخْرَجَاهُ علی شرطھما نے کہا
مینے ایک شخص کو سنا کہ وہ اپنے ماں باپ کے لیے استغفار کرتا تھا حالانکہ وہ دونو مشرک تھے مینے کہا کیا کوئی آدمی
مشرک ماں باپ کے لیے استغفار کرتا ہے اوسنے کہا کیا ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے استغفار نہین کی تھی مینے یہ ذکر حضرت
سے کیا اوسپر یہ آیت آئی بریدہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے سفر مین تھے حضرت نے ایک جگہ اُتری ہم قریب ایکھار
سوار کے تھے دو رکعت نماز پڑہی پھر سہارا طرف مُنہ کیا اور دونو آنکھون سے آنسو بہنے شروع ہوئے عمر بن خطاب نے
کھڑے ہوکر عرض کیا اور کہا میرے ان باپ آپ پر فدا ہون آپکو کیا ہوا ہے فرمایا اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ
فِی الْاِسْتِغْفَارِ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ فَدَمَعَتْ عَیْنَایَ رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ الحدیث رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمسلم
لفظ بریدہ کا یہ ہے کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتٰی مَقْبَرَةً اَتٰی رَسْمَ قَبْرٍ فَجَلَسَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ
یُخَاطِبُ وَنُوْجِیَ قَامَ مُسْتَعْبِرًا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا رَاَیْنَاكَ صَنَعْتَ قَالَ اِنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ زِیَارَةِ
قَبْرِ اُمِّیْ فَاَذِنَ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِی الْاِسْتِغْفَارِ لَهَا فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ فَزُرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ
رواہ ابن جریر عبداللہ بن مسعود کہتے ہین خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا اِلَی الْمَقَابِرِ
فَاتَّبَعْنَاهُ فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی قَبْرٍ مِنْهَا فَنَاجَاهُ طَوِیْلًا ثُمَّ بَكٰی فَبَكَیْنَا ثُمَّ قَامَ فَقَامَ اِلَیْهِ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَدَعَاهُ ثُمَّ رَدَّدَ مَا اَبْكَاكُمْ فَقُلْنَا بَكَیْنَا لِبُكَائِكَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ الَّذِیْ جَلَسْتُ
عِنْدَهٗ قَبْرُ اٰمِنَةَ وَاِنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ زِیَارَتِهَا فَاَذِنَ لِیْ رواہ ابن ابی حاتم یہ اور دوسری حدیث ابن مسعود سے بھی روایت کرکے قریب حدیث ابن مسعود روایت کیا ہے اور کہا وَاِنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِی الدُّعَاءِ
لَهَا فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاَنْزَلَ عَلَیَّ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ فَاَخَذَنِیْ مَا یَاْخُذُ الْوَلَدَ لِلْوَالِدِ
وَكُنْتُ هَیَّأْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ جب
حضرت صلعم تبوک سے پھرے عمرہ کیا جب ثنیہ عسفان پر پہنچے اور اترے اصحاب کو حکم دیا کہ جب تک مین آؤن تم
عقبہ مین ٹھیرو پھر جاکر اپنی ماں کی قبر پر اترے اور دیر تک اپنے رب سے مناجات کی پھر خوب سا روئے
اور لوگ بھی آپ کو روتے سے روئے اور کہا حضرت صلعم کا رونا اسجگہ سے سلیے ہوگا کہ جن مین ہمکو کوئی
ایسی شی حادث ہوئی ہے جسکی ہمکو طاقت نہین ہے جب لوگ روئے تو حضرت صلعم اونکے پاس
آئے فرمایا تم کیون روتے ہو کہا ہم آپکے رونے سے روئے اور ہمنے کہا شاید کوئی غم آپ کی امت مین
حادث ہوئی ہے جسکی طاقت امت کو نہین ہے فرمایا یہ بات نہین ہے لیکن کچھ بات ہے مین اپنی

ان کی قبر پر اور اللہ سے سوال کیا کہ مجھکو انکی شفاعت کا دن قیامت کے اذن دے اللہ نے نہ مانا کہ مجھے اذن
دیا مجھکو اوسپر رحم آیا یہ میری ماں ہے میں رویا پھر جبریل نے آکر کہا وما کان استغفار ابراھیم لابیہ
الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ الخ سو تو بھی اپنی ماں سے بیزار ہو جسطرح کہ ابراہیم اپنے باپ سے بیزار ہو گیا تھا سو
مجھکو اسپر رحم آیا یہ میری ماں ہے الحدیث رواہ الطبرانی بطولہ وھذا حدیث غریب وسیاق عجیب
انما عدد الی قبر امہ لانہا کانت مدفونۃ تحت کدا ابن کثیر کہتے ہیں اس سے زیادہ غریب و اشد
النکارۃ وہ حدیث ہے جسکو خطیب بغدادی نے کتاب السابق واللاحق بسند مجہول سے بروایت عائشہ صدیقہ
ایک قصہ ہے روایت کیا ہے کہ ان اللہ احیا امہ فامنت ثم عادت اسیطرح روایت پہیلی کی روایتین
جسکی سند میں ایک جماعت مجہول ہے ان اللہ احیا لہ ابا ہ وامہ فامنوا بہ حافظ ابن وحیہ نے اس استدلال
میں کہا ہے کہ ان ھذہ حیوۃ جدیدۃ کما رجعت الشمس بعد غیوبتہا وصلی علی العصر
طحاوی نے کہا حدیث شمس ثابت ہے قرطبی نے کہا لیس احیاؤھما یمتنع عقلا ولا شرعا پھر
کہا میں نے سنا ہے کہ اللہ نے آپکے چچا ابو طالب کو زندہ کر دیا وہ آپ پر ایمان لائے ابن کثیر نے کہا وھذا
کلہ متوقف علی صحۃ الحدیث فاذا صح فلا مانع منہ واللہ اعلم میں کہتا ہوں احادیث ایمان ابویں
سب ضعاف و مختلقات ہیں اور احادیث عدم ایمان صحاح وغیرہ میں ہیں متاخرین نے ان احادیث ضعاف
میں سخت خوض کیا اور قائل ایمان کے ہوئے دل اس صنعت سے قلق میں ہے سلف نے اسمیں کچھ غور نہیں کیا وہ
عافیت میں ہے ہماری لیے یہی بہتر ہے کہ ہم بھی خاموش رہیں اور اللہ کے علم پر اس مسئلہ کو چھوڑ دیں اس قسم کے
خوضات نزدیک اہل دین کے ہیچ نہ فضول ہوتے ہیں لکن حضرتؐ کی زیارت کرنے سے قبر اور کو یہ بات ثابت
ہوئی کہ زیارت قبور اقبار غیر مومنین و مومنات کی جائز ہے یہ جواز انکی زیارت کا بلکہ قبور جملہ مومنین و مومنات
کا اسلیے ہے کہ آخرت یاد آوے دنیا سے دل اوٹھے نہ اسلیے اہل اسلام کا قبور سے مدد چاہے اور غیر مسلمین و مسلمات کے
لیے استغفار و دعا کرے کہ یہ نص قرآن حرام ہے ابن عباس نے کہا حضرتؐ نے چاہا کہ اپنی ماں کے لیے استغفار
کریں اللہ نے منع کر دیا حضرتؐ نے کہا ابراہیم خلیل نے اپنے باپ کے لیے استغفار کی تھی اوسپر یہ آیت اوتری
دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ وہ لوگ انکے لیے استغفار کرتے تھے یہانتک کہ جب یہ آیت آئی تو استغفار
کرنے سے ہٹے مردوں کے لئے گو زندہ ہے زندہ لوگ سو وہ جب تک مریں تب تک انکے لیے استغفار کرنے سے
روکے نہیں گئے میں پھر اللہ نے یہ آیت اوتاری قتادہ نے کہا ہمنے سنا ہے کچھ لوگوں نے حضرتؐ کی

سحاب مین سے کہا ای نبی اللہ ہمارے آبا مین ایسے تھے جو اچھی ہمسائگی کرتے صلہ رحم بجالاتے قیدیون کو چھڑاتے عہد کو پورا کرتے کیا ہم اونکے لیے استغفار نہ کرین حضرت نے کہا ہان والد مین اپنے باپ کے لیے استغفار کرتا ہون جسطرح کہ ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے کی تب اللہ نے یہ آیت بھیجی اور ابراہیم علیہ السلام کیطرف کا عذر بیان کیا حضرت نے فرمایا ہے اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَسْتَغْفِرَ لِمَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا سعید بن جبیر کہتے ہین ایک مرد یہودی مرگیا اوسکا بیٹا مسلمان تہا وہ اوسکے ہمراہ نہ گیا یہ ذکر ابن عباس سے ہوا کہا اوسکو چاہیے تہا کہ ہمراہ اوسکے جاتا اور جب تک وہ زندہ تہا اوسکے لیے دعا صلاح کرتا جب مرگیا تو اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دیتا پہر آیت باب پڑہی الی قولہ تَبَرَّاَ مِنْهُ ابوداؤد مین آیا ہے کہ جب ابوطالب مرگئے علی مرتضے نے حضرت سے کہا اِنَّ عَمَّكَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فرمایا اذْهَبْ فَوَارِهِ وَلَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيَنِيْ یہ روایت شاہد صحت قول ابن عباس ہے مروی ہے کہ جب حضرت پر جنازہ آپ کی چچا ابوطالب کا گذرا فرمایا وَصَلَتْكَ رَحِمٌ يَا عَمِّ عطا بن ابی رباح کہتے ہین مین کسی شخص پر اہل قبلہ کی نماز پڑہنا ترک نہین کرتا اگرچہ ایک عورت حبشہ ہو اور زنا کا حمل کہتی ہو اس لیے کہ مینے اللہ کو نہین سنا کہ اوسنے نماز سے روکا ہو مگر مشرکین سے اللہ عزوجل فرماتا ہے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ الآیۃ ابوہریرہ کہتے تہے اللہ رحم کرے اس شخص پر جو استغفار کرے واسطے ابوہریرہ اور اوسکی ماں کے کہا اور اوسکے باپ کے لیے کہا میرا باپ مشرک مرا ہے ابن عباس نے کہا ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ باپ کے لیے استغفار کرتے رہے یہانتک کہ وہ مرگیا جب اونکو یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ اللہ کا دشمن تہا تب یہ اوس سے بیزار ہوگئے مجاہد وضحاک وقتادہ وغیرہم نے کہا ہے کہ لَمَّا مَاتَ تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ عبید بن عمیر وسعید بن جبیر نے کہا یہ بیزاری اُس سے دن قیامت کے ہوگی ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھینگے اوسکے چہرے پر سیاہی وغبار ہوگا وہ کہیگا اے ابراہیم مین تیری نافرمانی کرتا تہا اور آج کے دن تیرا عصیان نہ کریگا وہ کہینگے اے رب کیا تو نے مجھسے یہ وعدہ نہین کیا ہے کہ تو مجھکو دن بعث کے غمگین نہ کریگا اب کونسی رسوائی اس سے بڑہکر ہے باپ ابعد کی رسوائی سے بڑکر ہے کہا جائیگا اپنے پیچے دیکھ ناگہان ایک ذبح متلطخ دیکھینگے جسے ایک ضبع سمجھ پہر اوسکے پانون گہسیٹ کر آگ مین ڈالدیا جائیگا اللہ نے حضرت ابراہیم کو اَوَّاهٌ حَلِيْمٌ فرمایا ہے ابن مسعود نے کہا اواہ بمعنے رحیم ہے یعنی بڑے داعی عبداللہ بن شداد نے کہا حضرت سے پوچھا تہا اواہ کیا ہے فرمایا متضرع ابن جریر دوسرا لفظ ابن مسعود کا یہ ہے کہ اواہ بمعنے رحیم ہے مجاہد بھی اسی کے قائل

ہین ابو سعید و حسن نے کہا یعنے عباد اللہ پر مہربان ہین ابن عباس نے کہا اواہ کے معنے زبان حبشہ مین موقن کے ہین مجاہد و ضحاک کا قول بھی یہی ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ بمعنے مومن ہے پھر کہا بمعنے مومن تواب ہے عوفی نے کہا زبان حبشہ مین بمعنے مومن ہے ابن جریج کا قول بھی یہی ہے حدیث عقبہ بن عامر مین آیا ہے کہ حضرت صنے ذوالنجادین کو کہا کہ یہ شخص اواہ ہے وہ جب قرآن مین اللہ کا ذکر کرتا تو بلند آواز سے دعا کیا کرتا رواہ احمد و ابن جریر سعید بن جبیر و شعبی نے کہا اواہ بمعنے سبحہ ہے ابو العالیہ نے کہا اواہ وہ شخص ہے جو نماز چاشت کی محافظت کرے ابو یونس نے کہا اواہ وہ ہے جو اپنے خطاؤن کو یاد کر کے استغفار کرے مجاہد نے کہا اواہ وہ شخص ہے جو مخفی گناہ کرے مخفی توبہ کرے یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کیے ہین حسن بن مسلم نے کہا ایک آدمی اللہ کی بہت سی تسبیح و ذکر کرتا تھا یہ ذکر حضرت صسے سنا فرمایا انہ اواہ رواہ ابن جریر ابن عباس کہتے ہین حضرت صنے ایک میت کو دفن کیا فرمایا یرحمک اللہ ان کنت لاواھا یعنے تلا القرآن رواہ ابن جریر ابو ذر نے کہا ایک آدمی بیت الحرام کا طواف کرتا تھا اور اپنی دعا مین اواہ اواہ کہتا تھا یہ ذکر حضرت صسے ہوا فرمایا انہ اواہ ایک رات مین کلما کیا دیکھتا ہون کہ حضرت صاس شخص کو دفن کر رہے ہین وقت رات کا تھا آپ کے ہمراہ چراغ تھا رواہ ابن جریر یہ حدیث غریب ہے کعب احبار کہتے ہین حضرت ابراہیم جب ذکر دوزخ کا کرتے اذ ھو من المنار کہتے ابن عباس نے کہا وہ اواہ تھے یعنی فقیہ ابن جریر نے کہا اولی اقوال یہ ہے کہ اواہ بمعنے دعا یہ سیاق کے مناسب بھی یہی ہے کیونکہ جب اللہ نے یہ ذکر کیا کہ وہ ایک عدد تک اپنے باپ کے لیے استغفار کرتے تھے تو وہ کثیر الدعا ہے حلیم وہ ہے جو تحمل علم کرے وہ کام کرے ولہذا باوجود شدت ایذا کے باپ کے لیے استغفار کرتے رہے کیونکہ باپ نے کہا تھا لئن لم تنتہ لارجمنک واھجرنی ملیا قال سلام علیک سا ستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا سو باپ کی ایذا و سختی حلم کیا و دعا و استغفار کی ف فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے اول و مابعد اس سورت مین بیان فرمایا کہ برات مشرکین و منافقین سے واجب ہے قرابت کو اس حکم مین کچھ تاثیر نہین لفظ ما کان قرآن مین دو طرح پر آیا ہے ایک بمعنے نفی جیسے ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ دوسرے بمعنے نہی جیسے وما کان ان تؤذوا رسول اللہ یعنی جگہ واسطے نہی کے ہی استغفار سے یہ بات کہاں گئی کہ فلان مشرک ہے تو اب موالات منقطع ہو گئی یہان رشتہ داری کا اعتبار نہین ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اس سورت مین مغفرت مانگنا حکم مخالفت

وعدہ وعید خدا مین ہے یہ حکم کچھ خاص حضرت ؑ کے دین کے ساتھہ نہین ہی بلکہ دین ابراہیم مین بھی
اسکی ممانعت تھی ابراہیم نے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ مین تمہارے لیے مغفرت مانگون گا لیکن جب یہ
بات ظاہر ہوئی کہ اسکو عداوت وکفر پر اصرار و استمرار ہے تب اونہون نے باپ سے تبرا کیا اور استغفار کرنا
چھوڑ دیا معلوم ہوا کہ وہ وعدہ قبل تبین حال کے تھا یہ حال اونکو اور ہمارے حضرت ؐ کو بعد اللہ کے خبر
دینے کے معلوم ہوا بعض نے کہا یہ نہی ہے نماز پڑھنے سے جنازہ کفار پر کقولہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ
مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا لیکن قول اول اولے ہے پھر فرمایا کہ ابراہیم کثیر التاوہ ہین نہایت
بردبار ہین تاوہ یہ ہے کہ آدمی بیماری و درد مین آہ آہ کہے کلبی نے کہا اواہ وہ ہے جو ویرانی مین
اللہ کو یاد کرے کسی نے کہا وہ ہے جو ذاکر ہو بغیر تقیید کسی نے کہا بمعنے شفیق ہے بعض نے کہا بمعنے
معلم خیر ہے بعض نے کہا بمعنے خائف من النار حلیم وہ ہے جو کسی کو نہ ستائے مگر اللہ کے لیے یا بمعنے
سید ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اللہ ایسا نہین کہ گمراہ کرے کسی قوم کو جب انکو
راہ پر لگا چکا جبتک کہول نہ دے انپر جس سے اونکو بچنا ہے اللہ سب چیز سے واقف ہے یعنے اسلیے
تمکو منع کر دیا اللہ جو ہے اسکی سلطنت ہے آسمان و زمین مین جلاتا ہے اور مارتا ہے اور تمکو کوئی نہین
اللہ کے سوا حمایتی نہ مددگار ف اللہ نے اپنی نفس کریم سے خبر دی کہ مین عادل ہون کسی قوم کو گمراہ نہین
کرتا مگر بعد ابلاغ رسالت کے تاکہ اونپر حجت قائم ہو جاوے کما قال تعالے وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ الآیۃ
قتادہ نے کہا اللہ کا بیان واسطے مومنون کے ترک استغفار مین واسطے مشرکون کے خاصۃ ہے اور واسطے
انکے معصیت و طاعت کے عامۃ ہے اب چاہے تم مانو یا نہ مانو پہلے کے بعد مومنین کو اور ہمارا کہ مشرکین و
ملوک کفر سے لڑو اور اللہ کی نصرت پر جو مالک آسمان و زمین ہے اعتماد کرو اور دشمنون سے نہ ڈرو کہ
اونکا کوئی مددگار و یار نہین ہے حکیم بن حزام کہتے ہین حضرت ؐ اپنے اصحاب مین بیٹھے تھے فرمایا کیا
تم سنتے ہو جو مین سنتا ہون کہا ہم کچھ نہین سنتے فرمایا مین سنتا ہون چرچرانا آسمان کا اور اسپر
ملامت نہین کہ چرچرائے آسمان کی ایک بالشت جگہ نہین ہے لیکن وہان پر کوئی فرشتہ ساجد یا
قائم ہے کعب احبار نے کہا ایک سوئی رکھنے کے برابر زمین مین کوئی گنبد نہین ہے مگر یک فرشتہ

وہانپر مقرر ہے اسکا علم اللہ کیطرف پہونچاتا اور آسمان کے فرشتے عدد خاک سے زیادہ تر زمین اور حاملان عرش کے کعب سے مخ تک فاصلہ سو برس کا ہے فتح البیان مین کہا ہے جب پہلی آیت اوتری اور منع کیا کہ مشرکون کے لیے مغفرت نہ مانگو تو جو لوگ اونکے لیے استغفار کرتے تھے وہ ڈرے کہ کہین اللہ کیطرف سے اس حرکت پر عقوبت نہ آئے تب اللہ آیت بھیجی کہ جب تک کوئی شخص محرمات پر اقدام نہین کرتا ہے تب تک اللہ اسکو گمراہ نہین کرتا جن سے پہلے کچھ گناہ نہین ہے بعد معلوم کرنیکے بچنا چاہیے مقاتل و کلبی نے کہا یہ آیت حق ہین منسوخ کے ہر معنے اللہ عن المنسوخ کو باطل نہین کرتا جب تک ناسخ کو بیان نہ کردے ابن عباس نے کہا جب لوگون نے قیدیان بدر سے فدیہ لیا تب یہ آیت اوتری یعنے تمکو ان سے پہلے خدا لینا نہ چاہیے تھا لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اللہ مہربان ہوا اپنے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر جو ساتھ رہے نبی کے مشکل کی گھڑی مین بعد اسکے کہ قریب ہوئے دل پھرجانے بعضون کے اُن مین سے پھر مہربان ہوا اوپر وہ اوپر مہربان ہے رحم کرنیوالا ف مہاجر و انصار کو معاف کیا دل کے خطرون سے اور دوبارہ فرمایا مہربان ہوا پھر مہربان ہوا انتہے مجاہد وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ آیت غزوۂ تبوک مین اوتری اسلیے کہ وہ اس غزوہ مین سال قحط و گرمی سخت مین اور عسرت و دشواری مین نکلے تھے قتادہ نے کہا طرف شام کے نکلے سال تبوک مین لوگون کے وقت اسی جاتا ہے کہ کسقدر شقت اور جھد سخت اونکو پہونچا یہانتک کہ ہم نے سنا ہے کہ ایک دانہ کھجور کا دو آدمی آدھا آدھا کرکے کھاتے تھے اور اہل لشکر باری باری ایک ایک دانہ کو چوستے تھے پھر اوسپر ذرا سا پانی پیتے پھر چوستے پھر پانی پیتے اللہ نے اُنکی توبہ قبول کی اور اونکو غزوہ سے واپس پھیر لایا ابن عباس نے کہا ہے عمر نے خطاب سے حال ساعت عسرت کا پوچھا کہا ہم ہمراہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف تبوک کے تابستان سخت مین نکلے ایک جگہ پہ اترے ہمکو پیاس لگی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہماری گردنین کٹ جائینگی نوبت یہانتک پہونچی کہ کوئی مرد اونٹ نحر کرتا اسکی مینگنیان نچوڑ کر پیتا باقی کو جگر پر رکھتا ابوبکر صدیق نے حضرت سے کہا اللہ کو آپکی دعا مین عادت خیر کی ہے آپ ہمارے لیے دعا کرین فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ مین دعا کرون کہا ہان آپنے دونو ہاتھ اپنے اوٹھائے ابھی ہاتھ نہ کھینچے تھے کہ آسمان نے پانی برسایا خوب ہی برسا پھر تھم گیا لوگون نے اپنے برتن

بہر لیے پہر ہمنے جاکر دیکھا تو اوس پانی نے لشکر سے تجاوز نہ کیا تہا رواہ ابن جریر یہ معجزہ تہا حضرت کا عسرت سے مراد تنگی نفقہ وسواری وزاد آب کی ہے قریب تہا کہ لوگون کے دل حق سے پہر جائین اور دین رسول مین شک لائین لکن اللہ نے اُنکی توبہ قبول کی یعنے اونکو توفیق رجوع کیطرف اپنی بخشی اور دین پر ثابت کیا یہ اللہ کی مہربانی بالاے مہربانی ہے فتح البیان مین کہا ہے توبہ کو کچہہ سبق گناہ لازم نہین ہے اسلیے کہ سارے بندے ہر دم محتاج توبہ و استغفار ہین رسول کی توبہ ترک اولیٰ پر ہوتی ہے معانی قولہ عفا اللہ عنک لم اذنت لہم یہی ہوا ہے کہ ذکر حضرت کا مسجد مدینہ مین ہوا بعضے منافقین کے کہ تم توبہ کرو اور گناہون سے بچو اہل معانی نے کہا ہے یہ مفتاح کلام ہے واسطے تبرک کے اسمین تشریف ہے اونکی کہ اُنکی توبہ کو حضرت ہی کی توبہ سے ملا دیا جسطرح کہ رسول کے نام کو والد کے نام سے آیہ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ مین ملایا تہا کہ وہ تشریف رسول ہے پہر اللہ نے کہا کہ ہمنے مہاجرین و انصار کی توبہ بہی اونکے گناہون سے قبول کی یہ اسطرح کی بات ہے جو حدیث مین آئی ہے اِنَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ انسان مدت العمر زلات وتبعات سے خالی نہین ہوتا ہے خواہ صغائر ہون یا ترک افضل ساعت عسرت سے مراد غزوۂ تبوک ہے کہ اس غزوہ مین بہ شکل سخت پیش آئی تہی بعض علما نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت تبوک کی طرف گئے تو آپکے ساتہہ ستر ہزار آدمی تہے سوار و پیادہ مہاجرین و انصار وغیرہ سارے قبائل سے ساعت سے مراد سارے اوقات اوس غزوہ کے ہین کوئی ساعت بعینہ مراد نہین ہے عسرت کہتے ہین صعوبت امر و شدت وضیق کو رواہ کا اتفاق ہے کہ ساعت عسرت یہی غزوہ تبوک ہے اسکو غزوہ عسرہ بہی کہتے ہین اور اس حبش کو جیش عسرہ کہتے ہین اسلیے کہ اس لڑائی مین عسرت زاد و ظہر و آب کی تہی قریب تہا کہ اس جنگ مین دل لوگون کے بسبب جہد و شقت کے پہر جائین یا حق سے مائل ہو جائین لکن اللہ کا تفضل دیکہو کہ ذکر قبول توبہ کا قبل ذکر گناہ کے کیا تا اونکے جی خوش ہو جائین رؤف رحیم مین ایک فرق لطیف ہے اگرچہ بعضے مین قریب یکدیگر ہین خطابی نے کہا رحمت کبہی ہمراہ کراہت کے بہی ہوتی ہے اور رفت کے ساتہہ کراہت نہین ہوتی ہے وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤی

اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّاۤ

اِلَیْہِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ لِیَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۱۱۸ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۱۱۹ اور ان تین شخص پر جنکو پیچہے رکہا یہانتک کہ جب تنگ ہوئی اون پر زمین

ساتہ ہوئے اسپر کہ تنگ ہوئی اونپر اپنی جان اور اٹکل کر کوئی پناہ نہین اللہ سے مگر اسی
کی طرف پھر مہربان ہوا اونپر کہ وہ پھر آوین اللہ سے مہربان رحم والا اے یمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو تم
سچون کے ف دیکھین شخص ہی داخل ہوئے پچاس دن مین یا اونپر سخت حالت گذری موت سے بدتر تیز
شخص ہم کہنے سے بخشے گئے انہین تو منافقون مین ملتے تھے کعب بن مالک نے کہا مینے کسی غزوے مین
حضرت سے تخلف نہین کیا مگر غزوۂ تبوک مین بیطرح غزوۂ بدر مین بھی مین حضرت پر گرانہ تھا لیکن کوئی
اوس کے تخلف کرنے پر سعاتب ہوا حضرت ۲ ہمارا ارادہ قافلۂ قریش نکلنے تھے اللہ نے غیر مسعاد پر اونکو اور دشمن
کو یکجا جمع کر دیا مین ہمراہ حضرت کے شب عقبہ مین حاضر ہوا جبکہ ہم نے اسلام پر بیعت کی مین اوسکے عوض
شہد بدر کو دوست نہین کہتا اگرچہ اوسکا ذکر داشتہ تر ہے لوگون مین بہت ہی میرا قصہ تخلف کا غزوۂ تبوک
سے یون ہے کہ مین کبھی قوی تر و آسودہ نہ تھا جتنا کہ وقت تخلف کے اس غزوے سے تھا واللہ میرے پاس کبھی
دو راحلہ جمع نہ ہوئے اس غزوے کے وقت میرے پاس دو راحلہ تھے اور حضرت ۲ جب ارادہ کسی غزوے کا
کرتے تو نام کسی اور جگہہ کا لیتے یہانتک کہ یہ غزوہ ہوا حضرت ۲ نے یہ غزوہ سخت گرمی مین کیا اور ایک سفر
دور دراز اور جنگلون کی طرف کیا اور بہت سے دشمنون کی طرف متوجہ ہوئے اور مسلمانون سے کہدیا کہدیا
کہ وہ تیاری مقابلۂ دشمن کی کرلین اور جسطرف کا ارادہ تھا اوسکی خبر کردی اور مسلمان ہمراہ حضرت ۲ کے
بہت تھے جنکو کوئی کتاب حافظ جمع نہین کرسکتی ہے مراد کتاب سے دفتر اسم نویسی اہل لشکر ہے کہ لوگ لکھے
تھے جنکو یہ گمان ہوا کہ اگر وہ غائب ہون گے تو حضرت ۲ پر مخفی رہین گے جب تک کہ اللہ کیطرف سے وحی نہ
آئے حضرت نے یہ غزوہ ایسے وقت مین کیا کہ پھل پک چکے تھے اور سایہ خوب تھا اور مین اسکیطرف
مائل تھا حضرت نے اور مسلمانون نے تیاری کی مین بھی جاتا تھا کہ تیاری کرون لیکن مینے کچھہ تیاری
نہ کی اپنے جی مین کہا کہ جب چاہون گا تیار ہو جاؤن گا یہی سوچتا رہا یہانتک کہ لوگ تیار ہو کر ہمراہ حضرت
کے روانہ ہو گئے اور مینے کچھہ طیاری نہ کر پائی اور کہا کہ مین بعد ایک دو دن کے تیار ہو کر اونسے جا ملونگا
ہر روز ارادہ کرتا اور رہجاتا اور کچھہ نہ کرتا غرضکہ اتنی دیر ہوئی کہ وہ لوگ کوچ کر گئے مینے چاہا کہ مین اونسے
جا ملون کاش مینے ایسا ہی کیا ہوتا لیکن میرے مقدر مین نہ تھا مین جب لوگون مین نکلتا بعد رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجھکو رنج ہوتا کہ نہ دیکھتا مین کسی شخص کو مگر اوسکو جو کہ متہم و مطعون بنفاق تھا یا ایسے
شخص کو جسے اللہ نے معذور کیا تھا اور یاد نہ کیا مجھکو حضرت ۲ نے مگر بعد پہونچنے کے تبوک مین آپ

درسیان قوم کے بیٹھے تھے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا ایک مرد بنی سلمہ نے کہا رو کدیا اسکو اے رسول خدا ۱۲
اوسکی دو چادرون نے اور دیکھنے نے طرف اپنی عطف کے معاذ بن جبل بولے تو نے بری بات کہی واللہ
یارسول اللہ ہم نے کوئی بات اسکی سوا خیر کے نہین جانی حضرت ۱۲ خاموش رہے مینے جب سنا کہ حضرت تبوک
سے واپس آتے ہین مجھکو ہمیشہ ایسا وقت درپیش موجود ہوا مین دروغ بندی کو یاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مین کل حضرت
کی خفگی سے کیونکر بچون گا اور جو لوگ میرے گھر کے عقل والے تھے اونسے مدد چاہتا تھا جب یہ بات سنی
کہ حضرت ۱۲ آگئے باطل میرے جی جاتا رہا اور مینے جان لیا کہ ہرگز مجھکو کسی شے سے نجات نہ ہوگی بجز صدق
کے حضرت ۱۲ جب سفر سے آتے شروع مسجد سے کرتے دو رکعت نماز پڑھکر لوگون کے لیے بیٹھتے جب آپنے
اسطرح کیا متخلفین نے عذر کرنے شروع کیے بیاسی کچھ اوپر اسی آدمی تھے حضرت ۱۲ نے ظاہر مین اونکا عذر
قبول کرلیا اور استغفار کی اور اونکے باطن کو خدا کے سپرد فرمایا یہانتک کہ جب مینے آکر سلام کیا آپ نے
تبسم فرمایا مگر غصے سے پھر فرمایا آؤ مین چلکر سامنے آپکے بیٹھا فرمایا تو کیسے رہ گیا کیا تو نے سواری خرید
نہین کی تھی مینے کہا ای رسول خدا اگر مین کسی اور کے پاس اہل دنیا سے سوا آپ کے بیٹھتا تو یہ جانتا کہ
مین عذر کرکے اوسکے غصے سے بچ جاؤنگا مجھکو جدل کرنا آتا ہے ولکن واللہ مین جانتا ہون کہ اگر آج
سامنے آپکے جھوٹی بات کہونگا جسکے سبب سے آپ مجھسے خوش ہو جائین گے تو قریب ہے کہ اللہ آپکو
مجھپر غضبناک کردیگا اور اگر آپکے سامنے سچ بولون گا اور آپ مجھپر خفا ہونگے تو مین اللہ سے امید اچھی انجام کی
رکھتا ہون واللہ مجھکو تخلف مین کوئی عذر نہ تھا واللہ مین کبھی اتنا فارغ و آسودہ حال نہ تھا جیسا کہ وقت
تخلف کے تھا حضرت ۱۲ نے فرمایا سنے سچ کہا تو جا یہانتک کہ اللہ تیرے حق مین کچھ حکم دے مین وہان
سے اوٹھکر کھڑا ہوا کچھ لوگ بنی سلمہ کے میرے پیچھے لگے اور مجھسے کہا واللہ ہم نہین جانتے کہ تو نے کوئی
قصور کیا ہے پہلے اس سے ولکن اسدم تو عاجز ہو گیا تو نے بھی ویسا ہی عذر کرلیا ہوتا جیسا کہ متخلفین نے
سامنے حضرت ۱۲ کے اپنا عذر ظاہر کیا تیرے اس گناہ کو حضرت ۱۲ کا استغفار کرنا کافی تھا واللہ وہ مجھکو
سرزنش کرتے رہے یہانتک کہ مینے چاہا کہ پھر کر جاؤن اور اپنے نفس کی تکذیب کرون پھر مینے انسے
کہا میرے ہمراہ کسی اور شخص نے حضرت ۱۲ سے ملاقات کی ہے کہا دو مرد نے وہی کہا جو تو نے کہا اور
حضرت ۱۲ نے اونکو بھی وہی بات کہی جو تجھکو کہی مینے پوچھا کہ وہ دو مرد کون ہین کہا مرارہ بن ربیع عامری
اور ہلال بن امیہ واقفی غرضکہ ان دو مرد صالح کا مجھسے ذکر کیا یہ دونو حاضر بدر ہوے تھے مجھکو اونکی اقتدا

کرنا چاہیئے تہا مین یہ سنکر چلا گیا اور حضرت نے مسلمانون کو منع کر دیا کہ ہم تینون سے بات کرین نہ علیحدہ
کے لوگ ہمسے بچنے لگے اور بدل گئے یہانتک کہ مینے اپنے جی مین زمین کو بھی بدلا پایا گویا یہ وہ زمین ہی نہین ہے
جسکو مین پہچانتا تہا اس حال پر ہم پچاس دن تک رہے آخر وہ دونون یار ہمارے سو رہے اپنے گہرون مین
بیٹہے رویا کرے اور مین تو مرد مین اشد و اجلد تہا نماز مین ہمارہ مسلمین کے حاضر ہوتا اور بازارون مین پہرتا مجہسے
کوئی بات نہ کرتا اور پاس حضرت کے جاتا آپ بعد نماز کے بیٹہنے مین آپ پر سلام کرتا اور جی مین کہتا کیا ہونٹ
جواب سلام مین ہلائے یا نہین پہر قریب حضرت کے نماز پڑہتا اور نظر چراتا جب مین نماز مین ہوتا حضرت
میری طرف دیکہتے جب مین انکی طرف ملتفت ہوتا آپ مجہسے منہ پہیر لیتے جب ہجران مسلمین طول کو پہونچا تو
مین چلا یہانتک کہ ابی قتادہ کی دیوار باغ پر چڑہا وہ میرا چچازاد بہائی تہا اور مین اسکو بہت چاہتا تہا مینے
اسکو سلام کیا واللہ اسنے مجہسے جواب سلام کا نہ دیا مینے کہا اے ابا قتادہ تجہکو اللہ کی قسم ہے تو جانتا ہے
کہ مین اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہون وہ خاموش رہا مینے پہر دوبارہ اسکو قسم دی وہ پہر چپکا رہا پہر سہ بارہ
قسم دی پہلو دہ چیپ ہوا پہر کہا اللہ و رسول جانین میری آنکہون مین آنسو بہر آئے مین دامنے پہر کر دیوار
پر چڑہا پہر مین ایکدن بازار مدینہ مین چلا جاتا تہا کہ نبطی انباط شام مین سے جو غلہ مدینے
مین فروخت کرنے کو لایا تہا مجہسے بولا وہ کہتا تہا کوئی مجہے کعب بن مالک کو بتا دے لوگ میری طرف اشارہ
کرنے لگے وہ میرے پاس آیا ایک خط مجہکو دیا وہ بادشاہ غسان کا خط تہا مین کاتب تہا اوسمین لکہا تہا

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ یَجْعَلْكَ فِیْ دَارِ هَوَانٍ وَلَا مُضْیَعَةٍ فَالْحَقْ

بنا تو ہمارے پاس مینے اس خط کو پڑہکر اپنے جی مین کہا کہ یہ ایک اور بلا پیش آئی مینے چولہے مین اس خط کو جلا دیا
یہانتک کہ جب چالیس مین پچاس سے گذر گئین حضرت کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا حضرت نے
تجہکو حکم دیا ہے کہ تو اپنی جورو کو الگ کر دے مینے کہا مین اسکو طلاق دیدون یا کیا کرون کہا بلکہ الگ
کر دی اسکے پاس جا اسیطرح آیکا قاصد ان دونونکے پاس یہی گیا مینے اپنی بی بی سے کہا کہ تو اپنے
میکے چلی جا اور انکے پاس رہ یہانتک کہ اللہ اس امر مین کوئی حکم فرماوے جو چاہے ہلال بن امیہ کی بی بی نے
حضرت سے آکر پوچہا کہ یا رسول اللہ ہلال ایک بوڑہا آدمی ناتوان ہے اسکے پاس کوئی خادم نہین کیا آپ
کو ناپسند ہو کہ مین اسکی خدمت کرون فرمایا نہین ولکن وہ تیرے پاس نہ آئے اسنے کہا واللہ اسکو کسی شی کی
طرف حرکت نہین ہے اور وہ جسدن سے جب سے اوسکا یہ حال ہوا ہے آجتک برابر رویا کرتا ہے کعب نے کہا

مجھسے بھی بعض سے گھر والون نے کہا تو بھی حضرت سے اپنی ماں کی رخصت لیلے کیونکہ آپنے زن ہلال ان
امیہ کو اذن دیدیا ہے میں نے کہا واللہ میں ہرگز حضرت سے اسکی حق میں اذن نہ چاہونگا اور میں نہیں جانتا کہ
حضرت مجھ اوسکے حق میں اگر میں اذن مانگون کیا حکم دینگے اور میں جوان آدمی ہون دس رات تک یون ہی
حال رہا جب بچاس راتین کامل ہوگئین اور روز پچاسوین کی نماز صبح گھر کی چھت پر پڑھی اور میرا
وہی حال تھا جو اللہ نے ذکر کیا ہے کہ میرا دل تنگ ہوگیا اور زمین بھی مجھپر تنگ نظر آئی باوجود اس کشادگی
کے تو میںنے ایک آواز چلانیوالے کی کوہ سلع پر سنی کہ وہ باواز بلند کہتا تھا اَبْشِرْ یَا کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ میں اس
آواز کو سنکر سجدے میں گر پڑا اور میںنے جانا کہ طرف اللہ کے قبول توبہ کی کشایش آئی سو حضرت نے اپنے پاک
کے توبہ قبول کرنیکا اعلام دیا ہے جبکہ نماز صبح پڑھ چکے اب لوگ خوشخبری سنانے کو آنے لگے اور میرے اون
دونو یاردن کے پاس بھی گئے اور میرے پاس ایک مرد گھوڑے پر سوار آیا اور ایک دوڑنے والا قبیلہ اسلم سے
دوڑا اوسنے پہاڑ پر چڑھکر آواز کی گھوڑے سے جلد تر وہ آواز پہونچی جب وہ آدمی آیا جسکی آواز میںنے سنی تھی
میںنے دونو کپڑے اپنے اوتارکر اوسکو پہنا دیے صدقہ میں اس بشارت کے واللہ اوسدن سوا ان دو پارچے
کے میں اور کسی شے کا مالک نہا اور دو کپڑے عاریت لیکر میںنے پہنے اور میں بقصد ملاقات حضرت ص
کے چلا لوگ فوج فوج میرے سامنے آتے تھے اور مبارکباد دیتے تھے کہ اللہ نے تیری توبہ قبول کرلی اور کہتے
تھے لِیَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ یہانتک کہ میں مسجد میں جسمیں رسول ہوا دیکھا کہ حضرت ص مسجد میں بیٹھے ہین
اور لوگ آپکے آس پاس ہین طلحہ بن عبید اللہ نے جلدی سے اوٹھکر مجھسے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی واللہ
کوئی آدمی سوا انکے مہاجرین میں سے اوٹھکر میری طرف نہیں آیا کعب اس بات کو واسطے طلحہ کے یاد رکھتے تھے
کبھی نہین بھولتے جب میںنے حضرت ص کو سلام کیا فرمایا اور آپکا چہرہ مبارک خوشی سے چمکتا تھا اَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ میںنے کہا یہ آپکی طرف سے ہے یا اللہ کیطرف سے فرمایا نہین بلکہ اللہ
کیطرف سے ہی حضرت ص جب خوش ہوتے آپکا چہرہ روشن ہوجاتا گویا ایک چاند کا ٹکڑا ہے آپکی صورت مبارک
سے پہچانی جاتی جب میں آپکے سامنے بیٹھا میںنے کہا اے رسول اللہ میری توبہ یہی ہے کہ میں اپنے مال سے ہجرت
اوسکو بطور صدقہ حوالہ اللہ و رسول کردن فرمایا کچھ مال اپنے پاس رہنے دو کہ یہ بہتر ہے واسطے تیرے میںنے
عرض کیا میں اپنا سہم جو خیبر میں ہے اوسکو روک رکھونگا پھر میںنے کہا اللہ نے مجھکو سچ بولنے کے سبب سے
نجات دی میری توبہ یہی ہے کہ میں جب تک بولون سچ بولون جبتک کہ باقی رہون واللہ میں نہیں جانتا

کہ اللہ نے کسی شخص کا مسلمانون مین سے صدق حدیث مین امتحان لیا ہو جب سے کہ مینے حضرت ؐ سے یہ
بات ذکر کی بہتر اوس امتحان سے جو میرا لیا واللہ مینے کبھی عمداً جھوٹ نہین بولا جب سے کہ ذکر اسکا حضرت ؐ
سے کیا آجکے دن تک اسمین امید رکھتا ہون کہ اللہ عزوجل مجھکو باقی عمر مین جھوٹ سے محفوظ رکھیگا اور اللہ
نے یہ آیات لقد تاب سے تا مع الصادقین اتاری واللہ اللہ نے کوئی نعمت مجھپر بڑ ہکر اس سے جیسی کہ مجھکو
ہدایت اسلام کی کی نہین کی کہ اوسدن مینے سامنے حضرت ؐ سچی بات کہدی اگر مین جھوٹ بولتا تو اسیطرح
ہلاک ہوجاتا جیسے اور جھوٹے لوگ تباہ ہوگئے اللہ نے جب جھوٹون کے حق مین وحی بیجی بہت بُرا اونکو کہا
کہ ایسا بُرا کسیکو نہ کہا ہوگا فرمایا سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ
رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ
اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ہم تین شخص تھے جو ان لوگون سے علیحدہ رہے جنکا عذر حضرت ؐ نے قبول
کرلیا تھا اونہون نے جب حلف کیا تو حضرت ؐ نے اونکے لیے استغفار کی اور ہمارے امر مین تاخیر فرمائی یہانتک کہ اللہ نے
حکم بھیجا اور فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا یہ تخلیف و تاخیر امر کچھ وہ نہین ہے کہ ہم غزوے سے پیچھے رہگئے بلکہ یہہ
تخلیف اہل حلف و معتذرین سے ہوئی جنکا عذر قبول کیا گیا تھا رواہ أَحْمَدُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ مُتَّفَقٌ
عَلَى صِحَّتِهِ رواہ صاحبا الصحیح البخاری و مسلم من حدیث الزهری یہ حدیث متضمن ہے تفسیر
پر اس آیت کریمہ کے باحسن الوجوہ و بہت سے سلف نے اسکی تفسیر اسی طرح روایت کی ہے جابر بن عبداللہ نے کہا ہم
ان اشخاص سے کعب بن مالک و ہلال بن امیہ و مرارہ بن ربیعہ ہین یہ تینون انصاری تھی یہی قول ہے مجاہد و ضحاک
و قتادہ و سدی اور بہت سے مفسرین کا شعبی نے مرارہ بن ربیعہ کہا ہے اور سعید بن جبیر نے ربیعہ بن مرارہ اور حسن
بصری نے ربیع بن مرار یا مرار بن ربیع اور ایک روایت ضحاک مین مرارہ بن ربیع آیا ہے کما وقع فی الصحیحین
وهو الصواب یہ قول کہ اُن لوگون نے دو مرد کا نام لیا جو حاضر بدر ہوئے تھے یہ خطا ہے زہری کی کیونکہ ان
تینون مین سے کسیکا حاضر ہونا بدر مین معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم یہ تینون پچاس رات تک بسبب اسکے مسلمانون
نے اونکو چھوڑ دیا تھا اور انکی جان اور زمین اونپر تنگ ہوگئی تھی اور سارے رستی بند ہوگئے تھے اور نہین جانتے تھے
کہ کیا کرین اللہ کے امر پر صابر رہے یہانتک ثابت قدم رہے کہ اللہ نے اونکی مشکل آسان کردی اس
سبب سے کہ اونہون نے سامنے حضرت ؐ کے سچ بولا اور کہدیا کہ ہمکو کچھ عذر نہ تھا سو اتنی مدت تک عقاب
ہوا پھر اللہ نے اُن کی توبہ قبول کی انجام اونکے صبر کا بہت اچھا ہوا اسی آیت نے توبہ قبول کرائی ولہذا

اللہ نے کہا کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچون کے ساتھ رہو یعنے سچ بولنے کو لازم پکڑو اور اہل صدق مین ہو جاؤ مھالک سے نجات پاؤ اللہ تمہارے کامون مین کشایش دے گا اور نجات کا رستہ دکھائیگا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَلَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَلَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا اَخْرَجَاہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ ابن مسعود کہتے ہین الکذب لا یصلح منہ جد ولا ھزل اقرؤا اِنْ شِئْتُمْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پھر کہا فھل یجدون لاحد فیہ رخصة ابن عمر نے کہا مع الصادقین یعنے ہمراہ محمد و اصحاب محمد کے ضحاک نے کہا ہمراہ ابوبکر و عمر اور انکے یارون کے حسن نے کہا اگر تو چاہے کہ ہمراہ سچون کے ہے تو دنیا مین بے رغبت اختیار کر اور اہل ملت سے بازرہ ف فتح البیان مین کہا ہے قبول اللہ نے توبہ ان تین شخصون کی جنکی توبہ مین تاخیر کی گئی تھی اور نے الحال قبول نہین ہوئی تھی ابن جریر نے کہا خلفوا کے معنے ہین ترکوا حضرت نے انکی توبہ قبول کی یہانتک کہ قرآن نازل ہوا اور اسنے قبول کی اوپر زمین تنگ و تاریک ہوگئی تھی یہ کنایہ ہے شدت تحیر و عدم طمینان سے یعنی قبول توبہ مین اتنی دیرلگی کہ زندگی ملخ ہوگئی زمین کیا بلکہ جان سے تنگ آگئے تھے بسبب وحشت و حیرت و شدت حزن و غم کے اور جان لیا تھا کہ سوائے اللہ کے کہین ٹھکانا نہین ہے یہی توبہ و استغفار کام آئیگی اوسپر اسنے اونکی توبہ قبول کی ابوبکر وراق نے کہا ہے اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ اَنْ تَضِیْقَ عَلَی التَّائِبِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَتَضِیْقَ عَلَیْہِ نَفْسُہٗ کَتَوْبَةِ ھٰٓؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ آیت دلیل ہے جواز ہجران اہل معاصی پر واسطے تادیب کے تاکہ گناہون سے باز رہین اور دلیل اوسپر کہ قبول توبہ محض رحمت و کرم و رافت و احسان الٰہی سے ہے کچھ اللہ پر قبول کرنا اوسکا واجب نہین ہے پھر فرمایا کہ اللہ سے ڈرنا اور ہمراہ سچون کے رہنا چاہیے ظاہر آیت مین عموم ہے نافع نے کہا واسطے ثلاثہ کے ہے اونکو حکم ہوا کہ ہمراہ حضرت ؐ اور اصحاب کے رہو ابن عباس نے کہا ہمراہ علی مرتضی کے رہو جعفر نے کہا ہمراہ ثلاثہ کے ہو ابن جریر نے کہا ہمراہ مہاجرین کے ہو کسی نے کہا ہمراہ اونکے رہو جو حضرت کے ساتھ غزوہ تبوک مین گئے تھے بعض نے کہا ہمراہ اونکے جنہون نے گناہ کا اقرار کیا اور عذر نہ کیا لکن قول اول اولے ہے

اور یہ سب اوسمین بدخول اولے داخل ہین آیت دلیل ہے فضیلت صدق پر ہروی ہے کہ ابو بکر صدیق رہنے
اس آیت سے احتجاج کیا تھا انصار پر دن سقیفہ کے جبکہ انصار نے یہ بات کہی تھی مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ
ابو بکر نے کہا اللہ تعالے کہتا ہو لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلٰی قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ کون لوگ
ہین انصار نے کہا تم کو کہا اللہ نے فرمایا ہے وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ تم کو حکم ہے کہ تم ہمارے ساتھ رہو
اسکو یہ حکم نہین دیا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ رہین بعض نے کہا یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ اجماع حجت ہی کیونکہ
حکم دیا ہے ساتھ رہنے کا ہمارہ صادقین سے جو قبول کرا ونکی بات کا لازم ہے یا سع بمعنے من سے اسی کو نُوْا
رَسُوْلِهٖ وَاللہ اعلم مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّ
لَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا
كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ نہ چاہیے مدینے والون کو
اور جو اونکے گرد ہین گنوار کہ رہجائین رسول کے ساتھ سے اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہین زیادہ اسکی جان سے
یہ اسواسطے کہ نہ کبھین پہونچتی انکو پیاس نہ محنت اور بھوک اللہ کی راہ مین اور نہ پانون پہیرتے کہین جس سے
خفا ہون کافرون کو اور نہ چھینتے ہین دشمن سے کچھ چیز مگر لکھا جاتا ہے اسپر اونکو عمل نیک تحقیق اللہ نہین کھوتا
حق نیکی والون کا ف اللہ پاک نے اس آیت پاک مین متخلفین پر عتاب کیا ہے کہ المدینہ و اعراب نے
حضرت ﷺ کا ساتھ غزوہ تبوک مین نہ دیا اپنی جان کی آرام چاہی نہ موسات اونکی جان کی جسکو بہت
مشقت پہونچی اونہون نے بیشمار نقصان اپنے اجر و ثواب کا کیا اگر اونکو تشنگی یا تعب یا گرسنگی راہ
خدا مین پہونچتی یا یہ کسی منزل مین اونہون نے دشمنون کو ڈرائے اور اونپر غلبہ پائے تو یہ اعمال جو اونکی قدرت
مین تھے تو اونکو کتنا ثواب جزیل ان اعمال صالحہ کا ملتا اللہ کسی نیک بندے کا اجر ضائع نہین کرتا ہے
کقولہ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا فتح البیان مین کہا ہے آیت مین زیادہ تاکید ہے وجوب
غزو کی ہمراہ حضرت ﷺ کے اور تحریم تخلف کی آپ سے حوالی مدینہ مین مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم و غفار رہتے
تھے یہ ہمراہ حضرت کے غزوہ تبوک مین نہ گئے بعض نے کہا یہ آیت عام ہے حق مین سب اعراب کے کیونکہ لفظ
عام ہے عمل کرنا اوسکا عموم پر اولے ہے الفاظ کے اونکو اسلیے خاص کیا کہ یہ پکار رہی نہ نکلے بخلاف اوروں
کے کہ اونکو نفیر نہین کی تھی اور یہ خود قریب و جوار مین رہتے تھے اسلیے جو تھے ساتھ نصرت و متابعت

رسول کے ابن زید نے کہا یہ حکم اول وقت کا ہے کہ سلام قلیل تھا کسیکو حضرت کے سے تخلف کرنا نہین پہونچتا تھا جب اسلام کثیر و فاشی ہوگیا تو اللہ نے کہا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً پھر اپنے کہا فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ یہ آیت اس کا ناسخ ہے کہا ابن عباس نے کہا نہین تھا کہ اونکو اپنی جان کا بخل کرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا دریغ کرین بلکہ اونکو تو یہ چاہیے تھا کہ ہمراہ حضرت کے محنت و تکلیف اوٹھاتے اور آپکے سامنے اہل شقاوت سے مجاہدہ کرتے حضرت کو بچاتے اپنی جان دیکر بلکہ اپنے اصحاب و اقربا مین اپنا ساتھ نہ چھوڑتے کیونکہ جانتے ہین کہ نفس کریمہ نبوی نزدیک اللہ کے بہت عزیز و کریم ہے سو جب یہ نفس بوجود اس عزت و کرامت کے متعرض خوض و شدت و ہول مین ہوا تو سارے نفس پر واجب ہوا کہ وہ قتل پر اپنے کو شمع پر جان فدا کرتے اور کیونکر پروا اپنی جان کی رکھتے بلکہ اس جان دینے کو اپنے بہت بڑا ثواب جانتے اور اسکو سخت تر تیخ و تقریع شدید سے پھر فرمایا کہ یہ وجب اونپر اسلیے ہے کہ جو کچھ تکلیف انکو اس کام مین پہنچی اور جو کچھ کہ روائی قتل و قید اعدا یا ہزیمت کی وہ اوٹھاتے سب مین اونکو اجر جزیل عطا کیا جیسا کہ پہلے بیان کرتا وہ اپنے وعدہ مین کریم ہے ایک جماعت نے کہا ہے هٰذِهِ الْآيَةُ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ قتادہ نے کہا یہ حکم خاص ہے ساتھ حضرت صلعم کے مگر قول اول اولے ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی اللہ کی طاعت کا قصد کرتا ہے اسکا کھڑا ہونا بیٹھنا چلنا پھرنا حرکت سکون سب حسنات مکتوبہ عند اللہ ہوتے ہین وَكَانَ سَعْيُهُ مَشْكُورًا وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور نہ خرچ کرتے ہین کچھ خرچ چھوٹا یا بڑا اور نہ گذرتے ہین کوئی میدان مگر لکھتے ہین اونکے واسطے کہ بدلا دے اونکو اللہ بہتر کام جو کرتے تھے ف اللہ نے کہا نفقہ ان غازیون کا راہ خدا مین چھوٹا ہو یا بڑا قلیل ہو یا کثیر اور قطع بیابان سیر الی الاعدا مین سب اونکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے اسجگہ لفظ یہ نہین فرمایا اسلیے کہ یہ اعمال انسے صادر ہوتے ہین ولہذا یہ فرمایا کہ اونکو ان اعمال کا بدلہ بہت اچھا ملیگا امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اس آیت کریمہ سے حظ وافر و نصیب عظیم حاصل ہوا اسلیے کہ اونہون نے اس غزوہ مین اموال جزیلہ نفقات جلیلہ خرچ کیے جسطرح حدیث عبد الرحمن بن حباب سلمی مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے خطبہ پڑہا لوگون کو جیش عسرت پر اوبھارا عثمان نے کہا مجھپر سو اونٹ مع اقتاب و احلاس کے ہین پھر حضرت صلعم نے حث فرمایا عثمان نے کہا مجھپر سو اونٹ اور ہین مع اقتاب و احلاس کے پھر ایک زینہ منبر سے نیچے اوترکر اوبھارا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مجھپر سو اونٹ اور ہین مع اقتاب و احلاس کے عبد الرحمن کہتے ہین مینے حضرت صلعم کو دیکھا کہ تالیہ ہلا کر اسطرح اشارہ

کیا عبد الصمد راوی نے اپنا ہاتھ نچا کر متعجب کیطرح بتایا کہا حضرت رض نے فرمایا ما علی عثمان ما عمل بعد هذا رواه عبد الله بن الامام احمد عبد الرحمن بن سمرہ کا لفظ یہ ہے کہ عثمان ایک ہزار دینار اپنے کپڑے مین لائے جیش عسرت کا سازو برگ کیا اور وہ دینار حضرت رض کی گود مین ڈالدیے مینے حضرت رض کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے اونکو الٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرارا یہی کہتے تھے رواه عبد الله بن الامام احمد ایضا قتادہ نے تفسیر قطع وادی مین کہا ہے ما ازداد قوم في سبيل الله بعد امرهم هذا الا ازدادوا قربا من الله فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ تعالے نے کہا یہ جو کچھ انفاق حرب یا راہ خدا مین کرتے ہین گو ایک شے حقیر صغیر یسیر ہو جیسے ایک دانہ کھجور کا یا اس سے زیادہ یا کم یہانتک کہ کوڑا اٹھانے کی چیز وہ انکی لیے لکھی جاتی ہے اسیطرح کانٹا صحرا کا جائے اور آتے وادی اصل مین اس میدان کو کہتے ہین جو درمیان پہاڑون اور ٹیلون کے گذرگاہ ندی نالون کا ہوتا ہے آیت دلیل ہے فضل جہاد پر اور اسپر کہ جہاد احسن اعمال عباد ہے ایک جماعت نے کہا یہ آیت منسوخ ہے آیت مابعد سے کیونکہ وہ دلیل ہے جواز تخلف بعض پر ہمراہ قیام بعض کے ساتھ جہاد کے وہی قولہ تعالے وما كان المؤمنون

لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم

اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون ۵ اور ایسے تو نہین مسلمان کہ سارے کوچ مین نکلین سو کیون نہ نکلے ہر فرقہ مین سے اونکے ایک حصہ تا سمجھہ پیدا کرین دین مین اور تا خبر ہو نچا دین اپنی قوم کو جب پھر آوین اونکی طرف شاید وہ بچتے رہین ف یعنے ہر قوم مین سے چاہیے بعض لوگ پیغمبر کی صحبت مین رہین تا علم دین سیکھین اور پیچھلون کو سکھا دین اب پیغمبر موجود نہین لکن علم و دین موجود ہے طلب علم فرض کفایہ ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے انتہے جب یہ بات ٹھیری آیا اعراب ہمراہ حضرت رض کے غزوہ تبوک مین جائین تو اللہ نے بیان اس حکم کا کیا ایک گروہ سلف کا یہ قول ہے کہ کوچ کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضرت رض باہر نکلین و لہذا اللہ نے فرمایا انفروا خفافا وثقالا اور فرمایا ما كان لاهل المدينة ومن حولهم من الاعراب الخ یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہو گیا بعض نے کہا مراد اس بیان سے یہ ہے کہ کچھ لوگ ہر قبیلے سے ہمراہ حضرت رض کے نکلین اگر سب نکلین تو وہ جو باہر نکلین گے نزول وحی کو سمجھین گے اور جب پھر کر آئینگے اپنی قوم کو لعر عدو سے ڈرائین گے تو اس نفر معین مین اونکو دوام جمع ہو جائین گے اور بعد حضرت رض کے یہ طائفہ ناوقہ یا تو تفقہ کریگا یا جہاد کریگا یہ قبائل پر فرض کفایہ ہے ابن عباس نے کہا یعنے ساری مومنونکو

کوچ نہ کرنا چاہیے کہ نبی کو اکیلا چھوڑ دین بلکہ ایک طائفہ یعنی عصبہ یعنے سرایا ہے اونکو نکلنا نہ چاہیے مگر
حکم رسول سے پھر جب لشکر پھر آئے اور بعد اونکے حضرت ص پر قرآن اترا ہو تو جو لوگ ہمراہ حضرت ص کے ٹھہرے تھے وہ
اُس قرآن کو سیکھ لین اور سمجھین کہ اللہ نے تمہارے نبی پر قرآن اتارا ہے ہم نے اسکو سیکھ لیا ہے تب وہ
لشکر پھر کر اوس وحی کو جو بعد اونکے نازل ہوئی ہے سیکھ لین اور بجائے اونکے دوسرا لشکر باہر جائے
یہ معنے ہین لیتفقھوا فی الدین کے مجاہد نے کہا یہ آیت حق ہین کچھ لوگون کے اصحاب حضرت ص سے اوتری
ہے وہ جنگلون مین نکل گئے تھے اونہون نے لوگون سے پہلائی پائی اور ارزانی غلہ سے نفع اوٹھایا اور جو لوگ
انکو ملے اونکو طرف ہے کے بلایا لوگون نے اونسے کہا ہم دیکھتے ہین کہ تم نے اپنے اصحاب کو چھوڑ دیا اور
تمہارے پاس آئے ہو اونکو یہ بات جی مین بری لگی اور صحرا سے نکلکر حضرت ص کے پاس آئے اور سارا حال سنایا یہ
آیت باب بھیجی کہ کیون نہین ہر گروہ سے کچھ لوگ تلاش خیر مین نکلکر دین سیکھتے ہین تاکہ لوگون کا حال سنین اور جو
اللہ نے اوتارا ہے اوسکو معلوم کرین یعنے اللہ نے اونکو معذور رکھا اور جب اپنی قوم کے پاس پھر جائین تو اون
سب لوگون کو ڈرائین اور حکم خدا سنائین شاید وہ حذر کرین اور راہ ہدایت پر لگین قتادہ نے کہا یہ آیت جب
اوتری کہ حضرت ص نے لشکر روانہ کیے اللہ نے حکم دیا کہ وہ ہمراہ حضرت ص کے غزا کرین اور ایک گروہ ہمراہ حضرت
کے رہے دین کی باتین سیکھے اور دوسرا گروہ جاکر اپنی قوم کی دعوت کرے اور اونکو وقائع خدا سے جو اگلون پر پہلے
اُنسے گذرے ہین ڈرائے ضحاک نے کہا حضرت ص جب بہ نفس نفیس غزا کرتے تو پھر کسی مسلمان کو روا نہ تھا
کہ حضرت کا ساتھ چھوڑے مگر عذر والا اور جب حضرت خود مقیم رہتے اور فوج روانہ کرتے تب کسیکو درست نہ تھا کہ
بے اذن حضرت ص کے نکلنے کو چلا جائے پھر جب کوئی آدمی جاتا اور اسکے بعد قرآن آتا اور حضرت ص وہان لوگونکو
سناتے جو ہمراہ آپکے یہان بیٹھے ہوتے اور وہ لشکر پھر آتا تو یہ مقیم لوگ اُس لشکر والون سے کہتے کہ اللہ نے تمہارے
جانیکے بعد تمہارے نبی پر قرآن اوتارا اور انکو دین کی بات سکھاتے اور قرآن پڑھاتے مطلب یہ ہوا
کہ ساری مسلمانون کو ایکبارگی نکلنا نہ چاہیے کہ وہ تو سب کے سب چلے جائین اور حضرت ص اسی جگہ قاعد رہ جائین
ہون بلکہ جب حضرت ص قاعد ہون اور لشکر روانہ ہو تو کچھ لوگ حضرت ص کے پاس ہو جو درہین علم دین سیکھنے
کو ابن عباس نے کہا یہ آیت جہاد کے مقدمے مین نہین ہے بلکہ جب حضرت ص نے مضر پر بد دعا قحط سالی کی کی اور
اونکے شہرون مین خشک سالی ہوئی تو بعض قبیلہ اونکے بالکل سب جبکر مدینے مین گئے اور مسلمان بنے
حالانکہ وہ جھوٹے تھے اونہون نے اصحاب حضرت کو تنگ کیا اور مشقت مین ڈالا اللہ نے حضرت ص کو خبر دی کہ

مومنین ہین حضرت ۴ نے اونکو طرف اونکے عشائر کے بھیجدیا اور اپنی قوم کو ڈرایا کہ تم اونکا سا کام کرنا
دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک جماعت ہر قبیلہ عرب کی حضرت ۴ کے پاس اگر امر دین کا سوال کرتی اور
اس امر کو سمجھتی یو جہتی اور حضرت ۴ سے کہتی کہ آپ ہمکو کیا حکم کرتے ہین کہ ہم وہ کام کرین ہمکو خبر دو کہ ہم اپنے مستقل
کو جاکر اوسی بات کا حکم دین حضرت ۴ اونکو فرماتے کہ تم اللہ رسول کی طاعت اختیار کرو اور اپنی قوم کو جاکر نماز و
زکوۃ کا حکم پہنچاؤ وہ کہتے جو مسلمان ہوگا وہ ہم تمسے ہے اسطرح اونکو ڈراتے یہانتک کہ آدمی اپنے ماں باپ
کو چھوڑ دیتا حضرت ۴ اونکو ڈراتے اور وہ اپنی قوم کو ڈراتے اور طرف اسلام کے بلاتے اور خوف دوزخ کا دلاتے
اور خوشخبری بہشت کی سناتے عکرمہ نے کہا جب یہ آیت اوتری اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَمَا کَانَ
لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ الخ منافقون نے کہا اہل بدو ہلاک ہوئے جنہون نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھہ نہ دیا
اور ہمراہ آپکے کوچ نکیا کچھہ لوگ آپکے اصحاب مین سے طرف بدو کے نکل گئے تھے اپنی قوم کو دین سکھاتے
تھے اوسپر یہ آیت باب اوتری اور دوسری آیت وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ
حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ حسن بصری نے کہا تفقہ
کرین وہ لوگ جو نکلے ہین جو کچھہ دیکھا اونکو اللہ ظہور غلبہ سے مشرکین پر اور نصرت سے اور وہ پھر کر اپنی
قوم کو ڈرائین فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اس آیت کے معنے مین مفسرین کا اختلاف ہے ایک جماعت
نے کہا کہ یہ آیت بقیہ احکام جہاد ہے اسنے جب امر جہاد مین مبالغہ کیا اور طرف غزو کے بلایا تو وقت
روانگی لشکر کے سارے مسلمان کوچ کرتے مدینے کو خالی چھوڑ جاتے اللہ نے فرمایا یہ کچھہ بات نہین ہے ایک گروہ نیکو
نکلے تو دوسرا گروہ واسطے طلب علم کے اسی جگہہ ٹھیرا رہے اور غازیون کو تعلیم کرے جب وہ غزو سے پھر کر آئین
یا جس جگہہ علم حاصل ہوتا ہے وہان جاکر علم دین سیکھے پھر اپنی قوم کو ڈرائے یعنے غرض متعلم کی استقامت
وتبلیغ شریعت ہو نہ ترفع عباد پر اور تبسط بلاد مین جسطرح کہ ابنائے زمان کی عادت ہے دوسرا قول یہ ہے
کہ یہ آیت بقیہ احکام جہاد سے نہین ہے بلکہ ایکحکم مستقل ہے مشروعیت خروج مین واسطے طلب علم کے کہ گھر سے
دین سیکھنے کو باہر نکلین ابن نے اسکو متصل ایجاب خروج الی الجہاد کے ذکر کیا تاکہ یہ بات معلوم ہوجائے کہ سفر
دو طرح پر ہوتا ہے ایک سفر جہاد دوسرا سفر طلب علم اسمین شک نہین کہ وجوب نکلنے کا واسطے طلب علم
کے زیادہ ہے کہ طالب کوئی معلم حضر مین بغیر سفر کے نپائے مراد فقہ سے علم احکام شریعت ہے اور وسائل کو بمنزلہ
علم مقاصد کا دیا جاتا ہے جیسے سیکھنا علم صرف ونحو ولغت وبیان واصول وغیرہ کا اونسے اس سے یہ غرض

رکھی ہے لہذا جن سمجھ بوجھ نہ ہو اور جو شخص ناسمجھ ہو اسکو دُرست یہ ہے کہ وہ مقصد صالح و مطلب صحیح ہو مثلاً ایک شخص دوسرے کو تعلیم دے اگر کسی غرض طلب علم سے سوا ان کے اور کچھ ہوگی تو وہ طالب غرض دنیا ہو جائیگا نہ طالب غرض دین یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ خبار آحاد حجت ہیں کیونکہ عموم ہر فرقے کا مقتضی اس بات کو ہے کہ ہر فرقہ میں سے جو کسی ایک گانوں میں ہو ان ایک شخص واسطے تفقہ اور انذار قوم کے باہر نکلے سو اگر سوائے خبار متواتر کے اور کوئی خبر معتبر نہ ہوتی تو یہ افادہ کیوں کیا جاتا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اے ایمان والو لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کافروں سے اور چاہیئے وہ تم علدیم ہو تمہارے بیچین سختی اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والوں کے ف یعنی بیشک قوت جنگ یا معاملت میں بے رخی پس کافر سے الفت و ملائمت نہ کریے مگر جب دیکھیے کہ دین کا رعب ہے انتہے اس آیت میں اللہ نے مومنین کو حکم قتال کفار کا اولاً فاولاً الاقرب فالاقرب دیا ہے یعنی جو کافر حوزہ اسلام سے نزدیک ہیں پہلے انسے لڑو پھر اونسے جو دور ہیں ولہذا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدا قتال کی مشرکین جزیرۂ عرب کی جب اونسے فارغ ہوئے اور اللہ نے مکہ مدینہ طائف یمن یمامہ بحرین خیبر حضرموت وغیرہ تک آپ پر مفتوح کیا اور اقالیم جزیرۂ عرب قبضہ میں آئے اور لوگ سارا حیاء عرب کے فوج فوج دین خدا میں داخل ہوئے تو پھر شروع قتال اہل کتاب میں کیا اور واسطے غزو روم کے طیاری کی کیونکہ وہ لوگ جزیرۂ عرب سے نزدیک اور ان لوگوں سے قریب اولے تر بدعوت اسلام کے اسلیے کہ اہل کتاب ہیں چنانچہ آپ تبوک پر پہنچکر بسبب شقاوت مردم اور قحط سالی بلاد و ضیق حال کے سنہ نو ہجری میں واپس آئے اور سال دہم میں مشغول بحجۃ الوداع ہوئے اتنی بات جو سے اکاسی روز کے بعد انتقال فرمایا اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا آپ کی جگہ آپ کے وزیر و صدیق و خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قائم ہوئے دین مائل ہوا لگتا تھا کہ سست پڑ جائے اللہ نے ابوبکر کو ثابت قدم رکھا اونکے سبب سے اہل دشت پھر اسلام لائے و عالم ایمان قائم رہے قواعد احسان جم گئے جنہوں نے زکوۃ نہ دی تھی اونسے زکوۃ لی جو حق کو نہ جانتا تھا اونسے حق پہچان لیا اور خوب ہی حق خلافت کا ادا کیا پھر طیاری میں لشکر اسلام کی طرف روم و صلیب پرستوں اور پارسیوں آتش پرست کے مشغول ہوئے اللہ نے اونکی برکت سفارت سے بہت سے شہر مفتوح کیے اور کسرے و قیصر کے ناک خاک آلودہ کردی اور اونکی مطیعوں کو ذلیل و خوار کر ڈالا اور اونکے خزائن راہ خدا میں صرف کر دیے جسطرح کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی پھر اتمام اسلام کا ہاتھ پر وہی دو لیعہد ابوبکر صدیق کے ہوا یعنے فاروق اواب شہید المحراب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ نے انکی وجہ سے کفرہ ملحدین کو خوب ہی خاک مین ملایا اور طغاۃ منافقین کو جڑ سے اوکھیڑ کر پھینک دیا یہ اکثر ممالک پر شرقاً وغرباً مستولی ہوگئے سارا اقالیم کے خزانے بعدگا و قربا اُن کے پاس لدکر آئے اونہون نے اون اموال کو وجہ شرعی وسبیل مرضی پر تقسیم کیا پھر جب وہ حمید جی کر شہید ہوکر مرے صحابہ مہاجرین وانصار نے خلافت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر اجماع کیا یہ شہید الدار تھے اونہون نے شخص اسلام کو ایک لباس عمدہ وحلہ سابغہ پہنایا اور دعوت دین سارا اقالیم مین رقاب عباد پر واسطے اتمام حجت بالغہ الٰہی کے پہونچ گئے مشارق ومغارب ارض مین اسلام ظاہر وغالب ہوگیا اللہ کا بول بالا ہوا دین حق نے غلبہ پایا اور ملت حنیفیہ اعدا رخدار سے اپنے غایت مقصد تک پہونچ گئے اور جس ملت وقوم پر علو حاصل ہوا اوس سے طرف دوسری ملت وقوم کے تہ قال کرتے رہے اور ایک کے بعد دوسرے سرکشان فجار کی خبر لی یہ بجا آوری تھی اس حکم واحد جبار کی کہ اے ایمان والو لڑتے جاؤ اُن کافرون سے جو تم سے نزدیک ہون پھر اسی آیت مین یہ حکم بھی دیا کہ کفار جن سے تم تہ قاتل کروگے وہ تم مین سختی و درشتی پائین کیونکہ مومن کامل وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے برادر مسلمان کے ساتھ رفیق ورم دل ہو اور اپنے دشمن کافر پر بے رحم سخت مزاج ہو کقولہ تعالیٰ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ وقولہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ وقال تعالیٰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور حدیث شریف مین آیا ہے أَنَا الضَّحُوكُ الْقَتَّالُ یعنے دوست کے منہ پر خندہ کرنیوالی دشمن کا سر توڑنے والی پھر فرمایا کہ اللہ ہمارہ ڈرنے والون کا ہے یعنے تم قتال کفار مین اللہ پر توکل کرو اور جان لو کہ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہوگے اور اوس کی اطاعت کروگے تو اللہ تمہارے ساتھ ہے غرض کہ قرون ثلثہ جو بہترین امت ہے غایت استقامت وقیام طاعت الٰہی مین رہی اور ہمیشہ دشمنون پر غالب آئے فتوحات اسلام روز افزون ہوتی رہی اور اعدا ہر مدام سفال وخسار مین پڑتے گئے وللہ الحمد والمنۃ پھر جب فتن ہوا و اختلافات درمیان ملوک کے واقع ہوئے دشمنون نے طرف بلاد مین طمع کے قدم بڑہائے بادشاہ ایک دوسرے سے مشغول تھے کسی نے اونکو روکا ٹوکا نہین یہان تک کہ طرف حوزہ اسلام سے پیشقدمی کرکے بہت سے اطراف بلاد لیلیے یہ یہانتک نوبت پہونچی کہ کفار بلاد اسلام پر غالب ہوگئے وَلِلَّهِ سُبْحَانَهُ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ پھر جب کبھی کوئی بادشاہ اسلام قائم ہوا اور اوسنے اوامر الٰہی کی طاعت اختیار کی تو اللہ نے اوسپر بلاد مفتوح کیے اور اوسنے بقدر

طاعت و باندازہ ولایت خدا تا تہہ سے اعداء کے پیر لیا نکال لیا واللہ المستعان المامول ان یمکن
المسلمین من نواصی الاعداء الکافرین وان یعلی کلمتھم فی سائر الاقالیم انہ کریم جواد
انتہی کلام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اونہون نے اسجگہہ ذکر مرتضوی کا اسلیے نہین کیا کہ اونکے عہد خلافت
مین فتن کی وجہ سے کچھہ فتوحات زائدہ نہین ہوے لیکن لفظ قرون ثلثہ مین وہ داخل و شامل ونہین کے آخر عہد
تک یعنی شش ماہ زمانۂ امام حسن علیہما السلام دور خلافت نبویہ کا ختم ہوگیا پھر اسلام مین ملوک و سلاطین
ہونے لگے گو عموماً اونکو لوگ خلیفہ کہتے ہین ہم بتقدیر الٰہی اس زمانۂ مہدوش قیاست کبرے مین آئی کہ ہم
نے عہد دولت اسلام کا نہ پایا بلکہ خود اسلام کا فقط نام و نشان سنا و گرہیچ وکان امر اللہ قدرا مقدورا اسہاری
دعا رب معبود سے یہی ہے کہ ہمکو ایمان پر مارے اور اس زرق و برق دنیا کو مانع و حاجب ہمارے دین و آخرت
کا نہ کرے توفنی مسلما والحقنی بالصلحین ف فتح البیان کا بیان فاتحہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے
ایماندارون کو وارث کیا کہ تم مقاتلہ کفار جوار و دار و بلاد و نسب مین کوشش کرو جیسے قریظہ و نضیر و خیبر و نحوہا
ہین قالہ ابن عباس ابن عمر نے کہا ہے مراد ان پاس کے کفار سے روم ہین کیونکہ وہ ساکن شام تھے اور
شام مدینے سے نزدیک ہے عراق سے کسی نے کہا مراد ویلم ہین ابن زید نے کہا عرب ہین اونسے یہانتک وہ
لڑے کہ فارغ ہوگئے پھر حکم قتال اہل کتاب کا دیا کہ اونسے جہاد کرو یہانتک کہ وہ ایمان لائین یا ذلیل
ہوکر جزیہ ہاتھہ سے دین یہی امر ہر اہل ناحیہ پر فرض ہے کہ اپنے پاس کے کفار سے پہلے لڑین اور غلظت و شدت
کے ساتھہ حرب کرین یعنے وہ تمکو شجاع و بہادر و قوی پائین خفاجی نے کہا لفظ غلظت جامع ہے جرات
و صبر علے القتال و شدت عداوت و غیرت کو قتل و گرفتاری وغیرہ مین حسن نے کہا مراد صبر کرنا ہے انکے
جہاد پر اور جہاد واجب ہے سارے کفار سے اگرچہ ابتدا اونسے کرے جو نزدیک ہون اونہین کو حرب مین
مقدم رکھے بعض علماء نے کہا ہے یہ آیت قبل اسکے آئی ہے کہ سارے مشرکین سے قتال کرینگے حکم ہو جب
یہ فرمایا کہ قاتلوا المشرکین کافۃ تو یہ آیت ناسخ آیت باب ہوئی لیکن محققین اہل علم نے کہا ہے کہ کوئی
وجہ نسخ کی نہین ہے اسلیے کہ اللہ نے سب سے لڑنے کا حکم دیا پھر جو طریق اصوب و اصلح تھا وہ بتا دیا کہ پہلے
آس پاس کے لوگون سے لڑتے جاؤ پھر دور دور تک پہنچا اس سے وہ غرض کہ قتال کافہ مشرکین سے
حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ایک ہی بار مین سب سے قتال کرنا متصور نہین ہو سکتا اسی وجہ سے حضرت نے
پہلے اپنی قوم سے قتال کیا پھر سارے عرب سے پھر اہل کتاب سے یعنے قریظہ و نضیر و خیبر و فدک والون

پھر روم و شام سے یہ فتح زمانہ صحابہ مین ہوئی پھر صحابہ نے عراق پر چڑہائی کی پھر سارے صحابہ کی تلوار سے جب اولا قتال ہوگا اور اونکے غنائم و اموال غنیمۃ آوینگے تو البتہ یہ قوت حاصل ہوگی پھر اللہ تعالیٰ کی تقویت عزم مجاہدین کے یہ فرمایا کہ اللہ تمہارا تیقین کرنے سے جسکے ساتھ خدا ہے اسکا مقابلہ کوئی نہین کرسکتا

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ جب نازل ہوئی ایک سورت تو بعض اون مین کہتے ہین کسکو تم مین زیادہ کیا اس سورت نے ایمان سو جو لوگ یقین رکھتے ہین اونکو زیادہ کیا اور وہ خوشوقتی کرتے ہین اور جنکے دل مین آزار ہے سو انکو بڑہائی گندگی پر گندگی اور وہ مرے جب تک کافر رہے **ف** کلام اللہ جس مسلمان کے دل پر گذرتا ہے وہ کہتا ہے مجھکو اسنے ایمان زیادہ کیا یہی لفظ بولتے منافق جب انکے جیسے عیب بیان کرتا لکن مسلمان کہتے خوشوقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے پھر تو بھی صدق نہ لاتے چاہتے اگے سے اور اپنا عیب زیادہ چھپاتے یہی ہے گندگی پر گندگی عیب دار کو لازم ہے کہ نصیحت سنکر چھوڑ دے نہ یہ کہ اس ناصح سے چھپانے لگے انتہی ابن کثیر نے کہا ہے بآیت اکبر دلائل سے ہے اسبات پر کہ ایمان بڑہتا گھٹتا ہے جسطرح پر کہ اکثر سلف و خلف کا ائمہ علماء سے یہی مذہب ہے بلکہ غیر واحد نے اسپر اجماع نقل کیا ہے وَقَدْ بَسَطْتُ الْكَلَامَ عَلٰى هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ اَوَّلِ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ جس سے مراد شک ہے یعنے جنکے دل مین روگ ہے اونکو شک شک ریب پر ریب بڑہتا ہے لقولہ تعالیٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وقولہ تعالیٰ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ یہ منجملہ اونکی بدبختی کے ہے کہ جس چیز سے دل راہ یاب ہون وہ سبب انکی ضلال و مار کا ہو جسطرح کہ فاسد المزاج کو غذاے صالح سو جب خبال و نقص و مضرت و زیادہ مرض کے ہوتی ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے اس آیت مین بقیہ فضایح منافقین کو ذکر کیا کہ یہ لوگ وقت نزول سورت کے مومنون سے استہزا کرتے ہین کہ کہو تم مین کس کا ایمان بڑہا مقصد یہ ہے کہ اون کو اسلام سے پھیر دین اور دین مین بے رغبت کردین سو ایماندار تو سورت اوترنے سے خوش ہوتے ہین کیونکہ اوسمین اونکو منافع دنیا و آخرت ہین لکن جنکے دل مین شرک و نفاق کی بیماری ہے اونکو خبث پر خبث بڑہجاتا ہے یہانتک کہ وہ اسی حالت کفر پر مرجاتے ہین عیاذاً باللہ منہ

اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا ھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ○
وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ ھَلْ یَرٰکُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ
بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ○ یہ نہین دیکھتے کہ وہ آزمائے مین لائے ہین ہر برس ایک بار یا دو بار
پھر توبہ نہین کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہین یعنے اکثر جہاد کے وقت منافق معلوم ہوجاتے تھے اور
جب نازل ہوئی ایک سورت دیکھنے لگے ایک دوسرے کیطرف کہ کوئی بھی دیکھتا ہے تم کو پھر چلے گئے
پھیر دیے ہین اللہ نے دل اُنکے اسواسطے کہ وہ لوگ ہین کہ سمجھہ نہین رکھتے ف یعنی کلام اللہ
مین جہان عیب آئے منافقون کے آپس مین دیکھتے ہین کہ مجلس مین کسی نے ہمکو پہچانا نہ ہو پھر فوراً
اوٹھہ جاتے ہین انتھے اللہ نے کہا یہ منافق باوجود اس کے کہ ہر سال ایک دو بار آزمایش مین آتے
ہین توبہ نہین کرتے اور نہ آیندہ کا بندوبست کرتے ہین مجاہد نے کہا مراد آزمایش سے قحطسالی و گرسنگی
ہے قتادہ نے کہا مراد غزوہ کرنا ہے سال مین ایکبار دو بار حذیفہ نے کہا ہم ہر سال مین ایک دو جھوٹ
اُنکے سنتے اور ہر بات سے لوگ گمراہ ہوجاتے حدیث النس مین آیا ہے لَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّۃً وَلَا
یَزْدَادُ النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَمَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَّبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ پھر اللہ نے کہا کہ یہ منافق وقت نزول سورت کے ایک دوسرے
کیطرف دیکھکر کہ کوئی سمجھا تو نہین حق سے پیٹہ پھیر کر چلدیتے ہین یہ حال اُنکا اس دنیا مین ہے کہ
نزدیک حق کو اُسنے تھا نہین جانا قبول کرنا اور سمجھنا کس کا کقولہ تعالے فَمَا لَھُمْ عَنِ التَّذْکِرَۃِ
مُعْرِضِیْنَ کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَۃٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَۃٍ وقولہ تعالی فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قِبَلَکَ
مُھْطِعِیْنَ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ یعنے ان لوگون کو کیا ہوگئی ہے کہ تیرے پاس سے دہنے
بائین حق سے بھاگ کر طرف باطل کے جاتے ہین یہ ارشاد کہ پھیر دیا گئے اللہ نے اونکے دل پھیر دینے مثل قولہ
تعالی ہے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ یعنے یہ لوگ اللہ کی
بات نہین سمجھتے نہ قصد اُسکے خطاب کے فہم کا کرتے ہین بلکہ وہ اوس سے تغافل و نفرت مین ہین و
لہذا اُنکا جو انجام ہوا وہ ہوا فتح البیان مین کہا ہے مراد فتنہ سے آجکلہ امتحان ہے قَالَہٗ ابْنُ جَرِیْرٍ مراد
امتحان سے قحط و شدت و جوع ہے قَالَہٗ مُجَاہِدٌ ابن عطیہ نے کہا مراد امراض و اوجاع ہین قتادہ نے
کہا غزو جہاد ہے ہمراہ حضرت کے حسن نے کہا ہمراہ دشمن کے یہ رسوائی اون کے نفاق کی ہر سال مین

ایک دو بار عہد شکنی کرتے ہین اور اللہ کا وعدہ نصر دیکھکر نفاق سے تائب نہین ہوتے حالانکہ اتنا مقتضی رجوع و تذکر ہوتی ہے مگر یہ متذکر نہین ہوتے یا اللہ کا تعجب کرنا ہے حال سے اہل نفاق کے کہ وہ کتنے اور نفاق مین پکے ہین اور کس درجہ تک اونہون نے نظر و اعتبار کو بیکار کر رکھا ہے پھر ایک اور حال اونکا ذکر کیا کہ سورت اوترنے پر ایک دوسرے کی طرف چشمک زنی کرتا ہے بطور انکار و سخریہ یا بطور خشم و غیظ اسلیے کہ اُس سورت مین اونکے عیب مذکور ہوتے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے لفظ نظر اس جگہ بجائے قال ہی یعنے کیا کسی مسلمان نے تم کو دیکھا تو نہین کہ تمنے آنکھ سے کیا اشارہ کیا تم اس جگہ سے جلد پھر اسلیے کہ ہم کو پھر گرتاب اسکے سننے کی نہین ہے یا پھر ہم طعن و سخریہ و خندہ زنی سے پیش آینگے پھر حضرت کی مجلس سے اوٹھکر اپنے گھر چلے جاتے سو اللہ نے اُنکے دل ہدایت سے پھیر دیے ہین وہ کب راہ پر آنے والے ہین اُنکو کہہ خاک سمجھ بوجھ نہین ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ آیا ہے تمہارے پاس رسول تم مین کا بھاری ہوی ہر اسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہے تمہارے ایمان والون پر شفقت رکھتا مہربان ف یعنی چاہتا ہے کہ راست میری زیادہ ہو رہے انتہے اللہ پاک نے مومنون پر منت رکھی کہ ہم نے رسول بھی بھیجا تو تمہارے ہی جنس کا تمہاری لغت پر جسطرح ابرہیم علیہ السلام نے کہا تھا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ وقال تعالی لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور یہان کہا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ای منکم و بلغتکم جعفر بن ابیطالب نے نجاشی سے اور مغیرہ بن شعبہ نے کسرے سے کہا تھا اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ فِينَا رَسُولًا قُلْنَا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِفَتَهُ وَمَدْخَلَهُ وَمُخْرَجَهُ وَصِدْقَهُ وَاَمَانَتَهُ الحدیث محمد باقر علیہ السلام نے کہا ہے اَنفُسِكُمْ کے یہ معنے ہین کہ ولادت جاہلیت سے کوئی چیز اُنکو نہین پہنچی حضرت نے فرمایا ہے خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ یعنے مین نکاح سے پیدا ہوا ہون حرام سے پیدا نہین ہوا یہ حدیث موصولاً بھی آئی ہے اوس مین اتنا اور ہے مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ اِلٰی اَنْ وَلَدَنِیْ اَبِیْ وَاُمِّیْ لَمْ یُصِبْنِیْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ رَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ الرَّامَهُرْمُزِیُّ فِیْ كِتَابِهِ الْفَاصِلِ بَيْنَ الرَّاوِیْ وَالْوَاعِیْ پھر اللہ نے فرمایا کہ جو چیز اُنکو محنت مین ڈالے اور اونپر شاق ہو وہ رسول پر بھاری گذرتی ہے ولہذا حدیث مین آیا ہے بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ اور صحیح مین آیا ہے اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ سو ساری شریعت اسلام سہل سمح کامل آسان ہے جسپر اللہ

ف ان جملہ جو کہ ہم نے کہا ہے کہ اللہ نے رسول انہین میں سے کیا ہے اور رسول کو حسان کیا ہے اور اوس کو جو ہم پر بھیجا ہے اور ہمین میں سے رسول انہین میں سے کیا ہے

تعالی آسان کرے پھر کہا کہ پیغمبر تمہاری ہدایت و نفع رسانی پر دنیا و آخرت مین حریص ہین ابوذر نے کہا ہے تڑکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما طائر یقلب جناحیہ فی الھواء الا وھو یذکر لنا منہ علما پھر کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے ما بقی شئ یقربکم من الجنۃ ویباعد من النار الا وقد بین لکم رواہ الطبرانی حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے ان اللہ لم یحرم حرمۃ الا وقد علم انہ سیطلعھا منکم مطلعا الا وانی اخذ بحجزکم ان تھافتوا فی النار کتھافت الفراش والذباب رواہ احمد دوسرا لفظ امام احمد کا ابن عباس سے رفعا ہین ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میرے پاس دو فرشتے آئے خواب مین ایک میرے پاؤن کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاس میرے سر کے جو نزدیک پاؤن کے تھا اوس نے جو نزدیک سر کے تھا یہ کہا کہ اس شخص کی اور اسکی امت کی مثل کہو اوس نے کہا اسکی اور اسکی امت کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک قوم مسافر ہو کسی جنگل کے کنارہ پر جا لگے اور اُنکے پاس کچھ زادنہ ہو جسکی سبب سے اوس جنگل سے پار ہون اور نہ اتنا کہ واپس آئین اتنے مین ایک مرد عمدہ حلہ پہنے ہوئے اُنکے پاس آیا اور کہا بھلا تم چاہتے ہو کہ اگر مین تم کو سرسبز باغون اور لہریدہ حوضون پر لے چلون تو تم میری تابعداری کروگے اونہون نے کہا ہان وہ اُنکو لیکر ریاض معشبہ و حیاض مواریہ پہونچا اونہون نے وہان کھایا پیا موٹے ہوگئے کہا کیا مینے تم کو اس حال پہ نہین پہونچایا تم نے کہا تھا کہ اگر تو ہمکو گلستان سبز و حوض لبریز پہونچائے گا تو ہم تیری تابعداری کرین گے اونہون نے کہا ہان اوس نے کہا تمہارے سامنے ایسے باغات ہین جو ان باغون سے زیادہ تر سرسبز ہین اور ایسے حوض ہین جو ان حوضون سے زیادہ تر سیراب ہین سو تم میری پیروی کرو ایک گروہ نے کہا واللہ اس نے سچ کہا ہم اسکی پیروی کرینگے دوسرے گروہ نے کہا ہم کو یہی جگہہ پسند آگئی ہے ہم اسی جگہہ رہین گے یہ آیت وبالمؤمنین رؤف رحیم مثل اس آیت کے ہے فاخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین فان عصوک فقل انی بری مما تعملون وتوکل علی العزیز الرحیم اسیطرح اللہ نے آپ کو اس آیت کریمہ مین امر فرمایا فان تولوا فقل الی فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ آیت باب نزدیک جمہور مفسرین کے خطاب ہے عرب کو اور زجاج نے کہا خطاب ہے ساری عالم کو کہ تمہارے پاس رسول عظیم الشان رفیع المکان منیع البرہان تمہارے جنس کا عربی قرشی اولاد اسمعیل علیہ السلام سے آیا ہے جس کے نسب و حسب کو تم خوب جانتے پہچانتے

ہو نہ عجم سے نہ جن و ملک سے بلکہ نوع بشر سے اور بعض نے لفظ النفس کو نفاست سے پڑھا ہے مراد شرف و فضل
و کرامت ہے یعنے وہ اشرف و افضل و اکرم بنی آدم و جمیع عالم ہے عنت کہتے ہین تعب کو یعنے اسکو تمہاری
تکلیف و مشقت دنیا مین سیف و نحوہ سے اور آخرت مین عذاب نار سے شاق ہے وہ نہین چاہتا ہے کہ
تم کسی مصیبت و بلا مین یہان اور وہان گرفتار ہو بلکہ اس سبب سے کہ وہ منجملہ تمہاری جنس کے ہے تمہارا
بھلا چاہنے والا ہے اوسکو تمہرے حرص ہے کہ تم آگ مین نہ پڑو یا تمہارے ایمان لانے کی تلاش ہے لکن اول
اولے ہے قَالَهُ الْفَرَّاءُ اللہ نے حضرتؐ کا نام اسجگہہ رؤف رحیم منجملہ اپنے اسماء حسنے کے رکھا اجتماع
ایسے دو نام مبارک کا کسی پیغمبر کے لیے نہین کیا مگر خاص آپکے لیے ابن عباس نے اس آیت مین کہا ہے
عرب مین کوئی ایسا قبیلہ نہین ہے مضر یا ربیع یا یمانی جس مین حضرتؐ کا رشتہ و ولادت نہ ہو اس بنیاد
پر مقصود ترغیب عرب کی ہے نصرت مین اور ایمان لانے پر کیونکہ اتمام انکی شرف و عزت و فخر کا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و عزت و فخر سے ہوتا ہے حضرتؐ نسب و صہر و حسب و عظمت و کرامت
خاندان مین اون سب کے انفس تھے حدیث واثلہ بن الاسقع مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ
وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ
قُرَيْشًا وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهٗ عباس بن
عبد المطلب کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ نے جب خلق کو پیدا کیا مجھ کو خیر خلق مین سے ٹھیرایا پھر جب انکو جداجدا
کیا مجھ کو بہتر فریق مین پایا پھر جب قبایل بنایا مجھ کو بہتر قبیلہ مین کیا اور جب انفس پیدا کیے تو مجھ کو خیر انفس ٹھیرایا پھر جب خاندان
بنائے تو مجھ کو بہتر خاندان مین کیا فَاَنَا خَيْرُهُمْ بَيْتًا وَخَيْرُهُمْ نَفْسًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَحَسَّنَهٗ وَابْنُ مَرْدُوْيَهْ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ
اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْبَابِ
اَحَادِيْثُ یہ حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف و کرامت نسب و حسب
مین نخبۃ النخبۃ اور خلاصۃ الخلاصہ و صفوۃ الصفوۃ اور خیرۃ الخیرۃ تھے اسیطرح آپ کی اولاد قیامت
تک اشرف بنی آدم و خیر بیوت ہے نسبًا و حسبًا واللہ اعلم فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ع ۱۶ ۵
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ پھر اگر وہ پھر جاوین تو تو کہہ بس ہے مجھکو اللہ کسی کی
بندگی نہین سوائے اوسکے اوسیپر مینے بھروسا کیا اور وہ صاحب بڑے تخت کا ف یعنے اگر وہ اس

شریعت عظمیہ مطہرہ کاملہ شاملہ سے جسکو تولایا ہے روگردان ہون تو تو اون سے یہ کہدے جو اس جملہ کہا ہے
کما قال تعالی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا رب کے سوا نہین کسی کو اپنا وکیل بنا سکو کا سوا نہیں
اسلیے کہا ہے کہ عرش سقف ہے مخلوقات و جمیع خلائق کے سموات و ارضین و ما فیہما سے اور جو کچھ
عرش کے نیچے ہے وہ سب مقہور قدرت الہی ہے اوسکا علم محیط ہر شے ہے اور ہر شے مین نافذ ہے اسکو ہر
چیز پر قدرت حاصل ہے ابی بن کعب نے کہا ہے پچھلی آیت جو قرآن مجید مین اوتری وہ یہی آیت ہے لَقَدْ
جَآءَكُمْ تا آخر سورت رَوَاهُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جب صحابہ نے قرآن مصاحف مین خلافت ابوبکر
رضی اللہ عنہ مین جمع کیا کچھ لوگ کاتب تھے اور ابی بن کعب املا کرتے تھے جب اس آیت سورہ برارت پر پہونچے
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تا آخر سورت ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ الآیۃ گمان کیا کہ یہ آخر نازل ہی قرآن سے ابی بن کعب سے اُنسے
کہا کہ حضرت نے مجھکو بعد اسکے دو اور آیتین پڑہائی ہین لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الخ سو آخر نازل ہی من القرآن
یہ آیتین ہین جس سے شروع کیا تھا بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ اوسی پر ختم کیا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَهٰذَا غَرِيْبٌ اَيْضًا عبداللہ بن زبیر نے کہا حارث بن خزیمہ آخر برارت مین سے یہ
دو آیتین لائے لَقَدْ جَآءَكُمْ الخ پاس عمر بن خطاب کے عمر نے کہا تیرے ساتھ اور کون ہے اسبات پر کہا
مین نہین جانتا واللہ مین گواہی دیتا ہون کہ مینے ان آیتون کو حضرت سے سنا اور یاد کر لیا اور محفوظ رکھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مینے انکو حضرت سے سنا ہے پھر کہا کہ اگر یہ تین
آیتین ہوتین تو مین انکو سورت جدا گانہ کر دیتا دیکھو کسی سورت کو قرآن پاک مین سے انکو وہان رکھو چنانچہ
اونہون نے آخر سورہ برارت مین کہا رَوَاهُ اَحْمَدُ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عمر بن خطاب ہی نے
یہ اشارہ کیا تھا کہ تم قرآن کو جمع کرو ابوبکر نے زید بن ثابت کو حکم دیا زید نے جمع کیا عمر رضی اللہ عنہ اون کے
پاس حاضر ہوتے وہ قرآن لکھتے صحیح مین آیا ہے کہ زید نے کہا مینے آخر سورہ برارت کو پاس خزیمہ بن ثابت
یا ابوخزیمہ کے پایا ایک جماعت صحابہ نے تذکرہ اوسکا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا جسطرح کہ خزیمہ
بن ثابت نے کہا جب کہ اس سورت کو لکھنا شروع کیا واللہ اعلم فتح البیان کا لفظ یہ ہی عرش کو اسلیے عظیم کہا
ہے کہ وہ اعظم مخلوقات ہی یا عظیم صفت رب ہے ابوبکر اصم نے کہا مجھکو یہ قرارت محبوب تر ہے اسلیے کہ عظیم
کو صفت رب کی ٹھیرایا ہے یہ اولی تر ہے اس سے کہ صفت عرش کی ٹھیرے ابن عباس نے کہا عرش

کو عرش بسبب اُسکے ارتفاع کے کہتے ہین یعنے جہت اوپنی ہوتی ہے سو عرش ساری مخلوق سے اونچا اور سب کے اوپر ہے صفت وماہیت ومقدار عرش مین احادیث کثیرہ آئی ہین سیوطی نے کہا یعنے کرسی صادی نے کہا کرسی کہنا اس بنیاد پر ہے کہ عرش مع الکرسی ایک چیز ہے لکن یہ قول خلاف صحیح ہے اسلیے کہ عرش غیر کرسی ہے انتہے یہ قول ابی بن کعب کے یہ دونون آیتین آخر انزل ہین معارض حدیث براء بن عازب ہے جسکو شیخین نے روایت کیا ہے کہ اِنَّ اٰخِرَ اٰیَۃٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ وَاٰخِرَ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ بَرَاءَۃٌ ابن عباس نے کہا اٰخِرُ اٰیَۃٍ نَزَلَتْ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ اس آیت کے اوترنے اور حضرتؐ کے وفات پانے مین اسّی دن کا فاصلہ ہوا تھا اور کسینے کہا نورات کا بعض نے قصد کیا کہ ان روایات مین جمع کرنا چاہیے لکن وہ توفیق خالی از کدر نہین ہے اس آیت کی بابت کتب حدیث مین اشکال مشہور ہے انتہے مین کہتا ہون ظاہر یہ ہے کہ مراد ابی بن کعب کی اس جگہہ یہ ہے کہ سورۂ برارت مین سب سے پیچھے یہ دونون آیتین اوتری ہین قرآن سے مراد اسجگہہ سورۂ برارت ہے نہ سارا قرآن اور مقدمہ احکام مین آیۂ کلالہ کے بعد آئی اور باعتبار آخر حملۂ قرآن قول ابن عباس ہے واللہ اعلم بہ حال آخر آیت سورۂ برارت بڑی مبارک آیت ہے حدیث ابو الدرداء مین آیا ہے مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی حَسْبِیَ اللّٰہُ الٰی قولہ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ کَفَاہُ اللّٰہُ مَا اَھَمَّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَدْ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ بِلَفْظِ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سَبْعَ مَرَّاتٍ صَادِقًا کَانَ بِھَا اَوْ کَاذِبًا اِلَّا کَفَاہُ اللّٰہُ مَا اَھَمَّہٗ ابن کثیر کہتے ہین وَھٰذِہٖ زِیَادَۃٌ غَرِیْبَۃٌ ثُمَّ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ بِسَنَدِہٖ فَرَفَعَہٗ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِالزِّیَادَۃِ وَھٰذَا مُنْکَرٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ انتہی مین کہتا ہون اسکو ابن السنی نے بھی ابو الدرداء سے روایت کیا ہے اور نزدیک ابوداود کے موقوفا بھی آئی ہے لکن اس کو حکم رفع کا ہے تحفۃ الذاکرین مین کچھ کلام احدیث پر نہین کیا الحمد للہ تعالی کہ آج روز دوشنبہ نہم ذیحجہ روز عرفہ یہ تفسیر سورۂ برارت ۱۳۰۴ ہجری کو وقت نو احت یک ساعت روز ختم ہوئی ختم اللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ الْعَلِیِّ وَسُوْرَۃُ حَسْبِیَ وَتَمَّ الْاِکْمَالُ اسکے بعد تفسیر سورہ یونس علیہ السلام کی انشاء اللہ تعالی شروع ہوگی تخمینًا یہ جزو بائیس دن مین لکھی گئی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

سورۂ یونس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ یونس علیہ السلام ایک سو نو آیت ہے کہ مین اوتری حسن و عطا و عکرمہ و جابر کا یہی قول ہی ابن عباس نے کہا مگر تین آیتین فان کنت فی شک الیک قتادہ بھی اسی کے قائل ہین مقاتل نے کہا مگر دو آیتین یا تین کلبی نے کہا مگر یہ آیت ومنھم من یؤمن بہ الآیۃ کہ یہ آیت مدنے مین اوتری ہی ایک گروہ نے کہا اول سورت سے قریب چالیس آیت تک مکی ہین باقی مدنی یہ قول قرطبی کا ہے ابن سیرین نے کہا یہ سورت بعد ہفتم کے ہے انس نے کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ نے محمد کو رائات دیے ہین یعنے طسم سین بجاے انجیل کے رواہ ابن مردویہ احنف نے کہا ایک صبح مینے پیچھے عمر رضی اللہ عنہ کے نماز پڑہی اونہون نے سورۂ یونس و ہود کی قرارت کی صاوی نے کہا اس سورت مین ذکر ہے یونس علیہ السلام کا اسی لیے اسکا نام سورۂ یونس ٹہیرا اللہ پاک کی عادت یون ہی جاری ہے کہ نام سورت کا بعض اجزاے سورت سے مقرر فرماتا ہے ابن کثیر نے بھی اس سورت کو مکی کہا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓرٰ جلال نے کہا اللہ ہی جانے کہ اس سے کیا مراد ہے صاوی نے کہا یہ ایک قول ہی منجملہ اقوال کے لکن اتم و اسلم ہے کسینے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ انا اللہ اری ضحاک نے کہا مینے ابا اسحاق کو دیکھا کہ وہ اسی قول کیطرف جھکتے تھے کیونکہ سیبویہ نے عرب سے اسیطرح حکایت کیا ہے حسن و عکرمہ نے کہا آلر قسم ہے قتادہ نے کہا نام ہے سورت کا اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جو سراپا تکلف ہین ٹہیک بات یہی ہے کہ اسکا علم اسی کو ہے جسکا یہ کلام ہے مخلوق کو اسمین خوض کرنا ہی کچھ ضرور نہین ہے اس تکلف سے جو بیان مین سفنے حروف مقطعات کو کیا گیا ہے دل نہایت قلق ہین ہے قرار نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ الر آیت نہین ہے اور طہ ایک آیت ہی ابو عمرو دانی کہتے ہین طہ کو فقط کوفیون نے آیت گنا ہے شاید فرق یہ ہے کہ الر مشکل تھا آیات ماقبل نہین ہے واللہ تعالی اعلم تلک ایٰت الکتب الحکیم یہ آیتین ہین پہلی کتاب کی اسم اشارہ بعید واسطے تعظیم کے ہے یا مراد وہ آیات ہین جو متقدم ہین اس سورت پر مجاہد و قتادہ نے کہا

مراد توریت و انجیل و سائر کتب متقدمہ ہین کیونکہ تلک اشارہ ہی طرف غائب مونث کی یعنے نہ ہے جس نے کہا مراد توریت و زبور ہے ابن کثیر نے کہا مین کوئی وجہ اس قول و سنے کی نہین پہچانتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ آیتین ہین قرآن محکم مبین کی فتح البیان کا لفظ یہی ہے کہ اشارہ طرف قرآن کریم کے ہے اس لیے کہ کتب متقدمہ کا ذکر نہین ہوا اور حکیم صفت ہے قرآن کی حکیم یعنے محکم ہے اسلیے کہ متضمن ہے حلال و حرام و حدود و احکام پر یہی قول ہے ابو عبید وغیرہ کا یا حکیم یعنے حاکم ہے یا یعنے محکوم یا یعنے ذو حکمت اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ کیا لوگون کو تعجب ہوا کہ حکم بھیجا ہمنے ایک مرد کو اون مین سے کہ ڈر سنا لوگون کو ف اللہ نے کفار کے اس تعجب کرنے پر کہ بشر سے رسول آئے انکار کیا جسطرح کہ قرون گذشتہ سے خبر دی ہے اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا اور ہود و صالح نے اپنی قومون سے کہا تھا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ اور اللہ نے حال کفار قریش سے خبر دی ہے کہ اونہون نے کہا تھا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ابن عباس نے کہا اللہ پاک نے جب حضرت کو رسول بنا کر بھیجا تو عرب نے اس امر کا انکار کیا بعض عرب نے اور کہا اَللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُهٗ بَشَرًا مِّثْلَ مُحَمَّدٍ اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی فتح البیان مین کہا ہے عجب اوس حالت کو کہتے ہین جو کسی شے کے دیکھنے سے برخلاف عادت کے حاصل ہوتی ہے یا عجیب وہ شے ہے جسکا سبب معلوم نہ ہو مراد لوگون سے اس جگہ اہل مکہ یعنے قریش ہین منھم سے مراد بعض ہیں سو بجنس کا رسول ہو کر آنا کچھ محل تعجب نہین ہے کیونکہ جنس طرف جنس کے میل رکھتی ہے جو ارشاد اوس سے ممکن ہے وہ دوسرے سے اگر کوئی جن یا فرشتہ آتا ممکن نہ تھا کیونکہ نہ کچھ اُنس بانس سی نہ ہوتا اور حصول مقصود متعذر ٹھہیرتا بلکہ وہ بشر کو نظر ہی نہ آتے اور اگر آتے اور غیر مثل بشری مین ہوتے تو اور زیادہ وحشت ہوتی اور اگر صورت انسان مین ہوتے تو بھی یہ لوگ انکار کرتے اسلیے کہ اصل مین وہ رسول بشر نہ ہوتا یہ عجب اوسی صورت مین ہے کہ رسول اپنی جنس سے آیا اور اگر یہ تعجب اسلیے ہے کہ وہ رسول یتیم یا فقیر ہے تو یہ کچھ مانع رسالت کو نہین ہے کیا بے بدر و محتاج کا جامع خصال خیر و شرف ہونا اور کمال صفات مین غایت قصوی کو پہونچنا جس تک کوئی غنی نہ پہونچے مشکل ہے حالانکہ آنحضرت قبل اسکے کو وسطی رسالت کے منتخب ہوئے تھے نزدیک قریش کے خصال کمال مین آفتاب سے زیادہ مشہور اور روز روشن سے زیادہ ظاہر تر تھے یہانتک کہ وہ آپ کو امین کہتے تھے وَبَشِّرِ

وقف لازم علی اللہ علیہ کامل

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ خوشخبری
دے جو کوئی یقین لائے کہ اون کو ہمارا یہ سچا اپنے رب کے یہاں کہنے لگے منکر بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے صحیح ف
ابن عباس نے کہا قدم صدق سے مراد یہ ہے کہ انکی سعادت ذکر اول یعنے لوح محفوظ مین سابق ہو چکی ہے دوسرا
لفظ یہ ہے کہ اون کے لیے اجر ہے بسبب اعمال متقدمہ کے یہی قول ہے ضحاک و ربیع بن انس و ابن زید
کا و ہذا کقولہ تعالی لِيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا الآیۃ مجاہد نے کہا مراد قدم صدق سے اعمال صالحہ ہین جیسے نماز
روزہ صدقہ تسبیح اور حضرتؐ انکی شفاعت کرینگے ابن زید مقاتل بھی اسی کے قائل ہین قتادہ نے کہا مراد
قدم صدق سے سلف صدق ہین ابن جریر نے مجاہد کا قول اختیار کیا ہے کہ مراد قدم صدق سے اعمال صالحہ
ہین جو پہلے بھیج چکے ہین کما یُقَالُ لَهٗ قَدَمٌ فِي الْاِسْلَامِ کقول حسان ؎

لَنَا قَدَمُ الْعُلْيَا اِلَيْكَ وَخَلْفُنَا ۔۔۔ لِاَوَّلِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَابِعُ

کافرون کا یہ کہنا کہ حضرتؐ کھلے جادوگر ہین بالکل جھوٹ ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ قدم صدق اضافت
ہے موصوف کی بطرف صفت جیسے مسجد الجامع صلوۃ الاولی حب الحصید فائدہ اس اضافت کا تنبیہ ہے
زیادت فضل و مدح قدم پر کیونکہ جو شے طرف صدق کے مضاف ہوتی ہے ممدوح ہے جیسے نقعہ صدق
و مدخل صدق معشر ین و اہل بعت کا معنے ہین اس لفظ کے اختلاف ہے زجاج نے کہا یعنے درجہ عالیہ
ہے ابن الاعرابی نے کہا یعنے تقدم فی الشرف ہے کسائی و ابو عبیدہ نے کہا ہر خیر و نیک سابق کو عرب قدم
کہتے ہین ابن الانباری نے کہا قدم کنایہ ہے ہر اوس عمل سے جس مین وہ نہ لگے ربیع و ضحاک نے کہا یعنے
ثواب صدق ہے حکیم ترمذی نے کہا حضرتؐ کا قدم مقام محمود ہے کسی نے کہا یعنے منزل صدق حسن نے کہا
عمل صالح سالف ہے جسپر قدوم لائین گے لیث و ابو الہیثم نے کہا قدم سابقہ ہے یعنے نزدیک اسکے اونکے
لیے خیر سابق ہو چکی ہے ابن مسعود نے کہا قدم وہ عمل ہے جسکی تقدیم کر چکے ہین قال تعالی وَنَكْتُبُ (اور لکھتے ہین جو)
مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ آثار کہتے ہین پاؤن کے نشانون کو حضرت درمیان دو اسطوانہ مسجد کے چلے (اگلے بھیج چکے اور الکھ رہے ہین ان کے)
پھر فرمایا هٰذَا اَنْ مَكْتُوْبٌ روایات تابعین کے دربارہ تفسیر قدم صدق بہت ہین بسبب اطلاق لفظ
قدم کا ان معانی پر یہ ہے کہ سعی و سبق قدم ہی سے حاصل ہوتا ہے اسلیے سب کو بسبی باسم سبب ہو جہر
طرح کہ نعمت کو ید کہتے ہین اسلیے کہ وہ ہاتھ سے دیجاتی ہے قرارت سحر سے مراد قرآن ہے اور ساحر سے مراد
حضرتؐ یعنے کفار نے بعد تعجب کے یہ جواب دیا کہ یہ کتاب جادو ہے یا یہ رسول ساحر ہین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط مَا مِنْ شَفِیْعٍ
اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تمہارا رب اللہ ہی جس نے
بنائے آسمان و زمین چھ دن مین پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا ہے کام کی کوئی سفارش نہ کر سکے مگر جو پہلے
اوسکا حکم ہو وہ اللہ ہے رب تمہارا سو اوسکو پوجو کیا تم دھیان نہین کرتے ف جتنی دیر لگی چھ دن میں
اوتنے مین بنائے آسمان و زمین اور اسمانک کا دربار ٹھیرا عرش پر سب کی تدبیر وہان سے ہوا تب اللہ نے
اس آیت مین خبر دی کہ رب سارے عالم کا میں ہون مینے آسمان و زمین کو چھ دن مین بنایا یہ دن مثل ان
ایام کے تھے یا ہر دن برابر ایک ہزار سال کے تہا اسکا بیان آیگا عرش عظیم مخلوقات سے ہے اور ساری مخلوقات
کی سقف ہے عرش کے نیچے خلق ہے اوسکو اوپر امر ہے سعد طائی نے کہا عرش ایک یاقوت سرخ ہے رب
سنہ نے کہا اللہ نے عرش کو نور سے بنایا ہے بقول غریب ہے تدبیر امر خلائق کی بالائے عرش سے ہوتی ہے
کیا ذکر ہے کہ ایک ذرہ سارے آسمانون اور زمین مین سے مخفی رہجائے کوئی شان اللہ پاک کو دوسری
شان سے مشغول نہین کرتی اور نہ مسائل اوسکو غلطی مین ڈالتے ہین اور نہ الحاح ملحین سے وہ منقطع
ہوتا ہے اور نہ کوئی تدبیر کبیر کسی تدبیر صغیر سے غافل کرتی ہے جبال و بحار و عمران و قفار مین وَمَا مِنْ
دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا الایۃ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ
الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ کعب بن عجرہ کہتے ہین جب یہ آیت باب قری ایک
کاروان عظیم آیا لوگون نے جانا کہ یہ عرب ہین پوچہا تم کون ہو کہا ہم جن ہین مدینے سے باہر نکلا اس
آیت نے ہمکو نکالا رہی یہ بات کہ کوئی شفیع نہ ہوگا مگر بعد اذن خدا کے سو مثل دوسری آیت کے ہے
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وکقولہ سبحانہ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ
شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی وقولہ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ یہ نصوص صریحہ مین شفاعت بالاذن پر اور امر شفاعت کا بہم ہے اللہ پاک
نے اپنی مشیت و رضای پر رکہا ہے نہ مشیت و رضای شافعین و مشفوعین پر معلوم نہین کہ کس کے
لیے پروانگی سفارش کی ہوگی اور کس کے لیے نہ ہوگی پہر فرمایا کہ تم نے اللہ کی عبادت کرو تم اے مشرکو کہ دھیان
نہین کرتے اللہ کے ساتھہ غیر اللہ کے بھی عبادت کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ متفرد بالخلق ہے وکقولہ
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وقولہ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ اسی طرح وہ آیت جو قبل و بعد اسکے ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد ایام ستہ سے ایام دنیا ہین یعنے ہم نے ساری خلق چھ دن کے مقدار مین بنائی کیونکہ اوسوقت نہ سورج تہا نہ چاند اور اگر اللہ چاہتا تو ایک لحہ مین بنا دیتا لیکن خلق کو سکھانا تانی و تحمل کا امور مین منظور تہا اسی تخصیص چھ دن کی حالانکہ اس سے کم یا زیادہ مین بہی تانی و تثبت حاصل ہو سکتا تہا سو اسکا بہید اللہ ہی کو معلوم ہے مطلب یہہ ہے کہ اسکا یہ اقتدار عظیم ہے جسکے تصور سے عقل تنگی کرتی ہے تو اوسکے رسول کی طرف لوگون کے بہیجنا اُنکی جنس سے کیون محل تعجب ٹہیرایا جاتا ہے حالانکہ کفار اس خلق کے چھ دن مین قائل و معترف ہین پہر صحت رسالت کا اعتراف کیون نہین کرتے مراد استوا سے وہ ہے جو کہ لائق اوسکی ذات پاک کے ہے یہی طریقہ سلف مفوضین کا تہا اس آیت کی تفسیر سورۂ اعراف مین گذر چکی ہے کرخی نے کہا استوار عرش پر ایک صفت ہے رب کی بلا کیف انتہی اس صفت پر ایمان لانا واجب ہے اور بغیر تاویل کے ظاہر پر جاری کرنا لازم یہ سبکہ مقصود ذکر صفات سے ایمان لانا ہے نہ تعقل کرنا اُنکا کہ یہ اندازۂ فہم و ادراک بشر سے بالاتر ہے اور طریقہ خلف جو تاویل آیات و اخبار صفات کرتی ہین مجہج ہے بنصوص کتاب و سنت و آثار سلف امت و اقوال ائمہ ملت ظاہر آیت دلیل ہے اسپر کہ یہ استوا بعد خلق ارض و سما کے تہا اسلیے کہ حرف ثم واسطے تراخی کے آتا ہے ۔ دلیل ہے اسپر کہ اللہ تعالی قبل خلق عرش کے عرش سے غنی تہا جب اُسنے عرش بنایا تو بہی حقیقت ذات اوسکی انقلاب سے ممنع ہے یہ بات نہین کہ پہلے غنی تہا اب حاجتمند عرش ہوا بلکہ بعد خلق عرش کے بہی اسیطرح مستغنی و بے نیاز ہے جسطرح کہ پہلے اس آفرینش کے غنی تہا لکن جب ہمکو یہ خبر دی کہ وہ عرش پر مستوی ہوا تو ہمپر ایمان لانا ساتہہ استوا کے لائق جلال الٰہی و واجب ہوا اور پہر واسطے بیان مزید قدرت کے یہ ارشاد فرمایا کہ ہم زمین سے مٹہی ہوئے تدبیر امر کی کرتے ہین اس سے نفی حلول کی خلق کے اندر نکلی اور معلوم ہوا کہ اللہ خلق سے بائن ہے اپنی ذات پاک سے اندر کسی مکان کے نہ باہر مکان و ہر جگہہ مین نہیں ہے تدبیر کہتے ہین نظر کرنے کو اول و عواقب امور مین تاکہ وجہ مقبول و مقال محمود پر واقع ہون مجاہد نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ یَقْضِی الْاَمْرَ وَیُقَلِّدُہٗ وَحْدَہٗ عَلَی الْوَجْہِ الْاَتَمِّ الْاَکْمَلِ کسی نے کہا یُدَبِّرُ الْاَمْرَ کسی نے کہا یُنَزِّلُ الْاَمْرَ کسیکے کہا یَاْمُرُ بِہٖ یَقْضِیْہِ یہ سب معانی متقارب ہین مراد امر سے احوال ہے ملکوت آسمان و زمین و عرش اور ساری خلق کا جزئیات حادثہ سے شیئاً فشیئاً اطوار گشتی پر جنکا احصا نہین ہو سکتا ہے قیامت کے دن کوئی کسیکا شفیع نہ ہوگا پاس اسکے نہ ہوگا

مگر جبکہ وہ اذن شفاعت کرنے کا دیگا اسلیے کہ وہی مصالح اپنے عباد کے خوب جانتا ہے کسی کو یہ بات نہیں پہنچتی کہ جسکو وہ جانتا نہیں ہے اوسکا سوال اللہ تعالی سے کرے زجاج نے کہا جو کفار مخاطب تھے اس آیت کے وہ کہتے تھے کہ یہ صنام ہمارے شفیع ہونگے نزدیک اللہ کے اوسپر اللہ نے اوپر رد کیا اور فرمایا کہ بے دستوری کوئی شافع نہ ہوگا اسلیے کہ علم موضع حکمت وصواب کا اللہ ہی کو ہے تصرف مطلق عالم مین اُسیکا ہے نہ کسی اور کا اصنام ہونیا اولیا عظام یا انبیا کرام اس مین بیان ہے اس بات کا کہ مستبد بالامور ہر شی مین خالق ہے نہ مخلوق سو جو فاعل ہے ان اشیا لحظیہ کا اور صاحب خلق دام ہے وہی تمہارا رب ہے اوس کے سوا کوئی معبود و رب نہین ہے تو اب اُسیکی عبادت چاہیے نہ غیر کی جمادات ہون یا حیوانات یا نباتات استفہام وسط انکار و توبیخ وتقریع کے ہے کیونکہ سبکو ذرا سا تذکر اور ادنی تفکر و اعتبار ہوگا وہ اس بات کو بخوبی جان لیگا کہ سوا ایسے بدیع الصنع عظیم الاقتدار کے کسی اور کی عبادت کرنا زیبا نہیں ہے اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○ اُسی کیطرف پھر جانا ہے تم سب کو وعدہ ہے اللہ کا سچا وہی بنا دے پہلی بار اوسکو دہرا ویگا تا بدلا دے انکو جو یقین لائے تھے اور کیے تھے کام نیک انصاف سے اور جو منکر ہوئے انکو پینا ہے کھولتا پانی اور دکھ کی مار اسپر کہ منکر ہوئے تھے

ف اللہ نے خبر دی کہ مرجع ساری خلائق کا دن قیامت کے طرف اسکے ہے کوئی باقی نہ رہیگا جسکو اسنے پیدا کیا ہے پھر وہ عود کرے گا کیونکہ مبدی ومعید خلق کا ایک ہی ہے اُسپر اعادہ کرنا خلق کا مشکل نہین ہے جسطرح کہ پیدا کرنا اُنکا کچھ دشوار نہ تھا یہ اعادہ وسط عدل وجزا ادنی کے ہوگا نیکون کو بدلا انکی نیکی کا دیگا کافرون کو جزا اونکے کفر کی چکھائیگا انواع عقاب کریگا جیسے سموم وحمیم وظل یحموم هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ وَاُخْرٰى

منزلون کی سبب انکے سوء اعتقاد و سوء افعال کے ملے گی هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا
وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۝ وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو اوجالا اور ٹھیرائین اُسکو منزلین تو پہچانو
گنتی برسون کی اور حساب نہین بنایا اللہ نے یہ سب مگر تدبیر سے کھولتا ہے پتے ایک لوگون کو جن کو
سمجھ ہے البتہ بدلنے مین رات دن کے اور جو بنایا اللہ نے آسمان و زمین مین پتے ہین ایک لوگون کو جو
ڈر رکھتے ہین ف اللہ پاک نے اپنی نشانیون کا خلق مین ذکر کیا جو کہ دلیل اُوسکی کمال قدرت و عظیم
سلطان پر اور فرمایا کہ جو شعاع سورج سے صادر ہوتی ہے وہ ضیاء ہے اور جو چاند سے صادر ہوتی ہے
وہ نور ہے یہ ایک فن ہے اور وہ دوسرا فن ہے دونون مین تفاوت ہے تاکہ ایک دوسرے سے مشتبہ نہ ہوجائے
سورج کی سلطنت دن مین رکھی چاند کی سلطنت رات مین چاند کے لیے منزلین مقرر کین پہلے باریک
وصغیر نکلتا ہے پھر اوسکا نور و حجم بڑہتا جاتا ہے یہانتک کہ پورا ہوکر بدر ہوجاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہانتک
تک کہ اپنی پہلی حالت پہ آجاتا ہے تمام ماہ مین کقولہ تعالیٰ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ
الْقَدِيمِ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ
يَسْبَحُونَ وقولہ تعالیٰ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حُسْبَانًا سو سورج سے حساب ایام کا پہچانا جاتا ہے اور سیر
قمر سے تساحت ماہ و سال کی ہوتی ہے اللہ نے انکو حق سے بنایا ہے نہ عبث بلکہ ان مین بڑی حکمت اور
محبت بالغہ ہے کقولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ
كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ وقال تعالیٰ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ
إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ تفصیل سے
مراد بیان ہے آیات سے مراد حجج و ادلہ ہین اختلاف لیل و نہار سے مراد تعاقب ہے ان دونو کا کہ جب دن آتا ہے
تو رات چلی جاتی ہے اور رات آتی ہے تو دن چلا جاتا ہے کیا ذکر ہے کہ ذرہ سا تاخر ہو کقولہ تعالیٰ
يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وقال لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وقال فَالِقُ
الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا پھر فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے درمیان آسمانون و زمین کے بنایا ہے اور وہ
دلیل ہے اللہ کی عظمت پر سو ان نشانیون کو وہ لوگ جانتے ہین جو اللہ کی سخط و عذاب و عقاب سے ڈرتے

مین کما قال وکاین من ایۃ فی السموٰت والارض وقولہ انظروا ماذا فی السموٰت والارض وما تغنی الایٰت والنذر عن قوم لا یؤمنون وقال افلم یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض وقال ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف الیل والنھار لایٰت لاولی الالباب فتح البیان مین کہا ہے اسجملہ ذکر بعض نعمتون کا مکلفین پر کیا ہے جس سے استدلال اسکے وجود و وحدت و قدرت و علم و حکمت پر باتقان صنعت ہوتا ہے یہ دونون نیرین علی الدوام متعاقب یکدیگر رہتے ہین ضیا وہ ہے جو بالذات ہو نور وہ ہے جو بالعرض ہو آفتاب کی روشنائی کو ضیا کہتے ہین ماہتاب کی روشنی کو نور بولتے ہین اسی جگہ سے حکما نے کہا ہے کہ قمر کا نور شمس کے ضیا سے مستفاد ہے ؎

زجام مہر بود ہمچو ماہ مستی ما ۔۔۔ بقدر وصل شود محو یار ہستی ما

پھر جو شعاع سورج سے فائز ہوتی ہے کسینے کہا کہ جوہر ہے اور کسی نے کہا کہ عرض ہے صاوی نے کہا حق یہ ہے کہ عرض ہے اسلیے کہ قائم بجرم ہے سدی نے کہا اللہ نے سورج کو چاند کی صورت پر نہ کیا تاکہ رات دن سے پہچانی جائے وہو قولہ فمحونا اٰیۃ اللیل الایۃ ابن عباس نے کہا ہے منہ اندونوں طرف آسمان کے ہین اور پشت طرف زمین کے یہی قول ابن عمر و کا بھی ہے قمر کے لیے منازل مقدر فرمائے ہین تاکہ ماہ و سال کا انقضا معلوم ہو کیونکہ مدار شہور معتبرہ کا شرع مین رویت اہلہ پر ہے اور سال معتبر شرعًا یہی سال قمری ہے نہ شمسی اور منازل قمر کی یہی مسافت ہے جسکو وہ ایک رات دن مین بحرکت خاصہ خود قطع کرتا ہے یہ سب اٹھائیس منازل ہین جسکا بارہ برج ہوئے ہر برج کی دو منزلین ہین اور تین منزل ہین چاند ہر رات تا انقضاے سبت و شصت منزل نزول کرتا ہے خطا نہین کرتا اول منزل مین صغیر ظاہر ہو کر تھوڑا تھوڑا بڑھکر کامل ہو جاتا ہے آخر منزل مین دقیق ہو کر قوس کیطرح پر ہو جاتا ہے پھر دو رات روپوش رہکر نظر نہین آتا جبکہ مہینا پورا ہوتا ہے اور ایک رات جبکہ مہینا ناقص ہوتا ہے ضمیر قدرہ راجع طرف قمر کے ہے نظر شمس و قمر دونون کے پھر بعض منافع کا ذکر کیا کہ یہ تقدیر قمر اسلیے ہے کہ حساب ماہ و سال و ساعات و زیادت و نقصان و وقت دخول و انقضا معلوم ہو کیونکہ اس علم مین بہت سے مصالح دینی و دنیوی ہین جنکا شمار نہین ہو سکتا اگر یہ تقدیر نہ ہوتی تو بہت سے مصالح مجہول رہجاتے سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے ماہ تیس دن کا اگر کامل ہو اور انتیس دن کا اگر ناقص ہے دن رات چوبیس ساعت کا ہوتا ہے اور کبھی ایام استوا مین رات دن برابر بارہ بارہ ساعت کا ہوا کرتا ہے اور ایام زیادت و ایام نقصان مین ایک دوسرے سے زیادہ و کم

ہوجاتا ہے اور اختلاف سنہ شمسی و قمری کا معروف ہی سو اللہ نے ان سب کو حق و صواب سے بنایا ہے نہ باطل و عبث سے یہ آیات تکوینیہ یا تنزیلیہ یا دونوں قوم دانشمند کے لیے نشانیاں ہیں علما ان کو فحص کرکے اللہ کی الوہیت و ربوبیت پر ایمان لاتے ہیں یہ اختلاف رات دن کا تعاقب یکدیگر میں بحسب طلوع و غروب شمس کے یا تفاوت نفس الامر میں بحسب زیادہ و انقصاص یکدیگر کے یا طول و قصر میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں میں بنایا ہے جیسے ملائکہ و کواکب و نجوم وغیرذالک اور جو کچھ زمین میں پیدا کیا ہے جیسے حیوان و جبال و بحار و انہار و اشجار وغیرہا ان سب میں پتے ہیں ان لوگوں کو جو گناہوں سے بچتے ہیں اور مخلوقات الٰہی میں امعان نظر و تفکر کرتے ہیں فقہا نے کہا ہے جو کوئی شخص ان احوال میں تدبر کرے گا وہ جان لیگا کہ اللہ نے جو دنیا کو لوگوں کے لیے بنایا ہے تو دنیا و اہل دنیا کو مہمل و بیکار نہیں چھوڑا بلکہ دنیا کو واسطے اہل دنیا کے دار عمل ٹھیرایا ہے سو جب بات یہ ٹھیری تو امر و نہی کا ہونا بذریعہ ایک خلیفہ کے ضرور ہوا اگر اللہ کے عبادت روبرو پر ٹھیرتی تو کوئی شخص بھی اوسکی عبادت نکرتا لکن اہل ایمان نے رات دن کے آنے جانے میں تفکر کیا دیکھا کہ رات جب آتی ہے تو ہر چیز کو چھپا دیتی ہے اور جب دن آتا ہے تو وہ رات کو مٹا دیتا ہے پھر بادل میں غور کیا کہ وہ درمیان آسمان و زمین کے مسخر ہے گرمی جاڑے میں سوچا کہ کسطرح ہوتا ہے غرضکہ تفکر کرنے سے مخلوقات میں یقین کرلیا کہ ان سب کا کوئی رب ہے وہی ہمارا معبود ہے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ جو امید نہیں رکھتے ہماری ملنے کی اور راضی ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر چین پکڑا اور جو ہماری قدرتوں سے خبر نہیں رکھتے اپسوں کا ٹھکانا ہے آگ بدلا اوسکا جو کماتے تھے ف اللہ نے اس جگہ ذکر اون اشقیا کا کیا جو منکر یوم القیامۃ ہیں انکو اوس دن اللہ سے ملنے کی امید نہیں ہے، اسی دنیا کی حیات فانی پر راضی و مطمئن ہوکر بیٹھ رہے ہیں جس نے کہا واللہ زینت و رفعت دنیا کی نہیں کی یہانتک کہ وہ دنیا سے راضی ہوئے اور آیات کونیہ الٰہی سے غافل اور آیات شرعیہ سے ذاہل ہیں نہ اول میں فکر کی نہ ثانی کو بجالائے انکا ٹھکانا دن معاد کے آگ جہنم ہے یہ اونکے آثام و خطایا و اجرام کی جزا ہے حالانکہ وہ کافر خدا و رسول و منکر یوم آخر بھی تھے فتح البیان میں کہا ہے یہ ذکر ہے انکا جو معاد پر ایمان نہیں لاتے ہیں رجا اس جگہ بمعنے خوف یا طمع یا توقع ہے اونہوں نے آخرت کے عوض زندگی دنیا کو پسند کرلیا ہے اور یہ مطمئن ہو بیٹھے ہیں ہماری نشانیوں سے غافل

ہین مراد توحید یا ذات حضرت یا قرآن ہے اس کفر و تکذیب کا انجام اونکے لیے نار سقر ہوگا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ جو لوگ یقین لائے اور کیے کام نیک راہ دیگا اُنکو رب اُنکا اُنکے ایمان کی بہتے ہین اونکے نیچے نہرین باغون مین آرام کی اُنکی دعا اُس جگہہ یہ ہے کہ پاک ذات ہے تیری یا اللہ اور ملاقات اُنکی سلام اور تمام اُنکی دعا اسپر کہ سب خوبی اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا ف اول عجائب نعمتین دیکھکر کہینگے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اوسکی لذت پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت مین طور ملاقات کا یہی ہے السلام علیک جو دنیا مین مسلمان کرتے ہین انتہے اللہ نے اجگہہ خبر دی ہے حال سے سعداء کے جو مومن یا اللہ و مصدق مرسلین و ممتثل اوامر ہین نیک کام بجا لاتے ہین وہ اپنے ایمان کے سبب سے راہ یاب ہونگے صراط مستقیم سے تجاوز کرکے جنت مین جا پہونچینگے مجاہد نے کہا اونکے لیے نور ہوگا جس کے سبب سے وہ چلینگے ابن جریج نے کہا اونکا عمل ایک اچھی صورت اور خوشبودار صورت مین ممثل ہوگا جبکہ وہ قبر سے اُٹھینگے تو سامنے آکر ہر خیر کی بشارت دیگا یہ کہیگا تو کون ہے وہ کہے گا مین تیرا عمل ہون پھر سامنے سامنے نور بن کر چلے گا یہانتک کہ جنت مین داخل ہو ذالک قولہ تعالیٰ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ اسیطرح کافر کا عمل ایک بدبو اور بد صورت ہوکر لازم کافر ہوکر اوسکو جہنم مین لیجائے گا قتادہ نے بھی اسیطرح رسلاً مروی ہے واللہ اعلم الجنت کی اول یہ دعا ہوگی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور آخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ابن جریج نے کہا جب کوئی پرندہ اُنپر گذریگا تو وہ اللہ پاک کو پکارینگے فرشتہ اُسکے آئیگا اور سلام کرے گا یہ جواب دینگے ذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ پھر جب اسکو تناول کرچکے گین تو کہینگے الحمد للہ آخر دعوی ہی یہی مراد ہے مقاتل بن حیان کہتے ہین اہل جنت مین جب کوئی کہانا طلب کریگا تو سبحانک اللھم کہے گا اور سیدم دو خادم اوٹھکڑے ہونگے ہر خادم کے ہاتھ مین ایک کابی سونے کی ہوگی اوس مین جو طعام ہوگا وہ دوسری رکابی مین نہ ہوگا یہ شخص ان سب مین سے کچھ کہائے گا سفیان ثوری نے کہا ہے الجنت مین جب کوئی ارادہ طعام کا کرے گا سبحانک اللھم کہیگا اس آیت مین ایک شبہ ہے کریمہ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ کا اور کریمہ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا کا اور کریمہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کا اور اس آیت کا وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ

ع ۱۰

دعا کی حمد ثنا پر ختم کرنا مستحب ہے

علامہ ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس آیت سے اور اس حدیث سے جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جب مومن سلام کرتا ہے تو اسکے جواب مین سلام کہا جاتا ہے اور اس حدیث سے جو ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ جب مومن کہانا طلب کرتا ہے تو سبحانک اللھم کہا جاتا ہے اور اس حدیث سے جو ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ جب مومن کہانا کھاتا ہے تو الحمد للہ کہا جاتا ہے اور اس حدیث سے جو ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ جب مومن کہانا کھاتا ہے تو الحمد للہ کہا جاتا ہے

من کل باب سلام علیکم الآیۃ اور اس قول مین کہ آخر دعوی انکا حمد خدا ہوگی دلیل ہے اسبات پر
کہ اللہ تعالی ہمیشہ محمود ہے اور طول مدت پر معبود ولہذا اوس نے اپنے نفس کے حمد وقت ابتدا استمرار خلق
کے کی ہے اور ابتدا کتاب اور ابتدا تنزیل مین چنانچہ فرمایا الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب
الی غیر ذلک وہ احوال جن مین اللہ نے اپنی حمد کی ہے اون کے بسط مین بہت طول ہے بہرحال وہ معبود
برحق اولی واخری وحیات دنیا وآخرت مین محمود ہے جمیع احوال مین ولہذا حدیث مین آیا ہے کہ اہل
جنت کو تسبیح وتحمید کا الہام ہوگا جسطرح کہ سانس لینے کا الہام ہوتا ہے سو یہ بات بسبب رویت تزاید
نعم کے ہوگی کہ ہر دم طرف سے اللہ کے ایک تازہ نعمت اونپر وارد ہوتی ہے جسکے لیے کوئی انقطاع ومدت نہ
ہوگی فلا الہ الا ہو ولا رب سواہ انتہی فتح البیان مین کہا ہے جو لوگ ایمان لائے یعنے جو ایمان کہ
اُنسے مطلوب تھا اور سکو اونہون نے بوجہ اپنے تفکر واعتبار کے اختیار کیا اور جو کام کہ موافق مقتضای
ایمان کے تھے اور اللہ نے واسطے عباد مومنین کے مشروع کیے ہین وہ بجالائے تو اللہ انکو بسبب اس ایمان و
عمل صالح کے ہدایت دیتا ہے وہ جنت تک پہونچ جاتے ہین قاضی نے کہا مفہوم ترتیب کا اگرچہ دلیل
ہے اسبات پر کہ سبب ہدایت ایمان مع صالح دونو مین لیکن منطوق لفظ باینکہ نہم دلیل ہے استقلال
ایمان پر سببیت مین اور عمل صالح مثل تتمہ ورد لیف کے ہے انتہی یہ رد ہے کشاف پر کیونکہ اوس مین یزید
کہا ہے کہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ معتبر ہدایت الی الجنۃ مین ایمان ہمراہ عمل صالح کے ہے نہ مطلق
ایمان ابوالسعود کہتے ہین نظم کریم مین اشعار ہے طرف اسکے کہ مجرد ایمان وعمل صالح وصول الی الجنۃ
مین کافی نہین ہین بلکہ بعد اسکے یہ بھی ضرور ہے کہ ہدایت ربانی شامل حال ہو اور کفر ومعاصی دخول
نار مین کفایت کرتے ہین اس مین کچھ نزاع نہین ہے کہ جو ایمان سبب ہدایت ٹھیرایا گیا ہے وہ خاص
ایمان ہے جسکے ساتھ اعمال صالحہ ہون نہ ایمان بے عمل صالح کے اور نہ وہ جو کہ عام ہے ان دونو سے
لیکن اسکو کچھ دلالت برخلاف عقیدہ اہل سنت وجماعت نہین ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ ایمان خالی
عمل صالح سے فی الجملہ مقتضی الی الجنۃ ہوتا ہے اور مومن مخلد فی النار نہ ہوگا کیونکہ منطوق آیہ کریمہ کا یہ ہے
کہ جو ایمان مقرون بعمل صالح ہے وہ سبب ہدایت کا طرف جنت کے ہے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو سبب واسطہ
جنت کو اوسکا موصل الی الجنۃ ہونا واجب ہے سو اسپر ہرگز دلیل نہین ہے اور کیونکر ہو کہ اللہ نے فرمایا ہے
الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون یہ آیت

ہر اگر الحمد للہ سے
ملا کر فقہ مین ایمان
مین کا فقہ مین ایمان
سے مصطلح ہے اور
مین ہے

بخلاف اسکی مذاکر تی ہے مراد ظلم سے شرک ہے اسپر مفسرین کا اطباق ہی معنے یہ ٹھیرے کہ ایمان مین شرک نہین ملایا اور اگر ظاہر پر حمل کرین تو بھی اس ابتدا مین وہ شخص داخل ہے جو ایمان لایا اور اسکے بعد کوئی عمل صالح نہین کیا پھر پہلے ظلم کرنے سے بفعل حرام یا ترک واجب مرگیا انتہے لنسفی نے مدارک مین کہا ہے یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ فرد ایمان نجات بخش ہے اسلیے کہ بانیانہم فرمایا ہے اور عمل صالح کو اوسکے ساتھ ضم نہین کیا خازن و مہامی کا لفظ یہ ہے بایمانہم و باعمالہم صاوی نے کہا ای ولبسبب اعمالہم ایضاً کیونکہ ایمان و عمل صالح دونون دار سعادت تک پہونچاتے ہین یا مراد ایمان کامل ہے جس مین اعمال صالح داخل شامل ہین بہرحال یہ مسئلہ ایک معرکہ ہی ولکل وجھۃ ھو موّلیھا فاستبقوا الخیرات مراد جریان انہار سے یہ ہی کہ نہرین بہشت کی اونکے باغون کے نیچے بہتی ہین یا اون کے سامنے اسلیے کہ وہ اونچی اونچی تختون پر ہون گے اونکی دعا و ندا طلب اسطے مشتہیات جب کے یہ لفظ ہوگی سبحانک اللھم بعض نے کہا یہ ضرور نہین ہی کہ وہ یہی لفظ کہین بلکہ یہ لفظ کہین یا کوئی اور لفظ ہم معنے اسکے جس مین صفات تنزیہ و تقدیس ہون دعا عبادت ہی یا یعنے ادعا یعنے اہل جنت دنیا و آخرت مین اسکی تنزیہ سے اور اقرار اسکی الٰہیت کا کرتے ہین یا مراد یہ ہی کہ اونکی سیرت و طریقت یہ لفظ ہوگی یا اون کا قول و کلام یہ لفظ ہوگا یا مراد دعا سے بجگہہ تمنا ہے کہ جنت مین اون کو یہی تسبیح و تقدیس کی آرزو ہوگی حدیث ابی بن کعب مین رفعاً آیا ہے کہ جب وہ سبحانک اللھم کہین گے جو چیز جنت کی چاہین گے وہ طرف سے اونکے رب کے اونکے پاس آجائیگی رواہ ابن مردویہ ایک جماعت تابعین سے بھی اسیطرح مروی ہی گویا یہ کلمہ علامت ہے درمیان اہل جنت اور اون کے خدم کے احضار طعام مین جسوقت یہ لفظ اونکی مونہہ سے نکلیگا فی الفور وہ شی مشتہی موائد پر رکھی ہوئی سامنے آجائیگی طعام ہر رکابی کا جدا ہوگا ایک کا مزہ دوسرے کے مزے سے نہ ملیگا جب کھا نا کھا چکینگے اللہ کی حمد کرین گے اوسوقت وہ موائد اوٹھا لیے جائینگے زجاج نے کہا اللہ نے بتا دیا کہ اہل جنت ابتدا تعظیم و تنزیہ کرین گے اور اختتام بشکر و ستایش و فاعلی اللہ بعض نے کہا اونکو اس امر کا الہام ہوگا جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اور تحیت بعض کی بعض کو سلام ہوگا خواہ اللہ کی تحیت ہو یا ملائکہ کی اصل تحیت کی یہ ہے کہ احیاک اللہ حیاۃ طیبۃ اور اصل سلام کی سلامتی ہے ہر کدوہ سے اسکی تفسیر سورۂ نسا مین گذر چکی ہے اور خاتمہ دعا کا کہ تسبیح تھی ہر مجلس مین لفظ الحمد للہ رب العلمین ہوگا اسکے معنے انقطاع حمد کے نہین ہین اسلیے کہ اقوال و احوال اہل

جنت کے لیے کوئی آخر نہ ہوگا اور لفظ دعوی اگرچہ مشہور بمعنی ادعا ہے لیکن اس جگہ بمعنی دعا ہی یا بمعنے عبادت کیونکہ جنت عبادت کا گھر نہیں ہے نہ وہان کوئی تکلیف ہے انکی عبادت فقط اسقبول کا کہنا ہے لیکن اول اظہر ہے اور ثانی ادق مراد یہ ہے کہ یہ عبادت بطور تلذذ ہوگی نہ بطریق تکلیف کذا فی الخفاجی وکذا یعجل

اللّٰہُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۚ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ اگر شتاب دے اللہ لوگون کو برائی جیسے شتاب مانگتے ہین بہلائی تو پوری کر چکے اونکی عمر سو ہم چھوڑ رکھتے ہین جنکو امید نہین ہے ہماری ملاقات کی اپنی شرارت مین بہکتے ف یعنے آدمی چاہتا ہے کہ نیکی کا بدلا شتاب ملے یا نیک دعا شتاب لگے سو اگر حق تعالی شتاب کرے تو اپنی بدی کے وبال سے فرصت نپاوے مگر دونو مین تحمل ہے تاکہ نیک لوگ تربیت پاوین اور بدلوگ غفلت مین پڑے رہین انتہے اللہ پاک نے اس آیت پاک مین خبر دی ہے اپنے حلم ولطف کی ساتھ اپنے بندون کے کہ وہ اُنکی بد دعا کو اون کی جانون اور مالون اور اولاد پر وقت اُنکی تنگ دل وغصہ ہونے کے شتاب قبول نہین کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُنکا قصد شر کا اس ارادہ سے نہین ہے لہذا اُنکی دعا کو قبول نہین کرتا یہ اوسکا لطف ورحم ہے جسطرح کہ اُنکی دعا حق مین اُنکے نفس ومال واولاد کے ساتھ خیر وبرکت ومنا کو قبول فرماتا ہے ولہذا فرمایا کہ اگر اللہ پاک جلدی کرے برائی مین جسطرح کہ وہ بہتری مین جلدی کرتے ہین تو اُنکی مدت ختم کردے یعنے اگر ہر دعا اونکی قبول کرے تو وہ ہلاک ہوجائین ولکن اُنکو کثرت سے بد دعا کرنا چاہیے جسطرح کہ حدیث جابر مین فرمایا ہے لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ لَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ لَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً فِيهَا إِجَابَةٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَفَرَّدَ بِهِ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ لَمْ يُشَارِكْهُ أَحَدٌ فِيهِ یعنے بد دعا نکرو اپنی جان ومال واولاد پر کہین وہ بد دعا ایسی ساعت مین واقع ہو کہ اللہ قبول کرلے وہذا کقولہ تعالی وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ الآیۃ مجاہد نے تفسیر آیت ہذا مین کہا ہے یہ قول ہے انسان کا حق مین اپنی اولاد یا مال کو وقت غضب کے اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ سو اگر اللہ اُنکی اس بد دعا کو جلدی سے پذیرا کرلے جسطرح کہ دعا خیر کو قبول کرلیتا ہے تو اُنکو ہلاک کردے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر شتابی کرے اللہ اجابت دعا شر مین جسمین اُنکی مضرت ہے اور کوئی بد دعا ہے نفس یا مال مین جسطرح کہ وہ ثواب وخیر کے لئے مین شتابی کرتے ہین تو اون کو ہلاک کردے تعجیل کہتے ہین تقدیم

ف اور انسان کی بدی بھلائی میں جلدی کرنے پر

کو قبول اوسکے وقت کہ قفال نے کہا اللہ پاک نے جب وصف اون کا ساتھ غفلت کے کیا تو پھر اوسکو موکد فرمایا اسطرح پر کہ غایت غفلت اونکی یہ ہو کہ جب رسول اونکو ڈراتا ہے تو وہ عذاب کی جلدی کرتے ہین اللہ نے بیان کیا کہ ایصال شر مین طرف اونکے کوئی مصلحت نہین ہے شاید وہ توبہ کرین یا اونکی پشت سے ایمان دار لوگ پیدا ہون قضاء اجل سے مراد انکا مار ڈالنا ہے ابن قتیبہ نے کہا لوگ وقت تنگدلی و غصہ کے آپ کو یا اپنے اموال و اولاد کو کوستے ہین اور موت مانگتے ہین اور بلا کے لیے شتابی کرتے ہین جسطرح کہ رزق و صحت و اعطار مسئول کی دعا کرتے ہین سو اگر اللہ تعالی اونکی بد دعا جلدی سے قبول کرے تو اون کو ہلاک سے فارغ ہو جائے لیکن یہ اوسکا فضل و کرم ہے کہ وہ داعی فی الخیر کی دعا پذیرا کرتا ہے اور داعی فی الشر کی دعا قبول نہین کرتا مجاہد نے کہا جیسے ولد، اہل کو غضب مین کہنا لَعَنَكُمُ اللّٰهُ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ سعید بن جبیر نے کہا جیسے کسی شخص کے حق مین یون کہنا اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهِ اور چاہتا ہے کہ یہ دعا قبول ہو جائے قتادہ نے کہا مراد بد دعا کرنا ہے اپنی جان و اہل و مال پر بعض نے کہا یہ آیت خاص ہے ساتھ کفار کے جو منکر بعث ہین بعض نے کہا نزول اس آیت کا حق مین نضر بن حرث کے ہوا ہے اوسنے کہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اللہ پاک نے فرمایا ہم چھوڑ دیتے ہین ان لوگون کو جنکو توقع ہماری ملنے کی نہین ہے اور بعث و جزا کے منکر ہین وہ اپنے طغیان مین یعنے اعمال سیئہ و مقالات شنیعہ مین متحیر ہین پستد راج و خذلان ہے واسطے اونکے طرف سے اللہ کے وَاِذَا مَسَّ

الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جب پہنچے انسان کو تکلیف ہمکو پکارے پڑا ہوا یا بیٹھا یا کھڑا پھر جب ہم نے کھولدی اوسسے وہ تکلیف چلا گیا گویا کبھی نہ پکارا تھا ہم کو کسی تکلیف پہونچنے پر اسطرح جن آیا ہے بے لحاظ لوگون کو جو کچھ کر رہے ہین ف اللہ پاک نے انسان کی ضجرو قلق کا حال بیان کیا کقولہ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ اى كَثِيْرٍ یہ دونون آیتین ایک معنی کی ہین آدمی کو جب سختی پہونچتی ہے تو قلق و جزع کرتا ہے اور بہت دعا مانگتا ہے اور اللہ سے اوسکا دور ہونا چاہتا ہے لیٹے بیٹھے کھڑے یعنے جمیع احوال مین پھر جب اللہ اوس شدت کو کھولدیتا ہے اور وہ کرب دور ہو جاتی ہے تو پھر دعا سے روگردان ہو کر الگ ہو جاتا ہے اور ایسا چلا جاتا ہے کہ گویا کبھی اوسکو کوئی سختی و شدت تکلیف و بلا پہونچی نہ تھی اللہ نے اس صفت و طریقہ کی مذمت کی اور فرمایا یہ کام

مسرت کے لیے اچھا معلوم ہوتا ہے اور جسکو اللہ نے ہدایت و سداد و توفیق و رشاد بخشی ہے وہ اسحال سے مستثنیٰ ہے
کقولہ تعالیٰ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَکَقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ لَا یَقْضِی اللّٰہُ لَہٗ قَضَاءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَہٗ اِنْ اَصَابَہٗ ضَرَّاءُ فَصَبَرَ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ
وَاِنْ اَصَابَہٗ سَرَّاءُ فَشَکَرَ کَانَ خَیْرًا لَہٗ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ فتح البیان میں کہا ہے مراد
ضر سے جنس ضر ہے جیسے مرض و فقر مراد جنب و قعود و قیام سے جمیع احوال ہیں اور ذکر ان احوال کا خاصۃً
اسلیے کیا کہ انسان عادۃً ان سے خالی نہیں ہوتا ہے اور رکوع و سجود و تخم ہمانا در حال ہے یا مراد یہ ہے کہ اگر
کھڑا نہیں ہو سکتا ہے تو بیٹھکر اور اگر بیٹھ نہیں سکتا ہو تو لیٹ کر دعا کرتا ہے لیکن اول اولی ہے زجاج
نے کہا شمار کرنا احوال دعا کا ابلغ ہے شمار کرنے سے احوال حضرت کے کیونکہ جب کہ وہ علی الدوام دعا
ہوا پھر وقت رضا کا بھول گیا تو یہ عجیب بات ہے ابو الدرداء نے کہا ہے اُدْعُ اللّٰہَ یَوْمًا وَّیَوْمًا اَیَّامَکَ یَسْتَجِیْبُ
لَکَ یَوْمًا وَّضُرَّ اَیَّامَکَ یعنے تو خوشی کی حالت میں بہت دعا کر کہ وہ تیری دعا سختی کے وقت قبول کرے اَللّٰھُمَّ
اجْمَعْ لَنَا بَیْنَ حَلَبِ النِّعَمِ وَسَلَبِ النِّقَمِ اللہ پاک نے فرمایا حبیب ہم اوسکی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ اُسی
طریقہ پر چلتا ہے جیسے کہ وہ قبل پہونچنے تکلیف کے تھا اور اُس حالت جہد و بلا و ضیق و فقر کو بھول جاتا ہے
اور اللہ کیجانب کا اہمال کرتا ہے یا موقف دعا سے چلا جاتا ہے تضرع و رجوع نہیں لاتا گویا اوس نے ہمکو وقت
مس ضر کے سر سے ہی پکارا نہ تھا یا سمعنے ضر کے اُسکو نہیں یعنے بدستور اپنے کفر پر چمار رہتا ہے مثل اوس شخص
کے جس نے ہمسے دعا نہیں کی اور نہ فکر کیا اور نہ نصیحت پکڑی بعض اہل علم نے کہا یہ حالت جسکا اللہ نے ذکر
کیا ہے کچھ خاص ساتھہ اہل کفر کے نہیں ہے بلکہ بہت سے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے ہیں اونکی زبانیں دعا کی
دعا کی مزمم ہو جاتی ہیں اور دل خشوع و تذلل کرتے ہیں یعنے وقت نزول مکروہ پھر جب اللہ پاک اُس مکروہ کو دور
کر دیتا ہے تو وہ دعا و تضرع سے غافل ہو جاتے ہیں اور شکر نعمت بجا نہیں لاتے وہ نعمت اجابت دعا و رفع
مکروہ و دفع بلا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ آیت شامل ہے مسلم و کافر کو چنانچہ لفظ ناس و لفظ انسان بھی اسیکے
مضمر ہے رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰہُ سو جسطرح دعا وقت ضرر کے اور اعراض وقت رضا کے اونکی نظروں میں مزین ہے اسیطرح مسرفین کے
عمل اونکی آنکھوں میں بھلے معلوم ہوتے ہیں مسرف لغت میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو بہت سا مال کسی
کسی غرض خسیس کے لیے صرف کرے اور یہ تزئین یا تو طرف سے امر کے ہے کہ وہ اکلو مخیل یا طبع کر دیتا ہے اور لطف

نہین فرماتا یا طرف سے شیطان کے ہے وسوسہ ڈالکر یا طرف سے نفس امارہ بالسوء کے حاصل یہ ہے کہ اعراض دعا سے اور غفلت شکر سے اور اشتغال شہوات مین انکو احیانا نظر آتا ہے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ ہم کہا پھر ہین تمسے پہلے قرنون کو جب وہ ظالم ہوگئے اور لائے تھے انکے پاس رسول انکے کھلی نشانیان اور ہرگز نہ تھے ایمان لانیوالے یون ہی سزا دیتے ہین ہم قوم گنہگار کو پھر تم کو پہنچے نائب کیا زمین مین اونکے بعد کہ دیکھین تم کیا کرتے ہو **ف** اللہ پاک نے خبر دی اگلے قرن والون کی حال سے جنہون نے اپنے رسولون کو جھٹلایا تھا اور اُن کے آیات بینات حجج واضحات کا انکار کیا تھا کہ ہم نے انکو ہلاک کردیا پھر تم کو اُنکی جگہہ خلیفہ کیا اور رسول بھیجا تاکہ ہم دیکھین کہ تم کیسی اطاعت ہماری کرتے ہو اور رسول کا اتباع کسطرح بجالاتے ہو حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے کہ دنیا شیرین وسبز ہے اور اللہ اوسمین تم کو خلیفہ کرنے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو سو بچو تم دنیا سے اور بچو عورتون سے پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون ہی کیطرف سے تھا رواہ مسلم اس آیت وحدیث مین خبر دی ہے آیندہ کی یہ معجزہ ہے قرآن و رسول کا کہ جیسا کہا ویسا ہی ہوا عبدالرحمان بن ابی لیلے کہتے ہین کہ عوف بن مالک نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک رسی آسمان سے نیچے لٹکتی ہے اوسکو حضرت نے کہا نیچے پھر اوسکا اعادہ ہوا اوسکو ابوبکر نے کہا نیچے پھر لوگون نے گرد منبر کرنا پایا تو عمر تین گز گرد منبر کے بڑھ گئے عمر نے کہا چھوڑ دے اے عوف ہمکو اپنی خواب سے ہمکو کچھ حاجت اس خواب کی نہین ہے پھر جب عمر خلیفہ ہوئے کہا اے عوف تمہاری خواب کیا تھی عوف نے کہا تم کو میری خواب مین کیا حاجت ہے کہا تجھے مجھ کو نہین خبر دیا تھا عمر نے کہا بھکو افسوس مہینے کم وہ جانا اس بات کو کہ تو خلیفہ رسول خدا کو اونکی نفس کی نہی کرے تب عوف نے قصہ خواب کا کہا جب یہانتک پہنچے کہ لوگ تین گز گرد منبر کے پہنچے تو کہا کہ ایک خلیفہ تھا دو سرا لوم لائم کا خوف راہ خدا مین نہین کرتا ہے اور تیسرا نہین ہے پھر کہا اللہ تعالی فرماتا ہے ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ الخ اب اے عمر تم خلیفہ ہوئے ہو دیکھو تم کیسا کام کروگے یہ بات کہ مین اللہ کی راہ مین لوم لائم سے نہین ڈرتا ہون مراد مشیت خدا سے ہے اور یہ بات کہ تیسرا شہید ہے سو عمر کو کہان شہادت ملیگی سارے مسلمان اطاعت کرتے ہین فتح البیان مین کہا ہے ہم نے امم گذشتہ کو

ہلاک کیا یعنے کافرون سے پہلے جو کہ معاصر رسول خدا ہین یا خطاب اہل مکہ کو ہے بطریق التفات اسمین مبالغہ کے زجر ہین یہ ہلاک کرنا سبب ہوا کہ اونہون نے ظلم کیا اور رسولون کو جھٹلایا اور معاصی مین دراز دستی کی پھر تو اون کے ہلاک کرنے مین کچھ دیر نہین ہوئی جسطرح کہ تمہارے ہلاک کرنے مین تاخیر کی گئی یا مراد ظلم سے ہمجگہہ شرک ہے اونکی پاس رسول آیات واضحات لیکر آئے تھے جو دلالت کرتے تھے اونکے صدق پر لیکن وہ کب اون پر ایمان لاتے ہین انکو یہ استعداد ہی نہ تھی اللہ نے اپنے الطاف کو اون سے سلب کر لیا تھا سو مجرمون کو ایسی ہی سزا ملتی ہے کہ اُن کو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدیا جاتا ہے یہ وعید شدید ہے اون کفار کے لیے جو کہ حضرتؐ کی زمانے مین تھے یا خاص کفار اہل مکہ کو پھر اللہ نے اون لوگون کو خطاب کیا جن کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور کہا کہ دیکھو ہمنے تم کو بعد اون قرون کے جن کی اخبار تم نے سنی ہین اور اُن کے آثار تم دیکھتے ہو خلیفہ کیا تا کہ ہم دیکھین کہ تمہارا عمل بابت خیر و شر کے کیسا ہے اور تم کس حالت پر رہوگے وہ کام کروگے جو لائق منصب استخلاف کے ہے یا خلاف اوسکے یا نظر اس جگہہ بمعنے علم ہے مثل اس آیت کریمہ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا اسکو واحدی وزازی نے ذکر کیا ہے یا ہم اوس شخص کا سا معاملہ کرین جو کہ دیکھتا ہے اسصورت مین یہ استعارہ تمثیلیہ ہے لیکن اول اول ہے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور جب پڑہے اُنپر آیتین ہماری صاف کہتے ہین جنکو امید نہین ہم سے ملاقات کی لے آ کوئی اور قرآن اوسکے سوا یا اوسکو بدل ڈال تو کہہ میرا کام نہین کہ اسکو بدلون اپنی طرف سے مین تابع ہون اُسیکا جو حکم آوے میرے طرف مین ڈرتا ہون اگر بے حکمی کرون اپنے رب کی بڑے دن کی مار سے تو کہہ اگر اللہ چاہتا تو مین نہ پڑہتا یہ تمہارے پاس اور نہ وہ تمکو خبر کرتا اسکی کیونکہ مین رہ چکا ہون تم مین ایک عمر اس سے پہلے کیا پھر تم نہین بوجھتے ہو ف اس قرآن کا پند و نصیحت تو پسند کرتے اور بدون کا باطل کرنا نہ مانتے تو کہتے اتنا بدل ڈال تو یہ کلام ہم سب قبول کرلین سو اگر مین اپنی طرف سے بناتا تو چالیس برس کی عمر مین ہی بناتا یا اس قسم کا خیال رکھتا ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے کفار کی تعنت کی خبر دی کہ یہ مشرکین قریش جو اللہ کے کلام سے روگردان ہین اُنپر

جب حضرت تلاوت اللہ کی کتاب کی کرتے ہین اور اُسکی کھلی ہوئی حجتین پڑھتے ہین تو وہ یہ بات کہتے ہین کہ تم اس قرآن کو پھیر دو اور کسی دوسری طرح کا کلام لاؤ اور اُسکی وضع اور نمط پر کر دو اللہ نے اپنے نبی سے کہا تو کہدے کہ مجھکو اوسکے بدلنے کا اپنی طرف سے کچھ اختیار نہیں ہے مین تو ایک بندہ مامور ہون اور رسول مکلم ہون طرف سے اللہ پاک کے جیسے وحی آتی ہے ویسا ہی کرتا ہون مجبور ہے کہ اگر مین اپنے رب کی نافرمانی کرون تو مجھکو عذاب مین پکڑے پھر صحت کلام پر یہ حجت بیان کی کہ اگر اللہ چاہے تو مین یہ کلام نہ پڑھ سکون اور نہ تم کو اوسکا حال جتا سکون لیکن یہ کام تو اللہ کے اذن و مشیت سے کیا جاتا ہے اور دلیل اس بات کی کہ یہ کلام میرا بنایا ہوا نہیں ہے اور مینے اپنی طرف سے افترا اسکا نہین کیا ہے یہ ہے کہ تم اس کلام کے معارضہ کرنے سے عاجز ہو اور تم کو حال ہے صدق و امانت کا جب کہ مین تم مین ہون تا بعثت میری کے بخوبی معلوم ہے تم مجھپر کسی شے کا افتعاد نہین کرتے ہو اور نہ کسی میری بات سے چشم پوشی کرتے ہو کیا تم کو اتنی عقل نہین ہے کہ تم حق کو باطل سے جدا سمجھو و لہذا جب ہرقل ملک روم نے ابوسفیان اور اُسکی ہمراہیون سے حال حضرت کا پوچھا تھا اور کہا تھا بھلا کیا تم اوسکو متہم بکذب کرتے ہو قبل اسبات کے جو وہ کہتا ہے تو ابوسفیان نے یہی کہا تھا کہ نہین اور اُسوقت ابوسفیان سردار کفار و مجرمین شہر کے تھے مع ہذا اونہون نے سچی بات کا اقرار کر دیا ع وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ + ہرقل نے کہا مین جانتا ہون کہ یہ بات نہین ہو سکتی ہے کہ وہ لوگون پر جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور اللہ تعالی پر جھوٹ بولے جعفر بن ابی طالب نے نجاشی بادشاہ حبشہ سے کہا تھا اللہ تعالے نے ہمارے درمیان مین ایک رسول مبعوث کیا ہے جسکے صدق و نسب و امانت کو ہم پہچانتے ہین اور مدت اُنکی اقامت کی درمیان ہمارے قبل نبوت کے چالیس برس ہے سعید بن مسیب نے کہا ۴۳ برس لیکن صحیح مشہور وہی قول اول ہے فتح البیان مین ہے کہا ہے کہ جب ان کافرون پر ہماری آیتین جو توحید کی اثبات شرک کی ابطال پر دلیل مین پڑھی جاتی ہین تو جن لوگون کو ڈر بعث کا نہین ہے اور وہ معاد کا انکار کرتے ہین قتادہ نے کہا یہ مشرکین مکہ ہین تو وہ یہ بات کہتے ہین کہ تم اس قرآن کو بدل ڈالو کوئی اور کلام نئی طرز کا لاؤ یہ کہنا اونکا اسلیے تھا کہ قرآن مین ذم اوثان و وعید شدید عابدین اصنام ہے رازی نے کہا پیشقدمی کرنا اون کا اس التماس پر یا تو بطور سخریہ یہ کہتے تھے یا اوسکا یہ تھا یا بطریق تجربہ و امتحان کہ اگر وہ اسکو بدل دین تو ہم جان لین کہ وہ جھوٹے ہین اللہ نے اونکے اس سوال کا جواب کہلایا کہ تم اون سے یہ بات کہدو کہ یہ کلام

کچھ میرا ساختہ و پرداختہ نہیں ہے کہ میں اُسکو کسی اور طرز پر بدلدوں بلکہ یہ تو خدا کا کلام منزل ہے زجاج نے کہا وہ یہ کہتے تھے کہ تم اس میں سے ذکر بعث و نشور کا نکالڈالو یا اونکے معبودوں کی برائی نہ پڑھو اور عابدین اصنام کو احمق نہ ٹھیراؤ یا وعید کو وعدا اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردو حضرتؐ نے کہا میں تو تابع ہون وحی کا بغیر تبدیل و تحویل و تحریف و تصحیف یوم عظیم سے مراد قیامت کا دن ہے مجھ ڈر ہے کہ میں اگر اسکا عصیان کرون گا تو اوسدن مجھ عذاب ہوگا ہان یہ اور بات ہے کہ اگر اللہ ہی چاہے کہ میں اُسکو تمپر نازل کرون اور تم کو اوسپر آگاہ نہ کرون تو البتہ ایسا ہوسکتا ہے میں ایک عمر دراز تک درمیان تمہارے رہا ہون کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ یہ کلام میرا نہین ہے تم میری عادت ستمرہ صدق و امانت کو جانتے ہو اور تمہین معلوم ہے کہ مینے کبھی وہ کتابین جو انبیا پر اتری ہین نہین پڑہین اور نہ اہل علم سے کبھی تعلم کیا اور نہ مین کبھی طالب علم ہوا اور نہ اس کام پر کبھی حرص کی پھر تمہارے پاس ایک ایسی کتاب لایا کہ اوس جیسی تم ایک سورت بلکہ ایک آیت بھی نہین لاسکتے اور اُسکے معارضے سے عاجز ہو حالانکہ تم مشہور عرب ہو اور تمہاری فصاحت بلاغت شہرہ آفاق ہے اس فن بیان مین اوس درجہ تک پہونچی ہو کہ دوسرا نہین پہونچا ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرتؐ عمر چہل سالہ مین مبعوث ہوئے تیرہ برس مکے مین رہے وحی آیا پھر حکم ہجرت کا ہوا دس برس ہجرت مین گذرے جب وفات ہوئی تو ۶۳ برس کے تھے رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنِ السُّدِّيِّ نَحْوُهُ نوری نے کہا حضرتؐ کی عمر مین تین روایتین آئی ہین ایک شصت سالہ ہونا دوم ۶۵ سالہ سوم ۶۳ سالہ یہی صحیح و مشہور ہے اسی کو مسلم نے حدیث انس و عائشہ و ابن عباس سے روایت کیا ہے اور علما اسپر متفق ہین باقی کی تاویل کی ہے روایت ۶۰ سالہ مین اقتصار عقود و ترک کسر پر ہوا ہے اور ۶۵ مین اشتباہ واقع ہوا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ط إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ○ پھر کون ظالم ہے اوس سے جو بنادے اللہ پر جھوٹ یا جھٹلاوے اوسکی آیتین بیشک بھلا نہین ہوتا گنہگارون کا ف یعنے اگر مین بناتا ہون تو مجھسا ظالم نہین اور جو مین سچا ہون تو جھٹلانیوالون پر یہی بات ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین یعنے نہین ہے کوئی بڑا ظالم اور بڑا سرکش اور سخت مجرم اُس شخص سے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور کوئی بات بنائے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ نے اوسکو بھیجا ہے سوا ایسے شخص سے کوئی جرم مین بڑھکر اور ظلم مین زیادہ تر نہین ہے یہ ایک ایسی بات ہے کہ مرغبی پر بھی مخفی نہین رہ سکتی بہرحال ایسے شخص کا ذرہ

ف علاوہ اللہ سے نہین ابن عباس

نبوت کسطرح کسیپر مشتبہ رہ سکتا ہے جو کوئی یہ بات کہے وہ سچا ہو یا جھوٹا تو ضرور ہے کہ اللہ پاک اوسی کے برپا فجور پر ایسی دلیل کھڑی کرے گا جو سورج سے بھی زیادہ تر روشن ہوگی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیلمہ کذاب کو دیکھا ہے اوسپر فرق اندونو کا ایسا کھلا ہوا ہے جیسا کہ درمیان دوپہر اور نصف شب کے فرق ہے اندھیری رات مین اندونو کے خصال و افعال و کلام سے ہر صاحب بصیرت صدق حضرتؐ اور کذب مسیلمہ و سجاح و اسود عنسی پر استدلال کر سکتا ہے عبداللہ بن سلام کہتے ہین حضرتؐ جب مدینہ مین تشریف لائے لوگ آپکے دیکھنے کو دوڑے مین بھی اونمین لوگون مین تھا مین نے جب آپ کو دیکھا تو یہ پہچانا کہ آپ کا چہرہ مرد کذاب کا سا چہرہ نہین ہے سب سے پہلے مین نے آپکی زبان مبارک سے یہ بات سنی یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ پھر جب ضمام بن ثعلبہ بطرف سعد اپنی قوم بنی سعد بن بکر کے پاس حضرتؐ کے آیا جہان اور باتین کین اونمین حضرتؐ سے یہ بات بھی کہی کہ اس آسمان کو کس نے اونچا کیا ہے کہا اللہ نے کہا ان پہاڑون کو کس نے کھڑا کیا ہے کہا اللہ نے کہا تب زمین کو کس نے بچھایا ہے کہا اللہ نے اوس نے کہا قسم ہے اوس کی جس نے اس آسمان کو اونچا کیا اور ان پہاڑون کو کھڑا کیا اور اس زمین کو بچھایا کیا اللہ نے تم کو طرف سب لوگون کے بھیجا ہے فرمایا اللّٰھم نعم یعنے ہان پھر اوس نے سوال نماز و زکوٰۃ و حج و صیام کا کیا اور ہر ایک پر ان امور مین سے اوسی قسم دلائی جو اوپر گذری اور حضرتؐ نے بھی قسم کہا کر تصدیق ہر بات کی فرمائی اوس نے کہا تم سچے ہو قسم ہے اوسکی جس نے تم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مین اسپر نہ زیادہ کرون گا اور نہ اس سے کم اوس شخص نے مجرد اس گفتگو پر اکتفا کیا ہے اور حضرتؐ کے صدق کی تصدیق کی کیونکہ دلائل دالہ آپکے صدق کے مشاہدہ کیے صلوات اللہ و سلامہ علیہ حسان بن ثابت کہتے ہین ؎

لَوْلَمْ تَکُنْ فِیْہِ اٰیَاتٌ مُّبَیِّنَۃٌ کَانَتْ بَدِیْھَتُہٗ تَاْتِیْکَ بِالْخَبَرِ

رہا مسیلمہ کذاب سو جس بصیرت والے نے اوسکو دیکھا ہے اور اوسکا حال جانتا ہے اور اوسکے اقوال رکیکہ غیر صحیحہ سخیف ہین اور اوسکی افعال قبیحہ غیر حسنہ دیکھے ہین اور اوسکا قرآن جو اوسکو آگ مین مخلد کریگا دن حسرت و فضیحت کرنا ہے وہ اوسکے کذب کو جب سے جانتا پہچانتا ہے اس آیت مین اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ آخر اور اس قول مسیلمہ مین لعنۃ اللہ کہ یَا ضِفْدَعُ بِنْتَ ضِفْدَعَیْنِ نُقِّیْ کَمْ تَنُقِّیْنَ لَا الْمَآءَ تُکَدِّرِیْنَ وَلَا الشَّارِبَ تَمْنَعِیْنَ کتنا فرق ہے جسطرح اوس کے اس قول مین

لعنۃ اللہ لقد انعم اللہ علی الجمل اذ اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی اور اسکا
یہ قول اسکو جہنم مین ڈھکیلے الفیل وما ادراک ما الفیل لہ خرطوم طویل اور یہ قول اللہ پاک
اسکو اپنی رحمت سے دور پھینکے والعاجنات عجنا والخابزات خبزا واللاقمات لقما الخ قولہ ق
سمنا ان قریشا قوم یعتدون اسکے سوا اور بہت سے خرافات و ہذیانات مین جس کے تلفظ سے بحر عار
کرتے ہین مگر بطریق سخریہ و استہزا ولہذا اللہ تعالی نے اوسکی ناک کو خاک آلودہ کیا اور اُس نے دین عتیق
کے ضربت سوت پیا اور اُسکی جمعیت پھٹ گئی اور خود اوسکے یار و بنے اوسپر نفرین کی اور گھر والون نے
لعنت بھیجی اور پاس حضرت صدیق رضے اللہ عنہ کے تائب ہوکر آئے اور اللہ پاک کو دین حق مین رغبت ہوئی
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا کہ تم کچھ منجملہ قرآن مسیلمہ کے پڑہکر سناؤ لعنۃ اللہ اونہون نے
کہا آپ ہمین معاف کرین ابوبکر نے نہ مانا بلکہ اوسنے پڑہ ہوایا تاکہ جن لوگون نے اوسکا کلام ظلمت التیام
نہین سنا تھا وہ بھی سن لین اور ہدی و علم جسپر کہ لوگ ہین اوسکی فضیلت پہچان لین چنانچہ اونہون نے
بھی جو ہم نے ذکر کیا اور مانند اوسکی کچھ پڑہا جب وہ پڑہ چکے صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ویحکم این کان
یذہب بعقولکم واللہ انہ لکلام لم یخرج من الہ یعنے اے کمبختو تمہاری عقل کو وہ کہان لیگیا تھا
قسم ہے اللہ کی کہ یہ کلام اللہ کیطرف سے نہین نکلا ہے **حکایت** عمرو بن العاص پاس مسیلمہ کے گئے
جاہلیت مین اوسکے دوست تھے ابھی یہ اسلام نہ لائے تھے مسیلمہ نے اونسے کہا افسوس ہے اے عمرو تمہارے
صاحب یعنے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا نازل ہوا اس مدت مین کہا میں نے انکے یارون کو ایک سورہ
عظیم قصیرہ پڑہتے ہوئے سنا ہے کہا وہ کیا ہے کہا والعصر ان الانسان لفی خسر الخ آخر سورت مسیلمہ
نے ایک ساعت تفکر کرکے کہا کہ مجھپر بھی اسیطرح کی ایک سورت اوتری ہے کہا وہ کیا ہے یا وبر یا وبر انما
انت اذنان وصدر وسائرک حفر نقر پھر کہا اے عمرو تم اسکو کیسا دیکھتے ہو عمرو نے کہا واللہ تو
جانتا ہے کہ مین تجھکو کذاب جانتا ہون سو جب یہ حال ایک مشرک کا اوسکے زمانہ شرک مین ہو کہ حضرت کا حال
و صدق اور مسیلمہ لعنۃ اللہ کا حال و کذب مخفی نہ ہو تو پھر اہل بصائر و عقول و اصحاب قلوب سلیمہ مستقیمہ کا کیا
ذکر ہے ولہذا اللہ تعالی نے کہا ہے فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی
ولم یوح الیہ شیء ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ اسیطرح اوس شخص سے جس نے رسل کی تکذیب
کی ہے باوجود بیان حق و قیام حجت کے کوئی ظالم بڑہکر نہین ہے حدیث مین آیا ہے اعتی الناس علی اللہ

عزوجل من قتل نبیا او قتله نبی عکرمہ نے کہا ہے نضر کہتا تھا فیامت کے دن لات وعزی میری شفاعت کرینگے اوسپر یہ آیت اوتری کہ مجرم کو فلاح نہ ہوگی ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموٰت ولا فی الارض سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون ○ وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینھم فیما فیہ یختلفون ○ پوجتے ہین اللہ سے نیچے جو چیز نہ برا کرے اونکا اور نہ بھلا اور کہتے ہین یہ ہماری سفارشی ہین اللہ کے پاس تو کہدو تم اللہ پاک کو جتاتے ہو جو اوسکو معلوم نہین کہین آسمانون مین اور نہ زمین مین وہ پاک ہے اور بہت دور ہے اُس سے جو شریک کرتے ہین اور لوگ جو ہین سو ایک ہی امت ہین پیچھے جدا جدا ہوئے اور اگر نہ ایک بات آگے ہو چکتی تیرے رب کی تو فیصلہ ہوجاتا اون مین جس بات مین پھوٹ رہے ہین ف جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہی اللہ یہ شریک اوسکی طرف سے ہمپر مختار ہین سو فرمایا کہ اگر اُس نے مختار کیے ہوتے تو آپ انکو کیون منع کرتا اور جو کہین کہ ہمارے دین مین منع نہین کیا تم کو منع کیا ہوگا تو اگلی آیت مین اسکا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے جو لوگ بچل گئے ہین انکو بتا دیا ہے اعتقاد مین کچھ فرق نہین اور جو کہین کہ اگر تم سچے ہوتے تو ہمپر دنیا مین عذاب آتا اسکا جواب یہی آگے ہے کہ فیصلہ کا دن آتا ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین کہ اللہ نے انکار کیا اون مشرکون پر جو اللہ کے ساتھ غیر کو بھی پوجتے ہین اس گمان پر کہ وہ معبود اون کو نفع دین گے اور اُنکی شفاعت نزدیک اللہ کے کرین گے سو اللہ نے کہا کہ یہ نہ نفع دین نہ ضرر پہونچائین اور نہ کسی شے کے مالک ہین اور کوئی چیز جسکے یہ معتقد ہین واقع نہ ہوگی اور ہرگز اُنکا زعم سچا نہ ہوگا ولہذا فرمایا کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسکو وہ آسمانون اور زمین مین نہین جانتا ہے ابن جریر نے کہا اسکے یہ معنے ہوئے کہ تم کیا اللہ کو اوس چیز کی خبر دیتے ہو جو آسمان و زمین مین نہین ہوتی ہے پھر اللہ نے اپنے نفس کی تنزیہ یہ شرک و کفر سے کی اور کہا کہ اللہ اُنکے شریک کرنے سے پاک ہے پھر یہ خبر دی کہ یہ شرک لوگون مین حادث ہوا ہے پہلے نہ تھا پیچھے سے نکلا وہ سب کے سب ایک ہی دین پر تھے جسکا نام اسلام ہے ابن عباس کہتے ہین درمیان آدم و نوح علیہما السلام کے دس قرن گذرے سب کے سب مسلمان تھے پھر لوگون مین اختلاف پڑا بت پرستی ہونے لگی انداد و اوثان کی پوجا کرنے لگے اللہ نے رسولون کو اپنی آیات بینات و حجج بالغہ و براہین دامغہ دیکر طرف خلق کے بھیجا تاکہ ہلاک ہونے والا اور زندہ ہو جیوالا بینہ سے ہلاک و زندہ ہو اللہ نے

یہ بات ٹھیرادی تھی کہ وہ کسی کو عذاب نہ کرے گا مگر بعد قیام حجت کے اور خلق کے لیے ایک اجل معدود مقرر کردی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو آج ہی وہ موحدین کو سعادتمند اور کفار کو شقی کر دیتا فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ مشرک لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیر کی پرستش کرتے ہین یہ بات نہیں ہے کہ اونہون نے عبادت خدا کو بالکل ترک کر دیا ہو انکو اس ضم عبادت غیر سے مقصود تقرب و شفاعت ہے سو غیر کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ نافع وضار ہو سکے معبود کی تو یہ شان ہونا چاہیے کہ وہ اطاعت پر ثواب دے عصیان پر عقاب کرے اسجگہ نفی نفع وضر کی اصنام سے باعتبار ذات کے فرمائی ہے اور سورۂ حج مین اثبات نفع وضر کا کر کے یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ مین باعتبار سبب کے کیا ہے تو درمیان دونون کے کچھ منافات نہیں ہے یہ مشرک اپنے زعم مین شرکا کو اپنا شفیع دون آخرت کے سمجھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اللہ اُن کو اُنکے گناہون پر عذاب نکرے گا قالہ ابن جریج سو یہ نہایت درجہ کی گمراہی ہے اسلیے کہ انتظار شفاعت کا محل مین ایسے شخص سے کرتے ہین جو کہ کوئی نفع وضر فی الحال نہین کر سکتا حق بے کہ مراد اس شفاعت سے اصلاح احوال دنیا ہے کیونکہ منکر بعث و احوال حشر مین اللہ نے فرمایا کیا تم اللہ کو وہ بات جناتے ہو جو اسکو آسمانون اور زمین مین معلوم نہین ہے مراد اس بات سے یہ ہے کہ اللہ کے شریک ہین اوسکی ملک مین جنکی عبادت مثل خدا کے کیجاتی ہے یا یہ بات ہے کہ ممتاز و شفعا رہین جو بغیر اذن خدا کے شفاعت کرینگے حالانکہ اسد تعالی کو کوئی اپنا شریک یا شفیع بغیر اوسکے اذن کے ساری مخلوقات مین آسمان و زمین سے معلوم نہین ہے حاصل اس کلام کا عدم وجود ہے ایسے شخص کا اور اسمین تہکم ہے ساتھہ کفار کے اور اللہ تعالی پاک ہے اس شرک سے پھر فرمایا کہ ساری لوگ آدم سے تا نوح یا عہد ابراہیم علیہ السلام سے تا عمرو بن لحی موحد و مومن تھے کیونکہ توحید و اسلام ایک بات قدیم ہے سارے لوگون کا براہ فطرت و شرع قاطبۃً اسپر اجماع ہے اور شرک و فروعات شرک جہالات ہین جنکو اہل غوایت نے ایجاد و ابتداع کیا ہے پھر لوگ مختلف ہو گئے کوئی کافر بن گیا اور کوئی مومن رہا زجاج نے کہا یہ عرب ہین جو مشرک ہوتے ہے اور ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر وقت بلوغ کے مختلف ہو جاتا ہے لیکن اول اظہر ہے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر گروہ نے ایک ملت کفر کی لی ہے خلاف دوسری ملت کے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعض کافر ہو گئے اور بعض توحید پر باقی رہے ابن مسعود نے کہا وہ سب ہدایت پر تھے مجاہد نے کہا مراد آدم ہین فقط پھر جب بابیل مارگیا تو لوگ مختلف ہو گئے سدی نے کہا سب لوگ ایک دین آدم علیہ السلام پر تھے پھر کافر ہو گئے اور اگر اللہ کی بات سابق نہ

ہر جگہ ہوتی تو اسی جگہ دنیا میں عذاب اوتارتا اور عقوبت مکذبین میں جلدی کرتا اور اُنکے اختلاف کا فیصلہ ہوجاتا لیکن بسبب اُس کلمہ سابقہ کے یہ بات رُک گئی ہے یا مراد یہ ہے کہ ابھی قیامت کو قائم کرکے فیصلہ کردیتا یا اون کے ہلاک سے فارغ ہوجاتا کلبی نے کہا کلمہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اس امت کو مہلت دی ہے اُنکو دنیا میں عذاب سے ہلاک نکرے گا کسینے کہا کلمہ یہ ہے کہ کسیکو بے حجت نہیں پکڑتا ہے وہ حجت ارسال رسل ہے کما قال تعالی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا بعض نے کہا کلمہ یہ ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَىٰ غَضَبِي ماضی کو صیغہ مضارع میں واسطے حکایت حال ماضیہ کے تعبیر کیا ہے وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا ۖ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ○ کہتے ہیں کیوں نہ اوتری اسپر ایک نشانی اُس کے رب سے سو تو کہہ کہ چھپی بات اللہ ہی جانے سو راہ دیکھو میں تمہارے ساتھ ہوں راہ دیکھتا ف یعنی اگر کہیں کہ ہم کاہے سے جانیں کہ تمہاری بات سچ ہے فرمایا کہ آگے دیکھو حق تعالی اس دین کو روشن کرے گا اور مخالف ذلیل ہوں گے برباد ہوجائیں گے سو ویسا ہی ہوا ہر نبی کی نشانی ایک بار کافی ہے اور ہر بار مخالف ذلیل ہوں تو فیصلہ ہوجائے فیصلہ کا دن دنیا میں نہیں ہے انتہی ابن کثیر نے کہا ہے کفرہ مکذبین معاندین کہتے ہیں کہ حضرتؐ پر طرف سے اللہ کے کوئی نشانی کیوں نہ اوتری جیسے کہ ثمود کو ناقہ ملا تھا یا کوہ صفا سونے کا ہوجاتا یا مکے کے پہاڑ جلتے رہتے اور بجائے اون کے باغات و انہار جاری ہوتے یا مانند اسکے اور کوئی علامت ملتی جسپر اللہ قادر ہے ولکن وہ تو اپنے افعال و اقوال میں حکیم ہے کما قال تعالی تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا وکقولہ وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ الآیۃ اللہ فرماتا ہے میری سنت و عادت میری خلق میں یہ ہے کہ جب میں اون کے سوال کو پورا کرتا ہوں پھر اگر وہ ایمان نہ لائے تو خیر ورنہ پھر اونکی عقوبت میں شتابی کرتا ہوں ولہذا جب حضرتؐ کو اختیار دیا گیا کہ ہم اون کا سوال انکو دیں اگر ایمان لائیں بہتر ورنہ عذاب کیے جائیں گے یا اُنکو ہم مہلت دیں جیسا تم کہو ویسا ہی کریں تو حضرتؐ نے مہلت اختیار کی جسطرح کہ بارہا اُسنے علم کیا اسی جگہ سے اللہ نے حضرتؐ کو یہ جواب ارشاد کیا کہ غیب یعنے یہ سب امر اللہ پاک کے اختیار میں ہے وہ انجام ہر کام کا خوب جانتا ہے سو تم بھی راہ دیکھو اور میں بھی راہ دیکھتا ہوں اگر تم ایمان نہیں لاتے ہو دیکھو اپنے سوال کے تو اللہ کے حکم انپر حق میں

اور میرے بارے مین منتظر رہو حالانکہ اس سوال سے بڑھکر وہ مشاہدہ آیت کا کر چکے تہے کیونکہ حضرت نے انکے سامنے شب مدر مین انگلی سے اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑے ہوگیا ایک اوپر پہاڑ کے دوسرا اودہر پہاڑ کے بہ ساری آیات ارضیہ سے جس کے وہ سائل تہے بالبداہہ بڑھکر نشانی تہی اور اگر اللہ جانتا کہ یہ سوال انکا بطور سترشاد و مثبت ہے تو قبول کرتا ولکن اللہ نے جان لیا کہ وہ یہ سوال براہ عناد و لغت کرتے ہین اسلیے انکو اون کے شک و ریب مین چہوڑ دیا اور معلوم کرلیا کہ اُن مین کوئی ایمان نہ لائیگا کقولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ کَلِمَةُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ وقولہ تعالی وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ الآیۃ ان لوگون مین عادت سکابرہ کی تہی کقولہ تعالی وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ الآیۃ وقولہ تعالی وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ سو ایسے لوگ اس قابل نہین ہین کہ انکی بات کا جواب دیا جاے کیونکہ بجہ فائدہ اون کے سوال کا جواب دینے مین نہین ہے اسلیے کہ دوران انکے سوال کا تعنت و عناد پر ہے یہ لوگ کثیر الفجور وافر الفساد ہین ولہذا اللہ نے فرمایا کہ تم منتظر رہو مین تمہارے ساتہ انتظار کرتا ہون فتح البیان مین کہا ہے کہ قائل اسقول کے اہل مکہ تہے وہ آیات باہرہ و معجزات قاہرہ کچہ شمار و قطار مین نہ لاتے حالانکہ اگر کوئی آیت نہ آتی مگر ایک قرآن تو یہی ایک نشانی دلیل ہین اور مصدق قاطع ہے وہ کہتے تہے کہ جس نشانی کا ہم سوال کرتے ہین جیسے مردون کا زندہ کر دینا اور پہاڑ کا سونا ہوجانا وہ نشان طرف سے رب کے کیون نہین لاتے جیسے کہ انبیا سابق کو ملی تہی مثل ناقہ و عصا و ید بیضا کے اللہ نے کہا اے پیغمبر تم اون کو یہ جواب دو کہ غیب اللہ کے پاس ہے اسکا علم نہ مجہکو ہے اور نہ تم کو اور کسی مخلوق کو میرا کام تو فقط پہونچا دینا ہے سو مین اور تم دونون انتظار کرین کہ اللہ درمیان میرے اور تمہارے کیا فیصلہ کرتا ہے یعنے وہ حق کو باطل پر غلبہ دیگا ربیع نے کہا اللہ نے انکو اپنے عذاب و عقاب سے ڈرایا اگر وہ ایمان نہ لائین گے سو بیشک بے ایمان لوگ عقوبت نار مین گرفتار ہونے والے ہین

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝
لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝ اور جب چکھادین ہم لوگون کو مزہ اپنی مہر کا بعد ایک تکلیف کے جو اُنکو لگی تھی اُسیوقت بنانے
لگین حیلے ہماری قدرتون مین تو کہہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہی حیلہ ہمارے بھیجے ہوئے لکھتے ہین حیلے بنانے
تمہارے وہی نکمے پہر آتا ہے جنگل اور دریا مین یہانتک کہ جب تم ہوئے کشتی مین اور لیکر چلین لوگون کو اچھی ہوا پر
اور خوش ہوئے اوس سے آئی اوپر ہوا جھوکے کی اور آئی اوپر لہر ہر جگہہ سے اور اُنکو کہ وہ گھیرے پکارنے لگے
اللہ کو نوبے ہوکر اوسکی بندگی مین اگر تو بچادی ہم کو اس سے تو بیشک ہم رہین شکرگزار پہر جب بچادیا اون
کو اللہ نے اُسیوقت شرارت کرنے لگے زمین مین ناحق کی سنو لوگو تمہارے شرارت ہی تم ہی پر پڑت ہو دنیا کے
جیتے پہر ہمارے پاس ہے تم کو پہر آنا پہر ہم جتادین گے جو کچھ کہ تم کرتے تھے ف یعنے سختی کیوقت آدمی
کی نظر اسباب سے اوٹھکر اللہ پر رہتی ہے جب کام بن گیا لگا اسباب پر کہنے سوڈر تا نہین کہ اللہ پہر ایک سبب
کھڑا کردے اوسی تکلیف کا اوس کے ہاتھہ مین سب اسباب طیار مین ایک اوسی کی صورت اگے فرمائی انتہے
ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے خبر دی کہ جب ہم بعد ضرار کے ذائقہ رحمت چکھاتے ہین جیسے شدت کے بعد رخا اور جدب
کے بعد خصب اور قحط کے بعد مطر اور مثل اسکے تو یہ لوگ ہماری آیتون مین مکر کرنے لگتے ہین مجاہد نے کہا ہے
بطور استہزا اور تکذیب کقولہ تعالی وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا الآیۃ صحیح
مین آیا ہے کہ حضرت نے نماز صبح کی پڑہائی لوگون کو بعد پانی برسنے کے جو رات کو برسا تھا پہر فرمایا تم جانتے
ہو کہ آج کی رات تمہارے رب نے کیا کہا بولے اللہ و رسول جانے فرمایا یہ کہا کہ میرے بندون مین سے کسینے
صبح کی مومن ہوکر اور کسینے کافر ہوکر جس نے کہا کہ پانی ملا ہمکو اللہ کے فضل و رحمت سے وہ مومن ہے ساتھہ
میرے اور کافر ہے کوکب کا اور جس نے کہا کہ پانی ملا ہمکو فلان فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کوکب کا مومن ہے
پہر اللہ نے ذکر کیا کہ اللہ تعالی سریع تر ہے مکر مین یعنے اُسکا تہدراج و امہال بہت سخت ہی یہانتک کہ
گمان کرنے والا محرمین مین سے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ عذاب نکرے گا حالانکہ وہ مہلت مین ہی پہر وہ سو کے
دہڑے سے اوسکو پکڑ لیتا ہے اور کاتبین کرام جو کچھ وہ کرتا ہے اوس سب کو لکھتے اور احصا کرتے
رہتے ہین پہر عالم غیب و شہادت پر اوس کتاب کو عرض کیا کرتے ہین وہ ہر جلیل و حقیر و نقیر و قطمیر

ف یعنے جب تکلیف سے چھوٹے پھر شرارت کرنے لگے

پر بدلا دیگا پھر اون لوگون کے چلنے پھرنے کا ذکر خشکی و تری مین کیا کہ ہم اُنکی نگہبانی کرتے ہین باد موافق کے چلنے سے اونکی ناؤ بہت شتاب روانہ ہوتی ہے اس سے وہ خوش دل ہوتے ہین اتنے مین کوئی تند ہوا آجاتی ہے اور دریا ہر طرف سے موج زن ہوتا ہے یہ گمان کرتے ہین کہ ہم پھنس گئے تب یہ نرے اللہ کو پکارنے لگتے ہین کسی صنم و ثن کو سمراہ خدا کے نہین پکارتے بلکہ خالص اللہ ہی سے دعا و ابتہال کرتے ہین کقولہ تعالی وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا اور جگہ ذکر شکر گذاری کا نجات پر کیا ہے مراد اس شکر سے ترک شرک ہے کہ جسطرح اس وقت تمنے فقط تجھکو پکارا ہے اسیطرح ہم تمہاری ہی عبادت کرینگے کسیکو تیرا شریک نہ ٹھہرائینگے لیکن جب اس ورطہ ہلاک سے اللہ اُنکو نجات دیتا ہے تو پھر زمین مین اور ترکر وہی یعنی شرک و کفر ناحق کا کرنے لگتے ہین گویا اُنکو کوئی تکلیف ہی نہین پہونچی تھی اور نہ اونہون نے کوئی اقرار توحید و ترک شرک کا کیا تھا اسپر اللہ نے فرمایا کہ سن رکھو یعنی تمہاری خود تمہارہی جانون پر ہے اسکا وبال تم ہی پر ہے نہ کسی اور کی جانپر حدیث مین آیا ہے نہین ہے کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ اللہ اوسکی عقوبت مین اسی دنیا کے اندر شتابی کرے علاوہ اُس عقاب کے جو واسطے باغی کی آخرت مین ذخیرہ کر رکھا ہے یعنی وقطع رحم سی یہ بڑا تمہارا حیات دنیا مین ایک حقیر سا چیز ہے پھر آخر کو ہماری ہی پاس آؤگے ہم اُسوقت تم کو تمہارے اعمال پر آگاہ کردینگے اب جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور طرح پر پائے تو اپنی ہی جان کو اولنا دے ملامت کرے فتح البیان مین کہا ہے مراد رحمت چکھانے سے وسعت رزق اور نعمت مطر و خصب و صلاح ثمار ہے اور مراد ضرّ سے خشک سالی اور تنگی معاش سو یہ لوگ اس نعمت کی ترکیہ قدر نہین کرتے بلکہ اپنے اوثان و اصنام کیطرف اضافت کرتی ہین جنکو کچھ خاک و ہول بھی نفع و نقصان کا اختیار بلکہ علم و شعور نہین ہے اور اللہ کی نشانیون مین طاعن ہر حیلہ سے آیات الٰہیہ کا دور کرنا چاہتے ہین یہی مراد ہے مکر سے مقاتل نے کہا یعنی یہ نہین کہتے کہ یہ رزق ہمکو اللہ نے دیا ہے بلکہ کہتے ہین کہ یہ باران ہمکو فلان نجم سے ملا ہے تاری کی تاثیر سے پانی برسا ہے اللہ نے اسکا جواب یہ بتایا کہ اللہ کا مکر تمہارے مکر سے بھی شتاب تر ہے یعنے اوسکے عقاب و مواخذے اوسکو بڑی قدرت ہے تمہاری خبر اضعف افعل التفضیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا مکر و حیلہ سریع ہوتا ہے مگر اللہ کا مکر اون کے مکر سے بھی زیادہ تر جلد باز ہے اللہ کی عقوبت کا نام مکر رکھا یہ بات مشاکلت سے ہے کتاب عزیز مین یہ عبارت و محاورہ بہت

جگہہ آیا ہے پہر یہ وعید بہی سنادی کہ تمہاری یہ سازگر توت تمہارے فرشتے لکہہ رہتے ہین تم یہ نجانو کہ پیچہے کوئی فعل
و قول تمہارا خلاہر ہو یا باطن مخفی رہتا ہے نہین بلکہ سب حالات معلوم ہین ان افعال کا انتقام ہوگا تم اتنا
نہین دیکہتے کہ صحرا و دریا مین تمکو سیر کرانیکا کام ہے تم جب لجہ ہائے بحار مین سوار ہوتے ہو تو اللہ ہی
اسباب ہلاک کو تم سے دور کرتا ہے ورنہ کسکا مقدور ہے کہ اوس ورطۂ ہلاک سے ساحل نجات پر لائے لفظ
فلک کا اطلاق واحد و جمع پر یکسان آتا ہے اور مذکر و مؤنث بولا جاتا ہے حرکات لفظ فلک مین لفظ
تغایر اعتباری ہے پس پس اس التفات مین امتنان و اظہار نعمت ہی کیونکہ اکثر بحر اہل ایمان و کفر
دونو ہوتے ہین اور خطاب ان سب کو شامل ہے تاکہ صالح ہمیشہ شکر کرے اور شاید طالح متذکر ہو اور اس نعمت
کو یاد کرے ریح طیبہ سے مراد نرم ہوا ہے جو کشتی کو آہستگی و سکون طرف مقصد کے لیجاتی ہے ؎

کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز باشد کہ باز بینم آن یار آشنا را

بالجملہ شرط مین تین امور بیان کیے ایک ناؤ مین بیٹہنا دوم ناؤ کا اون کو لیکر چلنا اچہی ہوا سے تیسرے انکا
خوش ہونا اور جزا مین بہی تین امر کا اعتبار کیا ایک تند ہوا کا چلنا دوسرے موج کا اٹہنا ہر جانب سے موج
کہتے ہین پست پانی کے اونچا ہونے کو دریا پر باشدت حرکت و اختلاط آب کو تیسرے گمان گہر جانے کا
یعنے ہلاک کا لفظ ظن اسجگہہ بمعنے یقین ہے یا مراد قرب ہلاک ہے سو اس حال مین وہ ذے اللہ کو پکارتے
ہین اور دین کو اسکے لیے خالص کرتے ہین کوئی آمیزش شرک کی نہین ہوتی جسطرح کہ اور مواطن مین
اصنام کو اپنی دعا مین شریک کرتے تہے سو یہ اخلاص دعا کا جو اسلیے نہین تہا کہ وہ ذے اللہ پر ایمان
رکہتے تہے بلکہ اسلیے تہا کہ اس ورطۂ ہلاک سے جسکے اندر پہنس گئے ہین بچ جائین کیونکہ وہ جانتے تہے کہ
سوا اللہ کے اور کوئی اس بلا سے نجات دینے والا نہین ہے اس آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ جبلت
خلق کے شدائد مین رجوع الی اللہ پر ہے اور مضطر کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ کافر ہو اس آیت مین اس
بات پر بہی دلیل ہے کہ ان مشرکون کو اس حالت مین اور جو حالت کہ مشابہ اس حالت کے
ہو طرف اپنے اصنام کے التفات نہ تہا اسجگہہ اوس حدث و بدعت پر تعجب آتا ہے جو کہ اسلام مین نکلی ہے
کہ ایک گروہ مسلمانون کا معتقد اموات ہے پہر جب انکو دریا مین ایسی حالت پیش آتی ہے تو اموات کو
پکارتے ہین اور اخلاص دعا سے نہین کرتے جسطرح کہ اگلے شرک کیا کرتے تہے ۱۳۰۵ ہجری مین جب
اتفاق سفر حجاز کا بغرض ادائے فریضہ حجۃ الاسلام بندر بمبئی سے ہوا تو قسم سلطان نام ایک جہاز تہا

اوسکو اثنای راہ مین ایک بار بسبب باد تند کے کچھ خوف عارض ہوا تا خدا وغیرہ خدام مرکب نے یا عبید روس محی النفوس پکارنا شروع کیا کسینے اللہ تعالی کا نام نہ لیا بجز مساکین حجاج کے مجھکو اس حال کے دیکھنے سے سخت اندیشہ دامنگیر ہوا اور خوف غرق جہاز کا بسبب اس شرک بحت کے دل پر مستولی ہوگیا حصن حصین وغیرہ کا ختم کیا اور اللہ پاک سے بحالت اضطرار نجات کی دعا کی اللہ نے اپنے فضل و رحمت سے ہم کو بچا لیا اور اُس مرحلہ ہلاک سے نجات دی وہ ناخدا ایک مسلمان مبین جاہل مشرک تھا خدا کو گویا پہچانتا ہی نہ تھا اُس وقت ایک سخت حیرت تھی کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے کہ اگلے مشرک تو اس حالت مین تجھی کو پکارتے تھے اور یہ نام کے مسلمان اس ہنگامہ جان گسل مین بھی تجھکو نہین پکارتے اپنے پیرون کو جو اون کے لیے بمنزلہ اوثان و اصنام کے ہین حق ہین مشرکین کے اسحالت خطرناک مین پکارتے ہین ایسے جہاز مشرک انبار کا نہ ڈوبنا تعجب تھا لیکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق و غالب ہے اسلیے ہم سب گنہگار باوجود انبار معاصی کے اوس تہلکہ سے بچ گئے وللہ الحمد اس جگہہ پر عبارت فتح البیان کی یہ ہے فَانْظُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ مَا فَعَلَتْ هٰذِهِ الْاِعْتِقَادَاتُ الشَّيْطَانِيَّةُ وَاَيْنَ وَصَلَ بِهَا اَهْلُهُمْ وَاِلٰى اَيْنَ رَمٰى بِهِمُ الشَّيْطَانُ وَكَيْفَ اِقْتَادَهُمْ وَتَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى انْقَادُوْا لَهٗ اِنْقِيَادًا مَا كَانَ يَطْمَعُ فِيْ مِثْلِهٖ وَكَمْ فِيْ بَعْضِهٖ مِنْ عِبَادِ الْاَصْنَامِ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ انتہی اللہ نے فرمایا کہ یہ مشرک لوگ جب دریا سے نجات پاکر زمین مین آتے ہین تو بجاے فعل شاکرین کے فعل جاحدین کرتے ہین اور عوض شکر کے بغی و فساد کرنے مین لگتے ہین یہ فساد اون کا شامل اقطار ارض ہوتا ہے اور اگرچہ بغی ناحق ہی ہوا کرتی ہے نہ حق سے لیکن لفظ بغیر الحق مین اشارہ کیا ہے طرف اس بات کے کہ یہ فعل اُنکا کسی شبہ کی راہ سے نہین ہے بلکہ تمرد و عناد کی راہ سے ہے اور بعض نے کہا بغی کہتے ہین حد سے تجاوز کرنے کو اور یہ محمود ہے اگر عدل سے طرف احسان کے اور مفروض ہے طرف تطوع کے ہو اور مذموم ہے اگر حق سے طرف باطل کے یا کسی شبہ کے ہو زمخشری نے کہا کبھی کوئی بغی حق ہوتی ہے جیسے استیلا اہل اسلام کا زمین کفر پر اور ڈہا دینا اونکے گہرون کا اور جلا دینا اون کے زروع کا اور اوکھاڑ ڈالنا اون کے اشجار کا جسطرح کہ حضرت نے ساتھ بنی قریظہ کے کیا تھا سو قید بغیر الحق کا اسجگہہ یہی فائدہ ہے پہر اسنے انجام بغی کا بتایا کہ اُسکا وبال باغی ہی کو جان پڑتا ہے اسی زندگی دنیا مین وہ کچھ ذرا سا تمتع کر لیتے ہین پہر اونکی بغی کا انتقام ہوتا ہے اور اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاتے ہین مطلب یہ ٹہیرا کہ بغی ایک شے سریع الزوال ہے

الاضمحلال ہی جسطرح کہ سائر امتعہ دنیا کا حال ہے کہ جلد متلاشی ہوجاتے ہین کچھ بڑا فائدہ یا نفع عظیم اس مین نہین ہے حدیث الس مین فرمایا ہے ثلاث ھن رواجع علی اھلھا المکر والنکث والبغی پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی انما بغیکم علی انفسکم ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ومن نکث فانما ینکث علی نفسہ اخرجہ ابو الشیخ وابن مردویہ وابو نعیم والخطیب محول نے کہا ہے ثلاث من کن فیہ کن علیہ المکر والبغی والنکث بعض نے کہا ہے قرآن سے ایک اور چیز بھی معلوم ہوئی اوسکو بھی ملحق ساتھہ ان ہر سہ شیاء کے کرنا چاہیے کہ وہ بھی اپنے فاعل پر عود کرتی ہے اللہ نے فرمایا ہے یخدعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم مین کہتا ہون لکن یہ موضوع شئے رابع نہین ہے بلکہ داخل ہے جنس مکر مین تو تین ہی چیزین ہین موافق حدیث کے قائم رہین انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا انھم قدرون علیھا اتھا امرنا لیلا او نھارا فجعلنھا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الایت لقوم یتفکرون ○ واللہ یدعوا الی دار السلم ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم ○ دنیا کا جیا رہی کہاوت ہے جیسے ہم نے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک مل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا جو کہاوین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگار پائی اور اٹکلی زمین والے کہ یہ ہمارے ہاتھہ لگی پہونچا اوسپر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کاٹکر ڈھیر کر دیا کل کو یہان نہ تھی بستی اسیطرح ہم کہولتے ہین بتے اون لوگون کے جنکو وہیان ہے اور اللہ پاک بلاتا ہے سلامتی کے گھر کو اور دکھاتا ہے جسکو چاہے راہ سیدھی

ف یعنے روح آسمان سے آئی بدن مین ملکر قوت پکڑی پھر کام کیے انسانی اور حیوانی جسپر ہمہ مین پورا ہوا اور اُسکے متعلقون کو اوسپر بھروسا ہوا ناگہان موت آپہونچی ہمارا حکم پہونچا یعنے پالہ زرد ہوگئی پھر کٹی یا کوئی فوج آپڑی کہ کھیتی کاٹ ڈالی یعنے موت ناگہان آئی ہے انتہی ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے زہرت و زینت حیات دنیا کی اور سرعت انقضا و زوال کی مثال بنات سودی جسکو زمین سے نکالا ہے آسمان سے پانی برسا کر لوگ زروع و ثمار کو اختلاف اصناف و انواع پر کہاتے ہین اور دواب دوب و قضب وغیرذلک کو اپنا چارہ بناتے ہین زمین جب خوب سے آراستہ ہوجاتی ہے اور ہر طرف سبزہ اوگتا ہے اور مختلف الشکال رونق پکڑتی ہے اور طرح طرح کے رنگ نمایان ہوتے ہین اور

جن لوگون نے اوس زمین کو جوتا بویا ہوتا ہے اُنکو یہ گمان ہوتا ہے کہ اب ہم اسکو کاٹ کر ذخیرہ کرین گے اتنے مین کوئی صاعقہ آجاتا ہے یا ہوا سرد و سخت چلتی ہے سارے پتے سوکھ جاتے ہین اور پھل گر جاتے ہین و لہذا فرمایا ہے اَتٰهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا مراد حصید سے سوکھ جانا ہے بعد خضرت و نضارت کی گویا پہلے اس سے کسیوقت مین وہ نہ تھے قتادہ نے کہا گویا کبھی وہ نعمت نہ پائی تھی یہی حال سب امور کا بعد اونکے زوال کے ہوتا ہے کہ گویا وہ امور پہلے کبھی موجود نہ تھے ولہذا حدیث مین آیا ہے ایک بڑے آرام و نعمت والا آدمی کو اہل دنیا سے لاکر آگ مین ایک غوطہ دیکر اوس سے کہین گے تو نے کبھی کوئی خیر ہی دیکھی تھی تجھپر گذری کسی نعمت و آرام کا بھی ہوا تھا وہ کہے گا نہین پھر ایک ایسے آدمی کو لائین گے جو دنیا مین سخت عذاب و تکلیف مین تھا اور اسکو ایک غوطہ نعیم مین دیکر اوس سے کہینگے تو نے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی تھی وہ کہے گا نہین غرضکہ اگلا حال بعد زوال کے ایسا ہوجاتا ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہ تھا پھر اللہ نے کہا ہم اسیطرح حجج و ادلہ باہرہ کو تفصیلاً اوس قوم کے لیے بیان کرتے ہین جو کہ عبرت پکڑتی اور سوچتی ہو اور اس مثل مین زوال دنیا و اہل دنیا کا صریحاً یا بوجہ اونکے اعزاز سابق و تمکن و ثقت مواعید و تنقل کے تفکر کرتی ہو کیونکہ دنیا کی طبیعت یہ ہے کہ جو کوئی اوسکو طلب کرتا ہے وہ اُس سے بھاگتی ہے اور جو کوئی اوس سے بھاگتا ہے اوس کے پاس بے طلب کے آتی ہے اللہ نے کہا دنیا کی ساتھہ رویدگی زمین کے بہت جگہ قرآن مین بتائی ہے سورۂ کہف مین فرمایا ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اسیطرح سورۂ زمر و سورۂ حدید مین مثال حیات دنیا کی ساتھہ نبات ارض کے دی ہے مروان بن حکم نے منبر پر اس آیت کو یون پڑہا وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُهْلِكَهُمْ اِلَّا بِذُنُوْبِ اَهْلِهَا ابن عباس نے کہا اے بن کو تجھکو یہ آیت اسیطرح پڑہائی ہے یہ قرارت غریب ہے گویا بطور تفسیر زیادہ کی گئی ہے پھر اللہ نے بعد بیان زوال دنیا کے جنت مین رغبت دلائی اور طرف اوسکے بلایا اور جنت کا نام دار السلام بتایا اس لیے کہ وہ سارے آفات و نقائص مکدرات و آلام سے سالم ہے اور کہا کہ اللہ جسکو چاہتا ہے راہ راست پر جو کہ طرف بہشت کے گئی ہے ہدایت کرتا ہے مراد صراط مستقیم سے اختیار اسلام مطابق مفاہیم کتاب و سنت خیر الانام ہے ابو قلابہ رقاشی کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہا گیا کہ تیری آنکھہ سوئی اور تیرا دل سمجھے اور تیرا

کان نے سو میری آنکھ سوگئی اور میرے دل نے سمجھا اور میرے کان نے سُنا یہ مجھ سے کہا گیا کہ ایک سردار نے گھر
بنایا پھر ایک مادہ طیار کیا اور ایک شخص لوگوں کے بلانے کو بھیجا جس نے قبول کیا وہ گھر میں آیا اور مادہ تمیز
سے کھایا اور سردار اوس سے راضی ہوا اور جس نے قبول نہ کیا وہ گھر میں نہ آیا اور نہ اوس نے اوس مادہ میں سے
کچھ کھایا اور پھر اوس سے راضی ہوا سو اللہ پاک ہے اور گھر اسلام ہے اور مادہ جنت ہے اور داعی حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یہ حدیث مرسل ہے اور متصلاً آئی ہے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں ایک دن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے ہمپاس اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا جبریل علیہ السلام میرے سر کے
پاس ہیں اور میکائیل علیہ السلام میرے پاؤں کے پاس ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کے لیے کوئی
کہاوت کہو اوس نے کہا سن تیرے کان نے سُنا سمجھ تیرے عقل نے بوجھا تیری اور تیری امت کی کہاوت ایسی
ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک گھر بنایا پھر اوس گھر میں ایک کاشانہ طیار کیا اوس میں دسترخوان بچھایا
پھر ایک قاصد بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لائے پھر کسی نے اوس قاصد کی بات مانی اور کسی نے اوسکو
ترک کر دیا سو اللہ بادشاہ ہے اور تو اے محمد رسول ہے یعنی قاصد اور گھر جنت ہے جس نے تیری بات مانی وہ
اسلام میں داخل ہوا اور جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا اوسنے جو چاہا کھایا رواہ
ابن جریر قتادہ ابوالدرداء سے رفعاً راوی ہیں کہ نہیں نکلتا ہے سورج کسی دن مگر اوسکے دونوں جانب
میں دو فرشتے پکارتے ہیں ساری خلق اُنکی ندا کو سنتی ہے مگر ثقلین یعنے انس و جن اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا
اِلٰى رَبِّكُمْ اِنَّ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى اسپر یہ آیت اوتری ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ
الآیۃ رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر فتح البیان میں کہا ہے کہاوت دنیا کی سرعت ذہاب میں مثل انواع
نبات کے ہے زوال رونق و بہجت و سرعت انقضا میں حالانکہ پہلی وہ نبات سرسبز و تر و تازہ تھی اوسکی
شاخیں باہم متعانق و متمائل تھیں پتے متصافح تھے پھولوں کی بہار چمکتی تھی غنچے سر چڑھے کھلتے تھے
آسمان سے پانی اوترا اوس نے روئیدگی زمین مختلط کر دیا کثرت سبزہ زار سے بعض مشتبک بعض ہو گئے
یہانتک کہ جب وہ بہار اپنی حد کمال کو پہونچی اور انسان و حیوان کا چارہ جیسے جو و ترکاری و کلا و تین و عشب
ہی طیار ہوا اور زمین نے پورا سنگار اپنا کر لیا اور سونے کیطرح وہ چمکنے لگی کبھی کالا رنگ سفید مثل چاندی
کے نکلا اور کبھی یاقوت رنگ ہوئی اور کبھی زمرد خضر عکس الوان ازہار سے اپنے جوبن پر آئی اور مثل عروس
کے آراستہ پیراستہ بنی اور طرح طرح کے رنگین لباس پہنے اور زمین والوں نے خیال کیا کہ اب وقت حصاد و تمتع

لہ اور اصل بات یہ ہے کہ

کا آیا اب ہم اس سے نفع اٹھائین گے کہ اتنے مین ہمارا حکم وقت رات کے یا دن کے آپہنچا ہمنے اوس ساری بہار کو کاٹ کر برباد کر دیا گویا وہ دیروز اُس وقت پر نہ تھے اور یہ سارا اُٹھانا بھی نہ تھا مراد اُس سے کوچ اس روز دیروز نہین ہے بلکہ زمانہ قریب مراد ہے ہم اسی طرح آیات قرآنیہ کی تفصیل کرتے ہین منجملہ اُنکے ایک آیت ہے جو کہ احوال دنیا پر آگاہ کرتی ہے یا مراد اس سے آیات تکوینیہ ہین تفصیل واسطے قوم متفکر کے ہے ابوحیان کہتے ہین سورہ یونس مین اس آیت کے پہلو مین یہ لکھا تھا وَلَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَیْنِ مِنْ مَّالٍ لَّتَمَنّٰی ثَالِثًا وَّلَا یَشْبَعُ نَفْسُ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ پھر یہ آیت محو کر دی گئی نسفی نے کہا یہ آیت تشبیہ مرکب ہے دنیا کے حال کو بعد تقضی و انقراض نعیم مین بعد اقبال کے ساتھ حال نبات ارض کے خشک ہو جانے اور کوڑا ہو جانے مین بعد التفاف و تکاثف و زینت زمین کے سبزی زمین سے تشبیہ دی ہے اور تنبیہ اس حکمت تشبیہ پر یہ ہے کہ صفو حیات جوانی ہے زندگی کی اور کدر حیات بڑھاپا ہے حیات کا جسطرح کہ صفو آب کا اعلی ظرف مین ہوتا ہے ؎

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْعُمْرَ کَاْسٌ سُلَافَۃٌ فَاَوَّلُہٗ صَفْوٌ وَاٰخِرُہٗ کَدَرٌ

اور حقیقت اسکی ارستہ کرنا ہے جنت طین کا مصالح دنیا و دین سے جیسے اختلاط نبات کا اختلاف تمیز پر الخ اللہ نے دنیا سے نفرت دلائی بہ طرف نعیم آخرت کے بلایا حسن وقتادہ نے کہا سلام اللہ ہے اور دار جنت ہے بعض نے کہا مراد سلام سے تحیت ہے کیونکہ اللہ کیطرف سے وہان اُنکو تحیت ہوگی کما فی قولہ تحیتھم فیھا سلام یا سلام نام ہے ایک جنت کا سات جنتون مین سے ایک کا نام دار السلام ہے دوسرے کا نام دار الجلال تیسرے کا نام جنت عدن چوتھے کا نام جنت المأوی پانچوین کا نام جنت الخلد چھٹے کا نام جنۃ الفردوس ساتوین کا نام جنت النعیم لکن سب کا اتفاق ہے اسپر کہ دار السلام جنت ہے اختلاف فقط وجہ تسمیہ مین ہے معانی اسما جنت کو رسالہ ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم مین لکھ گئے ہین یہ رسالہ بیان حالات جنات مین اپنے باب مین بے مثل و مثال و جامع جملہ ابواب جمال و کمال ہے وللہ الحمد ابو العالیہ نے کہا اللہ جسکو چاہتا ہے اوسکو ہدایت خروج کی شبہات و فتن و ضلالات سے کرتا ہے اور دین اسلام کی راہ دکھاتا ہے اللہ نے دعوت الی دار السلام کو عام کیا اور ہدایت کو اپنے مشیت کے ساتھ خاص فرمایا اس مین حجت کی تکمیل اور ابتا استغنا ہے خلق سے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ وَلَا یَرْھَقُ وُجُوْھَھُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّۃٌ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○ جنہون نے کی

بھلائی انکو ہے بھلائی اور بڑھتی اور نہ چڑھے گی اونکے مونہہ پر سیاہی اور نہ رسوائی وہ ہین جنت والے اوس مین رہا کرینگے ف ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ جس نے دنیا مین ایمان کی راہ سے اچھا عمل کیا تو وہ دار آخرت مین عمل صالح ہوا کقولہ تعالی هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ زیادۃ سے مراد دوچند ہونا ہے ثواب کا اعمال حسنہ پر دس گنے سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تر اللہ تعالی جنت مین جو کچھ قصور دیگا اور الجنت سے راضی ہوگا اونکے لیے اللہ نے وہ چیز چھپا رکھی ہے جو آنکھ کو ٹھنڈا کرے سب سے افضل و اعلے نظر کرنا ہے طرف وجہ کریم الٰہی کے سو یہ زیادت جمیع عطایا و منایا سے اعظم تر ہوگی اسکا استحقاق کچھ عمل کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ اوسکے فضل و رحمت سے زیادت کی تفسیر سات روایت و دیدار خدا کے آئی ہے ابوبکر صدیق و حذیفہ بن الیمان و عبداللہ بن العباس و سعید بن مسیب و عبدالرحمن بن ابی لیلے و عبدالرحمان بن سابط و مجاہد و عکرمہ و عامر بن سعد و عطا و ضحاک و حسن و قتادہ و سدی و محمد بن اسحاق وغیرہ سلف و خلف نے یہی تفسیر کی ہے اور اسباب مین بہت سی حدیثین بھی آئی ہین صہیب کہتے ہین حضرت نے یہ آیت پڑہی پھر فرمایا الجنت جب جنت مین جا چکینگے اور اہل نار نار مین تو ایک منادی ندا کریگا ای الجنت تمہارے لیے پاس اللہ کے ایک موعدہ ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے اوس وعدہ کو تمہارے ساتھ وفا کرے وہ کہینگے وہ کیا موعدہ ہے کیا اللہ نے ہمارے موازین ہماری نہین کردیے کیا ہمارے مونہہ سفید نہین کیے اور ہمکو جنت مین داخل نہین کیا اور آگ سے ہم کو سرکا نہین دیا تب اللہ تعالی پردہ اٹھاویگا وہ طرف اللہ کے نگاہ کرینگے قسم ہے اللہ کی نہین دی اللہ نے انکو کوئی شے دوست تر نظر کرنے سے طرف اپنے اور نہ ٹھنڈی کرنے والی آنکھ کی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَجَمَاعَةٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ابوموسی اشعری حضرت سے راوی ہین کہ اللہ تعالی دن قیامت کے ایک منادی کھڑا کرے گا وہ پکاریگا اے الجنت ایسی آواز سے ندا کریگا جسکو سارے اول و آخر الجنت کے سنینگے کہ اللہ نے تم سے وعدہ حسنی اور زیادۃ کا کیا ہے حسنے جنت ہے اور زیادۃ نظر کرنا طرف چہرہ رحمن عزوجل کے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ کعب بن عجرہ رفعاً کہتے ہین کہ زیادۃ اس آیت مین نظر ہے طرف وجہ رحمان کے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حسنے جنت ہے اور زیادۃ نظر الی وجہ اللہ عزوجل قترہ سے مراد سیاہ روئی ہے عرصات محشر مین یہ سیاہی وجوہ کفرہ فجرہ پر ہوگی ذلت سے مراد ہوان و صغار ہے یعنے اونکو کوئی اہانت ظاہر و باطن مین نہ لگے گی بلکہ وہ مصداق اس آیت کے ہونگے فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ

ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلِقَاؤُهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اپنے چہرون پر تازگی اور دلون پر مسرت ہوگی جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ
بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ اٰمِيْنَ فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے اچھا کام کیا یعنے قائم بایمان وعمل صالح رہے
اور معاصی سے آپ کو باز رکھا یا شہادت لا الٰہ الا اللہ ومحمد رسول اللہ صدق دل سے اخلاص نیت کے ساتھ ادا
کی انکے لیے ثوبت حسنی ہے اگرچہ ذنوب بھی ہون عصاۃ مومنین اس بشارت مین داخل ہین بعض نے کہا مراد
سے جنت ہے زیادت سے مراد وہ چیز ہے جو اصل ثواب پر زیادہ ہو جیسے تفضل وعنایت کقولہ تعالی
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بعض نے کہا زیادت دیدار خدا ہے ایک جماعت صحابہ کی
اسیطرف گئی ہے یا مضاعفت حسنہ ہے دس بلکہ سات سو چند تک بعض نے کہا زیادت ایک غرفہ ہے ایک
موتی کا جسکے چار دروازے ہونگے قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مجاہد نے کہا زیادت مغفرت ورضوان خدا ہے بعض
نے کہا مراد وہ فضل ہے جو اللہ انکو دنیا مین دیتا ہے اوسپر دن قیامت کے کچھ حساب نہوگا اسکے سوا اور بہت
اقوال ہین جنکے ذکر کرنے مین کچھ بہت فائدہ نہین ہے تابعین ومن بعدہم سے تفسیر زیادہ مین روایات آئی
ہین غالب تفسیر یہی نظر الی وجہ اللہ سبحانہ وتعالی ہے یہ تفسیر خود حضرت سے بھی ثابت ہوئی ہے اب کسی قائل
کے لیے جگہہ مقال کی باقی نرہی تتمہ بیس جو کہ عارف سنت مطہرہ نہین ہین اونکے مجادلات اس باب مین
لائق التفات کے نہین انکو اگر کچھ معرفت علم سنت کی ہوتی تو وہ ان ہذیانات سے باز رہتے حق بمعنے غشیان
ہے یا بمعنے غلو یعنے سیاہی ورسوائی انکو ڈھانپ لیگی یا اون کے چہرون پر چھا جائیگی قتر کہتے ہین سیاہ گرد کو
یا روسیاہی کو یا دخان کو یا کابت کو ذلت سے مراد خضوع وانکسار وہوان ہے مجاہد نے کہا مراد خستی سے
صہیب نے رفعا کہا ہے کہ یہ بات بعد دیدار خدا کے ہوگی کہ اونکے مونہون پر نہ سیاہی ہو اور نہ رسوائی یہ لوگ
الجنت ہین ہمیشہ متنعم بانواع نعیم رہین گے کبھی جنت سے خارج نہ ہونگے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ف
وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ
كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جنہون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا اوسکی برابر اونپر چڑھے گی رسوائی کوئی نہین انکو اللہ سے بچانے
والا جیسے ڈھانک دیا ہے اُنکے مونہہ پر ایک اندھیرا ٹکڑا رات کا وہ ہین آگ والے وہ اوس مین رہا کرینگے
ف اللہ تعالی نے اس آیت مین بعد ذکر حال سعدا کے جنکی حسنات مضاعف ہونگی بلکہ اضعاف اضعاف
سے بھی زیادہ حال اشقیا کا بیان کیا کہ اُنکے ہر سیئہ کی جزا مثل اس سیئہ کے ملیگی زیادہ نہوگی انکی

معاصی کے ذلت وخواری اور ڈر گناہین کا اون پر چڑہا آتا ہوگا کما قال تعالی وترٰھم یعرضون علیھا خٰشعین من الذل الآیۃ وقال تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار مھطعین مقنعی رؤسھم الآیات عاصم سے مراد مانع وواقی ہی جو کہ عذاب سے بچاوے کقولہ تعالی یقول الانسان یومئذ این المفر کلا لا وزر الی ربک یومئذ المستقر مونمہ کا پارہ لیل سے ڈہک جانا عبارت ہے سیاہ روئی سے دن قیامت کے کقولہ تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون واما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمۃ اللہ ھم فیھا خالدون وقولہ تعالی وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ ووجوہ یومئذ علیھا غبرۃ الآیۃ فتح البیان کا لفظ یہ ہی کہ ایک سیئہ کی جزا ایک سیئہ ہی سیئہ پر زیادت مثل حسنہ کی نہین ہوتی مراد سیئہ سے اسجگہ شرک ہی یا معاصی سوے شرک کے آیت مین تنبیہ ہی فرق پر درمیان حسنات وسیئات کے کیونکہ حسنات کا ثواب عامل کو لیے چند در چند ہوتا رہتا ہے ایک ثواب سے دس گنے تک بلکہ سات سو گنے تک بلکہ اضعاف کثیرہ تک یہ تفضل ہی اللہ پاک کا اور تکرم ہے اسکا اور سیئات کا بدلہ مثل سیئات کے ہوتا ہے کچہ زیادتی اونکی نہین ہوتی یہ اللہ کا عدل وانصاف ہے اللہ نے فرمایا کہ اہل سیئہ کا کوئی شخص اللہ پاک کے سخط وعذاب سے بچانیوالا نہین ہے اونکے چہرے ایسے ہونگے کہ جیسے انکو شب تاریک کے ٹکڑون سے ڈہانک دیا ہے یعنے سخت سیاہ بعض نے کہا مراد ظلمت آخر لیل ہے اخفش نے کہا رات کی سیاہی مراد ہے یہ دوزخی ہمیشہ دوزخ مین رہین گے اطلاق خلود کا اسجگہ مقید ہے ساتھہ سنت متواترہ کے جس مین ذکر خروج عصاۃ موحدین کا مارے آیا ہے اور آیت دلیل ہے عدم فنا نار پر اور قول بعض سلف کا شاذ ونادر ہے راجح یہی مذہب جمہور کا ہے کہ جنت ونار اور اسکی اہالی دموالی کو ہرگز فنا نہ ہوگی قرآن پاک مین بہت جگہہ حکم خلود کا اہل دارین پر کیا ہے سو وہ اپنے ظاہر پر باقی ہے ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم انتم وشرکاؤکم فزیلنا بینھم وقال شرکاؤھم ما کنتم ایانا تعبدون فکفی باللہ شھیدا بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین ھنالک تبلوا کل نفس ما اسلفت ورددوا الی اللہ مولٰھم الحق وضل عنھم ما کانوا یفترون جمع کرینگے ہم ان سب کو پھر کہینگے مشرک والون کو ٹہہرو اپنی اپنی جگہہ تم اور تمہارے شریک پھر توڑ دینگے انمین اور کہینگے اونکے شریک تم ہمکو بندگی نہ کرتے

تھے سو الہ رہے ہے شاہد ہمارے تمہارے بیچ مین ہم تمہاری بندگی کی خبر نہین رکھتے وہان جانچ لیگا ہر کوئی جو
آگے بھیجا اور رجوع ہونگا اللہ کیطرف جو سچا صاحب ہے اُنکا اور گم ہوجاویگا اُنکے پاس سے جو جھوٹ باندھتے تھے
ف جتنے مشرک ہین اپنے خیال کو پوجتے ہین یا شیطان کو اور نام کرتے ہین نیکون کا وہ اس کلام سے بیزار ہین
آخرت مین معلوم ہوگا ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے فرمایا حسبدن ہم حشر کرینگے زمین والون کا کیا جن و انس اور
کیا نیک و بد کقولہ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا الآیۃ یعنے تم اپنی
اسی جگہ مین ٹھیرو وہ ایک مکان معین ہوگا جس مین مقام مومنین سے امتیاز ہوگا کقولہ تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ وقولہ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ دوسری آیت مین فرمایا ہے يَوْمَئِذٍ
يَصَّدَّعُونَ یعنے دو فرقے ہوجاوینگے اسیطرح جبکہ اللہ تعالی واسطے فصل قضا کے آویگا اور مومنین انبیا سے
طالب شفاعت ہوکر کہینگے کہ اللہ تعالی ہمارے فیصلہ کرنے کو آئے اور ہم اس جگہ سے نکلکر آرام پاوین دوسرے
حدیث مین آیا ہے نَحْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى كُومٍ فَوْقَ النَّاسِ اور اس آیت مین اللہ نے حال مشرکین
سے خبر دی ہے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کا اونمان کو انکار کرینگے اور اُنسے بیزار ہوجاوینگے کقولہ كَلَّا
سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ الآیۃ وقولہ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وقولہ وَمَنْ أَضَلُّ
مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا
حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً اور یہان فرمایا کہ جب درمیان عابدین مشرکین اور اُنکے شرکا کے
بحث و مراجعت بات اُنکی عبادت کے ہوگی تو وہ اپنی غفلت پر اون کی عبادت سے اللہ کو گواہ ٹھیرائینگے
کہ واللہ ہم کو کچھ خبر نہین ہے کہ تم ہماری عبادت کرتے تھے واللہ ہم نے ہرگز تمکو طرف اپنی عبادت کے نہین بلایا
تھا اور نہ اسکام کا تم کو حکم دیا تھا اور نہ ہم اس امر پر تمسے راضی تھے اسمین بڑی تبکیت ہو واسطے مشرکون کے
جو کہ اللہ کے سوا غیر کو پوجتے ہین جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ کچھ کام اون کے آسکے اور نہ اوس نے اُنکو یہ حکم دیا
تھا اور نہ وہ اس عبادت پر راضی تھا بلکہ جو وقت نہایت حاجتمندی اور مدد دہی کا ہوگا اوسی جگہ وہ معبود
ان عباد سے اپنی بیزاری ظاہر کرینگے ان مشرکون نے حی قیوم سمیع بصیر قادر علیم ہستی کی عبادت تو
چھوڑ دی جس نے کہ رسول بھیجے ہین اور کتابین اتاری ہین اور اپنی عبادت خالص غیر مشترک کا حکم دیا ہے
اور عبادت ماسوا سے منع فرمایا ہے کما قال تعالی وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا
اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ وقال تعالی وَمَا

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ مشرکین انواع واقسام کے ہین اسلئے ذکر اُنکا اپنی کتاب مین کیا ہے اور اُنکے احوال واقوال کا بیان فرمایا اور اُنپر اُنکے افعال کا جس مین وہ گرفتار ہین خوب ہی رد کیا ہے اور فرمایا کہ موقف حساب مین ہر نفس کا امتحان ہوگا وہ نفس جان لیگا کہ اور نے خیر وشر سے کیا کام کیا ہے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا بعض نے بجائے سنا یک سنبلو سنکو پڑھا ہے پھر کسینے تفسیر بالقرارت کی اور کسی نے کہا کہ ہر نفس تالی یعنے تابع اپنے عمل کا خیر وشر سے ہوگا اور کسینے کہا ہر امت پیرو اپنے معبود کی ہوگی جسطرح حدیث مین آیا ہے فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ الحدیث پھر فرمایا کہ سارے امور راجع طرف اللہ حکم عدل کے ہونگے اللہ فیصلہ کرے گا الجنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین بھیجیگا اور جو افترا عبادت مین اہل شرک کرتے تھے وہ دور ہو جاویگا فتح البیان مین کہا ہے حشر کہتے ہین جمع کرنے کو ہر جانب وہر ناحیہ سے ایک جگہہ مین مجاہد نے کہا حشر موت ہے اللہ عابد ومعبود کو مکیسان جمع کرکے حالت حشر وقت جمع کے مشرکون سے کہیگا یہ کہنا روس اشہاد پر بطور توبیخ وتقریع کے ہوگا جنکو عبادت مین شریک کیا تھا وہ معبودات حاضر ہونگے مضمون حکم کا یہ ہوگا کہ تم سب یکجگہہ ٹھیرے رہو یہان سے کسی اور طرف نہ جاؤ تم سے سوال کیا جائیگا تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھہ کیا کیا جاتا ہے خطاب عابدین ومعبودین دونوکو ہوگا یہ ایک وعید وتہدید ہے اُنکو مراد شرکا سے اسجگہہ ملائکہ ہین اور بعض نے کہا اصنام اللہ تعالی اوسدن اصنام کو گویا کر دے گا یا مراد عیسے وغزیر ہین ظاہر یہ ہے کہ ہر معبود اہل شرک سے کوئی ہو کہین ہو پھر جو تو اصل درمیان اونکے دنیا مین تھا وہ زائل کر دیا جائیگا مراد یت یعنی مفارقت ہے اور تزایل یعنے تباین سیوطی نے کہا یعنے ہم درمیان مشرکین ومومنین کے تمیز کر دینگے لیکن اس مین سماحت ہے قرطبی نے کہا یہ تفسیر سابق ولاحق آیت سے بعید ہے اسلیے کہ سابق وسیاق کلام کا حق ہے مشرکین اور اُنکے معبودین کے ہے اولی یہ ہے کہ یہ امتیاز درمیان مشرکین اور اُنکے شرکا کے ہوگا بھاگنے وخازن وخطیب بھی اسی طرف گئے ہین تمیز اوسوقت ہوگا کہ ہر معبود اپنے عابد سے بیزاری ظاہر کریگا اور کہیگا کہ ہم حقیقت ونفس الامر مین ہمارے عابد نہ تھے بلکہ تم اپنی ہوا ونفس وضلال وشیاطین کے عابد تھے جنہون نے تمکو بہکا کر حکم اشراک کا دیا تھا کما قال تعالی سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ یہ انکار شرکا کا اس

بنیاد پر ہمکا کہ اونہون نے کچہ حکم اپنی عبادت کا اُنکو نہین دیا تہا اگرچہ مشرکون نے اُنکو معبود ٹہیرایا تہا سو شرکا
کہینگے ہمارے تمہارے بیچ مین اللہ گواہ ہے اگر ہم نے تم کو حکم اپنی پرستش کا نہین ہوگا ہم اس کام پر تم سے
راضی تہے تو اللہ جانتا ہوگا بلکہ ہم تمہاری اس عبادت سے غافل تہے ہمکو خبر ہی نہ تہی کہ تم ہم کو پوجتے
ہو یا مراد غفلت سے انجگہ عدم رضا ہے فعل مشرکین سے یا یہ دونون امر اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ
معبودین غیر شیاطین ہین اسلیے کہ شیاطین کی رضامندی فعل مشرکین سے ظاہر ہے ابو السعود نے کہا مراد
اس کلام سے اصنام ہین لیکن ہوسکتا ہے کہ مراد شیاطین ہون اور یہ انکار کرنا اس بنیاد پر ہو کہ اُنہون نے
بابت اپنی عبادت کے کچہ حکم نہین کیا تہا اور نہ زبردستی اُنسے اپنی پرستش کرائی تہی بالجملہ اوس مکان و اوس
آنا کی یا اوس موقف یا بالعرض ہر نفس کا استحان ہوگا مومن ہوگا یا کافر سعید ہوگا یا شقی یہ ابتلا اُنکے عمل گذشتہ
کی ہوگی ہر نفس اپنے آثار خیر و شر کا تابع ہوگا یا مراد اس بلا سے عذاب ہے کہ نفس عاصی اپنے عمل خبر پر معذب
ہوگا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے یُمَثَّلُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
فَيَتْبَعُهُمْ حَتَّى يُوَرِّدَهُمُ النَّارَ یعنے ہر معبود غیر اللہ کی ایک صورت بنکر سامنے آئیگی یہ اوسکے
پیچہے چلینگے وہ تمثال اُنکو آگ تک پہنچا دیگی پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی ہُنَالِكَ تَبْلُوا کہا ابن زید نے
کہا ہر نفس معاینہ اپنے عمل کا کریگا اور یہ اہل شرک طرف اللہ کے رد کیے جاوینگے جو کہ سچا مالک اُنکا ہے
طرف اون معبودات باطلہ کے اور یہ اقرار اُنکا کہ یہ معبودین باطلہ لائق عبادت و تعظیم و تذلل عظیم کی تہی اور یہ
ہمارے شفیع ہین طرف اللہ کے باطل ہوجائیگا حاصل یہ ہوا کہ یہ مشرکین اوس مقام مین راجع الی الحق ہونگے
اور اپنی عبادت باطلہ کا اقرار کرینگے لیکن یہ اقرار ایسے وقت مین ہوگا کہ کچہ بکار آمد اُنکے نہ ہوگا پڑے
اعتراف کیا کرین سدی نے کہا ہے اس آیت باب کو کریمہ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
لَا مَوْلَى لَهُمْ نے نسخ کردیا لیکن کچہ حاجت قول بالنسخ کی نہین ہے اسلیے کہ اس آیت مین مراد مولی سے
یہ ہے کہ اللہ کفار کا ناصر نہ ہوگا اور آیت باب کا یہ مطلب ہے کہ مرجع اُنکا طرف اللہ کے ہوگا جو بر نہج شرک
کافر کا نفس الامر مین مالک ہے قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ
فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝
كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ تو پوچہہ کون روزی دیتا ہے

تم کو آسمان و زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھون کا اور کون نکالتا ہے جیتا مردے سے اور نکالتا ہے
مردہ جیتے سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی سو کہینگے کہ اللہ پاک تو تو کہہ پھر تم ڈرتے نہین سو یہ اللہ ہی رب
تمہارا سچا پھر کیا رہا سچ پیچھے مگر بہٹکنا سو کہان سے پھرے جاتے ہو اسیطرح ٹیک آئی بات تیری رب کی ان
بے حکمونپر کہ یقین نہ لاوینگے ف یعنے اللہ نے ازل سے اُنکی قسمت مین یقین نہین لکھا اور سبب اسکا بے
حکمی ہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے مشرکین پر اُنکو اعتراف کی حجت بابت اقرار وحدانیت و ربوبیت
کے اپنی توحید پر قائم کی اور فرمایا آسمان سے پانی اوتارنا اور زمین کا چیرنا جس سے حب و عنب و قضب و زیتون
و نخل و حدائق غلب و فاکہہ و اب نکالتا ہے کس کی قدرت و مشیت ہے کیا کوئی اور خدا اللہ کے ساتھہ ہے
سو اسکے جواب مین یہی کہینگے کہ یہ کام اللہ ہی کا ہے اسیطرح اگر یہ پوچھا جاوے کہ یہ قوت سامعہ و قوت باصرہ
کس نے تمکو عطا کی ہے اور اگر وہ چاہے تو ان قوی کو سلب کرے کقولہ تعالی قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ الآیۃ وقال تعالی قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمُ الآیۃ
تو یہی جواب دینگے کہ اللہ اسیطرح اللہ نے اپنی قدرت عظیمہ و سنت عمیمہ سے زندے کو مردے سے اور مردے کو زندے
سے نکالا ہے یہ آیت عام ہے ہر زندہ و مردہ کو پھر فرمایا کہ تدبیر سب کام کی کون کرتا ہے یعنے ہر چیز کی اصل
اُسی کے ہاتھہ مین ہے اُسیکا تصرف و حکم چلتا ہے کوئی شخص اُسکے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہین ہے سارے
آسمان و زمین والے اُسی سے سوال کرتے ہین وہ ہر دن ایک شان مین ہے بالجملہ تمام عالم علوی و سفلی
اور جو کچھ درمیان اُنکے ہے ملائکہ ہون یا جن و انس سب اُسیکے فقیر ہین سب کے سب اوسکے عبید اور
اوسکے سامنے خاضع ہین اسبات کا اقرار ان سب مشرکین کو بھی ہے پھر نہین معلوم کہ اللہ سے کیون نہین
ڈرتے اور اپنی رائے و جہل سے اللہ کے ساتھہ غیر کی بھی عبادت کرتے ہین سو یہی فاعل کل جسکو یہ معترف
ہین اُنکا رب و معبود برحق ہے افراد بالعبادت کا مستحق ہے اس حق کے بعد اب بجز گمراہی کے اور کیا باقی
رہا پس ہر معبود سوا اللہ کے باطل ہے لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اب نہین معلوم کہ یہ اللہ کی
عبادت سے کیون طرف غیر کی عبادت کے پھر جاتے ہین حالانکہ اون کو معلوم ہے کہ خالق رزق کا رب ہے
اُسیکا ہاتھہ مین تصرف ہے سوا اللہ کا کلمہ اوپر ثابت ہو چکا کہ یہ سارے مشرک و عابد غیر اللہ اشقیا و سکنہ نار ہین
کقولہ فَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ فتح البیان مین کہا ہے اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تم ان مشرکون سے بطور احتجاج کے حقیت توحید و بطلان شرک یہ بات کہدو کہ رازق تمہارا

ف یعنے اللہ نے ازل سے اُنکی قسمت مین یقین نہین لکھا اور سبب اسکا بے حکمی ہے

آسمان سے بارزال باران اور زمین سے بانبات نبات وسماون اس ہے یہ اسلیے کہ حصول رزق کا اسباب سماویہ وارضیہ سے ملکر ہوتا ہے یا ہر ایک سے جداگانہ یہ ایک توسیع ہے طرف سے اللہ کے تم پر یہ سب آٹھ سوال ہین یا پانچ سوال کا جواب طرف مشرکین کے ذکر کیا اور دو کا جواب طرف سے حضرت کے تسلیم الٰہی ادا ہوا اور اخیر کا جواب بسبب شہرت وعلم کے ذکر نہ فرمایا سمع والبصار کا ذکر بالتخصیص اسلیے کیا کہ ان مین صنعت عجیب وخلقت غریب رکھی گئی ہے اور ایک انتفاع عظیم اُنسے حاصل ہوتا ہے اور اتنی فوائد ہاتھ آتے ہین جنکا حصر نہین ہوسکتا یہ ذکر انسان کے پیدا ہونے کا نطفہ سے اور پرندی کا انڈے سے اور گہاس کا دانہ سے یا مومن کا کافر سے کیا لکن اقرب بحقیقت ہی اسیطرح نطفہ انسان سے یا کافر مومن سے یا انڈا پرندہ سے پیدا ہوتا ہے مراد استفہام سے معلوم کرانا محیی ومیت کا ہے یہ ذکر تدبیر امور خلائق کا کیا یہ سب پانچ سوال ہوئے ان سب سوالات کے جواب مین اہل شرک یہی کہتے ہین کہ یہ سارے کام اللہ ہی کرتا ہے اور تکنا ان کا درست ہے اگر انصاف کرین کیونکہ فکر صحیح وعقل سلیم اسی جواب کو واجب کرتی ہے تو اب اُنکے جواب الجواب مین یہ کہنا چاہیے کہ جب یہ بات نزدیک تمہارے مسلم ہوچکی تو پھر تم اللہ سے کیون نہین ڈرتے اور جو بات اس علم سے واجب آتی ہے وہ کیون نہین کرتے وہ بات یہی اللہ سے ڈرنا اور اُسکی عبادت خالص کرنا اور اصنام واموات وغیرہم سے کچھ کام نہ رکھنا ہے کیونکہ ان اموات واوثان کو کسی ایک کام پر بھی ان امور مذکورین سے قدرت نہین ہے قدرت کجا اونکو ان امور کا علم تک نہین بضاوی نے کہا کہ تم اللہ کے عقاب سے اس شرک پر نہین ڈرتے حالانکہ کوئی شریک اللہ کا ان امور مین نہین ہے بلکہ جو شخص فاعل ان افعال کا ہے وہی تمہارا سچا پروردگار معبود ہے نہ جنکو تمنے اوسکا شریک ٹھیرایا ہے جیسے بتی واصنام واوثان حق کے بعد ضلال ہی ہوتا ہے نہ اور کچھ اللہ کی ربوبیت اور غیر کا بطلان خود اون کے اقرار سے ثابت ہے کیونکہ واجب الوجود کا ذات وصفات مین واحد احد ہونا واجب ہوتا ہے تو اب تم کسطرح اس حق ظاہر سے عدول کرکے ضلال باطل مین گرفتار ہوتے ہو حق وباطل کے درمیان کوئی واسطہ نہین ہے اللہ کے بات ان فاسقون پر چوکہ حق سے نکلکر باطل مین پڑے ہین اور کفر مین تردد عناد ومکابرہ کرتے ہین ثابت ہوچکی کہ یہ ہرگز ایمان نلائینگے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ

فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ پوچھ ہو کوئی تمہارے شریکون مین جو پہلے بناوے پہر اوسکو دہرادی تو کہہ اللہ پہلے
بناتا ہے پہر اوسکو دہراتا ہے سو کہان سے اولٹے جاتے ہو پوچھ کوئی ہے تمہارے شریکون مین جو راہ بتادی صحیح
تو کہہ اللہ پاک راہ بتلاتا ہے صحیح اب جو کوئی راہ بتادی صحیح اوسکو چاہیے ماننا یا جو آپ نہ راہ پاوے مگر جب کوئی
بتادی سو کیا ہوا ہے تم کو کیسا انصاف کرتے ہو اور وہ اکثر چلتے ہین اٹکل پر اٹکل کام نہین کرتی صحیح بات
مین کچھ اللہ کو معلوم ہے جو کام کرتے ہین ف اس آیت مین شرکیون کے دعوی کا ابطال ہے جو کہ اصنام و
انداد وغیر اللہ کو پوجتے ہین یعنے اللہ ہی نے آسمانون اور زمین کو بنایا ہے اور انکی درمیان خلقت پیدا کی
ہے پہر احرام سموات وارض کا متفرق کرکے بعد فنای مافیہا کے دوسری خلق جدید انکی بنائیگا سو یہ کام
اوسی وحدہ لاشریک کا ہے اب تم طریق حق سے کسطرح طرف باطل کے پہرے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ تمہارے
شرکا ہرگز یہ قدرت نہین رکھتے ہین کہ کسی گمراہ کو ہدایت کرین یہ کام تو جبار جل جلالہ کا ہے کہ وہ دلون کو
حق کی طرف رشد کرکے پہیرتا ہے پہر پہلا ہادی لائق اتباع کے ہے یا جو کہ ہدایت نہ کرسکے کما قال تعالے
اخبارا عن ابراہیم علیہ السلام یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا
اور اپنی قوم سے کہا تھا اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون بالجملہ تمہاری عقلین کدہر
گئین تم کو کیا ہوگیا ہے تم خالق خلق کو برابر ٹہیراتے ہو اللہ کو چہوڑ کر کبھی اوسکی اور کبھی اوسکی عبادت
کرتے ہو نے مالک حاکم کی عبادت نہین کرتے جو ہادی من الضلالۃ اور دعوت وانابت کیلیے خالص
اوسکو اختیار نہین کرتے پہر اللہ نے یہ ذکر کیا کہ یہ شرکین اتباع دلیل کا نہین کرتے ہین اور نہ برہان کو مانتے بلکہ
اپنے وہم وخیال مین گرفتار ہین جو کچھ بھی انکے کام نہین آسکتا اللہ تعالی کو انکی افعال کا حال معلوم ہے یہ تہدید
وعید ہے انکے حق مین اسلیے کہ اللہ پوری سزا انکو انکے عمل کی دیگا فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے حجت
ششم بیان کی اور اپنے نبی کو حکم دیا کہ تم اونسے ذکر اس حجت کا کرو وہ لوگ اگرچہ اقرار معاد کا نہین
کرتے ہین لیکن جسصورت مین کہ امر معاد ظاہر ہے اور اس سورت مین اوسپر ادلہ قائم کیے گئے ہین اس حرام
پر کہ وقوع انکا ناممکن ہے خصوصًا نزدیک اوس شخص کے جو منصف غیر ہٹکا رہے تو گویا یہ امر معاد بمنزلہ امر مسلم
کے نزدیک انکے ہے وہ اسکا جحود وانکار نہین کرسکتے ہین معنے یہ ٹہیرے کہ کیا ان اصنام واموات
مین جو کہ تمہارے زعم مین الٰہ مین کوئی ایسا بھی ہے کہ انشاء خلق کا عدم سے کرے بغیر کسی مثال سابق کے

پہر اعادہ اوس خلق کا بعد موت کے قیامت مین کرسکے مثل اول ہیئت کے واسطے جزا کے یہ سوال بطور استفہام انکار کے ہے ابوالسعود نے کہا یہ ایک دوسری حجت ہے حقیت توحید و بطلان اشراک پر اس مین یہ اظہار کیا ہے کہ یہ شرکاء استحقاق کی الوہیت کی پر کران مین اور بدو اعادہ خلق و مابعد مختص باللہ تعالی ہے پہر تم کدہر پہر جاتے ہو بلا تمہارے شریکون مین کوئی ایسا بھی ہے کہ راہ حق کا رستہ دکہائے یہ استدلال ہے ساتھ ہدایت کے بعد استدلال کے ساتھ خلق کے اور قرآن مین اسطرح کا استدلال بہت آیا ہے جیسے اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ اور جیسے اَلَّذِیْ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی اور جیسے اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی مراد حق سے ہر سہ موضع مین ضد باطل ہے پہر اس سوال کا جواب یہ فرمایا کہ اے پیغمبر تم کہدو کہ ہادی الی الحق اللہ پاک ہے اوسکا احاطہ کامل ہے تم کو اور تمہارے شرکاء کو اور وہ گہیرے ہوئے ہے اللہ کا ہدایت کرنا عباد کو عبارت ہے آیات خلقیہ و ارسال رسل و انزال کتب سے عباد کے عقول و افہام و اسماع و ابصار ساتھ اُنکے توصل کرتے ہین پہر وہ شخص جو لوگون کو راہ رہبت پر لائے اور ہدایت کرے وہ احق باتباع و اقتدا ہے یا وہ شخص جو خود راہ پر نہین ہے مگر یہ کہ اوسکو راہ بتائی جائے تم کو کیا ہوا ہے جو تم ایسا حکم کرتے ہو یہ تعجب کیا ہے اُنکی فعل سے اور دونو استفہام واسطے دہمکانے کے ہین پہر کہا کہ اکثر اہل شرک اپنے گمان کے پیرو ہین انکا شرک کرنا مجرد ظن و تخمین و تحدس ہے بے بصیرت سے حالانکہ یہ ظن اون کا کہ یہ معبودات اون کو اللہ سے نزدیک کرینگے اور اُنکے سفارشی پاس اللہ کے ہونگے مجرد خیال مختل و حدس باطل ہے یہ تو فقط اپنے آبا کی اس امر مین مقلد ہین کرخی نے کہا اس آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ تحصیل کرنا علم اصول کا واجب ہے اور اکتفا کرنا تقلید ظن ناجائز ہے بعض نے کہا کہ مراد اکثر سے انجملہ رؤسا ہین یہ لوگ غالبا تابع ظنون ہوتے ہین حالانکہ ظن کچھ بکار آمد نہین ہوتا اسلیے کہ مبنای امر دین کی علم پر ہے علم ہی حق باطل سے متضح ہوتا ہے اور ظن قائم مقام علم کے نہین ہو سکتا اور نہ ظن سے حق ہاتھ آتا ہے اللہ تعالی ان افعال قبیحہ کا جو کہ اہل شرک و کفر سے صادر ہوتے ہین علیم ہے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا یَاْتِهِمْ تَاْوِیْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ۝

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور وہ نہین یہہ
قرآن کہ کوئی بنالے سوا اللہ کے اور لیکن سچا کرتا ہے اگلی کلام کو اور بیان کتاب کا جس مین شبہ نہین جہان
کے صاحب سے کیا لوگ کہتے ہین بنالایا تو کہہ تم لے آؤ ایک سورت ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا
اگر تم سچے ہو کوئی نہین پر جھٹلانے لگے ہین جسکے سمجھنے پر قابو نہ پایا اور ابھی آئی نہین اُنکی حقیقت یون ہی
جھٹلاتے رہے اُنسے اگلے سو دیکھ لے کیسا ہوا آخر گنہگارون کا اور کوئی اُنمین یقین کریگا اوسکو اور کوئی
یقین نکرے گا اور تیرے رب کو خوب معلوم ہین شرارت والے ف اوسکی حقیقت نہین آئی یعنے جو وعدہ
ہے اس قرآن مین ابھی ظاہر نہین ہوا انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ بیان ہے اعجاز قرآن کا کہ کوئی بشر اوس
جیسا کلام نہین لاسکتا نہ دس سورتین نہ ایک سورت مثل اسکے کیونکہ یہ کلام اس فصاحت و بلاغت و
جزالت و حلاوت و طلاوت کے ساتھ اور اس اشتمال کے ساتھ معانی کثیرہ نافعہ دارین پر نہین ہوسکتا مگر
الٰہی کیطرف سے کہ کوئی شے مشابہ اسکی ذات و صفات و افعال و اقوال کے نہین ہے اور نہ یہ کلام اسکا
مخلوق کے کلام سے مشابہ ہوسکے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ایسا قرآن نہین ہوسکتا ہے مگر الٰہی کے پاس سے کلام بشر کا مشابہ اسکے نہین ہوتا ہے
یہ کلام تو کتب مقدسہ الٰہی کا مصدق ہے اور جو تحریف و تبدیل اون مین ہوئی ہے اوسکو بیان
کرتا ہے اور احکام حلال و حرام کے لیے ایک بیان شافی و تفصیل کافی ہے اسکے حق ہونے مین کوئی شک
و شبہ نہین ہے یہ طرف سورب العلمین کے ہے جسطرح کہ حدیث حارث اعور مین علی مرتضے سے آیا ہے کہ فِيْهِ
خَبَرُ مَا قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا بَعْدَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ یعنے اس مین اگلی پچھلی خبر ہے اور حال کا فیصلہ و دنیا
لوگون کے مطابق شرع مرضی الٰہی کے پھر اگر تم اسکو ایک کلام ساختہ پرداختہ خیال کرکے شک کرتے
ہو اور کہتے ہو کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اور محمد بشر ہین مثل تمہارے اور وہ تمہارے زعم مین
اسکلام کو اپنی طرف سے لائے ہین تو بھلا تم ایک سورت تو اس جیسی بنالاؤ یعنے جنس قرآن کی اور اس کلام پر
جس سے کو قدرت ہو انس و جن سے تم اوسکی مدد لو یہ تیسرا مقام ہے تحدی کا اللہ تعالی نے اونکی دعوت و تحدی
کیطرف اس امر کے کہ اگر تم اپنے دعوی مین سچے ہو کہ کلام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تو پھر معارضہ کرو
اور نظیر اس کلام کا لے آؤ اور جس کسی سے چاہو اعانت لو پھر یہ خبر دی کہ اُنکو ہرگز یہ قدرت نہین ہے اور
نہ اسطرف راہ پاسکتے ہین قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

ف یہ اگلا جملہ جو مین نے ترجمہ کیا ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ قرآن کا اسلوب ایسا ہے کہ اسکا مثل لانا بشر کے بس کا نہین ہے

لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا پھر بعد اسکے اللہ نے اُنکے ساتھہ راہ قصر کی اختیار کی
اور کہا کہ اگر ساری قرآن کا معارضہ نہین کر سکتے ہو تو تم دس سورت ہی اس جیسی بنا لاؤ یہی ہمنے اول
سورۂ ہود مین فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ پھر بعد اسکے تنزل کر کے ایک سورت کے ساتھہ تحدی کی اور آیت بالا
مین فرمایا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ اسیطرح سورۂ بقرہ مین کہ مدنی ہی تحدی ساتھہ ایک سورۃ کے فرمائی ہے
اور خبر دی کہ وہ اسکی استطاعت نہین رکھتے فقال فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الآیۃ حالانکہ فصاحت اُنکا شعار و معلقات سیطرف اس باب مین انتہا ہوتی تھی لیکن
اللہ کیطرف سے ایسا کلام فصیح بلیغ آیا جسکا مقابلہ کوئی شخص نہ کر سکا ولہذا جس نے اس کلام اعجاز التیام کی
بلاغت پہچان لی وہ ایمان لے آیا کیونکہ یہ لوگ اعلم و افہم و اتبع دار شد مردم تھے جسطرح کہ سحرہ فی سبب
معرفت علم و فنون سحر فعل سے علیہ السلام کو پہچان لیا تھا کہ یہ امر سوای اوس شخص کے جو موید من اللہ
اور مرسل من اللہ ہو کسی دوسرے بشر کا مقدور نہین ہے کہ وہ بے اذن خدا کے ایسا کام کر سکے اسیطرح
بعثت عیسی علیہ السلام کی زمانہ علماء طب و معالجہ مرضی مین ہوئی تھی وہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا اور مردے
کو زندہ کر دیتے تھے یعنے اللہ تبارک و تعالی کے اذن سے سو ایسے کام مین علاج و دوا کو کچھہ مدخل نہین
ہوتا ہے اسیطرح ان مین سے جس شخص نے یہ بات پہچان لی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے بندے اور
رسول ہین وہ ایمان لے آیا صحیح مین رفعًا آیا ہے کہ نہین ہے کوئی نبی مگر دی گئی ہین اُسکو نشانیان اُس
قدر کہ ایمان لے آئے اوسپر بشر اور وہ چیز جو مجھکو دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ نے طرف میری بھیجی مجھے
امید ہے کہ میرے تابع سب سے زیادہ ہون اُنتے ولکن ان لوگون نے قرآن مجید کو جھٹلایا اور کچھہ نہ سمجھا
اور نہ پہچانا اور جو ہدایت دین حق اس قرآن مین ہے اوسکو حاصل نکیا بلکہ اپنی جہل و سفاہت سے اسکی تکذیب
ہی کرتے رہے سو اسیطرح اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون کی تکذیب کی تھی تو دیکھہ کہ ہمنے اُنکو بسبب اس
تکذیب رسل کے جو کہ اونسے براہ ظلم و علو و کفر و عناد و جہل صادر ہوئی تھی کسطرح ہلاک کر ڈالا کہ اب کہین اُنکا
اتا پتا بھی نہین چلتا سوائے جھٹلانے والو تم ڈرو کہین وہی مصائب تمکو بھی نہ ٹوٹ پڑین اور تم بھی
اُنمیطرح برباد ہو کر بے نام و نشان ہو جاؤ پھر فرمایا کہ بعض اُنکے ایمان بھی لاتے ہین اور اس قرآن کو مانتے
ہین اور حضرت کی پیروی کرتے ہین اور رسالت سے منتفع ہوتے ہین اور بعض جو ایمان نہین لاتے وہ

اسی کفر و شرک پر مر جاتے ہین اور اسی حالت پر مبعوث ہونگے اے پیغمبر تیرے رب کو حال ان مفسدون کا خوب معلوم ہے وہ جانتا ہے کہ کون مستحق ہدایت کا ہے اور کون مستحق ضلالت کا یہ اوسکا عناد ہے وہ ہرگز حق پر نہین آتا بلکہ ہر مستحق کو اوسکا استحقاق دیتا ہے تَبَارَکَ وَتَعَالَی وَتَقَدَّسَ وَتَنَزَّہَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فتح البیان مین کہا ہے پھر تعالی فرماتا ہے کہ یہ قرآن افترا نہین ہے بلکہ اللہ کے پاس سے آیا ہے بھلا یہ کسطرح مفتری ہو سکتا ہے حالانکہ جو عرب بڑے فصیح بلیغ دقیق الذہن سمجھے آفرین شیوا بیان ہین وہ ایک سورت بھی اس جیسی نہین لا سکتے ہین پھر افترا کہنے کے یہان یہ قرآن اگلی کتب آسمانی کی تفصیل بیان کرتا ہے اور اون کا مصدق ہے اور بنفس تصدیق ایک معجزہ مستقلہ ہے کیونکہ اقاصیص اس کتاب کے موافق کتب مقدسہ کے ہین حالانکہ حضرت کو کچھ اطلاع و علم اون کتب پر حاصل نہین تھا اور نہ کسی سے سوال اُنکا کیا تھا اور نہ کسی عالم کے پاس اوٹھے بیٹھے تھے کہ سیکھ لیتے کتاب سے مراد کتب انبیا سابقین ہین یا احکام قرآن بین مالوح محفوظ کچھ ہو اس قرآن کے ہونے مین طرف سے رب العلمین کے کچھ شک و شبہ نہین ہے کیا یہ لوگ اسکو ساختہ و پرداختہ رسولخدا بناتے ہین اور ایک کلام مفتعل و مختلق کہتے ہین سو ان سے یہ کہدے کہ اچھا اگر یہ کلام بشر کا ہے تو تم بھی تو بشر ہو بھلا ایک سورت تو اس جیسی بنا لاؤ کیونکہ تم کو اے اہل عرب فصاحت زبان و حسن نظم و بلاغت تبیان و جودت و صنعت و قدرت انشا پردازی و عبارت آرائی و بلند پروازی مین بڑے دستگاہ کامل اور ملکہ شامل حاصل ہے مراد یہ ہے کہ مثل اس سورت یونس کی مثلاً بنا لاؤ کیونکہ اقرب بمشابہ الیہ یہی سورت ہے رازی نے اسی طرح کہا ہے یہ سورت مکی ہے لیکن اول یہ کہ مناط و جمیع سور کو ہے کیونکہ اون کو قدرت لانے ایک قصر سورت کی بھی نہین ہے پھر فرمایا کہ اگر تنہا تم سے یہ کام نہین ہو سکتا ہے تو تم یہ کام کرو کہ سوا اللہ کے جسکو قبائل عرب آلہہ و نذر کار و حاجات مین سے جا سو اپنا مددگار بنا لو سب خلق ملکر کوئی ایک ذرا سی سورت اس جنس کی بھلا بنا تو لاؤ - اگر تم اپنے دعوی مین سچے ہو کہ یہ قرآن مفتری اور بافتہ ہے سبحان اللہ و بحمدہ یہ کیا حجت قوی و دلیل واضح و برہان جلی ارشاد فرمائی ہے جسکو عقول بے تکلف قبول کرین یعنے اگر تم مین ایک شخص اسکا معارضہ نہین کر سکتا ہے حالانکہ تم بڑے عربی دان صاحب زبان ہو تو جن و اصنام کو شریک حال کر لو پس اگر تم بعد اللتیا و التی ایسا کلام بنا لاؤ گے تو تم سچے ٹھیرو گے اور تمہاری یہ بات کہ قرآن مخلوق ہے مجھ پر چسپک جائیگی لیکن وہ اس بات کو سنکر دم بخود رہ گئے کچھ جواب نہ بن آیا سکے کہ عناد پر کمر باندھی اور مکابرہ بے حجت کرنے لگے سو کوئی

مبطل ہی اسطرح کے مکابرہ سے عاجز نہین ہتا ہے مراتب تحدی بالقرآن کے چار ہین ایک تحدی بتمام قرآن دوم تحدی بعشر سور سوم تحدی بسورت واحدہ چہارم تحدی بحدیث کما قال تعالیٰ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ معلوم ہوا کہ ایک جملہ نامہ بھی قرآن کی طرح کا کوئی بشر نہین لاسکتا فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پھر اسنے کہا کہ انکی تکذیب اسلیے ہے کہ یہ علم قرآن کی محیط و ماہر نہین ہین اگر تدبر و تفہم سعانی کرتے اور معانی کو دیکھتے بوجھتے تو مان لیتے یہی حال مقلد فی التقلید کا ہے کہ جو کوئی اوسکی دعوت طرق حق کی کرتا ہے اور متمسک بدلیل انصاف ہوتا ہے تو وہ کچھ التفات طرف اوسکے نہین کرتا بلکہ اوس سے سخت بے پروا و بیزار رہتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو کوئی محبت نیرہ و برہان واضح کو قبل احاطہ علم کے تکذیب کرتا ہے وہ اس تکذیب مین ساتھ کسی شے کے متمسک نہین ہوتا مگر ساتھ مجرد جہل کے گویا اس جہلسانے سے خود اپنی جان پر ندائے جہل کرتا ہے اور یہ بات جتلاتا ہے کہ مین دلیل کو نہین سمجھتا ہون نہ حجت کو پہچانتا ہون اسیجگہہ سے یہ کہا ہے ؎

مَا يُبْلِغُ الْأَعْدَاءُ مِنْ جَاهِلٍ مَا يُبْلِغُ الْجَاهِلُ مِنْ نَفْسِهِ

یہ تکذیب اُنکی اسلیے ہے کہ انہون نے تاویل اسکی نہین سمجھی اور نہ اُنکی عقل نے وہان تک رسائی کی اور نہ ذہن اس جگہہ تک پہونچا سو یہی حال اگلے جہلانیوالون کا بھی تھا کہ قبل احاطہ بالعلم و اتیان تاویل کے اونہون نے اپنے انبیا کی تکذیب کی تھی اب تو دیکھہ کہ انجام اون ظالمون کا کیا ہوا کوئی خسف ہوگیا اور کوئی سخ طرح طرح کی عقوبات آئی اور برباد ہوگئے قرآن پاک مین ذکر گیارہ طرح کے عذاب کا امم سابقہ پر آیا ہے وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ یہ خطاب یا تو حضرت کو ہے یا ہر فرد بشر کو پھر فرمایا کہ منجملہ ان تکذیبین کے بعضا آدمی ایمان لاتا ہے اور رسول و قرآن کو سچا جانتا ہے اور اوسکی تکذیب براہ سکابرہ و عناد ہوتی ہے یا مراد وہ شخص ہے جو آیندہ ایمان لائیگا اگرچہ فی الحال مکذب ہے اور کوئی سرے ہی سے یقین نہین کرتا بلکہ جہلاً و تقلیداً تکذیب کے ساتھہ پیش آتا ہے اور زمان مستقبل مین بھی اس سے امید ایمان لانیکی نہین ہے بلکہ وہ اپنے جحود و انکار پر مصر ہے بعض نے کہا یہ تقسیم خاص ہے ساتھہ اہل مکہ کے اور بعض نے کہا کہ عام ہے حق مین جمیع کفار کے بتغیر ترتیب کہ ان معندون کو حال و قال کی پوری خبر ہے وَإِن كَذَّبُوكَ

فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ط

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ
یَظْلِمُوْنَ ۝ اور اگر تجھ کو جھٹلاویں تو تو کہہ مجھ کو میرا کام کرنا اور تمکو تمہارا کام تمہیں بیزار نہیں میرے
کام اور بیجبر نہیں جو تم کرتے ہو اور بعض اُن میں کان رکھتے ہیں تیری طرف کیا تو سنا دیگا بہروں
کو اگرچہ بوجھ نہ رکھتے ہوں اور بعضے اون میں نگاہ کرتے ہیں تیری طرف کیا تو راہ دکھا دیگا اندھوں کو
اگرچہ سوجھ نہ رکھتے ہوں اللہ پاک ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ لیکن لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ف
یعنے اگر جھوٹ پہونچاؤں حکم اللہ کا تو میں گنہگار ہوں قسم نہیں اور اگر میں سچ لاؤں پھر نہ کرو تو گناہ تمہیں
ہے تو ماننے میں تمہارا نقصان نہیں ہے کسیطرح پھر کہا کہ کان رکھتے ہیں یا نگاہ کرتے ہیں اس توقع پر
کہ ہماری دلمیں تصرف کردیں جیسا بعضوں پر ہوگیا سو یہ بات اللہ کے ہاتھ ہے بعضوں کے دل میں اثر
نہیں دیتا سو یہ انکی تقصیر ہے کہ دل صاف کرکے نہیں سنتے اتنے آپ کفر نے کہا ہے اللہ پاک نے
اپنے نبی کو فرمایا کہ اگر یہ مشرکین تیری تکذیب کریں تو تو اون سے بیزار ہوجا اور اُنکے عمل سے الگ ہ
اور کہدے کہ میں جانوں اور تمہارا کام کقولہ تعالی قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ تا آخر سورت
ابراہیم خلیل اور اُنکے اتباع نے اپنی قوم مشرک سے کہدیا تھا اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ الآیۃ پھر کہا کہ بعض اُنکے تیری کلام حسن و قرآن عظیم کو سنتے ہیں اور احادیث صحیحہ نافعہ پر جو قلوب و
ادیان و ابدان میں سود مند ہوں کان رکھتے ہیں سو اس میں کفایت عظیمہ ہے ولکن بات نہ تیرے بس
کی ہے اور نہ اُنکے بس کی کیونکہ تو جسطرح بہرے کو سنا نہیں سکتا اسیطرح اُنکی ہدایت بھی نہیں کرسکتا مگر
جب ہی کہ اللہ بھی چاہے اور کوئی شخص اُن میں کا تیری طرف نگاہ کرتا ہے اور جو نبوت و سمت حسن و
خلق عظیم اور دلالت ظاہرہ تیری نبوت پر وسطی اہل بصائر و عقول کے اللہ نے تجھ کو دی ہے اسکو نظر کرتا
ہے لیکن یہ دیکھنا اُنکا ویسا ہی ہے جیسے کہ سب لوگ دیکھتے ہیں کچھ حاصل اس نظر سے نہیں ہوتا بلکہ سوسنوں
کا طرف تیری نظر کرنا بعین وقار ہے اور کافروں کا نظر کرنا بچشم احتقار وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ
اِلَّا هُزُوًا الآیۃ اللہ تعالی نے اگرچہ حضرت کے سبب سے گمراہوں کو ہدایت کی اور اندھوں کو بینا کیا اور نابیناؤں
کی آنکھیں کھولیں اور بہروں کو کان دیے اور قلوب غلف کو مفتوح فرمایا اور بعض آخر کو ایمان سے
گمراہ رکھا سو وہ کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا ہے حاکم ہے جسطرح چاہے اپنے محکوم میں پر تصرف کرے لَا یُسْـَٔلُ
عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْـَٔلُوْنَ یہ اسلیے کہ اللہ تعالی عالم حکیم و عادل ہے بلکہ خود لوگ ہی اپنی جانوں پر آپ

قسم کرتے ہین حدیث ابوذر مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے میرے بندو مینے اپنی جان پر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اوسکو حرام ٹہیرایا سو تم آپس مین ظلم نہ کرو پھر آخر حدیث مین ہے اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہین جنکو مینے واسطے تمہارے گن رکھا ہے مین یہ تم کو بھر پور دیدون گا پھر جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور طرح پائے وہ ملامت نکرے مگر اپنی ہی جان کو رَوَاہُ مُسْلِمٌ بطولہ فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر یہ لوگ تیری تکذیب پر مستمر رہین تو تو ان سے یہ کہدے کہ میرے عمل کی جزا مجھکو ہے اور تمہارے عمل کی جزا تم کو ہے تم میرے عمل سے اور مین تمہارے کرتوت سے بری ہون یعنے ایک کے عمل کا مواخذہ دوسرے کے عمل سے نہ ہوگا اس آیت کا منسوخ ٹہیرانا غلط ہے پھر اللہ تعالے نے فرمایا کہ ان کافرون مین بعضے لوگ ایسے ہین کہ وہ تیرے پڑہنے پر قرآن شریف کو سنتے ہین یعنے ظاہر مین لیکن حقیقت مین نہین سنتے کیونکہ کوئی اثر اس سننے کا اُنکو حاصل نہین ہوتا ہے یعنے نہ اوسکو قبول کرین اور نہ اوسپر عامل ہون یَسْتَمِعُوْنَ مین ضمیر جمع کی ہے اور نَظَرُ اِلَیْکَ مین ضمیر افراد کی یہ اسلیے کہ سننے والے بہ نسبت دیکھنے والون کے زیادہ ہوتے ہین یعنے یہ ٹہیرے کہ یہ سننے والے ظاہر مین اگرچہ سنتے ہین لیکن حقیقت مین بہرے ہین تو اون کو کسطرح سنا سکتا ہے یہ تو بمعقل محض ہین اس آیت مین تنبیہ ہے اس بات پر کہ حقیقت بات سننے کی یہ ہے کہ معنے مقصود کو سمجھے بوجھے ولہذا بہائم کو موصوف باستماع وعقل نہین کہتے ہین اسیطرح یہ لوگ مریض الوہم ہین اُنکو عادت تقلید کی پڑگئی ہے اون کے عقول معانی دقیقہ ومقصود کلام کا استماع بسمع رضا نہین کرتے انکا انتفاع اس سمع سے اوتنا ہی ہے جتنا کہ بہائم کو کلام ناعق سے ہوتا ہے پھر فرمایا کہ بعض طرف تیری نظر کرتے ہین سو کیا تو اندہون کو راہ دکہا سکتا ہے اگرچہ وہ کچھ نہین دیکھتے ہین اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کیونکہ جب طبیب کسی بیمار کو دیکھتا ہے کہ وہ قابل علاج کے نہین ہے تو اُس سے اعراض کرکے اشتغال معالجہ سے مستراحت ہوجاتا ہے بالجملہ اللہ تعالی کسیپر کچھ بھی ظلم نہین کرتا خود یہی لوگ اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہین مراد ظلم سے ہر گونہ تعصب وہر کابرہ حق ومجادلہ باطلہ واصرار کفر ہے اللہ نے تو ان کو مشاعر عطا کیے تھے جن سے اور لوگ مصالح دنیویہ ودینیہ کا کرسکین لیکن اونہون نے کچھ کام اون حواس سے نہ لیا بلکہ اپنے آلات فہم کو ضائع کرکے ظالم النفس بن گئے وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ○ اور جسدن اُنکو جمع کرے گا گویا نہ رہے تھے مگر کوئی گھڑی دن کی آپس مین

پہچانین گے بیشک خراب ہوئے جنہون نے جھٹلایا اللہ کا ملنا اور نہ آئے راہ پر ف یعنے قبر مین رہنا اس دن ایک گھڑی بھر معلوم ہوگا انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے لوگون کو ساعت کا قائم ہونا اور قبرون سے نکلکر عرصات قیامت مین آنا یاد دلایا کقولہ تعالی کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحاھا وقال تعالی یوم ینفخ فی الصور ونحشر المجرمین یومئذ زرقا یتخافتون بینھم ان لبثتم الا عشرا نحن اعلم بما یقولون اذ یقول امثلھم طریقۃ ان لبثتم الا یوما وقال تعالی ویوم تقوم الساعۃ یقسم المجرمون ما لبثوا غیر ساعۃ الآیتین یہ سب آیتین دلیل ہین اس مقصد پر کہ حیات دنیا کے دار آخرت مین کہ اس دار فانی کی زندگانی اوسدن ملک جاودانی مین اتنے کم وتھوڑی معلوم ہوگی جیسے کہ ایک گھڑی ہی ہو جن کقولہ کم لبثتم فی الارض عدد سنین قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فاسئل العادین قال ان لبثتم الا قلیلا لو انکم کنتم تعلمون الآیتین مراد تعاف سو یہ ہے کہ ابنا رآبا رکو پہچانین گے اور بعض رشتہ دار بعض کے شناسا ہونگے جسطرح کہ دنیا مین ایک دوسرے کو پہچانتے تھے لیکن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار رہوگا فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم الایۃ وقال تعالی وکایسئل حمیم حمیما الآیات اور یہ آیت وقد خسر الذین کذبوا الخ مثل اس آیت کے ہے ویل للمکذبین کیونکہ اونھون نے اپنی جان اور گھر والون کی خرابی کی دن قیامت کے سو یہ ایک خسران مبین ہے کوئی خسارہ اس سے بڑھکر نہین ہے کہ درسیان آدمی کے اور درسیان اوسکے دوستون کے دن حسرت وندامت کے جدائی ہووے فتح البیان مین کہا ہے حبسدن حشر کرینگے ہم مشرکون منکرون کو درسیان بعث کے طرف موقف حساب کے اصل حشر کی باہر نکلنا ہے جماعت کافر اور جگہ سے اون کو بے جگہہ کرنا مراد اس جگہہ زندہ کرنا ہے بعد موت کے قبرون مین سے سو جب وہ اپنی قبرون سے نکلینگے تو یہ جانینگے کہ رہنا اون کا دنیا مین ایک گھڑی سے زیادہ نہ تھا یا مراد رہنا اندر قبر کے ہے غرضکہ مدت دنیا یا مدت قبر کو بہت تھوڑا جانینگے یہ اسلیے کہ اونھون نے اپنی عمر دنیا ضائع کردی تھی اور وجود کو عدم کیطرح کر رکھا تھا یہ کم جانا مدت کا بسبب دہشت وحیرت کے ہوگا یا بسبب طول موقف کے محشر مین یا بسبب عذاب حشر کے لذات دنیا کو بھول جاوینگے گویا کہ وہ لذات تھی ہی نہین یا یہ کہ مقام انکا دنیا مین بمقابلہ مقام آخرت کے نہایت قلیل ہوگا مقصود اس تشبیہ سے بیان کمال سہولت حشر کا ہے بہ نسبت اللہ تعالی کے اگرچہ بعد دہر طویل کے ہو اس مین اونکے استبعاد وانکار کا اظہار ہے کیونکہ وہ یہ کہتے تھے ءانذا

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوثُونَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ یا مراد بیان تمام مسافت کا ہے درمیان دونون نشاۃ کے اشکال وحسود مین کیونکہ لبث یسیر کو عدم تبدل وتغیر لازم ہوتا ہے اور مراد ساعت سے زمان قلیل ہے غایت قلت کی جگہہ مین مثال ساعت کی دیتے ہین اور تخصیص ساعت کی ساتھہ دن کے اسلیے ہو کہ ساعات نہار بہ نسبت ساعات لیل کے اعرف تر ہوتی ہین پھر فرمایا کہ بعض اُنکے بعض کو پہچانینگے گویا دنیے کچھ زیادہ جدا نہین ہے فقط مفارقت قلیل ہوئی تھی یہ تعارف ابتدا حشر و اجتماع مین واقع ہوگا پھر اثنار راہ مین منقطع ہوجاویگا یا وقت خروج کے قبور سے ہوگا پھر جاتا رہیگا کیونکہ اُن کے سامنے امور خوفناک بدحواس کینوالا عقل لیجانے والی ہونگے رابعث سوا دس مین کچھ تعارف نہ ہوگا بسبب عدم اجتماع کے ابو البقا وبیضاوی نے اسیطرح ذکر کیا ہے لیکن غالب مفسرین برخلاف اسکے ہین کیونکہ اونہون نے تفسیر حشر کی ساتھہ بعث کی کی ہے خازن و قرطبی و ابو السعود بھی اسیطرف گئے ہین بعض نے کہا یہ تعارف توبیخ اور تقریع کا تعارف ہوگا ایک دوسرے سے کہیگا کہ مجھکو تو نے گمراہ کیا اور بہکایا یہ کچھ شفقت ورافت کا تعارف نہ ہوگا اسپر یہ آیت محمول ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ وقولہ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ الآیۃ وقولہ رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا الآیۃ قرطبی نے کہا یہی صحیح ہے اس بارہ مین جو مختلف آیتین آئی ہین انمین جمع یون ہوسکتی ہے کہ مواقف قیامت مختلف ہونگے جو جا جرا ایک موقف مین ہوگا وہ دوسرے مین نہوگا سو جن لوگون نے اللہ کے ساتھہ کہ جھٹلایا ہے وہ اُسدن خاسر وخائب ونامراد ہونگے کیونکہ اُنکو راہ حق میسر نہین آئی تھی وہ اپنے جہل وتقلید مین پھنسے رہے نجات ونفع وفلاح کے طالب نہ ہوئے

إِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور اگر ہم دکھاویں تجھکو کوئی اون وعدون مین سے جو دیتے ہین انکو یا پوری کر دینگے تیری عمر سو ہماری طرف ہے انکو پھر آنا پھر اللہ شاہد ہے اون کا سو پھر جو کرتے ہین اور ہر فرقے کا ایک رسول ہے پھر جب پہنچا اونپر رسول اُنکا فیصلہ ہوا اون مین انصاف سے اور اُنپر ظلم نہین ہوتا ف یعنی غلبہ اسلام کچھ حضرت ﷺ کے روبرو ہوا اور باقی اُنکے خلیفون سے اور عمل بد آگے سے ہوتا ہین لیکن رسول بھیجکر سزا ملتی ہے انتہے اللہ نے اپنے رسول سے کہا کہ اگر ہم تیری حیات مین بعض مشرکین کا انتقام کرین تاکہ تیری آنکھہ ٹھنڈی ہو یا تجھکو وفات دین تو بہرحال اُنکو ہمارے ہی طرف پھر آنا ہے اور ہم بعد تیرے اونکے افعال کے شاہد ہین حدیث حذیفہ بن اسید

مین فرمایا ہے عرض کی گئی آج کی رات مجھپر امت میری نزدیک ۱۲ بجکر کے اول و آخر یعنے تمام و کمال
ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ امتیوں کے وہ عرض کیے گئے جو پیدا ہو چکے ہین سو اُنکا کیا حال ہے جو ہنوز پیدا نہین
ہوئے فرمایا وہ مصدر ہوئے تیرے لیے مٹی مین یہانتک کہ مین پہچانتا ہون ہر انسان کو اون مین سے جسطرح
کہ تم کسی اپنے صاحب کو پہچانتے ہو رواہ الطبرانی وغیرہ مجاہد نے کہا جب دن قیامت کے ہر امت کا
رسول آویگا کتاب درمیان اوس امت کے منصفانہ حکم ہوگا کقولہ تعالی واشرقت الارض بنور ربہا
بالجملہ حاضری ہر امت کی اللہ پر یا سامنے اوس امت کے رسول کے ہوگی اور نامۂ اعمال خیر ہو یا شر سامنے رکھا
ہوگا وہ گواہی ہر عمل کی دیگا اور ملائکہ حافظین بھی شاہد ہونگے ایک امت کے بعد دوسری امت آویگی اور یہ
امت شریفہ اگرچہ آخر بخش مین آخر امم ہے لیکن دن قیامت کے اول امم ہوگی یعنے بفضل قضا مین ولہ الحمد
صحیحین مین مرفوعاً آیا ہے کہ نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ المقضی لہم قبل الخلائق
اس امت کو یہ قصب السبق بسبب شرف رسول امت خاتم الانبیا کے حاصل ہوگا مین کہتا ہون کہ یہ حدیث اسپر
بھی دلیل ہو کہ اس امت کے موحد متبع سب سے پہلے ناجی ہونگے اور اس امت کا فیصلہ مین بہت زمانہ صرف نہ
ہوگا مراد اس امت سے اس جگہہ وہی لوگ ہین جو کہ داخل فرقۂ ناجیہ اور امت اجابت مین اور مصداق ما آنا
علیہ واصحابی نہ ساری امت دعوت بلکہ اس امت کے مشترک و بدعتی بسبب ذلت فیصلہ کے سب سے پہلے
حکم اخیر جہنم کا سنکر داخل نار ہونگے لسؤال اللہ العافیۃ فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر ہم تجھکو تیری حیات مین
اخزا مار تیرے دین کا اور قتل و اسر بعض منکرین کا دکھلا دین یا تجھکو اس دکھلانے سے پہلے وفات دین
تو اس سے یہی بہتر ہے کہ ہم اُنکو آخرت مین عذاب کرین اور تو دیکھے کہ وہ معذب ورہے ہین کیونکہ وہ جاتے
کہان ہین آخر پھر کر یعنے مرکر ہماری ہی پاس حاضر ہونگے مطلب یہ ہے کہ اگر ہم نے انتقام اُنکا عاجلاً نہین
کیا ہے تو آجلاً حاضر ورہی ہوگا معہذا غزوۂ بدر وغیرہ مین اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو بھی اُنکا قتل و اسر و ذل و
خواب عزو کسر سورۃ کبر و کفر دکھلا دیا وللہ الحمد اور اللہ اُنکے فعل پر یعنے تکذیب کفر پر شاہد ہے وہ کرینگے اشد
عذاب کیلیے رہتا ہے جنہوز امم او قات گذشتہ مین ہو چکے ہین اون مین اللہ نے ایک ایک رسول اپنا
بحسب مقتضاے مصلحت کے بھیجا ہے جب وہ رسول اون مین آیا اور امت نے اوسکی تکذیب کی تو اللہ نے
درمیان اوس امت و رسول کے انصاف کا فیصلہ اور عدل کا حکم دیا کہ رسول بچگیا اور امت ہلاک
ہوگئی سو یہ تعذیب امم کی دنیا مین عدل تھا نہ ظلم کما قال تعالے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

وقولہ تعالے رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اس قضا مین دو
قول ہین ایک یہ کہ دنیا مین ہے دوم یہ کہ اخری مین ہوگی لیکن اول اولی ہے بہرحال وہ اس قضا مین بغیر کسی
گناہ کے معذب اور بغیر کسی حجت کے گرفتار نہون گے ومنہ قولہ تعالی وجئ بالنبیین والشہداء وقضی
بینہم وقولہ تعالے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا مراد ہر
سے سابقہ ہی اظہار عدل ونصفت بین العباد ہین اسکے بعد اسنے ایک حجت اہل شرک کا ذکر کیا اور فرمایا

ویقولون متی ہذا الوعد ان کنتم صدقین ○ قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ما شاء
اللہ ط لکل امۃ اجل ط اذا جاء اجلہم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ○ قل ارءیتم
ان اتاکم عذابہ بیاتا او نہارا ماذا یستعجل منہ المجرمون ○ اثم اذا ما وقع امنتم
بہ ط آلئن وقد کنتم بہ تستعجلون ○ ثم قیل للذین ظلموا ذوقوا عذاب الخلد ہل
تجزون الا بما کنتم تکسبون ○ کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ مین مالک نہین اپنے واسطے
برے کا نہ بھلے کا مگر جو چاہے اللہ ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے جب پہونچا اون کا وعدہ نہ ڈھیل کرین ایک
گھڑی نہ جلدی تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر آپہونچے عذاب اسکا رات ہی کو یا دن کو کیا کرین گے اوس سے پہلے گنہگار
کیا پھر جب پڑچکیگا تب یقین کروگے اوسکو اب قائل ہوئے اور تم تھے اسی کی جلدی کرتے پھر کہین گے
گنہگارون کو چکھو عذاب ہمیشہ کا وہی بدلا پاتے ہو جو کچھ کماتے تھے ف یعنے بچاؤ کر نہ سکوگے پھر
پوچھنے کا کیا فائدہ عذاب آئے پر ایمان لانا کب قبول ہوگا اس واسطے پوچھو تو یہی عجب ہے انتہی ابن کثیر
کہتے ہین اسنے خبر دی حال سے اُن مشرکین کے کہ جو عذاب آنیکی جلدی کرتے ہین اور قبل تعین کے وقت
اوسکا پوچھتے ہین اس مین کچھ فائدہ اُنکا نہین ہے کقولہ تعالی یستعجل بہا الذین لا یؤمنون بہا والذین
امنوا مشفقون منہا ویعلمون انہا الحق یعنے قیامت لامحالہ آنیوالی ہے اگرچہ تم کو وقت اوسکا علی
التعین معلوم نہین ہے ولہذا اللہ نے رسول اللہ کو جواب اس سوال کا ارشاد کیا کہ تم ان لوگون سے یہ بات
کہدو کہ مین اپنی ہی جان کے نفع ونقصان کا مالک نہین ہون پھر دوسرے کا کیا ذکر ہے مین نہین کہتا
مگر وہی جو مجھکو میرے رب نے سکھایا ہے اور جن بات کو ساتھ اللہ پاک مستاثر ہین اوسپر قدرت نہین رکھتا
ہون مگر یہ کہ اللہ ہی مجھکو مطلع فرمائے مین تو اوسکا بندہ ورسول ہون یعنے تم کو یہ خبر پہونچادی کہ
قیامت ہونیوالی ہے لیکن اللہ نے محکم اوسکی وقت پر اطلاع نہین دی ان اتنی بات ہے کہ سراست

کے لیے ایک مدت مقرر ہے ہر قرن کی ایک عمر مقدر ہے جب وہ مدت و عمر گذر جاتی ہے تو پھر ایک دم کی نہ زیادہ ہو نہ جلدی وعدہ کم نہ زیادہ کقولہ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا الآیۃ پھر فرمایا کہ اللہ کا عذاب بلکایک یا ناگہان آتا ہے کبھی رات کو کبھی دن کو تو پھر اوس وقت یہ گنہگار کیا کرین گے یعنے عذاب آئے پر کہتے ہین رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا الآیۃ اور فرمایا فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ پھر دن قیامت کو ان کافرون سے کہا جائیگا کہ اب عذاب ابدی جکھو یہ کہنا اللہ کا بحکمت بتقریب کے ہوگا کقولہ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فتح البیان مین کہا ہے کفار کہتے تھے کہ قیامت کب ہوگی یہ کہنا انکا حضرت اور مؤمنین سے بطور انکار و استبعاد و قدح فی النبوۃ کی تہا نہ بطور طلب تعیین وقت مجی بطریق الزام جسطرح کہ سورۂ ملک مین ہے کہ وہان بطلوب تعیین وقت کا تہا آن قائلین سے مراد یا تو ساری امم ہین جو کہ رسل پر ایمان نہین لائی یا خاص مکذبین اس امت کے اللہ اس سوال کے جواب مین وہ بات فرماتی کہ جس سے کہ مادہ شبہ کا بالکل معدم ہوجائے اور لجاج منقطع ہو یعنے مخلوق اپنی ہی جان کی سود و زیان کا اختیار نہین ہے تا دیگرے چہ رسد لفظ ضر کو مقدم کیا کیونکہ سیاق آیت کا واسطے اظہار عجز کے ظہور وعدہ سے ہے جس وعدہ کے لیے وہ جلدی کرتے ہین اور اسکو مستبعد جانتے ہین استثنا اگرچہ منقطع ہے اور بعض نے کہا متصل لکن اول اولی ہے اس آیت مین تہدید عظیم و اعتذار ابلغ زاجر ہے اس شخص کے لیے جسکی عادت یہ ہے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارتا اور آپ سے وقت نزول نوازل کے فریاد رسی چاہتا ہے حالانکہ دفع پر اون نوازل کے کسی کو سوا قادر قدیر وحدہ لاشریک لہ کے کچھ قدرت نہین ہے یہی حکم اوس شخص کا ہے جو حضرت سے ایسی شے کو طلب کرتا ہے جسکی تحصیل پر سوا اللہ کے کوئی قادر نہین ہے یہ مقام فریاد رسی و عطا سوال کا رب العالمین کا مقام ہے نہ انبیاء مقربین اور اولیا صالحین کا بلکہ انبیاء و اولیاء اسکی ایک مخلوق عاجزین ہین ساری خلق کا خالق اکیلا نرالا اللہ ہے وہی رزق دیوے وہی مارے جلاوے پر کسی پیغمبر یا فرشتے یا بیگبخت سے کچھ مانگنا اور اسکو پکارنا یعنے جو وہ تو بالکل عاجز غیر قادر ہے رب الارباب کو چھوڑ کر جو کہ ہر شے پر قادر ہے اور سب کا خالق رازق معطی مانع مخلوق سے طلب کرنا غایت درجے کے بے عقلی اور بے دینی اگر نہین ہے تو پھر کیا ہے تجھکو اسیقدر موعظت سمجھنے کفایت

کرتی ہے کہ اللہ نے سید ولد آدم و خاتم رسل کو حکماً یہ ارشاد کیا کہ تم میرے بندون سے صاف کہو کہ کہدو کہ مجھ کو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا کچھ اختیار نہین ہے پھر مین غیر کے سود و زیان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہون اور جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر کے مالک نہ ہوئے تو پھر غیر کسی کے نفع و ضرر کا کسطرح مالک ہو سکتا ہے جو کہ رتبہ و منزلت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسنگ کو بھی نہین پہونچ سکتا اور وہ اپنی ہی جان کا مالک نہین ہے چہ جائے دیگرے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اگر اس قوم پر تعجب آتا ہے جو قبرون پر مجاور ہین حالانکہ وہ قبر والے خاک ہوئی ہو کر تحت الثرے مین چلے گئے اُنسے حوائج کا طلب کرنا جسپر سوا خدا پاک کے کسی کو قدرت نہین ہے یعنی جو چیز شرک اکبر مین یہ گرفتار ہین اُنکو کچھ تیقظ اسکا نہین ہوتا اور نہ مخالفت معنی لا الہ الا اللہ پر کچھ متنبہ ہوتے ہین اور نہ مدلول قل ہو اللہ احد کو کچھ سمجھتے ہین اس سے بڑھکر یہ بات تعجب کی ہے کہ اہل علم کو ان حالات پر خلق کے اطلاع ہے مہذا اور میان اُنکے اور رجوع الی الحالۃ کے حائل نہین ہوتے بلکہ یہ کام تو اہل جاہلیہ سے بھی بڑھکر ہوتا ہے کیونکہ اُس بات کے قائل تھے کہ خالق و رازق و محیی و ممیت و ضار و نافع اللہ پاک ہے اوثان و اصنام کو فقط اپنے شفیع اور مقرب نزدیک خدا کے اعتقاد کرتے تھے اور یہ لوگ ان امور کو قادر نفع و ضرر جانتے ہین اور کبھی استقلالاً اور کبھی ہمراہ ذی الجلال کے پکارتے ہین شیطان نے اس ذریعہ سے خوب پانو اُنمین اکر لیا اور ایک جم غفیر کو اس امت اسلامیہ کا فرو مشرک کر ڈالا وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا (اور وہ سمجھتے ہین کہ خوب جا رہے ہین) فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہم ایسے زمانے مین اس کفرستان ہند مین آئے ہین کہ دنیا مذہب دہریہ سے مشحون ہو رہی ہے اور اولاد اگلے مسلمانون کی روز بروز طرز دہریت کو پسند کر کے اسلام کا ربقہ اپنے گلے سے اتارتی چلی جاتی ہے اور کفر کو ایمان اور شرک کو توحید رحمن سمجھتی ہے ہر معروف منکر ہو گیا ہے اور اہل منکر کو اہل معروف و ذلیل سمجھے جاتے ہین اور ہر منکر معروف ٹھیر گیا ہے ہر منکر والا عقلمند و ذی عزت خیال کیا جاتا ہے تغییر کرنا منکر کا ہاتھ سے کام سلاطین اسلام کا تھا وہ اب عنقا و کیمیا ہو گئی زبان سے منع کرنا کام اہل علم کا تھا سو علم اوٹھ گیا اور نام کے علما دنیا طلب ہو گئے وہ خود گمراہی مین پڑے ہین دوسرے کو کیا ہدایت کرینگے الا ماشاء اللہ و نادر اور بعض افراد جنہون نے رد شرک و اثبات توحید مین رسائل لکھکر تقویت ایمان کی ہے اور دین خالص کو پہونچا دیا ہے اونہون نے اس باب مین قریب دس رسائل کے تالیف کیے ہین دل سے برا جاننا منکر کا کام عوام اہل اسلام کا ہے سو جب اہل علم کا یہ حال ہے تو عوام سے کیا امید خیر ہے کہ وہ تو نیق ہر ناحق اور تعیق ہر ناعق کے تابع ہو جاتے ہین اسوقت کہ عوام غالباً طریقہ جاہلیت پر ثابت قدم ہین اور آپ کو مسلمان

کامل جانتے ہین حالانکہ ہم جب مراجعت طرف کتب سیر و تواریخ کے کرتے ہین تو یہ بات مثل مہر نیمروز اور ماہ نیم شب کے ثابت ہوتی ہو کہ ہمارے سلف کے زمانے مین جو عمل اسلام مردم عوام کرتے تھے اب وہ کام اسرفت کے علماء اعلام سے بھی ظہور مین نہین آتا علاوہ بدعقیدگی و ابتلائے شرک و بدعت کے اکثر عوام کے فضلاء و علماء فسق و فجور مین گرفتار ہین اور جسقدر زمانہ آگے قیامتکا دراز ہوتا جاتا ہے اوسیقدر اسم و رسم ایمان و اسلام کو اضمحلال بڑہتا جاتا ہے ہماری ولادت ۱۲۵۰ھ ہجری مین ہوئی ہے اب ۱۳۰۰ھ ہجری ہین اس مدت قلیل مین جو تغیر کثیر ہمنے بچشم خود دیکھا ہے اوسکا ضبط تحریر مین لانا ایک امر عسیر ہے آئندہ معلوم نہین کہ ظلمت جاہلیت کس درجے تک ترقی پکڑیگی کیونکہ اب اہل اسلام مین وقت تجربہ و امتحان کے عشر عشیر بھی طریقہ اسلام پر مطابق مراد خدا و رسول مستقیم الحال معلوم نہین ہوتی دنیا ظلمت جہل و جاہلیت سے بھر گئی ہے اور تمام عالم مین رواج فسق و فجور کا ہو گیا ہے اور ہر فرد بشر نے دریافت مراتب ایمان و اعمال ارکان اسلام سے قطع نظر کر لی ہے سب کی ہمت تحصیل زر و سیم و تحسین مسکن و ملبس و مرکب پر منحصر ہو گئی ہے پھر ہزارون مین اگر کوئی مسلمان خوش عقیدہ خوش عمل اخلاص زدہ کسی جگہہ نظر آجاتا ہے تو اوسکو فسکار سمجھ کر ہر طرف سے اوسپر اعتراض و انکار کی بھرمار ہوتی ہے پیشہ پیرزادگی جو ساٹھہ ستر برس سے بہ سبب ہمت بعض عباد اللہ کے مضمحل ہو گیا تھا اب اس چودھوین صدی سے پھر اوس نے گرم بازاری پکڑی ہے جاہل مسلمان مرید ہو کر آپ کو ناجی سمجھتے ہین نہ علم سے کچھ کام ہے اور نہ عمل سے کچھ غرض اور نہ توحید سے کچھ مطلب اور نہ شرک و بدعت سے کچھ نفرت اونہون نے مرید ہو جانے کو ایک دستاویز مغفرت سمجھ لیا ہے پیر صاحب اپنے مریدون کو ہاتھہ پکڑے سیدھے جنت مین لیجائینگے اور ہرگز جہنم کی صورت دیکھنے نہ دینگے بالجملہ اب دین عبارت اسحالت سے رہگیا ہے فالامر آمد یم بر سر مطلب اللہ تعالی نے بعد اس ذکر کے یہ ارشاد فرمایا کہ ہر اُمت کو لیے ایک مدت خاص و وقت مضروب ہے کہ اوسوقت پر جو کچھہ اللہ چاہتا ہے وہ اوسکو سرون پر نازل ہوتا ہے اطلاق لفظ اجل کا مدت عمر و آخر جز عمر پر آتا ہے اسجگہہ یہی اطلاق خیر مراد ہے جسطرح کہ تفاسیر سے ثابت ہوتا ہے سو جب وہ اجل آجاتی ہے جو کہ اللہ کے علم مین مقرر ہو چکی ہے تو پھر ایک گھڑی کی دیر و جلدی نہین ہوتی کما قال تعالی مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ پھر کسی کی مدت علم خدا مین زیادہ ہے اور کسی کی کم تواریخ امم کے دیکھنے سے مقدار اکثر امم کا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالی نے رائے کفار کی تزئیف در بارہ استعجال عذاب کے فرما کر کہا تبلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب

راتون رات یا دن مین آجاے جبکہ تم بڑے غافل سوتے ہو یا طلب معاش و کسب امور مین مشغول ہو تو پھر
گنہگار کس بات کی جلدی کرین گے عذاب ایک مکروہ چیز ہے جس سے دل نفرت کرتے ہین اوسکا جلد مانگنا
کس غرض سے ہے پھر جب بالفرض عذاب آگیا اور تم ایمان لائے تو اب یہ ایمان لانا بعد نزول عذاب کے کچھ سود مند
نہ ہوگا اب تم ایمان لاؤ اور یقین کیا حالانکہ پہلے تم عذاب کے آنے کی جلدی کرتے تھے اور یہ استعجال تمہارا
بطور تکذیب و استہزا کے تھا بالجملہ دن قیامت کے ان لوگون سے یہ بات کہی جائیگی کہ اب مزہ عذاب خلد دائم غیر
منقطع کا چکھو قائل اس قول کے خزنہ جہنم ہونگے یا انبیا علیہم السلام علی الخصوص یا سونمین علی الاطلاق یہ جزا
آخر تمہارے اوس کسب کی ہے جو تم نے دنیا مین کیا یا تھا یعنے کفر و معاصی و اعمال سیئات کو یا یہ بات از
سے اوسوقت کہی جائیگی جبکہ وہ حلول نقمت و نزول عذاب سے استغاثہ کرین گے فقط وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ
هُوَ ۚ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ
لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝
اور تجھسے خبر لیتے ہین کیا سچ ہے یہ بات تو کہہ البتہ قسم ہے میرے رب کی یہ سچ ہے اور تم تھکا نہ سکوگے یعنے بھاگ
کر عاجز نہ کرسکوگے اور اگر ہر شخص گنہگار کے پاس جتنا کچھ ہے زمین مین البتہ دے ڈالے اپنی چھٹکارائی
مین اور چھپے چھپے پچتاوین گے جب دیکھینگے عذاب اور اُن مین فیصلہ ہوگا انصاف سے اور اُنپر ظلم نہ ہوگا
ف اللہ تعالی نے فرمایا یہ لوگ تجھسے معاد و قیامت کے ہونے کی خبر پوچھتے ہین اور یہ پتا لگا رکھتے
ہین کہ کیا بعد مٹی ہوجانے کے پھر مردے قبر سے زندہ ہوکر باہر نکلینگے سو تو کہدے کہ ہان یہ بات
سچ مچ ہوگی تمہارا خاک ہوجانا کچھ اللہ کو تمہارے دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز نہین کرسکتا ہے اوسنے
کسطرح عدم سے تمکو وجود بخشا تھا اسیطرح پھر وہ تم کو بعد موت و مٹی ہوجانیکے اعادہ کریگا إِنَّمَا أَمْرُهُ
إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ اس آیت کی نظیر قرآن پاک مین صرف دو آیتین دوسری
ہین پس پس اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ تم منکرین معاد پر قسم کھاؤ کہ معاد حق ہے سورہ سبا مین ارشاد
کیا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ اور سورہ تغابن مین
فرمایا ہے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ
وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ یہ پر طبردی کہ جسدن قیامت ہوگی اوسدن کافر یہ چاہے گا کہ کاش زمین بھر
زر خالص دیکر اس عذاب سے چھوٹ جائے اور عذاب کو دیکھکر جی مین سخت پشیمان ہوگا اوس دن اسے

انصاف کا حکم دیگا اور کسیپر ظلم نہ کیا جائیگا فتح البیان مین کہا ہے تجربہ سے استخبار معاد کا بطور استہزا اور انکار کرتے ہین کہ کیا یہ عذاب عاجل یا اجل جسکا تم وعدہ کرتے ہو ہوگا حالانکہ یہ سوال اُنکا جہل محض اور ظلمات بالائے ظلمات ہے اور جواب اس سوال کا گذر چکا ہے بیہودہ بار بار وہی سوال کرنا دلیل حمق ہے کہ نہ اپنا کہنا سمجھے اور نہ غیر کا جواب پوچھے اور بعض نے کہا مراد اس استخبار سے دریافت کرنا حقیقت قرآن شریف کا ہے کہ کیا سچ مچ یہ سچا کلام ہے اور جو وعدہ عذاب کا اسمین کیا گیا ہے وہ ٹھیک مطابق وعدے کے ہے اللہ تعالے نے فرمایا یا ان اے پیغمبر تم کہدو کہ یہ سچ ہے خدا کی قسم ہے کہ اسکے حق ہونے مین کچھ فرق نہین ہے اور تم چاہو کہ بھاگ کر عذاب سے بچ جاؤ سو خیریت ہے یہ حیلہ حوالہ تمہارا کچھ چلے گا اور یہ کارخانہ ہرگز اللہ کی قضاء کا دافع نہ ہوسکیگا بلکہ وہ عذاب بہرحال تم کو پکڑ لیگا جس کسی نفس نے ظلم کیا ہے یعنے کافر ہوا اور ایمان نہ لایا اگر اوسکے پاس ساری دولت دنیا کی فرضًا ہوتی اور اسوال نفیسہ وذخائر فائقہ رکھتا ہوتا اور عوض عذاب کے دینا چاہتا تب بھی کچھ وہ فدا ارکار آمد نہین ہوسکتی ہے وشلہ قولہ تعالے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ آسرار ندامت سے یہ مراد ہے کہ جو ندامت اوس دم ترک ایمان پر لاحق حال ہوگی اوسکا اظہار نکرینگے بلکہ اوسکو مخفی رکھینگے کیونکہ اُس موقف مین وہ آفات مشہود ہونگی جن سے عقل جاتی رہیگی اور بہادری خاک مین ملجائیگی اور ممکن ہے کہ اُس حالت مین کوئی رگ حمیت جو دنیا مین تھی باقی رہجائے لکن اُسکو بسبب شماتت موحدین کے مخفی رکھین بعض نے کہا کہ رؤسا اوس ندامت کو اتباع سے ظاہر نکرین گے اس ڈر سے کہ کہین وہ اون کو توبیخ نہ کرین کیونکہ اونہون نے اون پیروکارون کو گمراہ کیا تھا اور درمیان اونکے اور اسلام کے حائل ہوگئے تھے یا مراد اسرار سے ہمگی یہ اظہار ہے اسلیے کہ یہ لفظ منجملہ اضداد کے ہے لکن معنے اول مشہور تر ہین لغت مین اور آیت مین دو معنے محتمل ہین بعض نے کہا الم حسرت انپر دل مین پائینگے اسلیے کہ اظہار ندامت کا منکر نہ ہوگا مبرد نے کہا اُنکی صورت پر انکسار ندامت آشکارا ہوگا بالجملہ وقوع اوسحالت کا اوسنے وقت رویت عذاب کے ہوگا اور جب دوزخ مین جاچکینگے تو یون کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا اوس دم اللہ تعالے درمیان مومنین وکافرین کے یا درمیان رؤسا وتابعین کے یا درمیان کفار وظالمین کے اور مومنین بظلمین کے حکم اخیر دیگا انصاف کے ساتھ یعنے قضا کے اسجگہ یہ ہین کہ اونپر عقوبت نازل کرے گا اور اس تعذیب مین وہ کچھ بظلوم نہ ہون گے کیونکہ جیسا کیا تھا ویسا پایا اس مین کچھ ناانصافی یا ظلم وستم نہین ہے بلکہ عین عدل وداد ہے

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ
یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ سن رکھو اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں سن رکھو وعدہ اللہ کا سچ ہے
پر بہت لوگ نہیں جانتے وہی جلاتا ہے اور مارتا اور اُسی طرف پھر جاؤ گے ف اللہ پاک نے خبر دی کہ
میں مالک ہوں آسمان و زمین کا اور سیر اوعدہ بابت قیامت وغیرہ کے سچ ہے جلانا مارنا میرا ہی کام ہے
اور مجھی کو یہ قدرت ہے کہ مجھ سارے اجسام متفرقہ و متمزقہ کا سائر اقطار ارض و بحار و قفار میں علم حاصل ہے
فتح البیان میں کہا ہے سوق اس تقریر کا واسطے اثبات ملکیت ارض و سما کے ہے کہ اوس میں ترے اللہ ہی کا
تصرف ہے جسطرح وہ چاہے کرے سو جب سب کچھ اللہ پاک کی ملک ٹھہرا تو اب کافر کسطرح فدا دے سکتے
ہیں اون کے پاس کیا ہے کہ وہ فرشتادے دلاکر اپنی جان عذاب سے چھڑا لیں اور اللہ پاک نے جو وعدہ عذاب
کا ساتھ کفار کے کیا ہے وہ سچا ہے مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ جو کہ کافر و مشرک ہیں اپنی صلاح و فلاح کو نہیں
جانتے پہچانتے کہ اوس موافق کام کریں یہ اُنکی عقل کا قصور اور سستی غفلت کا فتور ہے اتنا نہیں سمجھتے
کہ دار ہے سالب حیات کا اللہ ہی اور بکھرا اوسی کیطرف دار آخرت میں جانا ہے وہ ہر شخص کو بقدر اوسکی استحقاق کی
سزا و جزا دیگا یا جسپر اپنے بندوں میں سے چاہیگا تفضل کرے گا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ
فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ اے لوگو تمکو آئی ہے نصیحت تمہارے رب سے اور جنگ کرنے جیون
کے روگ اور راہ بھلائی اور مہربانی یقین لانیوالوں کو تو کہدے اللہ کے فضل سے اور اوسکی مہر سے سو اسی
پر چاہیے خوشی کریں یہ بہتر ہے اون چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں ف یعنی یہ موعظت زاجر ہے فواحش
سے اور دل کے شبہ و شکوک سے شفا بخشی ہے مراد شفا سے ازالہ ہے رجس و دنس کا اور اس سے ہدایت و
رحمت خدا کی آتی ہے سو یہ فائدہ واسطے مومنین مصدقین سوقنین کے ہے کقولہ تعالیٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا وقولہ تعالیٰ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ الآیۃ تہدی دوین حق جو طرف سے اللہ کے آیا ہے اسپر خوش ہونا چاہیے نہ جمع
مال و منال پر کہ حطام دنیا و زہرۂ فانیہ کوئی چیز لائق مسرت و فرحت کی نہیں ہے کہاں وہ نعمت و رحمت
اُخروی اور کہاں یہ نعمت و راحت دنیوی ابیعفع بن عبد الکلاعی کہتے ہیں جب خراج عراق کا پاس
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آیا تو عمر نے ایک غلام کے بار ترے اور اونٹ گنوانے لگے وہ گنتی سے زیادہ تھے عمر نے کہا

الحمد للہ تعالیٰ قل بفضل اللہ وبرحمتہ انکی غلام نے کہا ھذا واللہ من فضل اللہ ورحمتہ
عمرؓ نے فرمایا تو جھوٹا ہے اللہ نے تو یوں کہا ہے قل لھو خیر مما یجمعون وھذا مما یجمعون ذکرہ ابن
ابی حاتم والطبرانی فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد ایھا الناس سے اجمعہ قریش ہیں اور بعض نے کہا
عموماً سب لوگ یہی اولیٰ ہے اسیکو طبری نے بھی اختیار کیا ہے اس میں التفات وجہ ہے طرف استمالت
کی اور تخدیر ہے غوائل ضلال سے اور شروع ہے بیان ادلہ رسالت میں بعد بیان ادلہ توحید کے مراد موعظت
سے قرآن کریم ہے جو کوئی قرآن کو پڑھتا ہے اور اوس کے معنے پہچانتا ہے وہ اس سے نصیحت پکڑتا ہے اہل
وعظ کی یاد دلاتا ہے عواقب امور کا خواہ بطور ترغیب کے ہو یا ترہیب کے وعظ مثل طبیب کے ہوتا ہے کہ مریض کو
نقصان کی چیز سے منع کرتا ہے بعض نے کہا وعظ وہ زجر ہے جسکے ساتھ تخویف بھی لگی ہو خلیل نے
کہا وعظ تذکیر ہے ساتھ خیر کے جو دل کو نرم کرے سو یہ موعظت طرف سے اوسکے آئی ہے جو شکوک اہل شک
کے صدور و قلوب میں تفتے بنتے ہیں وہ اس قرآن کریم سے دور ہو جاتے ہیں کیونکہ اس میں عقائد حقہ کا
بیان ہے اور عقائد باطلہ کے تزییف ہے ابو سعید خدری کہتے ہیں ایک مرد نے حضرت سے کہا میں اپنے سینے
کا شاکی ہوں فرمایا قرآن پڑھ اللہ پاک نے کہا ہے شفاء لما فی الصدور اخرجہ ابن المنذر وابن
مردویہ وائلہ بن الاسقع کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے شکایت درد گلو کی کی فرمایا تو قرآن پڑھ اور
شہد پی قرآن شفاء لما فی الصدور ہے اور عسل شفاء ہر دار رواہ البیہقی فی شعب الایمان تخصیص صدر
کی اسلیے ہے کہ دل اندر سینے کے ہوتا ہے اور سینہ اوسکا غلاف ہے اور ساری بدن میں یہی موضع عزیز
تر ہے اسلیے کہ مکان قلب کا ہے اور دوا جعل دل کو بہ نسبت دوا بدن کے زیادہ تر زیان رساں ہے
اور قرآن فرمایا جملہ امراض قلب کے ولہذا فرمایا کہ یہ قرآن ہدایت و رحمت ہے واسطے مومنین کے کیونکہ انکو
دام ضلال سے نجات دیکر ساحل مراد پر لاتا ہے رحمت کا عطف ہدیٰ پر واسطے انتقال تغایر صفات کے
بمنزلہ تغایر ذات کے کہ ہدیٰ ارشاد کرتا ہے اوس بخصوصہ جو کہ قرآن کا تابع ہے اور قرآن میں تفکر اور
اسکے معانی میں تدبر کرتا ہے طرف ایسی راہ کے جو جنت کو پہنچا دے اور رحمت وہ امور ہیں جن کا
ذکر قرآن پاک میں آیا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر رحم کرتا ہے اور جسکو اون میں سے چاہتا ہے اوس
رحمت تک پہنچا دیتا ہے سو قرآن کریم ان سب امور پر مشتمل اور ان اشیاء کو شامل و جامع ہے کرخی نے
کہا حاصل یہ ہے کہ موعظت اشارت ہے طرف تطہیر ظواہر خلق کے امر نا بالبیت سے جو کہ عبارت ہے شریعت کی

اور فضل اشارت ہے طرف تطہیر باطن کے عقائد فاسدہ و اخلاق ذمیمہ سے اسکو طریقت کہتے ہین رحمت اشارہ ہے
طرف ظہور نور حق کے دلہای صدیقین مین یا سکا نام حقیقت ہے رحمت اشارہ ہے طرف بلوغ کمال و اشراق نام
کے یہانتک کہ مکمل ناقصین ہوجاے اسکو نبوت کہتے ہین سو یہ درجات عقلیہ و مراتب برہانیہ مدلول الفاظ قرآنیہ
ہین پھر اللہ نے اپنے نبی کو خطاب کیا اور کہا کہ کہدے اللہ کا فضل و رحمت لائق فرحت ہے پس پس مراد اللہ کے
فضل سے تفضل الٰہی ہے بندون پر آجل و عاجل مین جسکا حصر نہین ہوسکتا ہے ابن عباس نے کہا اللہ کا فضل قرآن
ہے اور اسکی رحمت اسلام حسن و ضحاک و مجاہد و قتادہ نے کہا اللہ کا فضل ایمان ہے اور اسکی رحمت قرآن
انس نے رفعاً کہا ہے فَضْلُ اللّٰهِ الْقُرْاٰنُ وَرَحْمَتُهٗ اَنْ جَعَلَكُمْ مِنْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوْيَهْ
ایک جماعت تابعین سے بھی اسیطرح روایات آئی ہین دلی یہ ہے کہ فضل و رحمت کو عموم پر حمل کیا جاے اسمین
قرآن بھی بدخول اولی داخل ہے اور تکرار موجدہ کی دلیل ہے اسپر کہ ہر واحد ان مین سے ایک سبب مستقل ہے فرح
کا سو یون چاہیے کہ اسی فضل و رحمت خدا کو ساتھ فرح کے خاص کرین فرح ایک لذت ہے جو کہ دل مین بسبب
ادراک مطلوب کے آتی ہے اللہ نے مذمت فرح کی بہت جگہ قرآن پاک مین کی ہے کقولہ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ اور اس آیت مین فرح کو جائز کہا فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ یا اسطرح اس آیت
مین فرمایا ہے سو یہ اللہ کے فضل و رحم کا جمع کرنا دنیا کے حطام و لذات فانیہ سے کہین بہتر ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝
وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ تو کہدے بلا دیکھو تو اللہ نے جو اتاری تمہارے واسطے روزی پھر تمنے ٹھیرا لی اسمین
سے کوئی حلال اور کوئی حرام کہدے اللہ نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو سورۂ انعام و مائدہ مین یا سکا ذکر
ہوچکا اور کیا اٹکلے مین جھوٹ باندھنے والے اللہ پر قیامت کے دن کو اللہ تو فضل رکھتا ہے لوگون پر لیکن
بہت لوگ حق نہین مانتے ف ابن عباس و مجاہد و ضحاک و قتادہ و ابن زید وغیرہم نے کہا یہ آیت بطور انکار
کے مشرکین پر اتری ہے وہ جو چاہتے حلال کرتے اور بحائر و سوائب و وصائل کو حرام ٹھیراتے کقولہ تعالے
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا الآیات مالک بن نضلہ کہتے ہین مین پاس حضرت کے
آیا اور مین میلی پھٹی شکل بنا محبہ سے فرمایا تیرے پاس مال ہے مینے کہا ان کما کس قسم کا مال ہے مینے کہا ہر طرح
کا اونٹ اور غلام اور گھوڑے اور بکریان فرمایا جبکہ اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ اسکے اثر کو تجھ پر

ع ۱۱

دیکھے پھر فرمایا تیرے اونٹ ایسے بچھ دیتے ہیں جنکی کان درست ہوتے ہیں تو ایک استرہ لیکر انکے کاٹ ڈالتا ہے اور کہتا ہے یہ بحیرہ ہے اور کسی کی کمال پھاڑ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حرم ہے اور پھر تو اوس کو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں کے اوپر حرام کر لیتا ہے میں کہا ہاں فرمایا جو چیز اللہ نے تجھکو دی ہے وہ تجھکو حلال ہے اور اللہ کا بازو تیرے بازو سے زیادہ سخت ہے اور اوسکا استرہ تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے الحدیث رواہ احمد ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث جید و قوی الاسناد ہے اور انہوں نے انکار کیا ہے اوس شخص پر جو اللہ کے حلال کو حرام اور اسکے حرام کو حلال کرے مجرد دعوی سے جسکی کوئی سند اور اسپر کوئی دلیل نہ ہو پھر اوسپر دن قیامت کے وعید فرمائی کہ ان لوگوں کو جو ایسا کام کرتے ہیں کیا گمان ہے کہ جسدن وہ ہماری پاس پھر کر آئینگے تو انکی ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا اللہ کا بڑا فضل ہے لوگوں پر ابن جریر نے کہا یعنے ترک معاجلہ بالعقوبۃ میں انکو دنیا کے میں کہتا ہوں محتمل ہے کہ مراد یہ ہو کہ اللہ تعالی صاحب فضل ہے لوگوں پر کہ جو منافع دنیا میں پیدا کیے ہیں وہ اون کے لیے حلال و مباح کر دیے اور حرام نہیں کی اوس پر کوئی چیز مگر وہی چیز جو کہ اون کو دنیا یا دین میں مضر ہے لیکن اکثر لوگ اس فضل خدا کا شکر بجا نہیں لاتے بلکہ جو چیز اللہ نے اونپر انعام کی ہے اوسکو حرام ٹھیراتے ہیں اور اپنی جان پر تنگی کرتے ہیں کسی چیز کو حلال ٹھیرا لیتے ہیں اور کسی چیز کو حرام مشرکوں نے جو شرع اپنے لیے مقرر کی ہے اوس میں یہ بات بہت ہے اسیطرح جو بدعات اہل کتاب نے اپنے لیے نکالے ہیں اون میں یہ تحلیل و تحریم بہت ہے اب رواج اس حرکت کا بے برکت کا مشرکین و مبتدعین اہل اسلام میں بھی بہت ہو گیا ہے اموات اہل قبور کے نام کی نذور مانتے ہیں اجناس مختلفہ و طعامات متنوعہ سے پھر اوس نذر کی چیز کو کسی پر حلال اور کسی پر حرام ٹھیراتے ہیں کہتے ہیں اسکو مرد کھائے عورت نہ کھائے یا بالعکس یہ حالت انکی مشرکین سابقین و مبتدعین متقدمین پر بھی مشتبہ ہو گئی ہے کیونکہ اسکی بنیاد شرک پر ہے پھر اوس شرک میں یہ تفاریق مشروع کیے گئے ہیں انہوں نے اغوار نفس و شیطان سے اہل جاہلیت کے بھی کان کتر دیے اور شیطنت میں شیطان کے بھی پیر و مرشد بن گئے ؎

وَكُنْتُ امْرَءًا مِّنْ جُنْدِ إِبْلِيسَ فَارْتَقَى بِيَ الْحَالُ حَتَّى صَارَ إِبْلِيسُ مِنْ جُنْدِي

موسی بن مسیار نے تفسیر اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ میں کہا ہے قیامت کے دن اہل ولایت خدا عزوجل کو لائینگے اور سامنے اللہ تعالی کے تین صنف کرینگے پھر ایک شخص کو صنف اول میں سے لائینگے اللہ تعالی فرمائے گا اے میرے بندے تو نے یہ کام کس لیے کیا وہ کہے گا اے رب تو نے جنت بنائی اسکی

اشجار وثمار وانہار وحور ونعیم پیدا کیے اور اہل طاعت کے لیے اوسکو طیار کیا مین رات کو جاگتا تہا اور دن کو پیاسا رہتا شوق مین جنت کے اللہ تعالی کہے گا تونے عمل جنت کے لیے کیا یہ جنت ہے تو اس مین داخل ہو اور یہ میرا فضل ہے کہ مین نے تجھ کو آگ سے آزاد کر دیا اور مین تجھ کو جنت مین داخل کرتا ہون پہر وہ شخص مع اپنے ہمراہیون کے جنت مین جائیگا پہر دوسرے صنف مین سے ایک شخص لایا جائیگا اللہ تعالی کہے گا تونے کس لیے عمل کیا وہ کہے گا اے رب تونے دوزخ پیدا کی اور ہیبن اغلال وسعیر وسموم وحمیم رکہی اور اپنے دشمنون کی لیے تونے اوسکو طیار کیا اور اہل معصیت کے لیے اوسکو پیدا کیا مین رات بہر جاگا اور دن بہر پیاسا رہا ڈر سے دوزخ کے اللہ تعالی فرمائے گا اے میرے بندے تونے یہ کام ڈر سے میری آگ کے کیا مینے تجھکو آگ سے آزاد کر دیا اور یہ میرا فضل ہے تجھپر کہ اب مین تجھ کو جنت مین بہیجتا ہون پہر وہ شخص اور اُسکے ہمراہی سب جنت مین جائینگے پہر ایک شخص کو تیسری صنف مین سے لایا جائیگا اللہ تعالی اوس سے کہے گا تونے عمل کس لیے کیا وہ کہیگا اے رب تیری محبت اور تیرے شوق مین تیری عزت کی قسم ہے کہ مین راتون کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا شَوْقًا اِلَیْکَ وَحُبًّا لَکَ اللہ تعالی کہے گا اے میرے بندے تونے عمل کیا میری حب وشوق مین پہر اللہ تعالی جل جلالہ اوسکی لیے تجلی کرے گا اور فرمائے گا هَا اَنَا ذَا فَانْظُرْ اِلَیَّ آلی مین تجھ پر ہون مجھے دیکھ پہر فرمائے گا یہ میرا فضل ہے تجھپر کہ مینے تجھکو آگ سے آزاد کیا اور اپنی جنت کے لیے مباح کر دی میرے فرشتے تیری زیارت کو آیا کرینگے اور مین خود تجھپر سلام کرون گا پہر وہ مع اپنے ہمراہیون کے جنت مین جائے گا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ بِسَنَدِہٖ اس روایت سے ثابت ہوا کہ عبادت تین غرض سے ہوتی ہے ایک طمع جنت مین دوسرے خوف نار سے تیسرے حب وشوق الٰہی مین اور یہ ہر سہ مطلب صحیح ہین اور کتاب وسنت سے صراحۃً ثابت ہین قال تعالی وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا وقال تعالی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ اور فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ اور فرمایا قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ فِیْ خَوْضِہِمْ یَلْعَبُوْنَ لیکن سب سے بہتر رتبہ صنف سوم کا ٹہیرا یہ لوگ فائز ہین مقربین ہین اور دو صنف دیگر اصحاب یمین ہے وہ لوگ جو نہ بہشت مین گئے اور نہ دوزخ سے آزاد ہوئے سو وہ اعلین ہین اور مجانین اور اطفال کو اہل علم نے ماجین بتایا ہے ایک صنف اور ہے جو کہ اول وہلہ مین جہنم مین جائینگے بسبب اعمال سیئات وفضل معاصی وارتکاب کبائر کے وہ معذبین ہین مگر مخلدین نہین اور اگر کوئی ایسا عاصی ہوگا جس نے ایمان کے ساتھ شرک کو بہی جمع کیا تہا عمداً یا خطأً یا جہلاً

تو ہمارے نجات نہ پائیگا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا بالجملہ بڑا سعادتمند دن قیامت کے موحدین متبعین مین وہ شخص ہوگا جس نے اللہ کی عبادت فرض ونفل خاص شوق وحب الٰہی مین کی ہوگی کیونکہ استحقاق عبادت کا اللہ عزوجل کو ہر طرح ہر حال مین ثابت ہے خواہ وہ جنت ونار پیدا کرتا یا نکرتا اور بندہ ہر حال مین واجب العبودیۃ ہے خواہ اللہ اسکو جنت دے یا نہ دے اور جہنم مین لیجائے یا نہ لیجائے تو جن کی نظر غایت مطلوب پر ہے اور انکا مطمح نظر اور موقع بصر محض شوق وحب لقاء اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اگرچہ وہ جنت ونار کے منکر نہین ہین ولہذا کہا ہے ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔۔۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

اونہین یہ بات معلوم ہے کہ اگر ہم مطمح جنت یا خوف نار سے عبادت کرینگے تو بینک بشرط قبول نار سے بچکر جنت مین جائینگے اور اگر مطمح خاطر ہمارا محض اللہ کا دیدار ہوگا تو ہماری آرزو بہت اور بہی زیادہ ہوگی اور جنت تو بہر حال اوسکے فضل وکرم وعنایت ورحم سے ملے ہی گی پھر ہم اپنی ہمت کو کیون قاصر کرین کہ یہ تو ایک ادنی انعام اوس ذوالجلال والاکرام کا ہے لیکن مخاطب سر بحسب کو اب دنیا مین ظاہرا باقی نہین ہین الا من عصمہ اللہ تعالیٰ اب تو بوجہ قرب ساعت کے وہ زمانہ ہے کہ کوئی طمع جنت وخوف نار سے بہی عبادت پروردگار نہین کرتا عبادت نافلہ کا جس مین رات کو جاگے دن کو پیاسا رہے کیا ذکر ہے عبادت فرض بہی ادا نہین ہوتی اور اگر ظاہری نماز روزہ حج وزکوۃ ادا ہوتا ہے جو نزدیک فقہا کے امتثال امر مین کافی سمجھا جائے اور نزدیک اہل احسان وعرفان کے بسبب عدم حضور قلب وکثرت وساوس ناکارہ محض ٹہیرتا ہے تو اوسمین بہی ہزار خرابیان لگی رہتی ہین اور کوئی عمل بہی صورت شرعیہ پر کما حقہ ادا نہین ہوتا معہذا طمع جنت کا دامنگیر حال ہونا عجب انصاف ہے ہم کسی اور کو نہین کہتے خود ہمارا یہی حال ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ برکت کلمہ توحید وشہادت اخلاص سے اوس دن اپنے فضل عمیم وکرم جسیم سے نار پر آزار اور دوزخ فرسخ درفرسخ سے بچالے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ سہم کس منہ سے کہین کہ ہمین جنت ملے اسی عمل حال وقال پر جس مین صبح سے شام اور شام سے صبح ہوتی ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہماری بڑی نجات دہی اور خوش نصیبی اور ترقی مدارج وعروج مراتب یہی ہے کہ ہم باوجود ان سیئات کثیر دوزخ سے بچ جائین اور رحمت واسعہ الٰہی جو اوسکے غضب پر سابق وغالب ہے ہم کو اپنے دامن عافیت مین ڈہانپ لے ؎

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم

فتح البیان مین کہا ہے اللہ تعالی نے ایک دوسری طریق اثبات نبوت کی طرف اشارہ کیا حاصل تقریر یہ ہے کہ تم بعض اشیا کی حلت کا اور بعض اشیا کی حرمت کا حکم کرتے ہو سو یہ حکم اگر نبی کی تشہی وہی سے ہے تو باتفاق عقلا خواہ مسلم ہو یا کافر یہ حکم معتبر ہے اور اگر اس اعتقاد پر ہے کہ یہ حکم اللہ کا ہے اسکی رزق مین تو تم اس بات کو نہین جان سکتے مگر اسی طریق سے جو اللہ تک پہونچا ہو اور ایسا طریق جس مین کہ بیان حلال و حرام کا ہو کوئی نہین مگر وہی طریق جو طرف سے رسل کے ہر جنکو اللہ نے طرف اپنے بندون کے بھیجا ہے پس اب تم بتاؤ کہ اللہ نے جو رزق اوتارا ہے اور تمکو دیا ہے جیسے کھیتی اور دودھ وغیرہما اور تمنے اسمین بعض کو حرام ٹھیرا دیا جیسے بحیرہ و سائبہ اور بعض کو حلال قرار دیا جیسے مردار و نخواہ کیا یہ اللہ کا حکم ہے اللہ تعالی نے سورۂ انعام مین ذکر حرمت و انعام کا کیا ہے یا یہ تم نے اللہ پر افترا باندھا ہے کرخی نے کہا ہے کَفٰی بِہٖ زَاجِرًا لِمَنْ اَتٰی بِغَیْرِ اِتْقَانٍ لِبَعْضِ فُقَھَاءِ ھٰذَا الزَّمَانِ انتہی شوکانی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے جو لوگ مفتی بنکر لوگون کو حلت و حرمت و جواز و عدم جواز کا فتوی دیتے ہین حالانکہ مقلد مذاہب ہین نہ حجت کو سمجھین اور نہ دلیل کو جانین بلکہ مبلغ علم انکا یہی حکایت اقوال قائلین ہے اور یہ اونکے اقوال کی تقلید کرتے ہین اور اس قائل کو اونہون نے ایک شارع مستقل ٹھیرا لیا ہے یہ آیت شریف اونکے لیے ایک زاجر عنیف ہے اور یہ اہل فتوی خطا رہین و غلط فاحش مین پڑے ہین انکو اتنا بھی معلوم نہین کہ رخصت اجتہاد پر عمل کرنے کی خاص مجتہد کو ہے اہل اسلام جنکے اقوال لائق اعتماد و اعتنا ہین اون مین کوئی شخص اسکا قائل نہین ہے کہ اجتہاد غیر کی تقلید و اقتدا کرنا جائز ہے اور جو کچھ مقلدین نے اس باطل کی تقویم مین ذکر کیا ہے وہ سب جہل عاطل ہے تسفی کہتے ہین آیت زاجر ہے تحریر سے احکام مسئولہ مین اور باعث ہے وجوب احتیاط پر اس بارہ مین کسی شخص کو نہ چاہیے کہ کسی شے کو اپنی رائے سے جائز یا ناجائز کہے مگر بعد ایقان و اتقان کے ورنہ ایسا شخص مفتری علے الدیان ہوگا انتہے بیضاوی نے فرمایا کہ یہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہین انکو کیا گمان ہے کہ اون کے ساتھ دن قیامت کے کیا کیا جائیگا اللہ تعالی مہربان ہے لوگون پر انواع نعیم کا تفضل و نیا و آخرت مین کرتا ہے از انجملہ ایک بعثت رسل و انزال کتب ہے واسطے بیان حلال و حرام کے اور باقی رکھنا کتاب عزیز و سنت مطہرہ کا آخر دہر تک ولکن اکثر لوگ نا شکر ہین یعنی تمتعین جو ہر وقت و ہر لحظہ اونپر وارد ہوتی ہین کچھ قدر و قیمت اونکی نہین جانتے

اور اپنے مشاہدہ حواس کو طرف حکمت ربانیہ کے صرف نہیں کرتے کہ یہ اشیا کس سے بنائی گئی ہیں وما
تکونُ فی شانٍ وما تتلوا منہ من قرآنٍ ولا تعملون من عملٍ الا کنا علیکم شہودًا اذ
تفیضون فیہ وما یعزبُ عن ربک من مثقالِ ذرۃٍ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغرَ من
ذلک ولا اکبرَ الا فی کتابٍ مبینٍ ○ نہیں ہوتا تو کسی حال میں اور نہ پڑھتا ہے اس میں سے
کچھ قرآن اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچھ کام کہ ہم نہیں ہوتے حاضر تم پر جب تم لگتے ہو اوسمیں اور غائب نہیں
رہتا تیرے رب سے ایک ذرہ بھر زمین میں نہ آسمان میں نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا جو نہیں کھلی کتاب میں
ف اللہ نے اپنے نبی کو خبر دی کہ وہ تمہاری اور تمہاری امت کی اور ساری مخلوق کے احوال سے ہر
ساعت ہر آن و لحظہ میں واقف ہے اور اسکے علم و بصر سے ایک ذرہ برابر بھی ستارے آسمان اور زمین میں غائب
نہیں ہے بلکہ ذرہ سے بھی کم ؎

بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکی ست

قال تعالٰی وعندہٗ مفاتحُ الغیبِ لا یعلمُہا الا ہو ویعلمُ ما فی البرِّ والبحرِ وما تسقطُ من ورقۃٍ
الا یعلمُہا ولا حبۃٍ فی ظلماتِ الارضِ ولا رطبٍ ولا یابسٍ الا فی کتابٍ مبینٍ اس آیت پاک میں
اخبار ہے اس امر کا کہ اللہ تعالٰی حرکت اشجار وغیرہ جمادات کا اسیطرح دواب سارہ کا عالم ہے یہ دلیل
ساطع و برہان قاطع ہے اللہ تعالٰی کے عالم ہونے پر ساتھ جزئیات کے اجہل خلق اللہ جو بنام نہاد فلاسفہ
و حکما مشہور ہیں اونکا یہ قول کہ اللہ تعالٰی کو علم کلیات ہے نہ علم جزئیات کفر بواح و ضلال صراح ہے و
نعوذ باللہ من غضب اللہ الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اللہ نے کہا ہے وما من دابۃٍ
فی الارض ولا طائرٍ یطیرُ بجناحیہ الا امم امثالکم اور فرمایا وما من دابۃٍ فی الارض الا
علی اللہ رزقہا ویعلم مستقرہا ومستودعہا الخ سو اللہ پاک کا علم ان شیاکے حرکات کے ساتھ ہے
پھر کیا مکلفین مامورین بالعبادۃ کی حرکات کا علم نہ ہوگا کما قال تعالٰی وتوکل علی العزیز الرحیم
الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین نعم صنکہ جیسے کوئی بشر کوئی کام کرتا ہے تو اللہ اسکو دیکھتا
سنتا جانتا ہے ولہذا جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے سوال احسان کا کیا تو آپ نے اوسکے جواب میں
یہ فرمایا ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک فتح البیان میں کہا ہے شان
بمعنے امر بمعنے مقصد ہے جمع اوسکی شئون ہے اور تلاوت قرآن ایک عظیم شان نبوت ہے شہود سے مراد

اطلاع ہے اقاضہ کہتے ہین دخل ہونے کو عمل مین یا مراد افاضہ سے خوض کرنا ہے کسی کام مین یعزب بمعنی یغیب یا یخفی یا یبعد یا یذھب ہی یہ سب الفاظ متقارب ہین ذرہ کہتے ہین لال چیونٹی کو ارض و سما سے مراد دائرۂ امکان وجود ہی اللہ کے علم سے کوئی شے خواہ درمیان آسمان زمین کے ہو یا خارج ان دونون سے باہر نہین ہے لکن قصر ذکر آسمان و زمین پر اسلیے ہی کہ لوگ انہین دونون کو دیکھتے ہین زمین کو آسمان پر اسلیے مقدم کیا ہے کہ محل استقرار عالم یہی ہی سنتے ہین کہ ذرہ ذرہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے پر کسطرح اللہ کے علم سے غائب ہو سکتا ہے قالہ السدی آیت رد ہے اوسپر جسکو یہ زعم ہے کہ اللہ تعالی عالم بالجزئیات نہین ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

سن رکھو جو لوگ اللہ کیطرف ہین نہ ڈر ہے اونپر اور نہ وہ غم کہاوین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اُنکو خوشخبری ہے دنیا کی جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہ ہے بڑی مراد ملنی ف اللہ نے خبر دی کہ اللہ کے ولی وہی لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اور پرہیزگاری کرتے ہین یہ تفسیر اولیاء اللہ کی اللہ نے خود فرمای ہی اب کسی شخص کی تفسیر کی کچھ حاجت باقی نہی معلوم ہوا کہ جو شخص متقی ہے وہ اللہ کا ولی ہے اُسکو نہ آخرت مین کچھ ڈر ہے اور نہ وہ دنیا کے کسی کام پر رنج کرے ابن مسعود و ابن عباس نے کہا ہے اولیاء خدا وہ ہین جنکو دیکھکر خدا یاد آئے بہت سے سلف بھی اسی کے قائل ہین اور یہ بات حدیث مرفوع مین بھی آئی ہے ابن عباس کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا اولیاء اللہ کون ہین فرمایا اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ رواہ البزار و قد روی عن سعید بن منصور مرسلا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ کے بندون مین ایسے بندے بھی ہین کہ جنپر انبیاء و شہداء رشک کرینگے کہا اے رسول خدا وہ کون لوگ ہین شاید ہم انکو دوست رکھین فرمایا وہ قوم تحابوا فی اللّٰهِ علی غیر اموال ولا انساب وجوههم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس پھر یہ آیت پڑہی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ رواہ ابن جریر و رواہ ایضا ابو داود و بمثلہ و ھذا ایضا اسناد جید الا انہ منقطع بین ابی ذرعۃ و عمر بن الخطاب واللہ اعلم ابو مالک اشعری کا لفظ رضا یہ ہی یاتی من افناء الناس و نوازع القبائل قوم لم یتواصلوا بینھم ارحام متقاربۃ تحابوا فی اللہ وتصافوا فی اللہ یضع اللہ لھم یوم القیمۃ منابر من نور فیجلسھم علیھا یفرع الناس

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَدِيثُ طَوِيلٌ
بالجملہ اس جگہہ شناخت ولی کی یہ فرمائی کہ ولی متقی ہوتا ہے تو اب جس کسی نظیر پیر شیخ مین تقوی نہین ہے وہ ولی
بھی نہین ہے خواہ ایک جہان اُسکو ولی کہے یا خود اُسکو اپنی نسبت گمان ولایت کا آنبکہ دوسری جگہہ حصر ولایت
کا اسی تقوی مین فرمایا ہے اِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ آدنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ شرک و بدع و ذنوب کبائر
سے محفوظ رہے اور فرائض و نوافل پر استمرار کرے اور عمل طاعت و ترک معصیت مین بقید بامر و نہی کتاب
و سنت ہو نہ مقلد راے رجال اور پابند قیل و قال اور آوسط درجہ تقوی کا یہ ہے کہ مباح کو بھی بخوف باس
ترک کردے اور اعلی درجہ یہ ہے کہ كُلُّ مَنْ عِنْدَ اللَّهِ سمجھ کر خیال غیر اللہ سے ہر شان مین اپنا نگہبان بنا رہے
دل مین سوای اتباع سنت کے ظاہر مین اور ذکر اللہ کے باطن مین کچھ نہ ہو اور کوئی شغل دنیا او سکو یاد خدا سے
نہ روکے دل بیار دست بکار رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ اس آیت سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ اولیاء اللہ ہر صنف مسلمین مین ہوتے ہین کسی نسب و حسب خاص مین منحصر نہین ہین ولہذا اکثر سلف
اولیاء اہل حرفہ گذرے ہین اسیطرح علماء حدیث و رواۃ سنت و نقلۂ اخبار و حملۂ آثار بلکہ انبیا علیہم السلام
بھی صناع و تجار تھے اسکا بیان رسالہ رفوا الخرقہ مین تفصیل وار لکھا ہے لیکن شناخت ولی خدا کی ولی ابلیس
سے کام ہر عامی کا نہین ہے اس جگہہ بڑے بڑے مدعیان علم و فضل و تجربہ بھی گرفتار غرور ہوگئے اور بہت سے اعداء
اللہ نے اولیا بنکر ایک جہان کو صراط مستقیم کتاب و سنت سے گمراہ کردیا ایسے شعبدہ گر نیرنگات لائے جس کو
خواص و عوام نے کرامات سمجھ لیا اور احمق آدمی تو ہر صالح ظاہر کو ولی سمجھ لیتا ہے بلکہ ہر سڑے سوائی برہنہ
تن بڑ مارنے والے کو بلکہ ایسے فقرار کو جو نہ نماز پڑہین اور نہ روزہ رکھین بلکہ گالی بکین اور کتے پالین اور جاہل
محض ہون اسلیے سلف نے بیان مین ترتبہ ولایت حقہ اور ولایت باطلہ کے رسائل و مولفات لکھے ہین جیسے کتاب
الفرقان مین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان سو جو شخص کہ اس میزان مین تل جاے وہ تو ولی اللہ ہے
ورنہ ولی شیطان جاننا چاہیے ابو الدرداء کہتے ہین حضرت نے تفسیر لَهُمُ الْبُشْرَىٰ مین فرمایا ہے کہ مراد اس سے
رویاے صالحہ ہے جسکو کوئی مسلمان دیکھے یا مسلمان کے لیے دیکھی جاے رَوَاهُ أَحْمَدُ و دوسرے الفاظ ارکا رفع
یہ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ بُشْرَاهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَبُشْرَاهُ فِي الْآخِرَةِ
رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ بہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے عبادہ بن صامت نے حضرت سے کہا اے رسول خدا اس آیت
کا کیا مطلب ہے فرمایا لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي لَا أَحَدٌ قَبْلَكَ تِلْكَ

ولی اللہ کی پہچان مین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ولی اللہ کی صحبت سے ایمان تازہ ہوتا ہے

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُمْ بِطُرُقٍ وَدوسرا لفظ عبادہ کا یہ ہے سَأَلْتُ عَنْهَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ قَبْلَكَ وَهِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فِي الْمَنَامِ أَوْ تُرَى لَهُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرَى لَهُ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ ابوذر نے حضرتؐ سے کہا تھا کہ کوئی آدمی عمل کرتا ہے اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہین اور شاکتے ہین فرمایا تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ ابن عمر نے رفعاً کہا ہے یہ بشری رویا صالحہ ہے جو مومن کو خوشخبری دیتی ہے ۴۶ جزو نبوت سے جو کوئی خواب خوب دیکھے وہ بیان کردے اور جو کوئی سوا اسکے دیکھے تو وہ خواب طرف سے شیطان کے ہے وہ اسکو غمگین کرتا ہے اب چاہیے کہ یہ بائین طرف تین بار تھکار دے اور کسی سے نہ کہے اور کسی کو اسکی خبر نہ دے رَوَاهُ أَحْمَدُ حدیث ابوہریرہؓ مین فرمایا ہے بشری دنیا مین رویاے صالحہ ہے جسکو بندہ دیکھے یا کوئی اوسکے لیئے دیکھے اور آخرت مین جنت ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يُبَشِّرُ بِهَا الْمُؤْمِنُ مِنَ اللّٰهِ وَهِيَ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ هٰكَذَا وَقْفًا ام کرز کعبیہ نے کہا ہے کہ مین نے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے ذَهَبَتِ النُّبُوَّاتُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ اسیطرح ابن مسعود و ابوہریرہ و ابن عباس و مجاہد و عروہ بن زبیر و یحیی بن ابی کثیر و ابراہیم نخعی و عطا بن ابی رباح وغیرہم سے بھی مروی ہے کہ اونہون نے تفسیر بشری کی اس آیت مین سابقہ اسی رویا صالحہ کے کی ہے اور بعض نے کہا کہ مراد بشارت دنیا ملائکہ کا ہے مومن کو وقت احتضار کے جنت و مغفرت کی کمقولہ تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ حدیث براء مین فرمایا ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو سفید مونہ کے فرشتے سفید لباس مین آکر کہتے ہین باہر نکل اے روح پاک طرف روح ربکا اور رب غیر غضبان کے وہ روح دہن مومن کا اسطرح باہر آتی ہے جیسے کہ قطرہ دہان مشک سے ٹپکتا ہے رہا بشری آخرت کا سوا اسکے فرمایا ہے لَا تُبَدِّلُ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اور فرمایا ہے يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

فِیْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ پھر فرمایا کہ اللہ کی وعدے مین نہ تبدیل ہوسکنے نہ خلاف ونہ تغییر بلکہ اوس کا وعدہ مقرر وثابت ہولامحالہ پورا ہوگا یہی بڑی مراد ملنی ہے ف فتح البیان مین کہا ہے کہ ولی لغت مین ضد عدو کو کہتے ہین پس ولی بمعنے محب بھیرا اور محبت بندون کی اللہ کے لیے یہی ہے کہ بندے اللہ کی اطاعت کرین اور اللہ کی محبت ساتھہ بندے کے یہی کہ اللہ بندہ کا اکرام فرمائے شق اول پر ولی صیغہ فعیل کا ہے بمعنے فاعل اور شق ثانی پر صیغہ فعیل کا بمعنے مفعول پس لفظ ولی کا شامل بھیرا اور ولیان اندونو معنی کو اور ترکیب واو ولام وہا کی دلالت کرتی ہے بمعنے قرب پس ولی ہر شے کا وہ شخص ہے جو کہ اوس سے قریب ہو مراد اولیا سے خلص مومنین ہین گویا وہ اسے بسبب طاعت واجتناب معصیت کے قریب ہین اور مطلب نفی خوف کا اون سے یہ ہے کہ وہ کبھی نہ ڈرین گے جبکہ اون کے غیر کو ڈر ہوگا اسلیے کہ اونہون نے واجبات خدا کو آگے بھیجا ہے اور اوسکی معاصی سے باز رہے ہین جن سے اوسنے اونکو منع کیا تھا اسلیے وہ اپنے نفس پر وثوق رکھتے ہین اور اللہ کے ساتھہ نیک گمان ہین اسیطرح اونکو فوت پر کسی مطلب کے مطالب سے کچھہ غم نہ ہوگا اسلیے کہ وہ یہ بات جانتے ہین کہ یہ سارا کارخانہ اللہ کی قضاوقدر سے جاری ہے اسلیے اوس قضاوقدر کو تسلیم کرتے ہین اور اپنی جانون کو ہم وکدر سے راحت دیتے ہین ولہذا اونکے سینے منشرح اور اونکی جوارح بانشاط اور اون کے دل مسرور ہین اور اونکی خاطر مجموع اللہ تعالی نے ان اولیا کی تفسیر یون فرمائی کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین اوس پر جسپر ایمان لانا واجب ہے اور جس چیز سے پرہیز کرنا اون پر واجب ہے اوس سے پرہیز کرتے ہین یعنے معاصی ابوالسعود نے کہا مراد تقوی سے انچہ مرتبہ وسع ہے کہ جامع ہے ہر دو مرتبہ طاعت کو پہلا مرتبہ توقی ہے شرک سے جو کہ مفسد ایمان ہوتا ہے دوسرا مرتبہ تجنب ہر گناہ سے فعلاً وترکاً تیسرا مرتبہ تنزہ ہے انسان کا ہر اوس شے سے جو سر یعنے باطن کو حق سے مشغول کرے یعنے باز رہے اور منقطع ہوکر بالکل طرف حق کے آجانا تقوی حقیقی ماموربہ اس آیت مین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ یہی رتبہ ہے اسی رتبہ سے شہود وحضور وقرب حاصل ہوتا ہے اور اطلاق اسم تقوی کا اسی کے اردگرد چکر مارتا ہے غرضکہ ملاک امر ولایت یہی تقوی ہے اور اولیا اللہ یہی مومنین متقین ہین سعید بن جبیر وابن عباس نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب اونکو دیکھو تو خدا یاد آئے ابوحنیفہ وشافعی رح نے کہا ہے اِذَا لَمْ یَکُنِ الْعُلَمَآءُ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ فَلَیْسَ لِلّٰهِ وَلِیٌّ ثوری نے کہا یہ بات حق ہین عالم عامل کے کہی ہے جو کہ اپنے علم پر عمل کرتا ہو مین کہتا ہون اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے لیے علم درکار ہے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے قُلْ هَلْ

یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنے عالم وجاہل برابر نہین ہے اور فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا یعنے اللہ سے اوسکے بندون مین سے وہی لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہین معلوم ہوا کہ جسکو اللہ کا ڈر اور تقوی نہین ہے وہ گو ظاہر مین عالم کہلائے اور پڑہا لکہا بہی ہو تو حقیقت مین وہ عالم یا سمہ نہین ہے اس مفہوم سے علماء دنیا خارج ہوگئے اور فرمایا ہے ذالک لمن خشی ربہ یہ بہشت اُسکے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے معلوم ہوا کہ جنت خاص حصہ اہل علم متقین کا ہے اور مذاق اہل ایمان جو بعد عذاب نار یا شفاعت ابرار و اخیار کے بہشت مین جائین گے اُنکا جانا بطریق تبعیت ہوگا نہ اصالۃً متکلمین وصوفیہ وغیرہم نے تعریف ولی اور صفت اولیا مین مقالات طویلہ لکہے ہین جنکی کچہ حاجت نہین ہے یہ آیت اُس دراز نفسی سے بے نیاز کرتی ہے اذا جاء نصر اللہ بطل نصر معقل حاصل مقام یہ ٹہیرا کہ ولی اللہ وہ شخص ہے جو اعتقاد صحیح مبنی علے الدلیل رکہتا ہو اور اعمال صالحہ مطابق سنت مطہرہ بلا آمیزش بدعت بجالاتا ہو کیونکہ بنیاد ایمان کی عقیدۂ توحید وعمل صواب پر ہے اور مقام تقوے کا یہ ہے کہ بندہ ہر منہی عنہ سے بچے عمر بن جموح نے حضرت کو سنا فرماتے تہے بندہ مستحق ایمان صریح کا نہین ہوتا یہانتک کہ اللہ کے لیے کسیکا دوستدار اور کسیکا دشمن ہو پہر جب وہ اللہ کے لیے کسیکا محب و مبغض ہوا تو مستحق ولایت من اللہ ٹہیرا میرے اولیا میرے بندون مین اور میرے دوستدار میری خلق مین وہ لوگ ہین کہ میرے ذکر پر اُنکا ذکر آتا ہے اور اُنکے ذکر پر میرا ذکر اخرجہ احمد وغیرہ عبد الرحمان بن غنم کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ خیار عباد اللہ وہ لوگ ہین کہ جب نظر آئین تو اللہ یاد آئے اور شرار عباد وہ لوگ ہین جو چغلخوری کرتے رہتے ہین اور دوستون مین تفرقہ ڈالتے ہین الحدیث رواہ احمد ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے خیارکم من ذکرکم اللہ رویتہ وزاد فی علمکم منطقہ ورغبکم فی الاخرۃ عملہ اخرجہ الحکیم الترمذی فضائل متعابین نے اسمین احادیث آئی ہین لکن اُنمین یہ ذکر نہین ہے کہ مراد اس آیت سے وہی لوگ ہین بالجملہ واسطے اولیا خدا کے حیات دنیا و آخرت مین بشارت ہے دنیا کی بشارت یہ ہے کہ اللہ نے نبی کو وحی کی اور اپنی کتاب مستطاب مین حال مومنین کا بیان کیا کہ ہم اون کو بہشت مین داخل کرینگے اور اون سے راضی ہونگے چنانچہ اس قسم کی بشارات کثرت سے قرآن وحدیث مین آئی ہین اسیطرح حصول رویاے صالحہ کا اور مستجاب ہونا دعا کا اور خوشخبری سنانا ملائکہ کا وقت حضور موت کہ بشارت ہے حیات دنیا مین فرشتے وقت احتضار کے کہتے ہین لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ قالہ الزہری وقتادہ رہا بشری آخرت کا سو تلقی ہے ملائکہ کی اُنکو اور خوشخبری سنانا فوز

۴ اسکے دوستدار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک اولیا کا ذکر ہے اور اولیا کے نزدیک اللہ کا ذکر ہے

بالنعیم وسلامتی کی عذاب سے حدیث ابوالدرداء جو پہلے گذر چکی ہے جس مین کہا ہے اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ تُبْشِرُہٗ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَتُبَشِّرُہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ الْجَنَّۃُ اوسکی سند مین ایک مرد مجہول ہے اور احادیث صحیحہ مین رویائے صالحہ کو منجملہ مبشرات کے ٹھہرایا ہے اور ایک جزو اجزا نبوت سے بتایا ہے ولکن وہ لحائث کہ اس آیت کی تفسیر نہیں ہین ابن عباس نے کہا مراد بشری سے اس آیت مین یہ قول حق تعالی ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا یا یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یا بشری دنیا کا ثنا حسن ہے اور بشری آخرت کا جنت عدن اسکے سوا اور بھی اقوال ہین وَالْلَّفْظُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِکَ اللہ کے وعدہ مین خلف نہیں ہے عموماً ثواب جس قدر مواعید عباد صالحین سے کیے ہین وہ سب اسمین ہے جنمین اولی داخل ہین یہ بشارت دیدی جسکا ذکر ہوچکا ایک ایسا فوز عظیم ہے جسکا اندازہ نہین ہوسکتا اور نہ غیر اوسکا مماثل بن سکے وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝ نہ غم کہا انکی بات سے اصل سب قدرت اللہ کو ہے وہی ہے سنتا جانتا سنتا ہے اللہ کا ہے جو کوئی ہے آسمانون مین اور جو کوئی ہے زمین مین اور جو پیچھے پڑے ہین شریک پکارنے اللہ کے سوائے کچھ نہین مگر پیچھے پڑے ہین خیال کے اور کچھ نہین مگر اٹکلین دوڑاتے وہی ہے جس نے بنادی تمکو رات کہ چین پکڑو اوس مین اور دن دیا دکھانے والا اس مین نشانیان ہین اون لوگون کو جو سنتے ہین ف اللہ نے حضرت سے کہا تم ان مشرکون کی بات پہ غمگین نہو اللہ سے اُنپر مدد مانگو اور اللہ ہی پہ بھروسا رکھو کیونکہ ساری عزت وقوت وزور آوری اللہ ورسول ومومنین کو ہے وہ اُنکی باتون کا سننے والا اور اُنکے حالات کا جاننے والا ہے یہ سب آسمان وزمین اللہ کے ملک ہین اور وہ اصنام جنکو یہ مشرک پوجتے ہین کسی شے کے بھی مالک نہین نہ نقصان کے اور نہ نفع کے اور نہ اُنکے پاس کوئی دلیل ہے عبادت اصنام پر یہ تو اپنے ظنون وخرص وہم وکذب وافک کے پیرو ہین اللہ کو دیکھو کہ اوس نے اپنے بندون کے لیے رات بنادی جس مین وہ استراحت کرتے ہین اور بصبے کلال وحرکات سے آرام پاتے ہین اور دن کو سطح معاش وسعی وسفر ومصالح کے روشن کردیا جو لوگ سمجھ والے ہین وہ سنکر عبرت پکڑتے اور عظمت خالق پر استدلال کرتے ہین اور اللہ ہی کو مقدر وسیرات دن کا جانتے ہین اون کے لیے اس بیان مین نشانیان ہین مستتبع البیان مین کہا ہے کہ اللہ تعالی نے

حضرتؐ کو حزن کرنے سے قول کفار پر نبی کی وہ لوگ طاعن و مکذب و قادح دین مین تھے مقصود اس نہی سے تسلی دینا ہے حضرتؐ کو اونکی ایذا رسانی سے جو کہ مقالات موحشہ کفار سے حضرتؐ کو پہونچتے تھے اور تبشیر ہے اس بات کی کہ اللہ تمہاری مدد کرے گا کیونکہ سارا غلبہ و قدرت و قہر اس مملکت و سلطنت جہان مین اللہ ہی کو ہے نہ کسی اور شخص کو سو جب مالک مطلق اللہ تعالی ہوا تو اب یہ کفار کسطرح تم پر قدرت پا سکتے ہین کہ تم انکی باتون پر رنج کرو وہ تو کچھ بھی غلبہ نہین کہتے اور کچھ بھی تمہارا بگاڑ نہین کر سکتے یہ آیت کچھ منافی آیت سورہ منافقین کے نہین ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کیونکہ ہر عزت اللہ سے ہے تو یہ سب عزتین رسولؐ و مومنین کی حقیقت مین اللہ ہی کے لیے ہوئین لکن کبھی وہ اس عزت کو ہاتھ پر رسول کے اور کبھی ہاتھ پر مومنین کے تکریماً و تعظیماً ظاہر کر دیتا ہے و منہ قولہ تعالی كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا اللہ اُنکی باتین سنتا ہے اور اُنکو ارادہ و عزم سے آگاہ ہے وہ اُنکو بدلا اُنکے اقوال و افعال کا دیگا ساری مخلوق آسمان و زمین کی اللہ ہی کی ملک ہے منجملہ اسی مخلوق کے ایک یہ مشرکین ہین جو حضرتؐ کے معاصرین تھے سو جب یہ لوگ اللہ کے ملک مین شریک تو اب وہ جسطرح چاہے اُن مین تصرف کرے اور بے اذن خدا کب بھلا حضرتؐ کو ستا سکتے ہین اور ایذا پہونچا سکتے اگلی آیت مین حرف ما کہا اور اس آیت مین حرف مَنْ فرمایا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ہر شے ملک خدا ہے عقلا ہون یا غیر اس آیت مین نفی ہے عابدین بشر و ملائکہ و جمادات پر کیونکہ اُنہون نے مالک کو چھوڑ کر مملوک کی عبادت اختیار کی ہے سو یہ بات خلاف موجب عقل ہے و لہذا بعد اسکے فرمایا کہ یہ پیروی نہین کرتے ہین شرکا کی بلکہ اپنے گمان کے پیرو ہین یہ شرکا راسمار ملا مسمیات ہین حقیقت مین کوئی الہ کا شریک و سہیم نہین ہے یہ پڑے اپنے معبودات کو شرکا کہا کرین لکن بنفس الامر مین یہ شرکت محال ہے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یہ کلام خارج مخرج تو بیخ ہے اس کلام سے اُنپر عار لگائی ہے معنے یہ ہوئے کہ اُن کے سارے معبودات مملوک خدا ہین اور یہ گمان اُنکا کہ وہ اونکی شفاعت پاس اللہ کے کرین گے محض خیال مختل ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا خرص کہتے ہین تخمین و تقدیر کرنے کو سو استعمال اس لفظ کا کذب پر آتا ہے گویا اُنکا مقدر کرنا شرکا کو ایک اندازہ باطل اور دروغ محبت و کذب لا طائل ہے یہ آیت پہلے سورہ انعام مین بھی گذر چکی ہے پھر اللہ نے ذکر بعض آثار قدرت الہی کا کیا اور بعض انعامات کی منت نوع انسان پر کی اور فرمایا کہ ہم نے رات کو واسطے سکون کے اور دن کو واسطے اشتغال کے بنایا

رات اندھیری ہوتی ہو اوس مین حرکت سے مازر ہکر کد وکسب سے آرام پاتے ہین اور دن اوجالا ہوتا ہے اوس
مین سعی واسطے منافع وتوفیر معاش واستحصال حوائج کی کرتے ہین دن کی روشنی مین کوئی کبیر وحقیر پوشیدہ
نہین رہتا سو ان آیات تنزیلیہ مین جو کہ مبینہ ہین آیات تکوینیہ پر نشانیان ہین واسطے سننے والون کے
وہ جب ان آیات مین تفکر کرتے ہین تو جان لیتے ہین کہ جس شخص نے ان سب اشیا کو پیدا کیا ہے وہی
متفرد بوحدنیت فی الوجود ہے اور یہ تفکر اون کے لیے ایک عظیم اسباب ایمان ہوتا ہے قَالُوا اتَّخَذَ
اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝
مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝ کہتے
ہین اللہ نے کوئی بیٹا کیا وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے اوسیکا ہو جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین کچھ
سند نہین تمہارے پاس اسکی کیا تم جھوٹ تہمہ کہتے ہو اللہ پر جو بات نہین جانتے کہہ جو لوگ باندھتے ہین اللہ پر
جھوٹ بھلا نہین پاتے برت لینا ہے دنیا مین پھر ہمارے طرف ہے اونکو پھر آنا پھر چکھاوینگے ہم اونکو سخت عذاب
اسپر کہ منکر ہوے تھے ف اللہ تعالی نے انکار کیا اوس شخص پر جو یہ دعوی کرتا ہے کہ کوئی اللہ کا بیٹا ہے
اللہ پاک تو ہر ماسوا سے بے نیاز و پاک ہے اور ہر شے اوسکی محتاج ہے جب سارے آسمان و زمین اوسی
کے ملک ہوے تو کسطرح کوئی مخلوق اوسکی فرزند ہو سکتی ہے ہر چیز اوسکی مملوک و عبد ہے ہان اگر تمہارے
پاس کوئی دلیل اس دعوی پر ہو تو پیش کرو یعنے اس کذب و بہتان پر کوئی دلیل نہین ہے کیا تم اللہ پر
ایسی بات کہتے ہو جو تم جانتے نہین یہ ارشاد بطور انکار و وعید و تہدید شدید کے ہے کقولہ تعالی قَالُوا
قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ
وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا اِنْ كُلُّ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ اٰتِیْهِ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا اسپر اللہ نے ان کمذبین و مفترین کو جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اللہ تعالی کا کوئی بیٹا بھی
ہے یہ وعید سنائی کہ انکو کبھی دنیا و آخرت مین فلاح نہ ہوگا دنیا مین اسطرح کہ اللہ نے اُنکو ساتھہ استدراج
کیا اور اُن کو مہلت دی اور متاع قلیل عطا کیا پھر یہ طرف عذاب غلیظ کے مضطر ہونگے ولہذا فرمایا کہ
یہ برتنا ہے دنیا کا تھوڑا سا یعنے ایک مدت قریب مین پھر جب ہمارے پاس پھر کر آئینگے تو ہم اُنکو عذاب شدید

دردناک الم دہندہ چکھائین گے یعنے بسبب اُنکے کفر و افترا کے کیونکہ یہ اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے اور اُنکے وزیر و گرگا
دعوی کرتے تھے فتح البیان مین کہا ہے یہ ایک دوسری قسم ہے اباطیل مشرکین و اہل کتاب کی اون کا یہ اعتقاد
ہے کہ اللہ تعالی نے متبنی کیا اور ایک بیٹا تھیرایا سو اللہ نے اس کلمہ حقارت سے اپنی تنزیہ فرمائی اور اپنی بیناری
ارشاد کی کیونکہ طلب ولد کی کسی حاجت کی وجہ سے ہوتی ہے سو جو شخص غنی مطلق ہے اوسکو کیا حاجت ہو کہ
وہ کسی کو بیٹا بناوے جب حاجت ہی نہ ٹھیری تو ولد کی نفی ہوگئی ولد کا محتاج وہ ہوتا ہے جو کہ صدد الفراض
ہوتا ہے تاکہ ولد بجاے اوسکے قائم ہو اور قدیم ازلی کو افتراض نہین کہ وہ مفتقر ولد کا ٹھیرے اس آیت کی
تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے پھر اس رد مین مبالغہ کیا بطور برہان کے کہ جب وہ چیز جو کہ اندر آسمانون اور زمین
کے ہے سب اللہ ہی کی ہے تو ولد ہونا کسی شے کا مما فیہما سے صحیح نہین ہو سکتا اسلیے کہ درمیان ملک و عبودت
و ابوت کے منافات ہے پھر اونکی اس دعوی باطل کی تزییف کی اور کہا کہ یہ دعوی بلا دلیل ہے اس مدعا پر
نہ کوئی سند ہے اور نہ کوئی برہان پھر اس قول عاطل و دلیل باطل پر نزدیک عقلا کے توبیخ فرمائی اور کہا
کیا تم اللہ پر ایسی بات کہتے ہو جو تمکو معلوم نہین ہے یہ استفہام واسطے زجر و توبیخ کے ہے اس سے یہ مستفاد
ہوا کہ جو قول ایسا ہو کہ اوسپر کوئی دلیل نہین ہے تو وہ جہل ہے نہ علم پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ
تم ان سے یہ بات کہدو کہ اللہ پر کذب و افترا کرنے والا کبھی بامراد نہین ہوتا ہے اور فلاح کو نہین پہونچتا ہے
مفتری علی اللہ کی یہی شان ہے اس مین قائل اس قول کا بھی بجہل اولی داخل ہے ذکر کذب کا ہمراہ افترا
کے واسطے تاکید کے ہے جسطرح کہ قرآن مین بہت جگہہ گذر چکا ہے معنے یہ ٹھیرے کہ یہ لوگ جو اللہ پر دروغ
بندی کرتے ہین کبھی کسی مطلب کے ساتھہ فائز نہونگے اور نہ سعادت یاب اگرچہ طول سلامت و بقا نعمت
پر بتقریب حضردہ ہون پر یہی کہدیا کہ اگرچہ ایسا مفتری کسی مطلب عاجل کا فائز بھی ہو تب بھی یہ تمتع اسکا
یسیر و حقیر و قلیل ہے آخر بعد اسکے موت آئیگی اور اللہ کیطرف پھر جائیگا اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوگا
بنیل مطالب دنیویہ و حظوظ نفسانیہ کا جنس فلاح سے ہرگز ان ہو کوئی فائدہ معتد بہ نہین ہے بلکہ بوجہ
کفر آخرت مین خسارہ ہوگا کفر سے مراد اس جگہہ انکار نعمت ہے اور وصف کرنا اللہ کا ایسی نعمتون سے جو کہ لائق
اوسکو جلال کے نہین ہے واتل علیہم نبا نوح ۱۰ اذ قال لقومہ یقوم ان کان کبر علیکم مقامی وتفلاذم
وتذکیری بایت اللہ فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم
علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون ۰ فان تولیتم فما سالتکم من اجر ان اجری الا

عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ
جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○

سنا انکو احوال نوحؑ کا جب کہا اپنی قوم کو اے قوم اگر بھاری ہوا ہے تمپر میرا کھڑا ہونا اور سمجھانا اللہ کی
باتون سے تو مینے اللہ پر بھروسا کیا اب تم سب ملکر مقرر کرو اپنا کام اور جمع کرو اپنے شریک پھر نہ رہے
تم کو اپنے کام مین شبہ پھر کر چکو میری طرف اور مجھکو پھر فرصت نہ دو مینے سمجھانے سے برا مانتے ہو تو
جو کر سکو میرا کرڈالو پھر اگر ہٹ جاؤگے تو مین نے چاہی نہین تم سے مزدوری میری مزدوری اللہ پر ہے
اور مجھکو حکم ہے کہ رہون مین حکمبردار پھر نوحؑ کو جھٹلایا پھر ہمنے بچا دیا اوسکو اور جو اوسکے ساتھ تھے کشتی
مین اور اونکو قائم کیا جگہ پر اور ڈبا دیے جو جھٹلاتے تھے ہماری باتین سو دیکھہ آخر کیا ہوا جنکو
ڈرایا تھا ف اللہ پاک نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تم قصہ نوحؑ و قوم نوحؑ کا کفار مکہ کو جو
کہ تمہارے مکذب و مخالف ہین سنا دو کہ اللہ پاک نے انکو نکذیب نوحؑ پر از اول تا آخر ڈبا دیا سو تم بچو
کہ کہین ویسی ہی بلا اور ہلاک دمار تم کو نہ پہونچے نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا ٹھیرنا اور میرا
نہارے تمپر گران و ناگوار ہے اور جو حجج و براہین الٰہی مین تم کو بار بار سنا رہا ہون وہ تم کو برے لگتے ہین تو
مجھہ کو کچھہ پروا نہارے اعراض و انحراف کی نہین ہے میرا بھروسا اللہ پر ہے مین ہرگز اس تذکیر سے باز
نہ رہون گا خواہ تمپر گران ہو یا نہ ہو اچھا تم اپنا بندوبست کرو اور سارے شرکاء اپنے جمع کر لو ضمنہ ہون یا ڈر
پھر جو کچھہ تم کو میرے ساتھہ کرنا ہو کر گزرو ہرگز نہ چوکو کیونکہ تم اپنے اعتقاد مین حق پر ہو پھر ایک دم کی مہلت
بھی مجھہ کو نہ دو مجھے کچھہ تمہارا ڈر نہین پڑا ہے کیونکہ تم کچھہ چیز نہین ہو اور نہ کسی حق بات پر ہو جسطرح
حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ الآیۃ پھر نوح علیہ
السلام نے کہا کہ اگر مجھکو جھٹلاتے ہو اور طاعت سے پشت پھیرتے ہو تو مین اس نصیحت پر تم سے کچھ مانگتا
نہین ہون میرا اجر اللہ پر ہے مجھکو حکم ہے کہ مین مسلمانون مین سے ہو جاؤن سو مین اس حکم کی بجا آوری
مین ہون کہ مسلمان رہون ابن کثیر کہتے ہین اسلام سارے انبیا علیہم السلام کا دین ہے اول سے
تا آخر اگرچہ شرائع و مناہل انکے متنوع و متعدد ہین کما قال تعالیٰ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا
ابن عباس نے کہا یعنے سبیلاً و سنۃً یہ نوحؑ اول انبیا ہین بعد آدم علیہ السلام کے اونہون نے کہا اُمِرْتُ اَنْ

اکون من المسلمین اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل سے نقل کیا ہے کہ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون اور ابراہیم ہی نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے ھو سمکم المسلمین من قبل سو یہ لقب ہمارا بہت قدیم لقب ہے اور یوسف علیہ السلام نے کہا تھا رب قد اٰتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السموٰت والارض انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا یا قوم ان کنتم اٰمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین اور سحرہ نے کہا تھا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین اور بلقیس نے کہا تھا رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین اور فرمایا انا انزلنا التورٰۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا وقال تعالیٰ واذا اوحیت الی الحوارین ان اٰمنوا بی وبرسولی قالوا اٰمنا واشہد بانا مسلمون اور خاتم الرسل وسید البشر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین یعنے اس امت مین پہلا مسلمان مین ہون ولہذا حدیث مین آیا ہے نحن معاشر الانبیاء اولاد علات دیننا واحد یعنے ہمارا سب کا دین ایک ہے اور وہ عبادت ہے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی اگرچہ شرائع ہمارے متنوع ہین یہی معنے ہین اس قول کے اولاد علات علاتی وہ بھائی ہین جو امہات فتی سے ہون اور باپ سب کا ایک ہو الحاصل جب قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو اللہ نے نوح کو نجات دی اور جو مومن انکے ساتھ تھے وہ بھی ناجی ہوئے اور کشتی مین بیٹھ گئے اللہ نے انکو زمین کا خلیفہ کیا اور مکذبین کو طوفان مین غرقاب کر دیا تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا نگاہ کرو کہ انجام اون لوگون کا جنکو نوح نے ڈرایا تھا کیا ہوا ہمنے کس طرح مومنین کو بچایا اور مکذبین کو دبایا پس رب میرے دعا بھی تجھ سے اسی گھبھی ہے کہ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین حضرت کو پورے تیرہ سو برس کچھ اوپر گذر گئے اور اب قیامت سر پر آگئی ہے اسلام کی غربت غایت درجہ کو پہونچ گئی اسباب ضلالت کا ہر طرف سیلاب ہے اور مسلمانی فقط کتاب مین رہگئی ہے سو کتاب کو کوئی پڑھتا دیکھتا نہین ہے اور اگر پڑھے بھی تو بھی بغیر تیرے توفیق کے حسن عقیدہ وصلاح عمل میسر نہین آسکتا ف فتح البیان مین کہا ہے اے پیغمبر جو ہم ان کفار معاصرین پر جو کہ اقوال باطلہ سے تمہارا معارضہ کرتے ہین قصہ

نوح علیہ السلام مین نبا اوس خبر کو کہتے ہین جو شان دار ہو مراد بعض ہا سے تیا قوم نوح ہین جنہون نے کفران نعم کیا تہا شامل کفار عرب کے نوح نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر میرا تمہارے درمیان رہنا تمہارے تبہ ہماری ہو اور میرا یاد دلانا آیات تکوینیہ و تنزیلیہ الٰہی کا تم پر گران گزرتا ہو تو مین اللہ پر توکل ہون یعنے اس تکذیب کے مقابلے مین توکل کرونگا اب تم جو چاہو سو کرو جو کچہ تم سے بنے وہ سب سامان جمع کرلو اور اپنے شرکا کو بہی اپنی مدد کے لیے بلا ؤ مراد شرکا سے بجگہہ اصنام مین اصنام اگرچہ لایعقل ہین لیکن انکو شرکا بالقصد تو بیخ و تقریع کے کہا ہو یہ کام تم چہپا کر نہ کرو بلکہ ظاہر طور انکشاف کے ساتہہ کرو ہیئتہم نے کہا مراد غم سے ابہام ہو اور بعض نے کہا ضیق امر پر جو کچہ تمکو میرے ساتہہ کرنا ہو وہ بلا مہلت کر گذرو دیر نہ کرو اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ نوح علیہ السلام کو اپنے رب پر کمال وجہ کا وثوق نصر و ظفر تہا اون کو وعید قوم کی کچہ پروا نہین ہوئی پہر نوح نے یہ بہی سنا دیا کہ مین جو شریعت لایا ہون اور تم کو نصیحت کرتا ہون یہ کسی لالچ سے نہین ہے اور نہ کسی غرض خسیس و مطمع مذموم سے بلکہ مین اس کام کا اجر اللہ ہی سے رکہتا ہون کچہ تم سے سائل مزدوری کا نہین اور مجہکو حکم ہے کہ مین مسلمان رہون یعنے اللہ کے حکم محکم کا منقاد و فرمان بردار اور جو عمل کرون خالص اسکے لیے کرون کوئی طمع و غرض اوسمین کسی مخلوق سے نہ ہو لیکن قوم نے اونکی بات نہ سنی اور بدستور اپنی تکذیب پر اڑے رہے یہانتک کہ اللہ نے نوح کو اور اونکے ہمراہیون کو جو اون کی دین پر تہے بچا دیا یہ سب انہی نفر تہے چالیس مرد چالیس عورتین اللہ نے انکو زمین کا خلیفہ کر دیا جو لوگ غرق ہو ہلاک ہوئے اونکی جگہہ انکو بسایا باقی مکذبین کو طوفان سے ہلاک کر دیا پہلے ذکر نجات و استخلاف کا کیا پہر انجا کا جس طرح کہ دوسرے قصے مین فرمایا ہے وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا الآیۃ اس مین اظہار ہے کمال عنایت کا بحال ناجین اور تعجیل مسرت ہے واسطے سامعین کے اور ایذان ہے سبق رحمت کا غضب پر اور اس کہنے مین کہ اے پیغمبر تم دیکہو کہ انجام ان ہالکین کا کیا ہوا تسلی ہے جناب رسالت کو اور تہدید ہے واسطے مشرکین کے اور ہول مین ڈالنا ہے مکذبین انبیا علیہم السلام کا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ○ پہر بہیجے ہمنے اوسکے پیچہے کتنے رسول اپنی اپنی قوم مین پہر لائے اونکے پاس کہلی نشانیان سو ہرگز نہ ہوئے کہ یقین لاتین جو بات جہٹلا چکے پہلے سے اسیطرح ہم مہر کرتے ہین دلون پر زیادتی والون کی ف یعنے اسنے بعد نوح کے اور بہیجے رسول طرف اقوام شتر کے بہیجے اور وہ رسل حجج و ادلہ و براہین صدق رسالت پر لیکر آئے لیکن یہ قومین کب مانتی

ہین اپنے اوسی سٹ پر جمے رہین کقولہ تعالی وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ الایۃ سو جسطرح اللہ نے اگلے
کفار ہین کے دلون پر مہر لگا دی تہی اسیطرح ان پچھلون کے دلون پر بہی مہر لگا دیتا ہے یہ بہی جبتک عذاب
کو نہ دیکھہ لینگے ہرگز ایمان نہ لائینگے مطلب یہ ہوا کہ اللہ پاک نے امم مکذبہ رسل کو ہلاک کر دیا ہے
اور جو ان مین ایمان لائے تہے انکو بچا دیا اور یہ کارروائی بعد نوح علیہ السلام کے ہوتی رہی کیونکہ لوگ
قبل نوح علیہ السلام کے زمان آدم علیہ السلام سے تا حدوث عبادت اصنام مسلمان تہے جب بت پرستی
نکلی تو اللہ پاک نے نوح کو بہیجا ولہذا مومنین ہون قیامت کے نوح علیہ السلام سے کہینگے کہ اَنْتَ اَوَّلُ
الرُّسُلِ بَعَثَكَ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ ابن عباس نے کہا درمیان آدمؑ و نوحؑ کے دس قرن تہے سب کے سب
اسلام پر تہے اور اسنے کہا وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ اس بیان مین ایک انذار عظیم
ہے مشرکین عرب کو جنہون نے سید رسل خاتم الانبیا کی تکذیب کی ہے کیونکہ جن لوگون نے اگلے رسل
کو جہٹلایا تہا انکو عذاب الہی پہونچ چکا ہے تو اب یہ کس خیال مین پڑے ہین اور کیا گمان کرتے ہین
حالانکہ اگلون سے زیادہ ترکیب کبائر و نوع شرک بالسہ مین فتح البیان مین کہا ہے کہ جن رسل کو اللہ
نے بعد نوح علیہ السلام کے بہیجا انکا نام نہین لیا سوا یہ رسل ہود و صالح و ابراہیم و شعیب و لوط علیہم السلام
تہے یہ معجزات باہرات و دلالات واضحات لیکر آئے اور جو شریعت اللہ نے جس قوم کے لیے مقرر
کی تہی وہ لائے لیکن اون قومون نے ایمان قبول نہ کیا اپنے کفر و شرک و معاصی پر بدستور جمے رہے
کیونکہ پہلے سے وہ تکذیب رسل کر چکے تہے سو اللہ کا مہر کرنا دلون پر زیادتی کرنے والون کے اسیطرح
پر ہوتا ہے اللہ انکو مخذول کر دیتا ہے کہ یہ جانین اور انکا کام جانے یہ اپنے غی و ضلال مین منہمک ہوتے
ہین مین کہتا ہون اسیطرح اللہ نے اس امت کے معتدین کے دلون پر مہر لگا دی ہے مراد معتدین سے
مبتدعین مین جو پیر پرستی گور پرستی آثار پرستی تقلید پرستی بدعت پرستی و نخوا کرتے ہین اور قبول
دین حق و اسلام سا فج و سالک طریق رشاد سے کنارہ کش ہین اور حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے عقائد
باطلہ مین منہمک ہو گئے ہین سو اون کے دلون پر مہر لگ گئی ہے اور نبوت ختم دورین و طبع کی علی وجہ
الکمال اگئی فَاَمَّا بِنِيَّةٍ عَلٰى غُرَّةِ الْاِيْمَانِ وَذَهَابِ الْاِسْلَامِ وَاِقْبَالِ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ تُحَرِّكُ بِعْنَا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ

اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا وَتَكُوْنَ
لَكُمَا الْكِبْرِيَاۗءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ یہ بھیجا ہمنے اونکے پیچھے موسی و ہارون کو
فرعون اور اُسکے سرداروں کے پاس اپنی نشانیان دیکر پر تکبر کرنے لگے اور وہ تھے لوگ گنہگار پھر جب
آئی اُنکو سچی بات ہمارے پاس سے کہنے لگے یہ تو جادو ہے صریح کہا موسے نے تم یہ کہتے ہو تحقیق
بات کو جب تمہارے پاس پہونچی کوئی جادو ہے یہ اور بھلا نہین پاتے جادو کرنے والے بولے کیا تو آیا
ہے کہ ہمکو پھیر دے اوس راہ سے جسپر پائے ہمنے اپنے باپ دادے اور تم دونو کو سرداری ہو اسملک
مین اور نہین ہم تمکو ماننے والے ف اللہ تعالی نے خبر دی کہ ہمنے بعد اون رسل کے جو بعد نوح
علیہ السلام کے ہوئے موسی و ہارون کو پاس فرعون اور اُسکے گروہ کے بھیجا تھا وہ ہمارے حجج و
براہین لیکر پاس اوس لعین کے گئے تھے چونکہ وہ قوم مجرم تھی اونہون نے مارے تکبر کے اتباع
حق نہ کیا بلکہ باہم اسبات پر قسم کھائی کہ جو کچھ یہ دونون لائے ہین یہ جادو ہے حالانکہ وہ دل مین
خوب جانتے تھے کہ یہ صریح ہمارا کذب و بہتان ہے انپر کما قال تعالی وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ
اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا الآیۃ موسی علیہ السلام نے بطور انکار کے کہا کہ کیا تم اس رسالت کو جادو کہتے
ہو حالانکہ جادوگر کبھی مراد کو نہین پہنچتے ہین اوسپر قوم نے کہا کہ کیا تو ہم کو ہمارے باپ دادون
کی راہ سے پھیرنے کو آیا ہے اور یہ جانتا ہے کہ زمین مین تیری ہی ریاست و عظمت ہو سو ہم تمہارے
باتون کو نہین قبول کرتے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے قصہ موسے علیہ السلام کا سائر فرعون کے
بہت جگہہ کتاب عزیز مین بیان فرمایا ہے اسلیے کہ یہ قصہ اعجب القصص ہے فرعون نے موسی علیہ السلام
سے خوب ہی حقد کیا لیکن قدرت نے اوسکو پکڑ لیا اللہ پاک نے حضرت موسی علیہ السلام کو فراش فرعون پر شکل ولد کے پرورش کیا یہ چربہ دستی ہوئے اللہ پاک نے ایک ایسا سبب کھڑا کر دیا جسکے سبب
سے وہ قوم فرعون کے درمیان مین سے باہر نکل گئے پھر اون کو نبوت و رسالت دی اور اون سے باطن
کین اور طرف فرعون کے مبعوث کیا کہ اوسکو طرف عبادت الہی کے بلائین اور دین حق و توحید خالص
کی طرف رجوع دلائین حالانکہ فرعون عظیم المملکت عظیم السلطان تھا اور جب موسی علیہ السلام رسول
ہوکر پاس اوسکے آئے تو سوا بڑے بھائی ہارون کے کوئی انکا وزیر نہ تھا فرعون نے اونکی بات نہ سنی
اور حقیر فقیر جانکر تمرد و استکبار کیا اور اسلعین کو حمیت جاہلیت اور نفس خبیث نے خوب پکڑا سرکش ہو گیا

ف اللہ تعالی نے خبر دی کہ ہمنے بعد اون رسل کے جو بعد نوح علیہ السلام کے ہوئے موسی و ہارون کو پاس فرعون اور اُسکے گروہ کے بھیجا تھا وہ ہمارے حجج و براہین لیکر پاس اوس لعین کے گئے تھے چونکہ وہ قوم مجرم تھی اونہون نے مارے تکبر کے اتباع حق نہ کیا بلکہ باہم اسبات پر قسم کھائی کہ جو کچھ یہ دونون لائے ہین یہ جادو ہے حالانکہ وہ دل مین خوب جانتے تھے کہ یہ صریح ہمارا کذب و بہتان ہے انپر کما قال تعالی وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا الآیۃ موسی علیہ السلام نے بطور انکار کے کہا کہ کیا تم اس رسالت کو جادو کہتے ہو حالانکہ جادوگر کبھی مراد کو نہین پہنچتے ہین اوسپر قوم نے کہا کہ کیا تو ہم کو ہمارے باپ دادون کی راہ سے پھیرنے کو آیا ہے اور یہ جانتا ہے کہ زمین مین تیری ہی ریاست و عظمت ہو سو ہم تمہارے باتون کو نہین قبول کرتے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے قصہ موسے علیہ السلام کا سائر فرعون کے بہت جگہہ کتاب عزیز مین بیان فرمایا ہے اسلیے کہ یہ قصہ اعجب القصص ہے فرعون نے موسی علیہ السلام سے خوب ہی حقد کیا لیکن قدرت نے اوسکو پکڑ لیا اللہ پاک نے حضرت موسی علیہ السلام کو فراش فرعون پر شکل ولد کے پرورش کیا یہ چربہ دستی ہوئے اللہ پاک نے ایک ایسا سبب کھڑا کر دیا جسکے سبب سے وہ قوم فرعون کے درمیان مین سے باہر نکل گئے پھر اون کو نبوت و رسالت دی اور اون سے باطن کین اور طرف فرعون کے مبعوث کیا کہ اوسکو طرف عبادت الہی کے بلائین اور دین حق و توحید خالص کی طرف رجوع دلائین حالانکہ فرعون عظیم المملکت عظیم السلطان تھا اور جب موسی علیہ السلام رسول ہوکر پاس اوسکے آئے تو سوا بڑے بھائی ہارون کے کوئی انکا وزیر نہ تھا فرعون نے اونکی بات نہ سنی اور حقیر فقیر جانکر تمرد و استکبار کیا اور اسلعین کو حمیت جاہلیت اور نفس خبیث نے خوب پکڑا سرکش ہو گیا

اور اپنے گھمنڈ پر ایسا دعوی کیا جو اوسکو لائق نہ تھا اور اللہ تعالی پر یاغی و باغی ہوا اور حزب ایمان کی امانت کی اللہ نے موسی و ہارون کو اوسکے شر سے محفوظ رکھا اور اپنی چشم بے خواب سے اوسکی حراست و احاطت فرمائی اور ہمیشہ ہاتھہ پر موسے علیہ السلام کے شیا بعد شے حجت و جدل و آیات کو مرۃً بعد مرۃ جاری رکھا یہ وہ آیات تھے جنسے عقل حیران اور ہوش پریان ہوتے تھے اور سوا مؤید من اللہ کے کوئی دوسرا ویسی نشانی نہین لاسکتا تھا وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا فرعون اور اُسکے ارکان دوست و خواہین سلطنت نے تکذیب پر عزم مصمم کر لیا اور حجد و عناد و مکابرہ پر جو ب ہی کمر باندہی یہانتک کہ اللہ نے ایسا عذاب بھیجا کہ جو واپس نہ ہوسکے اور ایک ہی صبح کو سارے فرعونیون کو مع فرعون لعین کے دریاے نیل مین ڈباکر واصل جہنم کر دیا أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ؎

گلستان کند آتشے بر خلیل ۔۔۔ گردد بآتش بر و آب نیل

اللہ کی حکمت دیکھو کہ اپنے دوست موسی کو ہاتھہ سے اپنے اور اُنکے دشمن کے پرورش کرایا پھر اوسی دوست کے ہاتھہ سے سر اوس دشمن کا تڑوایا ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔۔۔ خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ ست

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فتح البیان مین کہا ہے کہ ذکر موسے و ہارون کا تاکید وجود یکہ وہ رسل متقدمین مین داخل تھے محض واسطے مزید تعرف و خطر شان کے کیا ہے ملاء سے مراد اشراف قوم ہین یا مطلق قوم بطور استعمال خاص کے عام مین سموطی کی حذر جلالین مین اسی نہج پر ہے آیات سے مراد وہ نو معجزے ہین جنکا ذکر قرآن پاک مین کیا ہے استکبار سے مراد عدم قبول حق و عدم تواضع ہے استکبار کہتے ہین ادعا کبر کو بغیر استحقاق کے یہ قوم بڑی گنہگار نابکار غدار تھی اسی سبب سے اوس نے رد حق و طرد رسالت پر جرات کی کیونکہ گناہ در سیان عاصی اور ادراک حق کے حائل ہوتے ہین اور ابصار صواب و استماع حق سے کور و کر کر دیتے ہین بالجملہ اونہون نے معجزات نہ گانہ دیکھکر یہ کہا کہ یہ تو ایک جادو ہے کہلا ہوا سو یہ اُنکا مکابرہ تھا کہ ایمان تو نہ لائے جادو بنانے لگے موسی علیہ السلام نے اس بہتان کے جواب مین تین جملے کہے ایک یہ کہ جب تمہارے پاس حق آیا تو تم یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے سو یہ بات نہ کہو دوسرے یہ کہ تم اوسکو سحر بھی بتاتے ہو حالانکہ تمکو اسکا اذعان کرنا چاہیے تھا یہ تو سحر سے بہت دور ہے تیسرے یہ کہ ساحر فلاح مند نہین ہوتا ہے

اور نہ ظفر مطلوب اور نہ فائز بخیر اور نہ ناجی مکروہ سے سوا ایسے امر مین وہ شخص جو کہ اللہ پاک کا بھیجا ہوا ہے اور موید بہ معجزات و براہین واضحات ہو کب گرفتار ہو سکتا ہے کیونکہ حاصل سحر کا یہی تمویہ و تخییل ہے اور ملمع کرنے والا ہمیشہ کار نہین ہوتا ایک دن اوسکی قلعی کھل جاتی ہے بالجملہ موسی علیہ السلام نے انکار بعد انکار کے اور توبیخ بعد توبیخ کے اور تجہیل بعد تجہیل کے ایسا ہی کلام بلاغت نظام مصداق خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ ہوتا ہے جب سو سے علیہ السلام نے یہ فرمایا تو قوم نے کہا کیا تو اس لیے ہمارے پاس آیا ہے کہ جس راہ پر ہمنے اپنے آبا کو پایا ہے ہمکو تو اُس راہ سے بے راہ کردے اور ہم اوسکی تقلید چھوڑ کر تیری پیروی کرین یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ وہ دلیل سے منقطع اور ابراز حجت سے عاجز نکلا اور کوئی جواب باصواب ابراد موسی علیہ السلام کا انہین نہ بن آیا چار او نہون نے اُسی طرف التجا کی جو کہ ملجا اہل جہل و بلاوت ہتا ہے حجت پکڑنا راہ و رسم آبا و اجداد گمراہ کی کفر و شرک مین پہراد سکے ساتھ اپنی غرض بھی ملالی جو کہ غایت مطلوب تھی یعنے سبب اس مکالمہ اور انکار کرنیکا آیات بینات سے ریاست دنیویہ تھی اُنکو خوف ہوا کہ اگر ہم انکے کہنے پر چلینگے تو یہ ملک ہمارے ہاتھ سے نکل جائیگا شہ کانی نے انجا یہ کیا خوب عبارت لکھی ہے کہ كَمْ يَقْعُ عَلَى الْبَاطِلِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ بَاطِلٌ بِهٰذِهِ الدَّرَجَةِ مِنْ طَوَائِفِ هٰذَا الْعَالَمِ فِي سَابِقِ الدَّهْرِ وَلَاحِقِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ حَبَسَهُ ذٰلِكَ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْكُفْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى السُّنَّةِ مِنَ الْبِدْعَةِ وَإِلَى الرِّوَايَةِ الصَّحِيحَةِ مِنَ الرَّأْيِ الْجَحِ انتہی ابو السعود مفسر حنفی مین وہ کہتے ہین کہ یہ آیت استیناف بیانی ہے اس سوال کے لیے آئی ہے کہ موسی علیہ السلام نے اون کے مونہہ مین پتھر کا لقمہ دیدیا وہ ایسے کلام کے لانے سے جسکا تعلق کلام موسوی سے ہر منقطع ہو گئے پھر جواب صحیح دینے کا کیا ذکر ہے اور بضطر ہو کر دامن تقلید کو جو کہ دیدن ہر عاجز مجہز اور دواب ہر عاند لدد کی ہے پکڑا انتہے بالجملہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ تقلید مذہب کی اور جمود کو نا راہ و رسم آبا و اجداد پر شیوہ ہی اہل کتاب یعنے یہود و نصاری کا و لہذا سب سے اول ہمارے امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تقلید مذہب سے منع فرمایا ہے عموماً و خصوصاً خصوص کے یہ معنے ہین کہ جب تک قول امام کی سند کتاب و سنت سے معلوم نہ ہو تب تک کسی کو حلال نہین ہے کہ اون کے قول کی تقلید کرے پھر جو علما آخرت طائفہ حنفیہ مین ہوے ہین وہ بھی تقلید سے منع کرتے آئے اسی طرح ہر امام باقی اور اُنکے ائمہ مذہب نے تقلید کو بدعت اور بعض نے شرک کہا

ہے اقوال ان اہل علم کے کتب و رسائل اصول و فروع مین مدون و مباحث تقلیدیات آرا رجال مین منقول
ہین اور تمام کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین کہین ایک حرف بھی ایسا نہین ہے جو کہ جواز تقلید پر دلیل صحیح
ہو چہ جائیکہ وجوب تقلید کی اور اگر ہے تو مقلدین موجبین تقلید براہ کمال عنایت و توجہات ہمکو اُس دلیل
جلیل اور برہان ساطع البیان پر اطلاع بخشین لیکن بعد مرجعت رسائل رد تقلید کے اور جرہ الضعاف
کے بعد ترک اعتساف کو ورنہ محرر قیل و قال و استدلال پر اختلال کر مثل جواب آل فرعون کے مقابلہ
موسی علیہ السلام کے سمجھین گے بحث اس مسئلہ کی بابت تقلید عرفی کذائی اصطلاحی مروج زمانہ حال
ہے نہ اقتدا بالقین سیرت صالحین مین اور نہ اتباع علماء دین قبول روایت اخبار و آثار مین کہ یہ
معانی سبانی تقلید ہمہ بر اصل و در ہین و بالجملہ قوم فرعون نے بعد بیان تقلید کے یہ بھی کہا کہ تم یہ چاہتے
ہو کہ غلبہ و ملک سلطان زمین مین واسطے تمہارے ہو سو ہم تمہاری بات کو نہین مانے گی یہ تصریح
سے ساتھ تکذیب کے اور قطع طمع ہے اون کے ایمان سے یہ قصہ اعراف مین گذر چکا ہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ
ائْتُونِي بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۝ فَلَمَّا
أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝
وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ کہ فرعون نے کہ لاؤ میرے پاس ہر جادوگر ہر
پڑھا پھر جب آئے جادوگر کہا انکو موسی نے ڈالو تم جو ڈالنے ہو پھر جب ڈالا موسی بولے کہ جو تم لائے
ہو سو جادو ہے اب اللہ اوسکو بگاڑتا ہے اللہ نہین سنوارتا مفسدون کا کام اور اللہ پاک سچا کرتا ہے
سچ کو اپنے حکم سے اور برے پڑا مانین گنہگار ف اللہ پاک نے قصہ جادوگرون کا ساتھ موسی علیہ السلام کے
سورہ اعراف مین ذکر کیا ہے اور وہان بابت اسکے کلام ہو چکا اور اس سورت اور سورہ طہ اور شعراء
مین بھی ذکر اس قصہ کا کیا گیا ہے بات یہ تھی کہ فرعون لعنہ اللہ نے لوگون پر ارادہ فریب ہی کا کیا تھا
اور وہ حق مبین جو موسی علیہ السلام لائے تھے اوسکا معارضہ کرنا خارق سحر و دافع شعبدہ سے چاہا تھا
وہ نظام اوسکا اُسپر منعکس ہو گیا اور مرام ہاتھ نہ آیا اور سبابین الذی غالب ہے اور اس محفل عام مین
حق ظاہر ہو گیا ساری سحرہ سجدہ مین گر پڑے اٰمنا برب العالمین رب موسی و ہارون کہنے لگے فرعون
نے گمان اپنے انتصار کا سحار سے رسول عالم اسرار کیا تھا برعکس ہو غالب و ظاہر ہو کر مستولی ہو
ہو گیا اور کہا ہر ساحر علیم کو میرے پاس لاؤ جب جادوگر حاضر ہوئے موسی علیہ السلام نے کہا جو

ع ۱۲

کہ تم کو ڈالنا ہوگا یا یہ اسلیے کہ فرعون نے انکو انتخاب کیا تھا اور وعدہ اپنے تقرب و عطا کا دیا تھا موسیٰ
موسیٰ علیہ السلام کو کہا تم ڈالو یا پہلے ہم ہی ڈالین موسے علیہ السلام نے کہا بلکہ تم ہی ڈالو یہ اسلیے کہ ابتدا
اُنکی طرف سے ہو تاکہ لوگ اُنکی کاریگری کو دیکھین پھر اوسکے بعد حق لاوین وہ اُنکو باطل کو نیست نابود کردے
ولہذا جب اونہون نے اپنا سحر ڈالا تو لوگون کی آنکھون پر جادو کا پردہ پڑگیا اور اس نظر بندی سے سب کو
ڈرا دیا اور ایک ایسا بڑا جادو لائے جس سے کہ موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے جی مین جھجک گئے اللہ نے کہا اے
موسے تم مت ڈرو تمہارا ہی بول بالا رہے گا یہ عصا جو تمہارے ہاتھ مین ہے اسکو ڈالدو یہ اُنکی صنعت
کو چٹ کر لیگا یہ تو ایک جادوگر کا مکر ہے ساحر فلاح مند نہین ہوتا اُسوقت موسے نے کہا کہ جو تم لائے ہو
سو جادو ہے اب اس تمہارے جادو کو اللہ باطل کردیگا اللہ تعالی مفسدون کے عمل کو درست نہین کرتا
ہے اور سچ ہی کو اپنے کلمات سے سچ کر دکھاتا ہے اگرچہ گنہگار ناپسند کرین قتیبہ بن ابی سلیم نے کہا ہی
مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ چند آیات شفا ہین سحر سے باذن خدا ایک ظرف پُر آب پر پڑھکر اس سحر
پر وہ پانی ڈالدیا جائے اثر سحر جاتا رہے گا یعنے فَلَمَّآ اَلْقَوْا سے تا مُجْرِمُوْنَ دوسری آیت یہ ہے فَوَقَعَ
الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ سے آخر جہار آیت وقولہ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ
السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى اسکو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ فرعون نے ید
بیضا و عصا دیکھکر کہا کہ میرے پاس ہر ساحر علیم کو لاؤ یہ اس اعتقاد پر کہا کہ اوس نے ان ہر دو معجزات کو
سحر جانا سمجھا کہ ساحر اسکا معارضہ کرلینگے اوسوقت لوگ سمجھ جائینگے کہ یہ موسی کا جادو ہے لفظ ساحر
کو سحار بصیغہ مبالغہ بمعنے کثیر السحر ہی پڑہا ہے غرضکہ جب وہ سب جادوگر آئے اور اونہون نے موسی سے
کہا کہ تم ڈالو یا ہم ڈالین تو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حبال و عصی جو تمہارے پاس ہین تمہین انکو
پہلے زمین پر ڈالو تاکہ حق و باطل ظاہر ہوجائے اور لوگ جان لین کہ یہ عمل تمہارا فاسد و ذاہق ہے
جب اونہون نے اپنی رسیان اور لاٹھیان پھینکین موسے نے فرمایا یہ تو جادو ہے جو تم لائے
ہو یعنے اس عمل کا حال ظاہر ہے کچھ لائق پرواکرنے کے نہین ہے اب اللہ اس باطل کو بالکلیہ محق و محو
کردیگا اور اسکا باطل ہونا ظاہر ہوجائے گا اسکا نشان بھی باقی نہ رہے گا کیونکہ اللہ تعالی اس مفسد کے
کام سنوارتا نہین ہے یہ لفظ شامل ہے ہر مفسد کو اور اس مین یہ سحرہ مدخول اولی داخل ہین اور جو بات
سچی ہے اللہ اسکا سچ اپنے کلمات سے جو کتب منزلہ اعلی الانبیا رمین نازل کیے ہین واضح و آشکارا کردیتا

ہے یہ سلیے کہ وہ کتب مشتمل ہین معجزہ براہین پر یا اون مین وعدہ صادق ہی ساتھ ہوسی کے کہ تمہین غالب ہوگے
باقضاء قدر سابق ہو چکی ہے کہ موسی سحرہ پر چیرہ دست رہینگے و بخوذ لک لکن اول اولی ہی معجزہ ہین سے مراد آل
فرعون ہی یا علی العموم اور آل فرعون اوس مین داخل ہے بدخول اولی جرم معنے اقم ہے فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى
اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي
الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پر کسینے نہ مانا موسی کو مگر کتنے لڑکون نے اوسکی قوم سے ڈرتے ہوئے فرعون
سے اور اُنکے سرداروں سے کہ اُنکو بچلا ندے اور فرعون چڑہ رہا ہے ملک مین اور اوس نے ہاتھ چھوڑ رکھا
ہے ف اللہ تعالی نے خبر دی کہ باوجود ایسے آیات بینات اور معجزہ قاطعات و براہین ساطعات کے جو کہ موسے
علیہ السلام لائے تھے ایمان نہ لائے اوپر مگر تھوڑے لوگ قوم فرعون کی ذریت مین سے یعنے جوان لوگ
سو وہ بھی فرعون اور اُسکے ارکان دولت سے ڈرتے ہوئے کہ کہین ہر ہم کو اوسی کفر کی طرف نہ پھیر دین
کیونکہ فرعون لعین ایک ستمگار جبار و عنید و مسرف فی التمرد اور عالی و طاغی و باغی تہا اور سطوت و
مہابت رکہتا تہا اور اوسکی رعیت اوس سے سخت ڈرتی تہی ابن عباس نے کہا یہ ذریت جو موسی پر ایمان
لائی بنی اسرائیل کے لوگ تہے بلکہ قوم فرعون کے تہے از انجملہ ایک زن فرعون بہی تہی اور مومن
آل فرعون اور خازن فرعون اور زن خازن دوسرا قول اُنکا یہ ہے کہ وہ ذریت بنی اسرائیل مین سے تہے
تیسرا لفظ اُنکا اور ضحاک و قتادہ کا یہ ہے کہ مراد ذریت سے مقدار قلیل ہے مجاہد نے کہا یہ اون لوگون
کی اولاد تہی جنکی طرف حضرت موسی علیہ السلام رسول ہو کر زمان دراز سے آئے تہے اور اون کے
آبا ہر چکے تہے اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے کہ وہ ذریت بنی اسرائیل سے تہی نہ قوم فرعون سے
ضمیر کی طرف اقرب مذکورین کے پہیرا ہے ابن کثیر کہتے ہین لکن اس مین نظر ہے اسلیے کہ مراد ذریت
سے احداث و شباب یعنی نوجوان لوگ ہین سو وہ بنی اسرائیل مین سے تہے اور معروف یہ ہے کہ
بنی اسرائیل سب کے سب ایمان لے آئے تہے اور موسی علیہ السلام سے خوش تہے کیونکہ وہ نعت و صفت
موسی کو پہچانتے تہے اور کتب متقدمہ مین اون کے بشارت دیکہہ چکے تہے اور اُنکو معلوم تہا کہ اللہ
تعالی موسے کے سبب سے اُنکو قید فرعون سے رہائی دیگا اور وہ فرعون پر غالب آئین گے و لہذا
جب یہ خبر فرعون کو پہونچی تو اوس نے بہت کچہ پچاؤ کیا لیکن کچہ کام نہ نکلا اور جب موسی آئے تو
فرعون نے اور زیادہ بنی اسرائیل کو ستانا شروع کیا اونہون نے کہا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ

فَاٰتَيْنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس جب یہ بات ٹھیری تو اب مراد ذریت ہی سے قوم موسیٰ کے لوگ کیونکہ ہون تو یہ فرعون کے
مخالف و ترسان و لرزان ہو اور اشراف قوم فرعون سے ڈرتے تھے کہ کہین پھر اوسی بلا مین گرفتار
نکرین اور بنی اسرائیل مین سے کوئی اپنے ایمان پر ثابت نہ تھا مگر قارون کہ وہ قوم موسےٰ مین سے تھا اور
اُنپر باغی تھا اور در پردہ فرعون ہی سے سازباز رکھتا تھا اور جس نے یہ کہا کہ ضمیر بلا ہم عائد ہے طرف فرعون
اور عظم ملک کے بوجہ کثرت اتباع یا بحذف آل فرعون اور مضاف الیہ قائم مقام مضاف ہے وہ بہت
دور گیا اگرچہ ابن جریر نے ان دونوں اقوال کو بعض نحاۃ سے روایت کیا ہے اور ایک دلیل اس بات
پر کہ بنی اسرائیل مین کوئی نہ تھا مگر موسیٰ آیت آیندہ ہی فتح البیان مین کہا ہے ہم ذریت کا اطلاق
قوم قلیل پر آتا ہے اور بعض نے کہا مراد تصغیر و قلت عدد ہے تو ہ کی ضمیر طرف موسیٰ کے پھرتی
ہے یہ ایک گروہ تھا ذراری بنی اسرائیل مین سے اور بعض نے کہا مراد ذراری فرعون ہین اس
صورت مین ضمیر عائد طرف فرعون کے ہوگی بعض نے کہا یہ ایک قوم نبی جنکے آبا و قبط اور امہات
بنی اسرائیل تھے یہ قول فراء کا ہے جسطرح کہ اولاد فارس کو جو یمن مین آ رہی تھی ابناء کہتے ہین اسلیے
کہ اُنکے امہات جنس آبا سے نہ تھے بہرحال وہ اس ایمان لانے مین فرعون اور اُسکے سرداروں سے
ڈرے ہوئے تھے بعض نے کہا قوم فرعون بھی فرعون کہلاتی ہے مثل ثمود کے اس اعتبار سے
ضمیر طرف اونکے راجع ہے یا مضاف محذوف ہے یعنے علی خوف من آل فرعون کہ یہ فرار سے مروی
ہے لیکن خلیل و سیبویہ نے اوسکو منع کیا ہے اور اخفش نے کہا ضمیر عائد ہے طرف ذریت کے اسی کو نحاس
نے قوی بتایا ہے ڈر اس بات کا تھا کہ کہین عذاب مین گرفتار کرکے اس دین حق سے پھیر دین کیونکہ
فرعون زمین مصر مین متکبر و متمرد و سرکش تھا اور کفر مین حد سے بڑھ گیا تھا قتل و صلب انواع
عقوبات کرتا تھا یا اس کو صرف اسلیے کہا کہ بندہ ہو کر مدعی ربوبیت بنا تھا وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ نے اے
قوم اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر تو اوسی پر بھروسا کرو اگر ہو تم حکمبردار تب بولے ہم نے اللہ پر بھروسا کیا اے
رب ہمکو نہ آزمائیو ہم کو ظالم قوم کا اور چھڑا ہمکو اپنی مہر کرکے اس منکر قوم سے ف اسکے خبر دی کہ موسیٰ

بنی اسرائیل سے یہ بات کہی کہ اگر تم ایماندار ہو تو اللہ پر توکل کرو اللہ پر توکل کا کافی وفضیل ہوتا ہے الیس اللہ بکاف عبدہ وقولہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اللہ تعالی اکثر جگہہ قرآن میں عبادت و توکل کے اقران کرتا ہے کقولہ تعالی فاعبدہ وتوکل علیہ وقال تعالی قل ھو الرحمن امنا بہ وعلیہ توکلنا وقولہ تعالی رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا اور اللہ نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ اپنی نمازوں میں یکرات ومرات ایاک نعبد وایاک نستعین کہا کریں بنی اسرائیل نے اس امر کا امتثال کیا اور کہا ہمنے اپنے رب پر توکل کیا یہ دعا مانگی کہ اے ہمارے رب ہمکو قوم ظالم کا فتنہ نکر یعنے ہمپر اوسکو تسلط نہ فرما کہ کہیں وہ گمان کریں کہ اون کو یہ تسلط اسلیے ہوا کہ وہ حق پر ہیں اور ہم باطل پر پھر اس ظن سے فتنہ میں پڑجائیں ابو مجاز وابو الضحی سے اسیطرح مروی ہے اور مجاہد نے کہا یعنے عذاب نہ دے ہم کو ہاتھ سے آل فرعون کے اور نہ تو خود ہمکو عذاب کر کہ قوم فرعون کہنے لگی کہ اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو عذاب نہ کیے جاتے اور نہ ہم اوپر مسلط ہوتے اور ہمارے سبب سے یہ فتنہ میں پڑجائیں مجاہد نے کہا اے رب اونکو ہمپر مسلط نہ کر کہ یہ ہمکو فتنہ میں ڈالیں بلکہ ہمکو اپنی رحمت سے اس قوم کافر کے پھندے سے رہائی بخش ہم تجھپر ایمان لائے ہیں اور ہم نے تجھپر بھروسا کیا ہے انتہی میں کہتا ہوں ۱۳۰۲ ہجری میں مجھپر طرف سے بعض حکام اہل کتاب کے ایک خوف عظیم طاری ہوا تمام میرے اسرو نہب وجلا وطن کی خبر نے شہرت پکڑی جب مجھکو معلوم ہوا میں نے کہا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین لیے اور اللہ پر بھروسا کیا کسی شخص سے استمداد نہ چاہی اور نہ یہ ذکر کیا اللہ نے اپنی رحمت سے مجھہ ضعیف بیقوت کو ہاتھ سے اوس ظالم ستمگار کے بچالیا لیکن خوف وہراس مجھکو برابر دیر تک باقی رہا یہانتک کہ ماہ شعبان ۱۳۰۳ ہجری میں ایک دن جو وقت نماز صبح آنکھہ کھلی تو یہ لفظ زبان پر تھے لا تخف انک من الامنین چنانچہ اوس دن سے اللہ نے میرے دل کو اطمینان بخشا اور جب سے اب تک میں بحمدہ تعالی مامون بامن وامان ہوں اوسی ماہ وسال میں میں نے خواب میں دیکھا وقت صبح آنکھہ کھلی یہ آیت شریف زبان پر تھی وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین اسکی تاویل اب انشاء اللہ تعالے بسر آغاز ہے والحمد للہ حکایت میں نے اسلیے لکھی کہ جب کوئی بندہ مسلمان اگرچہ عاصی ونافرمان ہو وقت کسی خوف وحادثہ کے اللہ پر ایمان واحتساب کی راہ سے بھروسا کرتا ہے اور کسی مخلوق پر اپنا درد دل ظاہر نکرکے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ پر عامل ہوتا ہے تو اللہ کی رحمت اوسکی دستگیری

فرماتی ہے اور وہ اوس وسطہ بلا و ابتلا سے ناجی ہوتا ہے ای رب جیطرح تو نے مجھکو اس مرا ہیہ عظمی سے کرنطیر اوسکا مجھکو اپنے حق مین پہلے کبھی اس حادثے سے معلوم نہ تھا نوید امن دی اور مژدہ عافیت سنایا اسیطرح تو مجھ کو دن قیامت کے عذاب نار و عقاب سعیر سے برحمت عامہ خود امن کامل بخشنا مین اگر بسبب سیئات کے اس قابل نہین ہون کہ بخشا جاؤن لکن تو بے فلک و شب حی قیوم ذو الجلال و الاکرام اور ارحم الراحمین اور ستار العیوب اور غفار الذنوب اکرم الاکرمین ہے اس لفظ کو جو دنیا مین سریانی زبان پر ناگہان خواب بیداری مین جاری فرمایا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَمِنِيْنَ تو اسکے مدلول و منطوق کو میرے لیے شامل دعام احوال دارین کر و ذٰلِكَ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ فتح البیان مین کہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے یہ بات اپنی قوم سے واسطے طمانیت قلب و ازالہ خوف کے کہی تھی اور اپنی قوم انکو بسبب ایمان لانے کے کہا ورنہ وہ لوگ قوم فرعون تھے ؎

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ۔۔۔ فدای یک تن بیگانہ کآشنا باشد

یا مراد بنی اسرائیل ہین مطلق مومنین اگرچہ قبط کے ہون وہ بات یہ تھی کہ اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو پھر تم اوسی اللہ پر بھروسا کرو اگر مسلمان ہو اور کہو ان کفار فرعونیہ سے مت ڈرو معلوم ہوا کہ سارے انبیا مسلمان تھے یہ لفظ مسلمین لفظ قدیم الایام ہے رب سے پہلے جس نے ہمارا نام مسلمان رکھا حضرت خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام مین هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ ان ہی مومنین نے کہا ہمنے اسہی پر اعتماد کیا ہے نہ کسی اور پر پھر اخلاص دل سے یہ دعا کی کہ اے رب تو ہمکو موضع فتنہ و محل آزمایش قوم ستمگار نکر کہ وہ ہم پر مسلط ہو کر ہمکو عذاب کرین اور ہمکو ہمارے اس دین حق سے متنزل کر دین فَاَنْجِنَا بِرَحْمَتِكَ ہمکو انکا فتنہ نہ بنا کہ وہ ہمارے سبب سے ہمارے غیر کو فتنہ مین ڈالین اور ہم کو اپنی رحمت سے اس قوم کافر سے نجات دی اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ انکو امر دین مین بڑا اہتمام تھا اپنی جان سے بڑھکر خیال ایمان کا تھا مسلمان کی یہی شان ہے کہ جان جائے ایمان نہ جائے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ

قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور حکم بھیجا ہمنے حضرت موسٰی کو اور اسکے بھائی کو کہ ٹھہراؤ اپنی قوم کے واسطے مصر مین کچھ گھر قبلہ کیطرف اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دے ایمان والون کو ف جب فرعون کا ہلاک نزدیک پہونچا تب حکم ہوا کہ اپنی قوم کو بھی شامل کر کہو

اپنا محلہ جدا بساؤ کہ آگے اون پر آفتین پڑنی ہین یہ قوم آفت مین شریک نہو اتھے ابن کثیر کہتے ہین
اللہ نے سبب نجات پانے بنی اسرائیل کا فرعون وقوم فرعون سے ذکر کیا اور کیفیت اونکی خلاص کی
بیان فرمائی وہ یہ صورت تہی کہ اللہ نے موسی اور اُن کے بھائی ہارون علیہما السلام کو یہ حکم دیا کہ تم اپنی
قوم کے لیے مصر مین الگ گہر بناؤ اور گہرون کو قبلہ رخ رکھو اس مین مفسرین کا اختلاف ہی ابن عباس
نے کہا اونکو حکم ہوا کہ مسجدین طیار کرین ابو ابراہیم نے کہا وہ لوگ خائف تہے اونکو حکم ہوا کہ گہرون مین نماز
پڑہین مجاہد و ابو مالک و ربیع و ضحاک و ابن زید و ابو زید بھی اسی کے قائل ہین یہ بات واللہ اعلم اسلیے
تہی کہ حرف سے فرعون کے اوپر سختی و بلا ضیق امر کی تہی اسلیے حکم دیا گیا کہ تم گہر سے نماز پڑہو کہ یہ بلا اب
دفع ہون کقولہ تعالی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت
کو جب کوئی امر غمگین کرتا تو نماز پڑہنے لگتے اخرجہ ابو داؤد ولہذا اللہ نے اسجگہ کہا کہ تم اپنے
گہر قبلہ کیطرف بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنون کو بشارت ثواب و نصر قریب کی سناؤ ابن عباس
کہتے ہین بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم ہمراہ ان فراعنہ کے کہل کر نماز
نہین پڑہ سکتے ہین اللہ نے اذن دیا کہ اچہا تم اپنے گہرون مین نماز پڑہا کرو اور گہرون کا رخ طرف
قبلہ کے کرو مجاہد نے کہا جب بنی اسرائیل کو خوف قتل کا طرف سے فرعون کے ہوا کہ کہین وہ انکو کنائس
جابعہ مین مارتڈالین تو حکم دیے گئے کہ اپنے گہرون کو مساجد بناؤ رو بقبلہ رکھو اور وہان نماز پڑہو
یہی قول ہے قتادہ و ضحاک کا سعید بن جبیر نے کہا قبلہ رخ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ سب گہر سامنے آمنے
ایک دوسرے کے ہون فتح البیان مین کہا ہے مراد مصر سے اس جگہ اسکندریہ ہے یا یہی مصر معروف اور اپنے
گہرون کا سونہ طرف قبلہ کے رکھو قتادہ نے کہا یہ حکم اُسوقت ہوا کہ فرعون نے اونکو نماز پڑہنے سے
منع کر دیا تہا تب ارشاد ہوا کہ اپنے گہرون مین مساجد بنا لو مجاہد نے کہا وہ بیع مین خوف آل فرعون سے
نماز نہ پڑہ سکتے تہے اسلیے گہر مین نماز پڑہنے کا حکم دیا گیا مراد بیوت سے اس جگہ مساجد ہین ایک
جماعت سلف اسی طرف گئی ہے یا وہ گہر مراد ہین جن مین وہ رہتے تہے اونکی باری مین یہ حکم ہوا کہ
بعض مقابل بعض کر لو مراد قبلہ سے قول اول پر جہت بیت المقدس ہے جو کہ یہود کا قبلہ ہے آج تک
یا جہت کعبہ ہے اور کعبہ سے علیہ السلام اور اُنکے ہمراہیون کا قبلہ تہا ابو عثمان نے کہا ہے کہ
آدم اور جو لوگ بعد انکے ہوئے رطرف کعبہ کے نماز پڑہتے تہے لکن ظاہر قرآن دلیل تعیین قبلہ

پر نہیں ہے بعض نے کہا بنی اسرائیل نے اپنے گھر قبلہ رو بنا لیے تھے کہ جہاں نماز پڑھیں تاکہ طرف سے کفار کے کوئی سختی نہ پہونچے لفظ اقیموا الصلوٰۃ اسی کو مؤید ہے کیونکہ جس نماز کی اقامت کا حکم ہے اوس کا قبلہ یہی نماز کا قبلہ ہے مسجدوں میں پڑھے یا گھروں میں نہ گھروں کا سامنے کرنے بنانا اور بعض نے کہا کہ یہ حکم حضرت موسیٰ و ہارون کو بزعم اعداء ہوا تھا کہ مساجد بناؤ اور اللہ نے تکفل کیا تم کو شر اعداء سے محفوظ و مصون رکھیں گے ذکرہ الخطیب یہ فرمایا کہ نصرت جنت کی بشارت دو موسیٰ کو اختیار سکان سپرد انبیاء ہوتا ہے پھر اوسکو استقبال قبلہ و اقامت صلوٰۃ میں عام کر دیا کیونکہ رو بقبلہ ہونا اور نماز پڑھنا سب پر واجب ہے کچھ مختص بانبیاء نہیں ہے پھر موسیٰ کو ساتھ اس خطاب کے خاص کیا اس لیے کہ اصل رسالت میں وہی تھے اور ہارون اُنکے تابع تھے اس میں بشارت کی تعظیم اور بہت بھاری نکلی بعض نے کہا کہ یہ خطاب ہمارے حضرت کو ہے بطور التفات و اعتراض لکن اول اولیٰ وقال

مُوسٰی رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے تو نے دی ہے فرعون کو اور اسکے سرداروں کو رونق اور مال دنیا کی زندگی میں اے رب ہمارے اسواسطے کہ بہکاویں تیری راہ سے اے رب ہمارے اون کے مال اور سخت کر اون کے دل کہ نہ ایمان لاویں جب تک دیکھیں دکھ کی مار فرمایا قبول ہو چکی دعا تمہاری سو تم دونو ثابت رہو اور مت چلو راہ اون کے جو انجان ہیں ف بچہ ایمان کی اُنسے امید نہ تھی مگر جب کچھ آفت پڑتی تو جھوٹی زبان سے کہتے کہ اب ہم مانیں گے اس میں عذاب تم جاتا کام فیصل نہ ہوتا دعا سے لیے مانگی کہ یہ جھوٹا ایمان نہ لاویں دل اُنکے سخت رہیں تا عذاب پڑ چکے اور کام فیصل ہو یہ فرمایا کہ شتابی نہ کرو حکم کی راہ دیکھو ابن کثیر نے کہا اللہ پاک نے دعاء موسیٰ علیہ السلام کی خبر دی کہ جب فرعون اور اسکے ارکان دولت نے قبول حق سے انکار کیا اور اپنے ضلال و کفر پر براہ عناد و جحد بطور ظلم و عتو و تکبر و علو مستمر رہے تو پیغمبر نے اوپر بد دعا کی اور کہا اے رب تو نے ان فراعنہ کو اثاث و متاع دنیا اور اموال کثیرہ اس حیات فانیہ میں عطا کیے ہیں اور تو جانتا ہے کہ یہ میری رسالت پر جسکو میں تیری طرف سے لایا ہوں ہرگز ایمان لانیوالے نہیں ہیں یہ تو میرا انکے ساتھ تدراج ہے کہ تو نے انکو باوجود کفر کے یہ ساز و برگ

دے رکھا ہے سو اب تو اون کے اموال کو خاک مین ملا دے یہی قول ہی ابن عباس و مجاہد کا کہ اطمس بمعنے اہلک ہے اور ضحاک و ابو العالیہ و ربیع بن انس نے کہا ہے کہ ان کے اموال کو سنگ منقوش مثل ہیئت اول کے کردے قتادہ کہتے ہین ہمکو خبر ملی ہے کہ اُنکے زروع پتھر ہوگئے قرظی نے کہا اُنکی شکر پتھر ہوگئی ایک بار قرظی نے یہ آیت سامنے عمر بن عبد العزیز کے پڑہی تہی عمر نے کہا اے ابا حمزہ طمس کیا شے ہے کہا انکے سارے اموال سنگ سخت ہوگئے عمر نے اپنے غلام سے کہا تھیلی لے آ اوس مین کچھ چنے اور انڈے تھے اون کو کاٹا تو وہ پتھر ہوگئے تھے ابن عباس نے کہا تشدید علی القلوب سے مراد طبع ہے یعنے اون کے دلون پر مہر لگادی کہ عذاب کے دیکھنے تک وہ ایمان زبانی بہی نہ لائین یہ بد دعا کر نا موسی علیہ السلام کا بطور غضب کے تہا یہ غصہ انکو اللہ اور اللہ کے دین کے لیے آیا تہا جب سمجہ لیا کہ فرعون اور اُسکے سردارون مین کوئی خیر نہین ہے اور اُن سے کوئی کام دین کا نہ نکلے گا تب بد دعا کی جسطرح کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بد دعا کی ہے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ولہذا اللہ نے دعا موسی علیہ السلام کی اُنکے حق مین قبول فرمائی اس دعا پر ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تہی اوسپر اللہ نے فرمایا کہ تم دونون کی دعا قبول ہوگئی خاطر جمع رہو ابو العالیہ و ابو صالح و عکرمہ و قرظی و ربیع بن انس نے کہا ہے کہ دعا موسی علیہ السلام نے کی اور آمین حضرت ہارون نے کہا ابن کثیر کہتے ہین بعض نے اس آیت سے احتجاج کیا ہے اس بات پر کہ ہامموم قرارت فاتحہ پر نازل بمنزلہ قرارت فاتحہ ہے اسلیے کہ داعی ہوتے ہے اور آمین گو ہارون نے کہی مین کہتا ہون کہ یہ استنباط بعید از جہا ہے لیکن ہماری شریعت مین نص صریح در بارہ قرارت فاتحہ آچکی ہے اور حدیث عبادہ بن صامت مین فرما دیا ہے کہ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تو یہ حدیث صحیح مخصص عمومات وارد ہی اور یہی حکم راجح ہے یہ استنباط معارض اس حکم کو نہین ہوسکتا ہے اور اللہ نے کہا قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا یعنے اب سیدہے حکم پر قائم رہو ابن عباس نے کہا سیدہے حکم پر چلو اور استقامت رکھو ابن جریج کہتے ہین فرعون بعد اس دعا کے چالیس برس تک رہا اور قرظی و علی بن حسین نے کہا ہے کہ چالیس دن تک تیسیر و فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ملا سے مراد اشراف قوم ہین اور زینت نام ہے ہر اوس شے کا جس سے آراستگی کرین جیسے ملبوس و مرکوب و حلیہ و فراش و سلاح وغیرذلک اور مال وہ ہے جو کہ ان اشیا پر زیادہ ہو حاصل و نخوہ سے پہر کر رہا کی کہ اے رب یہ

زینت و اموال تو نے کیا اون کو اسلیے دی ہین کہ یہ لوگون کو تیری راہ سے گمراہ کرین بعض نے کہا یہ بد دعا ہے کہ تو اون کو مبتلا ہلاک کر اپنی راہ سے بالجملہ لام لِیُضِلُّوا کا اس جگہہ لام گے ہے یا لام دعا یا لام علت کہ تو نے یہ سامان انکو بطور استدراج کے دیا ہے صاحب کشاف نے اس مقام کی تقریر مین اطالت لاطائل کی ہے قول اول اولی ہے لفظ لیضلوا الضم یا و فتح یا دونون طرح پڑہا ہے اول کے معنے یہ ہین کہ اورون کو گمراہ کرین اور ثانی کے معنے یہ ہین کہ خود گمراہ ہون حکم سے مراد نسخ و ازالہ صورت ہے مجاہد نے کہا اِطْمِسْ اکثر مفسرین کہا اِمْسَخْهَا غَيِّرْهَا عَلَى هَيْئَتِهَا بہر حال انپر بد دعا محق و ہلاک اموال کی کی قتادہ نے کہا انکل ساری اموال و حروث و زروع و جواہر و دنانیر و دراہم نقش دار پتھر ہوگئے اپنی ہیئت صحیح پر الصاف اثلاث **حکایت** کہتے ہین عمر بن عبد العزیز نے ایک خریطہ منگایا اوس مین کچھ اشیا بقایاے آل فرعون کے تھے ایک بیضہ منقوشہ اور ایک حزبہ منقوش نکالا وہ پتھر ہوگیا تھا سدی نے کہا اللہ نے انکو اموال و نخیل و ثمار و دقیق و طعمہ کو پتھر کر ڈالا قرظی نے کہا خود اون کے صورتین پتھر ہوگئین لکن اس قول مین ضعف ہے اسلیے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اونکے اموال پر بد دعا کی تھی نہ اونکی جانون پر کہ وہ مسخ ہو جاتی یہ خمس ایک آیت ہے آیات تسع سے جو حضرت موسیٰ کو عطا ہوئی تھین یہ کہا کہ اے رب انکے دلون کو سخت و درشت کر دے کہ یہ حق کو قبول نہ کرین اور اون کا دل ایمان کے لیے نہ پڑہے اور نرم نہ ہو آحدی نے کہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالی جس کے حق مین یہ بات چاہتا ہے کرتا ہے اگر یون نہ ہوتا تو حضرت موسیٰ ہرگز اس سوال پر جسارت نکرتے یہ ایمان لانے والے نہین جب تک کہ عذاب کو نہ دیکھہ لین اور عذاب دیکھکر اگر ایمان لائین گے تو وہ کچھ بکار آمد نہ ہوگا ابن عباس رضی نے کہا عذاب غرق تھا بعض اہل علم نے اس بد دعا کو نیکا اون لوگون پر استشکال کیا ہے اور کہا ہے کہ رسل تو طلب ہدایت قوم ایمان کرتے ہین نہ طلب ہلاک سو جواب اسکا یہ ہے کہ کسی نبی کو بد دعا کرنا قوم پر نہین ہے مگر اللہ کے اذن سے اور اللہ پاک اوسی وقت اذن دیتا ہے جبکہ جان لیتا ہے کہ ان مین کوئی ایمان لانے والا نہین ہے ولہذا جب اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کو جتا دیا کہ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ تو انہون نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دیّارًا غرضکہ پیغمبر ماءمور ہوتا ہے نہ امیر اور بغیر اذن خدا کے نہ دعا کرے اور نہ بد دعا عالم امکان مین سارا تصرف ایک ذات پاک وحدہ لاشریک لہ کا ہے کسی اعلے اولی کو ذرہ برابر قدرت تصرف

کی حاصل نہیں ہے، ولہ الحمد اللہ پاک نے کہا کہ ہمنے تم دونوں کی بددعا حق ہین فراعنہ کے قبول کی اس جگہہ اضافت دعا کی طرف موسےؑ وہارونؑ دونکے فرمائی اور ماتقدم مین فقط طرف موسی علیہ السلام کے کہتے ہین کہ حضرت ہارونؑ نے آمین کہی تہی لیکن ہوسکتا ہے کہ دونون داعی ہون اور موضع اول مین اضافت دعا کی بسبب اصالت رسالت کی طرف موسیٰؑ کے فرمائی نحاس کہتے ہین مینے علی بن سلیمان کو سنا کہتے تہے دلیل اس بات پر کہ دعا موسیٰؑ وہارونؑ دونوں کی تہی یہ قول ہے موسے علیہ السلام کا رَبَّنَا وَاطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ اور پار کیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پہر پیچہے پڑا انکے فرعون اور اسکا لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جبتک کہ پہونچا اوسپر ڈباؤ کہا یقین جانا مینے کہ کوئی معبود نہین مگر جسپر یقین لائے بنو اسرائیل اور مین ہون حکم برداروں مین اب یہ کہنے لگا اور تو بے حکم رہا پہلے اور رہا بگاڑوالون مین یعنے ساری عمر مخالف رہا اب عذاب دیکہکر یقین لایا اسوقت کا یقین کیا معتبر ہے سو آج بچادین گے ہم تجہکو تیرے بدن سے تاکہ ہو تو اپنے پچہلون کو نشان اور البتہ بہت لوگ ہماری قدرتون پر دہیان نہین کرتے جیادہ بے

ع ۹ ۱۰ ۱۴

وقت ایمان لایا بے فائدہ ویسا ہی اسنے مرگئے پیچھے اوسکا بدن دریا مین سے نکالکر ٹیلہ پر ڈالدیا کہ بنی اسرائیل دیکھکر سنکر کرین اور عبرت پکڑین اوسکو بدن بچنے سے کیا فائدہ ابن کثیر کہتے ہین اسنے کیفیت غرق ہونے فرعون کی اور اسکے لشکر والون کی بیان فرمائی بنی اسرائیل ہمراہ موسے علیہ السلام کے سرزمین مصر سے باہر نکلا وہ اس سے پہلے جبہ لاکہ مقاتل تھے سو اوذریت اونہون نے قبط سے بہت سا زیور بطور عاریت لیا تہا یہ اُس سمیت نکل کھڑے ہوئے فرعون کے حمق نے زور کیا لوگ شہرون مین بہیجکر سب اقالیم سے لشکر فراہم کرلایا پیچہے بنی اسرائیل کے تعاقب مین بڑی ہیبت وعظمت وجیوش ہائل کے ساتہہ خود نکلا اسکا ارادہ ہوا کہ ان مین سے جو کوئی دولت وسلطنت والا ہے سارے مملکت مین وہ ایک بچہ سو یہ سب وقت شروق شمس کے بنی اسرائیل سے آملے جب سامنا آمنا جماعت فریقین کا ہوا اصحاب موسی علیہ السلام نے کہا ہم پکڑے گئے یہ اسلیے کہ وہ ساحل بحر تک پہونچ گئے تہے اور پیچہے اون کے فرعون ملعون لگا آتا تہا کچہ فاصلہ باقی نرہا مگر اسقدر کہ سامنا آمنا ہوجائے اور اصحاب موسی نے موسی علیہ السلام سے بابت سوال کے الحاح کیا کہ اب ہم کس طرح انکے ہاتہہ سے رہائی پائین موسی نے فرمایا کہ مجہے یہی حکم ہے کہ مین اسی راہ پر چلون جسکے ساتہہ میرا رب ہے وہ مجہے راہ بتلائیگا جب امر نہایت تنگ ہوگیا تو اسنے گشایش فرمائی اور موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم دریا کو اپنی لاٹھی سے مارو اونہون نے عصا مارا دریا پہٹ گیا ہر ٹکڑا مثل ایک کوہ کلان کے ہوگیا اور بارہ راہین کہل گئین ہر سبط کے لیے ایک رستہ ہوگیا اور اللہ نے ہوا کو حکم دیا اوس نے زمین دریا کو خشک کردیا فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى اور پانی دریا کا درمیان راہون کے مہیت شبا یک پر ہوگیا یعنے روزن سے بن گئے تاکہ ہر قوم دوسری قوم کو دیکہے اور یہ گمان نہ کرے کہ وہ قوم ہلاک ہوگئی اور ساری بنی اسرائیل دریا کے پلے پار نکل گئے جب سب آخر تک پار ہوچکے فرعون مع لشکر گران خود دوسری جانب سے کنارہ پر آیا ایک لاکہہ سوار سیاہ اسکے تہے سوا اور والون کے اوس نے دریا کو بیچکر ہول کہایا اور رک گیا اور چاہا کہ واپس پہرے هَيْهَاتَ وَكَانَ حِيْنَ مَنَاصٍ تقدیر نافذ ہوئی اللہ دعا قبول ہوگئی اور جبریل علیہ السلام ایک اسپ مادہ تیز رو توانا پر آئے اور جانب اسپ فرعون کے گذرے فرعون کا گھوڑا ہنہنا کر پیچہے حضرت جبریل کی گھوڑی کے ہوگیا اور جبریل علیہ السلام دریا مین گہس پڑے تو فرعون کا گھوڑا جبریل علیہ السلام کے پیچہے دریا مین پیٹہ گیا اور فرعون کا کچہ قابو اپنی جان پر نہ چلا اپنے امرا

۱۲ والله اعلم
۱۲ سورہ کہف مکیہ ہین سوا یہ آیت کہ ۱۰ ۱۲
۱۲ اور رفت ربا خلاصی کار

کے سامنے بہادری ظاہر کرنے کو یہ بات کہی کہ ہم سے زیادہ بنی اسرائیل کچھ استحقاق دریا کا نہیں رکھتے ہیں کہ وہ تو پار ہو جائیں اور ہم نہ ہوں وہ سب کے سب ازاول تا آخر دریا کے اندر گھس پڑے میکائیل علیہ السلام پیچھے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑا مگر لاحق فرعون کر دیا جب سارے اہل لشکر کامل طور پر اندر دریا کے نسق سو کر گئے اور لشکر اول نے چاہا کہ ہم پار ہو جائیں اللہ قدیر نے دریا کو حکم دیا کہ ان سب پر بلجا وہ ملگبا اور کوئی ایک نفر بھی اُن میں سے باقی نہ بچا دریا کی موجیں اونکر اوپر تلے کر تین تہیں اور خود فرعون پر تراکم امواج کا ہوا اور سکرات موت نے گھیر لیا اوسوقت اوس نے کہا کہ میں رب بنی اسرائیل پر ایمان لایا اور میں مسلمان ہوں لیکن یہ ایمان لانا اوسوقت ہوا کہ کچھ بکار آمد نہیں ہو سکتا قال تعالیٰ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ یعنے جب اللہ نے اس قول فرعون کے جواب میں اس جگہ یہ ارشاد کیا آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ یعنے تو اب اسوقت یہ بات بناتا ہے اور پہلے اللہ کا نافرمان رہ چکا ہے اور توڑا مفسد تھا لوگوں کو گمراہ کرتا رہا وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ اور یہ ذکر جسکو اللہ نے فرعون سے حکایت کیا کہ اوس بحالت غرق میں یوں کہا کہ منجملہ اسرار غریب کے ہے جسکا علم اللہ نے اپنے رسول کو دیا ولہذا ابن عباس نے رفعاً کہا ہے کہ جب فرعون نے یہ بات کہی بتی آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ مجھے جبرئیل نے کہا لو اب میں نے تجھ سے آخذ من حال البحر فدسسته في فيه مخافة أن تناله الرحمة رواه احمد والترمذي وحسنه وابن جرير وابن ابي حاتم یعنے اگر کبھی تم مجھکو اوس دم دیکھتے کہ میں دریا کی کالی کیچڑ مونہہ میں فرعون کے ٹھونس دی اس ڈر سے کہ کہیں اللہ کی رحمت اوسکو نہ لے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا قال لي جبريل لو رأيتني وأنا آخذ من حال البحر فأدسه في فم فرعون مخافة أن تدركه الرحمة رواه أبو داود الطيالسي ورواه أبو عيسى الترمذي أيضا وابن جرير أيضا من غير وجه مثله وقال الترمذي حسن غريب صحيح ابن عباس نے کہا ہے کہ جب اللہ نے فرعون کو غرق کیا تو اوس نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے باواز بلند کہا آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي اوسدم حضرت جبرئیل نے ڈرے کہ کہیں اللہ کی رحمت اسکو غضب پر سبقت نہ کرے اپنے پر سے دریا کی

کالی کچڑ لیکر اوسکے مونہہ پر ماری اور اسکی دہن کو چپیا دیا رواہ ابن ابی حاتم موقوفا وکذا رواہ ابن جریر مرفوعا
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے قال لی جبریل یا محمد لو رایتنی وانا اغطہ وادس من الحال فی فیہ
مخافۃ ان تدرکہ رحمۃ فیغفر لہ رواہ ابن جریر باسکی سند مین کثیر بن شنظیر ہے اگرچہ محبول غیر معروف ہے
باقی رجال ثقات ہین اسحدیث کو ایک جماعت سلف نے جیسے قتادہ وابراہیم تیمی ومیمون بن مہران مین مرسل
کہا ہے اور ضحاک بن قیس نے اسکو خطبہ مین پڑہا واسلم ابن عباس وغیرہ سلف نے کہا ہے بعض بنی اسرائیل
کو موت فرعون مین شک تہا اللہ نے دریا کو حکم دیا کہ اسکے بدن کو اوسیطرح پر صحیح سلامت بلا روح کے باہر نکال کر
ڈالدے اوسکے بدن پر ایک زرہ تہی جو کہ معروف تہی دریا نے اوسکو ایک ٹیلہ پر پہینک دیا تاکہ اوسکا مرنا
اور ہلاک ہونا متحقق ہوجائے ولہذا اللہ نے کہا کہ آجکے دن ہم تیرے بدن کو نجات دینگے یعنے تیرے جسد
بدن کو ایک اونچی جگہہ پر بلند کردین گے مجاہد نے کہا مراد بدن سے جسد ہے یعنے تن جسنے کہا مراد جسم بلا روح
ہے عبداللہ بن شداد نے کہا یعنے سویا صحیحا مراد اس سے یہ ہے کہ وہ بدن دریدہ بریدہ نہین ہوا تہا تاکہ
لوگ بخوبی اُس لعین کو پہچان لین کہ ہان یہ فرعون ہی کی لاش ہے اگر وہ لاش پاش پاش ہوجاتی تو اوسکی
شناخت مین لوگ عاجز ہوتے ابوصخر نے کہا مراد بدن سے درعہ ہے بہرحال ان سب اقوال مین کچہ منافات
نہین ہے پہر فرمایا کہ ہم نے تیرے بدن کو اسلیے نجات دی کہ تو اوسطے پچہلون کے یعنے بنی اسرائیل کے ایک
دلیل ہو اور وہ تیرا ہلاک ہونا اور مرجانا معلوم کرلین اور جان لین کہ اللہ بڑی قدرت والا ہے ہر دابہ کا
ناصیہ اوسکے ہاتہہ مین ہے اور کوئی شے مقابلے مین اوسکے غضب کے نہین ٹہہر سکتی ہے لیکن اکثر لوگ
ہماری نشانیون سے غافل ہین متعظ نہین ہوتے اور نہ عبرت پکڑتے ہین ان فراعنہ کا غرق وہلاک ہونا
دن عاشورے کے ہوا تہا جسطرح بخاری مین ابن عباس سے آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین آئے یہود یوم عاشورا کا روزہ رکہتے تہے اونہون نے کہا یہ وہ دن ہے کہ اوسدن موسے فرعون پر غالب
ہوئے تہے حضرت نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تم زیادہ اسنے مستحق ہو ساتہہ موسی کے اسدن روزہ رکہو فتح الباری
مین کہا ہے ہم نے گئے بنی اسرائیل کو دریا کے اوس پار یہ اسطور پر ہوا کہ اللہ نے بحر کو بر کردیا یا پانی سوکہہ گیا
وہ آسانی سے بحر کو طی کرکے خشکی مین نکل گئے مراد بحر سے اس جگہہ بحر قلزم ہے جسکو سویس کہتے ہین یہ سویس
ابتک موجود ومعروف ہے یہ سب چہہ لاکہہ آدمی تہے قالہ الخطیب خازن نے کہا ہے جب یعقوب علیہ السلام
مع ابنائے کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کے آئے تہے ۹۲ آدمی تہے اور جب انکی اولاد ہمراہ ہوسے

علیہ السلام کے مصر سے وقت معلوم مین باہر نکلے تھے جیسا لکھہ تھے اسکی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے نیچے
اس آیت کے وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ آیت باب دلیل ہے خلق افعال پر غرضکہ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے
تو فرعون اور اُسکے لشکر نے اُنکا پیچھا کیا یہ تعاقب براہ ظلم و اعتداء و بغی و عداوت تھا عکرمہ نے کہا لفظ
عدو و عتو و علو کتاب اللہ مین بمعنے تجبر ہے یہانتک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو اوس نے کہا مین ایمان
لایا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی غفلت مین بنی اسرائیل کو وہان سے باہر کیا تھا جب فرعون نے
سنا کہ ساری بنی اسرائیل یہان سے چل دیے تو لشکر لے کر پیچھے اونکے دوڑا اگر گرفتار کرلے اللہ نے دریا
کو واسطے بنی اسرائیل کے پہاڑ دیا وہ سوکھے نکل گئے اتنے مین فرعون آپہونچا دریا اوسی حال پر تھا
جس پر کہ بنی اسرائیل کا گذر ہوا تھا جب فرعون مع کل لشکرون کے اچھی طرح اندر دریا کے آگیا اور قریب
تھا کہ پار ہوجائے ایکبارگی وہ دریا اوسپر منطبق ہوگیا سب کے سب ڈوب گئے اور فرعون کا ایمان لانا
کچھ سود مند نہ ہوا اسلیے کہ یہ ایمان بعد ادراک غرق تھا جبکہ اللہ کے عذاب کو آنکھون سے دیکھہ لیا جس
طرح کہ سورۂ نسا مین گذر چکا ہے اُس لعین نے یہ نہ کہا آمَنْتُ بِاللّٰهِ یا آمَنْتُ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بلکہ وہ کہا جو
اوپر گذرا اسلیے کہ ہنوز اُس مین رگ دعوی الٰہیت باقی تھی اور آپ کو مسلمان بنانے لگا یعنے مین موحد
و منقادہون کوئی کہے وہ تین بار ایمان لایا جسطرح کہ اس آیت مین مذکور ہے تو عدم قبول کا کیا سبب ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ وہ وقت نزول عذاب کے ایمان لایا اور ایمان و توبہ اس وقت مین مقبول نہین ہے
بدلیل قولہ تعالی فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اور اتمام ایمان کا جو یہ ہے کہ اقرار
توحید و نبوت دونون کا کرے فرعون نے اقرار نبوت کا اس ایمان مین نہین کیا اسلیے اوسکا ایمان
صحیح نہین ٹہیرا اسکے سوا اور جوابات بھی ہین نَكَرَهُ الْخَطِیْبُ اور حدیث جبریل مین جو یہ آیا ہے
کہ جبریل نے اوسکے مونہہ مین کالی کیچڑ ٹھونس دی سو یہ کام اللہ کے حکم سے کیا تھا اسلیے کوئی اعتراض
حضرت جبریل علیہ السلام پر وارد نہین ہوتا ہے رازی نے اسحدیث مین استشکال کیا ہے اور خازن نے
اسکا جواب دیا ہے ابوہریرہ رضی کہتے ہین قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ یَعْنِیْ اَبْغَضَ
اِلَیَّ مِنْ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا اَنْ جَعَلَتْ اَحْشُوْ فَاهُ حَمْاَةً وَّاَنَا اَغُطُّ خَشْیَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ
وَاَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُوْیَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفْعًا نَحْوَهٗ وَاَبُو الشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ نَحْوَهٗ بڑا تعجب
اُس شخص سے ہے جسکو علم فن روایات کا نہین ہے اور معہذا مفسر ہے اور درمیان اصح صحیح اور

اکذب الکذب احادیث کو تمیز نہین کرسکتا ہے بہرباوجود اسحالت کے احادیث رسول مین کلام کرتا ہے اور صحیح پر حکم بطلان کا لگاتا ہے اور زبان قلم وقلم زبان کو میدان بحث مین ساتھ جہل بحت وقصور فاضح کے مطلق العنان کرتا ہے جس سے اونے معارس فن حدیث کی مضحکہ کرتے ہین فیا مسکین مالک و لھذا الشان الذی لست فیہ فی شیء الا تستر نفسک وترتع علی صلعک وتعرف بانک بھذا العلم من الجھل الجاھلین صاحب کشاف کا یہی حال ہے کہ اپنی تفسیر مین تعرض بذکر احادیث کرتا ہے اور موضوعات لاتا ہے اور کبھی احادیث صحیحہ کو خبر کاذب علی الرسول کہتا ہے حالانکہ وہ حدیث صحیحین مین ہوتی ہے اور ایک جماعت صحابہ اوسکی راوی ہے اور سارے رجال اسانید ائمہ ثقات ہوتے ہین بالجملہ جب فرعون نے اقرار ایمان کا کیا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اب تو ایمان لاتا ہے حالانکہ تو پہلے نافرمان تھا بعض نے کہا قائل اس قول کے جبریل علیہ السلام ہین نہ اللہ تبارک وتعالی اور کسی نے کہا کہ میکائیل ہین اور بعض نے کہا کہ خود فرعون نے یہ بات اپنے جی مین اپنے جی سے کہی تھی بہرحال مقصود اس مقال سے توبیخ وتقریع ہے ابن عباس نے کہا اللہ نے اسکا ایمان قبول نہین کیا وقت نزول عذاب کے حالانکہ اوسکو فرصت ومہلت دی تھی باس کا ایمان وتوبہ قبول نہین ہے مطلقا ہو اکہ اسحالت مین ایمان کچھ فائدہ نہین دیتا جو وقت توبہ کرنے کا تھا وہ تو ضائع کردیا اور دنیاے فانی کو آخرت باقی پر اختیار کیا ؎

تو بہار انفس نابیں دست دست ہیچ دیر رسیدی در محل بستند

شیخ ابن عربی صاحب فتوحات نے انہین آیات سے ایمان فرعون پر استدلال کیا ہے اوسکا جواب ابن حجر مکی نے کتاب الزواجر مین خوب لکھا ہے اور کفر فرعون کا ثابت کیا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی حنفی نے بھی تکمیل الایمان مین ایمان فرعون کا انکار کیا ہے اور یہی حق اور مطابق ظاہر نظم قرآن کے ہے اگر جگہہ اطالت بحث کی اس استدلال پر کچھ ضرور نہین ہے اسلیے کہ یہ قول مخالف کتاب عزیز وسنت مطہرہ واعتقاد جمہور علماء سلف وخلف ہے اور کیا عجب ہے کہ بحث اس قول کی کتاب شیخ مین مدسوس ہو اور اگر مدسوس نہین ہے تو گو صاحب فتوحات شیخ کبیر ہین لکن حق اونسے بھی اکبر ہے بہرحال اللہ تعالی نے اس آیت مین تنصیص کی ہے عدم ایمان فرعون پر اور فرمایا ہے کہ تو ایک مدت تھا سو ہم آج کے دن تیرے بدن کو دریا کے اندر سے نکالکر کنارہ پر ڈالدین گے یہ اسلیے کہ بنی اسرائیل کو

تصدیق اوسکے غرق کی نہین ہوئی تھی وہ کہتے تھے کہ اوس کی شان اس سے اعظم تر ہے کہ وہ ڈوب جاوے اللہ نے
ایک اونچی ٹیلہ پر اوسکی لاش کو ڈالدیا یہانتک کہ سب نے دیکھا کہ وہ ایک سرخ بیل کی تودہ کی طرح مردہ پڑا ہے پھر
ثانیاً اعادہ اوسکا دریا مین کیا اوسی وقت سو بابل کسی مردہ کو قبول نہین کرتا ہے قَالَهُ الْخَازِنُ بعض نے کہا
معنے یہ ہین کہ بنی قوم تو دریا مین گئی اور ہم تجھ کو پانی کے اوپر کردین گے تاکہ لوگ دیکھین کہ تو ڈوب کر مرا ہے
یا ہم تجھکو ایک ناحیہ زمین پر پھینکدین گے لفظ بدن مین مفسرین کا اختلاف ہے کسیکے کہا مراد جسد ہے بعد سلب
روح کے اور کسیکے کہا بمعنے درع ہے درع کو بدن کہتے ہین یہ قول ابو عبیدہ کا ہے اور زجاج نے معنے اول
کو راجح کہا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یا بدن ایک پڑا ہے مراد ساری اعضا و اجزا جسم ہین اور
بعض نے کہا مراد بدن سے یہ ہے کہ برہنہ ڈالدین گے کوئی لمبے جسم پر نہ ہوگی آیت سے مراد علامت ہے ہینے
تیرا بدن ظاہر ہوا نہ تیری قوم کا یا اسلیے کہ لوگ تیرا ہلاک ہونا معلوم کرلین اور جان لین کہ تیرا دعوی
ٹھیک نہ تھا اور تیرے مرنیمین ڈوب کر کوئی شک باقی نہ رہے یا مراد پھینک دینا ہے ساحل بحر پر
تنہا نہ اور مغرقین کا تاکہ ان اللہ کی نشانی ہو اور لوگ عبرت پکڑین یا امم آیندہ اس حال کو سُنکر اعتبار
کرین اور تکبر و تجبر و تمرد علے اللہ سے بچین کیونکہ جس شخص نے دعوی خدائی کا ایک زمانہ دراز تک کیا
اور ایک دعوے پر مستمر رہا اُسکا انجام اس رسوائی و خرابی و تباہی سے ہوا اور بعض نے لِمَنْ
خَلْفَكَ بصیغہ ماضی پڑھا ہے یعنے یہ تیرا ڈوبکر مرنا واسطے اوس شخص کے جو بعد تیرے خلیفہ ہوگا یا مُیسر
بنے گا یا تیرے سکن مین رہیگا ایک نشانی ٹھیرکر یہ آخر مقولہ تھا جبریل علیہ السلام کا اور اکثر لوگ
ہماری نشانیون سے جو کہ موجب عبرت بار و تفکر و تیقظ ہین خواب غفلت مین بے خبر ہین یکمہ درسطے

تقریر کلام محکی کے فرمایا وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ
فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝
جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو پوری جگہہ دینی اور کھانے کو دین ستھری چیزین سو وہ بہوٹے نہین
جب تک آچکی اُنکو خبر اب تیرا رب اُنمین فیصلہ کرے گا قیامت کے دن جس بات مین وہ بہوٹ
رہے تھے یعنی ہلاک شام دیا کہ کوئی مخالف اُنکا نہ رہا ف اللہ تعالے نے جو نعمتین دین دنیا کی
بنی اسرائیل کو دی تھین اس آیت مین اُنکی خبر دی ہے مُبَوَّأَ صِدْقٍ سے زمین مصر و شام اور حوزہ
کہ متصل قدس ہے مع نواحی بیت المقدس کے مراد ہے اسلیے کہ بعد ہلاک فرعون و جنود فرعون کے

ساری بلاد مصر پر ہاتھہ دولت موسویہ کا غالب ہوا کما قال تعالیٰ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور دوسری آیت مین فرمایا ہے فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور فرمایا كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ الایات لکن وہ موسیٰ علیہ السلام سے استمرار طالب بلاد بیت المقدس ہی کے رہے یہ بلاد خلیل خلیل ابراہیم کی ہین اور وہان ایک قوم عمالقہ کی رہتی تھی بنی اسرائیل نے اون کے قتال سے کم ہمتی و پہلوتہی کی اللہ نے انکو تیہ مین چالیس برس تک صحرا نوردی کرکہا اسی تیہ مین حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال بھی ہوا اور حضرت موسے علیہ السلام نے بھی وفات پائی پھر بعد ہارون و موسے علیہما السلام کے بنی اسرائیل ہمراہ یوشع بن نون کے اوس دشت سے باہر نکلے اور اللہ نے اُنکے ہاتھہ پر بیت المقدس کو مفتوح کردیا اور اُن کا ہاتھہ اُن بلاد پر چلا دیا یہانتک کہ بعد ایک زمانے کے قدس کو بخت نصر نے اُنکے ہاتھہ سے لیلیا پھر عود اوسکا طرف انکے ہوا پھر ملوک یونان نے اپنا قبضہ کرلیا ایک مدت دراز تک یہ احکام یونان رہا اور اس مدت مین اللہ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو مبعوث فرمایا اوسوقت یہود نا ہنجار نے ملوک یونان سے استعانت معاداۃ عیسیٰ علیہ السلام پر چاہی کیونکہ حکام بیت المقدس کے اوس عصر مین یہی ملوک یونان تھے یہود نے اُنسے کہدیا کہ حضرت عیسیٰ تمہاری رعایا کو بگاڑتے اور تمسے باغی کرتے ہین یہ وحی شیطانی اونکے کان مین پہونک دی اور جعفلجری سے اُنکو مسیح پر افروختہ کردیا ملوک مذکور نے کہ لوگ بھیجے کہ جاؤ عیسےٰ کو پکڑ لاؤ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت مسیح کو تو آسمان پر اوٹھا لیا اور ایک حواری کو بشبیت و قدرتی اون کا ہمشکل ہوگیا اُن لوگون نے اوسکو پکڑ کر سولی چڑہا دیا اور یہ اعتقاد کیا کہ ہمنے عیسیٰ ہی کو قتل کیا ہے وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا پھر بعد مسیح علیہ السلام کے جب قریب تین سو برس کے گذر گئے تو قسطنطین بادشاہ یونان دین نصرانیت مین داخل ہوا یہ ایک فیلسوف تھا قبل تنصر کے بعض نے کہا اوسنے اس دین کو بطور تقیہ کے اختیار کیا تھا کسینے کہا بطور حیلہ کے واسطے فساد دین کے اساقفہ نے اوسکے لیے ایک شریعت بنائی اور قوانین مقرر کیے یہ شریعت ایک محدث و بدعت تھی اوسنے اُنکو لیے کنائس پر بڑے اور چھوٹے اور صلوٰۃ مع وہیاکل و معابد و قلایات

طیار کرادیے اُس زمانے مین دین نصرانیت نے خوب شہرت پکڑی اور مذہب عیسوی منتشر ہوا حالانکہ اُس مین خوب سی تبدیل و تغییر و تحریف و وضع و کذب مخالف دین مسیح علیہ السلام ہوچکی تھی اور حقیقت مین دین مسیح پر بجز چند رہبان کے کوئی شخص باقی نہ رہا تھا اونہون نے اپنے صوامع صحرا و بیابان و درشت و ویرانے مین بنالیے ان نصاریٰ کا غلبہ مملکت شام و جزیرہ و بلاد روم پر ہوگیا قسطنطین نے شہر قسطنطینہ و قیاسریہ و بیت لحم و کنائس بیت المقدس اور مدن حوران مثل بصری وغیرہ بلدان کی ہیات ہائلہ محکمہ پر عمارات کیے اور اُسدن عبادت صلیب کی شروع کی اور طرف مشرق کی نماز پڑہی اور کنائس یعنے گرجاگہرون مین تصویرین بنائین اور گوشت خوک کو حلال ٹہیرایا اسیطرح بہت سے فروع و اصول دین مین احداث کیے اور ایک امانت کبیرہ حقیرہ جسکا نام کبیرہ رکہا ہے واسطے اس دین مسیحی کے وضع کی اور قوانین بنائے اور بسط کیا بالجملہ انکا ہاتہہ ان بلاد قدس پر زبردست رہا یہانتک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس ملک مقدس کو ہاتہہ سے اونکے نکال لیا اور دست امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیت المقدس مفتوح ہوا و للہ الحمد و المنہ مین کہتا ہون بعد اس فتح کے پہر ایک بار غلبہ نصاریٰ کا قدس و نواحی قدس پر ہوگیا تہا زمانہ ملک ایوب مین پہر اسلام غالب آیا اب یہ مملکت زیر حکومت بادشاہ روم ہے اور اس وقت سلطان عبد الحمید خان عافاہم اللہ تعالیٰ انجگہہ کے حاکم مستقل ہین بلکہ حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا ہے کہ جتنے معابد و مساجد اہل اسلام و اہل کتاب کے ہین وہ سب آج خالصۂ سلطان مذکور ہین داخل ہین جیسے حرمین شریفین اور اوشرفہما اور قدس و مسجد اقصے اسی طرح کربلا و نجف کربلا و نجف محل بدع ہین نہ موضع عبادت پہر اللہ نے فرمایا کہ ہمنے بنی اسرائیل کو طیبات دیے یعنے رزق حلال و پاکیزہ نعم بخش و طیب طبعاً و شرعاً پہر جو اختلاف بنی اسرائیل کا مسائل مین ہوا وہ بعد علم آنے کے ہوا یعنے اُنکو یہ اختلاف کرنا چاہیے نہ تہا حالانکہ اللہ نے اُنکو سب مسائل کہولکر بتا دیے تہے اور بس کر اون سے دور کر دیا تہا حدیث مین آیا ہے اِنَّ الْیَهُوْدَ اخْتَلَفُوْا عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ النَّصَارٰی اخْتَلَفُوْا عَلٰی اِثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَسَتَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً مِّنْهَا وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ قِیْلَ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاهُ الْحَاکِمُ فِیْ مُسْتَدْرَکِهٖ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَهُوَ فِی السُّنَنِ وَالْمَسَانِیْدِ وَلِهٰذَا اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ خبر ارب درمیان اُنکے دن قیامت کو فیصلہ کر دے گا اُن کے اختلاف کا

اسیطرح جو اختلاف بعد آنے علم کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے اس امت مین پڑ گیا اور بہتر فرقے اہل بدعت کے حادث ہوگئے اور خود فرقۂ ناجیہ اہل سنت مین طوائف مختلفہ برآمد ہوئے اور ہر کسینے اپنا ایک نام خاص رکھا جیسے مالکی حنفی شافعی حنبلی صوفی چشتی قادری سہروردی و نحوہا اور باتفاق سلف صلحا ہنجر بافتراق ہوا اور ہر گروہ نے آپ کو صواب پر اور دوسرے کو خطا پر جان لیا حالانکہ اصل دین خالص مین ہمارے کوئی نام و نشان بجز اسلام و مسلمان کے نہین ہے سو اس اختلاف مفتاد و دولت کا فیصلہ بھی انشاء اللہ تعالی وہین سامنے جبار تعالی شانہ کے دن فصل کے ہو جائیگا اور ہر بدعتی جان لیگا کہ حق پر کون تھا اور سنت پیغمبر آخر الزمان سے کس نے عدول کیا اور کس نے نہین کیا فتح البیان مین کہا ہے مسود اسم مکان ہے یا مصدر ہے اضافت اس لفظ کی طرف صدق کے قاعدہ عرب پر جاری ہے عرب جب کسی شے کی مدح کرتے تو اوسکو طرف صدق کے اضافت کرتے مراد اسجگہ منزل محمود صالح مختار مرضی ہے ضحاک نے کہا یہ زمین مصر تھی بعض نے کہا بلکہ جمیع مملکت ماتحت فرعون و قوم فرعون کیا ناطق و صامت اور کیا زرع و نخیل و غیرہا بعض نے کہا مراد اردن و فلسطین ہے قتادہ نے کہا مراد شام ہے بعض نے کہا بیت المقدس ہے اسلیے کہ یہ بلاد خصب و خیر و برکت کے ہین ملیات سے مراد مستلذات رزق ہین یہ آیۃ اختلاف امر دین مین و تشعب بسبب کثیرہ بعد اسکے تھا کہ پہلے وہ سب ایک ہی راہ غیر مختلف پر تھے یہانتک کہ اُنکے پاس علم آیا مراد علم سے نزول توریت کا ہے توریت مین احکام اور خبر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی بامراد علم سے قرآن ہے کہ اونہون نے اوس مین اختلاف کیا اور حضرتؐ کی صفت مین مختلف ہوگئے کوئی ایمان لایا اور کوئی منکر ہوا ابن زید نے کہا مراد علم سے کتاب منزل الٰہی ہے اور اللہ کا امر و نہی قرآن کا نام علم رکھا اسلیے کہ ایک سبب علم ہے قول اول پر مختلفین یہود ثمیر تھے جنہون نے بعد نزول توریت کے اختلاف کیا اور قول ثانی پر یہود معاصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو جس امر دین مین یہ مختلف ہوگئے ہین اللہ تعالی بانجام اوسنین و تعذیب کافرین دن قیامت کے فیصلہ اُنکا کردے گا محسن کو اچھا بدلا اور مسئ کو برابر لامل جاویگا محق اپنے عمل کی جزا پائیگا اور مبطل اپنے عمل کی سزا فَإِنْ كُنْتَ

فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ
الْخَاسِرِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ

آیۃ حتی یروا العذاب الالیم ۝ سو اگر تو ہے شک مین اُسچیز سے جو اوتاری ہمنے تیری طرف تو پوچھ اُنسے جو پڑہتے ہین کتاب تجھ سے آگے بیشک آیا ہے تجھکو حق تیرے رب سے سو تو مت ہو شبہ لانیوالا اور مت ہو اون مین جنہون نے جھٹلائین باتین اللہ کی پھر تو ہی ہووے خراب ہونے والا جنہون نہیں سچی آئی بات تیری رب کی وہ نہ مانینگے اگرچہ پہونچین اُنکو ساری نشانیان جب تک دیکھین دکھہ کی مار ف ٹھیک آئی بات یعنے ابلیس کو جو فرمایا تہا کہ تجھکو اور تیرے ساتھیون کو دوزخ مین بھردونگا انتہے ابن کثیر نے کہا قتادہ نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے الا اشک ولا اسال یہی قول ابن عباس و سعید بن جبیر و حسن بصری کا بہی ہے اس مین تثبیت ہو واسطے امت کے اور اعلام ہے اس امر کا کہ صفت اون کے نبی کی کتب متقدمہ مین جو کہ اہل کتاب کے ہاتھہ مین مین موجود ہے کما قال تعالی الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل الایۃ پہر باوجود اس علم کے یہ کتاب والے تلبیس و تحریف و تبدیل کرتے ہین حالانکہ حضرت کو ایسا پہچانتے ہین جیسے کہ اپنے ابنا کو پہچانتے ہین لیکن باوجود قیام حجت کے حضرت پر ایمان نہین لاتے ولہذا اللہ نے فرمایا کہ جسپر کلمت تیرے رب کا ثابت ہوچکا ہے وہ ہرگز ایمان نہ لائینگے اگر اُنکے پاس کیسی ہی کوئی نشانی کیون نہ آئے یہانتک کہ وہ عذاب کہ اپنی آنکھون سے دیکھہ لین مراد اس سے ایمان نافع ہے ورنہ حالت یاس کا ایمان کچھ نفع نہین دیتا ولہذا موسے علیہ السلام نے جب فرعون اور اُسکے سردار و وزیر بددعا کی تو اُس مین یہ بہی کہا فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم کما قال تعالی ولو اننا نزلنا الیھم الملٰئکۃ وکلمھم الموتی وحشرنا علیھم کل شیء قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرھم یجھلون فتح البیان مین کہا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم کو اس تنزیل مین کچھ شک ہے یہ خطاب ہے حضرت کو اور مراد غیر ہے قاضی عیاض نے شفا مین کہا ہے دیکھہ کہین تیرے دل مین یہ خطرہ نہ ہو کہ حضرت وحی مین شک تہے کیونکہ حضرت پر ورود شک کا جائز نہین ہے تعلب مبرد نے کہا اے محمد تم شخص کافر سے کہدو کہ اگر تجھکو کچھ اوس مین شک ہے تو تو اہل کتاب سے پوچھہ لے جیسے عبداللہ بن سلام اور اُنکے امثال یہ اسلیے کہ اُسوقت کے بت پرست یہود کے علما رہونیکا اقرار کرتے تہے اور بہ نسبت اپنے اُنکو اعلم تر جانتے تہے اسلیے اللہ نے شاکین کو ارشاد سوال کرنیکا علما راہل کتاب سے جو کہ اسلام لے آئے تہے فرمایا کہ وہ کہدینگے کہ ہان یہ قرآن سچی کتاب اللہ تعالی کی ہے اور محمد اللہ تعالی کے رسول ہین صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم اور توبیخ اسکی شاہد اور اسکے ساتھ ناطق ہے کیونکہ یہ بات اون کے نزدیک متحقق ہو چکی تھی اور بشارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکی کتابون مین موجود تھی مراد ظاہر کرنا نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے بشہادت احبار لکن اس وجہ مین باوجود حسن کے مخالفت ظاہر ہے زجاج نے کہا اللہ نے خطاب حضرتؐ کو کیا اور یہ خطاب شامل خلق ہے یہ وجہ بھی حسن ہے لکن اسمین بُعد ہے اسلیے کہ جب رسول اس خطاب مین داخل ہے تو ایراد موجود اور اعتراض وارد رہا کسیتے کہا حرف اِن اس جگہ بمعنے نفی ہے یعنے تم کو اسمین کچھ شک نہین ہے کہ تم کسی سے سوال کرو اور یہ وجہ ابعد ہے قتیبی نے کہا مراد اس آیت سے وہ کافر ہے جو یقیناً حضرتؐ کی تکذیب یا تصدیق نہین کرتا ہے بلکہ شک مین ہے اور بعض نے کہا کہ یہ خطاب حضرتؐ ہی کو ہے نہ غیر کو اور معنے اس کے یہ ہین کہ اگر تو اون لوگون مین سے ہوتا جن کو شک لگتا ہے اور اہل کتاب سے پوچھتا تو وہ تیرے شک کو دور کر دیتے بعض نے کہا کہ اس جگہ بمعنے ضیق صدر ہے یعنے اگر تیرا دل ان لوگون کے کفر سے تنگ ہوتا ہے تو تو صبر کر اور اہل کتاب سے پوچھ کہ تجھ سے پہلے جو پیغمبر تھے اونھون نے کیسا صبر ایذا رسانی قوم پر کیا بعض نے کہا کہ معنے آیت کے بطور فرض و تقدیر کے ہین کہ اگر مثلاً و فرضاً تجھ کو شک ہو اور شیطان کسی طرح کا خیال دل مین ڈالے تو تو دریافت کرلے یہ لوگ تجھ کو تیری نبوت کی اور اس قرآن کی خبر دین گے اور اقرار کرینگے کہ ان یسیح ہے اسلیے کہ وہ تیری صفت اپنی کتابون مین لکھی ہوئی پاتے ہین اُن مین جو لوگ مسلمان ہو چکے ہین اُنکے مقتضا کتم کا زائل ہو چکا ہے بیشک یہ حق ہے جو تیرے پاس طرف سے تیرے رب کے آیا ہے اسمر نے یہ بات قسم کہا کر کہی اب شک اصل سے قطع ہو گیا اور اختلاف تفاسیر کا جاتا رہا سو تو شک کرنے والون مین نہ ہو اپنے یقین پر رہ اور ممکن ہے کہ یہ نہی تعریض ہو واسطے غیر کے جسطرح کہ بہت جگہ قرآن مین اسطرح ہوا ہے اسیطرح نہی حضرتؐ کی تکذیب ہے تعریض للغیر ہے اور اس تعریض مین جو زجر مترتب ہے تکذیب کو فرمایا ہے وہ ابلغ ہے اس سے کہ خود اُنکو نہی کیجاتی کیونکہ جب ایسے شخص کو نہی کی جس سے صدور ان امور کا ممکن نہین ہے تو پھر ممکن الصدور کا کیا ذکر ہے اور جن لوگون کے لیے اللہ کی قضا و قدر جاری ہو چکی ہے کہ وہ کفر پر مصر رہین گے اور کفر ہی پر مرینگے اون سے وقوع ایمان کا کسی حال مین بھی نہین ہوتا ہے اگرچہ بصورت ایمان کی واقع ہو جیسے اقرار کرنا ایمان کا وقت معاینہ عذاب کے کہ یہ حکم عدم مین ہے مجاہد نے کہا اللہ کا سخط اوپر بسبب عصیان کے ثابت ہو چکا اور بعض نے کہا اللہ کی لعنت اُنپر

کسینے کہا مراد کلمہ سے یہ کلمہ ہے خَلَقْتُهُمْ لِاَدْخِلَهُمُ النَّارَ وَلَا اُبَالِیْ لفظ آیت شامل ہے آیات تکوینیہ و تنزیلیہ دونون کو چونکہ اون کی دلون پر مہر لگ گئی ہو اور قول متحقق ہو چکا اب وہ کسی نشانی پر بھی کیسی ہی کیون نہ ہو ایمان لانیوالے نہین ہین جبتک کہ رویت عذاب کی نہو اور سو وقت صورت ایمان کی از سے واقع ہوگی لیکن ایسے ایمان پر ترتب کسی حکم کا نہین ہوتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا

ایمانها الا قوم یونس لما امنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا ومتعنهم الی حین ○ سو کیون نہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پھر کام آتا اون کو ایمان لانا مگر یونس کی قوم جب یقین لائی کہولدیا ہمنے اون پر سے ذلت کا عذاب دنیا کے جیتے اور کام جلایا اون کا ایک وقت تک ف یعنے دنیا مین عذاب دیکھکر یقین لانا کسی کو کام نہین آیا مگر قوم یونس کو اسواسطے کہ اونپر حکم عذاب کا پہونچا تھا حضرت یونسؑ کی نشتابی سی صورت عذاب کی نمودار ہوئی تھی وہ ایمان لائے پھر بچگئے اسی طرح مکے کے لوگ فتح مکہ مین اونپر فوج اسلام کی پہونچی قتل و غارت کو لیکن اُنکا ایمان قبول ہوگیا اور امان ملی انتہے اللہ فرماتا ہے کوئی قریہ بجالہا امم سالفہ مین سے جنکے پاس ہمنے رسول بھیجے تھے ایمان نہین لایا بلکہ ساری قوم یا اکثر قوم نے اون رسل کی تکذیب کی کقولہ تعالی یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ كَذٰلِكَ مَا اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ وَكَذٰلِكَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور حدیث صحیح مین آیا ہے عرض کیے گئے مجھپر انبیا سو گذرا کوئی نبی اور اُسکی ساتھ ایک گروہ تھا لوگون کا اور کوئی نبی اور اُسکی ساتھ ایک مرد تھا اور کوئی نبی اور اُسکے ہمراہ دو مرد تھے اور کوئی نبی اور اُسکے ساتھ کوئی نہ تھا پھر ذکر کیا موسیٰؑ کا اور اُنکے اتباع کی کثرت کا پھر اپنی امت کی کثرت کا ذکر فرمایا یہ اس کثرت سے تھے کہ خافقین و جانب مشرقی و غربی کو اونہ نے مسدود کر دیا تھا غرض یہ کہ کوئی ایسا قریہ نہ ملا جو تمام و کمال ایمان لایا ہو اون قری مین جو گذر چکے مگر قوم یونسؑ یہ اہل نینوی تھے اور نہ تھا ایمان لانا اُنکا مگر ڈر سے عذاب کے جس عذاب سے اُنکے نبی نے قوم کو ڈرایا تھا جب قوم نے اسباب عذاب کا معاینہ کیا اور رسول اُنکے درمیان مین سے نکل کے چلے گئے تب اونہون نے اللہ سے استغاثہ کیا اور تضرع و استکانت سے پیش آئے اور اپنے اطفال و مواشی و دواب جمع کرکے اللہ سے سوال رفع عذاب کا کیا اوسوقت اللہ نے اونپر رحم

فرما کر عذاب کو اوٹھا لیا اور اُنکو تا خیر دی مفسرین کا اختلاف ہے کہ اس عذاب کے ساتھ عذاب اخروی بھی
مکشوف ہو گیا یا فقط دنیا کا عذاب اوٹھ گیا یہ دو قول ہین ایک یہ کہ اسی حیات دنیا کا عذاب مرفوع ہوا جس
طرح کہ اس آیت مین تصدید آئی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ دونو جگہہ کا عذاب اوٹھ گیا لقولہ تعالیٰ وَاَرْسَلْنٰهُ
اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ اپنے اطلاق ایمان کا فرمایا اور ایمان عذاب
اخروی سے چھڑاتا ہے اور یہی قول ظاہر ہے واللہ اعلم قتادہ نے اس آیت باب کی تفسیر مین کہا ہے
نفع نہ دیا کسی قریہ کافرہ کو جو ایمان لایا وقت حضور عذاب کے بجز چھوڑ دیا گیا ہو مگر قریہ قوم یونسؑ کہ جب
وہ اپنے نبی کو مفقود کر بیٹھے اور گمان ہوا کہ عذاب قریب آیا تو اللہ نے اُنکے جی مین یہ بات ڈالی کہ توبہ
کرین اونہون نے ٹاٹ پہنا اور ہر جو پالیچہ اوسکی مان سے جدا کر دیا پھر چالیس رات تک اللہ سے فریاد کرتے رہے
اللہ نے جب صدق انکے دلون اور توبہ اور ندامت کا ماضے پر معلوم کیا تو عذاب کو اون سے اُٹھا لیا بعد
اسکے کہ اون کے سرون پر چمک پڑے اتنا قتادہ نے کہا نینوی جہان قوم یونسؑ تھی زمین موصل مین
تھا ابن مسعود و مجاہد و سعید بن جبیر وغیرہ سلف سے بھی اسیطرح مروی ہے ابن مسعود نے یون پڑہا ہے
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ ابو الجلد کہتے ہین جب اونپر عذاب اوترا تو اون کے سرون پر مثل اندھیری
رات کے ٹکڑون کے پھرنے لگا وہ پاس ایک عالم کے اپنی قوم مین سے گئے اور کہا ہم کو کوئی ایسی دعا
سکھا دو کہ ہم وہ دعا اللہ سے کرین شاید اللہ تعالیٰ ہم سے اس عذاب کو اٹھا لے اوس عالم نے کہا تم یون
کہو یَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ وَمُحْيِ الْمَوْتٰى يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اس دعا سے اُنکا عذاب ٹل گیا سارا
قصہ انکا مفصل سورۂ صافات مین آئیگا ان شاء اللہ تعالیٰ فتح البیان مین کہا ہے لَوْلَا اس جگہہ بمعنے
لَمْ ہے نقش و کسائی نے اسیطرح کہا ہے اس تخصیص مین معنے تو بیخ کے ہین اللہ پاک نے اہل قری مہلکہ
کو قبل یونس علیہ السلام ایمان نہ لانے پر قبل نزول عذاب کے جھڑکی دی کہ کس لیے کوئی ایک قریہ
بھی ان قری مین سے جنکو ہمنے ہلاک کر دیا ایمان معتد بہ نہ لایا جو انکو نفع کرتا ہمنے عذاب سے پہلے
اگر وہ لوگ ایمان لے آتے تو عذاب سے بچ جاتے اور جیسی تاخیر فرعون نے کی ویسی تاخیر نکرتے مگر قوم
یونسؑ کہ انکی توبہ بعد معائنہ عذاب کے قبول ہوئی ایک جماعت مفسرین نے اسیطرح کہا ہے زجاج نے
کہا عذاب واقع نہین ہوا تھا اونہون نے فقط علامت عذاب کی دیکھی اور اگر عین عذاب کو دیکھہ لیتے
تو پھر ایمان لانا کچھہ نفع نکرتا یہ اولی تر ہے قول ابن جریر سے کہ جب وہ ایمان معتد بہ قبل معاینہ عذاب کے

وقت رویت امارات کو یا اول معاینہ مین قبل حلول عذاب کے لے آئے تو وہ عذاب سوائی کا حیات دنیا مین اوس سے اوٹھہ گیا یہ وہی عذاب تہا جسکا وعدہ حضرت یونس علیہ السلام نے اون سے کیا تہا کہ عنقریب تمپر عذاب آنے والا ہے سو اونہون نے خود اوس عذاب کو نہین دیکہا بلکہ اوسکی نشانیان دیکہین پہر اسنے بعد اس کشف عذاب کے اُنکو دنیا مین ایک وقت مقدر معلوم تک باقی رکہا مراد اس سے انقضاء آجال ہے قرطبی نے کہا قول زجاج کا کلام حسن ہے اسلیے کہ جس معاینہ کے ہوتے ایمان نفع نہین کرتا ہے وہ تلبس بعذاب ہے جیسے قصہ فرعون کا حدیث ابن مسعود مین رفعاً آیا ہے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو طرف توحید کے بلایا قوم نے انکار کیا تو اونہون نے وعدہ عذاب کا کیا اور کہدیا کہ فلان فلان دن تمپر عذاب آئیگا اور خود اون مین سے باہر نکل کہڑے ہوئے انبیا جب اپنی قوم کو وعدہ عذاب کا دیتے تہے تو خود باہر نکلجاتے تہے جب عذاب اونپر سایہ افگن ہوا تو قوم نے لڑکر درمیان عورت اور اوسکے بچے کے اور گوسفند اور اوسکے بچے کے جدائی کردی اور اللہ کیطرف چیخنے چلانے لگے اللہ نے اونکی راستی معلوم کرکے توبہ قبول کی اور عذاب کو پہیر دیا اور حضرت یونس علیہ السلام راہ مین بیٹہکر خبر پوچہتے تہے ایک شخص کا گذر ہوا اوس سے کہا قوم یونس کا کیا حال ہے اوس نے اون کے فعل کا حال بیان کیا اونہون نے کہا مین پہر کر پاس اوس قوم کے نہ جاؤن گا جسنے مین نے جہوٹ کہا اور عضہ آکر چلدیے سعید بن جبیر کہتے ہین عذاب نے قوم یونس کو ڈہانپ لیا جسطرح کہ قبر کپڑے سے ڈہانپ لیتی ہے جبکہ مردہ قبر مین رکہا جاتا ہے اور آسمان سے خون برسا ابن عباس نے کہا جب عذاب اوترا اوس میان اون کے اور عذاب کے فاصلہ نہ تہا مگر بقدر دو ملت میل کے پہر اسنے اونکی دعا پر وہ عذاب کہولدیا قتادہ نے کہا ایک میل کا فاصلہ رہگیا تہا وہب نے کہا آسمان پر ابر سیاہ ہائل سخت دہوئین کا آیا تہا اوس نے اون کے شہر کو ڈہانپ لیا یہ واقعہ دن عاشورہ کے گذرا اوسدن جمعہ تہا اونہون نے دعای یا ذی النون کہا یا نون کہا اللّٰھُمَّ اِنَّ نَبِیًّا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ اَعْظَمُ وَاَجَلُّ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَھْلُہٗ قَالَہُ الْفُضَیْلُ ابْنُ عِیَاضٍ یعنی ؎ ترنگذاری از طرف رحمت خود نزدیکی ورنہ من از طرف خویش نہایت دورم

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

اگر تیرا رب چاہتا یقین ہی لاتے جتنے لوگ زمین مین ہین سارے تمام اب کیا تو زور کریگا لوگون پر تاکہ ہوجاویں
باایمان اور کسی جی کو نہین ملتا کہ یقین لاوے مگر اللہ پاک کے حکم سے اور وہ ڈالتا ہے گندگی اوپر جو نہین
بوجھتے ف اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے پیغمبر اگر تیرا رب چاہتا تو سارے زمین والون کو اذن ایمان لانے
کا دیتا وہ سب بتجہیز ایمان لے آتے لیکن اسکے کام مین حکمت ہے کقولہ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً
وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وقال تعالی أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَوْ
يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ولہذا فرمایا کہ کیا تو زبردستی لوگون کو مومن بنانا چاہتا ہے
یعنے یہ بات تیرے اختیار کی نہین ہے اور نہ تجہیز واجب ہے کہ تو سب کو مار مار کر مسلمان کرے بلکہ اللہ
پاک جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو اس حسرت مین اپنی جان کیون
کھوتا ہے لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا
مُؤْمِنِينَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ تیرا کام پہونچا دینا ہے اور
ہمارا کام حساب لینا فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ الخ اسکے سوا اور بہت آیات
دلیل ہین اسپر کہ مَا يُرِيدُ اور ہادی من یشاء اور مضل من یشاء اللہ ہی ہے وہ جو کام کرتا ہے
علم وحکمت وعدل ہوتا ہے ولہذا فرمایا ہے کہ کوئی نفس بے اذن خدا کے ایمان نہین لاسکتا اور گمراہی
اوسپر پڑتی ہے جو اللہ کی حجتون اور دلیلون کو نہین سمجھتا ہے اللہ پاک ہی مہدی وضال کی ہدایت
وضلالت مین عادل حکیم ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر تیرا رب چاہتا تو سب کے سب لوگ ایمان
پر مجتمع ہوجاتے نہ تفرقہ کرتے اور نہ مختلف ہوتے لیکن اللہ نے کسی مصلحت سے یہ بات نہین چاہی بعد
لفظ جمیعا کے لفظ کلہم بطور تاکید کے فرمایا کقولہ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ بعض نے کہا ہر لفظ مفید
احاطہ وشمول کو تہا لیکن اس غرض سے یہ دو لفظ لائے گئے کہ دلیل مین اس بات پر کہ وجود ایمان کا
اسنے بصفت اجتماع نہین ہوگا حضرت کو حرص تہی کہ سب لوگ ایمان لے آئین اللہ نے کہا کہ یہ خلاف
مشیت الہی ہے جسکا جریان حکمت بالغہ ومصالح راجحہ پر کیا گیا ہے وہ مشیت اسکا تقاضا نہین کرتی
کیا تو اوپر اکراہ کرے گا اوس امر مین جو کہ خلاف مشیت الہی ہے کہ یہ بات تیری وسع اور تحت قدرت
مین نہین اس مین تادیب وتسلیہ ہے حضرت کو اور آپ کو ضیق صدر کا دور کرنا کہ اگر فرضا صلاح کل ہی

ہوجائے تب بھی اسکا صلاح محقق ہونا نہین ہوسکتا بلکہ وہ صلاح اقرب الی الفساد ہوگی ولہ الحکمۃ البالغۃ اس استفہام مین اس امر کا اعلام ہے کہ اگرچہ اکراہ تحکم بمقتضا ہے لیکن مکرہ کو دیکھنا چاہیے کہ کون ہے سودہ اکیلا اللہ ہے یہ نشان اوسی کی ہے کہ اگر چاہے دلون مین ایسی چیز پیدا کردے جو اون کو مضطر طرف ایمان کے کرے یہ بات کسی بشر کی استطاعت مین نہین ہے اور جب تک اللہ پاک کا اذن نہین ہوتا ہے کوئی نفس ایمان نہین لاسکتا رجس سے مراد عذاب یا سخط یا کفر یا خذلان ہے سو یہ انہین پر پڑتا ہے جو اللہ پاک کے حجج نہین سمجھتے اور اسکی آیتون مین تفکر و تدبر نہین کرتے قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ع ۱۱ ۱۵ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ تو کہہ دیکھو تو کیا کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور کچھ کام نہین آتیں نشانیان اور ڈراون لوگون کو جو نہین مانتے سو اب کچھ راہ دیکھتے ہین مگر اون ہی کے سے دن جو ہوچکے ہین ان سے پہلے تو کہہ اب راہ دیکھو مین بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہون پھر ہم بچا دیتے ہین اپنے رسولون کو اور جو ایمان لائے اسیطرح ذمہ ہے ہمارا بچا دینگے ایمان والون کو ف اللہ پاک نے بندون کو ارشاد کیا کہ تم ہماری نعمتون مین تفکر کرو اور جو آیات درخشان آسمان و زمین مین واسطے اہل عقل کے رکھے گئے ہین اون مین غور سے دیکھو جیسے کواکب نیرات و ثوابت و سیارات و مہر و ماہ و شب و روز اور انکا اختلاف اور ایک کا ایلاج دوسرے مین کہ ایک بڑھتا ہے اور دوسرا گھٹتا اور کبھی ایک گھٹتا ہے اور دوسرا بڑھتا اور آسمان کا اونچا ہونا اور اس حسن و زینت سے رہنا اور اللہ کا آسمان پر سے پانی اوتارنا اور پھر اسی سے زمین کو زندہ کرنا اور اقسام ثمار و زروع و اشجار و صنوف نبات کا اوس مین سے نکالنا اور دو اب مختلف شکل و لون کا کھیتون اور جبال و سہول و قفار و عمران و خراب و نحوہا کا مع منافع کثیرہ دوسرے کہنا اور دریا مین عجائب امواج کا ہونا اور سہولت سالکین کے لیے انکا مذلل ہونا اور سفائن کا اپنے اوپر لادنا اور ناؤ کا ارام سے لیجانا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ پھر فرمایا کہ یہ آیات سماویہ و ارضیہ اور آثار رسل کا مع حجج و براہین کے جو کہ دلیل مین اون کے صدق پر کچھ بکار آمد اوس قوم کے نہین ہوتی جو کہ ایمان نہین لاتی ہے کقولہ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الآیۃ یہ لوگ وبسر دنون کا انتظار کرتے ہین جیسے ان امم سابقہ پر آچکے ہین یعنے وہی نقمت و عقوبت جو کہ اگلی کذبہ رسل

پر گذر چکی ہے اور ایام اللہ مین ہو چکی ہے سو تم اے پیغمبر انسے کہدو کہ تم بھی انتظار کرو مین بھی تمہارے ہمراہ منتظر ہون یہ جب اسکا عذاب کسی قوم پر وارد ہوتا ہے تو اللہ رسل و مومنین کو بچا دیتا ہے اور مکذبین رسل کو ہلاک کر ڈالتا ہے اللہ نے اپنے نفس مقدس پر یہ بات واجب کر رکھی ہے کہ وہ مومنون کو نجات دیگا کقولہ تعالی کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ حدیث صحیحین مین مرفوعاً آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فتح البیان مین کہا ہے کہ جب اللہ تعالی نے یہ ذکر کیا کہ ایمان بغیر مشیت خدا حاصل نہین ہوتا ہے تو اب یہ حکم دیا کہ تم لوگ دلائل سماویہ و ارضیہ مین نظر و استدلال کرو مراد فکر سے تفکر و اعتبار ہے مصنوعات دالہ علی الصانع مین اس نظر سے صانع کی وحدت اور کمال قدرت ثابت ہوتی ہے بیان طریقہ تفکر کا رسالہ کشف الستر عن وجہ الذکر و الفکر مین کیا گیا ہے پھر اللہ نے فرمایا کہ یہ تفکر و تدبر ان دلائل و مخائل مین نافع نہین ہے جن مین اوس شخص کے جسکی شقاوت مستحکم ہو چکی ہے سو کیا یہ کفار ایام اللہ امم سابقہ کا سا انتظار کرتے ہین کہ جو بلا مثلاً قوم نوح و عاد و ثمود پر اوتری تھی سبب تکذیب رسل کے ویسا ہی عذاب بانواعہ انپر بھی بسبب تکذیب حضرت کے نازل ہو اور یہ اپنے کفر پر مصمم و مصر و مستمر رہین یہانتک کہ اللہ پاک کا عذاب آجائے عرب عذاب و نعم کو ایام کہتے تھے کقولہ تعالی وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ احیا اگر انکا انتظار اسیکام کے لیے ہے تو یہ جنکو براہ راست گوش پر آواز مین اور ہم بھی انتظار کرین گے یعنے اپنے رب کے وعدہ کا اس مین تہدید شدید و وعید بالغ ہے کہ جیسا ہلاک امم گذشتہ پر آیا ہے اسیطرح کا ہلاک عنقریب انپر بھی نازل ہوگا اللہ کی سنت یہ ہے کہ وقت انزال عذاب کے اپنے رسل و مومنین کو بچا دیتا ہے اور اسکو اوس نے اپنے اوپر براہ فضل و کرم واجب و ثابت و متحتم کر رکھا ہے مراد مومنین سے جنس اہل ایمان ہین اس مین رسل اور انکے اتباع سب داخل ہین یا خاص المومنین ہین جو اتباع رسل ہے اس لیے کہ رسل بالاولی ان مین داخل ہین سیوطی نے کہا مراد حضرت اور صحابہ حضرت ہین وقت تعذیب مشرکین کے قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَعْبُدُ اللّٰہَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ تو کہہ اے لوگو اگر تم شک مین ہو میرے دین سے تو مین نہین پوجتا جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے
سوا لیکن مین پوجتا ہون اللہ کو جو تم کو کھینچے لیتا ہے اور مجھ کو حکم ہے کہ رہون ایمان والون مین اور یہ کہ
سیدھا کر مونہہ اپنا دین پر حنیف ہو کر اور مت ہو مشرک والون مین اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ
نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا پھر اگر یہ نہ کیا تو نے تو تو بھی ہو اوسوقت گنہگارون مین اور اگر پہونچاوے اللہ
تجھکو کچھ تکلیف تو کوئی نہین اسکو کھولنے والا اوسکے سوا اور اگر چاہے تجھپر کچھ بھلائی تو کوئی پھیرنے
والا نہین اسکے فضل کو پہونچاوے وہ جسپر چاہے اپنے بندون مین وہی ہے بخشنے والا مہربان ف
کھینچ لیتا ہے یعنے موت دیتا ہے یہ صفت سب لوگ اللہ کی سمجھتے ہین اسلیے یہ بتادیا کہ آخر اوسی کی
طرف کھینچے جاوگے کیونکہ مشہور ہے کہ اللہ ہی کیطرف سب آخر کو کھینچے جائینگے تو بس اللہ ایک ہی
اوسکے سوای کسیطرف رجوع ہونا حماقت ہی مشرک کرنا ہے حنیف نام ہے دین ابراہیم والون کا اور
عرب مشرک کرتے اور آپ کو حنیف کہی جاتے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی نے اپنے رسول سے
فرمایا کہ تم ان لوگون سے یہ بات کہدو کہ یہ دین حنیف جسکی وحی اللہ نے مجھکو کی ہے اگر تم کو اسکی صحت
مین کچھ شک ہے تو جسکو تم سوا اللہ کے پوجتے ہو مین اسکو نہین پوجتا مین تو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت
کرتا ہون میرا معبود وہ ہے جو تم کو وفات دیگا جسطرح کہ اوس نے تم کو زندہ کیا ہے پھر تم اسی کی
طرف پھیرے جاوگے پس اگر یہ معبودات تمہارے جنکی تم پوجا کرتے ہو سچے ہین تو مین انکا عابد نہین
ہون اچھا تم اون کو بلاؤ یہ مجھکو کچھ ضرر پہونچا مین یہ تو نہ ضار ہین اور نہ نافع اور وہ شخص جسکے ہاتھہ
مین ضرر و نفع ہے وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ مین مومن ہون پھر اللہ نے کہا
اے رسول تم خالص اللہ کی عبادت کرو حنیف ہو کر حنیف وہ ہی جو شرک سے منحرف ہو لہذا فرمایا کہ
تو مشرکون مین سے نہ ہو خیر و ضرر و نفع و ضرر سب کا رجوع طرف اللہ کے ہے وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک
نہین ہے سو ایسا ہی شخص استحقاق عبادت کا رکھتا ہے وحدہ لاشریک لہ حدیث انس بن مالک مین فرمایا
ہے اُطْلُبُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهٗ وَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَبِّكُمْ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
يُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَاَسْئَلُوا اللّٰهَ اَنْ يَّسْتُرَ عَوْرَاتِكُمْ وَيُؤْمِنَ رَوْعَاتِكُمْ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ بِسَنَدٍ
ضَعِيْفٍ وَرَدَّاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا بِمِثْلِهٖ سَوَاءٌ اللہ غفور ہے جو کوئی اسکی طرف رجوع لاتا ہے

اور توبہ کرتا ہے کسی گناہ سے یہانتک کہ شرک سے تو وہ اوسکی توبہ قبول کرلیتا ہے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ اپنے طریقے کا تباین طریقہ مشرکین سے ظاہر کردے مراد ناس سے سب لوگ ہین یا خاص کفار یا اہل مکہ علی الخصوص کہ اگر تم کو کچھ شک ہے میرے دین مین جسپر مین ہون یعنے عبادت نرے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی اور تم کو حقیت اس دین کی معلوم نہین ہے اور نہ تم اسکا صحیح ہونا سمجھتے ہو تو تم جان لو کہ مین تمہارے ادیان سے جنسپر تم قائم ہو بیزار ہون مین ہرگز اوسکی عبادت نہین کرتا یکا جسکی عبادت تم سوا اللہ کے کرتے ہو ولکن مین اوسکی عبادت کرتا ہون جو کہ تم کو مارتا ہے صفت توفی کو جملہ صفات مین سے اسلیے بالتخصیص ذکر کیا کہ اس مین تہدید ہے کیونکہ جو مار سکتا ہے وہ تمپر عذاب شدید بھی نازل کرسکتا ہے اور نیز اس مین دلیل ہے مبدء خلق و اعادہ پر یہ حال اسقدر مہلت ہے دلون مین اور ذکر اہلاک و وقائع و نازلہ علی الکفار کا امم سالفہ پر گذر چکا گویا یہ ارشاد کیا ہے کہ مین اوسکی عبادت کرتا ہون جس نے مجھ کو وعدہ تمہارے اہلاک کا دیا ہے اور مین مامور ہون ایمان لانے پر پھر اللہ نے ارشاد کیا کہ اے پیغمبر تم دین پر مستقیم و ثابت رہو کسی حال مین بھی توحید سے لغزش نہ کرو تخصیص وجہ کی اسلیے ہے کہ وجہ اشرف اعضا ہے یا اس لیے امر ہے باستقبال قبلہ کا نماز مین اور منحرف ہونا اوسکی جہت سے حنیف وہ ہے جو ہر دین سے مائل ہو کر طرف دین اسلام کے آئے اور سیدھا رہے ٹہڑی راہ پر نہ چلے پھر اس نہی کی تاکید نہی کے ساتھ فرمائی اور کہا کہ تو مشرکون مین سے نہ ہو اور کسیکو سوا اللہ کے کسی حال مین بھی نہ پکار دعا سے مراد اس جگہ عبادت ہے اللہ کے سوا کوئی شے تجھ کو نفع و نقصان نہین پہونچا سکتی ایسی شے کا پکارنا جو کہ نافع و ضار نہین ہے کسی عاقل کا کام نہین ہوتا ہے جبکہ کوئی قادر علی النفع والضر نہ ملے پھر جبکہ ایسا قادر قدیر موجود ہو تو عدول کرنا دعا قادر سے طرف دعاے غیر قادر کے اور زیادہ تر قبیح و شنیع و اخزی ہے لہذا اگر تو ایسا کریگا تو پھر تیری گنتی ظالمون مین ہوجائے گی مراد اس خطاب سے تعریض ہے غیر کو اسلیے کہ دامن نبوت ایسی آلودگی وجہ شرک سے پاک ہوتا ہے پھر فرمایا کہ اگر تجھ کو کوئی مضرت آلگے تو اوسکا کھولنے والا اور ٹالنے والا سوا اللہ کے کوئی نہین ہے معلوم ہوا کہ ضار و نافع فقط اللہ ہے اوسکی ضرر رسانی کو کوئی شے دور نہین کرسکتی ہے یہ کشف مختص ہے ساتھ اسکے جسطرح کہ انزال ضر بھی مختص بالہ ہے اور اگر اللہ ارادہ خیر کا کریگا تو کسیکا یہ مقدور نہین ہے کہ وہ حائل و مانع و صارف ہو سکے کوئی ہو اور کہین ہو مینیا پورے نے کہا ہے کہ ارادہ کو خاص کیا ہے ساتھ جانب شر کے اور مس کو ساتھ جانب خیر کے اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ صدور خیر کا اللہ پاک سے بالذات ہے اور صدور شر کا بالعرض مین کہتا ہون

ہے ارادہ کو اور بعض نے کہا اس جگہ بمعنے ثانی اور سنے متقارب ہیں بالجملہ جب اللہ کا ارادہ متعلق بخیر ہوتا ہے تو کوئی اوسکے فضل کو دفع کرنے والا نہیں ہے ضمیر کی جگہ لفظ فضل کا اسلیے ذکر کیا کہ اللہ جو خیر عطا کرتا ہے وہ اللہ کا تفضل ہوتا ہے کچھ استحقاق کسیکا اسپر نہیں ہے بیان استثنا نہیں کیا اسلیے کہ اللہ کی مراد کا روکنا ممکن نہیں ہے اللہ کا ارادہ ایک صفت قدیمہ ہے اوس میں تغییر کو راہ نہیں ہے بخلاف مس ضر کے وہ ایک صفت فعل ہے اللہ جس بندے پر چاہتا ہے اپنا فضل و کرم یا ضرر کرتا ہے اوسکی ذات مقدس غفور رحیم ہے **حکایت** عامر بن قیس نے کہا ہے کتاب اللہ کی تین آیتیں ہیں جنے ساری خلائق کے عوض انکو اکتفا کیا ہے ایک یہ آیت اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ الخ دوسری یہ آیت مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ تیسری یہ آیت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اَخْرَجَهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاَخْرَجَ اَبُو الشَّیْخِ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَهٗ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۫ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ۝ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ تو کہدے لوگو حق آچکا تم کو تمہارے رب سے اب جو کوئی راہ پر آوے سو وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہولا پھرے سو بہولا پھرے اپنے برے کو اور میں تم پر نہیں ہوں مختار اور تو چل اوسپر جو حکم پہونچے تیری طرف اور ثابت رہ جب تک فیصلہ کرے اللہ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے **ف** اللہ پاک نے حضرت کو حکم دیا کہ تم ان لوگوں سے کہدو کہ جو دین میں اللہ کے پاس سے لایا ہوں وہی حق ہے اوس میں کسیطرح کا شک و شبہ نہیں ہے جو کوئی اس دین کی پیروی کریگا تو نفع اس پیروی کا اوسی کیطرف عائد ہوگا اور جو کوئی اس دین سے گمراہ ہوجائیگا وبال اوسکی ضلال کا اوسی کی جان پر پڑے گا میں کچھ تم لوگوں پر نگہبان نہیں ہوں کہ تم جو چاہے بخواہے ایمان ہی لاؤ میں ایک تمہارا ڈرانیوالا ہوں اور ہدایت کرنا اللہ کا کام ہے پھر خاص حضرت کو ارشاد کیا کہ تم اس وحی کی پیروی کرو اور جب تک اللہ تمہارے اور اوسکے بیچ میں فیصلہ نہ کرے تب تک تم صبر کرتے رہو اللہ تعلیم حکمت کی راہ سے بہترین حکام ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ مراد حق سے اسجگہ قرآن یا اسلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہدایت کا نفع ہندی کو اور کفر کا ضرر کافر کو ہوتا ہے اللہ پاک کو اس سے کچھ غرض نہیں ہے اور نہ خود اس نفع و ضرر کا طرف اوسکے ہوا اور پیغمبر کچھ اوسکے وکیل و حافظ اعمال نہیں

ہیں پیغمبر پر تو فقط اتباع امر و نہی الٰہی اور صبر کرنا ایذا کفار پر اور پہونچانا اسکے احکام کا جیسے مشرکین پر طعن و
متلون الاخلاق ہوا کریں اور جو چاہیں بکہیں غایت اس صبر کی یہ ہے کہ امید درمیان رسول و امت کے اس
دنیا میں ساتھ نصر کے نباہ کرے اور آخرت میں اندر دوزخ کے معذب فرمائے اور یہ اہل کفر و شرک دیکھیں
کہ رسول خدا اور انکی امت اجابت جو اوپر ایمان لائی ہے اور انکو حکم پر چلی ہے اور انکی نہی سے باز رہی ہے
نعیم جنت میں تقلب میں کون جنت جو کبھی ختم نہ ہو اور جسکا وصف کسی سے نہ ہو سکے اور اسکے ادنیٰ
مزایا پر کوئی واقف نہیں ہے مجاہد نے کہا یہ آیت منسوخ ہے بابر جہاد ابن عباس بھی اسیکے قائل ہیں سیوطی
نے کہا حضرت نے صبر کیا یہانتک کہ حکم قتال کرنے کا ساتھ مشرکین کے آیا اور اہل کتاب سے جزیہ لیا
اس قول میں اشارہ ہے طرف قول مجاہد کے قَالَهُ الْكَرْخِيُّ بیان ناسخ و منسوخ میں رسالہ افادۃ الشیوخ
جامع جملہ مباحث و اختلاف نسخ ہے بعد استقرار و مناظرہ کے یہ بات ٹھیری ہے کہ کل پانچ آیتیں
اور دس حدیثیں منسوخ ہیں پس بس سو اس مقدار یسیر کو ہر طالب علم فوک زبان پر یا کسی صفحہ
کتاب پر لکھکر یاد کر سکتا ہے یہ ایک سہل طریقہ ہے عمل بالکتاب و السنۃ کا اور قاطع جمیع اعذار مقلدین ہے وللہ الحمد

سورۂ ھود علیہ السلام

یہ اکیسو تیں آیت ہے قول حسن و عکرمہ و عطا و جابر و مجاہد و ابن زبیر میں مکی ہے ابن عباس و قتادہ نے کہا
مگر ایک آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ مقاتل نے کہا مگر یہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ الخ وَاُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ الآیۃ حاصل یہ ہے کہ ابن عباس کے نزدیک ایک آیت مدنی ہے اور مقاتل کے نزدیک
دو آیتیں مدنی ہیں کعب کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے کہ پڑھو تم سورۂ ہود کو دن جمعہ کے اَخْرَجَهُ
اللّٰهُ اَرْمِيٌّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَلْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ ابوبکر صدیق نے کہا اے رسول خدا آپ کو بڑھاپا جلد آگیا
فرمایا مجھکو ہود و واقعہ و مرسلات و عم یتساءلون و اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ اور اس نے رفعاً قابل اسکے حدیث الفاظ بیہقی زیادہ کیا ہے رَوَاهُ الْبَزَّارُ یہہ
حدیث بہت طرق سے ایک جماعت صحابہ سے مروی ہے بعض علما نے کہا ہے سبب حضرت کے شیب یعنی
پیری کا ان سورتوں میں ذکر قیامت و بعث و حساب و کتاب و جنت و نار کا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بمراد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن کثیر نے کہا سورہ ہود مکی ہے بہر روایت شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ اَخَوَاتُهَا کو

کسی طریق سے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ط اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ ط وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ ج وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

کتاب ہے کہ جانچ لی ہین باتین اسکی پھر کھلی ہین ایک حکمتوالے خبردار کے پاس سے کہ نہ پوجو مگر اللہ کو مین تم کو اوسکی طرف سے ڈر سناتا اور خوشخبری پہونچاتا ہون اور یہ کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اوسکی طرف کہ برتواوے تم کو اچھا برتوانا ایک وعدہ مقررتک اور دیوے ہر زیادتی والے کو زیادتی اپنی اور اگر تم پھر جاؤ گے تو ڈرتا ہون تمپر ایک بڑے دن کی مار سو اللہ کیطرف ہے تم کو پھر جانا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ف برتواوے اور زیادتی والے کو زیادتی دیوے یعنے ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گذرے اور جو کوئی اس سے زیادہ قدم رکھے وہ زیادہ درجہ پاوے انتہے ابن کثیر کہتے ہین کلام حروف ہجا پر پہلے گذر چکا ہے اول سورۂ البقرہ مین اب حاجت اوسکے اعادہ کی نہین ہے ان آیتون کو اللہ تعالی نے لفظ محکم اور معنے مین مفصل فرمایا تو صورت و معنے دونو مین کامل ہیرین یہی مطلب ہے قول مجاہد و قتادہ کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے اللہ تعالی اپنے اقوال و احکام مین حکمت والا ہے عواقب اسوکی اُسکو خبر ہے اوس نے یہ قرآن محکم مفصل اسلیے اتارا ہے کہ نرا اللہ پاک کی عبادت کیجائے کسی کو اُسکا شریک نٹھہرایا جاوے کقولہ تعالی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ اور فرمایا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ حضرت مخالف کو عذاب سے ڈرانے والے ہین اور مطیع کو خوشخبری سنانیوالے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے کوہ صفا پر چڑھکر بطون قریش کو اقرب فالاقرب پکارا جب وہ سب فراہم ہوگئے تو فرمایا اے معشر قریش بھلا اگر مین تمکو یہ خبر دون کہ ایک لشکر یعنے دسالہ سوارون کا صبح کو تمپر آتا ہے تو کیا تمہیری تصدیق کروگے اونہون نے کہا ہم کو تجربہ کذب کا نہین ہوا ہے فرمایا مین تمہارا نذیر ہون سامنے ایک عذاب شدید کے الحدیث اور مین حکم دیتا ہون تم کو استغفار کرنیکا گناہان گذشتہ سے اور

اس بات کا کہ تم اللہ کے نائب ہو جاؤ اور رجوع لاؤ یعنے زمان آیندہ مین گذشتہ اصلوات اور اسی پر
مستمر رہو اللہ تعالی تم کو دنیا مین ایک مدت نام بنا دیگا اور آخرت مین ہر ذی فضل کو اسکا
فضل عطا فرمایگا قالہ قتادہ کقولہ تعالے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ
حَيَاةً طَيِّبَةً الآیۃ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے سعد سے فرمایا وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي
بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّىٰ مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ ابن مسعود نے تفسیر فضل مین کہا
ہے کہ جس نے برا کام کیا اوسپر ایک برائی لکھی گئی اور جس نے اچھا کام کیا اسکے لیے دس نیکیان لکھی
گئین پھر اگر اوس سیئہ پر جو دنیا مین کیا تھا عقوبت ہوئی تو دس نیکیان واسطے اوسکے باقی رہین اور
اگر دنیا مین معاقب نہوا تو اوسکی ایک نیکی لے لی گئی اور نو نیکیان باقی رہین پھر کہا هَلَكَ مَنْ غَلَبَ
آحَادُهُ عَلَى أَعْشَارِهِ پھر اللہ نے تہدید شدید فرمائی اُس شخصکو جس نے اللہ کے اوامر سے مٹہ پھیری اور
اُسکے رسولون کو جھٹلایا کہ اُسکو لامحالہ دن قیامت کے عذاب ہوگا سب کا معاد مرجع طرف اللہ کے ہے
اللہ ہر شے پر قادر ہے اپنے اولیا کے ساتھ احسان کرے اور اپنے اعدا سے انتقام لے اور ساری خلائق
کا اعادہ دن قیامت کے کرے یہ مقام ترہیب کا ہے جسطرح کہ اول مقام ترغیب کا تھا فتح البیان مین کہا
ہے یہ قرآن ایک کتاب ہے جسکی آیتین محکم و مضبوط ہین نہ کسیطرح کا ان مین نقص ہے اور نہ اون کے
لیے کوئی نقض جیسے کہ ایک بنیاد استوار چنی ہوئی ہو بعض نے کہا منسخ احکام کے یہ ہین کہ یہ آیات منسوخ
ہونیوالی نہین ہین بخلاف توریت و انجیل کے اسصورت مین یہ وصف باعتبار غالب حال کے ہے
کہ آیات محکمہ نسخ پذیر نہین ہوتی ہین یا مراد احکام آیات کا امر و نہی سے ہے مراد آیات سے جمل سور
ہین کہ بعض بعض سے جدا ہین انکا نظم ایسا متقن ہو کہ کسیطرح کا خلل انکے سامنے نہین آتا یا مراد
احکام سے یہ ہے کہ اون مین کسی طرح کا بگاڑ نہین ہے اور انکی تفصیل وعد و وعید و ثواب و عقاب کی
گئی ہے یا اللہ نے باطل سے انکو محفوظ رکھا ہے اور حلال و حرام کی تفصیل کردی ہے یا جملۃً یہ قرآن محکم
ہے اور آیاتہ مفصل یا تفصیل سے مراد یہ ہے کہ لوح محفوظ مین مجموعہ ہے پھر وحی نے اوسکی تفصیل کی یا موید
ہے ساتھ حجج قاطعہ کے اور دلیل ہے اسپر کہ یہ آیات پاس سے اللہ کے آئی ہین بہر حال احکام اوذکا بہترین
احکام ہے پھر تفصیل انکی احسن تفاصیل ہے جسطرح کہتے ہین کہ فلان کریم الاصل ہے پھر کریم الفعل یہ
احکام و تفصیل اسلیے ہے کہ تم غیر اللہ کی عبادت کرنا چھوڑ دو اور نہ کہ اللہ کو معبود ٹھیراؤ مین تم کو اللہ کے

عذاب سے ڈراتا ہون اور جنت و رضوان کا مژدہ دیتا ہون یعنے عاصی معذب ہوگا اور مطیع منعم علیہ تم اپنے رب
کی استغفار کرو اور اسکیطرف تائب ہوجاؤ استغفار کو توبہ پر مقدم کیا کیونکہ استغفار ایک وسیلہ ہے طرف توبہ کے
بعض نے کہا کہ توبہ متمات استغفار مین سے ہے کسینے کہا مراد استغفار و توبہ سے اخلاص توبہ و استقامت علی الانابۃ
ہے بعض نے کہا گناہان گذشتہ سے استغفار کرو اور گناہان آیندہ سے تائب ہوجاؤ یا ترک سے استغفار کرو اور
طرف طاعت کے رجوع لاؤ یا صغائر سے مستغفر ہو اور کبائر سے تائب جب تم ایسا کروگے تو اللہ تعالی تمکو اچھا
برتاؤ کریگا یعنے دنیا مین منافع پسندیدہ اور وسعت رزق اور عیش فراخ عطا فرمائیگا اور بعض نے کہا مراد ہنا
بالمیسور و صبر علی المقدور ہے یہ امتاع ایک وقت مقدر تک یعنے ایک اجل تک رہیگا وہ موت ہے یا قیامت یا دخول
جنت اول اولی ہے اور ہر ذی فضل کو طاعت و عمل مین خبا اور سکے فضل کی دنیا یا آخرت مین یا دونون
مین دیگا یا یہ معنے ہین کہ جسکے حسنات فاضل ہین وہ اور بندونپر فاضل ہوگا ابو العالیہ نے کہا ہے جسکی
طاعات دنیا مین کثرت سے ہین اوسکے حسنات و درجات جنت مین زیادہ ہونگے پھر اللہ نے مخالفت امر
پر توعد کیا اور فرمایا کہ اگر تم اخلاص عبادت و استغفار و توبہ سے اعراض کروگے تو مجھکو تمپر ڈر ہے بڑے
دن کے عذاب کا قیامت کو بڑا دن کہا اسلیے کہ اوسمین اہوال ہونگے یا مراد یوم بدر ہے لیکن اول
اولی ہے اسلیے کہ بعد اسکے فرمایا ہے تمہارا مرجع طرف اللہ کے ہے پہلی موت ہو یا بعث پھر جزا اللہ
کو عدم امتثال امر پر قدرت ہے لیکن اس انذار و تحذیر و توعد نے کچھ اثر انون مین نہ کیا اور نہ انکے دل نرم
پڑے بلکہ وہ اپنے عناد و بصر اور اپنے کفر پر مصر ہے اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ

اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
سنتا ہے وہ دوسرے کرتے ہین اپنے سینے کہ پردہ کرین اُس سے سنتا ہے جسوقت اوڑھتے ہین اپنے کپڑے وہ
جانتا ہے جو چھپاتے ہین اور جو کہہ لیتے ہین وہ جاننے والا ہے جیون کی بات ف کافر کچھ مخالفت کی بات
گہر مین کہتے اُسکا جواب قرآن مین اور تک سمجھتے کہ کوئی کہڑا سنتا ہے جاکر رسولخدا سے کہدیتا ہے تب ایسی بات
کہتے تو کپڑا اوڑھکر جبکہ کروٹ سے ہوکر اللہ تعالی نے تب یہ نازل کیا انتہی ابن عباس نے کہا لوگ استقبال سماء
کو اپنے فروج حال وقاع مین کرکے رکھتے تھے اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری بخاری کا لفظ اس آیت مین ابن
عباس سے یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے جماع کرتا پھر شرماتا یا تنہا ہوتا اوسپر یہ آیت آئی تمیز الفظ ابن عباس کا
یہ ہے کہ لوگ خلوت کرنیسے زیر آسمان اور مجامعت نساء سے زیر آسمان شرماتے تھے اللہ نے انکی حق مین یہ آیت

بھیجی چونکہ لفظ اُنکا یہ ہے کہ اپنا سر کپڑون سے ڈھانپ لیتے پانچوان لفظ یہ ہے کہ مراد اس سے شک کرنا ہے اسمین ابن سیبات کا ارتکاب کرنا مجاہد و حسن وغیرہما نے کہا ہے کہ وہ جب کچھ بات کہتے یا کوئی کام کرتے تو اون کا گمان یہ ہوتا کہ وہ اللہ پاک سے اوس قول و عمل کو مخفی رکھتے ہین اللہ نے خبر دی کہ جب وہ ستو بوقت کپڑون مین لپٹ کر چھپنے مین اور رات اندھیری ہوتی ہے تب بھی اللہ اُنکی چھپی و کھلی بات کو جانتا ہے اوسکو نیات و ضمائر و سرائر کا علم یکسان ہے زہیر بن ابی سلمی نے اپنے معلقہ مین کیا خوب کہا ہے ؎

فَلَا تَكْتُمُنَّ اللّٰهَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۔۔۔ لِيَخْفَىٰ وَمَهْمَا يُكْتَمِ اللّٰهُ يَعْلَمِ

يُؤَخَّرْ فَيُوضَعْ فِي كِتَابٍ فَيُدَّخَرْ ۔۔۔ لِيَوْمِ حِسَابٍ أَوْ يُعَجَّلْ فَيُنْتَقَمِ

اس شاعر جاہل نے ان اشعار مین وجود صانع اور اُسکے علم بالجزئیات اور معاد و جزا و کتابت اعمال کا صحف مین دن قیامت کے اعتراف کیا ہے عبد اللہ بن شداد کہتے ہین اُنمین سے جب کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر گذر کرتا تو اپنا سینہ دوہرا کر لیتا اور اپنا سر کپڑے سے چھپاتا اوسپر اللہ پاک نے یہ آیت بھیجی عود ضمیر کا طرف اللہ کے اولیٰ ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد ثنی صدور سے انحراف و اعراض ہے یعنے عطف صدر کا کفر و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسطرح کہ مخفی و مستور رہے اور اللہ رسول کو اوسپر اطلاع نہو وہ یہ کہتے تھے کہ جب ہم نے گھر کے دروازے بند کر لیے اور کپڑے مین چھپ گئے اور دلمین حضرت کی عداوت رکھی تو اب کون ہمارے راز دل کو جان سکتا ہے اللہ نے کہا ہم جان سکتے ہین بعض نے کہا کفار کا گذر جب حضرت پر ہوتا تو سینہ دوہرا کرتے پیٹھ پھیر لیتے کپڑا اوڑھ لیتے تاکہ حضرت کی بات نہ سنین اللہ نے کہا کہ اللہ عالم سر و علن ہے تمہارا اس استخفار کا کچھ نفع نہین ہے وہ ہر جی کی بات اور ہر دل کا بھید جانتا ہے اوسکی رویہ و ظاہر و باطن و سر و جہر سب یکسان ہے اوسکو سرائر و ضمائر کی جو اندر صدور کے ہین خبر ہے صدور کے مراد قلوب ہین اس آیت شریف پر پارہ یازدہم قرآن کریم ختم ہوا و للہ الحمد اب پارہ دوازدہم بعد اسکے شروع ہوتا ہے اسمین اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ کوئی نہین پاؤن چلنیوالا زمین مین مگر اللہ پر ہے اوسکی روزی اور جانتا ہے جہان ٹھیرتا ہے اور جہان سونپا جاتا ہے سب موجود ہے کھلی کتاب مین ف جہان ٹھیرتا ہے بمنزلت دوزخ ہے جہان سونپا جاتا ہے اُسکی قبر اور روزی سو دنیا مین ہے اتنے اللہ نے خبر دی کہ اللہ متکفل ہے ساری مخلوقات کی روزی کا جنکی دواب صغیر و کبیر بحری و بری مین سب کے رزق کا وہی ذمہ دار ہے اوسے معلوم ہے کہ اُنکا منتہائے سیر زمین مین کہانتک

ہے اور کہان اور کس جگہہ وہ جاکر ٹہیرتا ہے ابن عباس نے کہا مستقر سے مراد ماوی ہے اور مستودع سے مراد موت مجاہد نے کہا مستقر رحم ہے اور مستودع صلب جیسے جسطرح کہ انعام مین آیا ہے یہی قول ابن عباس وضحاک اور ایک جماعت کا بھی ہے ابن ابی حاتم نے اسجگہہ مفسرین کے اقوال ذکر کیے ہین جس طرح کہ آیت انعام کے نیچے بھی ذکر کیے تہے واللہ اعلم سویہ سب کا جدا اوس کتاب مین جو اللہ کے پاس ہے لکہا ہوا ہے اور وہ کتاب اسکی تفصیل بیان کرتی ہے کقولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتب من شیء ثم الی ربہم یحشرون وقولہ تع وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین فتح البیان مین کہا ہے دابہ ہر وہ جاندار ہے جو روے زمین پر چلتا ہے اطلاق اس لفظ کا ہر چوپایہ پر بطور عرف کے آتا ہے اس مین آدمی وغیرہ سارے حیوانات داخل ہین رزق وہ غذا ہے لائق بالحیوان ہو جسکی طرف اوسکو حاجت ہوتی ہے انواع مختلفہ سے سویہ اللہ کا تفضل و احسان ہے ہر دابہ و حیوان کی طرف اوسپر واجب نہین ہے کہ وہ ان سب کو رزق دے کیونکہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے حاصل یہ ہے کہ مراد وجوب سے وجوب اختیار ہے نہ وجوب الزام پس حوالہ رزق کا طرف مشیت الہی کے ٹہیرا خواہ دے یا نہ دے بعض نے کہا حرف علی اسجگہہ بمعنے من ہے یعنے یہ سارے ارزاق خلائق کے طرف اللہ کے ہین مراد رزق سے سد رمق ہے مجاہد نے کہا جو کچہ روزی ہو وہ اللہ کے طرف کا رزق ہے اور کبھی اللہ رزق نہین دیتا تو حیوان بہوک سے مرجاتا ہے وجہ اس کلام کے متصل ہونیکی ماقبل سے یہ ہے کہ جس صورت مین اللہ کسی حیوان سے باعتبار رزق معلوم حیوان مذکور کے غافل نہین ہوتا ہے تو بہر اوسکی احوال و افعال و اقوال سے کسطرح غافل ہوگا مستقر کی مراد محل استقرار ہے زمین مین یا محل قرار نطفہ پدر مین مستودع سے مراد موضع ودیعت ہے یعنے ارحام یا جو چیز کہ جاری مجری ارحام ہے جیسے انڈا قرار نے کہا مستقر وہ جگہہ ہے جہان رات یا دن مین پہر کر آتا ہے اور مستودع وہ جگہہ ہے جہان مرتا ہے یہ سارے اقوال سورہ انعام مین گذر چکے ہین وجہ تقدیم مستقر کی مستودع پر قول فراء کی بنیاد پر ظاہر ہے اور قول اول پر شاید یہ وجہ ہوگی کہ مستقر مناسب تر ہے باعتبار ابھی علیہ در حالیکہ وہ دابہ ہے معنے آیت کے یہ ہوے کہ کوئی چلنے والا نہین ہے مگر اللہ اوسکو رزق دیتا ہے جہان کہین کہ وہ ہو اور اسکی اماکن مین بعد از انکہ وہ دابہ ہے حتے کہ رحم مین بھی بیضاوی نے کہا اماکن

دابہ کی حیات مین اور ممات مین یا اصلاب ارحام مین یا ساکن ارض مین جہان کہ وہ بالفعل موجود ہے اور مودع مواد و مقار جو بعد قوت کے ہوتے ہین انتہے مراد مواد سے منی و علقہ ہے اور مقار جیسے صلب رحم ابن مسعود نے کہا مستقر ارحام ہین اور مستودع وہ جگہہ جہان مرا روایت مرفوع ابن مسعود مؤید اسی تفسیر کو ہے کہ جب اجل تم مین سے کسی کی کسی زمین مین ہوتی ہے اوسکو حاجت طرف اوس جگہہ کے پیش آتی ہے یہانتک کہ جب اپنے اقصے اثر کو اوس زمین سے پہونچ جاتا ہے تو قبض کر لیا جاتا ہے زمین دن قیامت کے کہیگی ھٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِیْ یعنے یہ تیری ودیعت ہے جو میرے پاس رکہی تہی اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَ صَحَّحَهٗ یہ سب جو اوپر گذرا یعنے ذکر دواب و مستقر و مستودع و رزق کا لوح محفوظ مین قبل خلق کے ثابت ہے وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْهِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وہی ہے جس نے بنائے آسمان و زمین چہہ دن مین اور تہا تخت اوسکا پانی پر کہ تم کو آزمائے کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور اگر تو کہے کہ تم اوٹہہ گے مرنے کے بعد تو البتہ کافر کہنے لگین یہ کچہہ نہین مگر جادو ہے صریح اور اگر ہم دیر لگاوین اون سے عذاب کو ایک مدت گنی تک تو کہنے لگین کیا روک رہا ہے اوسکو سنتا ہے جسدن آویگا اون پر نہ پہیر جاوے گا اون سے اور الٹ پڑیگا اون پر جس پر ہنسی کرتے تھے

ف اللہ تعالی نے یہ خبر دی کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکہتا ہے اوس نے سارے آسمانون اور زمین کو چہہ دن مین پیدا کیا اس سے پہلے تخت اوسکا پانی پر تہا حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا قبول کرو مژدہ اے بنی تمیم اونہون نے کہا تو نے ہمکو تو بدی سنائی کچہہ عطا بہی تو دو فرمایا اے اہل یمن تم اس بشارت کو قبول کرو اونہون نے کہا ہم نے قبول کیا ہم کو خبر دو اوّلیت سو اس امر کے کہ کیونکر تہا فرمایا اللہ ہر شے کے پہلے تہا اور اوس کا عرش پانی پر تہا اوس نے لوح محفوظ مین ہر چیز کی یاد لکہی اتنے مین ایک آنیوالا آیا اور اوس نے کہا اے عمران تمہارا ناقہ اپنے پاہندے کہل گیا مین اسکے پیچہے نکلا سو مجہے نہین معلوم کہ بعد میرے کیا ہوا وَرَاْهُ اَحْمَدُ وَهٰذَا الْحَدِیْثُ مُخَرَّجٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ بِاَلْفَاظٍ كَثِیْرَةٍ مِنْهَا ایک لفظ یہ ہے کہ ہم تیرے مین پاس تمہارے کہ سوال کرین اوّلیت سو اس امر کے فرمایا

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ دوسرے لفظ مین غیرہ آیا ہے تیرے لفظ مین سوا فرمایا ہے پھر فرمایا وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ پاک نے تقدیر مقادیر خلق کی آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے کی ہے اور اسکا تخت پانی پر تہا اخرجہ مسلم بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین ابوہریرہ سے رفعاً روایت کیا ہے کہ عزوجل نے فرمایا تو خرچ کر تجھ کو دیا جائیگا اللہ پاک کا ہاتھہ پُر ہے اوسکو خرچ کرنا کم نہین کرتا رات دن ریزان ہے کیا تم نے دیکھا کہ جب سے اللہ نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے کتنا خرچ کیا جو چیز اُسکے ہاتھہ مین ہے وہ کم نہ ہوئی اوسکا تخت پانی پر تہا اور سکے ہاتھہ مین ترازو ہے جھکاتا ہے اونچا کرتا ہے لقیط بن عامر عقیلی کہتے ہین مین نے کہا رسول خدا ہمارا رب کہان تہا پہلے خلق کے پیدا کرنے سے فرمایا عما مہ مین تہا آدہر اوسکے ہوا اور نہ نیچے اوسکے ہوا پھر اوس نے بعد اسکے عرش پیدا کیا رواہ احمد والترمذی فی التفسیر وحسنہ ابن ماجۃ فی السنن مجاہد نے کہا اللہ کا عرش پانی پر تہا قبل اسکے کہ کوئی شے پیدا کرے اسمٰعیل وہب بن منبہ وضمرہ وقتادہ وابن جریر وغیرہ واحد کا یہی ہے قتادہ نے تفسیر وکان عرشہ علی الماء مین کہا ہے اللہ تعالی تم کو خبر دیتا ہے کہ بد خلق کیونکر کیا قبل خلق سموات وارض کے ربیع بن انس نے کہا اللہ کا تخت آسمان پر تہا پھر جب اسنے آسمان وزمین پیدا کیے تو اُس پانی کو دو قسم کیا نصف پانی نیچے عرش کے رکہا یہ بحر مسجور ہے ابن عباس نے کہا عرش کا نام عرش اسلیے ہوا کہ وہ اونچا ہے سعید طائی کہتے ہین عرش ایک یاقوت سرخ ہے محمد بن اسحاق نے کہا اللہ اوسی طرح پر تہا جسطرح کہ اوس نے اپنے نفس کا وصف بیان کیا کیونکہ کوئی چیز نہ تہی مگر پانی پانی پر عرش تہا عرش پر ذوالجلال والاکرام تہا صاحب عزت وسلطان وملک وقدرت وحلم وعلم ورحمت و نعمت فعال لما یرید ابن عباس سے پوچہا تہا کہ پانی کس شے پر تہا کہا پشت ہوا پر پھر اسنے فرمایا کہ یہ پیدا کرنا ہمارا آسمانون اور زمین کو وسطی نفع عباد کے ہے جنکو ہم نے بنایا ہے اپنی عبادت کے لیے اور تاکہ وہ کسی شے کو ہمارے ساتھہ شریک نہ کرین کچھ پیدا کرنا ان اشیا کا عبث نہین ہے کقولہ تعالی وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ وقال تعالی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فتعالی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وقال تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

اِلَّا یَعْبُدُوْنَ الآیۃ اس جگہ احسن عملاً کہا نہ اکثر عملاً سو کوئی عمل حسن نہیں ہوتا ہے جبتک کہ خالص اسکے لیے نہ ہو شریعت محمدیہ پر اور جب ایک شرط بھی اندونون مین سے مفقود ہوگی تو وہ عمل حبط و باطل ہوجائیگا یہ بھی معلوم ہوا کہ حسن عمل اگرچہ قلیل ہو واسطے نجات کے کفایت کرتا ہے اور اگر عمل کثیر ہو اگر حسن نہیں ہے تو وہ کچھ بھی نفع نہیں دیتا پھر اللہ نے کہا اے پیغمبر تم اگر ان کفار کون کو یہ خبر دوگے کہ اللہ تعالی تم کو بعد موت کے پھر مبعوث کریگا جسطرح کہ ابتداءً اوس نے تم کو پیدا کیا ہے حالانکہ یہ جانتے ہین کہ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور مسخر کرنے والا سورج و چاند کا اللہ ہی ہے لیکن معہذا بعث و معاد کا از قیاس کے انکار کرتے ہین باوجودیکہ ون معاد کا بہ نسبت قدرت کے بدایت سے آسان تر ہے کما قال تعالی وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ وقال تعالی مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ انکا یہ کہنا کہ یہ تو ایک کھلا جادو ہے کفر و عناد کی راہ سے ہے ہم وقوع بعث کی تصدیق نہین کرتے یہ بات تو جادو کی ہے یہی جادو تجھ سے ثبت کہلاتا ہے اللہ نے کہا کہ اگر ہم ان مشرکون سے عذاب و مواخذہ مین دیر لگائین اور ایک مدت منضبوط تک ڈھیل دین اور ایک اجل مضروب تک وعید سنائین تب بھی یہ براہ تکذیب و استعجال یہی بات کہین گے کہ کس چیز نے عذاب کو اب تک ہم سے روک رکھا ہے کیونکہ اُنکے سجا یا کر تکذیب و شک کی الفت ہے یہ ہرگز اس سے باز نہین رہ سکتے استعمال لفظ امت کا قرآن پاک و سنت مطہرہ مین کئی معنے مین آیا ہے کبھی مراد مدت سے امد یعنے مدت ہوتی ہے جسطرح کہ اس آیت مین ہے امۃ معدودۃ اور سورہ یوسف مین فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ اور کبھی استعمال اس لفظ کا حق مین امام مقتدی کے آتا ہے جیسے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِّلّٰہِ حَنِیْفًا وَلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور کبھی استعمال اسکا ملت و دین مین آتا ہے جسطرح کہ مشرکین کی خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور کبھی معنے جماعت مین استعمال ہوتا ہے کقولہ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ وقال وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ وقال تعالی وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ مراد اسکی اسجگہ وہ لوگ ہین جن مین پیغمبر آئے کیا مومن اور کیا کافر صحیح مسلم مین فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ

لا یؤمن منہم الا من دخل النار رہی اتباع سو وہ مصدق رسل ہین کما قال تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور صحیح ہین آیا ہے فاقول امتی امتی اور کبھی استعمال لفظ امت کا فرقہ وطائفہ ہین آتا ہے کقولہ تعالی ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون وکقولہ من اہل الکتاب امۃ قائمۃ الآیۃ فتح البیان مین کہا ہے اسنے آسمان وزمین کو چھ دن مین پیدا کیا یہ کلام بطور توزیع کے ہے دو دن مین آسمان بنائے اور دو دن مین زمین اور دو دن مین انواع حیوانات ونباتات واقوات وجمادات مراد ایام سے اسجگہ اوقات ہین یعنے فی ستۃ اوقات کما فی قولہ ومن یولہم یومئذ دبرہ اور بعض نے کہا مقدار چھ یوم اور بعض نے کہا چھ دن ہین بمقابلہ شب پہلا دن شنبہ تہا اور پچھلا دن جمعہ لکن یہہ ٹھیک نہین ہے اسلیے کہ اُسوقت نہ زمین تہی اور نہ آسمان تہا اور یوم عبارت ہے اُس مدت سے کہ آفتاب زمین کے اوپر ہو حاشیہ جمل مین کہا ہے یہ سخت مشکل ہے نہ شنبہ ستمبر ہوسکتا ہے اور نہ کوئی اور دن مگر اُسی وقت کہ بالفعل موجود ہو اور اُسحال مین کوئی زمانہ نہ تہا پھر تفصیل ایام کا کیا ذکر ہے پھر تخصیص ہر یوم کی ساتھہ ایک نام کے یعنے چھ اور جواب اس اشکال کا اسطرح ہے کہ مراد مقدار شمس وزمہریر ہے اشکال نہین ہے بلکہ دافع اشکال دیگر ہے کہ وہان زمان نہ تہا انتہے بہرحال اسمین کریم کا عرش عظیم قبل خلق سموات وارض پانی پر تہا سوا پانی کے کوئی شے زیر عرش نہ تہی خواہ درمیان دونون کے فرجہ ہو یا عرش پشت آب پر ہو اس مین دلالت امکان خلا پر نہین ہے اور اگر ہو تو یہ دلالت وجود خلا پر ہوگی نہ فقط امکان خلا پر اور نہ اسمین کہ سب سے پہلے عالم مین حدوث پانی کا ہوا ہے بعد عرش کے بلکہ اگر دلالت ہے تو اسپر ہے کہ خلق عرش وآب اقدم ہے خلق آسمان وزمین سے بغیر تعرض نسبت کے درمیان دونون کے اور سلف سے منقول ہے کہ عرش پانی پر تہا وکان عرشہ علی الماء یعنے اب بہی وہ اسیطرح ہے سلیمان جمل کی عبارت یون ہے کہ وہ اُسی اپنی جگہہ مین ہے جس مین کہ اسدم ہے یعنے ساتون آسمان کے اوپر اور پانی بہی اُسی اپنی جگہہ مین ہے جہان کہ اسدم ہے یعنے نیچے ساتون زمین کے انتہے حضرت ابوذر زین عقیلی نے پوچہا این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ فرمایا کان فی عماء ما فوقہ ہواء وما تحتہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی احمد نیکا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے احمد نے کہا مراد عماء سے یہ ہے کہ لیس معہ شیء بیہقی نے کہا عماء اگر ممدود ہے تو اُسکے معنے ہین کہ سحاب ستیر یعنے پتلا بادل معنے یہ ہین کہ اسہ بادل کے اوپر مدبر وعالی ہے اور اگر مقصور ہے تو اُسکے معنے یہ ہین کہ لا

شیٔ ثابت لانہ عن الخلق لکونہ غیر شیٔ ایک جماعت اہل علم کی اسی کی قائل ہے ازہری نے
کہا فنحن نؤمن بہ ولا نکیف صفتہ کصفت عرش و کیفیت خلق سموات وارض مین بہت سی حدیثین آئی
ہین یہ جگہہ اُنکے ذکر کی نہین ہے اللہ تعالی نے ان مخلوقات کو اسلیے پیدا کیا کہ اپنے بندون کا امتحان لے اور اُنکو
اعتبار و تفکر و استدلال مین اپنی کمال قدرت و بعث و جزا پر آزمائے کہ کون اُنمین اچھے عمل کرتا ہے
اور امر دینی بجالاتا ہے عمل مین اعتقاد بھی داخل ہے اسلیے کہ منجملہ اعمال قلب کے ہے بعض نے کہا مراد احسن
عملاً سے اتم عقلاً ہے یا ازہد فی الدنیا یا اکثر شکراً یا اتقی لمہ یہ تمسک حضرت کے اس قول کو کہ بعث بعد
الموت ہوگا سحر آفکار اُڑیرتے ہین یا قرآن کو کھلا جادو بتلاتے ہین کیونکہ قرآن مین خبر بعث کی دی ہے اور
سحر کو اسجگہہ سحر ہی پڑہا ہے مراد ساحر سے حضرتؐ ہین عذاب سے مراد عذاب قیامت ہے یا عذاب بدر ہے
معدودہ سے مراد ایام قلیلہ ہین جو چیز گنتی مین آتی ہے وہ قلیل ہوتی ہے لفظ امت مشتق ہے امم سے امم سے
قصد ہے مراد ہے اسجگہہ وقت مقصود ہے واسطے ایقاع عذاب کے یا مراد حین ہے مشرکین بحیرہ و استہزار
کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عذاب کے آنے مین دیر کیون ہو رہی ہے اللہ نے کہا حبسدن وہ عذاب آجائیگا
تو کوئی شخص اوسکو پھیر نہ سکے گا وہ لامحالہ واقع ہوگا اور یہ ٹھٹھے بازی اُن کی اُنکو گھیر لیگی وَلَئِنْ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اور اگر ہم چکہادین آدمی کو اپنی طرف سے مہربانی پھیر لین
اُس سے تو وہ ناامید ناشکر ہو اور اگر ہم چکہادین اُسکو آرام بعد تکلیف کے جو پہونچی اوسکو کہنے لگے گئین
برائیان مجھسے تو وہ خوشیان کرے بڑائیان کرتا مگر جو لوگ ثابت ہین وہ کرتے ہین نیکیان اُنکو بخشش ہے اور
ثواب بڑا ف اللہ نے انسان کی صفات ذمیمہ کی خبر دی کہ انسان بڑا عیب دار ہے مگر جس بندہ سومن پر
وہ رحم کرے انسان کا یہ حال ہے کہ بعد نعمت کے جب کبھی اُسکو کوئی شدت پہونچتی ہے تو خیر سے آیندہ مین ناامید
و مایوس ہو جاتا ہے اور گذشتہ حال کا کفر و جحود کرتا ہے گویا اوسنے کبھی خیر کو دیکھا ہی نہ تھا اور یہ کشائش
کی امید اُسکو نہین رہتی ہے اسیطرح جب اُسکو بعد تکلیف کے نعمت پہونچتی ہے تو کہتا ہے اب بس اسکا کوئی جورو
برائی مجھکو نہ لگیگی اپنے ہاتھہ کے مال پر اترانا خوش ہوتا ہے اور غیر پر فخر کرتا ہے مگر وہ لوگ جنھون نے شدائد و
مکارہ پر صبر کیا ہے اور اچھے کام بجالائے مین بخار و عافیت مین اُنکے لیے مغفرت ہے عوض مین نقصان پہونچنے کے

اور اجر کبیر ہے بسبب اس عمل کے جو حالت رخا مین کیا تھا جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ ھَمٌّ وَّلَا غَمٌّ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا وَصَبٌ وَّلَا حُزْنٌ حَتَّی الشَّوْکَۃُ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ یعنے مومن کو ہر تکلیف رنج واندوہ وفکر وغم پریہانتک کہ کانٹے کے لگنے پر بھی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے اور صحیحین مین فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَقْضِی اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِ قَضَآءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَّہٗ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّآءُ فَشَکَرَ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّآءُ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ غَیْرِ الْمُؤْمِنِ ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور اللہ تعالی نے کہا ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا فتح البیان مین کہا ہے مراد انسان سے اس جگہ جنس ہے شامل مومن وکافر دلیل اسپر استثنا آیندہ ہے بعض نے کہا مراد جنس کفار ہے کیونکہ یاس وکفران وفرح وفخر اوصاف اہل کفر ہین نہ اوصاف اہل اسلام غالب کسی نے کہا مراد انسان سے ولید بن مغیرہ ہے یا عبداللہ بن امیہ مخزومی الغرض حبب اللہ کسی انسان کو ذائقہ اپنی رحمت کا چکھاتا ہے یعنے توفیر رزق وصحت وسلامت محن سے اور وسعت عیش ورخا عطا کرتا ہے یہ خفا ہوکر اُن نعمتون کو اُس سے چھین لیتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت سے اور عود نعمت مذکورہ سے بسبب قلت صبر وعدم اعتماد علی اللہ کے نا امید ہوجاتا ہے قَالَہُ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ یؤس وکفور دونون مبالغے کے صیغے ہین یعنے انسان کثیر الیاس کثیر الجحد ہے وقت سلب بعض نعمت کی نہ گذشتہ پر شاکر رہتا ہے اور نہ عود آیندہ مین راجی اور اگر بعد ضرا کے نعمت کا مزا چکھتا ہے مثلاً فقر کے بعد غنا مرض کے بعد صحت خوف کے بعد امن مصیبت کے بعد عافیت حاصل ہوئی تو یہ کہنے لگتا ہے کہ اب ساری مصیبتین میری دور ہوگئین لگا خوشی کرنے اترانے اپنے مناقب گننے ہے لوگون پر تطاول کرتا ہے مگر وہ لوگ جو کہ صابر وعامل صالح ہین یعنے حالت نعمت ونقمت مین اُنکے لیے مغفرت ذنوب واجر کبیر ہے مراد اس اجر سے جنت ہے اجر کو کبیر اسلیے کہا ہے کہ محتوی ہے نعیم سرمدی ودفع تکالیف واس من العذاب اور نظر الی وجہ اللہ پر اور بجاے کبیر کے عظیم یہ بعایت مناسبت نہین کہا فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ بَعْضَ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَضَآئِقٌ بِہٖ صَدْرُکَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن
لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ سوکہین تو جھوٹ بٹھیگا کوئی چیز جو وحی آئی تیری طرف اوسکا
ہوگا اوس سے تیرا جی اسپر کہ وہ کہتے ہین کیون نہ اوترا اسپر خزانہ یا آتا اوسکی ساتھ فرشتہ تو تو ڈرانیوالا
ہے اور اللہ ہے ہر چیز پر ذمہ رکھنیوالا کیا کہتے ہین باندھ لایا ہے اوسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک دس سورتین
ایسی باندھکر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ کرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ
اوترا ہے اللہ کی خبر سے اور کوئی حاکم نہین سوا اوسکے پھر اب تم حکم مانتے ہو ف اللہ نے اپنے رسول
کو تسلی دی کہ تم ان منکرون کے کہنے پر بچاؤ یہ تو اسیطرح کا تعنت کیا کرتے ہین کما قال تعالیٰ وَقَالُوا
مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا
أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا
اللہ نے اپنے رسول کو فرمایا کہ تم انکی باتون سے دلتنگ ہو اور اس کہنے سننے پر دعوت الی اللہ سے باز
نہ رہو بلکہ اوقات سب روز مین اللہ کی طرف اللہ کے بلاتے رہو کما قال تعالیٰ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ
صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ الآیۃ اور یہان یون کہا کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ الخ یہہ فرمایا کہ تو تو ایک ڈرانیوالا ہی
تو اپنے اخوان سے رسل ماقبل کی پیروی کر کہ وہ بھی جھٹلائے گئے اور ایذا دیے گئے تھے لیکن انہون
نے صبر کیا تھا یہانتک کہ اللہ کی مدد آئی اوسکے بعد اللہ نے قرآن کا اعجاز ذکر کیا کہ کوئی مثل اسکے
نہین لاسکتا ہے اور نہ دس سورتین بلکہ ایک سورت بھی کیونکہ رب کا کلام کلام مخلوقین کے مشابہ نہین
ہوتا ہے جسطرح کہ اوسکے صفات مشابہ صفات مخلوقین کے نہین ہوتی ہین اور کوئی شے مشابہ اسکی
ذات کے نہین ہے تعالیٰ وتقدس تَنَزَّهَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ پھر اسنے کہا کہ اگر یہ لوگ معارضہ
نہ کرین تو جان لو کہ یہ عاجز ہین اور یہ کلام اللہ کے پاس سے اوترا ہے اس مین اللہ کا امر و نہی ہے اور سوا اللہ
کے کوئی معبود نہین ہے سو کیا تم اسلام لاتے ہو فتح البیان مین کہا ہے شاید تو ان لوگون کے کفر و
تکذیب و اقتراح آیات کو دیکھکر بعض وحی کو جس کے پہونچانیکا تجھ کو حکم ہے اور اوسپر اوس وحی کا
سننا شاق ہے چھوڑ دیگا اور تیرا سینہ اوسکی تعنت و تنگی کرتا ہے کہ یہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوئی خزانہ
کیون نہ اوترا یعنے مال کنوز مخزون جس سے تو منتفع اور بسبب اوسکے مستغنی ہوتا یا کوئی فرشتہ آتا تو
تصدیق و تصحیح رسالت کی کرتا سو بات یہہ ہے کہ تو تو ایک ڈرانیوالا ہے کچھ تیرے ہاتھ مین حاصل ہونا انکو

مطلوب کا اور ایجاد کرنا اُنکی فرمایش کا نہین ہے اللہ تعالی ہر شے پر حافظ ہے جو کچھ یہ بکتے ہین وہ اسکو معلوم ہے وہ اُنکی ساتھہ وہی کام کرے گا جو کرنا چاہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہین کہ تو نے اس قرآن کو افترا کیا ہے اچھا تو ان سے کہدے کہ تم مثل اسکے دس سورتین تو لے آؤ جو کہ بلاغت وحسن نظم وجزالت لفظ ومعنی مین مانند اسکے ہون یہ اسلیے کہ جب قرآن ایک شے مفتری سُنے تو ہر شخص عربی دان ایسا افترا کر سکیگا خصوصًا وہ عرب جو کہ فصاحت زبان وبلاغت بیان مین جو ہر فرد زمانہ ہین اور شعر وشاعری وزبان دانی مین یگانہ روزگار تھے اللہ نے اُنکی تحدی کی اور باگ دعوی کی ڈھیلی کردی اور یہانتک معارضہ کیا کہ تم یہ کام بھی کرو کہ سوا اللہ کے جنکو تم شریک ٹھیراتے ہو ان مین سے بھی جسکو بلا سکو اور اسکو واسطے معارضہ قرآن کے بلاؤ اور تم وہ سب ملکر ایسا کلام جسکو مفتری کہتے ہو بنالاؤ اگر تم اس دعوے افترا مین سچے ہو پھر اگر یہ لوگ ایسا نہ کرین اور واسطے معارضہ کے طیار نہ ہون تو تم اے رسول اور سب مومنو جان لو کہ یہ قرآن اس قرآن کا اللہ کے علم سے ہوا ہے جسکو کنہ پر عقول کو اطلاع نہین ہے اور نہ افہام اوسکے معنے کا استیضاح کر سکتے ہین اسلیے کہ مشتمل ہے ایسے اعجاز پر جو کہ طوق بشر سے خارج ہے اور ہر گز کسینے بھی پر اس کلام کا افترا نہین کیا ہے اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ ہی منفرد بالوہیت ہے کوئی اسکا شریک نہین ہے اور جسپر اوسکو قدرت ہے وہ کسی کو نہین ہے سو کیا تم اسلام لانیوالے ہو جبکہ اعجاز اس قرآن کا ثابت ہو جائیگا مجاہد نے کہا یہ خطاب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور بعض نے کہا عام ہے مراد داخل ہونا ہے اسلام مین بعد قیام حجت قاطعہ کے تحدی ساتھہ معارضہ قرآن کے مختلف طور پر آئی ہے کبھی ساتھہ مجموع قرآن کے فرمائی جیسے لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ اور کبھی ساتھہ دس سورکے جیسے کہ اس آیت باب مین کیونکہ عشرہ اوراعقد ہے عقودمین سے اور کبھی ساتھہ ایک سورت کے جسطرح کہ سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے اسلیے کہ ایک سورت

اقل طائفہ ہر قرآن مین ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کوئی ہو چاہتا دنیا کا جینا اور اسکی رونق پھیر دین ہم اُنکو عمل اُنکے اسی مین اور اُنکو نہین نقصان نہین وہی ہین جنکو کچھ نہین پچھلے گھر مین سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کیا تھا اوس جگہہ اور خراب ہوا جو کماتے تھے ف ابن عباس نے اس آیت مین کہا ہے کہ اہل ریا کو عوض اُنکی حسنات کا اسی دنیا مین دیدیا جاتا ہے ایک

نقیر بر برا و ظلم نہین ہوتا اللہ نے فرمایا کہ جس نے کوئی اچھا کام کیا واسطے التماس دنیا کے روزہ رکھا یا نماز پڑہی یا زکوٰۃ دی یا حج کیا یہ اسی لیے کہ دنیا ملے تو اللہ اوسکو اسی جگہہ بدلا اُسکا پورا پورا عطا کرتا ہے اوسکی دنیا درست ہوجاتی ہے رہی آخرت سو وہان بالکل خاسر خائب ہوتا ہے مجاہد وضحاک وغیرہ واحد سے اسیطرح مروی ہے انس بن مالک وحسن نے کہا یہ آیت حق مین یہود و نصاریٰ کے اوتری ہے اور مجاہد وغیرہ نے کہا کہ حق مین ریاکارون کے قتادہ نے کہا جسکی نیت وہمت وطلب دنیا ہوتی ہے اللہ جزا اوسکی حسنات کی یہین دنیا مین دیدیتا ہے پھر جب وہ آخرت مین پہونچتا ہے تو اوسکے لیے کوئی حسنہ نہین ہوتا جسکی جزا پاوے رہا سو سو اوسکو حسنات کا بدلا یہان دنیا مین ہی ملتا ہے اور آخرت مین بھی اُسپر ثواب پائیگا یہ مضمون ایک حدیث مرفوع مین بھی آیا ہے وقال تعالے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا وقال تعالے مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ فتح البیان مین کہا ہے کہ اہل تفسیر کا اس آیت مین اختلاف ہے ضحاک نے کہا یہ حق مین کفار کے اوتری ہے نحاس نے اسکو اختیار کیا ہے کہ مراد اس سے اہل شرک ہین بدلیل آیت مابعد انس نے کہا حق مین یہود و نصاریٰ کے آئی ہے حسن بھی اسی کے قائل ہین بعض نے کہا حق مین منافقین کے اوتری ہے بعض نے کہا بلکہ حق ہین سب لوگون کے علی العموم کافر ہون یا مسلمان حمل کرنا اوسکا عموم ہی پر اولیٰ تر ہے معنے یہ ہین کہ جو شخص اپنے عمل سے ارادہ حظ دنیا کا کرتا ہے اوسکا بدلا اسی جگہہ ملجاتا ہے مجرد ارادہ مراد نہین ہے بلکہ مراد عمل للدنیا ہے اور مراد زینت دنیا سے صحت وامن وسعت رزق وارتفاع حظ ونفاذ قول و کثرت اولاد و ریاست ونحو ہا ہے کیونکہ یہ سب اسباب رونق دنیا وبہار عمر فانی وزینت جان ناپائدار ہین اور داخل کرنا لفظ کان کا آیت مین مفید اس بات کو ہے کہ وہ اس ارادہ دنیا پر اپنے اعمال سے مستمر ہین نہین لگتا کہ وہ ارادہ آخرت کا کرین ولہذا وہ بعد حصول ان حظوظ دنیا کے آخرت مین معذب ہونگے اسلیے کہ اُنکا قصد صرف دنیا کا تہا اور آخرت کے لیے اُنہون نے کوئی کام نہین کیا ظاہر

م کمینی اسکو دین ہم کچھ اوس مین سود اور اسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ ۱۲

آیت یہ ہے کہ ہم اُنکی عمل کا بدلا اسی دنیا مین دیدیتے ہین لکن واقع مخالف اس خارج آیت کیونکہ ہر تمنی و آرزومند اپنی آرزو بہر پور دنیا مین نہین پاتا اگرچہ دنیا کے لیے عمل کرے اسلیے ضرور ہے کہ اس حکم کو مقید بہ مشیت الٰہی کیا جاے قرطبی نے کہا اکثر علما اسیطرف گئے ہین کہ یہ آیت مطلق ہے اسیطرح آیت سورہ شوریٰ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا اسیطرح وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا اس آیت کی تقیید و تفسیر آیت سورہ سبحان مین ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ الخ بہر حال یہ مرید دنیا کے دنیا مین اپنی جزا مین ناقص نہین ہوتے بلکہ بحسب اعمال غالباً عوض اپنے اعمال کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بحسب اقتضاء مشیت الٰہی پاتے ہین حکمت بالغہ نے اسی کو ترجیح دی ہے قاضی نے کہا مراد اس وفا جزا سے دنیا مین نیل صحت و کفاف و سائر لذات و طیبات و منافع ہین اور یہ شیاء ہر عامل للدنیا کو حاصل ہوتی ہین گو قلیل و یسیر ہون لیکن رہی آخرت سو وہان واسطے اون کے کچھ نہین ہے مگر یہی آگ دوزخ کی اس سے تخصیص اس آیت کی ساتھ کفار کے نکلتی ہے کیونکہ فرمایا ہے کہ وہان سارا کیا دھرا اُنکا اکارت جائیگا اسلیے کہ اگرچہ یہ اعمال صورت طاعات مین تھے اور آخرت مین اُنکی جزا جمیل ملنا چاہیے تھی لکن اونہون نے فساد مقاصد و عدم خلوص سے انکو فاسد کر دیا اور نری زینت دنیا پر قصر کیا اسلیے یہ عمل اُنکا باطل ہو گیا نفس الامر مین لائق نفع و جزا نہ رہا کیونکہ وجہ صحیح پر واقع نہ ہوا اور جو ثواب عمل صحیح پر لائق تھا وہ اوسپر مترتب نہوا مجاہد نے کہا یہ آیت حق مین اہل ریا کے ہے لکن یہ قول مشکل ہے کیونکہ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ الخ لائق حال مومن نہین ہے مگر اوسوقت کہ جب یون کہا جائے کہ یہ اعمال فاسدہ و افعال باطلہ جبکہ واسطے غیر اللہ کے ہوے تو فاعل اُن کا مستحق وعید شدید ہیر یعنے عذاب نار حدیث مرفوع ابن عمر اسپر دلالت کرتی ہے مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے قال اللہ تعالی أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ بِمَعْنَاهُ اور ریا شرک صغر ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے یہ ایک قول ہے تفسیر مین اس آیت کی اور وہ بات جسکو خرالت نظم کریم مقتضی ہے یہ ہے کہ مراد اس سے مطلق کفار ہین اسطرح پر کہ اون مین قاصرین قرآن عظیم ہی یا مندراج اولے مندرج ہین کیونکہ جب اللہ نے اپنے پیغمبر اور مومنین کو یہ امر کیا کہ اُنکا علم و یقین اس بات پر ہے کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اوترا ہے اور کسی غیر اللہ کو

ہرگز کچھ قدرت کسی شخص پر نہین ہی اور اہل ایمان کو اللہ نے ثبات علی الاسلام پر برانگیختہ کیا اور کہا کہ تم راسخ رہو
کفار کا عجز معارضہ قرآن سے ظاہر ہوگیا اور یہ بات کھل گئی کہ وہ ہرگز کوئی چیز نہین ہین تو یہ حال مقتضی اس
امر کا ہے کہ اون کے بعض شئون سو ہمہ سے تعرض کیا جائے جس سے کہ اون کا کوئی شے ہونا معلوم ہوتا ہے
جیسے نیل حظوظ عاجلہ کا اور استیلا اُنکا مطالب دنیویہ پر سو اللہ نے فرمایا کہ یہہ نیل کچھ اس مدعا پر دلیل نہین
ہے بلکہ اس مقام سے برکران ہی اور اوسکو جو ہی کہو لکر بیان فرمادیا اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ بھلا ایک شخص جو ہے نظر آتے راہ پر اپنے رب کے اور پہونچتی ہے اوسکو گواہی اُس سے
اور پہلے اُس سے کتاب موسیٰ کی راہ ڈالتی اور مہربانی وہی لوگ مانتے ہین اِسکو اور جو کوئی منکر ہو اُس سے
سب فرقون مین سو آگ ہے وعدہ اوسکا سو تو مت رہ شک مین اس سے یہ تحقیق ہے تیرے رب کیطرف سے پر بہت
لوگ یقین نہین رکھتے ف گواہی پہونچتی ہے یعنے دلمین اس دین کا نور اور مزا پاتا ہے اور قرآن
کی حلاوت اُنتے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے حال سے خبر دی جو کہ اللہ کی فطرت پر ہین جس پر اللہ نے اُنکو پیدا
کیا ہے اپنے بندون مین سو کہ وہ اسبات کو معترف ہین کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ کما قال تعالیٰ فَاَقِمْ
وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الآیۃ اور صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا
ہے كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُوْلَدُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً
هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ الحدیث اور صحیح مسلم مین عیاض بن حمار سے رفعاً مروی ہی يَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِنِّىْ خَلَقْتُ عِبَادِىْ حُنَفَاءَ فَجَاءَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ
مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِىْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَفِى الْمُسْنَدِ وَالسُّنَنِ كُلُّ مَوْلُوْدٍ
يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهٗ الحدیث بالجملہ سو من اس فطرت پر باقی رہتا ہے اور مراد شاہ
سے وہ شرائع مطہرہ سکملہ معظمہ مین جنکی وحی اللہ تبارک وتعالےٰ نے طرف انبیاء علیہم السلام کے فرمائی اور
اُن شرائع کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ سے ختم کیا ولہذا ابن عباس ومجاہد وعکرمہ وابو العالیہ
وضحاک وابراہیم نخعی وسدی وغیرہم نے تفسیر شاہد مین کہا ہے کہ مراد جبریل علیہ السلام ہین اور علی وحسن
وقتادہ کا قول یہ ہے کہ شاہد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین سو یہ دونون قول سننے مین قریب یکدیگر ہین اسلیے

کہ جبریل و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک نے ان دونون مین سے اللہ کی رسالت پہونچادی جبریل پاس حضرتؐ کے لائے حضرتؐ پاس امت کے لائے اور بعض نے کہا مراد شاہد سے علی مرتضے ہین ابن کثیر کہتے ہین وَ هُوَ ضَعِيفٌ لَا يَثْبُتُ لَهُ قَائِلٌ وَالْأَوَّلُ وَالثَّانِي هُوَ الْحَقُّ یہ اسلیے کہ موسیٰ کی فطرت شاہد شریعت ہوتی ہے جملہ رہی تفصیل سو وہ شریعت سے لیجاتی ہے اور فطرت اوسکی مصدق ہوتی ہے اور اسپر ایمان لاتی ہے ولہذا اللہ تعالی نے کہا ہو کہ بھلا جو شخص اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو اور پیچھے اوسکو ایک شاہد بھی ہے یعنے قرآن جسکو جبریل نے طرف حضرتؐ کے پہونچایا اور حضرتؐ نے امت کو اور اس قرآن سے پہلے توریت موسی کی کتاب آچکی ہے جسکو اللہ نے اُس امت کے لیے پیشوا اور مہربانی ٹھیرایا تھا کہ اوسکی پیروی کرین اور وہ کتاب ایک اللہ کی رحمت تھی ساتھہ اون کے سو جو کوئی پورا پورا ایمان اوس کتاب پر لایا ہے تو وہ کتاب اوسکو طرف ایمان بالقرآن کے قائد ہے ولہذا اللہ نے کہا ہے کہ وہ لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہین پھر اللہ نے اون لوگون کو جو کہ قرآن کے مکذب ہین یا بعض قرآن کے وعید سنائے کہ سائر اہل ارض ہین سے کیا مشرکین اور کیا اہل کتاب اور کیا غیر ان کے تمام طوائف بنی آدم مین سے باوجود اختلاف الوان و اشکال و اجناس جنکو یہ قرآن پہونچ گیا ہے جو کوئی اس کتاب عزیز کا کفران و انکار کریگا کما قال تعالی لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ اور فرمایا قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا سو اگر تمکو ہمسے بیزار دور اور بھاگ پھرنا ہو تو پہلے تو کہدین رسول ہون اللہ کا تم سب کیطرف سو اگر اوسکا وعدہ ہے یعنے وہ دوزخ مین جائیگا ہرگز دوزخ سے ناجی نہوگا اس وقت مین بعضے نام کے مسلمان ایسے بھی موجود ہین جو بعض احکام و آیات قرآن کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم یہ دو قسم حکم قرآن کے نہین مانتے جیسے حصہ دختر کا مال پدر متوفی مین یا نکاح ثانی بیوہ کا و نحو ذلک سو اس اعتقاد کے لوگ بدلیل اس آیت باب کے قطعا کافر ہین ان کو مسلمان کہنا اور اُنکے ساتھہ مسلمانون کا سا برتاؤ کرنا حرام ہے حدیث ابوموسی اشعری مین فرمایا ہے وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ لَا يُؤْمِنُ بِي إِلَّا دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ سعید بن جبیر کہتے ہین كُنْتُ لَا أَسْمَعُ بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِهِ إِلَّا وَجَدْتُ مِصْدَاقَهُ أَوْ قَالَ تَصْدِيقَهُ فِي الْقُرْآنِ فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ فَلَا يُؤْمِنُ بِي إِلَّا دَخَلَ النَّارَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَيْنَ مِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَمَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا وجدت لہ تصدیقا فی القرآن حتی وجدت ھذہ الآیۃ افمن
سے مراد ساری ملت ہین پھر یہ ذکر فرمایا کہ قرآن حق ہے اس مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین ہے کما قال تعالی
الٓمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وقال تعالی الٓمٓ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ
لکن اکثر لوگ یقین نہین کرتے کقولہ تعالی وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ وقال تعالی وَإِنْ
تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وقال تعالی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ
ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فتح البیان مین کہا ہے پہلا جو شخص برہان پر ہے طرف سے اپنے
رب کے اتباع نبی و ایمان بابہ مین کیا وہ مثل اوس شخص کے ہو سکتا ہے جو کہ مرید حیات زینت دنیا ہے
مراد اُس شخص سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یعنے آپکے پاس ایک دلیل روشن
ہے طرف سے اللہ کے اور معجزہ ہے قرآن کا سا اور شاہد ہے جبریل علیہ السلام سا اور اگلی کتابون نے
آپ کی بشارت دی ہے سو کہین آپ اور دنیا طلب برابر ہوگا ہرگز نہین بینہ سے مراد برہان ہے اور
شاہد سو اعجاز قرآن یا انجیل یا مراد صاحب بینہ سے مومنین اہل کتاب ہین جیسے عبداللہ بن سلام
اور اُن کے اصحاب علی بن ابیطالب نے کہا ہے قریش مین کوئی ایسا شخص نہین ہے کہ جس کے حق مین
کچھ قرآن نازل نہ ہوا ہو ایک آدمی نے کہا تمہارے حق مین کیا نازل ہوا ہے کہا تو نے سورۂ ہود
نہین پڑھی اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ رسول خدا بینہ ہین اور
مین شاہد ہون اخرجہ ابو نعیم وابن عساکر دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا شَاهِدٌ
مِنْهُ علی اخرجہ ابن عساکر تیسرا لفظ یہ ہے وَدِدْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ وَلَكِنَّهُ لِسَانُ مُحَمَّدٍ ابن
عباس نے کہا شاہد جبریل علیہ السلام ہین سعید بن جبیر وعلقمہ وابراہیم ومجاہد وضحاک اور اکثر مفسرین
بھی اسی کے موافق کہتے ہین حسن وقتادہ نے کہا شاہد زبان حضرت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ زبان ترجمان
دل ہوتی ہے اور مافی الضمیر کا بیان کرتی ہے تو گویا مثل شاہد کے ہے کیونکہ ایک نشان فضل و بیان
ہے تلاوت قرآن کی اسی زبان سے ہوتی ہے مجاہد نے کہا شاہد ایک فرشتہ ہے جو حضرت کی حفاظت
و تسدید کرتا ہے لکن قول اول اولی ہے اسی طرح کتاب موسی ایک دوسرا شاہد ہے اگرچہ نزول مین پہلے
ہے لکن شہادت مین تالی قرآن ہے تعنے اس شہادت دیگر کے یہ ہین کہ توریت مبشر بہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہے اُمین آپ کے رسول اللہ ہونے کی خبر دی ہے زجاج نے کہا حضرت کا وصف کتاب موسی مین آیا

ہے لوگ توریت و انجیل مین آپ کو لکھا ہوا پاتے ہین پہر کتاب موسی کو امام و رحمت کہا یعنے احکام
شرع مین تقدم کے وہ پیشوا ہے اور جن لوگون پر وہ اتری تہی اون کے لیے رحمت ہے بلکہ نا قیاست اسلیے
کہ اوس مین اکثر احکام شرع کے موافق قرآن کے ہین سو وہ لوگ حضرتؐ پر یا قرآن پر یقین لاتے ہین
اور جو گروہ اہل مکہ وغیرہم کے یا جملہ اہل ملل و نحل اور تمام ادیان کے حضرتؐ یا قرآن کا انکار کرین ہے
وہ لا محالہ اہل نار مین قتادہ نے کہا اَلْکُفَّارُ اَحْزَابٌ عَلَی الْکُفْرِ یعنے کفر ملت واحدہ ہے سارے کافر
ایک ہی ہین اس کہنے مین کہ نار اُنکا موعد ہے اشعار ہے اس بات کا کہ جو افعین عذاب و قوانین
عقاب اُس آتش سوزان مین ہین اونکا وصف احاطہ بیان مین نہین آسکتا ہے حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ لَا یَھُوْدِیٌّ وَّلَا
نَصْرَانِیٌّ وَّمَاتَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ اَخْرَجَہُ
الْبَغَوِیُّ بِسَنَدِہٖ اب تو اے نبی اس قرآن کے نازل من اللہ ہونے سے شک مین مت رہ یہ خطاب
ہے غیر حضرتؐ کو اسلیے کہ حضرتؐ شک کرنے سے قرآن یا موعد مین معصوم ہین یہ قرآن حق ہے طرف
سے تیرے رب کے لیکن بہت لوگ ایمان نہین لاتے حالانکہ ایمان لانا اس قرآن پر واجب ہے دلائل
موجبہ یقین ظاہر ہوگئے لیکن اللہ نے اُن کے دلون پر بسبب عناد کے مہر لگادی ہے یہ ہرگز حق کو نہین
سمجھتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّھِمْ وَیَقُوْلُ
الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ
یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ
لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ یُضٰعَفُ لَھُمُ
الْعَذَابُ مَا کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ وَضَلَّ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝
کون ظالم اوس سے جو باندہے اللہ پر جہوٹ وہ لوگ روبرو آوینگے اپنے رب کے اور کہینگے گواہی دینے والے یہی ہین
جنہون نے جہوٹ بولا اپنے رب پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگون پر جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے
اور ڈہونڈتے ہین اوسمین کجی اور وہی ہین آخرت کے منکر وہ لوگ نہین تہکانیوالے زمین مین بہاگ
کر اور نہین اُنکو اللہ کے سوا حمایتی دونا اُنکو عذاب سکتے تہے سننا اور نہ تہے دیکہتے وہی ہین جو بار

بیٹھے اپنی جان اور گم ہوگیا اون سے جو جھوٹ باندھتے تھے اب ہوا کہ یہ لوگ آخرت مین یہی مین سب سے خراب
ف گواہی والے آخرت مین فرشتے ہونگے جو عمل لکھتے ہین اور نیک بخت آدمی جنکو خبر ہتی خدا پر
جھوٹ بولنا کئی طرح ہے علم مین غلط نقل کرنا یا خواب بنالینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات مین یا دعوے
کرنا کہ کشف رکھتا ہون یا اللہ پاک کا مقرب ہون اللہ پر جھوٹ بولا کہان سے لائے غیب سے سن آتے
تھے غیب کب دیکھتے نہ تھے جھوٹی دعوی آخرت مین گم ہوگئے اتھے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اسجگہ حال
اُن لوگون کا بیان کیا جو کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہین کہ وہ آخرت مین علی رؤس الخلائق سامنے ملائکہ
ورسل وسائر بشر وجان کے رسوا ہونگے صفوان بن محرز نے کہا ہی مین ابن عمر کا ہاتھ پکڑے ہوے
تھا کہ اتنے مین ایک شخص نے سامنے آکر کہا کہ تمنے حضرت سے درباره سرگوشی کے دن قیامت کو کیا
سنا ہے کہا مینے سنا ہے فرماتے تھے اللہ عزوجل ہومن کو نزدیک کرکے اپنا کنف اوسپر رکھیگا اور
اوسکو لوگون سے ستور کرے گا اور اُسکے گناہون کا اقرار اوس سے کرائیگا اور کہے گا اَتَعْرِفُ
ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا کیا تو فلان وفلان وفلان گناہ کو
جانتا پہچانتا ہے یہانتک کہ جب اُس سے اقرار اوسکے گناہون کا کرالیگا اور وہ شخص اپنے جی
مین دیکھیگا کہ ہلاک ہوا تب اللہ تعالی فرمائیگا فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاِنِّیْ اَغْفِرُھَا
الْیَوْمَ مینے ان گناہون کو تجھپر دنیا مین پوشیدہ رکھا تھا اور آج مین اُنکو تیرے لیے بخشتا ہون
پھر اوسکو کتاب اوسکے حسنات کی دیجائیگی رہے کفار ومنافقین سو شہاد کہینگے کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون
نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا ان ظالمون پر اللہ کی لعنت ہے رواہ احمد والشیخان وہ لوگ لوگون
کو پیروی حق وسلوک طریق ہدی سے جو کہ اللہ تک پہونچاتا ہے پھیرتے ہین اور جنت سے بچاتے ہین
اُنکا ارادہ ہو کہ یہ لوگ اوہ کج پر جو کہ معتدل نہین ہے چلین اور گمراہ ہوکر جہنم مین جا پڑین سو یہ منکر مین
آخرت کی قیامت کے ہونیکو جھٹلاتے ہین لیکن زمین مین اللہ کو عاجز نہین کرسکتے اور نہ سوا اللہ کے کوئی
اُنکا حامی ودولی ہے بلکہ یہ سارے نیچے اللہ کے قہر وغلبہ وقبضہ وسلطان کے ہین اللہ پاک اُنسے انتقام لینیپر
قدرت رکھتا ہے اسی دنیا مین آخرت سے پہلے ولکن اللہ نے انکو اُس دن تک چھوڑ رکھا ہی جس مین آنکھین
پھرائین گی صحیحین مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ یعنے اللہ تعالی ظالم کو
ڈھیل دیتا ہی یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہی تو پھر نہین چھوڑتا ولہذا اللہ نے کہا کہ انکو ایسے دگنا عذاب ہوگا

اسلیے کہ اسنے انکو کان آنکھ دل دیے تھے مگر یہ چیزین کچھ بکار آمد اونکی نہین ہوئین بلکہ حق کے سننے سے اور کی اتباع کرنے سے اندھے بصیرت دل سے بدتر ان تھے جسطرح کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ وقت دخول نار کے یون کہینگے وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وقال تعالٰی اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ الآیۃ ولہذا اسرار کی ترک پر اور مرنے کے ارتکاب پر عذاب کیے جائینگے صحیح اقوال یہی ہے کہ کفار تکلیف بفروع شرائع مین کیا امر اور کیا نہی بہ نسبت دار آخرت کے اونہون نے اپنی جان کا نقصان کیا کیونکہ آتش گرم مین گہسے اور ایسے عذاب مین پہنسے جو ایک طرفۃ العین بھی سست نہ پڑیگا کما قال تعالٰی كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا اور جو اصنام و انداد انکے سوا اور وضع بندی سے معبود ٹہیرائے تھے وہ سب انسے گم ہوجائینگے کوئی بھی نہ نہین ملیگا بلکہ انکے سبب سے انکا سخت ضرر ہوگا کما قال تعالٰی وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ اور فرمایا وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا اور خلیل جلیل علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ اور فرمایا إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ اسکے سوا اور بہت آیتین ہین جو انکے خسران و مارے ذلیل ہونے پر دلیل ہین ولہذا اللہ نے بجگہ فرمایا کہ لامحالہ یہ آخرت مین خاسر ہونگے یعنے انکا انجام اوسدن صفقہ خاسرہ ہے کیونکہ اونہون نے درجات کو درکات سے بدل لیا اور نعیم جنان کے عوض حمیم آن کو پسند کیا اور بجای شرب حق محتوم کے سموم حمیم و ظل یحموم کو اخذ کیا اور بدل مین حور عین کے طعام غسلین اور عوض مین قصور عالیہ کے ہاویہ اور بجای قرب و رویت رحمن کے غضب و عقوبت دیان کو مول لیا فلا جرم انہم فی الآخرۃ ہم الاخسرون ثم لیسان مین کہا ہے کہ کوئی شخص اوس سے بڑہکر اپنے نفس کا ظالم نہین ہے جو کہ اللہ تعالٰی پر جہوٹ باندہے اور اصنام و انداد کو اللہ کے سامنے اپنا شفیع ٹہیرائے اور فرقتون کو خدا کی بیٹیان بتائے اور اللہ کے کلام کو غیر کیطرف اضافت کرے پہر بجگہ ایسے شخص کے چودہ وصف بیان کیے پہلا وصف اعظم افترا کذب ہے اور پچہلا وصف آخرت مین خاسر ہونا غرضکہ یہ موصوفین بالظلم دن قیامت کے روبرو اللہ کے لائے جائینگے وہ انکے اعمال کا حساب لیگا یا مراد انکی عرض سے عرض انکے اعمال کا ہے جس سے یہ سخت رسوا و ذلیل ہون گے اشہاد جمع شہید ہے یا شاہد ہے مجاہد نے کہا یہ ملائکہ ہونگے جو انسان کی

حفاظت کرتے ہین ابن عباس نے کہا مراد مسلمین ہوے بعض نے کہا دونو ہونگے مع علما جنہون نے اللہ کے اوامر و نواہی کو پہونچا دیا ہے بعض نے کہا ساری خلق ہوگی یہی قول ہے قتادہ کا بالجملہ وقت عرض کے یہ اشہاد کرینگے کہ یہی ہین وہ لوگ جنہون نے اپنے پروردگار پر دنیا مین افترا بندی و دروغگوئی کی تھی اس جگہہ اون کے کذب کی صراحت نہین کی یہ اسلیے کہ گویا یہ امر اُنکا نزدیک اہل موقف کے معلوم ہوگا پھر وہ اشہاد یہ کہینگے کہ سن لو اللہ کی پھٹکار ہے اون لوگون پر جنہون نے اپنی جانون پر افترا بندی سے ظلم کیا ہے یا یہ اللہ کا کلام ہوگا کہ بعد شہادت اشہاد کے اسطرح فرمائیگا فائدہ قول مین اشہاد کے اس مقالہ کو مبالغہ ہے فضیحت کفار مین اور تقریع کرنا ہے اُنکو روبرو ساری خلائق کے پھر ان ظلمہ لعنین کا وصف بیان کیا کہ وہ لوگ ہین کہ جس کسی شخص پر قابو پاتے ہین اوسکو اللہ کے دین مین داخل ہونے سے روکتے ہین سدی نے کہا قریش لوگون کو حضرت کے ساتھ بازرکھتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ پر نچلو کہ یہ راہ ٹیڑھی ہے یا اپنے اہل کو کج کرنا چاہتے تھے کہ دین اسلام چھوڑکر طرف کفر کے آجائین ابو مالک نے کہا وہ یہ امید کرتے تھے کہ مکے مین کوئی اور دین سوائے اسلام کے ہو پھر یہ نہ ہو اور آخرت کو منکر تھے قیامت کے آنے کی اور معاد و بعث کے ہونیکی تصدیق نہ کرتے تھے اللہ نے کہا یہ دنیا مین اللہ کو عاجز نہین کر سکتے ہین اگر اللہ ارادہ اُنکے عقاب کا فرمائے یا بمعنے عجز ہی کے اسجگہہ سابقین یا فائتین ونحو ہا ہین یعنے زمین بہت کشادہ و فراخ ہے یہ جا ہین کہ ہم کہین بہاگ جائین تو ہرگز کسی جگہہ بہاگ کر اللہ تعالی کی پکڑ سے بچ نہین سکتے کما قیل ع بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیداست ❊ اللہ کے سوا ان کا مددگار و دوستدار نہین ہی جو کہ اللہ کی عقوبت کو ان سے دور کر سکے بلکہ اُنکو تو آخرت مین دُگنا عذاب ہوگا بہ سبب اسکے کہ اللہ کی راہ سے روکتے اور بعث کا انکار کرتے تھے سیوطی نے کہا اسلیے کہ اپنے غیر کو بہکاتے تھے صاوی نے کہا حاصل قول سیوطی کا یہ ہے کہ مضاعفت مخصوص ہے ساتھہ حسنات کے رہے سیئات سو مضاعف نہین ہوتے ہین قال تعالی وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا تو اب معنی مضاعفت کی شدت ٹیڑھے اسلیے کہ اُنکو دوہرا عذاب ہوگا ایک اپنی گمراہی کا دوسرا اوروں کو گمراہ کرنے کا اسلیے اُنکو اعراض عن الحق مین اسقدر افراط تھی اور یہانتک بغض تھا کہ حق بات سن بھی نہین سکتے تھے گویا اُنکو سمع حق پر بالکل قدرت ہی نہ تھی بہرے تھے اور نہ دیکھنے پر صواب کے مستطیع تھے گویا اندھے تھے جیسے کی پھوٹ گئی تھین یا یہ وصف ہین اُن کے اولیا مین دون اللہ

کا کہ وہ نہ سامع تھے اور نہ بصیر تو اب کیا خاک انکو نفع پہونچا سکتے ہین یا کوئی نقصان دور کر سکتے ہین بیر خود درماندہ شفاعت کی فرانے کہا سن نہ سکتے تھے اسلیے کہ اسنے انکو لوح محفوظ مین گمراہ لکھدیا تھا زجاج نے کہا حضرت کی دشمنی سے نہ سمجھتے پوچھتے نحاس نے کہا کہ عرب کا یہ محاورہ ہے کہ فُلَانٌ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی فُلَانٍ یعنے اُسکی طرف دیکھ نہین سکتا ہے اسلیے کہ وہ اُسپر گران ہو بہرحال ان لوگون نے اپنی جانون کا عبادت غیر اللہ کرکے نقصان کیا اللہ کی عبادت کے عوض مین عبادت آلہۂ باطلہ کو مول لیا اسلیے اُنکی تجارت مین بڑا ٹوٹا پڑا اور وہ اختراع انکا کہ ہمارے معبودات نزدیک اللہ کے ہمارے سفارشی و کاربار ی ہون گے کھو گیا سو خسران و زیان کے کچھ بھی تو انکے ہاتھ مین باقی نہ رہا ناچار یہ آخرت مین بڑے نقصان و گھاٹے مین ہونگے خلیل و سیبویہ نے کہا ہے لَا جَرَمَ بمعنے حق ہو بمنزلہ ایک کلمے کے یہی قول فراء کا بھی ہے خلیل نے کہا بمنزلہ لا بدّ و لا محالہ کے ہے بہرکثرت استعمال سے بمعنے حق ہو گیا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ ؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ع ۲ ۱۶ ۲ البتہ جو یقین لائے اور کین نیکیان اور عاجزی کی اپنے رب کی طرف وہ ہین جنت کے لوگ وہ اوس مین رہا کرین مثال دونو فرقون کی جیسے ایک اندھا اور بہرا اور ایک دیکھتا اور سنتا کیا برابر ہے دونو کا حال ہو کیا تم دھیان نہین کرتے ف اللہ تعالی نے بعد ذکر اشقیا کے ذکر سعدا کا کیا اور فرمایا کہ سعادتمند نجتا و خوش نصیب بیدار بخت سعید طلع وہ لوگ ہین جنکے دل ایمان لائے اور اون کے جوارح نے اعمال صالحہ قولاً و فعلاً کیا طاعات بجا لائے منکرات کو چھوڑ دیا اسی سبب سے وہ جنات کے وارث ہوئے یہ جنات مشتمل ہین غرف عالیات و سرر مصفوفات و قطوف دانیات و فرش مرتفعات و حسان خیرات و فواکہ متنوعات و مآکل مشتہیات و مشارب مستلذات اور نظر کرنے پر شرف خالق ارض و سموات کے سو یہ مومنین عالمین صالحات باقیات اوس جنان طیبات مین خالداً مخلداً ابد الآباد و دہر الداہرین رہینگے نہ کبھی اُنکو موت آئی اور نہ کبھی وہ پیر و بیمار ہون اور نہ نیند مین جائین اور نہ ہگین اور نہ موتین اور نہ ناک سنکین اور نہ نہوکین یہی رشح مسک ہوگا جو پسینے کیطرح پر بہا کریگا پھر اسنے کافرین و موسنین کی مثال بیان فرمائی کہ اشقیا کفار ایسے ہین جیسے کوئی اندھا بہرا ہو اور سعدا مومنین ایسے ہین جیسے کوئی دیکھتا سنتا ہو کافر راہ حق سے دنیا و آخرت مین اندھا ہے کسی خیر کیطرف اوس کو رستہ

نہین ملتا اور نہ سوجھتا ہے اور سماع مجھسے بہرا ہے نفع کی بات نہین سنتا الدان مین اگر کوئی خیر معلوم کرتا تو اُن کو سنوا دیتا رہا سو جن سو وہ فطین ذکی لبیب بصیر بالحق ہی باطل وحق مین تمیز کرتا ہے خیر کا تابع شر کا تارک حجت کا ساسع ہے درمیان یقین وشبہ کے فرق کرتا ہے اوسپر باطل کو رواج نہین ہے بھلا پھر یہ دونون کیسے یکسان و برابر ہو سکتے ہین تم لوگ ذرا نہین سوچتے سمجھتے عبرت پکڑتے ہو کہ ان دونون فرقون مین کتنا فرق وتفاوت بین ہے جسطرح کہ اللہ نے دوسری آیت مین فرمایا ہے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ وکقولہ تعالیٰ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ مین کتنا مون قرآن پاک مین اللہ پاک نے بہت جگہہ ذکر عدم استواء کا درمیان دو اشیا کے فرمایا ہے جیسے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ان سب فروق فرقان کا بیان استقراء کتاب حدیث الغاشیہ مین آچکا ہے اوسکو دیکھنا چاہیے وباللہ التوفیق فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے تصدیق کی کہ قرآن اللہ کے پاس سے اوترا ہے اسطرح باقی خصال ایمان کو مانا ہے اور جوارح سے اچھے اچھے کام کیے ہین جیسے استمرار اقامت نماز وروزہ وزکوۃ وحج وہجرت وجہاد ونحو ہا پر اور اللہ کیطرف رجوع لائے اور ساکن رہے یا خضوع وخشوع کیا یا اللہ سے ڈرے اور گناہون سے باز رہے یا ظلمون ہوئے مراد اس سے اعمال قلوب ہین تو ایسے لوگ جنت والے ہین ہمیشہ وہ جنت مین رہا کرین گے کبھی نعیم جنت اون سے منقطع نہ ہوگی اور نہ وہ جنت سے باہر نکلین گے فریق کفار کو مانند کور وکر کے فرمایا اور فریق ایمان کو بصیر وسمیع بتایا پھر کہا کہ کیا یہ دونون فریق حال وصفت مین یکسان ہین یعنے اگر تم کچھ سوجھ سمجھ تو جان لو کہ درمیان ان دونون کے تفاوت ظاہر ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۖ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۝ اور ہمنے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف کہ مین تمکو ڈر سناتا ہون کہو تمکو کہ نہ پوجو سوا اللہ کے مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے ایک دکھہ والے

دن کے پیرو بے سردار جو بنکر نہیے اوسکی قوم کے ہم دیکھتے نہین تجھکو مگر آدمی جیسے ہم اور دیکھتے نہین کوئی
تابع ہوا تیرا مگر جو ہم مین نیچ قوم ہین اور پر کی عقل سے اور دیکھتے نہین تمکو اپنے اوپر کچھ بڑائی بلکہ ہم کو خیال
ہے کہ تم جھوٹے ہو ف اللہ پاک نے اس آیت مین ذکر نوح علیہ السلام کا کیا یہ پہلے رسول ہین جنکو
اللہ نے طرف اہل ارض کے مبعوث فرمایا انکے زمانے مین مشرکین اور بت پرست تھے اونہون نے اپنی
قوم سے کہا کہ مین تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہون اگر تم غیر اللہ کی پرستش اسیطرح چھوڑ دیجیے جاؤ گے جیسے
کہ اب کرتے ہو تو مجھے تم پر عذاب دردناک کا آخرت مین ڈر ہی سو تم کسی کو سوا اللہ کے نہ پوجو قوم کے سردار تو
نے کہا تم بھی ایک طرح کے بشر ہو سو تمکو تو وحی نہین آئی تمکو آئی یہ کیا بات ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ تمہارے
پیرو یہی چند بیوپاری جلاہے دوکاندار ہین اشراف ورؤسا نے تمہارا اتباع اختیار نہین کیا ہے
اور یہ لوگ جو تمہارے تابع ہو گئے ہین سو اونہون نے بھی کسی رویہ فکر و نظر سے یہ تبعیت اختیار نہین کی
ہے بلکہ تمنے اُنکو اپنی طرف بلایا یہ آگئے کچھ سوچ سمجھے نہین ہم دیکھتے ہین کہ تم کو ہم پر کوئی فضیلت
خلق و خُلق یا رزق یا حال مین نہین ہے کہ ہم تمہارے دین مین داخل ہون بلکہ ہمارا گمان یہ ہے کہ
تم جھوٹے ہو اور یہ دعوے تمہارا بابت برّ و صلاح و عبادت و سعادت کے دار آخرت مین دروغ ہے بالجملہ
کفار نے یہ اعتراض کیا تھا نوح اور اون کے اتباع پر سو یہ ایراد اون کا دلیل ہے اُنکے جہل پر اسی سے
اُنکی قلت علم و قلت عقل ثابت ہوتی ہے کیونکہ حق پر کوئی عار اتباع ارذل سے نہین لگتی ہے حق اپنے
نفس مین صحیح ہے خواہ تابع اوسکے اشراف ہون یا ارذل بلکہ وہ سچی بات جسمین کوئی شک نہین
ہے یہ ہے کہ اشراف وہی ہوتے ہین جو حق کا اتباع کرتے ہین اگرچہ فقرا ہون اور جو لوگ اتباع حق سے
انکار رکھتے ہین وہی ارذل ہین اگرچہ اغنیا ہون پس مطابق واقع کی یہ بات ہے کہ غالباً تبعیت حق کی
یہی ضعفاء الناس کرتے ہین اور اشراف و کبرا پر مخالفت حق کی غالب ہوتی ہے کما قال تعالیٰ وَكَذٰلِكَ
مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ
اِنَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان صخر بن حرب سے حال حضرتؐ کا پوچھا تھا
کہ اون کے تابع اشراف مردم ہوے ہین یا ضعفاء صخر نے کہا بلکہ ضعفاء مردم ہرقل نے کہا ھُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ
یعنے پیغمبرون کے یہی لوگ تابع ہوا کرتے ہین نہ اکابر و شرفاء قوم آور یہ کہنا کہ بادی الرائی مین یہ تمہارے
تابع ہو گئے ہین کچھ مذمت و عیب کی بات نہین ہے اس لیے کہ جب حق واضح ہو جاتا تو پھر رائے

وفکر کو کچھ مجال باقی نہین رہتا بلکہ اس حالت مین اتباع حق کا لابد ہوتا ہے یعنے ہر صاحب فکر و ہوشمند
کو بلکہ اسوقت مین فکر نہین کرتا مگر غبی یا عاجز اور سارے انبیا علیہم السلام امر جلی واضح لائے ہین حدیث
مین آیا ہے مَا دَعَوْتُ اَحَدًا اِلَی الْاِسْلَامِ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ کَبْوَۃٌ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاِنَّہٗ لَمْ یَتَلَعْثَمْ یعنے
جس کسی کو مین نے طرف اسلام کے بلایا اوس نے ٹھوکر کھائی مگر ابوبکر نے کچھ توقف نہین کیا یعنے تردد و
روئیت اسلیے کہ اونہون نے ایک امر جلی عظیم واضح دیکھکر مسابدرت و مسارعت کی اور یہ کہنا انکا کہ ہم کچھ
فضل تمہارا اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین اسلیے تھا کہ وہ حق سے اندھے تھے نہ دیکھتے نہ کچھ سنتے بلکہ انہو
شک و شبہ مین متردد اور ظلمات جہل مین حیران تھے اور بڑے افاک کاذب وارذل تھے اور آخرت
مین اخسر و اخیب ہونگے فتح البیان مین کہا ہے اس آیت پاک مین اللہ پاک نے ذکر پر ڈرانے کے
اقتصار کیا ہے بشارت کا ذکر نہین فرمایا اسلیے کہ دعوت نوح علیہ السلام کی واسطے مجرد انذار کے
تھی یا اسلیے کہ انکی قوم نے انکی بشارت پر کوئی عمل نہین کیا اس سورت مین ذکر انواع قصص کا ہے
ایک قصہ نوح کا دوسرا ہود کا تیسرا صالح کا چوتھا ابراہیم کا پانچوان لوط کا چھٹا شعیب کا ساتوان
موسی علیہ السلام کا یہ آخر قصص ہے ترکیب زمانے پر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ مین تمہارے
لیے نذیر مبین ہون تم کسی کی عبادت نہ کرو مگر اللہ کی یہ ترتیب بفنید ہے حصر کو مجھ دُر ہے کہ اگر تم اللہ
کے سوا کسی اور کی عبادت کروگے تو عذاب الیم مین گرفتار ہوگے اس کہنے مین یعنے انذار کے
ثابت ہوئے یوم سے مراد قیامت کا دن ہے یا طوفان کا دن اشراف قوم جو کافر تھے اونہون نے
یہ جواب دیا کہ ہم تجھ کو اپنا سا ایک بشر دیکھتے ہین یہ ایک طرح کی طعن ہے اون کی نبوت مین یعنے ہم
اور تو بشریت مین مشترک ہین تجھکو ہمپر کوئی مزیت حاصل نہین ہے کہ جس کے سبب سے تو مستحق نبوت
کا ہو اور ہم نہ ہون دوسری طعن یہ کی کہ تیرے تو ابع رذیل لوگ ہین کسی شریف نے تیری
تبعیت اختیار نہین کی ان رذیلون کی پیروی کرنے سے کوئی مزیت تجھ کو ہمپر حاصل نہین ہوسکتی
ہے اراذل جمع ہے ارذل کی ارذل جمع ہے رذل کی مراد سفلہ لوگ ہین جیسے جولاہے اور بڑھئی
ہر ادنے شے کو ارذل کہتے ہین نجاس نے کہا اراذل فقرا ہین اور وہ لوگ جنکا کچھ حسب نہین
ہے حسب سے مراد صناعات ہین زجاج نے کہا انکو طرف حیاکت کے منسوب کیا اور یہ نہ جانا کہ صناعات
کو دیانت مین کچھ اثر نہین ہے کیونکہ رفعت دین و متابعت رسل شرف مال و مناصب علیہ سے نہین ہوتی

ہے بلکہ فقر اور گمنام کو ہوتی ہے یہی لوگ اتباع رسل ہوتے ہین اونکی حسنت صنائع جبکہ سیرت حسن دین مین
حاصل ہوئی کچھ اُنکو مضرت نہین کرتی السی کی عادت انبیا اولیا مین سبیطرح جاری ہے کہ سب سے پہلے جو
لوگ پیروی انبیا کی کرتے ہین یہی صنفاہل دم ہوتے ہین بسبب خاکساری کے اُنکو مکبر ال وجاہ کا نہین
ہوتا ہے آبن اعرابی نے کہا ہے سفلہ وہ ہی کہ اپنی دنیا کی اصلاح دین سے کرے کہا سفلۃ السفلۃ کون ہے
کہا جو دوسرے کی دنیا کو اپنا دین بگاڑ کر درست کرے ظاہر کلام اہل لغت یہ ہے کہ سفلہ وہ ہو جو حرفہ حقیر
مین داخل ہو بادی الرای سے مراد ظاہر رای ہے بغیر تعمق کے یا اول رای تیرے بات بطور طعن کے
یہ کہی کہ ہم تجھکو اپنے اوپر کچھ فضل نہین دیکھتے مال و شرف وجاہ ورای مین پہلے تنہا نوح علیہ السلام
کو خطاب کیا تھا اس خطاب مین اُنکے متبعین کو شامل کرلیا اسکے بعد مطاعن سے طرف مجرد طعن کے انتقال
کیا اور نری عصبیت و حسد سے کام لیا اور اپنی ریاست دنیاوی کے گھمنڈ پر یہ کہا کہ ہم تم سب کو جھوٹا
خیال کرتے ہین پہلے تمہارے دعوی مین قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ بولا اے قوم دیکھو تو اگر مین
ہوا نظر آتے راہ پر اپنے رب کے اور اُس نے دی مجھکو مہر اپنے پاس سے پھر وہ تمہاری آنکھ سے چھپا رکھی
کیا ہم لگا دین وہ تم کو اور تم اوس سے بیزار ہو ف اللہ نے خبر دی کہ نوح نے اوپر رد کیا اور کہا کہ اگر
مین یقین دار جلی و نبوت صادق پر طرف سے اللہ کے ہون کہ یہ ایک رحمت عظیم ہے اوسکی مجھپر اور تمپر
اور یہ امر تمپر مخفی رہا اور تم اس راہ پر نہ چلے اور تم نے کچھ قدر اسکی نجانی بلکہ جلدی پٹ تکذیب درد
کے لیے آمادہ ہوے تو کیا مین باوجود تمہاری کراہت کے کسی کے گلے اُسکو باندہ سکتا ہون فتح
البیان مین کہا ہے تم مجھے خبر دو کہ اگر مین کسی برہان پر اس نبوت مین طرف سے اپنے رب کے ہون جو
کہ دلیل ہے صحت نبوت پر اور تمپر قبول کرنا اُسکا واجب ہے اور جو قدح تمنے کی ہے وہ حقیقت مین کچھ
قادح نہین ہے کیونکہ مساوات کا ہونا صفت بشریت مین مانع مفارقت صفت نبوت مین نہین ہے
اور اتباع ارازل کا جسطرح کہ تم اعتقاد کرتے ہو کچھ پیری نبوت سے منع نہین کرتا ہے کیونکہ یہ ارازل
بھی تو بشریت مین مثل تمہارے ہین اور عقل و فہم رکھتے ہین انکا تابع ہونا محبت ہے تمپر نہ واسطے
تمہارے اور جائز ہے کہ مراد بینہ سے الجملہ معجزہ ہو اس خطاب مین غایت درجہ کا تلطف ہے ساتھہ
اون کے رحمت سے مراد نبوت ہے یا معجزہ یا مراد رحمت سے یہی نفس بینہ ہو لکن اولی یہ ہے کہ تفسیر رحمت

کی بنسبت علیحدہ کیجائے یا مراد رحمت سے حق ہی یا ہدایت طرف معرفت برہان کے یا ایمان پر پہیہ
بینہ یا رحمت متیر پوشیدہ رہے اور تم راہ یاب نہ ہو جسطرح کوئی قوم صحرا مین ہو اور راہ نما اندھا
ہو جائے تو پھر اوس قوم کو راہ نہین سوجھتی تو کیا مین تم کو طرف اوس کے معرفت کے مضطر کر سکتا
ہون یعنے نہین مراد الزام جبر ہے قتل و نحوہ سے نہ الزام ایجاب اس لیے کہ یہ الزام تو حاصل ہے و
لہذا اسیوجہ نے یہ تفسیر کی ہے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا حالانکہ تم اسکے منکر و نافی و کارہ ہو یعنے جبر
صورت مین کہ مین ایک حجت ظاہر الدلالہ پر صحت نبوت مین ہون اور یہ دلالت تم پر مخفی ہے تو مین
زبردستی کسی کو اسکا علم نہین دی سکتا خصوصًا جبکہ تم اس امر مین تدبر ہی نہین کرتے یہ بات مجھ سے
کہان ہو سکتی ہے اور پر تو سوا اللہ کے کسی کو قدرت نہین ہے قتادہ نے کہا واللہ اگر نبی اللہ کر سکتے
تو ضرور اپنی قوم کو راہ پر لے آتے لکن یہ بات اون سے نہ ہو سکی معلوم ہوا کہ ہدایت یاب کرنا اللہ کے
قبضے مین ہے نہ کسی پیغمبر و پیر و شہید و صدیق و صالح کے وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے قوم نہین مانگتا
مین تم سے اسپر کچھ مال میری مزدوری نہین مگر اللہ پر اور مین نہین ہانکنے والا ایمان والون کو اون
کو ملنا ہے اپنے رب سے لکن مین دیکھتا ہون کہ تم لوگ جاہل ہو اے قوم کون چھڑاوے مجھکو اللہ سے اگر اونکو
ہانک دون کیا تم دھیان نہین کرتے ہو ف کافرون نے مسلمانون کو رذالہ ٹھیرایا اور چاہا کہ اونکو
ہانک دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھین بات سنین سو فرمایا کہ دل کی بات اللہ تحقیق کرے گا جب اوس سے
ملینگے اگر مسلمانون کو ہانکون تو اللہ عزوجل سے کون چھڑاوے مجھکو اور رذالہ ٹھیرایا اسپر کہ وہ کسب
کرتے تھے کسب سے بہتر کمائی نہین اسی لیے فرمایا کہ تم جاہل ہو انتہے ابن کثیر کہتے ہین نوح علیہ السلام
نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم کو یہ خیال ہے کہ مین کچھ مال تم سے لیا چاہتا ہون تو عوض اس خیر خواہی کے
مین کسی مال و دولت کا تم سے سائل نہین ہون مجھے تو طلب جزا کی اللہ عزوجل سے ہے اور یہ چند لوگ
جو ایمان لائے ہین اور تم براہ استکبار و نخوت یہ چاہتے ہو کہ مین اونکو اپنے پاس سے نکال دون تب
تم میرے پاس بیٹھو اور میری بات سنو جسطرح کہ یہ سوال اونکے امثال نے خاتم الرسل صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے بھی کیا تھا کہ اس جماعت ضعفاء و مومنین کو تم اپنے نزدیک سے دور کرو تو خاص مجلس سے ہمارے

رہے اور اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی تھی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ الخ اور فرمایا وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ الآیۃ سو یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ مین اُنکو اپنے پاس سے ہانک دون تم جو مجھ سے ایسی بات کہتے ہو یہ تمہاری جہالت وحماقت وسفاہت ہے پس بہ فتح البیان مین کہا ہے اس آیت مین تصریح کی ہے نوح علیہ السلام نے اس بات کی کہ مین تبلیغ رسالت پر۔ طالب اجر نہین ہون کہ محل تہمت ٹھہرون اور کفار کو گنجایش اس امر کی ہو کہ یہ دعوی نبوت کا اسی طلب دنیا کے لیے ہے اور نہ مین ان ایمان والون کو جو کہ اپنے رب سے ملنے والے ہین دن قیامت کو اپنے پاس سے دور کرسکتا ہون انکو اُنکے ایمان لانیکا دیگا گویا نوح علیہ السلام نے وسط اونکی عظمت کے یہ فرمایا ہے اور محتمل ہے کہ اس طرح سے کہا ہو کہ اگر ان کو نکال دیتا ہون تو سامنے رب کے مخاصمہ ہوگا کہ تونے ان کو اپنے پاس سے کیون جدا کردیا یہی کیفیت قریش کی ساتھ حضرت کے تھی کہ وہ بھی حضرت سے یہی درخواست کرتے تھے کہ تم ان غربا ہوئین وضعفا مسلمین کو اپنے پاس آنے نہ دو سبحان اللہ جو معاملہ کفار نے اول انبیا سے کیا تھا وہی معاملہ مشرکین نے ساتھ آخر الانبیا کے کیا فَمَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ نوح علیہ السلام نے آخر یہ کہا کہ تم مجھ کو جاہل لوگ نظر آتے ہو اور عدم طرد کو یون کہا کہ اگر مین اُنکو ہانکے دیتا ہون بسبب سبق ایمان واجابت دعوت کے تو یہ ایک ظلم عظیم ہوتا ہے تقابلے مین اس ظلم کے کون سامنے اللہ پاک کے میری مدد کرے گا تم اتنا نہین سوچتے کہ انبیا معصومین سے وقوع ظلم کا سرزد ممکن نہین ہے تم کو اگر کچھ تدبر ہوتا تو تم جان لیتے کہ تم خطا پر ہو اور یہ ایمان والے صواب پر ہین وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ مین نہین کہتا تمکو کہ میرے پاس ہین خزانے اللہ کے اور نہ مین خبر رکھون غیب کی اور نہ مین کہون کہ مین فرشتہ ہون اور نہ کہونگا کہ جو تمہاری آنکھ مین حقیر ہین ندیگا اُن کو اللہ بھلائی اللہ بہتر جانتا ہے جو اُنکے جی مین ہے یہ کہون تو مین بے انصاف ہون ف وہ جو کہتے تھے کہ تم مین ہم آپ سے بڑائی نہین دیکھتے سو فرمایا کہ مین فرشتہ نہین غیب کی خبر نہین رکھتا اللہ کے خزانے میرے ہاتھ مین نہین ہین وہ جو اللہ نے مہر کی مجھ پر تمہاری آنکھ سے چھپی ہے اتنے ابن کثیر کہتے ہین نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبر دی کہ مین

ف اور نہ کہتا ہون کہ مجھ کو غیب کی خبر ہے جو کہ مجھ پر ظاہر ہوئی ہے اور نہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون جو کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور نہ کہتا ہون کہ جو تم حقیر سمجھتے ہو ان کو اللہ ان کو کچھ نہ دیگا اللہ ان کے دل کی بات کو خوب جانتا ہے اگر مین ایسا کہون تو بیشک مین ظالمون مین سے ہون گا

اللہ کا رسول ہون اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہون کہ ترے اللہ کو پوجو اللہ نے مجھکو اس بات کا اذن دیا ہے اور مین اسکام پر کوئی مزدوری نہین مانگتا بلکہ ہر شریف و وضیع کو دعوت الی التوحید کرتا ہون جس نے اس دعوت کو مانا اوس نے نجات پائی اور مجھکو کسیطرح کی قدرت اللہ کے خزانون پر نہین ہے اور جتنا اللہ نے بتایا ہے اوس سے زیادہ کوئی بات غیب کی مین نہین جانتا اور نہ مین فرشتہ ہون بلکہ ایک بشر موید بہ معجزات ہون اور نہ مین یہ بات کہون کہ یہ لوگ جنکو تم حقیر و خوار کہتے ہو انکو کچھ ثواب انکے اعمال پر نزدیک اللہ کے نہ ملیگا اللہ جانتا ہے کہ انکے دلون مین کیا ہے اگر یہ مثل ظاہر کی باطن مین بھی ہون ہین تو انکو بہتر خراب ملے گی اگرچہ انکو اس ایمان لانے پر برا اور بدکیون نکہے جو کوئی یہ یقین کریگا کہ یہ اشرار ہین وہ ظالم ہوگا اوس نے ایسی بات کہی جسکا علم اسکو نہین ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد اللہ کے خزائن سے رزق ہے ابن الانباری نے کہا خزائن الس جگہہ بمعنے غیوب ہے لکن اول اولی ہے مجھے یہ دعوی نہین کہ مین غیب دان ہون یا فرشتہ ہون بعض نے اس لفظ سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ ملائکہ افضل ہین انبیاء سے اول اس مسئلے کے مختلف ہین طالب حق کو کوئی حاجت اسکے تحقیق کرنے کی نہین ہے اسلیے کہ اللہ نے ہمکو اس بات کی تکلیف نہین دی ہین یہ نہین کہتا کہ ان موسنین کو جنہین تم اراذل کہتے ہو اللہ کوئی خیر نہین دیگا یعنے ہدایت و توفیق و ایمان و اجر بلکہ اللہ نے ان کو خیر عظیم عطا کی ہے کہ یہ اللہ پر ایمان لائے ہین اور نبی اللہ کے تابع ہین آخرت مین انکو اللہ تعالے جزیل عطا کریگا اور دنیا مین ارتفاع دیگا اور اعلی درجہ کو پہونچائے گا تمہارا حقیر جاننا انکو کچھ حضرت رسان نہین ہے جو ایمان انکے جی مین ہے اللہ اسکو خوب جانتا ہے وہ بدلا انکے اخلاص دل کا عطا کرے گا اس مین کچھ مجھکو اور تم کو اختیار نہین ہے مین اگر ان کے ساتھہ وہ برتاؤ کرون جو تم چاہتے ہو تو مین

ظالمون مین ہوون گا قَالُوا يٰنُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللّٰهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْ
إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

بولے اے نوح تم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا اب آجو وعدہ دیتا ہے ہم کو اگر تو سچا ہے کہا لاویگا تو اوسکو اللہ ہی اگر چاہے گا اور تم نہ تھکاؤ گے بھاگ کر اور نہ کام کرے گی تمکو میری نصیحت جو مین چاہون تم کو نصیحت کرون اگر اللہ چاہتا ہوگا کہ تم کو بے راہ چلا دے وہی ہے رب تمہارا اور اسیکیطرف پھیرے جاؤ گے

ف یہانتک جنے سوال اسقوم کے تھے وہی تھے حضرتؑ کی قوم کے گویا یہ جواب انمیں سے ایک ایک انکا
نیا دعوی تھا سو آگے فرمایا انتہے اللہ نے خبر دی کہ قوم نوحؑ نے نقمت و عذاب وسخط کے آنے مین جلدی
چاہی سو بلا مقرر ہے منطق پر قوم نے کہا ہم کسیطرح تیری متابعت نکرین گے تو جس نقمت و عذاب کا
وعدہ ہم سے کرتا ہے دعا کر اور اس وعدہ کو لے آ اگر تو سچا ہے نوحؑ نے کہا عقاب کرنیوالا اور جلد لانیوالا
اوسکا اللہ ہی ہے اوسکو کوئی شے عاجز نہین کرسکتی ہے اور اگر اللہ کو یہی منظور ہے کہ تم گمراہ
رہو تو میری نصیحت تم کو کچھ سود مند نہوگی مالک ازمنہ امور خلق کا اور حاکم عادل متصرف اللہ ہی ہے لَهُ الْحُكْمُ
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ وہی سبدی و سعید و مالک دنیا و آخرت ہے پس بس فتح البیان مین کہا ہے قوم نے کہا اے
نوحؑ تو نے ہم سے بانواع خصام مخاصمت کرلی اور ہر حجت ہو اس مقام مین تھی ہمکو دفع کیا اب کوئی
مجال ہمارے لیے باقی نہ رہا ساری مسالک سے تنگ گئے اور ابواب حیلون کے بند ہوچکے اب وہ عذاب
جس سے تم ہمکو ڈراتے ہو وہ نازل کراؤ اگر تم اپنے اس قول مین صادق ہو نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ کام میرے
بس کا نہین ہے یہ تو اللہ کی مشیت و ارادت پر موقوف ہو اگر اوسکی حکمت متقضی تعجیل عذاب کی ہوگی تو عذاب
آجائیگا اور اگر مقتضا مشیت کا تاخیر ہوگی تو وہ تاخیر کریگا تم جا ہو کہ اللہ سے فوت ہوجاؤ اور کہیں
بھاگ کر جو سو یہ خیریت ہو ایسا ہرگز نہین ہوسکتا کہ تم اوسکو عاجز کردو میری نصیحت کہ تمہارے کام نہین
آسکتی ہے مین کتنی ہی خیر خواہی تمہارے کیون نکرون اور تبلیغ رسالت و ایضاح حق اور ابطال
شرک و کفر مین سیالغہ کرون اگر اللہ کو تمہارا غاوی کرنا منظور ہے آبن جریر نے کہا مراد اغواء سے اہلاک
ہے عذاب اوتار کر اور ظاہر لغت عرب یہ ہے کہ اغواء بمعنے اضلال ہے یعنے سبیل رشاد سے بے راہ
کردینا اور طریق حق سے مخذول رکھنا اگرچہ اغواء بمعنے اہلاک بھی آیا ہے اللہ تمہارا رب ہے اغواء و ہدایت
اسکے ہاتھ ہے تم کو اوس کی طرف پھر جانا ہے وہ تمہارے اعمال کی جزا تم کو دیگا خیر کی خیر و شر
کی شر ۳ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ۝ کیا
کہتے ہین بنالایا قرآن کو تو کہہ اگر بنالایا ہون تو مجھ پر ہے میرا گناہ اور میرا ذمہ نہین ہو تم گناہ کرتے
ہو ف حضرت نوحؑ کتاب ملائی تھے کہ اُنکی قوم یہ بات کہتی تھے آبن کثیر نے کہا یہ کلام درمیان
اس قصے کے بطور جملہ معترضہ کے آیا ہے مؤکد و مقرر مضمون قصہ ہے اللہ نے حضرتؐ سے کہا کیا یہ کافر و
جاحد تم سے یہ بات کہتے ہین کہ تم یہ قرآن اپنی طرف سے بنالائے ہو سو تم اس کے جواب مین انسی

یہ کہدو کہ اگر مین بنالایا ہون تو گناہ اس افتعال و اختلاق کا مجھپر ہے اور مین تمہاری اجرام و آثام سے بری ہون یعنے اس تہمت سے کہ قرآن میرا ساختہ و پرداختہ ہے مجھ کو حال اُس عقوبت کا معلوم ہے جو اسنے افترا پردازی پر مقرر کی ہے فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اللہ نے قوم نوحؑ پر اُنکے قول کا انکار کیا وہ کہتے تھے کہ یہ جو نوحؑ اپنی طرف وحی کا آنا بیان کرتا ہے یہ نرا افترا ہے اللہ پاک نے کوئی سند اسکا نہین بھیجا ہے اللہ نے اوسکا جواب تعلیم فرمایا کہ اگر مین مفتری ہون تو یہ گناہ مجھ پر ہے اور اگر مین سچا ہون اور تم مجھکو جھٹلاتے ہو تو عقاب اس تکذیب کا تم پر ہوگا اس تقریر سے یہ نہین نکلتا کہ نوح علیہ السلام شک تھے بلکہ یہ ایک بات ہے کہ وقت یاس کے قبول ہی بروجہ انکار کہی جاتی ہے مقاتل نے کہا یہ جملہ معترضہ ہی یہ محاورہ درمیان حضرت کے اور درمیان کفار مکہ کے واقع ہوا انتہا لکن اول اولے ہے اسلیے کہ ماقبل و مابعد اس کلام کا ہمراہ نوح علیہ السلام کے ہے وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۚ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۚ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ حکم ہوا طرف نوحؑ کے کہ اب ایمان نہ لاویگا تیری قوم مین مگر جو ایمان لا چکا سو غمگین نہ ہو ان کا سوچ کرتے ہین اور بنا کشتی رو برو ہماری اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھ سے ظالمون کے واسطے یہ البتہ غرق ہونگے اور وہ کشتی بناتا ہے اور جب گذرتے اوسپر سردار اُسکی قوم کے ہنسی کرتے اوس سے بولا اگر تم ہنستے ہو ہم سے تو ہم ہنستے ہین تم سے جیسے تم ہنستے ہو اب آگے جان لوگے کہ کسپر آتا ہے عذاب کہ رسوا کرے اوسکو اور اترتا ہے اوسپر عذاب ہمیشہ کا ف وہ ہنستے تھے کہ خشک زمین پر غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اسپر کہ موت سر پر کھڑی ہے اور یہ ہنستے ہین انتہے اللہ تعالی نے خبر دی کہ جب قوم نوحؑ نے عذاب مانگنے مین شتابی کی تو اللہ نے نوحؑ کو وحی کی کہ تم انپر بد دعا کرو اونہون نے یہ دعا کی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اور کہا رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اوسدم اللہ نے سند یہ بھیجا کہ ایمان نہ لائیگا تیری قوم مین سے مگر وہی شخص جو ایمان لا چکا یعنے اب آیندہ بالقعل مردم قوم سے امید ایمان لانے کی نہین ہے یہی چند لوگ جو ایمان لائے ہین مومن

رہین پس بس سو تو کچھ غم اونپر نہ کر اور فکر مین مت پڑ بلکہ ایک ناؤ بنا ساتھ ہمارے آنکھون کے سامنے ہمارے حکم تجھ کو بنانا ناؤ کا سکھا دین گے اور ان ظالمون کے بارے مین پھر مجھ سے کچھ مت کہہ کہ یہ تو ڈوبنے والے ہین بعض سلف نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ لکڑی کاٹ کر لکڑی ٹکڑی کرو اور اسکو خشک کرو چنانچہ سو برس مین یہ کام کیا پھر ایکسو برس مین چالیس سال مین اوسکو صاف و درست کر پایا واللہ اعلم محمد بن اسحاق نے توریت سے نقل کیا ہے کہ اللہ نے نوح کو یہ حکم دیا تھا کہ کشتی چوپہل جے سے بناؤ اسی گز لمبی اور پچاس گز چوڑی اور بارہ ہستیر اوسکے قار کا رنگ کرو اور ایک کوجہ رو زور اسکے لیے ٹھیراؤ جس سے وہ پانی کو پھاڑے قتادہ نے کہا طول مین تین سو گز تھی ابن عباس نے کہا بارہ سو گز طول مین اور چھ سو گز عرض مین بعض نے کہا دو ہزار گز لمبی اور سو گز چوڑی واللہ اعلم لیکن سب کا قول ہے کہ تیس گز طرف آسمان کو بلند تھی تین طبقے تھے ہر طبقہ دس گز کا تھا نیچے کا طبقہ وا سطے دواب و وحوش کے رکھا اور بیچ کا طبقہ وا سطے انس کے اور اوپر کا طبقہ وا سطے طیور کے اور دروازہ ناؤ کا عرض مین تھا اور اوپر سے ایک سرپوش تھا جس نے ساری ناؤ کو ڈھانپ لیا تھا امام ابو جعفر بن جریر نے اس جگہ ایک اثر غریب علی بن زید بن جدعان سے علی نے یوسف بن مہران سے یوسف نے عبد اللہ بن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حواریین نے عیسے بن مریم علیہما السلام سے کہا کہ کبھی تم ایک شخص کو ہمارے لیے اوٹھاؤ جو کہ سفینہ نوح کا شاہد ہو وہ ہم سے حال اوس کشتی کا بیان کرے عیسی انکو لیکر چلے ایک ٹیلے پر مٹی کے آئے اور ایک مٹھی بھر خاک اٹھائی اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص ہے کہا اللہ و رسول جانین کہا یہ کعب ہے حام بن نوح کی پھر اوس ٹیلے کو لاٹھی سے مارا اور کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وہ خاک جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا سر سفید تھا عیسے علیہ السلام نے کہا کیا تو اسی طرح ہلاک ہوا تھا کہا نہین ولکن جب مین مرا تھا تو جوان تھا مجھے گمان ہوا کہ قیامت ہے اس سے مین بوڑھا ہو گیا کہا سے حال کشتی نوح کا کہو کہا وہ ناؤ بارہ سو گز کی لمبی اور چھ سو گز کی چوڑی تھی اوسکے تین طبقے تھے ایک طبقے مین چوپائے اور وحشی جانور اور ایک طبقے مین آدمی اور ایک طبقے مین پرندے جب لید دواب کی کثرت سے ہو گئی اللہ تعالی نے نوح کو وحی بھیجی کہ تم ہاتھی کی کوکھ ابو اوس سے ایک خنزیر خوک نکلا وہ روث پر جھکا جب ناؤ مین چھید ہو گئے اور اونہون نے لکڑی اور رسی کو کترنا شروع کیا اللہ نے وحی کی کہ درمیان دونون چشم خنزیر کے مارو اوس سے ایک خفت گربہ برآمد ہوئی وہ چھید کہانے لگی یہی

۱۲ منہ

علیہ السلام نے کہا کہ نوح نے کسطرح جانا کہ ساری شہر ڈوب گئے کہا ایک کوا بھیجا کہ خبر لائے اوس نے ایک مردار پڑا پایا وہ اوسپر جھک پڑا نوح علیہ السلام نے خوف کی بددعا اوسکو دی ولہذا وہ گھروں سے مالوف نہین ہوتا ہے ہر ایک کبوتری بھیجی وہ اپنی چونچ مین ایک پتا زیتون کا اور اپنے پنجے مین ذرا سی مٹی اٹھا لائی تب نوح نے معلوم کیا کہ سارے شہر ڈوب گئے تب سے کبوتری کے گلے مین طوق سبز ہوتا ہے اور اوسکو دعا دی وہ انس و امان مین رہتی ہے اور گھروں سے مالوف ہوتی ہے ہم نے کہا اے رسول خدا تم ان کو ہمارے گھر والون کے پاس نہین لے چلتے کہ یہ ہمارے پاس بیٹھکر یہ حال بیان کرین کہا بھلا جسکے لیے رزق نہین ہے وہ کیسے تمہارے ساتھ جا سکتا ہے پھر اوس نے کہا عُدْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وہ خاک ہو گیا انتہے معلوم ہوا کہ اول صانع جہاز کے اور جہازران نوح علیہ السلام ہین اللہ نے اُنکو یہ صنعت تعلیم فرمائی تھی اب تک ہر جہاز مین وہی تین طبقے چلے آتے ہین اگرچہ تلاحق اذکار سے اشکال ہر اکب و سفائن کے طولاً و عرضاً و لوناً تفاوت ہوتے ہین بسطرح اصل ہر صنعت کی اس خاکدان فانی مین کسی نہ کسی نبی و رسول سے ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ رسالہ رفو الخرقہ بشرف الحرفہ مین لکھا گیا ہے نوح علیہ السلام جس زمانے مین کشتی بنایا کرتے تھے تو اُنکی قوم کے سردار اس شغل کو دیکھکر دل لگی کرتے اور ہنستے اور دعدہ غرق کی تکذیب کرتے یہ کہتے کہ ہم بھی تم سے ہنستے ہین یہ وعید شدید و تہدید اکید نبی عذاب رسوا کنندہ کے آنے کی جو اسی دنیا مین اُنکو خوار و زار کرے گا اور عذاب دائم ستمگار اور تنا علیحدہ رہا فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے نوح کو سندیسا بھیجا کہ یہ لوگ کفر پر جمے رہین گے جن کو ایمان لانا تھا وہ لا چکے اب کوئی ایمان لانیوالا باقی نہین ہے حسن نے کہا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر کبھی بددعا نہین کی یہانتک کہ یہ آیت اوتری تب نا امید ہو کر بددعا کی اور اللہ نے کہدیا کہ تم انکے فعل پر کچھ رنج و اندوہ نکرو اور حکم دیا کہ ایک کشتی بناؤ ظاہر یہ ہے کہ یہ امر ایجاب تھا کیونکہ بچانا اپنی اور ہر منصف کی جان کا بغیر اس طریق کے نہین ہو سکتا تھا اور صون نفس بالاک سو واجب ہے اور جس بغیر واجب تمام نہ ہو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے اُنکے سامنے بنانے سے یہ مراد ہے کہ ہم تیرے اس کام کو دیکھتے ہین جسمین ایک صفت ہے جسکی کیفیت معلوم نہین ایمان لانا اوسپر اور جاری کرنا ظاہر پر بدون تمثیل و تقدیر و تشبیہ و تعطیل تکییف دنا ویل کے واجب ہے اور یہ بات کہ مراد عین سے علم ہے یا فرشتہ محافظ یا امر و نحو ہا داخل تاویل ہے جسکی کچھ ضرورت نہین ہے اُنکے جاننے اور اُنکے والا جاننے

ابن عباس نے کہا نوح کو معلوم نہ تھا کہ ناؤ کس طرح بنائین اللہ نے اُن کو وحی کی کہ پرندہ کے سینہ کی طرح بناؤ اور درباب ظلمہ مجھ سے کچھ نہ کہو مراد زن و فرزند نوح ہین کہ اون کے لیے طالب اہمال و ترک اہلاک ہونا کیونکہ وقت انتقام لینے کا اُن سے سر پر آگیا ہے اور حکم نافذ ہو چکا کہ یہہ غرقاب ہونگے اب یہ عذاب کسیطرح نہ دفع ہو سکتا ہے اور نہ مؤخر یا یہ معنے ہین کہ تو ان کے عقاب کی تعجیل مین کچھ عرض معروض مجھ سے نکرنا کہ ان کا ڈوبنا وقت مضروب مین بلا تاخیر اغراق مقرر ہو چکا ہے حسادی نے کہا وہ دو سو سال تک کشتی بناتے کیے اور ابو السعود نے کہا چار سو برس تک ابن عباس نے کہا دو سال مین بنائی اور کسینے کہا تین برس مین تین سو گز لمبی اور تیس گز اونچی اور پچاس گز چوڑی طیار کی اور گز منکب تک کا تھا اور لکڑی ساج کی تھی جسکو اردو مین ساکھو بولتے ہین تین طبقہ ہے اور دروازہ عرض مین بعض نے کہا سفلی میں وحش وسطے مین طعام علیا مین مؤمنین اور خود قال الخفاجی ساج ایک بہت بڑا درخت ہوتا ہے ہندوستان مین یہ لکڑی بہت ملتی ہے اور توریت مین آیا ہے کہ درخت صنوبر کی لکڑی سے بنائی تھی جب ایک جماعت کا گذر اوسپر ہوتا تو وہ ہنستے کہ یہ کیا کرتے ہین یہ ہنسنا دو راہ سے تھا ایک یہ کہ ناؤ کا بننا دیکھکر کہتے اے نوح تم بعد نبوت کے بجار ہو گئے وہ اُس کشتی کو جنگل مین پانی سے بہت دور جگہہ پر بناتے جہانپانی کسیاب ہوتا دوسرے یون کہ اونہون نے اس سے پہلے کوئی کشتی دیکھی نہ تھی نہ وہ کشتی کو پہچانتے اور نہ اوسکی کیفیت استعمال سے اور طریق انتفاع سے واقف تھے اسلیے تعجب کرتے اور قہقہے اڑاتے اور کہتے اے نوح تم اوسکو کیا کروگے وہ کہتے مین اسکو پانی پر چلاؤنگا اور جسطرح تم مجھ سے ہنستے ہو مین بھی تم سے ہنستا ہون یعنے تمہارا ہنسنا ناؤ بنانے پر ہے اور میرا ہنسنا تمہارے غرقاب ہونے پر مراد سخریہ سے اسجگہہ استجہال ہے بر سبیل مشاکلت کہ جسطرح تم مجھ کو نادان خیال کرتے ہو اسیطرح مین بھی تم کو نادان جانتا ہون کیون کہ سخریہ کرنا لائق مقام انبیاء علیہم السلام نہین ہے تو گویا یہ جزا جنس صنیع سے ٹھیری یہ کہا کہ اب تم جلد جان لوگے کہ کس پر عذاب رسوا کرنے والا آتا ہے اور غذاب مقیم نازل ہوتا ہے مراد اول سے طوفان ہے اور مراد ثانی سے عذاب نار و خلود سقر حدیث حضرت عاصم مین فرمایا ہے نوح اپنی قوم مین ہزار برس رہے مگر پچاس سال بغیر ساڑھے نو سو برس وہ اُنکو بلاتے رہے یعنے طرف توحید الوہیت کے یہانتک کہ اُنکی آخر زمانے مین ایک درخت لگا اور بہت بڑا ہو گیا اور ہر طرف اوسکی شاخین گئین نوح علیہ السلام نے اوسکو قطع کرکے ایک کشتی بنانا شروع کیا لوگ اس

طرف سو گندتا اور پوچھتے کہ یہ کیا چیز ہے وہ کہتے مین ایک ناؤ بناتا ہون وہ ہنستے اور کہتے تم خشک زمین
مین ناؤ بناتے ہو پانی مین کیسے چلیگی وہ کہتے جلد اب تم جان لوگے جب ناؤ بنا چکے اور تنور نے جوش مارا
اور پانی گلی کوچون مین کثرت سے آگیا ایک بچہ کی ماں کو ڈر اپنے بچے کا ہوا وہ اوسکو بچانا چاہتی تہی
وہ طرف پہاڑ کے نکل گئی یہانتک کہ تہائی پہاڑ پر چڑہ گئی جب پانی وہان پہونچا نکلکر پہاڑ کے اوپر
جا کھڑی ہوئی جب پانی اسکے گلے تک پہونچا تو اپنے دونون ہاتھون سے اوسکو اوپر اوٹھایا یہانتک کہ
پانی اوسکو لیگیا سو اگر اللہ کسی شخص پر اون مین سے رحم کرتا تو ام الصبی پر کرتا رواہ ابن جریر وابن
ابی حاتم وابو الشیخ والحاکم وقد ضعفہ الذہبی فی مستدرکہ علی مستدرک الحاکم
تصنیف سفینہ مین اور بیان مین اوسکے مقدار کے احادیث و آثار آئے ہین اس جگہہ اون کے ذکر کرنے
مین کچھ زیادہ فائدہ نہین ہے حتی اذا جاء امرنا وفار التنور قلنا احمل فیہا من کل زوجین
اثنین واہلک الا من سبق علیہ القول ومن اٰمن ط وما اٰمن معہ الا قلیل ○ یہانتک کہ
جب حکم پہونچا ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہم نے لادے اسمین ہر قسم سے جوڑا دوسرا اور اپنے گہر کے
لوگ مگر جسپر پہلے پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور ایمان نہ لائے تہے اوسکے ساتھہ مگر تھوڑے ف
موضح قرآن مین کہا ہے ہر جانور کا جوڑا رکھہ لیا کشتی مین جسکی نسل رہنی مقدر تہی اور گہر والون مین
سے جسپر بات پڑ چکی ایک بیٹا کنعان اور اوسکی ماں سو ڈوبے اور تین بیٹے بچے جنکی اولاد ساری
خلق ہے اور تنور بتا حضرت نوح کے گہر مین طوفان کا نشان بتا رکھا کہ جب اس تنور سے پانی اوبلے تب
کشتی مین سوار ہو جاؤ انتہے ابن کثیر نے کہا یہ ایک موعدہ ہے طرف سے اللہ پاک کی ساتھہ نوح علیہ السلام
کے کہ جب اللہ کا حکم آئے تو تم جان بیٹھو مراد امر سے سو سلاوہار پانی جو نہ تہے اور لگاتار برسے کما قال
تعالی ففتحنا ابواب السماء بماء منہمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر
وحملناہ علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ابن عباس نے کہا مراد
تنور سے روی زمین ہے یعنے ساری زمین چشمہ آب ہو گئی اور پانی اوبلنے لگا یہانتک کہ
تنانیر کہ محل آتش ہین وہ بہی فوارہ آب ہو گئے یہی قول ہے جمہور سلف و علماء خلف کا غرضکہ اودہر
آسمان سے پانی گرا اودہر زمین سے اوبلا دونون طبقے مل گئے ساری زمین غرقاب ہو گئی علی بن
ابی طالب نے کہا تنور فلق صبح ہے یعنے فجر کا چمکنا اور روشنی صبح کی لیکن اول ظہر ہے مجاہد

وشعبی نے کہا یہ تنور کوفہ مین تہا ابن عباس نے کہا ہند مین قتادہ نے کہا یہ ایک چشمہ ہے جزیرہ مین اوسکو عین الوردہ کہتے ہین یہ سب اقوال غریب ہین بہرحال اللہ نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے ساتہہ ہر صنف مخلوقات کا ایک جوڑہ کشتی مین لادلو کیا جاندار اور کیا نبات نر و مادہ کہتے ہین سب سے پہلے طیور مین درہ کو داخل کیا اور سب سے پیچھے حیوانات مین گدہے کو شیطان اوسکی دم سے لٹک گیا گدہا اپنے ہاتھون سے داخل ہوا اور چاہا کہ اوٹھ کھڑا ہو البیس کے بوجہ سے کہڑا نہ ہوسکا کیونکہ وہ اُسکی دم مین متعلق تہا نوح علیہ السلام نے کہا تجھ کو کیا ہوا ہے تو کیون نہین اندر آتا وہ داخل ہوتا ہے وہ اٹہنا چاہتا لیکن کہڑا نہ ہوسکتا تب فرمایا کہ اندر آ اگرچہ تیرے ساتہہ البیس ہو پہر وہ دونو داخل ہوئے بعض سلف نے ذکر کیا ہے کہ اہل سفینہ شیر کو اپنے ہمراہ نہ اٹہاسکے یہانتک کہ اوسکو تب آلی حدیث زید بن اسلم عن ابیہ مین فرمایا ہے کہ جب نوح نے ہر چیز کا ایک جوڑہ کشتی مین لیا دانو اونکے اصحاب نے کہا مواشی کو کیونکر اطمینان ہوگا اُنکے ساتہہ اسے اللہ نے اوسپر تب کو مسلط کردیا سو پہلا بخار جو زمین مین نازل ہوا یہی بخار تہا شیر کا پہر نوکایت مؤثر کی کی اور کہا فویقہ ہمارے طعام و متاع کو فاسد کرتا ہے اللہ نے شیر کو وحی کی اوسکو چہینک آئی ایک بلی نکلی جو ہے اوسکے ڈر سے چوہے گئے اہل سے مراد اہلبیت و قرابت نوح ہے ان مین بعضے ایمان نہ لائے تہے ایک اُنکا بیٹا یام نام تہا وہ تہا کنارہ کش ہوگیا تہا یا زن نوح وہ کافرہ تہی اور جو اون پر ایمان لائے تہے وہ بہت تہوڑے تہے باوجود طول مدت مقام نوح کے درمیان اُنکے کیونکہ نوح علیہ السلام سارے نو سو برس اُن مین رہے دعوت الی اللہ کرتے رہے ابن عباس نے کہا وہ اسّی نفس تہے مع عورتون کے کعب احبار نے کہا وے نفس تہے بعض نے کہا دس نفر تہے بعض نے کہا تین فرزند نوح تہے سام و حام و یافث اور چار عورتین اُن مین ایک یام کی عورت تہی بعض نے کہا بلکہ زن نوح ہی تہی اس مین نظر ہے کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ ہلاک ہوگئی اسلیے کہ اپنی قوم کے دین پر تہے اوسکو عذاب پہونچا جس طرح کہ زن لوط علیہ السلام کو عذاب پہونچا واللہ اعلم و علمہ احکم و فتح البیان مین کہا ہے مراد امر سے عذاب ہے یا وقت عذاب یا حکم رکوب سفینہ کا تفسیر تنور مین اختلاف ہے مراد وجہ ارض ہے یا اشرف موضع ارض عکرمہ زہری و ابن عیینہ نے اسیطرح کہا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مراد وہ تنور ہے جس مین روٹی پکائی جاتی ہے ابتداءً پانی کا ابلنا خلاف عادت اسی مین سے ہوا عطیہ و حسن اسی کے قائل مین یہی قول اکثر مفسرین کا بہی ہے کہا ہے کہ یہی اولی ہے اسلیے کہ جب دو ان لفظ کا درمیان حقیقت و مجاز کے

ہو تو حمل کرنا اوسکا حقیقت پر اولی ہوتا ہے اور لفظ تنور حقیقت مین موضع نان پڑی ہی تیسرا قول یہ ہے
کہ موضع اجتماع آب ہے سفینہ مین جسمین سوار ہی چوتھا قول یہ ہے کہ مراد طلوع فجر ہے پانچوان قول یہ ہی
کہ مسجد کوفہ ہے مجاہد نے کہا ناحیہ تنور کوفہ مین ہی داہنی طرف داخل ہونیوالے کے متصل باب کندہ
شعبی حلف کرتے تہے کہ نہین اوبلا پانی مگر ناحیہ کوفہ سے چھٹا قول یہ ہی کہ مراد تنور سے اعالی ارض و
مواضع مرتفعہ مین قتادہ اسی کے قائل مین ساتوان قول یہ ہے کہ ایک چشمہ ہے شام مین جزیرہ عین
الوردہ نام سے عکرمہ و مقاتل نے اسیطرح کہا ہے آٹھوان قول یہ ہی کہ ایک جگہ ہی ہند مین ابن عباس
نے کہا آدم کا تنور ہند مین تہا حضرت حوا اسمین روٹی پکاتین وہ نوح کو ملگیا تہا نحاس نے کہا ان اقوال
مین کچہ تناقض نہین ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ پانی آسمان اور زمین دونون سے نکلا اس
سے یہ اقوال مجتمع ہوجاتے ہین لفظ تنور اسم عجمی ہے عرب نے اوسکو معرب کیا ہے بعض نے کہا فارسی
ہے اسکے سوا اور کچہ نام نہین ہے اسی لیے قرآن مین یہ لفظ آیا ہے تاکہ خطاب ایسا ہو جسکو مخاطب
پہچانتے ہون بعض نے کہا اسی طرح پر لفظ عربی و عجمی قرآن مین آئی ہے یہ تنور ایسا لفظ ہے کہ عرب
و عجم اسپر متفق ہین جیسے صابون تعلب نے کہا تنور بروزن تفعول ہے ابو علی فارسی نے کہا
بروزن فعول ہی بعض نے کہا فوران تنور تمثیل ہے حضور عذاب کی جیسے حمی الوطیس کہ وقت گرمی ہنگامہ
حرب کے بولتے ہین اس صورت مین یہ کنایہ ہوا اشتداد امر سے لکن تحقیق اولی ہی تمثیل سے بعض نے
کہا یہ ایک پتھر تہا جو اگا وہ نوح کو ملگیا تہا اسکے سوا بیان تنور مین اور بہی اقوال ہین ابن جریر
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ طوفان تیرہوین تاریخ اریب کی شدت تابستان مین آیا تہا اور ابتدا پانیکا
ایک نشان تہا طوفان آنیکا واسطے نوح علیہ السلام کے تاکہ وہ سفینہ پر سوار ہوجاوین اللہ نے نوح
علیہ السلام سے کہا تو حمل جیوانات ارض مین سے دو دو زوج یعنے ایک ایک جوڑا نر و مادہ کا اپنی کشتی
مین رکہ لے مراد جیوانات سے وہ جانور ہین جن سے نفع حاصل ہوتا ہے اور بچا دیتے ہین مانند انڈا اور
جو کیڑے مکوڑے عفونت سے متولد ہوتے ہین جیسے دو دو قمل و پسو و بعوض ان مین سے کسی شے کو کشتی مین
نہین لیا زازی نے کہا جو روایت ہی کہ ابلیس بہی داخل سفینہ ہوا سو یہ بعید ہے اسلیے کہ وہ جن ہے
اون کا جسم ناری ہوتا ہے یا ہوائی وہ غرق سے کیون بہا گئے لگا علاوہ اسکے اللہ کی کتاب بہی اسپر
دلالت نہین کرتی ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح اسباب مین آئی ہے اسلیے خوض کا اس مسئلہ مین ترک

کرنا اولی ہی انتہے حمل اہل سے مراد زن و فرزند نوح علیہ السلام ہین مگر جن کے حق مین بات سابق ہو چکی کہ وہ ڈوب جاوینگے مراد ان سے یا تو ساری کفار ہین یا زن و کنعان اور واعلہ زن کنعان پر فرمایا کہ نوح پر تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے بعض نے کہا آٹھ نفر تھے نوح اور انکی بی بی اور تینون بیٹے اور اونکی بیبیان قول قتادہ کا ہے ابن جریر و قرظی بھی اسی کے قائل ہین اور بعض نے کہا اسی مرد تھے ان مین ایک جرہم تھا یہ قول ابن عباس کا ہے خفاجی نے کہا یہی روایت صحیح ہے یہ لوگ جب سفینہ سے باہر آئے تو اونہون نے ایک گاؤن بسایا اوسکو قریۃ الثمانین کہتے ہین یہ گاؤن اب تک ناحیہ موصل مین موجود ہے عمش نے کہا سات نفر تھے نوح اور اُنکے بیٹے اور تین کنائن اونکے خفاجی نے کہا یہ خلاف ظاہر ہے بعض نے کہا ۷۹ تھے ایک مسلمان بی بی نوح کی اور تین فرزند حام و سام و یافث اور انکی بیبیان اور ۷۲ مرد و زن سوا اُنکے ابن اسحاق نے کہا سب دس نفر تھے پانچ مرد پانچ عورتین و قیل غیر ذلک طبری نے کہا قول صائب اس باب مین یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ اور کسی عدد کو محدود بمقدار نہین کیا ہے ہمکو زیادہ نہین کہ ہم اللہ کے بیان سے تجاوز کرین کیونکہ اس مقدمہ مین نہ کوئی آیت آئی ہی اور نہ کوئی خبر صحیح رسول اللہ صلعم سے وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۡ وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ بولا سوار ہو اس مین اللہ کے نام سے اسکا بہنا اور ٹھیرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لے بھتی ہے انکو لہرون مین جیسے پہاڑ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے اے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکرون کے کہا مین لگ رہون گا کسی پہاڑ کو کہ بچا دیگا مجھ کو پانی سے بولا کوئی بچانیوالا نہین آج اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ مہر کرے اور بیچ آڑی دونون مین موج سو رہگیا ڈوبنے والون مین ف اوسدن بلند پہاڑ کے بلند درخت بھی ڈوب گئے کہ پرندہ کا بچاؤ نہ تھا انتہے اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام سے خبر دی کہ اونہون نے ان لوگون سے جنکے لادنے کا کشتی مین حکم تھا یہ بات کہی کہ بسم اللہ تم ناؤ مین سوار ہو نا و اللہ کے نام سے پانی کے اوپر چلیگی اور اوسی کے نام پاک پر ٹھیرے گی اللہ تعالی نے کہا فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ و
لہذا بسم اللہ کہنا اختیار امور مین وقت سوار ہونے کے کشتی پر اور دابہ پر سنت ہے کما قال تعالی وَالَّذِیْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ الآیۃ
اور سنت مطہرہ مین حث وندب کیا ہے بسم اللہ کہنے پر چنانچہ سورہ زخرف مین انشاء اللہ تعالی بیان اسکا
آئے گا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے اَمَانُ اُمَّتِیْ مِنَ الْغَرَقِ اِذَا رَكِبُوْا فِی السُّفُنِ اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ
اللّٰهِ الْمَلِكِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الآیۃ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖیهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
رواہ الطبرانی بسند جید یہ کہنا کہ میرا رب بخشندہ ومہربان ہے وقت ذکر انتقام کے کفار سے مناسب ہے
کہ وہ تو سب کے سب غرق ہو گئے اور یہ بچا دیے گئے کقولہ تعالی اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ
لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور فرمایا اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ
اسطرح کی اور بہت آیات ہین جن مین درمیان رحمت وانتقام کے اقتران فرمایا ہے وہ ناؤ ایسے امواج
مین بہتی پھرتی تھی جیسے پہاڑ بلکہ پہاڑون کے بھی اوپر چکر مارتی تھی پندرہ گز اونچی تھی پہاڑون سے
اور بعض نے کہا آٹھی گز معہذا یہ ناؤ اللہ کے اذن سے پانی مین سیر کرتی اور زیر کنف وعنایت و
حراست واطمنان الٰہی تھی اور ساری زمین پانی سے ایک طبق ہو گئی تھی کما قال تعالی اِنَّا لَمَّا
طَغَى الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَآ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ اور
فرمایا وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَا اٰیَةً
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ وہ بیٹا نوح علیہ السلام کا جسکو نوح نے پکارا جو تھا فرزند تھا یم نام وہ کافر تھا باپ
نے وقت رکوب سفینہ کے اوسکو پکارا کہ تو ایمان لاکر ہمارے ساتھ ناؤ مین بیٹھ جا اور کافرون کی
طرح پانی مین مت ڈوب اوس بدبخت نے ایک نہ مانی اور جواب دیا تو یہ دیا کہ مین ایک ایسے پہاڑ پر جا
کھڑا ہونگا کہ وہ مجھکو پانی سے بچا لیگا وہ احمق اتنا نہ سمجھا کہ پانی اور پہاڑ کس کے حکم مین ہے اور بعض
نے کہا اوس نے اپنے لیے ایک ناؤ کانچ کی بنائی تھی لیکن یہ روایت اسرائیلیات مین سے ہے اسکا
سچا جاننے کا صحیح ہے یا نہین قرآن پاک مین تو اسقدر منصوص ہے کہ اوس نے پہاڑ کا آسرا پکڑا اور اپنے
جہل سے یہ اعتقاد کیا کہ طوفان پہاڑ کی چوٹیون تک نہ پہونچیگا اور وہ اگر کسی پہاڑ کی چوٹی پر جا نکلیگا
تو غرق سے بچ جائیگا اوسپر نوح علیہ السلام نے کہدیا کہ آج کے دن اللہ کے حکم سے کوئی کسی کو نہین

بچا سکتے ہے پہاڑ کی کیا ہستی ہے کہ وہ تجھکو یا کسیکو بچالے ہان جسپر اسر رحم کرے وہ بچ جائے جسطرح کہ ناؤ والے بچ گئے اسنے اونپر رحم وکرم فرمایا غرضکہ وہ ناؤ مین نہ آیا اور طوفان مین ڈوب گیا یہ مقام بڑی عبرت کا ہے کہ نوح کا بیٹا اور اُنکی بی بی غرق ہی نہ ہوئے اور ابراہیم علیہ السلام کے باپ ایمان نہ لائے اور لوط کی بی بی ہلاک ہوگئی اور فرعون کی بی بی ناجی ٹھیری اور حضرت کے والدین کفر پر مرے اور ابو طالب کو ایمان نصیب نہوا باوجود اس قرب وقرابت انبیا علیہم السلام کے اب کوئی کسی پیر فقیر مشائخ وملا کے حق مین یہ اعتقاد کرے کہ اوسکا مرید مجرم بھی ناجی ہوگا اور جو کوئی اوسکی مسجد مین قدم رکھیگا اوسکی عاقبت بخیر ہوگی اور جو ابلیس گرتک گرد اوسکی قبر کے مثلاً یا زیادہ دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا تو سمجھو کہ وہ شرک محض اور جاہل بحت ہے اوسکو توحید و اخلاص کی بو تک نہین پہونچی جہان پیغمبرون کے سامنے کسی کے نہ چلی اور وہ اپنے اعزہ واقارب کو اللہ کے غضب وعذاب وعقاب وقہر وغضب سے نہ بچا سکین اور خاتم الانبیا اپنی دختر محترمہ سے یون فرمائین کہ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وہان بچارے پیر فقیر شہید مشائخ بیچارے کس قطار وشمار مین ہین ؎

بجائیکہ دخت خود زند انبیار ۔۔۔ تو عذر گناہان چہ داری بیا

ایسے ہی پیر فقیرون نے ایک جہان کو گمراہ کردیا ہے اور اسلام سادج و ایمان خالص سے پھیر دیا ؎

وَمَا اَفْسَدَ الدِّیْنَ اِلَّا الْمُلُوْکُ ۔۔۔ وَاَحْبَارُ سُوْءٍ وَرُهْبَانُهَا

اللہ تعالی اُن درویشون اور سولیون کو جو کہ تارک اتباع کتاب وسنت وشیفتہ حکایات شطحیات فقرا ردمشائخ اور مدعی کرامات وخوارق عادات ہین راہ ہدایت پر لائے یا طبقۂ اسلام کو ان کے اذناب وارجاس سے پاک وصاف کردی سعاذ اللہ اونہون نے کیا کچھ فان حدیث وقرآن پر بانہے ہین اور کس کس طرح تحریف معانی کتاب وسنت کی ہے فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ فتح البیان مین بیان اس آیت کا یون کیا ہے کہ قائل اسکلام کا کہ سفینہ مین اللہ کا نام لیکر سوار ہو یا تو خود اللہ پاک ہے یا نوح علیہ السلام ہین قول ثانی اولی ہے بدلیل اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ رکوب کہتے ہین عالی ہونے کو کسی شے کے پشت پر جو کہ حقیقۃً متحرک ہو جیسے دابہ یا مجازًا جیسے کہتے ہین کہ فلان پر فرض سوار ہے سننے یہ ہین کہ پانی پر اندر سفینہ کے سوار ہوجاؤ اور لایعقل کا اس خطاب کو سمجھنا کچھ ممتنع نہین ہے یا بطریق تغلیب ہے یا بعد حمل جمیع کے خطاب ہر مومنین کو کیا ہو صفت قصہ مین اور بیان محمولات سفینہ کے اور

غرق کس طرح ہوا اور سفینہ پانی پر کتنے دن رہا روایات کثیرہ آئی ہین اون کو کچھ مدخل تفسیر کلام اللہ مین نہین ہے مجاہد نے کہا مراد بسم اللہ کہنا ہے وقت رکوب اور جری و رسو کے ضحاک نے کہا نوح علیہ السلام جب چاہتے کہ ناؤ بہنے سے تھم جائے تو بسم اللہ کہتے اور جب چاہتے کہ اب چلو تب بھی بسم اللہ کہتے غرضکہ تھمنا اور چلنا سب برکت اللہ کے نام کے تھا ؎

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

اللہ پاک کو نوح علیہ السلام نے غفور ذنوب رحیم عباد کہا ایک رحمت و مغفرت اوسکی یہی تھی کہ اس طائفہ مومنہ کو براہ تفضل بغیر حق بقا رحیم بشر و نوع حیوانی نجات بخشی اور سب کو غرق کرکے استیصال نہین کیا غرضکہ وہ کشتی موج مین چلتی تھی موج وہ پانی ہے کہ جب ہوا تند ہوتی ہے اور دریا مین اضطراب پیدا ہوتا ہے تو پانی اوپر کو اونچا اوٹھتا ہے مانند پہاڑ کے موج کو جبل سے تشبیہ دی تراکم و ارتفاع و عظم مین اب بھی ہیئت موج کی دریائے شور مین وقت تلاطم بحر کے مثل پہاڑون کے نظر آتی ہے خصوصًا وقت اشتداد ریح و طوفان آپکے الہ ہی اوس وقت عاصم و رحم ہوتا ہے ورنہ جہاز کی حقیقت برابر ایک تنکے کے صحرا لق و دق مین نہین ہوتی ہے اوسکا مشاہدہ ہر راکب بحر کو ہے یہ نے کیا ہے اور حجاج و عمار بھی اس کیفیت سے واقف ہین اہل سیر نے کہا کہ طوفان نوح علیہ السلام مین پانی بلند ترین جبال اور دراز ترین کوہ پر چالیس گز اونچا ہو گیا تھا اور بعض نے کہا پندرہ گز یہانتک کہ ہر شے ڈوب گئی اور ساری ملا د غرقاب ہو گئے اور تمام عباد کو یہ طوفان شامل ہو گیا اور یہ بات کہ مابین ارض و سما ایک طبقہ ہو گیا اور کشتی اوسکی جوف مین مچھلی کیطرح تیرتی پھرتی تھی ثابت نہین ہے نوح نے اپنے بیٹے کنعان یا یام نام کو پکارا اور وہ کافر تھا اس جگہہ یہ استبعاد کیا ہے کہ نوح نے کافر کو باوجود اس علم کے رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا کیونکر پکارا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ منافق تھا نوح علیہ السلام نے گمان کیا کہ وہ مومن ہے اور بعض نے کہا کہ اس پکار سے شفقت پدری داعی ہوئی اور وہ اونکا صلبی فرزند تھا ابن عباس نے کہا وہ نوح کا فرزند تھا مگر نیت و عمل مین مخالف اونکا تھا اور بعض نے کہا کہ اونکی بی بی کا لڑکا تھا نہ خود اون کا لہذا علی نے ابہنا پڑہا ہے اور بعض نے کہا وہ حرامی بچا تھا نوح علیہ السلام کے فراش پر پیدا ہوا لکن یہ مردود ہے بدلیل ان ابنی من اھلی حالانکہ اس مین منصب نبوت کی صیانت ہی باقی نہین رہتی ہے انبیاء علیہم

اسلام کی جناب اس سے رفیع تر ہو کہ اُنکی طرف اونگلی سے اشارہ کیا جائے سب سے ظاہر تر یہ تاویل ہے کہ
نوح نے اوسکو یون پکارا کہ تو بھی ایمان لاکر ناؤ مین آجاوہ اپنی قوم و قرابت سے کنارہ کش اور برکران
تھا یہانتک کہ اوسکو یہ قول نوح کا اِرْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ نہ پہونچا یا اللہ کے دین سے الگ تھا یا سفینہ سے
اور یہ ندا پہلے اس سے تھی کہ لوگ غرق ہونیکا یقین کرین یا اول فور تنور مین قبل سیر سفینہ کے تھی مضمون
ندا کا یہ تھا کہ اے میرے چھوٹے بیٹے تو ہمارے ساتھ سوار ہو لے یعنے سلمان ہوکر آجا ولا تکن مع الکافرین کے
مین ظاہر یہ ہے کہ یعنے آیت کریمہ مین اَسْلِمْ لِتَسْتَحِقَّ الرُّكُوْبَ مَعَنَا اور ہمراہ کافرون کے
دور تر ہم سے کہ تو بھی اونہین کیطرح ڈوب کر مر جائے یا اون کے دین کفر پرست ہو لیکن اول اصل
ہے اسلیے کہ نوح علیہ السلام درپے تحذیر کے ہلاک سے تھے تو نہی کفر سے اس مجملہ ملائم نہین ہے اس
نے جواب دیا کہ مین کسی پہاڑ کی پناہ پکڑونگا جو کہ بسبب اپنی ارتفاع و علو و بلندی کے مجھکو پانی
سے بچالیگا اوس نے یہ گمان کیا کہ یہ پانی ویسا ہی ہے جیسے کہ ساری پانی ندی و نالے کے ہوتے ہین
اور سیول معتادہ بہتے ہین اور آدمی کسی ٹیلہ پر یا اونچی جگہہ پر چڑہ کر اوس سیلاب وغیرہ سے بچ جاتا
ہے وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ وَقَدْ بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبٰى اور یہ جہل اوس نے یہ نہ جانا کہ یہ پانی تو واسطے اہلاک
کفرہ فجرہ کے ہے اس سے بچنا بدون اسکے نہ ہوگا کہ ملجا ہو سنین کیطرف التجا کیجائے ولہذا نوح علیہ
السلام نے حقیقت حال کو اوسپر روشن کردیا اور اس فکر محال سے اوسکو پھیرنا چاہا کہا آج کے
دن کوئی پہاڑ اور شے اللہ پاک کے حکم سے نگہبان نہین ہوسکتی ہے اس من مین اللہ پاک کا عذاب
ثابت ہوچکا وَحَالَ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اس مین نفی ہے جنس عاصم کی تو عاصم من الغرق اسمین
مین باندراج اولی مندرج ہے اور پانی یا غرق کو امر اللہ کہا واسطے تعظیم شان اور تہویل امر کے اشتہار
سے مراد مکان مرحوم ہے یعنے سفینہ فکر رہے کہا یعنے کوئی ناجی نہین ہے مگر اہل سفینہ پھر درمیان
نوح کے اور اُن کے بیٹے کے موج حائل ہوگئی اور غرق سے رہا نہ ہوسکا یا درمیان ابن نوح و جبل کے
موج آپڑی لیکن اول اولی ہے بدلیل فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ یعنے وہ اللہ کے علم مین بالفعل غریق
و مہلک بالمار تھا وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَ
اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے
آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہوچکا کام اور کشتی ٹھیری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہون قوم

الربع

بے انصاف ف چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے بعد پہاڑوں کے کہلے کہ کشتی لگی جودی پہاڑ سے ملک شام مین ہی یہ پہاڑ انتہے اللہ پاک نے خبر دی کہ جب ساری زمین والے غرق ہو چکے مگر ناؤ والے تو اللہ نے زمین کو یہ حکم دیا کہ جو پانی تو نے نگلا تہا وہ تو نگل جا اور آسمان کو حکم دیا کہ بس اب اور پانی مت برسا تب پانی گھٹنے لگا اور سوکھہ چلا اور قصہ اہل ارض تمام ہوا کہ ساری زمین والے قاطبۃً جو اللہ کے کافر و منکر تہے اُن مین سے کوئی ایک دیار بہی باقی نہ رہا ناؤ اپنے لوگون سمیت جودی پہاڑ پر اٹکی مجاہد نے کہا یہ پہاڑ جزیرہ مین ہے سب پہاڑون سے اوس دن غرق ہونے سے تشامخ و تطاول کیا لیکن اس پہاڑ نے کہ یہ خاکسار و متواضع ہوا اللہ نے اوسکو غرق نہین کیا نوح کی ناؤ اسپر آٹہیری قتادہ نے کہا ایک ماہ تک اوسپر رہی یہانتک کہ پہر اوس مین سے نیچے اوتری اللہ نے اُس ناؤ کو جودی پر ارض جزیرہ سے بطور عبرت و آیت کے باقی رکہا یہانتک کہ اس امت کے اوائل نے اوسکو دیکہا حالانکہ بہت سی کشتیان بعد اوسکے ہلاک ہوکر خاک ہوگئین ضحاک نے کہا جودی پہاڑ ہے موصل مین بعض نے کہا یہی طور ہے نوف بن سالم کہتے ہین مینے زربن حبیش کو زاویہ مین نماز پڑہتے دیکہا جبکہ وہ ابواب کندہ سے داخل کوفہ ہوئے تیری جانب سے مینے کہا تم اس جگہ بہت نماز پڑہتے ہو دن جمعہ کے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سفینہ نوح اسی جگہ ٹہیر گیا تہا ابن عباس نے کہا نوح کے ساتہ سفینہ مین اسّی شخص تہے مع اہل کے وہ ناؤ مین ڈیڑہ سو دن رہے اور اللہ پاک نے سفینہ کا طرف مکہ کے کر دیا وہ چالیس دن تک گردش کے پہرا پہرا اوسکا مونہہ طرف جودی کے پہر دیا وہان آکر جودی پر ٹہیر گیا نوح علیہ السلام نے ایک غراب کو بہیجا کہ زمین والون کی خبر لاوے گیا اور ایک مردار پر گرا اوسکے آنے مین دیر ہوئی تب ایک کبوتری روانہ کی وہ زیتون کا پتہ لیکر آئی اوسکے پنجہ کیچڑ سے بہرے تہے نوح علیہ السلام نے جانا کہ اب پانی خشک ہوگیا تب اسفل جودی مین اترے اور ایک گاؤن بسایا اوسکا نام ثمانین رکہا ایک دن صبح کو اون کے زبانین بدل گئین اسّی لغت مین بات چیت کرنے لگے سب مین لائق تر زبان عربی تہی بعض لوگ بعض کا کلام نہ سمجہتے نوح علیہ السلام انکی زبان کا ترجمہ کرتے کعب احبار نے کہا ناؤ نے تا مابین مشرق و مغرب کا طواف کیا قبل اسکے کہ جودی پر ٹہیرے قتادہ وغیرہ نے کہا دسوین رجب کو کشتی پر سوار ہوئے ڈیڑہ سو دن تک چلتی رہی اور ایک ماہ تک ناؤ جودی پر اٹکی رہی دسوین محرم دن عاشورا کے ناؤ سے اترے ایک حدیث مرفوع مین بہی اسیطرح آیا ہے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ پس نوح نے روزہ رکہا اور اپنے

کہتے ہین حضرتؐ کے لوگون پر یہود سے گذرے وہ دن عاشورا کے روزہ دار تھے کہا یہ کیسا روزہ ہے
کہا اس دن اللہ نے موسیٰ کو نجات دی اور بنی اسرائیل کو بچایا اور اسدن فرعون غرق ہوا اور اسدن
مین کشتی نوحؑ کی جودی پر ٹھیری نوح و موسے علیہما السلام نے روزہ رکھا اللہ کے شکر کے لیے حضرتؐ نے
کہا ہم زیادہ حقدار ہین ساتھ موسے کے اور اسدن کے روزے کے پھر خود روزہ رکھا اور اپنے اصحاب
سے کہا تم مین جس نے کا روزہ ہو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ کھالیا ہو وہ بقیہ یوم کو تمام کرے
یعنے شام تک نہ کھاے رواہ احمد وھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ ولبعضہ شاھد
فی الصحیح بعد سے مراد یہ ہے کہ ہلاک و خسار ہو قوم ظالمین کو اور وہ دور ہین اللہ کی رحمت سے چنانچہ زمانہ
اول تا آخر ہلاک ہوگئے کوئی اون مین باقی نہ رہا حدیث عائشہؓ مین فرمایا ہے لو رحم اللہ من قوم
نوح احدا لرحم ام الصبی رواہ ابن جریر حضرتؐ نے کہا نوحؑ اپنی قوم مین ایک ہزار برس رہے مگر
پچاس برس یعنے سو برس تک ایک درخت لگایا جب وہ درخت بہت بڑا ہوگیا اور ہر طرف گیا
تو اوسکو کاٹ کر کشتی بنائی لوگ اوس کشتی پر گذرتے اور ہنستے اور کہتے تم خشکی مین ناؤ بناتے ہو یہ
ناؤ کیونکر چلے گی نوح علیہ السلام فرماتے سوف تعلمون جب وہ ناؤ بنا چکے اور فارغ ہوے اور
پانی اوبلا اور گلی کوچون مین بہا ایک بچہ کی ماں اپنے بچے پر بڑی وہ اس بچہ کو بہت چاہتی تھی پہاڑ کی
طرف نکل گئی یہانتک کہ تہائی پہاڑ پر پہونچی جب پانی وہان تک پہونچا تب وہ دوتہائی پہاڑ پر چڑھ گئی
جب وہان بھی پانی پہونچا تب نکل کر پہاڑ کے اوپر گئی پانی اوس کے گلا تک پہونچا اوس نے بچے کو دونو
ہاتھون سے اوپر اٹھالیا فلو رحم اللہ احدا لرحم ام الصبی رواہ ابن جریر وھذا حدیث
غریب من ھذا الوجہ اسی کے ملتے جلتے قصہ ام صبی کا کعب احبار و مجاہد سے بھی مروی ہے فتح
البیان مین کہا ہے جب طوفان اپنے نہایت کو پہونچ گیا اور اللہ نے قوم نوحؑ کو غرقاب کر دیا تب زمین
سے یہ بات کہی گئی کہ تو اس پانی کو نگل جا جعفر بن محمد عن ابیہ نے کہا ابلعی کے معنے لغت ہند مین اشربی
ہین ابن عباس سے بھی اسیطرح آیا ہے یعنی طوفان کا پانی پی جا اور سکھا دی نہ سارے سیاہ سمودہ
اور اعیان و انہار معروفہ اور آسمان سے کہا گیا کہ تو پانی برسانے سے رک جا مجاہد نے اپنی تفسیر
مین کہا ہے کہ اقلعی الی الجھۃ الفوق ما نزل منک بعض نے کہا زمین کے پانی کو زمین نگل گئی
اور آسمان کا پانی بخار ہوگیا اور پہلے زمین کو حکم بلع کا دیا اسلیے کہ اوبنا پانی کا اولاً آب آسمان سے

پہلے تھا غرضکہ بعد اس کے پانی سوکھ گیا صاوی نے کہا بالکل وہ پانی نہین گیا بلکہ کچھ باقی رہا اور کام پورا ہو گیا یعنے قوم نوح بالکل غرقاب ہو کر تمام ہو گئی اور اللہ کا وعدہ وفا ہوا اور کشتی کوہ جودی پر جا لگی جودی قریب موصل کے ہے بعض نے کہا نام ہے ہر پہاڑ کا کسینے کہا شام مین ہے کسی نے کہا اُمل مین حدیث مین آیا ہے لَقَدْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ اَدْرَكَهُ اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کہتے ہین یہ پہاڑ حبنت کا ہے اسی لیے ناؤ اوسپر ٹھیری بعد اسکے کہ چھ ماہ تک ساری زمین کا اوس نے چکر مارا اللہ نے کہا بُعد ہے قوم ستمگار کو مناسب صدر آیت یہی ہے اور بعض نے کہا کہ قائل اس قوم کے نوح علیہ السلام ہین اون کے اصحاب کرام تھے یہ لفظ بُعد کا مختص ہے ساتھ بد دعا کے اور وصف کرنا قوم کا ساتھ ظلم کے مشعر ہے علت ہلاک کو اور اشارہ طرف اس قول کے وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا عبد الرحمن بن خلدون نے کہا ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسبات پر کہ طوفان زمان نوح علیہ السلام مین آیا تھا اُنکی بد دعا سے اوس نے ساری آبادی زمین کو بالکل برباد کر دیا اور جو زمین آبادی سے ویران تھی اوسکو بھی ڈبا دیا اور جو لوگ اُس سفینہ تھے وہ بھی ہلاک ہو گئے اُنکی نسل نہ چلی سارے اہل ارض نسل نوح مین منحصر ہوے یہ دوسرے باپ ہین خلق کے انتہی ابن اثیر کامل مین لکھتے ہین کہ مجوس طوفان کو نہین پہچانتے ہان بعض نے اُنمین سے اقرار طوفان کا کیا ہے لکن اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ اقلیم بابل مین آیا تھا اور اُس کے قرب وجوار مین رہی مساکن اولاد کیومرث سو وہ مشرق مین تھے اون تک سیلی طوفان کی نہین ہوئی اسی طرح جمیع امم مشرقیہ جیسے ہند و فرس و صین و الی ہین اُنکو اعتراف طوفان کا نہین ہے ہان بعض فرس مقر ہین لکن یہ کہتے ہین کہ عام نہ تھا اور عقبہ جلون سے آگے نہین بڑھا صحیح یہ ہے کہ ساری زمین والے اولاد نوح علیہ السلام ہین بدلیل قولہ تعالی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ پس سب لوگ اولاد سام و حام و یافث ہین انتہے مقریزی نے خطط مین کہا ہے کہ ساری اہل شرائع اتباع انبیا کیا مسلمین اور کیا یہود اور نصاریٰ سب کا اجماع ہے اس بات پر کہ نوح دوسرے باپ ہین بشر کے اور عقب آدم علیہ السلام انہین مین منحصر ہے اللہ نے اُنسے ساری اولاد آدم پھیلائی بنی آدم مین کوئی نہین ہے مگر وہ اولاد نوح علیہ السلام مین ہے قبط و مجوس اہل ہند و چین سنکر مین طوفان کے بعض کا یہ زعم ہے کہ حدوث طوفان کا اقلیم بابل مین ہوا تھا اور اُن شہرون مین جو کہ بلاد عربیہ ہین فقط اور اولاد کیومرث جسکو یہ انسان اول کہتے ہین بلاد مشرقیہ مین تھے وہان

تک طوفان نہین پہونچا اور نہ مندرجہ تھا وہین مین لیکن حق وہی ہے جسپر اہل شرائع مین اللہ نے حسب نوح علیہ السلام کو مع ہمراہیان سفینہ کے نجات دی تو وہ اون سب کو لیکر اوترے یہ سب اسّی مرد تھے سوا ان کی اولاد کے وہ سب مر گئے اونکی نسل باقی نہ رہی عقب فقط نوح علیہ السلام سے اُنکی اولاد ثلثہ مین رہی اسی کو موید ہے یہ قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ انتہے علماء بلاغت کا اس بات پر اطباق ہے کہ یہ آیت شریفہ فصاحت و بلاغت مین اُس محل تک پہونچی ہے کہ وصف واصفین اوس سے قاصر اور وہ قدرت قادرین سے باہر ہے ائمہ فنون معانی و بلاغت اور علماء راسخین بیان و فصاحت جنہون نے خطب و مصاقع خطباء عرب و اشعار بواقع شعراء اہل لسان مدون کیے ہین اور دقائق و اسرار علوم عربیت مین پایگاہ رفیع و منصب منیع رکھتے تھے وہ اوس کے معارضہ سے ناتوان نکلے اور عاجز آئے صاوی و سلیمان جمل نے کہا ہے کہ یہ آیت ابلغ آیات قرآن ہے اسمین اکیس انواع بدیع کے آئے ہین حالانکہ اس آیت کے کلمے ۱۹ ہین انتہے ایک جماعت اہل علم نے بیان مین ان بدائع کے اطالت و اطاعت کی ہے ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی نے اپنی تفسیر النہر الماد من البحر المحیط مین ان انواع بدیع کو مفصلاً لکھا ہے اور سید محمد بن اسمعیل امیر نے رسالہ النہر المورود فی تفسیر آیہ ہود مین اسماء عدد انواع مذکور کے شرح و بسط سے ذکر کیے ہین جنکا خلاصہ فتح البیان مین مرقوم ہے آیت باب بین فصاحت و بلاغت دونون کی راہ سے نظر کی گئی ہے اور اُسکے وجوہ بیان ہوئے ہین بلکہ چار حیثیت سے اوس مین نظر ہے ایک علم بیان کیطرف سے دوم علم معانی کیجانب سے تیسرے وجہتے فصاحت لفظی و معنوی کی طرف سے نسفی نے مدارک مین کچھ بیان ان جہات چہارگانہ کا کیا ہے پھر کہا ہے کہ دشمنون کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی آیت کا لاناطوق بشر سے خارج ہے سبحان اللہ تنزیل کی کیا شان ہے کہ عالم کسی اوسکی آیت مین تامل نہین کرتا ہے لکن اتنے لطائف اسکو در بافت ہوتے ہین جو حصر مین گنجایش نہین کر سکتے وَلَا تُظْنَنَّ الْآيَةَ مَقْصُورَةً عَلَى الْمَذْكُورِ فَلَعَلَّ الْمَتْرُوكَ أَكْثَرُ مِنَ الْمَسْطُورِ انتہے قاضی نے کہا ہے کہ یہ آیت غایت فصاحت و بلاغت مین واقع ہے بسبب فخامت لفظ و حسن نظم کے یہ دلیل ہے کہ نہ حال پر باوجود ایجاز خالی عن الاخلال کے خفاجی نے کہا اس آیت مین عجب طرح کی بلاغت ہے جسے سر طرب مین آکر رقص کرتے ہین بیان اُنکی فصاحت و نکات کا شرح مفتاح مین مفصل ہے ابو السعود نے کہا یہ آیت مراتب اعجاز سے نہایت درجہ کو پہونچ گئی ہے اور غرر مزایا سے ملک ناصیہ ہو گئی ماہران تنقین نے اسکی تفصیل لکھی ہے یہ فوق

وصف واصفین ہے الخ ونادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت
احکم الحکمین ○ قال یٰنوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس
لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجٰھلین ○ قال رب انی اعوذ بک ان اسئلک
ما لیس لی بہ علم وا لا تغفر لی وترحمنی اکن من الخٰسرین ○ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو
بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والون مین اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیرا حکم سب سے بہتر فرمایا اے نوح وہ نہین تیرے
گھر والون مین اوسکا کام بڑا ناکارہ سو تو مجھسے جو تجھکو معلوم نہین مین نصیحت کرتا ہون تجھ کو کہ ہو جاوے
تو جاہلون مین بولا اے رب مین پناہ لیتا ہون تیری اس سے کہ پوچھون تجھسے جو معلوم نہ ہو اور اگر تو نہ بخشیگا مجھکو
اور رحم کریگا تو مین ہون خرابی والون مین ف یعنی ایکعورت تو ہلاک مین آچکی اب تو جاہے مٹھو کو ہلاک مین کر جاہے
نجات مین آدمی پوچھتا وہی ہے جو معلوم نہ ہو لیکن مرضی معلوم ہونا چاہیے یہ کلمہ ہے جاہل کا کہ اگلے کی مرضی نہ دیکھے
پوچھنے کی پھر پوچھے انتے سو صحیح قرآن مین کہا ہے حضرت نوح نے توبہ کی لیکن یہ نہ کہا کہ پھر ایسا نکرون گا
کہ اس مین دعوی نکلتا ہے بندے کو کیا مقدور ہے اوسی کی پناہ مانگے کہ مجھسے پھر نہ ہو انتے پیچھے ال نوح
علیہ السلام کا بطور استعلام و استکشاف حال ولد غرق کے تھا کہ یہ لڑکا میرے اہل مین ہے اور تو نے مجھسے
وعدہ کیا تھا اور تیرا وعدہ سچا ہوا کرتا ہے تو یہ کیسطرح ڈوب گیا اللہ نے فرمایا جن لوگون کو نجات دینے کا
وعدہ تجھسے کیا تھا یہ اون مین سے نہ تھا جی وہ تھے جو تیرے گھر والون مین ایمان لائے تھے ولہذا فرمایا واھلک
الا من سبق علیہ القول سو یہ انہین سبق القول مین سے تھا بسبب کفر کے ڈوب گیا بعضے لوگون نے نص
کی ہے خطا پر اوس شخص کے جس نے یہ کہا کہ وہ پسر نوح نہ تھا بلکہ ولد الزنا تھا یا بی بی کا بیٹا تھا نہ خود اُنکا جسطرح کہ
مجاہد و حسن نے کہا ہے ابن عباس کہتے ہین ما زنت امراۃ نبی قط کسی پیغمبر کی بی بی نے کبھی زنا نہین کیا یہی قول
ہے بہت سے سلف کا ابن کثیر نے کہا وقول ابن عباس ہذا ھو الحق الذی لا محید عنہ فان اللہ سبحانہ
انما عیر من ان عیر من امراۃ نبی من الفاحشۃ ولہذا اللہ نے اُن لوگون پر جنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی
غصہ کیا علمریہ نے کہا بعض حروف مین انہ عمل عملا غیر صالح آیا اسماء نے کہا مین نے حضرت کو سنا یون پڑھتے تھے
انہ عمل غیر صالح رواہ احمد کسینے ابن عباس سے پوچھا تخانتاھما کے معنے مین کہا یہ کچھ زنا نہ تھا بلکہ ایک
لوگون کو خبر دیتی تھی کہ یہ مخبر دیوانہ ہے اور دوسرے طرف مہمانونکی سیاہ باتی یہ پہ آیت پڑھی انہ عمل غیر صالح سعید
بن جبیر نے کہا وہ پسر نوح تھا اللہ جھوٹ نہین بولتا ہے اوسنے زبون کہا کہ نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا بعض علما نے

کہا ہے ما خانت امرأۃ نبی قط محمد سے بھی اسیطرح مروی ہی ابن جریر نے بھی اسکو اختیار کیا ہی اور یہی صواب ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ پکارنا نوح علیہ السلام کا اپنے رب کو قبل سیر سفینہ کے تہا کیونکہ یہ سوال تہا اوسکی نجات کا اور سوال اسیوقت کیا جاتا ہے کہ نجات کا امکان ہو یہ سوال اونہون نے لاعلمی سے کیا تہا وہ نہین جانتے تہے کہ یہ مسبوق القول ہے انکو یہ گمان تہا کہ منجملہ مومنین کے ہے اسلیے کہا کہ اے رب تیرا وعدہ حق ہے یعنے سچا ہے اوس مین خلف نہین ہوتا اور تو احکم الحاکمین ہے یعنے اعلم و اعدل اللہ تعالی نے فرمایا یہ تیرا بیٹا جسکی نجات کا تو سائل ہی تیرے اہل مین سے نہین ہے یعنے اُن لوگون مین سے جو کہ تجھپر ایمان لائے مین اور تیرے تابع ہین اور تیرے دین پر ہین اگرچہ باعتبار قرابت کے تیرے اہل مین سے ہے عکرمہ و سعید بن جبیر و ضحاک نے کہا یہ نوح علیہ السلام کا صلبی بیٹا تہا یہی صحیح ہے اور اللہ نے نفی کی ہے کہ نادی نوحٌ ابنہ اور نوح نے بھی نفی کی بقول خود یا بنی کلام کا حقیقت سے صرف کرنا طرف مجاز کے بغیر ضرورت جائز نہین ہے جسنے خلاف اسکے کہا اوس نے اس بات کو بعید جانا کہ پیغمبر کا بیٹا کافر ہو سو یہ اوسکی غلط فہمی ہے اسلیے کہ اللہ پاک کافر کو مومن سے اور مومن کو کافر سے پیدا کرتا ہے اس مین انبیاء اور غیر انبیاء سب برابر ہین اللہ نے صلب آدم علیہ السلام سے قابیل کو نکالا وہ کافر تہا اور آدم علیہ السلام نبی تہے اور ابراہیم کو پشت آزر سے نکالا آزر کافر تہا اسیطرح کنعان کو صلب نوح سے پیدا کیا وہ کافر تہا اسیطرح ہمارے حضرت والدین کریمین امام ابوحنیفہ وغیرہ علماء سلف کے مومن تہے اُن سے حضرت پیدا ہوئے غرضکہ اللہ تعالے اپنی خلق مین متصرف ہے جسطرح چاہتا ہے کرتا ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ پھر اسنے علت خروج کی اہل سے بیان کی کہ مراد اہلیت سے قرابت دین ہی نہ قرابت نسب چنانچہ کہا کہ وہ ایک عمل ناشائستہ ہی یہ مبالغہ ہے اُسکی ذم مین گویا اوسکو نفس عمل ٹہیرایا اور اصل مین ذو عمل غیر صالح ہے ابو اسحاق زجاجی و ابو علی فارسی و ابن الانباری و واحدی اسی کے قائل ہین صاوی نے کہا ضمیر طرف ولد کے عائد ہے جیسے زید عدل اور یہی راجح ہے انتہی اور عمل غیر صالح سے مراد کفر ہے ابو علی نے کہا یعنے اوسنے اپنے باپ کی شایست نہین کی صاوی نے کہا سہیلی نے اشارہ کیا ہے کہ ضمیر طرف نوح علیہ السلام کو عائد ہے بحذف مضاف معنی یہ ہین کہ اللہ نے کہا اے نوح یہ تمہارا سوال کرنا عمل غیر مقبول ہی انتہے قول ابن عباس بھی اسیکو مویدہ کہ مَسْئَلَتُكَ اِیَّایَ یَا نُوْحُ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ کَاَضْاَهُ لَكَ پھر اس جیسے سوال سے منع فرمایا اور کہا مین تجھکو وعظ کرتا ہون کہ تو جاہلون کا سا کہین سوال کرے کقولہ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ

تعود والمثلہ ابدا سوال کا نام جہل رکھا اسلیے کہ محبت والد نے تذکر سبق قول سے اُنکو مشغول کر دیا تھا
ابن عربی نے کہا یہ ایک موعظت ہے طرف سے اللہ کے جسکو ذریعہ سے اللہ نے نوح کو مقام جاہلین سے رفیع کر دیا اور
مقام علماء عالمین میں پہونچا دیا نوح نے جب معلوم کیا کہ یہ سوال مطابق واقع کے نہیں ہے اور یہ دعا اون
کی ناشی دہم سے ہوئی تو طرف اعتراف بالخطا کے شتابی کی اور اللہ سے طالب بمغفرت و رحمت ہوئے
اور کہا میں ملتجی اور عذر خواہ ہوں کہ پھر ایسا سوال کروں جسکا علم مجھکو نہیں ہے اور اگر تو یہ گناہ سوال
کرنے کا مجھکو نہ بخشیگا جو بینے لاعلمی کی راہ سے کیا ہے تو میں اپنے عمل میں خاسر ہونگا اس آیت میں کئی
بات مقتضی صدور گناہ کی نوح علیہ السلام سے نہیں ہے سوی تاویل و اقدام علے السوال کے سو ہذا اللہ نے
اُنکو عتاب کیا یہ دلیل ہے اسپر کہ اللہ پاک کے سامنے کسی مخلوق کو اگرچہ پیغمبر ہو کچھ جرأت خلاف مرضی
خدا پر نہیں ہوتی ہے اور خوف انبیاء کا سب سے زیادہ ہوتا ہے خطیبی نے کہا یہ اون سے خطا اجتہادی
ہوئی تھی جسطرح کہ آدم سے اکل شجرہ منہی عنہا میں خطا واقع ہوئی سو بجز اس لغزش کے اور کوئی قصور
نوح نے نہیں کیا تھا معلوم ہوا کہ انبیاء سے بھی زلات ہو جاتے ہیں مگن اوسی وقت اُنکو من جانب اللہ
تنبیہ کر دیجاتی ہے اور وہ زلت معاف ہو جاتی ہے پس جب انبیاء علیہم السلام کا اللہ پاک کی جلال
و عظمت کے مقابلے میں یہ حال ہے تو پھر کسی ولی پیر شہید فقیر غیر صوفی وغیرہم کی کیا ہستی ہے کہ
وہ کسی طرح کا دعوی اجتبار یا تصرف کریں یا اپنے مریدون کو اولاد یا عمر بخشیں اور اُنکے سارے
مریدیخبط ہیں جائیں ایک جہان کو ان جاہل پیرون و مریدون نے مشرک بدعتی کر دیا ہے فانا للہ
نوح کو علم غیب کجا استثنا ولد کو منجملہ اہل کے نہ جانا اللہ تعالی کے آگاہ کرنے سے تنبیہ ہو کر استعاذہ کیا پھر
کسی اور پیر فقیر کو علم غیب کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے ولنعم ما قیل

فما افسد الدین الا الملوک ۔۔۔ واحبار سوء ورهبانها

قیل یٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ
يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ حکم ہوا اے نوح اتر سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتون
کے ساتھ تجھپر اور کتنے فرقون پر تیرے ساتھ والون میں اور کتنے فرقون کو فائدہ دینگے پھر پہونچیگی اُنکو
ہمارطرف سے دکھ کی مار ف حق تعالی نے تسلی فرما دی کہ پھر سارے نوع انسان پر ہلاک نہ آویگا فی الجملہ
سے سہلا کر بعضے فرقے ہلاک سے ہنگ امتی ابن کثیر نے کہا جب کشتی نوح علیہ السلام کی جودی پہاڑ پر ٹھیری

اسنے آنکو خبر سلامتی کی مع اُنکے ہمراہیون کے دی وہ سب مومنین تھے اور نوح علیہ السلام کی ہر مومن سے
تا قیامت یہ وعدہ کیا کہ وہ صحیح سلامت ہین گے جسطرح محمد بن کعب نے کہا ہے کہ اس سلام مین ہر مومن و
مومنہ قیامت تک داخل ہے اسیطرح عذاب مین ہر کافر کافرہ ابن اسحاق نے کہا اللہ نے جب یہ کہا کہ طوفان
تھم جاوے ایک ہوا روئی زمین پر بھیجی پانی ٹھیر گیا اور زمین کے چشمے بہنے سے بند ہو گئے اور ابواب سمار
سے نزول پانیکا موقوف ہو گیا زمین سے کہا گیا کہ اپنا پانی پی جا تا آخر آیت پس پانی کم ہونے لگا اور سوکھنے
لگا استوا کشتی کا جودی پر یعنی اہل کتاب مین ساتوین مہینے مین سترھوین رات کو پہلی تاریخ ماہ دہم مین
ہوا پہاڑون کی سر نظر آنے لگے جب اسپر چالیس دن گذرے تو نوح علیہ السلام نے روزن کشتی کو جدید سے
سوار ہوئے تھے کھولا اور ایک غراب کو بھیجا کہ جاکر دیکھے پانی کا کیا حال ہے جب وہ پھر کر نہ آیا تو ایک کبوتری
بھیجی وہ پھر آئی اوسکے پاؤن رکھنے کو کوئی جگہہ نہ ملی نوح نے اوسکو لیکر پھر کشتی مین داخل کیا پھر
بعد ایک ہفتہ کے دوبارہ اوسکو بھیجا وہ صبح کی گئی ہوئی شام کو پھر آئی اوسکی چونچ مین ایک پتا زیتون کا
تھا نوح نے معلوم کیا کہ پانی کم ہو گیا ہے پھر سات دن تک توقف کیا پھر اوسکو سہ بارہ بھیجا وہ پھر نہ آئی
جانا کہ زمین کہل گئی جب ایک سال کامل گذر چکا تو نوح علیہ السلام نے پردہ کشتی کا کھولا اُنسے یہ بات
کہی گئی یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا الآیۃ فتح البیان مین کہا ہے یعنے اے نوح اتر کشتی سے زمین پر
یا پہاڑ سے پستی پر کہ زمین نے اپنا پانی نگل لیا اور خشک ہو گئی اور سلامت و امن کے ساتھہ اور برکات و خیرات
و عظمت کے ساتھہ کما قال سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ یہ اسلیے کہ غرق عام تھا ساری زمین کو جب وہ
سفینہ سے نکلے تو جانا کہ زمین مین کوئی نباتات و حیوان مین سے ایسی نہین ہے کہ جس سے کچھ انتفاع لیا جائے
گویا خائف تھے کہ زیست کسطرح ہوگی اور صورت دفع حیات حاجات نفس کی ماکول و مشروب سے کیونکر نکلیگی
جب اللہ نے یہ فرمایا اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا تو وہ خوف اُنکے دل سے زائل ہو گیا کیونکہ سلامتی نہین ہوتی مگر ہمراہ
وسعت رزق امن کے پھر اسکے بعد بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ الخ کہا مراد برکات سے خیرات نامیہ و نعم ثابتہ باقیہ دائمہ
ہین نسل مین اُنکی اور وہ اشیاء جن سے قیام معاش کا ہو انواع ارزاق سو اس خطاب مین دلیل ہے قبول توبہ
پر کہ وہ زلت اُنکی مغفور ہوئی اور خسران سے خلاصی پائی اور اعلام و بشارت ہے فیضان انواع خیرات
کا حال و آئندہ مین نوح علیہ السلام پر اُنمیں سے مراد وہ لوگ ہین جو ذریت ہمراہیون سے متشعب ہونگے یہ آخر دہر
تک دائم ہوئے کہا ہے کہ جو لوگ ہمراہ نوح علیہ السلام کے تھے اُنکی نسل نہین چلی مگر ہر سہ اولاد نوح کی کہ

حصر نوع انسانی کا بعد نوح ؑ کے ذریت نوح ؑ ہی مین رہا ولہذا اون کو آدم صغیر کہتے ہین درمیان نوح و آدم علیہما السلام کے ہزار برس کا فاصلہ تہا اور آدم تک اون کے آٹھ اجداد تہے سو مراد اس آیت سے تقسیم ذریت اولاد نوح کی ہے طرف فریق مومن و فریق کافر کے نہ تقسیم انکی جو کہ سفینہ مین تہے اسلیے کہ وہ سب مومنین تہے ابو السعود نے اسیطرح کہا ہے اور جائز ہے کہ من بیانیہ ہو یعنے اون امم پر جو کہ تمہارے ساتھ ہین انکو امم اسلیے کہا کہ وہ احزاب متحزبہ و جماعات متفرقہ تہے یا اسلیے کہ ساری امتین اونمین سے منشعب ہوئی ہین وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ سے بعض امم متشعبہ منہم مراد ہین جو کہ کافر ہین اور قیامت تک اون کی نسل سے ہون گے اور امم مومنہ کا جو کہ اون سے ناشی ہین امر مبہم رہا کچہ تعرض اُنکے حال سے نہین فرمایا اور نہ اوپر کوئی دلالت ہے بعض نے کہا امم ہمراہ سے مراد مومنین ہین اور امم متمتع سے مراد کافرین الی یوم القیامۃ تقدیر عبارت یہ ہوئی مِنْهُمْ اُمَمٌ یکونون اُمَمٌ تمتع سے مراد یہ ہے کہ ہم اون کو دنیا مین سر و سامان بعیشت رہنے کے پہر دنیا یا آخرت مین ہماری طرف سے اون کو عذاب دردناک پہونچیگا ضحاک نے کہا مِمَّنْ مَّعَكَ سے مراد مِمَّنْ لَّمْ یُولَدْ ہے اللہ نے انکے لیے برکات کو وجیب کیا کیونکہ علم الہی مین اون کی سعادت سابق ہو چکی تہی اور جنکی نسبت متاع حیات دنیا کا ذکر کیا ہے اون کے لیے اللہ کے علم مین شقاوت لکہہ گئی تہی ابن زید نے کہا وہ لوگ ناوپر سے اوترے اور اللہ اون سے راضی تہا پہر انکی نسل چلائی کوئی اون مین مرحوم اور کوئی معذب ٹہیرایا بعض نے کہا مراد امم متمتعہ سے قوم ہود و صالح و لوط و شعیب ہے اور مراد عذاب الیم سے وہ بلا ہے جو ان اقوام پر نازل ہوئی بہرحال یہانتک قصہ نوح علیہ السلام کا ختم ہوا تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ بعضی خبرین ہین غیب کی کہ ہم بہیجتے ہین تیری طرف اُنکو جانتا نہ تہا تو نہ تیری قوم اس سے پہلے سو تو ٹہیرا رہ البتہ آخر بہلا ہے ڈر والون کا ف اللہ پاک نے اپنے پیغمبر عالی قدر سے فرمایا کہ یہ قصہ اور اسکا مانند بعضے اخبار غیوب کے ہین جو کہ پہلے گذر چکے ہین ہمنے انکی وحی طرف تیری کی گویا تو اون کو مشاہدہ کر رہا ہے ورنہ پہلے اس خبر دینے سے نہ تو جانتا تہا اور تیری قوم یعنے یہ علم غیب کسی کو نہ تہا یہ دلیل ہے نفی علم غیوب پر انبیاء علیہم السلام سے سوا اگر کوئی تجکو جہٹلائے اور یہ بات کہے کہ تو نے یہ قصہ کسی سے سیکہہ لیا ہے تو وہ خود جہوٹا ہے بلکہ اس قصے کی خبر تجکو اللہ نے دی ہے جسطرح کہ کتب سابقہ انبیاء علیہم السلام اسکی شاہد ہین تو ان کی تکذیب و ایذا رسانی پر صبر کر ہم جلد تیری مدد کرین گے اور

انجام کو تو ہی فتحیاب ہوگا اور تیری ہی اتباع دارین مین بسبب تقوی کے کامیاب ہونگے جسطرح کہ ہم نے
ساتھ اگلے مرسلین کے کیا ہے منجملہ تقوی کے ایک یہ بات ہے کہ کسی شخص کے حق مین گو وہ کتنا ہی بڑا کیون نہ
ہو یہ اعتقاد نکرے کہ وہ غیب دان ہے پیغمبر ہو یا پیر یا فقیر یا شیخ یا اوستا د یا باپ یا امام یا مجتہد اور جسکو
دیکھے کہ وہ مدعی غیب دانی کا ہے اوسکو کافر سمجھے اسلیے کہ اس علم کے ساتھ اللہ پاک خاص ہے ہان اللہ
تعالی نے جو اخبار غیوب کے اپنے انبیاء کی زبان وبیان ہی سے ہمکو پہونچائے ہین جیسے احوال فتن یا قبل ساعت
یا حالات موتی برزخ مین یا وقائع واہوال آخرت اوسکا علم ہم کو حاصل ہے اور جو بات کشف یا الہام
یا منام سے معلوم ہو اور تعلق اوسکا غیب سے ہو وہ لائق حجت کے شرعاً یا باتفاق اہل علم واہل سلوک نہین ہے
اور نہ یہ امور کسی کی قبضۂ اقتدار مین ہین اور مطابق واقع ہو جانا کسی کشف یا الہام یا منام کا خارج مین
جبکہ خلاف مدلول کتاب وسنت ومعارض ادلہ صحیحۂ شرع حق نہو کرامات صاحب واقعہ ہے جبکہ صاحب
کرامت متقی خوش عقیدہ وخوش عمل غیر مشرک ومبتدع قولاً وفعلاً وحالاً ہو اور سر مو سنت مطہرہ سے
تجاوز نہ کرتا ہو ورنہ پھر وہ خرق عادت کرامت نہ ہوگی بلکہ استدراج ومکر خدا ہوگا نیز وہ کرامت ایسی ہو
جس سے عالم الغیب ومتصرف فی العالم ہونا اوس شخص کا ثابت نہ ہو ورنہ کالائے بدبریش خاوند ہوگی
سبت اولیا شیطان اولیاء رحمن کی لباس مین ظاہر ہوکر راہ حق ودین خالص سے لوگون کو گمراہ کر دیتے ہین
اور اون بچارون کو معلوم تک بھی نہین ہوتا فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ قصہ نوح علیہ السلام کا خبر ہے
غیب کی یعنے جنس غیوب کی کہنے اس قصہ کی وحی نجملہ کی تو اسکو جانتا نہ تھا یعنے تفصیلاً ورنہ ہر قرن
مین یہ قصہ مشہور ہوتا ہان اجمالاً معلوم تھا کہ طوفان آیا تھا پس بس اور نہ تیری قوم اس حال سے واقف
تھی یعنے عرب بلکہ یہ قصہ نزدیک اون کے مجہول تھا اس کہنے مین تنبیہ ہے اس بات پر کہ حضرت نے کسی
سے اس قصہ کو نہین سیکھا اور عرب نے جبکہ باوجود اس کثرت کے یہ قصہ نہین سنا تو پھر ایک شخص اُن مین
کا کسطرح اوسکو جان سکتا ہے قبل وحی یا نزول قرآن یا قبل اسوقت کے تو صبر کر اوسپر جو کہ تو ان کفار سے
دیکھتا ہے جس طرح نوح نے اپنی قوم کی ایذا رسانی پر صبر کیا حرف فامین تفریع ہے ما بعد کی ماقبل پر
عاقبت محمودہ دنیا وآخرت مین واسطے اہل تقوی کے ہے جو کہ اللہ سے ڈرتے ہین اور رسالت پر ایمان
رکھتے ہین اس مین تسلی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بشارت ہے اسبات کی کہ عاقبت امر
مین ظفر متقیون کے لیے ہے مبادی کا کچہ اعتبار نہین ہے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ

اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ ط ان انتم الا مفترون ○ یٰقوم لا اسئلکم علیہ اجرا ط
ان اجری الا علی الذی فطرنی ط افلا تعقلون ○ ویٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل
السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین ○ اور عاد کی طرف ہم نے
بھیجا ہود بھائی اُنکا بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہیں سوا اوسکے تم سب جھوٹ کہتے
ہو اے قوم میں تم سے نہیں مانگتا اسپر مزدوری میری مزدوری اوسیپر ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر کیا
تم نہیں بوجھتے اور اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اوسکی طرف چھوڑ دے تم پر آسمان
کی دھاریں اور زیادہ دے تمکو زور پر زور اور نہ پھر جاؤ رجوع ہو کر **ف** ابن کثیر نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ہمنے طرف عاد کی ادنکے بھائی ہود کو بھیجا ہود علیہ السلام نے اُن کو یہ حکم دیا کہ تم اللہ وحدہ لاشریک لہ
کی عبادت کرو اور اوثان کی پوجا سے اُنکو منع کیا کیون کہ اُنکی عبادت افترا تھی اونھون نے اپنی طرف
سے اون کے نام نشان مقرر کر لیے تھے اور یہی کہدیا کہ میں اس نصیحت پر تم سے کچھ اجر نہیں چاہتا بلکہ اس
کے ثواب کا اوس سے خواہان ہون جس نے مجھ کو پیدا کیا کیا تم نہیں سمجھتے کہ یہ شخص تم کو ایسی چیز کی طرف
بلاتا ہے جو تمہاری دنیا و آخرت کو مفت میں بغیر اجرت کے درست کرے پھر اون کو حکم دیا کہ تم استغفار
کرو استغفار کفارہ ہے گناہان گذشتہ کا اور آیندہ کے لیے تائب ہو جاؤ کہ پھر تم ایسا کام نہ کرو جو تغضب
یہ کام کرتا ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے ہوتا ہے اللہ اُسپر رزق کو آسان کر دیتا ہے اور اوسکا کام
سہل ہو جاتا ہے اور وہ ہر حال میں محفوظ رہتا ہے ولہذا یہ بات کہی کہ آسمان سے تم پر موسلا دھار پانی برسیگا
جس سے سعت رزق کی ہوگی حدیث میں آیا ہے مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ
فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اسحدیث کا تجربہ محرر سطور کو ہو چکا
ہے جیسا فرمایا ویسا ہی اثر استغفار کا پایا حالانکہ ہم سے نااہلون کی استغفار خود محتاج استغفار ہے لیکن
اللہ کا فضل عام اور اُسکا کرم عمیم ہے اوس نے باوجود ہماری غفلت قلب کے استغفار کی وجہ سے بہت کشف
مصائب کیا ولہ الحمد اسی طرح جو کچھ ہود علیہ السلام و دیگر انبیاء نے اپنی اقوام سے وعدۂ رحمت و غفران
الٰہی کا کیا تھا اگر وہ لوگ اُنکی نصیحت و موعظت پر چلتے تو ثمرۂ نیک اوسکا دیکھتے لیکن اُنکی تکذیب و انکار
و عصیان نے اونکو عذاب دارین کا مستحق بنا دیا نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ اس آیت شریفہ میں ہود کو برادر قوم
ہود علیہ السلام فرمانا یہ اخوت کوئی امر خفت کا شان رسل میں نہیں ہے ہمارے حضرت نے بھی فرمایا ہے اگر موسیٰ

اخاھم کہنے پر برادری باعتبار قرابت ونسبیت و اشتراک صفت بشریت کے تھی اس سے حقارت کسی پیغمبر کی ثابت نہیں ہوتی ہے ورنہ باین صراحت اطلاق اس لفظ کا حق ہین انبیاء کے کتابًا وسنۃً نہ آتا بعض جاہل کسی پیغمبر کو بشر وانسان کہنے سے بخیال سوء ادب احتراز کرتے ہین حالانکہ یہ احتراز داخل اطراء منہی عنہ ہے اللہ نے جو بزرگی اپنے رسولون کو ساری امم اور نوع بشر بلکہ ملائکہ عالی قدر پر دی ہے وہ کچھ اُن کے بھائی ہونے سے دفع نہیں ہوتی یہ لوگ ہمارے ایسے بھائی ہین کہ ہزار درجہ ہم سے بہتر ہین ہود علیہ السلام کی اولاد اب تک دنیا مین باقی ہے امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رح انہین کی اولاد امجاد مین ہوئے اور ایسے عالم کامل ہوئے کہ پھر ویسا کوئی عالم قرآن وحدیث کا بعد اون کے اب تک سنا دیکھا نہین یہ قاضی القضاۃ صنعاء دارالامارۃ یمن کے تھے فضیلت اہل یمن کی کتاب وسنت دونو مین آئی ہے ایک جملہ صالحان فضائل کا رسالہ سلسلۃ العسجد مین مرقوم ہے اگر کوئی فضیلت نہ آتی مگر ایک یہ حدیث صحیح مسلم کی کہ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَّالْفِقْہُ یَمَانٍ تو واسطے بشارت متبعین یمن کے ایک سند کافی ودلیل وافی اور برہان شافی ہوسکتی ہے یہ حدیث حجت صریح ہے اس بات پر کہ یہ لوگ بڑے ایمان قرآن کے عالم سنت کے واقف ہین کیونکہ محاورہ قرآن وحدیث مین لفظ حکمت کا بمعنے سنت مطہرہ آتا ہے اور فقہ سے مراد فہم قرآن وحدیث ہے سو اس فہم مین جو دستگاہ اللہ تعالی نے علماء قرآن وحدیث اہل یمن کو بخشی ہے وہ کسی دوسرے فرقے مین کم معلوم ہوتی ہے اور جو قدر اس نعمت اتباع کی اہل یمن کے دل مین ہے شاید ویسی کسی اور کے دل مین ہو یا نہ ہو واللہ اعلم فتح البیان مین کہا ہے کہ بھیجے ہود کو طرف عاد کے بھیجا یہ اون کے بھائی تھے یعنے ایک شخص ان مین کے نسب مین نہ دین مین قوم عاد اوثان پرست تھی سورۂ اعراف مین ذکر اسکا ہوچکا ہے عاد دو ہین ایک اولی دوم اخری یہ لوگ جنکی طرف ہود علیہ السلام بھیجے گئے عاد اولی تھے ذریت سام بن نوح علیہ السلام سے اور عاد اخری شداد ولقمان اور اُنکی قوم تھے جنکا ذکر ارم ذات العماد مین آیا ہے اصل مین عاد نام ایک مرد کا ہے پھر قبیلہ کا نام ہوگیا جیسے تیم وبکر وثمود ہود اور نوح علیہما السلام کی درمیان آٹھ سو برس کا فاصلہ تھا اور اُنکی عمر چار سو چونسٹھ برس کی ہوئی اوہون نے کہا اے میری قوم تم اللہ وحدہ کو پوجو اور کسیکو اوسکی عبادت مین شریک نکرو سوا اوسکے تمہارا کوئی معبود نہین ہے تمنے جو غیر کی عبادت شریک کی ہے اور اُنکو اپنا شفیع ٹھیرایا ہے سو یہ تمہارا افترا ہے اللہ

عزوجل پر بھراوسنے خطاب کیا کہ مین تم سے سوال کسی اجر کا اس نصیحہ پر نہین کرتا یہی خطاب ساری پیغمبرون نے اپنی قوم کو کیا تہا واسطے ازاحت وہم و انحاص نصیحت کے کیونکہ جو نصیحت آمیختہ طمع ہوتی ہے وہ تاثیر سے علیحدہ ہے یہ ذکر قصہ نوح علیہ السلام مین گذر چکا ہے یہان لفظ اجر کہا وہان لفظ مال کہا تہا بطور تفنن یا اسلیے کہ وہان ذکر خزائن کا آیا تہا اوسکی مناسب یہی لفظ مال تہا کیونکہ اللہ پر میرا اجر ہے جس نے مجہ پیدا کیا ہے وہی مجہے ثواب بہی دیگا تم اتنا بہی نہین سمجہتے کہ ناصحین کا اجر رب العالمین پر ہوتا ہے پہر اون کو ارشاد کیا کہ تم استغفار و توبہ کرو اس سے تمپر اور ارزق آسمان سے ہوگا مراد آسمان سے اسجگہہ سحاب یا مطر ہے ہودکی قوم اہل بساتین و زروع و عمارت تہی اور وہ لوگ یمنستان یا مین شام و یمن مین رہتے تہے ضحاک نے کہا تین برس تک اللہ تعالی نے اونسے پانی روک کہا اون کے شہرون مین مخط و خشک سالی ہوگئی یہ بسبب اون کے کفر کے اوسپر ہود نے کہا تم استغفار و توبہ کرو مگر انہون نے نہ سنا یہی کہا کہ اگر تم یہ کام کروگے تو تم کو قوت پر قوت زیادہ ہوگی مراد قوت سے خصب بالا یا خصب یا عزت بالا یا عزت ہے زجاج نے کہا یعنے قُوَّةً فِي النِّعْمَةِ عکرمہ نے کہا مراد قوت الی القوۃ سے ولد الولد ہے کہتے ہین قیس برس تک انکی عمر تین عقیم رہین کسیکے بچہ پیدا نہوا بعض نے کہا مراد قوت فی البدن ہے یہ مراد قوت ابدان کے تم گنہگار رہکر رشیت نہ پھیرو قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِنْ دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ بولے اے ہود تو ہماری پاس کچہ سند لے نہین آیا اور ہم نہین چہوڑنے والے اپنے ٹہاکرون کو تیرے کہے سے اور ہم نہین تجہہ کو ماننے والے ہم تو یہی کہتے ہین کہ تجہکو جہپٹ لیا ہے کسی ہمارے ٹہاکرون نے بری طرح بولا مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اور تم گواہ رہو کہ مین بیزار ہون اُنسے جنکو شریک کرتے ہو اوسکے سوا سو بدی کرو میری حق مین سب ملکر پہر مجہکو فرصت نہ دینے بہروسا کیا اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا کوئی نہین پاؤن دہرنے والا مگر اوس کے ہاتہہ مین ہے چوٹی اوسکی بیشک میرا رب ہے سیدہی راہ پر یعنے جو سیدہی راہ چلے وہ اوسکے لئے انتہی اللہ نے خبر دی عاد نے ہود علیہ السلام سے کہا کہ تم کوئی حجت و برہان اپنے دعوی پر لیکر ہمارے پاس نہین آئے اور

ہم زبے تمہارے کہنے پر اپنے معبودون کی ترک کرنیوالے نہین اور نہ تم پر ایمان لائینگے بلکہ ہمارا گمان تو یہ ہے کہ بعظ ہمارے معبودون نے تم کو پاگل کردیا ہے اور تمہاری عقل مین خلل ڈالدیا ہے اسلیے کہ تم نے اُنکی عبادت سے منع کیا اور تم اوپر عیب لگاتے ہو تو ہود علیہ السلام نے فرمایا واللہ مین تمہارے شرک سے بری ہون اور تمہارے انداد سے بیزار ہون اب تم سب ملکر جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو وہ کرو اور مجھ کو مہلت مت دو میرا جاندار مقہور خدا ہے اور خدا کسیپر جور نہین کرتا کیونکہ وہ سیدہی راہ پر ہے الضحاک بن عبد کلاعی نے آیت ہذا مین کہا ہے اللہ اپنے بندون کی چوٹی پکڑتا ہے پھر ہر مومن کو متقین کرتا ہے یہانتک کہ اُسکے لیے والد ہو ولد پر بھی شفیق تر ہوتا ہے اور کہتا ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ یہ ایک حجت بالغہ ہے صدق رسالت و بطلان عبادت اصنام پر کیونکہ مستحق اخلاص عبادت کا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے جسکے ہاتھہ مین سارا ملک ہے اور اُسیکا تصرف ہے اور ہر چیز پیچے اوسکے قہر کے ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَكَانَ رَبُّ سِوَاهُ فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد مینہ سے محبت واضحہ ہے یہ کہنا اُنکا راہ عناد و بُعد عن الحق تھا ورنہ ہود علیہ السلام حجج و براہین الٰہیہ لائے تھے لکن اونہون نے اعتراف اوسکا نکیا بلکہ یہ کہا کہ ہم اپنے معبودات کی عبادت نہ چھوڑینگے اور نہ تمہاری تصدیق کرینگے ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ کسی ہمارے معبود نے تم کو سڑی خبطی بنا دیا ہے تب ہود علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ مین اللہ کو اپنی جان پر گواہ کرتا ہون اور تم بھی مجھپر گواہ رہو کہ مین تمہارے شرک سے بیزار ہون اب تم اور تمہارے معبود سب مل جلکر جو مجھ پر میرا کرنا ہو کرلین جسطرح کہ تمہارا اعتقاد ہے کہ یا تو مجھکو ضرر پہونچائینگے اور اونہون نے مجھہ کو دیوانہ بنا دیا ہے اور تم اس کام مین جلدی کرو پھر نکرو مجھہ فرصت نہ دو اور جو حیلہ میرے ہلاک کیلیے کرسکو وہ کرگذرو اس مین اظہار ہے ہود علیہ السلام کی بے پروائی کا اونسے اور اُنکے اصنام سے جنکو وہ پوجتے تھے اور یہ ایک معجزہ باہرہ ہے اللہ کے رسول علیہ السلام کا ہود علیہ السلام نے کہا مین نے بھروسا کیا ہے اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے اور مجھکو تمہارے مکر و کید سے پناہ دیگا اگرچہ تم تطلب و جوہ اضرار مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھو جو شخص اللہ پر بھروسا کرتا ہے اللہ پاک اوسکو کافی ہوتا ہے پھر اللہ کی ربوبیت و ملک عام کا ذکر کیا کہ ہر جاندار کی چوٹی اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے اور تم من جملہ دواب کے ہو تم کچھہ میرا بانہین کرسکتے یہ تمثیل ہے غایت تسخیر و نہایت تذلیل کی انکی عادت تھی کہ جب کسی اسیر کو قید کرتے پھر اوسپر مسلط رکھکر چھوڑنا چاہتے تو بال اوسکی پیشانی کے کتر دیتے یہ علامت تھی اُسکی مقہور ہونیکی فرار نے کما مراد اخذ ناصیہ سے ملک و قدرت و قہر ہے

جسکی چوٹی پکڑی وہ مقہور ہوا ناصیہ کہتے ہین شعر مقدم رہ اس کو پھر کہا کہ میرا رب عدل دحق پر ہے وہ تم کو سزا
مجھپر سلط نکریگا یا دین سیدہا ہے یا میرا رب تکو حامل علی الصراط یا دال علی الصراط ہوگا لکن اول
اولی ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۡ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَتِلْكَ عَادٌ ۭ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا
بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝ پھر اگر تم پھر جاؤگے تو مین پہونچا چکا جو میرے ہاتھ بھیجا تھا تم کو اور قائم مقام تمہارے
کریگا میرا رب کوئی اور لوگ اور نہ بگاڑ سکوگے تم اوسکا کچھ تحقیق میرا رب ہر چیز پر نگہبان یعنے اللہ
کے رسول کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے کہ اللہ اوسکا نگہبان ہے اور جب پہنچا ہمارا حکم بچا دیا ہمنے ہود کو اور جو یقین
لائے تھے اوسکے ساتھ اپنی مہر سے اور بچا دیا اون کو ایک گاڑھی مار سے یہ وہی جو دنیا مین آئے یا آخرت
کے عذاب سے اور یہ تھے عاد منکر ہوئے اپنے رب کی باتون سے اور نہ مانے اوسکے رسول اور مانا حکم اونکا جو
سرکش تھے مخالف اور پیچھے پائی اس دنیا مین پھٹکار اور قیامت کے دن سن لو عاد منکر ہوئے اپنے رب سے
سن لو پھٹکار ہے عاد کو جو قوم تھی ہود کی یعنے قیامت کو یون پکارینگے ف ہود علیہ السلام نے اپنی قوم
سے کہا کہ اگر اوس چیز سے جو کہ مین پاس تمہارے لایا ہون پھٹے پہیرتے اور روگردان ہوتے ہو تو تحقیق حجت
میرے ابلاغ کی قائم ہوچکی اب اللہ تمہاری جگہہ پر کوئی اور ہی قوم لائیگا جو کہ نرے اللہ کو پوجیگی اللہ کو
کچھ پروا تمہاری نہین ہے تم اللہ کا اپنے کفر سے کچھ نہین بگاڑ سکتے بلکہ اس کفر کا وبال خود تمہارے ہی اوپر
پھر کر آئیگا کیونکہ میرا رب ہر شے کا حافظ ہے اوسکو سارے اقوال و افعال عباد کے محفوظ و مشہود ہین پھر جب اللہ
کا امر آیا یعنے ریح عقیم تو اوس نے سب کو آخر تک ہلاک کر ڈالا فقط ہود علیہ السلام اور اونکے اتباع اور
عذاب غلیظ سے بسبب رحمت و لطف خدا کے بچ گئے اس قوم عاد نے اللہ کی نشانیون کا انکار کیا اللہ کے
رسول کی نافرمانی کی کیونکہ کفر کرنا ساتھہ ایک نبی کے ویسا ہی ہے جیسا کہ انکار کرنا سب انبیاء علیہم السلام
کا ولہذا اس دنیا مین اللہ کیطرف سے انکو پھٹکار لگی اور روز قیامت کیطرف سے بھی وہ ملعون ہوئے جب اونکا
کا ذکر ہوتا ہے تو سب لوگ اوپر نظر کرتے ہین اور دن قیامت کو علی رؤس الاشہاد یہ ندا ہوگی کہ سنو
لوگو نے اپنے رب کا کفر کیا سدی نے کہا بعد عاد کے جو نبی مبعوث ہوا عاد اوسکی زبان پر ملعون ہوئے نسأل اللہ

ع ۱۱

الغائبہ فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر تم اسی اعراض عن الاجابۃ پر مصر رہوگے اور کفر پر تصمیم کروگے تو مجھکو کچھ پروا اسکی نہین ہے اور نہ تمہارے حال کا مواخذہ مجھ سے ہوگا کیونکہ مین تبلیغ رسالت کی کرچکا ہون اور فقط یہی پہونچا دینا اللہ کے حکم کا تھا تمپر حجت قائم ہوگئی اللہ کسی اور ہی قوم کو تمہارا خلیفہ کردیگا اور وہ تمہارے ان دیار و اموال کے مالک ہوجائینگے تم اللہ کو کوئی نقصان نہین پہونچا سکتے نہ کم و بیش تم پڑے پشت گردان رہو میرا رب ہر شی پر نگہبان ہے وہ ہر چیز کی حفاظت کریگا مجھکو تمہاری ضرر رسانی و ایذا دہی سے محفوظ رکھیگا پھر جب اللہ کا حکم آیا یعنے عذاب دنیوی جو عبارت ہے اہلاک قوم عاد سے بوجہ ریح عقیم تو اللہ نے ہود اور اُنکے ساتھیون کے ایمان والون کو نجات دی باقی قوم جو کہ چار ہزار نفر تھے عذاب سے تباہ ہوگئے یہ اللہ کی رحمت تھی ہود اور مومنین پر اسلیے کہ جب پیر اللہ کا عذاب اوترتا ہے تو کوئی شخص اُس سے نجات نہین پاتا ہے مگر اگر رحمت سے یا مراد رحمت سے اسجگہ ایمان ہے کہ مومن صادق مخلص ناجی ہوتا ہے عذاب غلیظ سے مراد عذاب شدید ہے جو آخرت مین ہوگا یا وہ باد گرم جو اونکی ناکون مین گئس گئی تھی اور اُس نے اسی دنیا مین اُنکو برباد کردیا عاد نے اللہ کی آیات یعنی معجزات رسول کا انکار و جحد کیا اور اون کے رؤساء و سفلہ نے رسل خدا کی نافرمانی اختیار کی ہود علیہ السلام رسول واحد تھے صیغہ جمع کا واسطے تعظیم کے آیا ہے بعض نے کہا اونہون نے ہود اور رسل ماقبل ہود سب کی تکذیب کی تھی یا اونکا کینڈا ایسا تھا کہ اگر ایک پیر اُنکے متعدد رسول آتے تو وہ سب کو جھٹلاتے کیونکہ وہ تابع تھے ہر جبار عنید کے حکم کے جبار سے مراد تکبر ہے اور عنید طاغی کو کہتے ہین یعنے سرکش جو کہ حق بات کو قبول نکرے اور نہ اوسکا مذعن ہو اور ظلم مین حد سے آگے بڑہجائے ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ عنید و عنود و عاند و معاند وہ ہے جو معارض بالخلاف ہو قتادہ نے کہا عنید مشرک ہے سدی نے کہا شاقق ہے بالجملہ اون سب رؤساء و سفلہ کو اس دنیا مین لعنت پیچھے لگی یعنے پیغمبرون کی پھٹکار لگاتار اونپر چلی گئی لعنت سے مراد دور ہونا ہے رحمت سے اور مطرود ہونا خیر سے یعنے یہ لعنت اُنکو لازم حال ہوگئی ہے کیا ذکر ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہون اوس سے جدا تو ہو سکین پھر بعد اس لعنت کے قیامت کو بھی وہ اونکے پیچھے لگی رہیگی وہان بھی لعنت کیے جائینگے جسطرح کہ دنیا مین ملعون ہوئے قتادہ نے کہا تَابَعَتْ عَلَيْهِمْ لَعْنَتَانِ مِنَ اللّٰهِ لَعْنَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَعْنَةٌ فِي الْآخِرَةِ سَأَلَ اللّٰهَ فَقِيلَ لَهُ مَا سن رکھو کہ عاد نے اپنے رب کا انکار کیا کہ ہم تنہا اوسکی عبادت نکرینگے بلکہ اپنے اصنام و انداد و شرکاء کو بدستور پوجے جائینگے سو دور ہوئے یہ عاد رحمت خدا سے مراد دوری سے ہلاک و بُعد ہے خیر سے یہان پر قصہ

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ○ اور ثمود کی طرف بھیجا
اون کا بھائی صالح بولا اے قوم بندگی کرو اسکی کوئی حاکم نہین تمہارا اوس کے سوا اوسی نے بنایا تم کو زمین
سے اور بسایا تمکو اُس مین سو بخشواؤ اوس سے اور اُسکی طرف آؤ تحقیق میرا رب نزدیک ہے قبول کرنیوالا ف
اللہ پاک نے یہ ذکر کیا کہ ہم نے طرف قوم ثمود کے اونکے بھائی صالح کو بھیجا تمام اوس اخوت سو قرابت نسبی
ہے نہ اخوت دینی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا کو باوجود اون اقوام کے کافر ہونے کے بلفظ اخ تعبیر کیا جو لوگ
انبیا پر ایمان لائے ہین اور اون سے دین مین متفق و متحد ہین پیغمبر اون کے بھائی بالاولیٰ ٹھیرے یہ اخوت
اسلام اشرف تر ہے اخوت قرابت سو اسطرح کے اطلاق سو کوئی حقارت کسی پیغمبر کی نہین نکلتی ہے ولہذا
اللہ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فرمایا ہے اور اس مین شک نہین کہ لفظ مومنین مین انبیا و رسل علیہم
السلام بھی داخل ہین اس اخوت سے یہ لازم نہین آیا ہے کہ امتی دینی نزدیک اللہ کے برابر ہو جسطرح کہ جاہل
لوگ اس لفظ سے یہ معنی سمجھ کر قائل اخوت پر طاعن و قادح ہوتے ہین بہرحال صالح علیہ السلام نے ثمود
نامہبود سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم نے اللہ کی عبادت کرو اور سمجھو کہ اوس نے تم کو اور تمہارے باپ آدم کو اسی خاک
سے پیدا کیا ہے اور تم کو زمین پر آباد کیا تم یہان بستے اور کھیتی وغیرہ کرتے تم کو چاہیے کہ تم اللہ سے مغفرت
مانگو اور اسکیطرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ قریب ہے اور تمہاری استغفار و توبہ کو قبول فرمائیگا فتح البیان مین
کہا ہے ثمود حجر مین بستے اور رہتے تھے ہود علیہ السلام کی قوم عاد اولی تھی اور صالح علیہ السلام کی قوم عاد
ثانیہ محلی نے سورہ نجم مین اسیطرح کہا ہے فاصلہ زمانہ کا درمیان ہود و صالح کے سو برس کا تھا اور عمر
حضرت صالح علیہ السلام کی دو سو اسٹھ برس کی ہوئی اونکے نکالات درمیان شام و مدینہ کے تھے از نکالقصہ
سورہ اعراف مین مبسوط گذر چکا ہے غرضکہ صالح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے وہی بات کہی جو کہ ہود
علیہ السلام نے عاد سے کہی تھی کہ تم سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہر آدمی
صلب آدم سے پیدا ہوا ہے اور حضرت آدم خاک سے بنائے گئے ہین اللہ نے تم کو اس زمین پر بسایا ضحاک نے
کہا یعنے تمہاری عمر دراز کی کیونکہ اون کی عمر تین سو برس سے لیکر ہزار برس تک کی ہوتی تھی یا تم کو حکم دیا کہ تم گھر بنا
درخت لگاؤ یا تم کو خلیفہ اس زمین کا کیا ان نعمتون کے مقابل مین تم کو چاہیے کہ تم عبادت اصنام کو چھوڑ کر
اللہ پاک کی پرستش کرو اور سامنے اوسکے اپنے گناہون سے تائب ہو کہ وہ قریب الاجابت ہے

قَالُوا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝ بولے اے صالح تجھپر ہم کو امید
تھی اس سے پہلے تو منع کرتا ہے کہ پوجین جنکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے اور ہم کو تو شبہ ہے اوس مین جس
طرف تو بلاتا ہے ایسا کہ دل نہین ٹھیرتا بولا اے قوم بھلا دیکھو تو اگر مجھہ کو سوجھہ مل گئی اپنے رب سے اور
اُس نے مجھکو دی مہر اپنی طرف سے پھر کون میری مدد کرے اللہ کے سامنے اگر اوسکی بے حکمی کرون سو تم
کچھ نہین بڑھاتے میرا سوائے نقصان ف تجھپر ہمکو امید تھی بیٹھے ہونہار لگتا تھا کہ باپ دادے کی راہ روشن
کریگا تو لگا سٹانے الٹے آسمانی کتابون مین اوس بات چیت کی خبر دی جو درمیان صالح علیہ السلام اور اُنکی
قوم کے ہوئی تھی قوم نے کہا ہم کو امید تھی کہ تو عقلمند ہوگا لیکن تو رسم و راہ آبا و اجداد سے مانع نکلا
اور ہم کو تیری دعوت مین بڑا شک ہے صالح نے کہا مجھکو یقین ہے اوسپر جو اللہ نے مجھہ کو دیکر بھیجا ہے مین
برہان پر ہون طرف سے اپنے رب کے اگر مین اللہ کی نافرمانی کرون تو کوئی میری مدد نہ کریگا پس اگر مین
تم کو طرف حق کے نہ بلاؤن اور نرے اللہ کی عبادت کی طرف دعوت نہ کرون تو تم کچھ میرے کام نہ
آسکوگے اور سوائے خسارہ کے اور کچھ تم سے حاصل نہ ہوگا فتح البیان مین کہا ہے قوم نے کہا ہم کو
یہ امید تھی کہ تو درمیان ہمارے ایک سید مطاع ہوگا ہم تیری عقل و رائے سے نفع اوٹھائینگے اور تیری
سیادت سے ہمکو مدد ملیگی کیونکہ ہم تجھہ مین مخائل رشد و سداد دیکھتے ہین یہ اسلیے کہا کہ صالح انہین کی
قوم و قبیلہ کے ایک شخص تھے اور ضعیف کی اعانت کرتے اور فقیر کو غنی بناتے تھے کہتے ہین صالح
انکے معبودین کو عیب لگاتے اور اُنکا رجوع ہونا طرف دین توحید کے چاہتے جب صالح نے قوم کو طرف
اللہ کے بلایا تو اُنکی امید منقطع ہوگئی اونہون نے اُنکی دعوت و رسالت کا انکار کیا اور کہا کہ کیا تم ہم کو
منع کرتے ہو کہ جسکو ہمارے باپ دادون نے پوجا ہے ہم اوسکو نہ پوجین یہ حکایت ہے حال ماضیہ کی
واسطے استحضار صورت کے اونہون نے تقلید پر جمود کیا اور تحقیق مین اظہار اپنے شک کا بیان کیا
اور کہا کہ ہم کو نرے اللہ کی عبادت کرنے مین ریبت ہی ریبت کہتے ہین قلق نفس و انتفاء طمانینت کو
صالح نے فرمایا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر مین طرف اپنے رب کے حجت ظاہرہ و برہان صحیح پر ہون اور اسکی
طرف سے میرے پاس رحمت آئی ہے یعنے نبوت اور یہ امور رسالت و توحید خالص اگرچہ متحقق الوقوع

تھے لکن اُنکو مصدر لکلمۂ شک کیا باعتبار حال مخاطبین کے کیونکہ وہ شاک تھے اگر مین تبلیغ رسالت مین اسکے
کا عصیان کرون اور بلاغ جو کہ مجھپر واجب ہے اوس مین کاہل و سست ہوجاون اور بہتہارا لحاظ و مراقبہ کرون
تو کون میری مدد کریگا اور اللہ کے عذاب سے چھڑائیگا کیونکہ تم سے بجز خسارہ کے اور کیا مجھکو ہاتھہ آئیگا تم یہی
میرے عمل کو باطل کرکے مجھے خاسر و زیان کار بنانا چاہتے ہو تاکہ مین اللہ کی عقوبت کا متعرض ہون فراء
نے کہا مراد تخسیر سے تضلیل و ابعاد عن الخیر ہے تم جو اپنے دین آبا کی حجت لاتے ہو بغیر بصیرت کے اس سے بجز
خسارت کے اور کیا زیادہ ہوگا مجاہد و عطا خراسانی نے کہا تم زیادہ نہین ہوتے مگر خسارت مین معلوم ہوا
کہ تقلید پر جمود کرنا سبب خسارت ہے اور تقلید عادت قدیم اہل کفر و شرک کی ہے اور انبیاء علیہم السلام ہمیشہ
اُس سے منع کرتے رہے اور اللہ تعالی سے ڈرتے تھے کہ بصورت عصیان امر خدا کسی عقوبت مین گرفتار
نہ ہوجائین قرآن پاک مین جابجا انبیا کا خوف کرنا اللہ سے باوجود معلوم ہونے اس بات کے کہ وہ نبی و رسول
ہین آیا ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ رب سبحانہ کے بندے عاجز ہین اور اس سے غلبہ خوف کا رجا پر زمانہ
حیات مین ثابت ہوتا ہے اب یہ خیال جہال کا کہ فلان پیر فقیر کے مرید بہرحال مغفور ہوتے ہین اور ملائکہ
منکر و نکیر یا ملائکہ عرش کسی مجرم سے بسبب کسی کے مریدی پیری کے مواخذہ نہین کرسکتے بالکل خلاف
کتاب اللہ ہے وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ
ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
مِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝

اور اے قوم یہ اونٹنی ہے اللہ کی تم کو نشانی سو چھوڑ دو اُسکو کھاتی پھرے اللہ کی زمین مین اور نہ
چھیڑو اوسکو بری طرح تو پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک کا پھر اوسکے پاؤن کاٹے تب کہا برت لو اپنے
گھرون مین تین دن یہ وعدہ ہے جھوٹا نہ ہوگا پھر جب پہونچا حکم ہمارا بچا دیا ہم نے صالح کو اور جو یقین
لائے اوس کے ساتھہ اپنی مہر کے اور اوس دن کی رسوائی سے تحقیق تیرا رب وہی ہے زور آور
زبردست اور پکڑا اون ظالمون کو چنگھاڑ نے پھر صبح کو رہگئے اپنے گھرون مین اوندھے پڑے
جیسے کبھی رہے نہ تھے اوس مین سن لو ثمود منکر ہوئے اپنے رب سے سن کر پھٹکار ہے ثمود کو

ع ۶

ف حضرت صالح سے قوم نے معجزہ مانگا حق تعالی نے اُنکی دعا سے پتھر مین سے اونٹنی نکالی اسی وقت اوس نے بچہ دیا اور سیوقت مان کے برابر ہوگیا حضرت صالح نے فرمایا جب تک اسکی تعظیم کرتے رہوگے تب تک دنیا کا عذاب نہ ہوگا جہان وہ جاتی کھانے پانے کو سب جانور بھاگ جاتے اور کوئی آدمی اوسکو نہ ہانکتا پھر اون پر عذاب آیا اس طرح پر کہ رات کو بڑے سوتے تھے فرشتے نے چنگھاڑ ماری سب کے جگر پھٹ گئے انتہی تفسیر اس مقام کی سورۂ اعراف مین گذر چکی ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے فتح البیان مین کہا ہے یہ ایک معجزہ روشن تھا اسکا ذکر اعراف مین ہو چکا ہے اس ناقہ کو ناقۃ اللہ اسلیے کہا کہ اللہ ہی نے اوسکو حسب فرمایش خود ایک پہاڑ کے اندر سے نکالا تھا یا ایک ٹھوس پتھر سے یہ اضافت و اسطے تشریف کے ہے جیسے بیت اللہ و عبد اللہ صالح نے قوم سے کہا کہ تم اوسکو چھوڑ دو یہ اللہ کی زمین مین جہان چاہے چرے اُسکی روزی کی کلفت تم پر نہین ہے یہ تتمہ تھا اون کے الزام کا کرخی نے کہا یعنے چارہ کہاسے پانی پیے تم اوسکو کسی طرح مت ستانا یہ نہی عام تھی اگر تم اسکو کچھ بھی چھیڑوگے یعنے قتل وغیرہ کروگے تو بہت جلد تم کو عذاب قریب پکڑ لے گا مراد قریب سے عذاب دنیا ہے اونہون نے ایک نہ سُنی بلکہ اوسکی کونچین کاٹ ڈالین قدار نام ایک شخص تھا بڑا بدبخت اوسنے یہ حرکت بے برکت کی تب صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم اپنے گھرون مین یا شہرون مین اور مساکن مین تین دن زیست کر لو کیونکہ عقاب نازل ہونے والا ہے حیات کو بلفظ تمتع تعبیر کیا اسلیے کہ زندہ اپنے حواس سے متمتع ہوتا ہے کہتے ہین کہ روز چہارشنبہ ناقہ کو عقر کیا پنجشنبہ جمعہ شنبہ تک تھی پھر ایک شنبہ کو عذاب آیا یہ تمتع سہ روزہ وعدۂ صادق تھا جب عذاب آیا صالح اور سو مومنین کو اللہ نے اپنے رحمت عظیم سے بچا دیا قصہ ہود مین ذکر اوسکا ہو چکا ہے صالح علیہ السلام پر حیرت بہ سبب نبوت کے ہوئی اور اون کے ساتھ والون کو بہ سبب ایمان کے اوسدن کی رسوائی سے جس دن کہ وہ صیحہ سے ہلاک ہوے اللہ نے انکو نجات بخشی صیحہ کا نام خزی رکھا اسلیے کہ اوس مین کفار کی رسوائی ہوئی مراد خزی سے ذلت و اہانت ہے یا مراد عذاب یوم القیامۃ ہے لیکن اول اولی ہے بے شک اللہ قادر و غالب ہے کوئی شے اوسکو عاجز نہین کر سکتی ہے اور یہ خطاب حضرت کو ہے لفظ بیسُندر قصہ تمام ہوا عقر ناقہ سے چوتھے دن ظالمون کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا وہ سب مر کر رہ گئے مراد صیحہ ہے آواز کرتا ہے زور سے یہ آواز جبریل علیہ السلام کی تھی یا آسمان سے آئی جس سے دل اون کے

پارہ پارہ ہوگئے اعراف مین فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ آیا ہے شاید یہ رجفہ بعد صیحہ کے واقع ہوا ہو وہ سب اپنے گھرون مین سوئی صرعی ہلکے ساقط الوجوہ ہو کر رہگئے جسطرح کوئی پرندہ زمین پر پنجے لگاکر جم جاتا ہے اسی طرح خاک مین مل گئے گویا وہ کبھی اپنے گھرون یا شہرون مین رہے بسے ہی نہ تھے اور نہ کچھ آباد کیا تھا اور نہ کوئی عریق پایا تھا سن لو ثمود نے اپنے رب کا کفر کیا سو دور ہوئے ثمود یعنے اللہ کی رحمت سے یہ قصہ اعراف مین بھی آیا ہے دونو جگہہ کے ملانے سے فوائد زوائد حاصل ہوتے ہین وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ جبکہ ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہے پھر دیر نکی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا پھر جب دیکھا کہ اون کے ہاتھ نہین آتے کھانے پر اوپری سمجھا اور دل مین اون سے ڈرا وہ بولے مت ڈر ہم بھیجے آئے ہین طرف قوم لوط کی اور اسکی عورت کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پھر ہنسنے خوشخبری دی اوسکو اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی بولی اے خرابی کیا میں جنونگی اور مین بڑھیا ہون اور یہ خاوند میرا بوڑھا ہے یہ تو ایک عجیب چیز ہے بولے کیا تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہے اور برکتین تم پر اے گھر والو وہ ہے سراہا بڑائیون والا ف وہ لوگ جو پاس ابراہیم علیہ السلام کے آئے وہ کئی شخص فرشتے تھے قوم لوط پر جاتے تھے ملاک لیکر اول حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور بشارت دی بیٹے کی انکو بی بی سے بیٹا نہ تھا اول حضرت ابراہیم نے نہ پہچانا کہ فرشتے ہین کھانا لے آئے انکی ساتھ جو عذاب تھا اوسکا ڈر پڑا ان کے دل پر اس ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہو کر ہنس پڑین حق تعالی نے خوشی پر اور خوشخبریان سنائین انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے جب فرشتے پاس ابراہیم علیہ السلام کے بشارت لیکر آئے کسینے کہا اسحاق کی اور کسینے کہا ملاک قوم لوط کی تو ارنہون نے سلام کیا ابراہیم نے کہا سلام ہے یعنے تم پر علمائے بیان کہتے ہین یہ انکی تحیت سے بہتر ہے اسلیے کہ رفع دلیل ہے ثبوت و دوام پر پھر

ابراہیم نے دیر کی ایک گوسالہ بریان لیکر آئے یعنے جلد گئے اور اُنکی ضیافت کے لیے عجل لائے عجل کہتے ہین جوان گائے جنید کہتے ہین بریان کو جسکو گرم پتھر پر کباب بنائین یہ سنے ہین قول ابن عباس وقتادہ وغیرہ احد کے جب دیکھا کہ اون کے ہاتھ کھانے تک نہین پہونچتے تو جی مین ڈرے کہ یہ کیسے مہمان ہین جو کھانا نہین کھاتے سدی نے کہا اللہ نے جب فرشتون کو طرف قوم لوط کے بھیجا تو وہ خوب صورت جوانون کی صورت چلکر ابراہیم کے پاس نازل ہوے اونہون نے اون کو جلیل القدر دیکھکر جلدی سے اپنے گھر والون کی پاس آکر ایک گوسالہ فربہ ذبح کیا اور گرم پتھر پر اُنکی سیندی یعنے کباب بنائے اور اُنکو پاس فرشتون کے لیکر آئے اور اُنکے ساتھ کھانے کو بیٹھے اور سارہ اُنکی خدمت کے لیے کھڑی ہوئین یہ مطلب ہے وَامْرَاَتُہٗ قَآئِمَۃٌ کا اور ابراہیم مہمان خانہ مین بیٹھے تھے ابن مسعود نے کہا جب حضرت ابراہیم نے اون کو سامنے طعام رکھا اونہون نے کہا اے ابراہیم ہم کھانا بے قیمت کا نہین کھاتے کہا اس کھانے کی قیمت ہے کہا کیا قیمت ہے فرمایا اسکے اول مین اللہ کا نام ذکر کرو اور اُسکے آخر مین اللہ کی حمد کرو جبرئیل علیہ السلام نے طرف میکائیل علیہ السلام کے دیکھا کہا حق ہے کہ اللہ ایسے شخص کو اپنا خلیل ٹھہرائے جب ابراہیم نے دیکھا کہ یہ تو نہین کھاتے تو دل مین ڈرے سارہ نے نظر کی کہ ابراہیم نے اُنکا اکرام کیا اور وہ خدمت کے لیے کھڑی ہو گئی تہین تو ہنس پڑین اور کہا ہمارے مہمان عجب طرح کے ہین کہ ہم تو بذات خود اُن کی خدمت کے لیے حاضر ہین تاکہ اُن کی خاطر داری کرین اور یہ ہمارا کھانا نہین کھاتے فرشتون نے ابراہیم سے کہا تو مت ڈر ہم سے کہ ہم فرشتے ہین طرف قوم لوط کے بھیجے گئے ہین کہ اون کو ہلاک کرین اور سارہ ہنسی اور ہلاک پر قوم مذکور کے خوش ہوئین ولہذا اُنکو یہ بدلا ملا کہ بشارت اولاد کی دیگئی بعد یاس کے قتادہ نے کہا سارہ نے تعجب کیا اور ہنسین کہ جس قوم پر یہ عذاب آنیوالا ہے وہ قوم غفلت مین ہے اور آیت سے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام تھے اسلیے کہ یہ بشارت اسحٰق علیہ السلام کی دی تھی اور پیدا ہونا یعقوب کا اون سے عنقریب بتایا تھا اور سر اونہون نے کہا بڑی خرابی کی بات ہے کہ مین بڑھیا اور میرا خاوند بوڑھا عورتون کی عادت ہوتی ہے کہ وہ وقت تعجب کے ایسی بات کہتی ہین فرشتون نے کہا تو امر کے حکم سے کیا تعجب کرتی ہے وہ جب کسی شے کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے ہو جا وہ چیز ہو جاتی ہے سو تو کچھ اچنبھا نکر اگر چہ تو بڑھیا ہے بانجھ اور تیرا شوہر ایک بڈھا بوڑھا

آدمی ہے کیونکہ اللہ قادر ہے جو چاہے سو کرے تمپر اے اہل بیت اللہ کی رحمت اور برکت ہو اللہ حمید مجید ہے فتح البیان مین کہا ہے بیان سی قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شروع ہوا لکن بطور تمہید قصہ لوط علیہ السلام کے نہ استقلالاً ولہذا ذکر اسلوب ماقبل پر نہین فرمایا کہ اَرْسَلْنَا اِبْرَاهِيمَ اِلٰی لوط حضرت ابراہیم کی عمر ایک سو پچہتر سال کی ہوئی درمیان اُنکے اور نوح علیہ السلام کے دو ہزار چہ سو چالیس برس کا فاصلہ تہا اور اُن کے گرامی فرزند اسحاق علیہ السلام کی عمر ایک سو اسّی برس کی ہوئی اور یعقوب بن اسحاق ایک سو ستیالیس برس زندہ رہے لوط علیہ السلام برادر زادہ ابراہیم علیہ السلام تہے لوط کی قوم کے گانون نواحی شام مین تہے اور ابراہیم علیہ السلام بلاد فلسطین مین جب اللہ نے فرشتے واسطے عذاب قوم لوط کے بہیجے اون کا گذر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا وہ اون کے گھر پر اوترے اُنکے پاس جو کوئی آتا یہ اوس کی مہمانی کرتے ان ملائکہ کا آنا اسی بشارت کے لیے تہا ابراہیم نے جانا کہ یہ مہمان ہین وہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل تہے قَالَ عَطَاءٌ مین کہتا ہون اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ انبیا کو علم غیب نہین ہوتا ہے اور صفات بشریت اون مین بہی موجود رہتی ہین کیونکہ اگر علم غیب ہوتا تو اول ہی وہلہ مین معلوم کرلیتے کہ یہ ملائکہ ہین نہ اضیاف اور اگر بشریت سی منخلع ہوتے تو اون سے دل مین ڈر نہ آتا ضحاک نے کہا وہ سب نو فرشتے تہے سدی نے کہا گیارہ تہے مقاتل نے کہا بارہ تہے قرظی نے کہا جبرئیل تہے اور اون کے ساتھہ سات فرشتے اور تہے لکن اول اولے ہے اسلیے کہ اقل جمع تین ہوتے ہین بُشْرٰی سے مراد بشارت ولد ہے یا اہلاک قوم لوط لکن اول اولی ہے اونہون نے کہا سلاماً یعنے سَلَّمْنَا عَلَيْكَ سَلَامًا یہ اون کی تحیت تہی جو کہ اون سے واقع ہوئی یعنے لفظ سلاماً ابراہیم علیہ السلام نے کہا سلام یعنے تمہارا امر سلام ہے یا تم پر سلام ہے یہ تحیت جواب ہے اُنکی تحیت کا ملائکہ کی تحیت جملۂ فعلیہ کے ساتھہ تہی اور اُنکی تحیہ جملہ اسمیہ سے ہوئی اور یہ معلوم ہے کہ اسمیہ ابلغ ہے فعلیہ سے تو تحیت ابراہیم علیہ السلام تحیت ملائکہ سے بہتر ٹہیری کما قال تعالی فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا (ترجمہ بہی اوپر گذرا ہے) مطلق بریان کو کہتے ہین یا وہ بریان جو سنگ گرم سے کیا ہو اور آگ نے اوسکو نہ چہوا ہو یہ فعل اہل بادیہ کا ہوتا ہے کہ وہ گرم پتہر سے گوشت بہون لیتے ہین یا حنیذ بمعنے فربہ ہے یا بمعنے سمیط یا نضیج عجل اسواسطے لائے کہ اکثر اموال ابراہیم علیہ السلام کے یہی بیل دگا وغیرہ تہے اونہون نے ملائکہ کو اوپرے اسوجہ سے سمجہا

کہ اون کی عادت یہ تہی کہ جب کوئی مہمان آئے اور مہمان کا طعام نہ کہائے تو یہ گمان کرتے تہے کہ وہ کسی برے ارادے سے آیا ہے اور کوئی خیر نہین لایا قالہ قتادۃ و ذاریات مین فرمایا ہے قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ یعنے غریب ہین جن کو مین نہین پہچانتا ابن عباس نے کہا یہ بات ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جی مین کہی تہی وجہ اس انکار کی یہ تہی کہ وہ لیکا یک بغیر اذن حاصل کرنے کے گہر مین آگئے تہے ابو العالیہ نے کہا اُنکی سلام کرنے سے اوس نے مان مین اوپرے سمجہا کیونکہ اُس سرزمین مین رواج سلام کا نہ تہا اور اپنے جی مین احساس خوف و فزع کا کیا فرشتون نے کہا مت ڈر وحالانکہ ابراہیم علیہ السلام نے کوئی بات ایسی نہین کہی تہی جو کہ دلیل ہو خوف پر بلکہ جی مین ڈرے تہے شاید ملائکہ نے امارات و قرائن سے تہہلا اون کے خوف پر کیا جیسے ظہور اثر کا حہیرہ پر یا بعد اس احساس کے کوئی کلمہ ڈر کا کہا ہو کما فی قولہ تعالی فی سورۃ الحجر اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ اور اسجگہ ذکر اسکا نہین فرمایا بطور اکتفا پر ملائکہ نے نہی خوف کی یہ علت بیان کی کہ ہم خاص طرف قوم لوط کے بہیجے گئے ہین سب سے پہلے لوط ہی ابراہیم پر ایمان لائے تہے اون کے باپ کا نام ہاران تہا وہ بہائی تہے ابراہیم علیہ السلام کے اور ممکن ہے کہ ابراہیم نے کوئی ایسی بات کہی ہو جسکا یہ جواب ہو کما قال فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ انکی بی بی سارہ دختر ہاران بن ناحور ابنت عم ابراہیم علیہما السلام وہان پر وقت اس گفتگو کے پس پردہ کہڑی ہوئی بات سنتی تہین یا واسطے خدمت ملائکہ کے کہڑی تہین اور ابراہیم بیٹہے تہے وہ یہ بات چیت سُنکر ہنس پڑین مراد ضحک سے اس جگہہ ہنسی خندہ معروف ہے جو کہ تعجب سے پیدا ہوتا ہے جسطرح کہ جمہور نے کہا ہے اور اصل ضحک انبساط وجہ ہے مسرت سے جو کہ نفس کو حاصل ہوتی ہے اور چونکہ وقت ضحک کے دانت کہلجاتے ہین اسلیے مقدمات اسنان کا نام ضواحک ٹہیرا ہے اور استعمال ضحک کا مجرد سرور و مجرد تعجب مین بہی آتا ہے اسیپر اکثر مفسرین ہین جس طرح کہتے ہین کہ فلان شخص خندہ پیشانی ہے مجاہد و عکرمہ نے کہا مراد ضحک سے حیض ہے مگر بعض اہل لغت نے اسکا انکار کیا ہے قتادہ نے کہا وہ ہنسا تعجب سے تہا غفلت قوم لوط پر کہ عذاب آیا اور وہ غافل ہین سدی نے کہا اُن کے نہ کہانے پر ہنسین مقاتل و کلبی نے کہا ہنسا ابراہیم علیہ السلام کو ڈر پر تہا کہ مہمان تین تہے اور یہ در میان اپنے خدم و خواص کے تہے کسینے کہا فرشتون کے خوف پر ضحک کیا جبکہ اونہون نے ابراہیم سے کہا لَا تَخَفْ کسینے کہا سرور و بشارت سے ہنسین کسینے کہا اس بات پر کہ بڑہاپے مین بچہ ہوگا

اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنکی ذکر مین کچھ فائدہ نہین اللہ ہی جانے کہ وہ کس سبب سے ہنسین ابن عباس نے کہا سارہ کو اٹھانوین برس کی عمر مین حیض آیا مجاہد نے کہا ابراہیم اوسوقت سو برس کے تھے ظاہر یہ ہے کہ یہ بشیر بعد ضحک کے تھی فرا نے کہا عبارت مین تقدیم تاخیر ہے یعنے فَبَشَّرْنَاهَا فَضَحِكَتْ مُرُوْدًا اِيَّا لِوَلَدِ اسحاق سال بھر بعد اس بشارت کے پیدا ہوئے انکی ولادت ۱۴ سال بعد اسمعیل علیہ السلام کے ہوئی اسحاق کے بعد یعقوب پیدا ہوئے اسکجہد بشارت سارہ کو دی اور کریمہ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ وَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ مین ابراہیم علیہ السلام کو اسلیے کہ ہر دو احدان دونومین سے مستحق بشارت تھا کیونکہ اسحاق دونون سے ملکر پیدا ہوئے ابن عباس نے کہا یعقوب ولد الولد تھے اس مین یہ خوشخبری ہے کہ سارہ اتنا زندہ رہین گی کہ پوتا دیکھین گی سو اونہون نے یعقوب کو دیکھا یا وَيْلَتٰى کا لفظ سارہ نے اپنے لیے کچھ بطور بد دعا کے نہین کہا ولکن یہ ایک کلمہ ہے کہ اکثر زبان زنان پر وقت تعجب کرنیکے جاری ہوتا ہے پر شیوع اُسکا ہر ایک امر فظیع مین ہوتا ہے اور یہ استفہام کہ کیا مین بڑھیا ہوکر جنونگی بطریق تعجب تھا اپنے شوہر ابراہیم علیہ السلام کو شیخ کہا کیونکہ اُس جمیع مرد پیر سے عورتین حامل نہین ہوتین بعل کہتے ہین مستعلی علی الغیر کو شوہر عورت پر مستعلی ہوتا ہے اور اُسکا کام کرتا ہے اس لیے اُسکا نام بعل ہوا کہتے ہین ابراہیم ایک سو بیس برس کے تھے اور سارہ ۹۲ برس کی یا ۹۰ برس کی تھین اور یہ بشارت سارہ زن ابراہیم علیہ السلام کو دیگئی تھی ورنہ ہاجر کنیز سے اسمعیل علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے سارہ کو تمنا تھی کہ کوئی بیٹا اون سے بھی پیدا ہوتا لیکن بسبب کبر سن کے نا امید ہو چکی تھین اللہ نے زبان ملائکہ پر انکو بشارت دی اس بشارت سے سال بھر کے بعد بچہ پیدا ہوا سارہ نے اس بشارت پر کہا تھا کہ یہ ایک عجیب بات ہے سو یہ تعجب کچھ بباہ انکار قدرت خدا پر نہ تھا بلکہ اس سن و سال مین اولاد کے پیدا ہونے پر خلاف عادت عرفی تھا اور سو فرشتون نے کہا کہ اللہ کی قضا و قدر سے کچھ تعجب نہ کرو اور سچ کوئی شے محال نہین ہے یہ انکار کرنا ملائکہ کا سارہ پر بوجہ اون کے تعجب کے تھا اسلیے کہ خاندان نبوت سے ہوکر کسطرح مقدورات خدا سے اونہون نے تعجب کیا اور اس خارق عادت کو نہ جانا ولہذا کہا کہ اللہ کی رحمت و برکت ہے تم پر اے گھر والو اور سکی رحمت نے ہر چیز کی گنجایش کر لی ہے برکات سے مراد خیرات نامیہ متکاثرہ ہین ہر باب مین انمین سے منجملہ ایک موہبت اولاد ہے برکت کہتے ہین نمو و زیادت کو بعض نے کہا مراد رحمت سے نبوت اور برکات سے اسباط بنی اسرائیل

ہین کیونکہ اون مین انبیا تھے وہ سب اولاد ابراہیم علیہ السلام مین اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ ازواج رجل منجملہ اہلبیت رجل کے ہوتے ہین ابن عباس منع کرتے تھے کہ جواب تحیت مین زیادہ علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ سے نہ کہا جائے اور اس آیت کو پڑھتے ابن عمر سے اسیطرح مروی ہے انہ حمید ہے یعنے وہ کام کرتا ہے جس سے بندون پر حمد کرنا اللہ کی واجب آتا ہے بسبیل کثرت مجید ہے یعنے بندون پر بکثرت احسان کرتا ہے اور افاضہ خیر فرماتا ہے خطابی نے کہا مجید بمعنے واسع کریم ہے اصل مجد کی زبان عرب مین وسعت ہے اور بعض نے کہا بمعنے فوز و شرف و کرم ہے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ پھر جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اوسکو خوش خبری جھگڑنے لگا ہم سے قوم لوط کے حق مین البتہ ابراہیم تحمل والا نرم دل ہے رجوع رہنے والا اے ابراہیم چھوڑ یہ خیال وہ تو آچکا حکم تیرے رب کا اور اون پر آتا ہے عذاب جو پھیرا نہین جاتا ف حضرت لوط انہین کے بھیجے گئے تھے اوس قوم مین جب سنا کہ اون پر عذاب آیا ترس کھا کر سفارش کرنے لگے انتہی سعید بن جبیر نے اس آیت مین کہا ہے کہ جب حضرت جبریل اور اون کے ہمراہیون نے کہا کہ ہم اوس گاؤن کو ہلاک کرین گے تو ابراہیم نے کہا کہ کیا تم ایسے گاؤن کو برباد کرتے ہو جس مین تین سو مومن ہین کہا نہین کہا کیا ایسے قریے کو ہلاک کروگے جس مین چالیس مومن ہین کہا نہین کہا کیا تیس مومن ہون جب بھی ہلاک کردوگے کہا نہین یہان تک کہ پانچ کا ذکر کیا کہا نہین کہا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اوس مین ایک ہی مرد مسلمان ہو تو کیا تم اوس گاؤن کو ہلاک کروگے کہا نہین تب ابراہیم نے کہا کہ اوس قریے مین تو لوط ہے کہا ہم جانتے ہین اُس کو جو وہان ہے ہم لوط کو اور اُسکے گھر والون کو بچا دین گے مگر اوسکی عورت تب ابراہیم خاموش ہو گئے اور اونکا نفس مطمئن ہوا قتادہ وغیرہ نے بھی اسی کے قریب کہا ہے ابن اسحاق کا لفظ یہ ہے کہ ابراہیم نے کہا بھلا اگر اُس قریے مین ایک ہی مومن ہو کہا نہین تب فرمایا بھلا اگر وہان لوط ہو تو کیا اوس کے سبب سے عذاب دور نہ ہوگا فرشتون نے کہا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا الآیۃ اللہ پاک نے اس آیت مین حضرت ابراہیم کی مدح کی کہ وہ حلیم یعنے بردبار اور اواہ یعنے رقیق القلب اور منیب یعنے راجع الی اللہ ہے یعنے وہ متصف ہین سائر ان اوصاف جمیلہ و اخلاق حمیدہ و خصال پسندیدہ کے پھر

تھا سے ابراہیم ان سے حق مین تصاوقدر جاری ہوچلی ہے ہم یہ خیال جمہور دو معلوم ہوا کہ بعض جہالا
واقرباحات انبیاء علیہم السلام کے بھی منظور نہین ہوتے اور انکی سفارش بے اذن خدا کے جاری نہین
ہوسکتی اور وہ اللہ کے حکم و مرضی کے پابند ہوتے ہین پھر کسی اور ولی و پیر و فقیر کی کیا ہستی ہے کہ وہ جو چاہے
سو تصرف کرے یا مدعی تصرف و غیب دانی کا ہو یا کسی مرید معتقد کو خلاف مرضی خدا عذاب دنیا و آخرت
سے بچالے یا محض اوسکی وجاہت سے کوئی مرید معتقد اوسکا باوجود جرائم کے مواخذہ الٰہی سے بچ جائے یہ
عقیدہ جاہلون کا حق ہین پیرون کے مشرک خالص ہے فتح البیان مین کہا ہے روح معنے خوف ہے مجاہد
نے کہا بمعنے فرق یا فزع تبشری سے مراد بشارت ولد یا قول لَا تَخَفْ ہے معنے یہ ہوئے کہ جب جی کا ڈر
دور ہوگیا اور بشارت ملی تو ابراہیم کو جرأت خطاب کی اللہ پر ہوئی وہ ملائکہ سے جھگڑنے لگے وہ جھگڑا
یہی تھا کہ اگر اوس قریہ مین پچاس یا چالیس یا بیس یا دس یا پانچ یا ایک ہی مسلمان ہو تب بھی کیا
تم اوسکو برباد کردوگے یعنے مجادلہ کے اس جگہہ کلام و سوال ہے اس لیے کہ بندے کو یہ مقدور نہین
ہے کہ اپنے رب سے جھگڑا کرسکے ولہذا جمہور مفسرین نے کہا ہے کہ معناہ یُجَادِلُ رُسُلَنَا پھر اللہ نے
ابراہیم پر ثنا کی کہ وہ حلیم ہین عجول فی الامور اور کثیر التاوہ ہین یا رحیم ہین منیب وہ ہے جو اللہ
کی طاعت پر جھک پڑے قتادہ نے کہا منیب بمعنے مخلص ہے جمہور نے کہا یہ مجادلہ سائقہ رسل کے تھا نہ
سائقہ رب کے مقصود یہ ہے کہ حامل و باعث اس مجادلے پر رقت دل کی اور فرط رحمت تھی چاہا
کہ عذاب مین اوس قوم کے تاخیر ہو شاید وہ ایمان لے آوین اور اپنے کفر و معاصی سے رجوع کرین
فرشتون نے کہا اے ابراہیم تم اس کلام سے باز رہو اور اس جدال کو ترک کرو کہ اس امر سے
فراغت ہوچکی ہے قلم سوکھہ گیا اور قضا ثابت ہوچکی اور تیرے رب کا حکم آگیا اب یہ عذاب واپس ہونے
والا نہین ہے نہ یہ مقام جدال کا ہے یہ عقاب تو لامحالہ واقع و نازل ہی ہوگا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا

سِیٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ
مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ اور جب پہنچے ہمارے بھیجے لوط کے پاس غمناک ہوا ان کے
آنے سے اور رک گیا جی مین اور بولا آج دن بڑا سخت ہے اور آئی اوسکے پاس قوم اوسکی دوڑتی

بے اختیار اور آگے سے کر رہی تھی بڑے کا بولا اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہین یہ پاک ہین تمکو ان سے
سوڈر و تم اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھ کو میرے مہمانون مین کیا تم مین ایک مرد بھی نہین نیک راہ بولا
تو جان چکا ہے کہ ہم تیری بیٹیون کو دعوی نہین اور تجھکو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہین ف یہ فرشتے
گئے لڑکے بنکر اور حضرت لوط کو اوس قوم کی خو معلوم تھی اس سے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی
فرشتے مہمان اوترے انکو گھر اور قوم دیکھکر دوڑی یہ اون کے بچادینے کو بیٹیان بیاہ دینی قبول
کرنے لگے لیکن وہ کب مانتے تھے اوسوقت کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا اللہ پاک نے خبر دی کہ فرشتے
ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری کر وہان سے روانہ ہوئے اور کہہ گئے کہ آج کی رات قوم لوط کی ہلاک ہوجائیگی
پھر پاس لوط علیہ السلام کے آئے اون کی زمین مین یا اون کے گھر مین بہت اجمل صورت مین ٹھیرے
جیسے کوئی جوانی مین نہایت خوش شکل ہو یہ اللہ کی طرف کا امتحان تھا اور اسکی حکمت بالغہ تھی انکا
کا اس حسن وجمال کے ساتھ آنا لوط علیہ السلام کو برا لگا اور دل مین تنگ ہوئے اور خیال کیا کہ اگر
مین انکی مہمانی نہین کرتا ہون تو کوئی اور شخص قوم مین سے انکو اپنا مہمان کرے گا اور ان کے ساتھ
برائی کرے گا پھر کہا کہ یہ دن آج کا سخت دشوار ہے ابن عباس اور بہت سے لوگون نے کہا مراد
یہ ہے کہ آج کے دن کی بلا سخت ہے اس لیے کہ وہ جان گئے کہ مجھکو قوم کو ان سے دفع کرنا پڑے گا
اور بے لڑے بھڑے نہ بنے گا یہ بات خاطر لوط علیہ السلام پر شاق گذری قتادہ نے کہا فرشتے زمین
لوط مین آکر خوبصورت مہمانی ہوئے حضرت لوط شرمائے اور اون کے آگے آگے چلے اور راستہ مین
تعریفاً اون سے یہ کہا کہ تم میرے پاس سے چلے جاؤ وَاللّٰہِ یَا ھٰؤُلَآءِ مَا اَعْلَمُ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ
اَھْلَ بَلَدٍ اَخْبَثَ مِنْ ھٰؤُلَآءِ یعنے کسی شہر کے لوگ اس قوم سے زیادہ خبیث زناپاک نہیں
ہین پھر ذرا چلکے دوبارہ اون سے یہی کہا یہانتک کہ چار بار مکرر کہا قتادہ کہتے ہین فرشتون
کو حکم تھا کہ تم اس شہر کو ہلاک نکرنا جبتک کہ پیغمبر اُس قوم کا اون پر گواہی نہ دے سدی نے
کہا فرشتے پاس سے ابراہیم علیہ السلام کے نکلکر نہر سدوم پر وہ پہر کو پہنچے دیکھا کہ دختر لوط پانی
بھرنے گئی ہے کہا اے لڑکی کوئی جگہ ٹھیرنے کی ہے کہا تم اسی جگہ ٹھیرو جب تک کہ مین آؤن اوس
دختر نیک اختر کو ڈر اپنی قوم کا اون کے حال پر ہوا باپ کے پاس آکر کہا کہ خبر کو دروازہ شہر پر
کچھ جوان لوگ آئے ہین مین نے ایسی خوبصورت لوگ کبھی نہین دیکھے کہین تمہاری قوم انکو

پکڑنے لے اور انکی قوم نے انکو منع کیا تھا کہ تم کسیکو اپنے گھر مہمان نہ کیا کرو چنانچہ اون سے کہا کہ تم چھوڑ دو ہم انکو اپنا مہمان کرینگے حضرت لوط انکو اپنے ہمراہ لے آئے کسی کو کانون کان خبر نہ ہوئی مگر اُن کے گھر والون کو اون کی عورت نے نکلکر اپنی قوم کو خبر کردی وہ دوڑتے ہوئے آئے یعنی جلد و شتاب ملا توقف یہ دوڑنا اون کا مارے خوشی کے تھا کیونکہ پہلے سے عامل سیات تھے اور اسی حال مجبور پر رہے یہانتک کہ عذاب نے اُنکو آپکڑا لوط علیہ السلام نے کہا تم کو اگر کچھ مطلب ہے تو یہ عورتین موجود ہین نبی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے اسلیے حضرت لوط نے اُنکو وہ راہ سمجھائی جو دنیا و آخرت مین اُنکو انفع ہو دوسری آیت مین یہ کہا ہے اَدَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنے عَنْ ضِيَافَةِ الرِّجَالِ اور قولہ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ اسکی توجیہ مین مجاہد نے کہا وہ کچھ اُنکی بیٹیان نہ تھین بلکہ ہر پیغمبر اپنی امت کا باپ ہوتا ہے اسی طرح قتادہ وغیرہ احد نے کہا ہے ابن جریج نے کہا لوط علیہ السلام نے اون کو حکم دیا کہ وہ عورتون سے تزویج کرین کچھ اون پر سفاح کو عرض نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ جو حکم مین تم کو دیتا ہون تم اوسکو قبول کرو اور عورتون پر اقتصار کرو کیا تم مین کوئی شخص بھی ایسا نہین ہے کہ وہ یہ بات مانے اونہون نے کہا ہمین عورتون سے کچھ مطلب نہین ہے ہمکو اُنکی خواہش نہین تم تو جانتی ہو کہ ہماری غرض انمین ذکور مین ہے پھر تکرار قول کی کیا حاجت ہے فتح البیان مین کہا ہے فرشتے پاس سے ابراہیم علیہ السلام کے باہر نکلے قریہ لوط قریہ ابراہیم سے چار فرسخ پر تھا وہ پاس لوط کے آئے لوط نے دیکھا کہ غلمان حسان مُرد مین اُنکو آتا اون کا برا لگا اس خیال سے کہ مبادا قوم قصد اون کا کرے اور یہ مدافعت نکر سکین ناچار دل مین تنگ ہوے ازہری نے کہا ذرع بجائے طاقت ہے پس ضیق ذرع کنایہ ہے قلت وسع و طاقت و شدت امر سے ابن عباس نے کہا سوء ظن قوم کے ساتھہ کیا اور دلتنگی طرف سے مہمانون کے ہوئی اور اسدن کو شدید الشر سمجھا قوم نے جو حال مہمانون کا معلوم کیا تو دوڑتے ہوئے آئے اہراع یعنے اسراع ہے بعض نے کہا یہ اسراع درمیان سرعہ و عدو کے ہوتا ہے قالہ الحسن بہرحال اونکا جلدی و شتابی سے آنا بقصد فاحشہ کے ساتھہ اضیاف کے تھا کیونکہ وہ اون کے آنے سے پہلے ہی بُرے کام کیا کرتے تھے یعنے ادبار رجال مین آتے اُنکو اسکی خو ہوگئی تھی کچھ شرم نہ تھی جب وہ گھر پر لوط کے آئے تو یہ اُنکی مدافعت کو لیے کھڑے ہوئے اور کہا اے قوم یہ میری بیٹیان ہین قوم دروازہ کے باہر تھی اور اونہون نے اندر سے یہ خطاب کیا یعنے اگر تم چاہو تو اون سے بیاہ کر لو اور اس خیال فاحشہ سے ہمراہ مہمانون کے باز رہو حضرت لوط

لہ بعضے نحجلو نحن نبین لکما جہان کی چھوڑ دو ۱۲

کی تین صاحب ادیان نہین یا دو اور وہ پہلے اون سے بیاہ کرنا مانگتے تہے لکن لوط علیہ السلام سبب
اون کے خبث کے ممتنع تہے بسبب عدم کفایت کہ اوس قوم کے دو سردار مطاع تہے لوط نے چاہا کہ
انکے ساتہہ بیاہ کردین مراد جمع سے اس جگہہ مافوق واحد ہو یا مراد بنات سے اس جگہہ نساہین جملہ اسلیے
کہ نبی قوم پدر قوم ہوتا ہے قالہ ابن عباس مجاہد و سعید بن جبیر کا بہی یہی قول ہے زجاج نے کہا یہی
قول اولے ہے اسلیے کہ اقدام انسان کا عرض بنات پر اوباش و فجار پر مستبعد ہے لائق حال اہل
مروت نہین ہے پہر انبیا علیہم السلام کا کیا ذکر ہے علاوہ اسکے دو یا تین دختر ایک جمع عظیم کو کافی
بہی نہین ہوسکتین پہر بنات امت سو اون مین کفایت تہی انتہے لکن اس تقریر مین مخالفت ہے
ظاہر نظم کی کہتے ہین ملت لوط مین تزوج سلمہ کا ساتہہ کافر کے جائز تہا حسین بن فضل نے کہا لوط علیہ
السلام نے بنات کو بشرط اسلام عرض کیا تہا بعض نے کہا یہ کہنا اون کا بطریق مدافعت تہا نہ بطور
حقیقت حذیفہ بن الیمان نے کہا لوط نے چاہا کہ بنات کو بیاہ دین اور اضیاف کو بچالین صیغہ
اطہر بین دلالت فضل پر نہین ہے بلکہ اللہ پاک نے یہ ایک مثال بیان فرمائی ہے تم لوگ اللہ
سے ڈرو اور ارادہ فاحشہ کا نہ کرو اور مجہکو خوار و رسوا حق مین میرے مہمانون کے نہ بناؤ کہ مجہپر
یہ عار لگے ضیف کا اطلاق اصل مین اوس مہمان پر ہے جو کہ رات کو پاس میزبان کے آئے ولہذا
ایک دو جمع مذکر مؤنث سب پر بولا جاتا ہے رشید یہ مراد و شخص ہے جو کہ امر بمعروف و نہی عن المنکر
کرے ابن عباس نے کہا یعنے لا الہ الا اللہ کہے اور استفہام داسطے توبیخ کے ہے کہ تم مین کوئی ایک
شخص بہی ایسا نہین ہے جو ارشاد طرف ترک کرنے اس عمل قبیح کے کرے اونہون نے کہا تم
جان چکے ہو کہ ہم کو کچہہ خواہش عورتون کی نہین ہے بلکہ جو بات ہم چاہتے ہین وہ تم کو معلوم ہے لوط
کو جب عدم بالجزم اوذکار ارتکاب فاحشہ پر معلوم ہوا امید جاتا کہ یہ اپنے مطلب سے باز نہ آئین گے تب
اونہون نے وہ کہا جو اللہ پاک نے اسجگہ حکایت کیا ہے قال لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی

رکن شدید ○ قالوا یلوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باہلک بقطع من اللیل
ولا یلتفت منکم احد الا امرأتک انہ مصیبہا ما اصابہم ان موعدہم الصبح
الیس الصبح بقریب ○ کہنے لگا کہین مجہکو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹہتا کسی محکم
آسرے مین مہمان بولے اے لوط ہم بہیجے ہوئے ہین تیرے رب کے ہرگز نہ پہونچ سکین گے تجہتک

سوے نکل اپنے گھر کو کچھ رات سے اور مڑکر نہ دیکھے تم مین کوئی مگر تیری عورت یون ہے اوسپر پڑیگا جو
اون پر پڑے گا اون کے وعدے کا وقت ہے صبح کیا صبح نہین نزدیک ف ہمارے حضرت کو مکہ
فتح ہوا صبح کے وقت شاید یہ وہی اشارت ہوا تھا ابن کثیر کہتے ہین کہ لوط علیہ السلام نے ذکر قوت
ورکن کا کرکے اونکو دھمکی دی یعنے اگر مجھ کو کچھ زور ہوتا کہ مین اپنی ذات اور اپنی عشیرہ سے تمہارے
ساتھ افاعیل بجالاتا اور تم کو بتا دیا کہ ایسا ہوتا ہے ولہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے رَحِمَ اللّٰہُ
عَلٰی لُوطٍ لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ مراد اس رکن سے اللہ عزوجل ہے پھر
کوئی نبی بعد لوط کے مبعوث نہ ہوا مگر ثروت مین اپنی قوم سے اوس دم فرشتون نے اونکو خبر کردی
کہ ہم اللہ کے رسل ہین اور یہ قوم تمہارا کچھ نہین بگاڑ سکتی تم خاطر جمع رکھو پھر اون سے کہا کہ
تم راتون رات آخر شب مین مع اپنے گھر بار کے یہان سے چلدو تم آگے ہو اور اہل تمہارے
پیچھے ہون اور کوئی تم مین کا حیب نزول عذاب کا قوم پر سنے پھر کر نہ دیکھے اور وہ خوفناک آوازین تم
کو ہولناک نہ کرین تم تو اپنے سامنے کی راہ پر سیدھے چلے جاؤ مگر جورو تمہاری کہتے ہین وہ بھی
اون کے ہمراہ باہر نکلی تھی اوس نے جب آواز سنی تو مڑکر دیکھا اور کہا واقوماہ اتنے مین ایک
پتھر نے آسمان سے آکر اوسکو قتل کردیا فرشتون نے لوط علیہ السلام سے ذکر قرب عذاب کا کیا تاکہ
وہ خوش ہوجائین اونہون نے کہا اسی دم انکو تباہ کردو اونہون نے کہا اون کے ہلاک کا وقت صبح
ہے کیا صبح قریب نہین ہوا ادہر تو یہ بات چیت ہوئی ادہر قوم لوط دروازے پر کھڑی تھی ہر جانب
سے دوڑ کر اُن کے دروازے پر ازدحام کیا تھا یہ اپنے در پر کھڑے ہوے مدافعت کرتے تھے وہ
لوگ اُنکو دھمکا رہے تھے اتنے مین جبریل علیہ السلام نے نکل کر ایک پر اپنا اونکے مونہہ پر مارا اُنکی
آنکھون کا نور جاتا رہا حذیفہ بن الیمان کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام قوم لوط کے پاس آتے اور فرماتے
مین تم کو منع کرتا ہون کہ تم لوط سے کچھ تعرض کرو اونہون نے اُنکا کہنا نہ سنا یہانتک کہ کتاب اپنی
مدت کو پہونچ گئی ملائکہ پاس لوط علیہ السلام کے آئے وہ اپنی زمین پر محنت وکام کررہے تھے لوط
نے اُنکی دعوت کی اونہون نے کہا ہم آج کی رات تمہارے مہمان ہین اللہ پاک نے جبریل سے
عہد لیا تھا کہ اوس قوم کو عذاب نکرے جب تک کہ لوط گواہی نہ دے تین بار جب لوط اون کو
اپنے ہمراہ لیکر چلے اپنی قوم کے عمل کا ذکر کیا پھر ایک ساعت چلکر طرف اون کے متوجہ ہوے

اور کہا تم نہین جانتے کہ یہان کی لوگ کیا کرتے ہین مین نہین جانتا کہ روئی زمین پر ان سے بدتر کوئی ہو ہین تم کو کہان لے جاؤن کیا پاس اپنی قوم کے جو بدترین خلق خدا ہین جبرئیل نے طرف ملائکہ کے متوجہ ہوکر کہا ان دونون باتون کو یاد رکھو جب گھر کے دروازے پر پہونچے اون سے منہ پھیر کر راہ تفقت کے اون کی روئے اور کہا میری قوم شر خلق اللہ ہے اَمَا تَعْلَمُوْنَ مَا یَعْمَلُ اَھْلُ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ مَا اَعْلَمُ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَھْلَ قَرْیَۃٍ شَرًّا مِّنْھُمْ جبرئیل نے ملائکہ سے کہا اب تم ان سے شہادات کو یاد رکھو عذاب کا آنا حق ہوگیا جب وہ لوگ گھر مین داخل ہوئے لوط علیہ السلام کی بیزار ال بدکردار نے بالاخانہ پر چڑھکر کپڑے سے اشارہ کیا فوراً جلدی سے دوڑتے آئے اور کہا تیرے پاس کون لوگ ہین کہا مہمان ہین لوط کے مین نے کبھی اون سے بہتر خوبصورت وخوشپوشیدار لوگ نہین دیکھے قوم طرف دروازے کی لپکی اور لوط کو اندر سے پکارا اور قوم بابرتھی لوط علیہ السلام نے اونکو اللہ کی قسم دلائی اور کہا ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ ایک مرتبے دروازہ بند کرلیا اور جبرئیل نے اذن عقوبت کا چاہا اللہ پاک نے اُن کو اذن دیا اور اس صورت کا جیسے وہ آسمان مین ہین اونہون نے اپنا ایک پر کہولا جبرئیل علیہ السلام کے دو پر ہین اور ایک وشاح ہے درمنظوم کا رنگ خوب براق اور پیشانی خوب سی روشن اونہون نے کہا اے لوط ہم تیرے رب کے رسول ہین کی قسم ڈرپہونچ کے تجھتک نہین پہونچینگے تم دروازے کی باہر سے چلے جاؤ مجھے اور اُنکو چھوڑ دو لوط نے دروازہ کھولدیا اور باہر نکلکر جبرئیل علیہ السلام نے اُنکو مونہہ پر ایک ایسا پر مارا جس سے آنکھین پھوٹ گئین وہ سب اندھے ہوگئے رستہ نہ پہچانتے تھے پھر لوط سے کہا کہ تم آج کی رات مع اپنے گھر والون کے نکل جاؤ قرطی وقتادہ وسدی سے یہی اسی کے ملتا جلتا مروی ہے فتح البیان مین کہا ہے یہ کہنا لوط علیہ السلام کا کہ کاش مجھکو قوت ہوتی بطریق تمنی تھا یعنے اگر مین کوئی ناصر ومعین پاتا تو تم کو سمجھ لیتا اور روکتا اور دفع کرتا یا اگر سیر اکٹھا ہوتا تو مین اُنکیطرف رجوع کرتا کہ وہ سب ملکر مجھ کو تمہارے اس شر سے روکتے یا اسلیے فرمایا کہ اون کی قوم مین کوئی شخص انکا صاحب نسب نہ تھا بلکہ وہ اُنمین غریب تھے کیونکہ پہلے وہ عراق مین ہمراہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت طرف شام کے کی تو اللہ نے لوط کو طرف اہل سدوم کے بھیجا یہ ایک قریہ تھا پاس حمص کے ابوہریرہ نے کہا مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا فِیْ مَنْعَۃٍ مِّنْ عَشِیْرَتِہٖ بعض نے کہا مراد

قوت سے ولد ہے اور رکن سے وہ شخص جو بالفرض کرے یا مراد قوت سے قوت نفس ہے سدی نے کہا مراد جند شدید ہے کہ اگر میرے پاس لشکر ہوتا تو آج میں تم سے مقابلہ کرتا بخاری وغیرہ میں ابوہریرہ سے رفعاً آیا ہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِلُوْطٍ اِنْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ یہ حدیث اور صحابہ سے بھی علاوہ صحیح کے آئی ہے نووی نے کہا مراد رکن شدید سے اللہ عزوجل ہے کیونکہ اوسکی ذات پاک اصدالارکان ہے اور وہ سب سے زیادہ اقوی وامنع ہے انتہے لکن یہ تفسیر مخالف ظاہر آیت شریف و حدیث ہے بہرحال جب فرشتوں نے یہ مقالہ لوط علیہ السلام کا سُنا اور دیکھا کہ ان کی قوم اون پر چڑھی آتی ہے اور غالب ہے اور وہ اُن کی مدافعت سے عاجز ہیں تب اُنکو خبر کردی کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں پہر یہ خوشخبری سنائی کہ یہ لوگ تجھ تک نہیں پہونچیں گے پہر کہا کہ اب تم اپنے اہل کو لیکر ایک پارہ شب میں یہاں سے نکل جاؤ ابن الاعرابی نے کہا مراد ایک ساعت شب ہے اخفش نے کہا مراد جنح لیل ہے ضحاک نے کہا بقیہ شب ہے قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ جب اول شب گذر جائے تب یہاں سے چلدو بعض نے کہا مراد سحر اول ہے کسیئے کہا نصف شب کیونکہ یہ ایک قطعہ مساوی ہوتا ہے بعض نے کہا مراد ظلمت لیل ہے یعنے اندھیرے میں نکل جاؤ کہ کوئی نہ دیکھے بعض نے کہا مراد بعد ہدو لیل کے ہے ابن عباس نے کہا مراد جوف لیل ہے کسی نے کہا سواد لیل بعض نے کہا بمعنے فی ہے سورۂ یونس میں کلام لفظ قطع پر گذر چکا ہے سدی کہتے ہیں رات میں چلنے کو تو یہ جائز تھا بقطع من اللیل کی کیا ہے خازن نے کہا اگر یوں نہ کہا جاتا تو جائز تھا کہ اول ہی شب میں قبل اجتماع ظلمت کے نکل کھڑے ہوتے اور یہ مراد نہیں تھی پہر کہا کہ تم میں سے کوئی التفات نہ کرے یعنے دل اوسکا متوجہ ماخلف نہ ہو یا پس پشت اپنی نہ دیکھے یا جو مال وغیرہ چھوڑ آیا ہے اوسکی طرف ملتفت نہ ہو مطلب اس نہی کا یہ تھا کہ جو عذاب قوم پر آیا ہے اوسکو کوئی نہ دیکھے اور جو بلا اوپر اوتری ہے اوس سے ہولناک نہ ہوں کہیں اُنکو قوم پر رحم آئے اور دل نرمی کرے یا چلنے سے باز رہجائیں اسلیے کہ جو کوئی التفات کرتا ہے اوسکی سیہ میں ضرور فترت ہوتی ہے پہر زن لوط کو مستثنے کیا کہ تم اوسکو اپنے ہمراہ نہ لے جاؤ کیونکہ وہ کافرہ ہے یا وہ التفات کرے گی اور ہلاک ہوگی یا مراد التفات سے تخلف ہے کہ وہ پیچھے رہجائیگی تمہارے ساتھ نہ جائیگی اوسکو بھی وہی عذاب پہونچیگا جو قوم کو پہونچا ہے یعنے مرمی بالحجارہ ہوگی وقت اس قوم کے ہلاک کا صبح ہے کیا صبح نزدیک نہیں ہے صبحکو میقات ہلاک اس لیے مقرر

کنایہ سوقت نفوس ساکن تر ہوتے ہین اور لوگ مجتمع رہتے ہین اپنے اپنے کام کے لیے متفرق نہین
ہوتے بالجملہ جب لوط علیہ السلام آخر شب مین مع اہل خود اوس جگہہ سے سفر کر گئے تب سنگباری
ہوئی فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ پھر جب پہونچا حکم ہمارا کر ڈالا ہم نے وہ
بستی اوپر نیچے اور برسائین اوسپر پتھریان کہنگر کی تہ بتہ صاف نشان کیے تیرے رب کے پاس اور نہین
وہ بستی ان ظالمون سے کچھ دور ف ابن کثیر کہتے ہین یہ عذاب بوقت طلوع شمس کے آیا سدوم کی بستی
تلے اوپر کردی گئی یعنے اوسکو اولٹ مارا اکقولہ تعالے فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى یعنے آسمان سے کنکریان
پتھر کی برسین سجیل فارسی مین پتھر ملی مٹی کو کہتے ہین یعنے سخت و قوی و شدید اور بعض نے کہا گرم
بریان بخاری نے کہا شدید کبیر اوسکو سجین بالنون بھی بولتے ہین مین کہتا ہون یہ لفظ معرب ہے
سنگ و گل سے منضود سے مراد یہ ہے کہ ایک کے بعد ایک پیاپے برستے تھے مسومہ سے مراد یہ ہے کہ اسپر
علم تھا شخص کے نام کی مہر لگی تھی ہر پتھر پر نام اُسکے صاحب کا لکھا تھا کہ یہ فلان پر نازل ہوگا قتادہ
وعکرمہ نے کہا مسومہ یعنی مطوقہ ہے وہ سرخ رنگ کی کنکریان تھین کہتے ہین کہ یہ سنگباری
اہل بلد پر ہوئی اور اون پر جو قریے ماحول مین متفرق تھے اون مین کا کوئی شخص کسی شخص کے پاس
بیٹھا ہوا باتین کرتا ہوتا کہ اتنے مین آسمان پر سے ایک پتھر درمیان لوگون کے خاص اُسپر آگرتا اور
ہلاک کرتا یہانتک کہ کوئی اُس قوم مین سے باقی نہ بچا سب کے سب ہلاک ہو گئے مجاہد کہتے ہین
جبرئیل علیہ السلام نے قوم لوط کو اُنکی چراگاہ اور گھرون مین سے مع اون کے مواشی کے پکڑ کر اتنا
اونچا کیا کہ آسمان والون نے آوازین اون کے کتون کی سنی پھر اون کو اوندھا اولٹ مارا ان سب
کو ایک پرجانب راست کر کنارے پر اوٹھا لیا تھا جب اون کو بیٹا تو سب سے پہلے اون کی شرمگاہ
ساقط ہوئی قتادہ کہتے ہین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے عروہ قریہ وسطے کو پکڑ کر
طرف خ آسمان کے لیجا یہانتک کہ آسمان والون نے آوازین کتون کی بھونکنے کی سنی پھر بعض کو
بعض پر دے مارا پھر جو لوگ قوم کے شاذ و فاذ تھے اُنکو بھی پتھر آلگا یہ سب چار گاؤن تھے ہر گاؤن
ایک لاکھ نفر کی بستی تھی اور ایک روایت مین تین گاؤن آئے ہین سب مین بڑا قریہ یہی سدوم
تھا حدیث سنن مین ابن عباس سے رفعاً ایک ہے من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا

ع ۷

الفاعل والمفعول به یہی معنی ہین وما ھی من الظلمین ببعید کے مین نے ایک کتاب مین دیکھا ہے کہ جو شخص اس سات کا عامل عمل قوم لوط ہوتا ہے اوس کو بعد مرنے کے زمین محل عذاب قوم لوط مین لیجاکر شامل کردیتے ہین لشاکل اللہ لنا العافیۃ فتح البیان مین کہا ہے جب آیا حکم ہمارا یعنے وہ وقت جس مین کہ عذاب کا واقع ہونا ٹہیر چکا تہا یا مراد امر سے نفس عذاب ہے لکن اول اولی ہے تو کردیا ہم نے عالی قری قوم لوط کو سافل یعنے اوسکو اسطرح پلٹ مارا کہ اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر ہوگیا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر نیچے اوس کے داخل کرکے زمین کی تہ سے اوکہیڑ کر اور قریب آسمان کے لیجاکر وہان سے اوندہا کردیا مجاہد نے کہا جب اوس رات کی صبح ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے قریہ کو اوس کے ارکان سے قطع کرکے اپنے پر کو داخل کیا اور نوک جناح پر رکہکر طرف آسمان کے اٹہایا یہان تک کہ آسمان والون نے آواز اون کے مرغون کی اور بہونکنا اون کے کتون کا سنا پہر اسکو پلٹ مارا جسکے پہلے اوس کے سرا دق گری یہ بلا اسطرح پر کبھی کہ اس قوم کو پہونچی کسی قوم کو نہین پہنچی یہ سب پانچ گاؤن تہے سب مین بڑا سدوم تہا کہتے ہین اس مین چار لاکہہ آدمی تہے سورۂ برات مین مؤتفکات سے یہی قری مراد ہین الحسن نے کہا ہم نے ان قریے پر پتہر برسائے سجیل کے جو شخص ان مین کا گاؤن سے باہر تہا یا سفر مین گیا تہا یا بعد قلب کے آیا اوسپر بہی پتہر گرا سجیل سے مراد طین مستحجر ہے خواہ آگ سے ہوئی ہو یا خود بخود بعضون نے کہا مراد سنگریزہ سخت و درشت ہو یا کثیر العدد دوسری جگہ فرمایا ہے حجارۃ من طین مجاہد نے کہا اولہا حجر واٰخرہا طین ضحاک نے کہا مراد خشت ہو یہ لغت ہو عرب کی سدی نے کہا سجیل نام ہے آسمان دنیا کا ابن عطیہ نے کہا یہ ضعیف ہو وصف منضود اس قول کو مردود کرتا ہے کسی نے کہا ایک دریا ہے درمیان آسمان و زمین کے متعلق بعض نے کہا یہ پہاڑ ہین آسمان دنیا مین زجاج نے کہا مشتق ہو تسجیل سے یعنے وہ عذاب جو انکی قسمت مین لکہہ گیا تہا گویا اس معنے مین ہے وما ادرٰک ما سجین کتاب مرقوم وغیرذالک اصل اولی ہے منضود سے مراد تہ بہ تہ ہے غرض اس سے کثرت ہو سنگباری کی یعنے لگاتار برسے تاکہ توڑ مسومہ سے مراد یہ ہے کہ انکے لیے ایک علامت تہی اور نیز خواتیم لگے تہے قالہ الحسن والسدی فراء نے کہا کہتے ہین کہ اوپر سرخ خطوط تہے اور سیاہی تہی سفیدی مین ابن جریج نے کہا اوپر ایک سیماتہا جو سارے سنگ زمین سے مشاکل نہ تہا عکرمہ نے کہا خطوط

حرمتہے ہیئت جزع پر عند ربک سے مراد اللہ کے خزائن یا اوسکا حکم ہے اور خطاب حضرت کو ہے فرمایا کہ یہ بجارہ یا یہ عقوبت ظالمون یعنے قوم سے کچھ بعید نہین ہے کیونکہ وہ بسبب بے ظلم کے اسی لائق تھے کہ اُنپر پتھر برسین اس مین وعید ہے ہر ظالم کو منجملہ ظالمین کے از انجملہ قریش ہین اور اُن کے معاضدین کفر پر بمقابلہ سید المرسلین مین یا ضمیر عائد ہے طرف قری کے کہ یگاون ظالمین مکہ سے قریب ہین کیونکہ درمیان شام و مدینہ کے تھے کفار قریش کا گذر اون قری پر وقت سفر کے مواکرتا تھا مجاہد نے کہا اللہ تعالی نے قریش کو ڈرایا ہے کہ کہین اونپر بھی وہی مصیبت نہ آئے جو قوم لوط پر آئی تھی سدی نے کہا ظالمہ عرب مراد ہین کہ اگر ایمان نہ لائین گے تو معذب ہونگے قتادہ نے کہا مراد اس امت کی ظالم ہین مفسرین نے کیفیت ہلاک قوم لوط مین روایات و قصص طویلہ متخالفہ ذکر کیے ہین اون کے ذکر مین کچھ زیادہ فائدہ نہین ہے خصوصًا اسوجہ سے کہ درمیان راویان ان قصص کے اور درمیان ملاک قوم لوط کے ایک دہر طویل ہے اس جیسے حال کی سند صحیح میسر آنا مشکل ہے غالبًا یہ روایات اخوذ ہین اہل کتاب سے اور حال اہل کتاب کا در بارہ روایات معروف ہے اور ہم کو حکم ہے کہ نہ اون کی تصدیق کرین اور نہ تکذیب اسی جگہ سے ہمنے ان روایات کو قصص انبیاء علیہم السلام مین حذف کیا ہے وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝ اور مدین کی طرف بھیجا اون کا بھائی شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا حاکم سوا اسکے اور نہ گھٹاؤ ماپ اور تول مین مین دیکھتا ہون تم کو آسودہ اور ڈرتا ہون تمپر آنت سو ایک گھیر لانیوالے دن کی ف مدین ایک قبیلہ تھا عرب کا درمیان حجاز و شام کے بستا قریب معان کے وہان کے بلاد کو مدین کہتے تھے اللہ پاک نے شعیب علیہ السلام کو اُنکی طرف بھیجا یہ اون مین اشرف النسب تھے ولہذا شعیب کو اُنکا بھائی کہا شعیب نے اُن کو حکم دیا کہ تم اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو اور ماپ تول مین کمی نہ کرو مین دیکھتا ہون کہ تمہارا عین درزق بخوبی ہے اور اگر تم اللہ کے محارم کا انتہاک کروگے تو مجھکو یہ ڈر ہے کہ کہین یہ نعمت تم سے سلب نہ کر لی جائے اور تم عذاب مین گرفتار ہو فتح البیان مین کہا ہے مدین نام ہے پسر ابراہیم خلیل علیہ السلام کا پھر ایک قبیلہ کا اون کی اولاد سے یہ نام ہوگیا اس جگہ یہی قبیلہ مراد ہے بعض نے کہا اصل مین مدین نام ہے اوس شہر کا جس کو

مدین نے آباد کیا تھا تقدیر عبارت یہ ہے کہ ہم نے شعیب کو طرف اہل مدین کے بھیجا مقریزی خطط مین کہتے ہین کہ مدین است شعیب علیہ السلام ہے یہ لوگ بنو مدیان بن ابراہیم تھے انکی مان کا نام قنطورا تھا وہ بیٹی تھی یقطان کعانیہ کی اوسکی آٹھ بچے پیدا ہوے جن سے تناسل ہوا اور امم ہو گئے مدین بحر قلزم پر سامنے تبوک کے جہہ مرحلہ پر ہے اور تبوک سے بڑا ہے وہان ایک کنوان ہے جسکا پانی موسی علیہ السلام نے واسطے شعیب کو پلایا تھا اب اوسپر ایک گھر بنا دیا ہے فراے نے کہا مدین نام ہے شہر کا یہ ایک قطعہ ہے جمہور کہتے ہین مدین اعجمی ہے بعض نے کہا عربی ہے بہر حال غیر منصرف ہے خواہ زمین کا نام ہو یا شہر کا اور خواہ عربی ہو یا عجمی نحاس یہی اسی کے قائل ہین اعراف مین اوسپر کلام گذر چکا ہے یہ لوگ قوم شعیب علیہ السلام تھے ان کو نسب کی وجہ سے قوم کا بھائی کہا کیونکہ اون کے باپ میکائیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم علیہ السلام تھے اونہون نے دعوت قوم کی طرف توحید عبادت کی کی یہ خطیب الانبیا ہین اسلیے کہ قوم کی مراجعت اون کے سوالات مین بہت اچھی طرح کرتے تھے انبیاء علیہم السلام کی عادت ہے کہ وہ ہدایت اہم فالاہم سے کرتے ہین دعوت توحید اہم الاشیا ہے لہذا اولاً اسی توحید عبادت کی طرف بلایا اور نقیص بکیال و میزان سے منع کیا اسلیے کہ وہ باوجود کفر کے اہل تطفیف بھی تھے اون کی عادت تھی کہ ماپ تول مین کمی کرتے اور جب کوئی بائع طعام لیکر آتا تو کیل و وزن زائد سے لیتے جب فروخت کرتے تو پیمانہ و وزن مین نقصان دیتے اوسپر شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم یہ حرکت بے برکت نہ کیا کرو لین دین مین برابری رکھو پورا دو اور پورا لو کم دبیشی نہ کرو مکیال سے مراد مکیل ہے اور میزان سے مراد موزون ہے یہ الفاظ ہے امر بالوفائین خیر سے مراد ثروت و وسعت ہے رزق مین یعنے اللہ نے تم کو غنی و آسودہ کیا ہے تم اللہ کی نعمت کو معصیت سے مغیر نہ کرو اور اللہ کے بندون کو نقصان نہ دو بلکہ اس نعمت کا حق یہ ہے کہ براہ شکر لوگون پر تفضل کرو نہ یہ کہ اون کے حقوق واپس رکھو پھر اوسکو عذاب آخرت سے ڈرایا کہ وہ دن محیط ہوگا یا مراد اتمام ہے اسی دنیا مین صیحہ سے ابن عباس نے کہا خیر سے مراد ارزانی نرخ ہے اور عذاب گرانی نرخ ہے پھر نہی نقص کیل و وزن کی یون تاکید کی ویقوم اوفوا الکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس

اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین ○ بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مؤمنین ۚ وما انا علیکم بحفیظ ○ اے قوم پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے اور نہ گھٹاؤ لوگون کو انکی

چیزین اور نہ مچاؤ زمین مین خرابی جو پھر رہے اللہ کا دیا وہ بہتر ہے تم کو اگر ہو تم یقین رکھنے اور مین نہین ہون تمپر نگہبان ف نقل ہے کہ امانت کا روپے کترلیتے انہتے شعیب علیہ السلام نے پہلے نقص کمیاں و میزان سے منع کیا جبکہ لوگون کو ماپ تول کر دین پھر پورے ماپ تول لینے کا حکم دیا جبکہ لوگون سے لین اور دین اور زمین مین فساد مچانے سے منع فرمایا وہ لوگ رہزنی کرتے تھے اللہ کی بچی چیز کو سب سے بہتر فرمایا یہ مجمع نے کہا مراد وصیت خدا ہے ابن زید نے کہا ملاک عذاب مین ہو اور بقیہ رحمت مین ابن جریر نے کہا بقیہ سے مراد وہ نفع ہے جو فاضل بچ رہے بعد پورا کرنے ماپ و تول کے یہ بہتر ہے لوگون کے مال لینے سے ابن عباس سے بھی اسیطرح مروی ہے یہ مثلہ ہے اس آیت کے قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ الخ مین کہ نگہبان نہین ہینے تم یہ کام اللہ کے لیے کرو نہ لوگون کے دکھانے سنانے کو فتح البیان مین کہا ہے قسط سے مراد عدل ہے یعنے عدم زیادت و نقص اگرچہ زیادتی ایفاء پر فضل و خیر ہے لیکن اسم عدل سے مافوق ہے اور نہی کرنا نقص سے اگرچہ مستلزم ایفاء ہے مگر تناصر دلالتین مین مبالغہ بلیغ اور تاکید حسن و شدت اہتمام ہو اسی لیے مکرر ذکر اسکا کیا تاکہ زجر و منع کو قوت ہو معنے یہ ہیں کہ تم ماپ و تول کو پورا کرو ان مین کمی نکرو بعض نے کہا مراد قسط سے سیدھا کرنا زبان ترازو کا ہے اور برابر کرنا کانٹے کا پھر براہ مزید تاکید یہ فرمایا کہ لوگون کو انکی چیزون مین نقصان نہ دو یہ نہی ہے بخس سے علی العموم اور اشیائے عام مین کیل و وزن سے اس مین بخس کرنا بتطفیف کیل و وزن داخل ہے بخول اولی پھر زمین مین فساد کرنے سے منع کیا مراد اس سے یہ ہے کہ اصلاح کرو جسطرح کہ خضر نے دربارۂ سفینہ اصلاح کی تھی اب جو کچھ تم کو بعد اس قسط کے بچیگا وہ حلال ہوگا مجاہد نے کہا مراد بقیۃ اللہ سے طاعت خدا ہے فراء نے کہا مراد ثوبۂ الٰہی ہے قتادہ نے کہا حظ ہو طرف سے رب کے ابن عباس نے کہا رزق خدا ہے بعض نے کہا ثواب آخرت ہو مراد ایمان سے اس جملہ تصدیق شعیب علیہ السلام ہے مین کچھ نگہبان نہین کہ تم معاصی مین نہ پڑو یا مین تمہارے اعمال کا محاسب نہین ہون کہ اوپر بدلا دون بلکہ مین تو فقط ایک ناصح مبلغ ہون ہینے تم کو ڈرا دیا اور اپنا عذر

کر لیا قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ○ بولے اے شعیب تیری نماز پڑھنے نے تجھ کو یہ سکھایا کہ ہم چھوڑ دین جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے یا چھوڑ دین کرنا اپنے مالون مین جو چاہین تو ہے

ٹیڑا باوقار نیک چال والا ف جاہلون کا دستور ہو کہ نیکون کے کام آپ نہ کرسکین تو اونہین کو لگین چڑہانے یہی خصلت ہو کفر کی انتہے یہ کہنا اون کا شعیب علیہ السلام کو بطور تہکم کے تا یعنے براہ سخریہ مراد صبودین آبا رسے اونان واصنام ہین باجہوڑدین کرنا اپنے مالون مین الخ مراد اس سے انکار کرنا عدم تطفیف کا اموال مین ہے حسن نے کہا یعنے وانسہ اوسکی نماز اونکو حکم کرتی تہی ترک عبادت غیر اللہ کا ثوری نے کہا مراد اموال سو اس جگہہ زکوۃ ہے شعیب کو حلیم رشید بطور استہزا کے کہا یہی قول ہے ابن عباس کا فتح البیان مین کہا ہے یہ استفہام بطور انکار کے ہے کیونکہ نماز بڑہنا نزدیک اون کے کوئی اچہی بات نہ تہی یا مراد نماز سے اس جگہہ قرارت ہو قالہ الاعمش یا دین ہو یا اتباع شعیب احنف کہتے ہین شعیب علیہ السلام سب انبیاؑ سے زیادہ نماز گذار تہے لہذا اونہون نے یہ بات کہی اور نماز کا نام لیا کہ یہ عظم شعائر دین ہے اور کہا کہ کیا ہم عبادت اوثان ترک کردین اور اپنے اموال مین تصرف نہ کرین بلکہ ہمارے مال مین تیرا تصرف ہو ابن زید نے کہا شعیب نے انکو قطع دنانیر ودراہم سے منع فرمایا تہا اوسپر اونہون نے کہا کہ ہمین اختیار ہے ہم اپنے مال مین جو چاہین سو کرین تم منع کرنے والے کون ہو جاہین قطع کرین یا جلادین یا پہینکدین قرظی و زید بن اسلم و ابن مسیب وغیرہم سے بہی اسیطرح مروی ہے پہر اونکو حلیم رشید کہا یعنے تم اپنے نزدیک اور اپنے اعتقاد مین ایسے ہو تو پہر تمہارا منع کرنا خلاف ان اوصاف کے ہے یا یہ بات اونہون نے بطریق استہزا کہی تہی یا وہ نزدیک اون کے ایسے ہی تہے اسلیے اون کے امر و نہی کو خلاف علم و رشد سمجہا ابن عباس کہتے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ تم نہ حلیم ہو نہ رشید بلکہ سفیہ و غاوی ہو یعنے بیوقوف و گمراہ کیونکہ عرب وصف شی کا ساتہہ اوسکی ضد کے کرتے ہین لدیغ کو سلیم اور فلاۃ مہلکہ کو مفازہ بولتے ہین قتادہ نے کہا یہ بطور استہزا کہا تہا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَرَزَقَنِىْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○ بولا اے قوم دیکہو تو اگر مجہکو سوجہ ہوئی اپنے رب کی طرف سے اور اس نے روزی دی مجہکو نیک روزی اور مین نہین چاہتا کہ پیچہے آپ کرون جو کام تم سے جہڑاتا ہون مین تو چاہتا ہون یہی سنوارنا جہان تک ہو سکے اور بن آتا ہے اللہ سے اوسپر مینے بہروسا کیا ہے اور اوسی کیطرف رجوع ہون ف یہ خصلت ہو خدا کے لوگون

کی کڑچرانے سے برا مانا اور اپنے مقدور بھر سمجھاتے رہے انتے شعیبؑ نے کہا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر میں بصیرت پر ہوں اس دعوت میں طرف توحید عبادت کے اور اللہ نے مجھے رزق حسن دیا ہے مراد اس سے نبوت ہے یا حلال روزی یا دونوں امر تو بھی نے کہا میں جس چیز سے تم کو منع کرتا ہوں خود وہ کام چھپکر نہ کرونگا اسی طرح قتادہ نے بھی کہا ہے میرا مطلب تم سے فقط درست کرنا تمہارے کام کا بجد وجہد وطاقت خود ہے پس بس اور توفیق اصابت حق کی اللہ کے ہاتھ میں ہے میرا توکل و رجوع اوسیپر ہے فَالَّهُ فَاعْبُدْهُ حکیم بن معاویہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے کہا کہ اون کے بھائی مالک نے کہا اے معاویہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ہمسایوں کو گرفتار کیا ہے تم اون کے پاس جاؤ کہ وہ تم سے بات چیت کرتے ہیں اور تم کو پہچانتے ہیں میں مالک کو لیکر گیا اور کہا میرے لیے میرے ہمسایوں کو چھوڑ دو کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں حضرتؐ نے اعراض کیا وہ غصے میں کھڑا ہو گیا اور کہا سن لو قسم ہے خدا کی تم ہی کرو لوگ یہ اعتقاد کرتے ہیں کہ تم ہمکو تو ایک امر کرتے ہو اور خود برخلاف اوسکے بجا لاتے ہو کہا کیا وہ یوں کہتے ہیں اگر میں ایسا کرتا ہوں تو وبال اوسکا مجھپر ہے اون پر کوئی الزام نہیں ہے اوسکے لیے اوسکے ہمسایوں کو رہا کر دو رَوَاهُ اَحْمَدُ اسی جگہ سے یہ حدیث امام احمد بھی ہے کہ جب سنو تم کوئی حدیث میری جسکو تمہارے دل پہچانیں اور تمہارے اشعار و ابشار اوسکے لیے نرم ہوں اور تم دیکھو کہ وہ بات تم سے قریب ہے تو میں اولی تر ہوں تم میں ساتھ اوسکے اور جب سنو تم کوئی حدیث میری جسکا انکار کریں دل تمہارے اور متنفر ہوں اوس سے اشعار و ابشار تمہارے اور تم اوسکو آپ سے دور دیکھو تو میں دور تر ہوں تم میں اوس سے اسکی سند صحیح ہے مسروق نے کہا ایک عورت پاس ابن مسعود کے آئی اور کہا تم واصلہ سے نہی کرتے ہو کہا ہاں کیا تمہاری بعض عورتیں یہ کام کرتی ہیں کہا تجھے وصیت عبد صالح کی یاد نہیں ہے وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ سلیمان صینی کہتے ہیں ہمارے پاس خطوط عمر بن عبد العزیز آتے تھے اون میں امر و نہی ہوتی وہ آخر میں اون خطوط کے لکھتے کہ مَا كُنْتُ مُزْدَادًا اِلَّا مَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ فتح البیان میں کہا ہے مراد ہمنے سے اجگہہ بیان محبت و اضحہ و بصیرت و ہدایت ہے طرف سے اللہ کے امر و نہی میں اوسنے مجھ کو اپنے فضل و خزائن ملک اور اپنی اعانت و عنایت سے بلا کد و تعب رزق دیا ہے کثیر واسع حلال طیب حضرت شعیب کثیر المال والنعمۃ تھے یا مراد رزق سے نبوت یا حکمت

یا علم یا توفیق یا معرفت یا ہدایت ہے زجاج نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ میں تم کو تو کسی شے سے منع کروں اور خود اوس کلام میں داخل ہوں بلکہ تمہارے لیے وہی بات اختیار کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں میری مراد تو اس امر و نہی سے یہی سنوارنا تمہارا اور دور کرنا فساد کا تمہارے دین سے ہے مجھ سے جہانتک ہوگا میں تمہاری معاملات درست کرونگا میرا موفق دینی و ہادی و مرشد ہونا اللہ کی تائید سے ہے میرا بھروسا سب کاموں میں اللہ پر ہے میں اسیکیطرف رجوع کرنیوالا ہوں علی مرتضے کہتے ہیں مینے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا قُلِ اللّٰہُ رَبِّیْ ثُمَّ اسْتَقِمْ مینے کہا رَبِّیَ اللّٰہُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ فرمایا لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْحَسَنِ لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شَرْبًا وَنَھِلْتَہٗ نَھْلًا اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ اسکی سند میں محمد بن یوسف کذبی ہے

وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ ھُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ط وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ط اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

اے قوم نہ کمائیو میری ضد کرکے یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوح پر یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر اور قوم لوط تم سے دور نہیں اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے اور اسکی طرف رجوع لاؤ البتہ میرا رب مہربان ہے محبت والا ف شعیب علیہ السلام نے کہا تم کو مجھ سے عداوت و بغض ہے سو کہیں اسوجہ سے تم ان معاصی پر اصرار نہ کرنا کہ تمپر عذاب آجاے عدم بُعد لوط سے یہ مراد ہے کہ زمانہ انکا کچھ بہت دور نہیں ہوا وہ تو ابھی کل کی بات ہے کہ تمہارے سامنے ہلاک ہوچکے ہیں یا مراد قرب مکان ہے اور محتمل ہے کہ دونوں امر مراد ہوں پھر گناہان گذشتہ سے حکم استغفار کرنیکا اور آئندہ کے لیے توبہ بجالانیکا حکم دیا اور اللہ کو رحیم و ودود فرمایا کیونکہ توبہ قبول کرنا اور بخشنا ہے

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَہُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ج وَلَوْلَا رَھْطُکَ لَرَجَمْنٰکَ ز وَمَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ۝ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَھْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ ط وَاتَّخَذْتُمُوْہُ وَرَآءَکُمْ ظِھْرِیًّا ط اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝

بولے اے شعیب ہم نہیں سمجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں تو ہم میں کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم پتھراؤ کرتے اور تو ہم پر کچھ سردار نہیں بولا اے قوم کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تمپر زیادہ ہے اللہ سے اور اسکو ڈال رکھا تم نے پیٹھ پیچھے فراموش تحقیق میرے رب کے قابو میں ہے جو کرتے ہو ف قوم نے شعیب کیساتھ باتیں

تمہارے ہماری سمجھ مین نہین آتین اور ہم تم کو ضعیف دیکھتے ہین سعید بن جبیر و قتادہ نے کہا حضرت شعیب ضریر البصر تھے اور انکا لقب خطیب الانبیا ہے سدی نے کہا تم ضعیف ہو یعنے اکیلے تنہا ابو روق نے کہا یعنے ذلیل ہو کیونکہ تمہارے کنبے کے لوگ تمہارے دین پر نہین ہین اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھ کو سنگسار کرتے یا گالی دیتے تو ہم کو کچھ عزیز نہین ہے اور سر شعیب نے فرمایا کیا میری قوم تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ عزیز ہے کہ تم قوم کا مونہہ کرکے مجھکو چھوڑتے ہو اور جناب رب العزت سے ڈر کر ترک نہین کرتے تمنے اللہ کی کتاب کو اپنے پس پشت ڈالدیا ہے اور اسکی کچھ عظمت تم کو نہین ہے سو اللہ کو سارا حال و قال تمہارا معلوم ہے وہ تمہارے اعمال کی جزا تم کو دیگا فتح البیان مین کہا ہے تم ان امور کی ہم کو خبر دیتے ہو جو معہود نہین ہین جیسے بعث و نشور سو ہم ان امور کو مثل امور حاضرہ کے نہین سمجھتے اس صورت مین نفی فہم کی حقیقۃً ہے نہ مجازًا یہ بات اونہون نے بطور اعراض کے سماع سے کہی اور یہ جتلایا کہ ہم کو کچھ پروا ان باتون کی نہین ہے اور ان کی باتون کو حقیر سمجھا اور انکو کمزور بتایا بدن مین وہ نابینا تھے لغت حمیر مین اسکے کہ ضعیف کہتے ہین وہ حسب خدا مین اتارے کہ آنکھین جاتی رہین شداد بن اوس کا لفظ رفعًا یہ ہے بک شعیب من حب اللہ حتی عمی احمرجہ ابن عساکر و الواحدی سدی نے کہا مراد ضعف سے یہ ہے کہ تم ایک ہو یا کفوف البصر ہو یا کسب تصرف سے عاجز ہو حسن و مقاتل نے کہا یعنے ذلیل ہو اول اولی ہے رہط سے مراد جماعت و عشیرہ ہے جن سے انسان کو قوت ہوتی ہے اطلاق رہط کا تین سے دس تک یا سات تک ہوا آتا ہے رہط کو نافع ضرر باوجودیکہ وہ تھوڑے اور کفار ہزارون تھے اسلیے کہا کہ وہ انہین کے دین پر تھے سو اون کے احترام کے لیے شعیب کو چھوڑ دیا نہ اون کے خوف سے علی مرتضے نے کہا فقولوا اللھم الذی لا الہ غیرہ ما ھابوا جلال ربھم ما ھابوا الا العفیرۃ مراد رجم سے قتل ہے یہ فعل جو تم سے ہوتا ہے سو رواعتر قتل ہے یا یعنے رجم کے گالی گفتہ و سنگسری ہے لیکن اول اظہر ہے پھر کہا کہ تمہاری کچھ عزت ہمارے سامنے نہین ہے ہمنے محض تمہاری قوم کی وجہ سے تم کو چھوڑ رکھا ہے شعیب نے فرمایا میری اگر وہ تم کو عزیز ہوا اور اللہ پاک عزیز نہ ہوا یہ بات تعجب کی راہ سے کہی کیونکہ استہانت انبیا کی عین استہانت اللہ عزوجل کی ہے تمنے اللہ کو اپنی پس پشت ڈالا یعنے نبی کی اہانت کی سو اللہ تمہارے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے اور سر کوئی شے تمہارے

اقوال وافعال سے مخفی نہیں ہے وہ اسکا بدلا تم کو دن قیامت کو دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ وَ
لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا
الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ

ع ۱۲

اور اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین بہی کام کرتا ہون آگے معلوم کروگے کسپر آتا ہے عذاب کہ اُسکو رسوا کرے اور کون ہے جہوٹا اور تاکتے رہو مین بہی تمہارے ساتہہ ہون تاکتا اور جب پہونچا ہمارا حکم بچادیا ہمنے شعیب کو اور جو یقین لائے تہے اوسکے ساتہہ اپنی مہر سے اور پکڑا اُن ظالمون کو چنگہاڑنے پر صبح کو رہگئے اپنے گہرون مین اوندہے پڑے جیسے کبہی نہ بسے تہے اُن مین سن لو پٹکار ہے مدین پر جیسے پٹکار پائی ثمود نے ف جب شعیب علیہ السلام اون سے ناامید ہوئے کہا اجہا تم اپنے طریقے پر رہو یہ تہدید شدید تہی اون کو پہر کہا کہ عنقریب تم کو معلوم ہوجائیگا کہ عذاب کس کو آتا ہے اور کون جہوٹا ہے تم بہی منتظر رہو مین بہی انتظار کرتا ہون جانمین سے مراد یہ ہے کہ بے حرکت ہوکر رہگئے ثمود کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ اون کے جیران تہے اون کے دیار سے قریب بستے تہے اور یہ مشابہت ہو کفر و ہٹ دہرمی مین اور مثل اونکے عرب تہے فتح البیان مین کہا ہے کہ حضرت شعیب نے اصرار اپنی قوم کا کفر پر اور عزم مصمم اُنکا دین آبا پر اور بے اثری اپنے وعظ کی اون مین دیکہی تو اُن کو یہ وعید سُنائی کہ تم خوب طرح اپنے کام کیے جاؤ نہایت استطاعت و غایت تمکن کے ساتہہ مین بہی جسقدر تمکن ہو بحسب تقدیر الٰہی اپنا کام کرون گا اور اب جلد تم جان لوگے کہ جسپر عذاب رسوا کنندہ آتا ہے اور کون جہوٹا ہے جو اپنے کام کا وبال چکہے گا سو تم دونون منتظر رہو مین غرضکہ جسوقت مطابق اس وعید کے عذاب الٰہی آیا اللہ نے شعیب کو اور جو لوگ کہ اون کے ہمراہ ایمان لائے تہے اُنکو اپنی رحمت سے بچادیا اور جن لوگون نے اپنی جان پر بسبب تصمیم علے الکفر کے ظلم کیا تہا اون کو چنگہاڑنے پکڑ لیا جبرئیل علیہ السلام نے ایک ایسی چیخ ماری کہ اُنکی جانین اُنکے بدن سے نکل گئین سورۂ اعراف و سورۂ عنکبوت مین رجفہ آیا ہے اور یہان صیحہ فرمایا ہے رجفہ کہتے ہین زلزلے کو وہ تابع صیحہ ہوتا ہے یہ بسبب ترجح ہوا کے یہ عذاب تو اہل قریہ کو آیا رہے اصحاب ایکہ وہ عذاب ظلہ سے ہلاک ہوئے ظلہ ایک آگ تہی جس نے آسمان سے اوترکر اُنکو جلادیا بہرحال صیحہ سے وہ لوگ اپنے گہرون مین گہٹنے

کے بل مرکر رہگئے گویا کبھی وہان بسے ہی نہ تھے سو دوری ہو یعنے لعنت پڑے اہل مدین پر جس طرح کہ لعنت پڑی ثمود پر یا مراد دور سے ہلاک ہی کہتے ہین کبھی دو استین ایک عذاب سے ہلاک نہین ہوئین مگر قوم شعیب و قوم صالح قوم صالح کو چنگھاڑنے تحت سے پکڑا اور قوم شعیب کو فرق سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ اور بیہیج چکے ہین ہم موسی کو اپنی نشانیون سے اور روشن سند سے فرعون اور اُسکے سردارون کے پاس پھر چلے کہے مین فرعون کے اور نہین بات فرعون کی کچھ نیک چال رکھتی آگے ہوگا اپنی قوم کے قیامت کے دن پھر پہونچا دیگا اون کو آگ پر اور برا گھاٹ ہے جسپر پہونچے اور پیچھے سے ہلا اس جہان مین لعنت اور دن قیامت کے برا انعام ہے جو ملا فا سے پاچھ خبر دی کہ ہم نے موسے کو آیات باہرہ و دلالات ظاہرہ دیکر پاس فرعون بادشاہ قبط کے اور اُسکے سردارون کے بھیجا تھا وہ لوگ موسی علیہ السلام کی راہ پر تو نہ آئے اوسی طریق غی فرعون پر چلے حالانکہ فرعون کا کام کچھ نیک انجام نہ تھا سو جسطرح وہ اس دنیا مین تابع فرعون لعین کے رہے اسیطرح وہ اُنکا پیشوا دن قیامت کی طرف نار جہنم کے ہوگا اور اُنکو لیجا کر آگ مین جھونکدیگا اور اُنکو ایک بڑا حصہ عذاب کا ہوگا اور یہی شان سفرعین کی ہوتی ہی کقولہ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ اس آیت سے باشارۃ النص فرعون کا ناری ہونا ثابت ہی جس نے اوسکو مومن ناجی کہا ہے اوسکا استدلال غلط ہی قرآن پاک سے ہر جگہ اوسکا مرنا کفر پر ثابت ہی اب کسی عالم وصوفی کی تاویل وتفسیر کی حاجت نہین ہے الصباح یغنی عن المصباح حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے امرء القیس حامل لواء الشعراء جاہلیت ہوگا دن قیامت کے طرف دوزخ کے رَدَّاهُ اللّٰهُ اخزاہ اللہ نے فرمایا کہ ہمنے آل فرعون کے پیچھے لعنت لگائی یہ عذاب نار پر جو دنیا و آخرت مین ہوگا زیادہ ہے کیا برا انعام ہے مجاہد نے کہا ایک لعنت قیامت مین ہوگی اور ایک لعنت یہان دنیا مین ہی یہ دو لعنتین ہوئین ابن عباس نے کہا رفد مرفود سے مراد لعنت دنیا و آخرت ہی ضحاک وقتادہ بھی اسی کے قائل ہین دھوکقولہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ الآیتین فتح البیان مین کہا ہے یہ ساتوان قصہ ہی جو اس سورت مین ذکر ہوا پہلے نوح کا پھر ہود و صالح و ابراہیم و لوط و مدین کا ترتیب وار یہ قصہ موسی علیہ السلام کا ہے آیات

سے مراد توریت ہے سلطان مبین سے مراد معجزات باہرات ہین یا آیات سے مراد توشانیان ہین از انجملہ آٹھ نشانیون کا ذکر اعراف مین ہوچکا ہے اور نوین کا یونس مین ان آیات سے مراد توریت نہین ہے کیونکہ وہ بعد اغراق فرعون کے نازل ہوئی تھی اور سلطان سے مراد عصا ہے یہ عصا اگرچہ منجملہ تسع آیات کے تھا لکن چونکہ اعظم آیات اور حیران کرنے والا عقول کا اور سخت خارق عادات کا تھا اسلیے اوسکو الگ کرکے ذکر کیا یا آیات وہ ہے جو کہ مفید ظن ہو اور سلطان وہ ہے جو کہ مفید یقین ہو بعض نے کہا آیات و سلطان ایک ہی چیز ہین یعنے ہمنے موسی کو ایسی چیز دیکر بھیجا جو آیت بھی ہے اور سلطان بھی ہے یا مراد سلطان سے وہ محاورہ ہے جو درمیان موسی اور فرعون کے ہوا تھا ملأ کہتے ہین اشراف قوم کو اُنکا ذکر کیا نہ سارے قوم کا اسلیے کہ باقی قوم اونہین سردارون کی تابع تھی اصدار و ایراد مین ان لوگون نے کفر مین پیروی فرعون کی اختیار کی حالانکہ فرعون کا کفر ایک امر واضح تھا اور کفر اشراف کا اوسی کے کفر کی طرف مستند تھا یا مراد امر فرعون سے طریقہ و شان فرعون ہے پس کفر وغیرہ کو عام ہوگا اسنے کہا فرعون کا امر رشید نہین ہے بلکہ غی ہے اس مین تعریض ہے طرف اس بات کی کہ موسی کا امر ذو رشد ہے اور فرعون کا کام ضلال ہے بالجملہ فرعون دن قیامت کو اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور قوم کو لے جاکر آگ مین ڈالدے گا یہ لگ اوسکے پیچھے ہونگے ورود سے مراد دخول ہے اوس نے انکو دنیا مین ہی آگ مین جھونک دیا تھا کما قال تعالے اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا بعض نے کہا کہ اوس نے قوم کو موجبات و اسباب نار پر وارد کیا لکن اس مین بُعد ہے بہ سبب عطف بالفاء کے قتادہ نے کہا فرعون سامنے اپنی قوم کے چلے گا یہانتک کہ اُنکو آگ مین داخل کرے گا اسنے کہا یہ بیا گھاٹ ہے کیونکہ جس پانی پر وارد ہوتے ہین وہ پیاس کی گرمی کو بجھاتا ہے اور تشنگی کو دور کرتا ہے اور آگ برخلاف اس کے ہے تو یہ ورود بُرا ٹھیرا پچھے لگی قوم فرعون کے یا اوسکے سردارون کے بالخصوص یا اُنکو مع فرعون کے لعنت عظیم اس دنیا مین کہ جو امم آئین سب نے اونپر لعنت کی اور پھر قیامت مین ساری اہل محشر بھی اونپر لعنت کرینگی یہ لعنت اُنکا انعام ہے بطریق تھکم رف اصل مین بمعنے عون و عطا ہے ابو السعود نے کہا یہ مناسب اس مقام کے نہین ہے صحبی نے کہا رفد کہتے ہین ساغر لبریز کو شراب کے گویا یہ ذم ہے اوس چیز کی جسکو وہ آگ مین پینگے یہی انسب

بمقام ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ

لکن ظلموا انفسھم فما اغنت عنھم الھتھم التی یدعون من دون اللہ من شیء لما
جاء امر ربک وما زادوھم غیر تتبیب ○ یہ تھوڑے احوال ہین بستیون کے کہ ہم سناتے ہین
تجھکو کوئی اون مین قائم ہے اور کوئی کٹ گیا اور ہم نے اونپر ظلم نہین کیا لیکن ظلم کر گئے اپنی جان پر
پھر کچھ کام نہ آئے انکو ٹھاکر جنکو پکارتے تھے اللہ کے سوا کسی چیز مین جب پہونچا حکم تیرے رب کا اور کچھ نہ
بڑھایا اون کے حق مین سوے ہلاک کرنے کے ف اللہ نے انبیاء اور اُنکی امتون کا ذکر کرکے فرمایا کہ
یہ اخبار ہین اون لوگون کے کوئی اُن مین ہو آباد ہے اور کوئی ہلاک اس ہلاک کرنے مین ہم نے اونپر
کوئی ظلم نہین کیا لیکن وہ خود اپنے نفس پر ظالم تھے بسبب کفر و تکذیب انبیاء کے جب اون پر ہلاک
آیا تو اون کے اوثان جنکو وہ پکارتے تھے کچھ کام اون کے نہ آئے اور نہ اُن کو اُس ہلاک و عذاب
سے بچایا بلکہ اونکی ہلاکت کو اور زیادہ کر دیا مجاہد و قتادہ نے کہا تتبیب سے مراد تخسیر ہے یعنے خسران
و زیان مین ڈالنا کیونکہ سبب اُن کو دمار کا یہی اتباع ان اوثان کا ہے وہ خسر الدنیا والآخرۃ ہو گئے
فتح البیان مین کہا ہے یہ سات قصے جو ہمنے اس سورت مین بیان کیے اخبار ہین امم سالفہ و قرون
ماضیہ کے کہ اونہون نے اپنے انبیاء کے ساتھ کیا کیا پھر اون پر کیا بلا آئی منجملہ ان قرے کے جن کے
اہل ہلاک ہوے بعض قائم ہین یعنے آباد اور بعض حصید ہین یعنے ویران قائم وہ جو اپنے عروش
پر باقی ہے اور حصید وہ جسکا اثر باقی نہ رہا بعض نے کہا قائم وہ قری ہین جو ویران ہو گئے اور حصید وہ
ہین جو جڑ سے اکھیڑ ڈالے گئے آثار باقیہ قری کو مشابہ زرع کے فرمایا جو کہ اپنی ساق پر کھڑا ہو اور جو
مقطوع و معفو ہے اوسکو مشابہ حصید کے کہا ؎

از نقش دلگذار در و دیوار شکستہ آثار مدید ست صناد مدعم را

ابن عباس نے کہا قائم آباد گاؤن اور ویران دیہات ہین قتادہ نے کہا قائم وہ ہین جنکے جگہ دکھائی
دیتی ہے اور حصید وہ ہین جنکا اثر نہین رہا ابن جریج نے کہا قائم وہ ہے جو اپنے عروش پر گرے
پڑے ہین اور حصید وہ ہین جو زمین سے ملصق ہین یعنے یہ ہوے کہ بعض باقی اور بعض فانی
ہین گویا جب حال قری کا بیان کیا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ اُنکا کیا حال ہے آثار اونکے باقی ہین یا
نہین اللہ پاک نے فرمایا ہم نے اونپر ظلم نہین کیا اس عذاب و ہلاک سے بلکہ خود اونہون نے اپنی جان
کو نشانہ ہلاک کا بنایا یعنے کفر و معاصی کرکے پھر اون کے اصنام اوس عذاب کو اونسے دور نہ کر سکے

جنکو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں پر جتنے بلکہ اور زیادہ اون کو ہلاک وخسارہ مین ڈالا حالانکہ ان کا اعتقاد دیر تہا کہ وہ اُنکی مدد کرین گے اور نفع پہونچائین گے اور ضرر کے دافع ہون گے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○ اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے بستیون کو اور وہ ظلم کر رہتے ہین بیشک اوسکی پکڑ دکہ دیتی ہے زور کی ف اللہ پاک فرماتا ہے جسطرح ہم نے ان قرون ظالمہ کو ہلاک کیا ہے اسیطرح ہم اون کے اشباہ کو ساتھہ کرینگے اللہ کی پکڑ سخت ودردناک ہے صحیحین مین ابوموسے اشعری سے رفعاً آیا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ یعنے اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پہر نہین چہوڑتا فتح البیان مین کہا ہے مراد ظلم سے گناہ ہین اللہ کا عقوبت کرنا کافرون کو سخت ہے تو یہ گمان نہ کر کہ یہ آیت خاص ہے ساتھہ اون ظالمون کے جو کلی استون مین گذر گئے ہین بلکہ اس آیت کا حکم عام ہے حق ہین ہر ظالم کے حدیث ابوموسی اسی کی مؤید ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ○ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ○ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ○ اس بات مین نشانی ہے اوسکو جو ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے وہ دن ہے جسدن مین جمع ہون گے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکہنے کا اور اوسکو ہم جو دیر کرتے ہین سو ایک وعدے کی گنتی تک جسدن وہ آوے گا نہ بولے گا کوئی جاندار مگر اوسکے حکم سے سو اُن مین کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت ف اللہ پاک نے فرمایا کہ ہم نے جو کافرون کو ہلاک کیا اور مومنون کو نجات دی اس مین ایک وعظ وعبرت ہے ہمارے صدق وعدہ پر آخرت مین اولین وآخرین جمع ہونگے کقولہ تعالی وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ اوسکو مشہود اسلیے کہا کہ اولین وآخرین ملائکہ حاضر ہون گے رسل مجتمع ہون گے ساری خلق کا حشر ہوگا عادل غیر ظالم کا حکم چلے گا قیامت کے آنے مین دیر اس لیے ہے کہ اللہ کا کلمہ حق ہین بنی آدم کے سابق ہو چکا ہے کہ جب اتنے لوگ پیدا ہو چکینگے تب قیامت قائم ہوگی ایک مدت معین واسطے انقطاع توالد کامل بنی آدم کے مقرر ہو چکی ہے اوس وجود مقدر کے پورے ہونے پر ساعت آئیگی پہر جب ساعت آئیگی تو کوئی نفس بات نکریگا مگر اللہ کے حکم سے کقولہ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا اور فرمایا ہے وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ

الآیہ اور حدیث شفاعت مین نزدیک صحیحین کے آیا ہے وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوٰی الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ پھر فرمایا کہ نصیب اہل جمع کے کوئی شقی اور کوئی سعید ہوگا فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ فریق جنت سعداء مین اور فریق سعیر اشقیا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب یہ آیت اتری فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ مینے کہا اے رسول خدا ہم کس لیے عمل کرتے ہین ایسی شے پر جس سے فراغت ہوچکی ہے یا شے سنانف یعنی جدید پر فرمایا بلکہ شے مفروغ منہ پر اے عمر جسکے ساتھ قلم جاری ہوچکی ہے ولکن ہر کسیکو وہی امر آسان ہوجسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے رواہ ابو یعلی فی مسندہ فتح البیان مین کہا ہی ان ساتون قصون مین جو اس سورت مین ذکر کیے گئے ہین عبرت و موعظت ہی اسلیے کہ اون مین بیان عذاب دنیا و آخرت کا ہے سو ادنی توجہ سے ہوچکا اب عاقل اون سے معلوم کرسکتا ہے کہ جسکو انزال اول پر قدرت ہے وہ انزال ثانی پر بھی قدرت رکھتا ہے جسکو عذاب آخرت کا خوف ہے وہی ان عبر تو سے اعتبار پکڑتا ہے اور ان مواعظ سے متعظ ہوتا ہے آبن زید نے کہا ہم عنقریب فاکرین گے اپنا وعدہ آخرت مین جسطرح کہ ہمنے اپنا وعدہ نصرت کا ساتھ انبیاء کے وفا کیا ہے دنیا مین یہ دن آخرت کا وہ دن ہوگا جس مین ساری اگلے پچھلے لوگ واسطے حساب و کتاب و جزا کے فراہم کیے جائین گے اور وہان اہل محشر اور ساری خلائق اور اہل ارض و سما حاضر ہونگے ہمنے اسدن مین تاخیر نہین دی مگر ایک مدت معدود تک یعنے معلوم بالعدد جسکو سوا اسکے کوئی نہین جانتا وہ مدت دنیا کی ہی العرنے وقوع جزا کا بعد مدت مذکور کے مقرر کیا ہی ابو السعود نے کہا مراد انقضاء مدت قلیل ہے جو کہ اللہ کے علم مین بمقتضای حکمت ٹھیر چکی ہے حسبدن قیامت آئیگی کوئی جاندار بے حکم خدا کے بات نہ کریگا یعنے ساتھ حجت و شفاعت کے مگر اللہ کے اذن سے کما قال تعالی لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وقال تعالی مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور قولہ ھٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ وَلَا یُؤْذَنُ لَھُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ رہی یہ آیت یَوْمَ تَاْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِھَا اور محاجت کفار اللہ سے دربارہ ما کنا مشرکین سو جمع درمیان آیت باب اور ان آیات کی یہ ہے کہ یہ محمول ہین اختلاف احوال و اختلاف مواقف قیامت پر اس طرح کی جمع بہت مواضع قرآن مین مکرر آئی ہے پھر ان النفس یا اہل موقف مین بعض لوگ بدبخت اور بعض نیک بخت ہین تقدیم شقی کی سعید پر اسلیے ہے کہ یہ مقام تحذیر کا ہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اہل موقف دو ہی قسم ہین تیسری قسم نہین ہے ظاہر آیت و حدیث اسپر دلیل

ہے لکن ایک قسم مسکوت عنہ رہی یعنے وہ لوگ جنکی حسنات وسیئات برابر ہین یا نہ حسنات ہین اور نہ سیئات جیسے مجانین و اطفال سو یہ قسم زیر مشیت ہے اللہ جو چاہے گا وہ حکم درمیان اون کے کریگا تخصیص دو قسم مذکور کی بحیثیت قسم سوم کی نہین کرتی ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ سو وہ لوگ جو بدبخت ہین سو آگ مین ہین اُنکو وہان چلانا ہے اور وہاڑنا رہا کرین اُس مین جب تک ہے آسمان اور زمین مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہے ف اسکے دو معنی ہو سکتے ہین ایک یہ کہ ہین آگ مین جتنی دیر رہ چکی ہین آسمان و زمین دنیا مین مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اوسی کو معلوم ہے دوسرے یہ کہ رہین گے آگ مین جبتک رہے آسمان و زمین اوس جہان کا یعنے ہمیشہ مگر جو چاہے رب تو موقوف کر دے لکن چاہ چکا کہ موقوف نہ ہو اس کہنے مین فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے مین اور بندے کے کہ بندہ گو ہمیشہ رہے ساتھ یہ بات لگی ہے کہ اللہ چاہے تو فنا کر دے انتہی مانی موضح قرآن ابن کثیر کہتے ہین ابن عباس نے کہا اول نفس چلانا اور آخر نفس ڈہارنا ہوگا ابن جریر نے کہا عادت عرب کی یہ ہے کہ جب کسی شی کا وصف ساتھ دوام و ابد کے کرتے ہین تو یہ کہتے ہین هٰذَا دَائِمٌ دَوَامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسیطرح یہ بھی کہتے ہین هُوَ بَاقٍ مَا اخْتَلَفَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ سو اللہ جل ثناہ نے اُنکو وہی خطاب متعارف اونکا کیا مین کہتا ہون محتمل ہے کہ مراد دوام سموات و ارض سے جنس ہو اس لیے کہ آخرت مین بھی آسمان و زمین ہونگے اگرچہ یہان کا آسمان و زمین نہ ہو سو مراد وہان کا آسمان و زمین ہو وہ ہمیشہ رہیگا ابن عباس نے اس آیت مین کہا ہے ہر جنت کے لیے آسمان و زمین ہے اور استثنا مثل اس قول کے ہے اَلنَّارُ مَثْوَاكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اہل علم نے اس استثنا مین اختلاف کیا ہے بہت سے اقوال ہر جنکی حکایت ابن الجوزی رحمہ اللہ نے تفسیر زاد المسیر مین کی ہے اور ابن جریر نے اپنی کتاب مین کہا ہے اور قول خالد بن معدان و ضحاک و قتادہ و ابن سنان کو نقل کر کے اختیار کیا ہے کہ عود استثنا کا عصاۃ موحدین پر ہے اور بعض سلف سے اسکی تفسیر مین اقوال غریبہ آئے ہین قتادہ نے کہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِثُنْیَاهُ انتہے کلام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فتح البیان کا بیان فارغ یہ ہے کہ جن لوگون کے لیے اللہ کے علم مین شقاوت سابق ہو چکی ہے اور وہ کفر پر مرگئے ہین اگرچہ پہلے ایمان لا چکے تھے اونکا ٹھکانا دوزخ مین ہے وہ نار مین زفیر و شہیق کرین گے زجاج نے کہا زفیر کہتے ہین

شدت انین کو جو بحت بلند ہو یعنے چلاکر رونا اور اہل لغت بصرہ وکوفہ کا زعم یہ ہے کہ زفیر بمنزلہ ابتدا اواز
خر کے ہے اور شہیق بمنزلہ آخر آواز کے اور بعض نے کہا ہے کہ زفیر آواز دخر ہے اور شہیق آواز خچر یا زفیر آواز
سخت ہو اور شہیق آواز ضعیف یا زفیر اخراج نفس ہے اور شہیق رد نفس یا زفیر سینے سے ہوتی ہو اور شہیق
حلق سے یا زفیر آنا جانا سانس کا ہے سینے مین شدت خوف سے یہانتک کہ اضلاع اوس سے منتفخ ہو جائین
اور شہیق الٹی آواز یا پھیپھڑا سانس کا ہے سینے مین بہرحال مراد ان دونون سے دلالت ہو شدت کرب
وغم پر اُن کے حال کو مشابہ اوس شخص کے حال کے کہا جسکے دل پر حیرت چھاگئی ہے اور جان اُسکی گھٹ
رہی ہے لغت نے کہا زفیر یہ ہے کہ سینہ مرد کا شدت غم سے بھر جاوے اور سانس نکلے اور شہیق یہ ہو کہ آہ
سرد کھینچے بہرحال رہنا اُنکا دوزخ مین وہان تک ہوگا جہان تک کہ آسمان وزمین ہین یعنے مدت اُن کے
دوام کی دنیا مین یہ مدت سوا اوس کے ہوگی جو اسسے زیادہ کرے گا جسکی نہایت نہین ہے لفظ دامت
اسجگہ نامہ ہے یعنے بجہت علما کا بیانمین معنے توقیت مذکور کے اختلاف ہی اسلیے کہ اول قطعیہ سے تابید
عذاب کفار کی نارمین اور عدم انقطاع عذاب کا اون سے معلوم ہو چکا ہے اور یہ بات بھی ثابت ہو
کہ آسمان وزمین وقت انقضا وایام دنیا کے جاتے رہین گے ایک گروہ نے کہا یہ خبر جاری ہے عادت
عرب پر کہ وہ لوگ جب شے کے دوام مین مبالغہ کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ وہ دائم ہے مدت دوام آسمان
وزمین ومنہ قولہم لا اٰتیک ما جَنَّ اللَّیلُ وما ناحَ الحمامُ وخو ذٰلک اسصورت مین یہ معنے ہونگے
کہ وہ مخلد فی النار رہین گے بلا انقطاع جسکی کچھ انتہا نہ ہوگی یا مراد آخرت کا آسمان وزمین ہے کیونکہ
اسپر دلیل آئی ہے کہ آخرت مین آسمان وزمین جہان کا ہوگا سوا اس آسمان وزمین دنیا کے تو یہ رہنا دائم بدوام آخرت
ہوا علاوہ اسکے ضرور ہے کہ کوئی جگہ اُنکو اٹھائے اور کوئی موضع اُنپر سایہ کرے سو وہ دونون
موضع یہی ارض وسما ہونگے استثنا مین اہل علم کے اقوال ہین فتح البیان مین اس جگہ گیارہ قول
مع اسامی قائلین ذکر کیے ہین شوکانی رح نے اس بارہ مین ایک رسالہ مستقل لکھا ہے سیوطی نے
منجملہ تیرہ اقوال کے یہ قول اختیار کیا ہے کہ الا اسجگہ بمعنے حرف عطف ہے گو آگے فرمایا کہ ہمیشہ رہین گے
نارمین جب تک کہ آسمان وزمین ہو اور زیادہ اس مدت پر جسکی نہایت نہین ہے جمل نے کہا یہ وجہ حسن
ہے سمین نے وجوہ مذکورہ کا استیفا کیا ہے ابن حجر مکی نے زواجر مین کہا ہے کہ آیات واحادیث دلیل
ہین اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم مؤبد ہوگا اور جو قول برخلاف اسکے آیا ہے اوسکی

تاویل کرنا واجب ہے جیسے یہ آیت باب علما نے اس آیت مین بیس وجہ بیان کی ہین بعض کا رجوع طرف حکمت تقیید کے ہے ساتھہ مدت دوام سموات وارض کے اور بعض کا طرف حکمت استثنا کے پہر اکثر وجوہ کا ذکر کیا ہے جو فتح البیان مین منقول ہین اور سوا ان وجوہ کے اور اقوال بہی حکایت کیے ہین اور جو تغلیط وتخطیہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ وحافظ ابن القیم کا صاحب روح المعانی نے کیا ہے اوسکا ذکر بہی آیا ہے وہ کہہ اس قول مین متفرد نہین ہین بلکہ بعض سلف بہی اسیطرف گئے ہین اور شیخ ابن عربی نے بہی اسی کو اختیار کیا ہے غایت یہ کہ اس قول مین ان بعض سلف سے خطا ہی ہوئی ہو سو وہ اس خطا پر بہی ماجور ہیگا اجر مین یہ قول اوذکا ماثل ہے کیونکہ جہنم نام ہے طبقہ اول نار کا اور اس مین عصاۃ موحدین اور اصحاب کبائر ذنوب جائینگے پہر شفاعت شافعین ورحم ارحم الراحمین سے بعد ایک مدت کے جہنم سے نکلکر داخل بہشت ہونگے وہ سارا طبقہ خالی رہجائیگا اور اس مین کوئی شخص نہ ہوگا حدیث ابن عمر مین آیا ہے کیا بین علی جہنم یوم تصفق فیہ ابوابہا لیس فیہا احد رواہ احمد وحکاہ البغوی وغیرہ عن ابیہ ہریرۃ وغیرہ ایک جماعت صحابہ اسیطرف گئی ہے اور ایک گروہ تابعین کا بہی اسیکا قائل ہی اور ایک حدیث ابوامامہ کی بہی رفعاً معجم کبیر طبرانی مین آئی ہے لکن سند اسکی ضعیف ہے زمخشری نے کشاف مین اس مقام پر یہ طعن کی ہے کہ وہ جو مجبرہ کہتے ہین کہ مراد استثنا سے خروج اہل کبائر کا مارے ہے سو استثنا ثانی اسکی تکذیب پر منادی ہے اور انکو افترا کی تسجیل کرتا ہے الزموا امام ربانی قاضی محمد بن علی الشوکانی نے اسکے جواب مین کہا ہے کہ اے مسکین تجہہ پہ نہین معلوم کہ قائل اس قول کے کہ اہل کبائر جہنم سے خارج ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جسطرح کہ دواوین اسلام ودفاتر سنت مطہرہ مین یہ بات طریق ایک جماعت صحابہ سے جو عدد تواتر کو پہونچتے ہین ثابت ہو چکی ہے تجہکو کیا مطلب ہے طعن کرنے سے ایک ایسی قوم پر جس نے وہ بات جانی پہچانی جو تجہسے مجہول رہی اور ایسا عمل کیا جس سے تو مسافت بعیدہ پر ہے کون مانع ہے اسکا کہ اس استثنا کو اوس بات پر محمول کیا جاوے جو کہ ادلہ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہو اور جمہور علما سلف وخلف اوسکے قائل ہین اور استثنا ثانی کی ندا اس تکذیب پر غلط ہو کوئی مانع حمل سر دو استثنا سے سر دو موضع مین عصاۃ اس امت پر نہین ہے رہی طعن ابن عمر رضی اللہ عنہ پر سو اسے محمود کیا تو جانتا ہے کہ تو نے کیا کیا اور کس وادی مین تو جا گرا اور کس ہلاکت پر ساقط ہوا اور

ترکون ہے کہ اس مکان پر چڑھتا ہے اور دست کوتاہ پائے رنگ سے تناول نجوم سما کا کرنا چاہتا ہے
کیا طالبان نحو ولغت مین تجھہ کو کفایت نہین ہے کہ تو نے ایسے علم مین دخل دیا جس سے تو جاہل ہے فیا للہ
العجب ما یفعل القصور فی علم الرد ایۃ والبعد عن معرفتھا الی البعد مکان من الفضیحۃ
لمن لم یعرف قدر نفسہ فلا اوقفھا حیث اوقفھا اللہ سبحانہ انتھی حاصلہ + واما
الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا ما دامت السموت والارض الا ما شاء ربک
عطاء غیر مجذوذ ۝ اور وہ جو نیک بخت ہین سو جنت مین ہین رہا کرین اس مین جب تک آسمان
و زمین مگر جو چاہے تیرا رب بخشش مین ہے بے انتہا ف جو لوگ نیک بخت ہوے وہ اتباع رسل ہین وہ
تا دوام آسمان و زمین جنت مین رہین گے مگر جو اللہ چاہے مراد استثنا سے اسجگہہ یہ ہے کہ دوام ان کا
کوئی امر واجب ذاتہ نہین ہے بلکہ موکول ہے طرف مشیت الٰہی کی ضحاک و حسن نے کہا یہ حق ہین عصاۃ
موحدین کے ہے جو نار مین جائین گے پھر نار سے باہر نکالے جاوینگے یہ عطا غیر منقطع ہوگی قالہ ابن عباس
و غیر واحد یہ اسلیے کہ ذکر مشیت سے کہین یہ توہم نہ ہو کہ وہان انقطاع ہوگا جسطرح کہ حق مین اہل
نار کے کہا ہے کہ عذاب اہل نار دائمی اور مردود ہے طرف مشیت خدا کے اور اللہ نے اپنے عدل و
حکمت سے اون کو عذاب کیا ہے ولہذا فرمایا کہ تیرا رب کرڈالتا ہے جو چاہے صحیحین مین آیا ہے کہ یوتی
بالموت فی صورۃ کبش املح فیذبح ثم یقال یا اھل الجنۃ خلود فلا موت و یا اھل النار
خلود فلا موت فتح البیان مین کہا ہے جو لوگ اللہ کے علم مین سعادتمند ہو چکے ہین اور یہ وہ لوگ
ہین جو ایمان لیتے ہین اگرچہ پہلے اون سے کفر یا عصیان ہو چکا تھا وہ بہشت مین ہون گے ہمیشہ
کو جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہے مگر جو تیرا رب چاہے زیادہ اس سے جسکی کچھہ نہایت نہین ہے
اس سے دوام خلود ثابت ہوا ولہذا اس عطا کو غیر منقطع فرمایا ہے یعنے اسکا استداد الی غیر النہایۃ ہے
قاضی نے کہا یہ تصریح ہے ساتھہ اس کے کہ ثواب مذکور کبھی منقطع نہ ہوگا فلا تک فی مریۃ مما یعبد
ھؤلاء ما یعبدون الا کما یعبد اباؤھم من قبل وانا لموفوھم نصیبھم غیر
منقوص ۝ ولقد اٰتینا موسی الکتب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی
بینھم وانھم لفی شک منہ مریب ۝ وان کلا لما لیوفینھم ربک اعمالھم انہ
بما یعملون خبیر ۝ سو تو نہ رہ وہمے مین اون چیزون سے جنکو پوجتے ہین یہ لوگ کچھہ نہین پوجتے

مگر ویسا ہی جیسا پوجتے تھے اون کے باپ دادے اس سے پہلے اور ہم دینے والے ہین انکو انکا حصہ بن گھٹا یا
اور ہم نے دی تھی موسی کو کتاب پھر پھوٹ پڑگئی اور اگر نہ ہوتا ایک لفظ کہ آگے نکل چکا تیرے رب سے تو
فیصلہ ہوجاتا اُن مین اون کو اوس مین شبہ ہے کہ جی نہین ٹھیرتا اور جتنے لوگ ہین جب وقت آیا پورا
دیگا تیرا رب انکو اُن کے کیے اوسکو سب خبر ہے جو وہ کر رہے ہین ف یعنے کتاب دی تھی راہ بتانے
کو وہ لوگ اوسکی سمجھنے مین اختلاف کرنے لگے اور لفظ آگے ہوچکا یہ کہ دنیا مین سچ اور جھوٹھ صاف
ہوا تھے ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے فرمایا کہ جس چیز کو یہ شرک پوچھتے ہین تم کچھ شک نہ کرو کہ وہ باطل
ہے اون کے پاس کوئی سند اس پوجنے کی نہین ہے مگر یہی پیروی باپ دادا کی سو اللہ انکو بدلا اس تقلید
شرک کا دیگا اور عذاب کریگا اگر اون کے حسنات ہین تو بدلا اون کا اسی دنیا مین دیدیتا ہے ابن
عباس نے کہا نصیب سے مراد وعدہ خیر و شر ہے ابن زید نے کہا عذاب ہے پھر موسی کی کتاب کا ذکر کیا
کہ کوئی اوسپر ایمان لایا اور کوئی اُسکا منکر ہوا سو تم کو اگلے انبیا کی چال پر چلنا چاہیے اگر یہ بات نہ ہوتی
کہ اللہ نے بندون کے لیے ایک میعاد معلوم مقرر کر رکھی ہے تو ابھی فیصلہ ہوجاتا اور محتمل ہے کہ اللہ سبکو
عذاب نکریگا مگر بعد قیام محبت کے اوس شخص پر کما قال تعالی وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ
لِزَامًا وَّأَجَلٌ مُّسَمًّى پھر یہ خبر دی کہ کافرون کو شک ہے اوس چیز مین جسکو رسول لائے ہین پھر یہ فرمایا کہ اللہ
سارے امم اولین و آخرین کو جمع کرکے اون کے اعمال کی سزا و جزا دیگا فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد مرتہ
سے شک ہے اور رسولا سے مراد کفار عصر نبوت ہین جیسے قریش فرمایا تو ان اصنام کے باطل ہونے مین
شک نہ کریا انکی سو عاقبت مین اور اگر ان سب معانی پر حمل کرین تو بھی کوئی مانع نہین ہے اور یہ
نہی حضرت کو ہے اس مین تعریض ہے آپکے غیر کو جس کے دل مین کچھ شک ہے اس لیے کہ حضرت تو اس
مین کبھی شک نہین کرتے تھے پھر اللہ پاک نے کہا کہ معبودات ان کفار کے ویسے ہی ہین کہ جیسے معبودات انکے
آبا کے تھے پہلے سے تطلب یہ ٹھیرا کہ یہ سب شرک مین یکسان ہین اور عبادت غیر اللہ مین برابر تو اپنی قوم
کے شرک کو دیکھکر دل مین تنگ نہ ہو کہ یہ مثل اگلے طوائف بشر کے ہین خازن مین کہا ہے یَعْنِیْ اَنَّ کُلَّ
لَهُمْ فِیْ عِبَادَةِ هٰذِهِ الْاَصْنَامِ مُسْتَنَدٌ اِلَّا التَّقْلِیْدَ اٰبَاءَهُمْ انتہی یعنی ان کو پاس کوئی سند اس شرک
پر نہین ہے مگر تقلید باپ دادون کی معلوم ہوا کہ تقلید مستند اہل شرک ہوتی ہے قرآن پاک مین اللہ تعالے
نے تقلید کو اہل شرک و اہل کتاب سے حکایت کیا ہے اور ہر جگہ اوسکو محل ذم مین ذکر فرمایا ہے پھر فرمایا ہے

کہ ہم اُن کا نصیب عذاب سے بہرپور بلا نقصان انکو دینگے یا مراد نصیب سے رزق ہی یا وہ جو عام مخلوقات سے سمجھنے موسیٰ کو توریت دی تھی اسکی شان و تفاصیل احکام مین اختلاف کیا گیا ایک قوم ایمان لائی دوسری قوم نے کفر کیا بعض نے عمل کیا بعض نے اوسکو چھوڑ دیا سو اسیطرح اس قوم کا حال در بارہ قرآن ہی تم اُنکی حالت دیکھکر دلتنگ نہو اللہ کا کلمہ اگر سابق نہو چکا مراد کلمہ سے مہلت دینا ہے تا یوم القیامۃ تو فیصلہ ہو جاتا درمیان اونکے یعنے درمیان تیری قوم کے یا قوم موسے کے اس اختلاف مین حق کو ثواب ملتا ہے اور مبطل کو عذاب ہوتا اور فی الحال اللہ اون کے ہلاک و عذاب سے مانع ہو جاتا کلمہ سے مراد یہ کلمہ ہی سبقت رحمتی علی غضبی و لہذا اُنکو مہلت دی ہی اور عذاب مین عجلت نہین کی بعض نے کہا مراد کلمہ سے یہ ہے کہ اُنکو عذاب استیصال کا نہ ہوگا یہ تسلیہ ہے رسول خدا کو وہ لوگ شک مین ہین اس قرآن سے اگر مراد قوم نبوی ہے یا شک مین ہین توریت سے اگر مراد قوم موسیٰ ہے پہلے اولین و آخرین کو حکم توفیہ عذاب مین یا عذاب و ثواب دونون مین جمع کیا اور فرمایا کہ ساری خلائق کو جزا اون کے اعمال کی بہرپور دیجائے گی اس آیت کی قرارت و تخریج مین لوگون نے قدیما و حدیثا تکلم کیا ہے اور اکثر پر تلخیص اسکی دشوار ہوئی اللہ نے سین پر اوسکو سہل کر دیا اور نحون نے اقاویل اُن کے جمع کر کے راجح کو بتایا ہے اس جگہ حاجت تفصیل کی نہین ہی طرف سمین کے مراجعت کرنا چاہیے اللہ نے فرمایا اے اختلاف کرنیوالو کوئی شے تمہاری اعمال مین سے اللہ پر مخفی نہین ہے اس نیز وعدہ ہو اسطرح محسنین مصدقین کے اور وعید ہے واسطے مکذبین کافرین کے پھر اللہ نے حضرت کو حکم دیا

ایک ایسے کلمہ جامع انواع طاعت کا جسکا بیان ہی فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝ سو تو سیدھا چلا جا جیسا تجکو حکم ہوا اور جس نے تو بہ کی تیرے ساتھہ اور حد سے نہ بڑھو وہ دیکھتا ہے جو تم کر رہے ہو اور مت جھکو اُنکی طرف جو ظالم ہین پھر تمکو لگیگی آگ اور کوئی نہین تمہارا اللہ کے سوا مددگار پھر کہین مدد نہ پاؤگے ف ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور مومنین کو حکم کرتا ہے ثبات و دوام کا استقامت پر یہ اکبر عون ہی نصر پر اور رضی ہے طغیان سے یعنی بغی سے کیونکہ بغی پچھاڑ دیتی ہے اگرچہ کسی مشرک پر کیون نہ ہو اور یہ بات جتلادی کہ اللہ اعمال عباد کا بصیر ہے پھر ظالمون کیطرف مائل ہونے سے منع فرمایا ابن عباس

نے کہا تم مداہنت نکرو تحرفی نے کہا جھکنا ہے طرف شرک کے یعنے ظالمین سے مراد مشرکین ہین ابو العالیہ
نے کہا تم اون کے اعمال کو پسند نہ کرو ابن عباس نے کہا مت جھکو اون لوگون کی طرف جنھون نے ظلم
کیا ہے یہ قول حسن ہے یعنے ظالمون کو مدد نہ دو کہ تم گویا اونکے صنیع سے راضی ہو کیونکہ اللہ کے سوا کوئی ولی
تمہارا نہین ہے جو تم کو چھڑائے اور نہ کوئی ناصر جو تم کو رہائی دلائے فتح البیان مین کہا ہے اس کہنے سے
کہ تو مستقیم رہ جسطرح کہ اللہ نے تجھکو حکم دیا ہے ہر امر و نہی داخل ہے اور حضرت کی امت مقتدی ہے حضرت
کی بجا آوری مین اس ارشاد کی قتادہ نے کہا اللہ نے حکم دیا استقامت کرنیکا اپنے امر پر اور طغیان کرنے
سے اللہ کی نعمت مین منع کیا سفیان نے کہا یعنے مستقیم رہ قرآن پر جس نے کہا جب یہ آیت اوتری
تو حضرت نے فرمایا شَمَّرُوا شَمَّرُوا پھر کبھی آپ کو ہنستے نہ دیکھا ابو السعود نے کہا بالجملہ یہ امر منتظم جمیع محاسن
احکام اصلیہ و فرعیہ و کمالات نظریہ و عملیہ ہے اور خروج عہدہ سے اوسکی غایت صعوبت مین ہے ولہذا
حضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ کو سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا یہ حکم اس استقامت کا اون لوگون کو دیا جو
ہمراہ حضرت کے تائب ہوئے یعنے کفر سے طرف اسلام کے آئے اور ایمان مین شریک حضرت ہوئے یہ
آیت اعظم الموقع و اشد الامر ہے کیونکہ استقامت کرنا مطابق امر کے ایک ایسی شے ہے کہ سوا نفس
مطہرہ اور ذوات مقدسہ کے دوسرا اوسکے ساتھہ قیام نہین کر سکتا ہے سفیان ثقفی کہتے ہین
مینے حضرت سے کہا قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
ثُمَّ اسْتَقِمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ مین کہتا ہون کہ یہ آیت شامل ہے عقائد و اعمال و اخلاق کو عقائد مین
تشبیہ و تاویل و تعطیل و صرف عن الظاہر سے اجتناب کرنا چاہیے اور اعمال مین زیادت و نقصان و
بدع و محدثات و تغییر کتاب و تبدیل سنن و تقلید رجال و آرا سے احتراز کرنا لازم ہے اور اخلاق
مین دونو جانب افراط و تفریط سے دور تر رہنا ضرور ہے وَھٰذَا فِیْ غَایَۃِ الْعُسْرِ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ
وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ پھر طغیان سے منع کیا طغیان کہتے ہین حد سے تجاوز کرنے کو اللہ نے بعد ذکر استقامت
کے یہ بیان فرمایا کہ غلو عبادت مین اور افراط طاعت مین اسطرح پر کہ حد مضروب و مقدر سے خارج ہو جائے
ممنوع منہ و منہی عنہ ہے جیسے کوئی شخص روزہ رکھے اور افطار نکرے یا رات بھر کھڑا رہے اور بالکل
نہ سوئے اور جس حلال کا اللہ نے اذن دیا ہے یا اوس مین رغبت دلائی ہے اوسکو ترک کر دے ولہذا
صادق مصدوق نے حدیث صحیح مین فرمایا ہے اَمَّا اَنَا فَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ

فسوف یعذب عذابا شدیدا فلیس منی یہ خطاب اگرچہ حضرتؐ کو ہے لیکن حال امت کو آپکے حال پر غالب کہا ہے یا یہ نہی طغیان ہی کے ساتھہ امرت کے علاوہ ابن عبداللہ نے کہا مراد اس نہی سے صحاب حضرتؐ نہیں ہین بلکہ وہ لوگ ہین جو بعد حضرتؐ کے آئین گے ابن زید نے کہا طغیان یہ ہے کہ خلاف امر کرے اور مرتکب معصیت کا ہو اللہ کو تمہارے اعمال کی بصیرت ہے وہ بحسب استحقاق تم کو جزا تمہارے افعال کی دیگا کہتے ہین جس حضرتؐ پر کوئی آیت سخت تر اس آیت سے نہین اور تری ائمہ لغت نے تفسیر رکون کی ساتھہ میل وسکون کی بغیر اوس قید کے کی ہے جو زمخشری نے لگائی ہے کہ رکون میل یسیر ہے اسیطرح مفسرین نے کہا ہے کہ رکون مطلق میل وسکون ہی ہان بعض مفسرین نے تفسیر رکون مین ایسی قیود ذکر کیے ہین جسکو ائمہ لغت نے بیان نہین کیا قرطبی نے کہا حقیقت رکون کی استناد و اعتماد و سکون ہے طرف شی کے اور رضی ہونا ساتھہ اوسکی اور ائمہ تابعین مین بعض نے تفسیر رکون کی ایسی کی ہی جو کہ اخص ہے معنے لغوی سے قتادہ وعکرمہ نے کہا معنے یہ ہین کہ تم انکو دوست نرکھو اور انکی اطاعت نکرو ابن زید نے کہا رکون اس جگہہ بمعنے ادہان یعنے مداہنت ہی اور وہ یہ ہی کہ اون پر انکار اون کے کفر کا نہ کرے ابو العالیہ نے کہا تم اُن کے اعمال سے راضی نہ ہو عکرمہ نے کہا تم اون سے سازباز نہ کرو ائمہ تفسیر کا اختلاف ہی کہ یہ آیت خاص ہے ساتھہ مشرکین کے یا عام ہے بعض نے کہا خاص ہے اس مین نہی فرمائی ہے رکون سے طرف مشرکین کے ظالمین سے یہی مشرکین مراد ہین ابن عباس سے بھی اسیطرح مروی ہی بعض نے کہا کہ عام ہے ظالمون بن اس مین کچھ فرق درمیان کافر و مسلم کے نہین ہی اور یہی آیت سے بھی ظاہر ہے ہم نے مانا کہ نزول اس آیت کا حق مین مشرکین کے ہوا ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا کوئی یہ کہے کہ احادیث صحیحہ مین جو بالغ مبلغ عدد تواتر تک ہین اور حضرتؐ سے اسطرح ثابت ہین کہ جس کو ادنی تمسک سنت مطہرہ سے ہی اوسپر یہی مخفی نہین ہین یہ آیا ہے کہ طاعت ائمہ وسلاطین و امراء و حبے بیان تک کہ بعض الفاظ صحیح مین فرمایا ہے کہ تم اطاعت کرو سلطان کی اگرچہ وہ ایک غلام حبشی ہو جسکا سر مثل زبیب کے ہو یعنے چھوٹا جیسے دانہ منقی کا اور انکی اطاعت کو واجب کیا ہے جب تک کہ وہ نماز کو قائم رکھین اور کوئی کفر بواح یعنے صریح اون سے ظاہر نہ ہو اور جبتک کہ وہ حکم کسی معصیت کا نہ کرین ظاہر ان روایات کا یہ ہے کہ اگرچہ وہ ظلم مین اعلے مراتب کو پہونچ جائین اور اعظم انواع ظلم کرین لیکن کفر بواح نہ ہو تو انکی اطاعت واجب ہے جبکہ اُنکا حکم اللہ کی معصیت نہ ہو منجملہ احکام ائمہ کے ایک یہ ہے کہ

وہ لوگون کو متولی اعمال کرتے ہین اور مناصب دینیہ مین داخل فرماتے ہین سو یہ دخول معصیت خدا مین
داخل نہین ہی اسیطرح منجملہ اون کے ادا مرکے جہاد اور اخذ حقوق واجبہ سے رعایا سے اور اقامت حدود
شریعت کی درمیان متخاصمین کے اور قائم کرنا حدود کا اون لوگون پر جنپر حد شرعی واجب آتی ہے بالجملہ
طاعت ائمہ کی اون کے سرانجام پر واجب ہے ہر امر و نہی مین جبتک کہ وہ امر و نہی معصیت الٰہی نہ ہو اور
ایسے حالات مین مخالفت انکی اور داخل ہونا اور نیز ضرر سے وبخوف ذلک سے موجب طاعت کا بقیود مذکورہ تواتر
اول سے ثابت ہے بلکہ کتاب عزیز مین آیا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ بلکہ
یہ بھی آیا ہے کہ حق طاعت ائمہ اور امرا کی اگرچہ وہ تمہارا حق نہ دین چنانچہ بعض احادیث مین آیا ہے اَعْطُوْھُمُ الَّذِیْ لَھُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ بلکہ طاعت سلطان کا امر وارد ہوا ہے اور حضرت ؐ نے
یہانتک مبالغہ کیا کہ اگرچہ وہ تیرا مال لے لے اور تیری پشت کو مارے یعنے تب بھی تو اوس کی اطاعت
کر پس اگر ہم مطلق میل و سکون کا اعتبار کرین تو مجرد یہ اطاعت مامور بہا سہراہ مخالفت کر ایک طرح
کا میل و سکون ہی اور اگر میل و سکون ظاہر و باطن کا اعتبار کرین تو یہ نہی جو اس آیت مین آئی ہے اگر
شخص کو متناول نہ ہوگی جو ظاہر مین طرف اون کے مائل ہی بسبب ایک امر کے جو شرعًا اوسکا مقتضے
ہے جیسے طاعت یا تقیہ و مخافت ضرر یا جلب مصلحت خاصہ یا عامہ یا دفع مفسدہ عامہ یا خاصہ جبکہ اوس کا
میل باطن طرف اون کے نہ ہوگا اور نہ محبت ساتھ اون کے اور نہ رضامندی ساتھ اون کے اعمال
کے ہوگی مین کہتا ہون کہ طاعت عامہ مع جمیع انواع خود جبکہ معصیت الٰہی مین نہ ہوگی تو بصورت فرض
صدق سمای رکون مخصص عموم نہی کی بادلہ مشار الیہا ٹھیریگی اور اس مین شک نہین ہی کہ جس شخص
سلطان نے ابتدا حکم دخول کا کسی ایسے عمل مین دیا ہے جو کہ داخل معصیت خدا نہین ہی جیسے مناصب
دینیہ وغیرہا تو جبکہ اوس شخص کو اپنے نفس پر یہ وثوق ہی کہ وہ اچھی طرح قیام ساتھ اوس عمل کے کرے گا تو
اوسپر قبول کرنا اوس عمل کا فرض ہے چہ جائیکہ اوسکو جائز کہین اور وہ جو دخول فی الامارۃ سے نہی آئی
ہے وہ مقید ہے ساتھ علم و قوع امر کے طرف سے ائمہ و سلاطین و امرا کے جنکی طاعت اسپر واجب ہے جمعًا
بین الادلۃ یا وہ مامور قیام بالعمل سے ضعیف ہے جسطرح کہ یہ تعلیل بعض احادیث صحیحہ مین آئی ہے رہا
ملنا جلنا امرا سے اور آنا جانا پاس اون کے وسطے جلب کسی مصلحت کے عامہ یا خاصہ یا دفع مفسدہ عامہ
یا خاصہ کے باوجود کراہت کے اون کے ظلم سے اور عدم میل کیطرف انکی اور عدم محبت کے ساتھ اون

لہ حاشیہ در اسکا ترجمہ
حاشیہ در اسکا ترجمہ
۱۲

کے اور کراہت موصلت کی اگر جلب اوس منفعت کا یا دفع اوس مفسدت کا نہ ہو تو بغرض صدق مسمای رکون کے اس صورت پر منحصر ہوگا ساتھ اون ادلہ کے جنکو دلالت ہے مشروعیت جلب مصالح و دفع مفاسد پر وَالْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى وَلَا تَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ خَافِيَةٌ بالجملہ جو شخص ایسے شخص کی مخالطت مین مبتلا ہو جو کہ ظالم ہے تو اوسپر لازم ہے کہ اپنے اقوال و افعال کو میزان شرع مین وزن کرے اگر قاصر نکلے تو مصداق اس مثل سائر کا ہے فَعَلٰى نَفْسِهَا بَرَاقِشُ تَجْنِيْ اور یہ قیامت زدن بپای خود ہے اور اگر قبل اسکے کہ اسکیطرف سے وہ مامور ہو بھاگ سکے تو بھاگ جاوے کہ یہی اوسکے حق مین اولیٰ ہو قرطبی نے کہا صحبت ظالم کی بطور تقیہ مستثنیٰ ہے اس نہی سے بحالت اضطرار انتہے نیشاپوری نے کہا ہے محققین کہتے ہین رکون منہی عنہ رضا بالفعل ظلمہ ہے یا تحسین و تزیین اون کے طریق کی سامنے غیر کے اور مشارکت اونکی کسی شے مین ان ابواب ظلم سے رہی مداخلت ساتھ اون کے واسطے دفع کسی ضرر یا اجتلاب کسی نفع کے سو وہ اس رکون مین داخل نہین ہے پھر کہا ہے کہ یہ کہنا سیر الطریق حصول معاش و رخصت کے ہے رہا تقوی سو مقتضی اوسکا یہ ہے کہ بالکل اُن سے اجتناب کرے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ سے اللہ نے اس رکون پر بس نار کو مرتب کیا ہے یہ اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ ظلمہ اہل نار مین یا بمنزل اہل نار کے اور مصاحبت نار کی لامحالہ موجب بس نار ہوتی ہے بعض نے کہا یہ حکم رکون کا طرف اہل ظلم کے ہے پر ظالم کے حال کو کیا پوچھتے ہو ابو السعود نے کہا کہ حسب فی الجملہ میل کرنے کا طرف اوس شخص کے جس سے ظلم پایا جاتا ہے یہ ہے کہ یہ رکون مفضی طرف مساس نار کے ہوتا ہے تو پھر تو گمان حق مین اوس شخص کے کیا ہے جو کہ راسخ فی الظلم ہے اور تعدی و جور کرتا ہے اور یہ میل بھی طرف اوسکے میل عظیم ہے اور ان کی مصاحبت پر مہتمالک ہوتا ہے یعنی اسکام کے لیے مرا ہی جاتا ہے کہ کسی طرح اونکا ہم نشین ہے اور اونکی مسادست پر جان دیتا ہے کہ کسیطرح حاصل ہو اور اونکی موانست و مسامرت پر ملائی شرا نثر ہوتا ہے اور اونکا سا لباس پہنکر اونکی آرایش ظاہر و رونق فانی پر آنکھین کھولتا ہے اور جو تطوف دانیہ اونکو دیے گئے ہین اوسپر رشک کرتا ہے حالانکہ حقیقت مین یہ حطام ایک دانہ سے بھی زیادہ طفیف اور پر پشہ سے زیادہ خفیف ہین اور میل قلب سے برکان اور طالب و مطلوب دونون ضعیف پھر کہا ہے کہ الآیۃ ابلغ ما یتصور فی النہی عن الظلم و التہدید علیہ اور یہ خطاب ہے حضرت کو اور صحابہ موسنین کو اور تثبیت ہے اون کی استقامت پر یہ استقامت عمل ہے اور میل کرنا طرف ہر دو جانب

افراط وتفریط کے ظلم کرنا ہے اپنی جان پر اور غیر کی جان پر انتہے پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ اگر تم ان ظالمون کی طرف جھکو گے تو تم کو آگ چھوئیگی درحالیکہ کوئی ناصر و مددگار تمہارا اُس آگ سے نہ ہوگا اور پھر تم کو اللہ کیطرف سے کوئی مدد نہ ملیگی کیونکہ اوس کے علم مین سابق ہوچکا ہے کہ وہ تم کو بسبب اس کے کون کے عذاب کریگا جس سے تم کو منع کیا تھا اور تم باز نہ آئے تھے بلکہ تمنے تمرد وعناد اختیار کیا تھا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ کھڑی کر نماز دونون سرے دن کے اور کچھ پچھلے رات کے البتہ نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو یہ یادگاری ہے یاد رکھنہوالون کو اور ٹھہرا رہ البتہ اللہ ضائع نہین کرتا ثواب نیکی والون کا ف نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو تین طرح جو نیکیان کرے اوسکی برائیان معاف ہون اور جو نیکیان پکڑے اُس سے خو برائی کی چھوٹے اور جس ملک مین نیکیون کا رواج ہو وہان ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لکن تینون جگہ وزن غالب چاہیے جتنا میل اونا صابون انتہے ابن عباس نے کہا مراد ہر دو طرف روز سے نماز صبح و مغرب ہے حسن و ابن زید بھی اسی کے قائل ہین دوسری روایت مین حسن و قتادہ و ضحاک وغیرہم نے یون کہا ہے کہ صبح اول روز مین ہے اور ظہر و عصر آخر روز مین یہی قول محمد بن کعب کا بھی ہے ابن عباس وغیرہ واحد نے کہا زلفا من اللیل سے مراد نماز عشا ہے اور مبارک بن فضالہ نے کہا مغرب و عشا ہے یہی قول مجاہد وغیرہ کا ہے بالجملہ اس آیت سے نماز پنجگانہ ثابت ہوتی ہے مطلب یہ ٹھہرا کہ فعل خیرات مکفر ذنوب ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث اہل سنن مین علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے حضرت ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے نہین ہے کوئی مسلمان کہ وہ کوئی گناہ کرے پھر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے مگر وہ بخشدیا جاتا ہے صحیحین مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ اونہون نے وضو کرکے دکھایا پھر کہا کہ مین نے حضرت ﷺ کو اسیطرح وضو کرتے دیکھا ہے حضرت نے فرمایا جس نے میرا سا وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اون مین حدیث نفس نہ کی تو اوسکا اگلا گناہ بخشدیا گیا دوسرا لفظ عثمان کا ہے کہ اونہون نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر کہا جس شخص نے میرا سا وضو کرکے نماز ظہر کی پڑھی تو جو کچھ اُس کے درمیان اس نماز اور نماز صبح کے ہوا ہے بخشا گیا پھر نماز عصر کی پڑھی تو بخشا گیا وہ جو کہ درمیان اس نماز کے اور نماز ظہر کے ہوا تھا پھر نماز مغرب کی پڑھی تو بین مغرب و عصر بخشا گیا پھر پڑھی تو بین عشا و نماز مغرب بخشا گیا پھر شاید وہ رات کو سوتا ہے کروٹ لیتا ہے پھر اوٹھکر وضو کیا اور نماز صبح کی پڑھی تو

ہاین صبح ونماز عشا بخشا گیا وہی الحسنات یذہبن السیئات رواہ احمد وصحیحین
مین رفعاً آیا ہے کہ بہلا بتاؤ تو اگر تم مین سے کسی کے گہر کے دروازے پر ایک نہر ہو وہ اُس مین ہر دن پانچ
بار نہائے کچھ میل کچیل باقی رہے گا کہا نہین اے رسول خدا فرمایا اسیطرح یہ پانچون نمازین ہین اللہ
پاک انکے سبب سے ذنوب وخطایا کو محو کر دیتا ہے صحیح مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ
تک اور رمضان رمضان تک مکفرات مابینہا ہین جب تک کہ کبائر سے بچتا رہیگا ابو ایوب کا لفظ
رفعاً یہ ہے کل صلوۃ تحط ما بین یدیہا من خطیئۃ زد دیر بخاری مین ابن مسعود سے مروی
ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ لیا تھا حضرتؐ کے پاس آکر خبر کی اللہ نے یہ آیت اوتاری اقم
الصلوۃ الایۃ اوس نے کہا اے رسول خدا یہ میرے لیے ہے فرمایا بلکہ میری ساری امت کے
لیے درواہ مسلم ایک لفظ مین ہون ہے مینے ایک عورت باغ مین پائی اوس کے ساتھ سب کچھ
کیا بجز اسکے کہ اُس سے جماع نہین کیا بوسہ لیا چمٹا یا اب آپ جو چاہین وہ سزا مجھ کو دین حضرتؐ
نے کچھ نہ کہا وہ آدمی چلا گیا عمر نے کہا اللہ نے اوسپر پردہ رکھا تھا اگر وہ اپنی جان پر پردہ رکھتا
حضرتؐ نے اوسکے پیچھے اپنی نگاہ لگائی اور فرمایا اوسکو پھیر لاؤ اوسکو پھیر لائے حضرتؐ نے اوسپر
یہ آیت پڑہی اقم الصلوۃ الخ معاذ نے کہا کیا یہ تنہا اوسکے لیے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون
کے لیے حدیث عبداللہ مین رفعاً آیا ہے اللہ تعالی نے درمیان تمہارے اخلاق کو تقسیم کیا ہے جس طرح
کہ درمیان تمہارے ارزاق کو تقسیم کیا ہے اور اللہ تعالی دیتا ہے دنیا جسکو دوست رکھتا ہے
اور دوست نہین رکھتا اور نہین دیتا دین مگر اوسی کو جسکو دوست رکھتا ہے پس جسکو اللہ نے دین دیا
اوسکو دوست رکھا قسم ہے اوسکی جس کے ہاتھ مین ہے جان میری اسلام نہین لاتا بندہ یہان تک کہ
سلامت ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور ایمان نہین لاتا یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا اسکی
بوائق یعنے شر درسی پوچھا بوائق اوسکے کیا ہین فرمایا فریب دینا اوسکو اور ظلم کرنا اوسپر اور نہین کماتا
کوئی بندہ مال حرام پھر صرف کرتا ہے اُسمین سے پھر برکت ہو اوسکے لیے اوس مال مین یعنے نہین ہوتی
اور نہ صدقہ دیتا ہے پھر قبول ہو اوس سے یعنے قبول نہین ہوتا اور نہین چھوڑ جاتا اوسکو پس پشت
اپنے مگر ہوتا ہے وہ زاد اوسکا طرف آگ کے اللہ تعالی برائی کو برائی سے دور نہین کرتا ولکن
برائی کو نیکی سے دور کرتا ہے رواہ احمد علی بن زید نے ابو عثمان سے روایت کیا ہے کہ مین

ہمراہ سلمان کے تھا نیچے ایک درخت کے اونہون نے ایک شاخ خشک لیکر ہلائی اوسکے پتے جھڑ پڑے پھر کہا اے ابوعثمان تونے مجھسے نہ پوچھا کہ مین نے یہ کام کیون کیا مینے کہا بتاؤ کیون کیا کہا ایسا ہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میرے ساتھ پھر فرمایا تھا مسلمان جب اچھی طرح وضو کرکے نماز پنجگانہ پڑہتا ہے تو اوس کے گناہ جھڑ جاتے ہین جیسے کہ یہ پتے جھڑ پڑے پھر یہ آیت پڑہی رَدَّاہُ الْحَمْدُ دوسرا لفظ احمد کا معاذ سے یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ میسر لفظ ابوذر سے رفعاً یہ ہے اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاَتْبِعْھَا حَسَنَۃً تَمْحُھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہٗ مِنَ الْحَسَنٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ ھِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنٰتِ انس نے رفعاً کہا ہے مَا قَالَ عَبْدٌ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ سَاعَۃٍ مِّنْ لَّیْلٍ اَوْ نَھَارٍ اِلَّا غُفِرَتْ مَا فِی الصَّحِیْفَۃِ مِنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی تُسْلَکَ مِنْھَا مِنَ الْحَسَنَاتِ عثمان راوی اس مین ضعیف ہے انس کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا مَا اَنْزَکَتْ مِنْ حَاجَۃٍ وَّلَا وَاجِبَۃٍ اِلَّا اقْتَطَعْتُھَا فَقَالَ لَہٗ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ ھٰذَا یَاْتِیْ عَلٰی ذٰلِکَ یہ حدیث اور مثل اسکی دوسری حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ اقرار کلمۂ توحید ساتھ اخلاص دل وحسن نیت کے ماحی ذنوب وسیئات ہے ولہ الحمد فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے بعد ذکر استقامت کے منجملہ اوسکے انواع کے اسجگہ ذکر اقامت نماز کا فرمایا اسلیے کہ یہ اس ایمان ہی مراد دو طرف نہار سے نماز فجر وعصر ہے یا فجر وظہر یا صبح ومغرب یا ظہر وعصر اور صلوٰۃ عشی سے مراد ظہر وعصر ہے ابن جریر نے کہا راجح یہ ہے کہ مراد صبح ومغرب ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اجماع ہے اسبات پر کہ ایک طرف صبح ہے تو پھر دوسری طرف مغرب ہوگی رازی نے کہا تفسیر طرفی النہار مین مذاہب کثیر ہین اشہر یہ ہے کہ مراد نماز فجر وعصر ہے کیونکہ ایک طرف نہار کے طلوع شمس ہے اور دوسری طرف غروب سو طرف اول نماز فجر ہے اور طرف ثانی مغرب نہین ہوسکتی اسلیے کہ یہ نماز داخل ہے زلفا من اللیل مین اسلیے حمل کرنا طرف ثانی کا عصر پر واجب ٹھیرا زلف کہتے ہین ساعات کو جو قریب بیکدیگر ہون اخفش نے کہا معنے زلفا من اللیل کے نماز شب ہین ابن عباس نے کہا نماز عشا حسن نے کہا نماز مغرب وعشا حسنات سے مراد حسنات واجبہ ومندوبہ وغیرہا عموماً ہین منجملہ اون کے بلکہ عمود انکا نماز پنجگانہ ہے ابن مسعود نے کہا ھِیَ الصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ ابن عباس نے اتنا اور زیادہ کیا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ سیئات سے بھی مراد عام سیئات ہین اور بعض نے کہا صغائر ہین اذہاب سے مراد تکفیر ہے گو یا وہ گناہ

سرے ہی سے نہین سُنے تھے صحاح ستہ مین ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیلیا تھا اوسنے آکر حضرت سے یہ ذکر کیا گویا اُسکے کفارہ کا سوال کرتا تھا اوسپر یہ آیت اوتری اوس شخص نے کہا اے رسولخدا اَلِیْ ھٰذَا فرمایا لِمَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ اُمَّتِیْ احمد و مسلم و ابوداؤد وغیرہم کا لفظ ابوامامہ سے یہ ہے کہ ایک مرد نے آکر حضرت سے کہا اَقِمْ فِیَّ حَدَّ اللّٰہِ یہ لفظ ایک بار یا دو بار کہا حضرت نے اوس سے اعراض کیا پھر اقامت نماز ہوئی جب حضرت نماز پڑھ چکے فرمایا وہ مرد کہان ہے اوسنے کہا مین یہہ حاضر ہون فرمایا اَتممت الوضوء وصلیت معنا انفا قال نعم قال فانک من خطیئتک کیوم ولدتک امک فلا تعد اور اُسوقت اللہ پاک نے اپنے رسول پر یہ آیت اوتاری وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ اس باب مین بہت حدیثین بالفاظ مختلفہ آئی ہین اور احادیث مین یہ بھی آیا ہے کہ نماز پنجگانہ کفارات مابینہما ہین مجاہد نے کہا حسنات کہنا ہی ان الفاظ کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر لکن اول اولے ہے ابن المسیب بھی اسی کے قائل ہین قرطبی وضحاک وجمہور مفسرین نے کہا ہے حسنات صلوات خمس ہین احادیث بھی اسپر دلیل ہین یہ یعنے استقامت یا قرآن ایک موعظت ہے واسطے متعظین کے حسن نے کہا مراد ذاکرین ہے وہ لوگ ہین جو کہ خوشی و اندوہ و شدت و رخاء و عافیت و بلا مین اللہ کو یاد کرتے ہین پھر اللہ نے فرمایا کہ تو صبر کر استقامت و عدم طغیان و عدم رکون بر طرف ظلمہ کے یا مراد صبر کرنا ہے امر و نہی پر اللہ ضائع نہین کرتا ہے اجر محسنین کا مراد محسنین سے صلحین ہین یا ہر محسن فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ اُولُوْا بَقِیَّۃٍ یَّنْھَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْھُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِیْہِ وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ○ وَمَا کَانَ رَبُّکَ لِیُھْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَھْلُھَا مُصْلِحُوْنَ ○ سو کیون نہ ہوئے اُن سنگتون مین تم سے پہلے کوئی لوگ جنمین اثر رہا ہو کہ منع کرتے بگاڑ کرنیسے ملک مین مگر تھوڑے سے جو ہمنے بچالیے اون مین اور چلے وہ لوگ جو ظالم تھے اوسی راہ جس مین عیش پایا اور تھے گنہگار یعنے نیک لوگ غالب ہوتے تو قوم ہلاک نہ ہوتی تھوڑے تھے سو آپ بچگئے اور تیرا رب ایسا نہین کہ ہلاک کرے بستیون کو زبردستی سے اور لوگ ہان کے نیک ہون ف اللہ نے فرمایا قرون گذشتہ مین بقایائے اہل خیر جو کہ منع و رد منکرات سے نہی کرتے کیون نہ ہوئے ہان ایسے لوگ قلیل ہوئے اونہین کو اللہ نے حلول نعمت سے بچالیا ولہذا اللہ نے اس امت کو حکم دیا ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو کما قال تعالیٰ

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر الایة پھر فرمایا کہ ظالم لوگ معاصی پر مستمر رہے اور اُنھوں نے کچھ
التفات طرف ارکار کے نہین کیا یہانتک کہ ناگہان اونپر عذاب آگیا اللہ نے کوئی بستی ہلاک نہین کی
لکن اوس بستی کے لوگ ظالم نفس تھے اپنی جان کا آپ برا کرتے تھے ورنہ اللہ کا عذاب کسی قریہ مصلحہ پر
کبھی نہین آیا ہے کقولہ تعالی وما ظلمناھم ولکن ظلموا انفسھم الایة فتح البیان مین کہا ہے
اللہ نے یہ ذکر کیا کہ سبب حلول عذاب استیصال کا امم گذشتہ مین یہ تھا کہ اون مین کوئی شخص ایسا نہ تھا
کہ فساد سے منع کرتا اور رشاد کا امر کرتا تقیہ سے مراد رائے و عقل و دین ہے لکن ایسے لوگ جو بچ گئے اور ہمنے
اُن کو بچا دیا تھوڑے تھے یہ وہی لوگ تھے جو اتباع انبیا مین اور اونھون نے زمین مین فساد کرنے سے
لوگون کو منع کیا باقی سب لوگون نے نہی کرنا ترک کر دیا تھا کہتے ہین یہ قلیل قوم یونس تھی بدلیل
کریمہ الا قوم یونس بعض نے کہا مراد اتباع سائر انبیا ہین یعنے اہل حق جملہ امم کے علے العموم اور
جن لوگون نے اپنی جان پر بسبب بسیار بشرت فساد و ترک نہی کے ظلم کیا تھا وہ بدستور اپنی شہوات و
غدرات و فجرات پر جمے رہے اسباب عیش کا اہتمام کرتے رہے اور حق سے روگردان ہوئے مترف
وہ شخص ہے جسکو نعمت و ثروت و جاہ نے متکبر کر دیا ہے اور بسبب خصب عیش و رفاہیت حال و
سعت رزق کے اعمال آخرت سے باز رہا اور عاجل کو آجل پر اختیار کیا اور تمام عمر اوسکی شہوات
نفسانیہ مین مستغرق ہوئی سو یہ لوگ مجرم تھے بسبب اتباع شہوات کے ورنہ اللہ تعالی کی یہ عادت نہین
ہے کہ وہ کسی قریے کو براہ ظلم ہلاک کر ڈالے اسمین ایذان ہے اس امر کا کہ اہلاک مصلحین ظلم عظیم
ہے مراد اس سے تنزیہ ہے اللہ پاک کی ظلم سے بالکلیہ گویا صدور ظلم کا اللہ تعالی سے مستحیل ہے و نہ
اللہ جو کچھ اپنے بندون کے ساتھ کرے کچھ بھی ہو ہرگز وہ ظلم نہین ہے قاعدہ اہل سنت یہی مقرر
ہو چکا ہے زجاج نے کہا جائز ہے کہ معنے آیت کے یون ہون کہ تیرا رب کسی کو ہلاک نہین کرتا ہے در
حالیکہ ظالم ہو اگرچہ وہ شخص نہایت صلاح پر ہو اسلیے کہ تصرف اسکا انہی ملک مین ہے دلیل اسکی یہ آیت
ہے ان اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن اللہ لیس بظلام للعبید کسینے کہا مراد ظلم سے ہمجا شرک ہے یعنے مجرد
شرک پر کسی کو ہلاک نہین کرتا یہانتک کہ اوس شرک کے ساتھ فساد فی الارض اور متابعت ہوئی بھی آمم جبر
طرح کہ قوم شعیب کو ماپ تول کے نقصان پر ہلاک کیا اور قوم لوط کو بسبب ارتکاب فاحشہ کے برباد کر ڈالا
اصلاح سے مراد یہ ہے کہ آپس مین ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہین لوگون پر ظلم نہین کرتے سو یہ عدم ہلاک

بسبب فرط رحمت و مسامحت کے اپنے حقوق مین اسی جگہ سے فقہا نے وقت تزاحم حقوق کی حقوق عباد فقرا کو حقوق غنی حمید پر مقدم رکھا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ یبقی مع الکفر ولا یبقی مع الظلم لیکن تو جانتا ہے کہ یہ مقام نہی کا منکرات سے ہے اور قبیح منکرات شرک بالله ہی سو یہ مقام ملائم اسجگہ کے نہین ہے کیونکہ شرک داخل ہی فساد فی الارض مین بدخول اولی و کہذا ہر رسول نے جسکا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے سب سے پہلے اپنی امت کو اسی منکر شوم سے منع کیا ہے پھر سائر معاصی سے جنکو وہ عمل مین لاتے تھے تو حمل کرنا ظلم کا اسجگہ مطلق فساد پر جو کہ منکر کو بھی شامل ہی اور اصناف معاصی کو بھی عام اور حمل کرنا اصلاح کا اصلاح مذکور پر اور باز رہنا منکر سے اسطرح کہ بعض لوگ نہی کرتے رہین اور بعض متوجہ طرف اتعاظ و قبول نصیحت کے ہون اور شرک وغیرہ انواع فساد پر اصرار نکرین مناسب ہے بعض نے کہا معنے آیت کے یہ ہین کہ اللہ انکو انکے گناہون پر ہلاک نہین کرتا ہے جبکہ وہ ایمان مین مخلص ہوتے ہین اس صورت مین مراد ظلم سے معاصی ہین جریر نے کہا حضرت سے اس آیت کی تفسیر کا سوال کیا تھا فرمایا واھلھا یصلح بعضھم بعضا اخرجہ الطبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ و الدیلمی و روی موقوفا علی جریر بعض نے کہا مراد ہلاک سے عذاب استیصال ہی دنیا مین رہا عذاب آخرت سو وہ لازم حال ہے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین ۝ الا من رحم ربک ط ولذلک خلقھم ط وتمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین ۝ اور اگر چاہتا تیرا رب کردالتا لوگون کو ایک راہ پر اور ہمیشہ رہتے ہین اختلاف مین مگر جسپر رحم کیا تیرے رب نے اور اسی واسطے انکو پیدا کیا ہے اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بھر دونگا دوزخ جنون اور آدمیون سے اکٹھے ف اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان بات پر قادر ہے کہ سب لوگون کو ایک طرح پر ایمان یا کفر مین کردالے لیکن وہ ہمیشہ ادیان و مذاہب و آرا مین مختلف رہینگے عکرمہ نے کہا ہدی مین مختلف ہونگے حسن نے کہا رزق مین بعض بعض کو بیگار مین پکڑینگے لیکن صحیح اول ہی مگر جسکو اللہ رحم کرے یہ رحمت مین اتباع رسل ہین کہ جو خبر اون کو پیغمبرون نے دی اونہون نے اوسکے ساتھ تمسک کیا اونکا طریقہ ہمیشہ اسیطرح رہا یہانتک کہ خاتم الرسل آئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا اتباع کیا یہی مرحومین فرقہ ناجیہ ہی جس طرح کہ حدیث مسانید و سنن مین طرق چندسے جو کہ ایک دوسرے کو قوت دیتی ہین آیا ہے کہ ان الیھود افترقت علی احدی وسبعین فرقۃ وان النصاری افترقت علی ثنتین وسبعین فرقۃ وستفترق ھذہ الامۃ

علی ثلث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا فرقۃ واحدۃ قالوا ومن ھم یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الحاکم وزید فی روایۃ بھذہ الزیادۃ یعنے یہود اکہتر فرقے ہوگئے اور نصاریٰ بہتر اور یہ امت تہتر فرقے ہوجائیگی یہ سب فرقے دوزخی ہین مگر ایک فرقہ کہا وہ کون فرقہ ہے اے رسولخدا فرمایا ع جس پہ مین ہون اور میرے یار ہین ✤ بیان ان فرق ہفتادو دو عدد کا اور بیان فرقہ ناجیہ کا رسالہ کشف العمہ اور رسالہ معتقد منتقد اور رسالہ ضبیۃ الاکوان مین کیا گیا ہے علما کلام کا کلام تفسیر مین اس حدیث کی نہایۃ البسیط ہے ہر شخص نے اپنی رائے کے موافق تنقیح وتنقید وتعیین فرقہ ناجیہ کی بیان کی ہے لیکن باوجود اس تفسیر مرفوع نبوی کے کچھ جاحبت کسی عالم ودرویش کے قول کی باقی نہین ہے کما قیل اذا جاء نھر اللہ بطل نھر معقل یہ حدیث اسپر بھی دلیل ہے کہ اختلاف مذہب کا ایک موہوم چیز ہے اور اتفاق حق پر ایک امر محمود ہے یہی مخواے نص سے ثابت ہوا کہ جس طریقہ وسیرت ودیانت وامانت پر اصحاب کرام تھے وہ مذہب اختلاف سے پاک ہے اور نجات اوسی طریقے مین منحصر ہے سو مصداق ما انا علیہ واصحابی کا زمانہ مشہود لہ بالخیر سے اس زمان پرآشوب تک یہی فرقہ اہل حدیث ہے کہ جنہون نے اپنے عقائد واعمال کو اتباع ظاہر کتاب عزیز ودواضح سنت مطہرہ مین منحصر کر رکھا ہے اور سر مو خلاف قول وفعل پیغمبر کو روا نہین رکھتے ہین اور رائے مجرد فقیہ وخیال فلسفی وکشف صوفی اور جدل متکلم ونحو ہاسے بمراحل دور ہین اور یہ شیوہ ان کا یقینا موجب نجات ہے ہمراہ اخلاص توحید وحسن اتباع وصلاح طریت وخوبی نیت کے انشاء اللہ تعالی اور بات بھی یہی ہے کہ جب اصل موجود ہو تو پھر فرع کیا چیز ہے اور کون عالم وصوفی کچھ اپنے گھر سے یا باپ کے گھر سے لایا ہے جس سیکو جو کچھ ملا ہے وہ اسی قرآن وحدیث سے ملا ہے اور جو کوئی ان دو اصل اصول کا تابع نہین ہے وہ دنیا وآخرت مین پریشان حال مشتت البال ہے ؎

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ۔۔۔ برفتند وبسیار سرگشتہ اند

عطا نے کہا یہود ونصاری ومجوس ہمیشہ مختلف رہین گے مگر جسپر رب نے رحم کیا یعنے حنیفیہ قتادہ نے کہا اہل رحمت خدا یہی جماعت اہل سنت ہے اگرچہ ان کے دیار وابدان جدا جدا ہین اور اہل معصیت ان کے اہل فرقت ہین اگرچہ ان کے دیار وابدان مجتمع ہون ابن عباس نے کہا اللہ نے ان کو دو فریق پیدا کیا ہے کقولہ فمنھم شقی وسعید اور بعض نے کہا کہ انکو واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے حکایت طاؤس کے پاس دو آدمی جھگڑتے آئے اور بہت سی خصومت کی طاؤس نے کہا تم دونے باہم اختلاف کیا اور بہت سا کیا ایک

نے کہا ہم اسی لیے پیدا کیے ہین طاؤس نے کہا تو جھوٹا ہے اوس نے کہا کیا اللہ نے یہ نہین فرمایا ہے وَلَا یَزَالُونَ مُخْتَلِفِینَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ عاؤس نے کہا لَمْ یَخْلُقْهُمْ لِیَخْتَلِفُوا وَلٰكِنْ خَلَقَهُمْ لِلْجَمَاعَةِ وَالرَّحْمَةِ ابن عباس نے کہا ہے لِلرَّحْمَةِ خَلَقَهُمْ وَلَمْ یَخْلُقْهُمْ لِلْعَذَابِ یہی قول مجاہد ضحاک وقتادہ کا ہے کقولہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِیَعْبُدُونِ حسن نے کہا لِلرَّحْمَةِ وَالِاخْتِلَافِ خَلَقَهُمْ ابن وہب نے کہا مین نے مالک سے پوچھا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے اونہون نے کہا فَرِیقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ دوسرا لفظ مالک کا یہ ہو کہ لِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ اَیْ لِلرَّحْمَةِ وَالِاخْتِلَافِ پھر اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ قضا وقدر مین یہ بات ٹھہر چکی ہے کہ منجملہ مخلوق کے کوئی مستحق جنت کا ہے اور کوئی مستحق دوزخ کا پھر ان دونو مکانون کا ضرور ہے وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَالْحِكْمَةُ التَّامَّةُ صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا ہے کہ جنت ونار مین جھگڑا ہوا جنت نے کہا میرا کیا حال ہے کہ داخل نہین ہوتے مجھ مین مگر ضعیف وسقط لوگ نار نے کہا مین اختیار کی گئی ہون واسطے متکبرین وجبارین کے اللہ عزوجل نے جنت سے کہا اَنْتِ رَحْمَتِی اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ اور نار سے فرمایا اَنْتِ عَذَابِی اُنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ اَشَاءُ ان مین سے ہر ایک کے لیے بھرنا ہے سو جنت مین ہمیشہ فضل رہے گا یعنے زیادتی یہانتک کہ اللہ اوسکے لیے ایک خلق پیدا کرے گا پھر دوزخ سو وہ یہ کہیگی هَلْ مِنْ مَزِیدٍ یہانتک کہ رب العزۃ اوس مین اپنا قدم رکھے گا تب وہ کہیگی قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ فتح البیان کا بیان فاسخ یہ ہے کہ اگر تیرا رب چاہتا تو ان سب لوگون کو ایک دین والا کر دیتا خواہ اہل ضلالت ہوتے یا اہل ہدی یا سب کو حق پر فراہم کرتا یہ مختلف نہ ہوتے یا فقط دین اسلام پر سب جمع کر دیتا نہ کسی اور دین پر ولکن اللہ نے اسطرح نہ چاہا اسی لیے اسطرح پر نہ ہوا ولہذا فرمایا کہ لوگ ہمیشہ مختلف رہینگے اور ادیان مشتی پر ہون گے کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی کوئی مشرک کوئی مسلم کیونکہ یہ سب ہے ادیان مین مختلف باختلاف کثیر ہین ان کا ضبط مین آنا مشکل ہے بامراد اختلاف ہر حق مین یا دین اسلام مین بامراد اختلاف ہر رنگ مین کہ کوئی غنی ہے اور کوئی فقیر ابن عباس نے کہا ہے مراد اہل حق واہل باطل ہین ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اِفْتَرَقَتِ الْیَهُودُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِینَ فِرْقَةً وَاِفْتَرَقَتِ النَّصَارٰی كَذٰلِكَ وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِینَ فِرْقَةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ بِنَحْوِهٖ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِفْتَرَقُوْا عَلٰی اِثْنَتَیْنِ وَسَبْعِینَ فِرْقَةً وَاِنَّ هٰذِهِ

ہ اور بہشت کے ہر ایک دروازہ پر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو شخص اس کلمہ پر مرا ہے وہ بہشت کے اس دروازہ سے داخل ہوگا

الْاُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِى النَّارِ وَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَهِىَ الْجَمَاعَةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ
خطابی نے کہا اسحدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ فرق ملت دین سے خارج نہین ہین اور بعض نے کہا مراد ان
فرق سے اہل بدع وہوا ہین جو کہ متفرق یعنے فرقہ فرقہ ہوگئے ہین اور ایک دوسرے سے مختلف ہین اور بعد حضرت
کے ظاہر ہوئے ہین جیسے خوارج وقدریہ ومعتزلہ ورافضہ وغیرہم اور مراد فرقہ واحدہ سے فرقہ سنت وجماعت ہین
جنہون نے اتباع رسول کا اختیار کیا ہے قول وفعل مین اور کسی شخص کی خلاف رسول مین تقلید نہین کرتے
ہین پھر اللہ نے ان مین سے اہل رحمت کو مستثنے فرمایا یعنے مرحومین مختلفین نہین ہین جس نے کہا جسپر اللہ مہربان
ہے وہ مختلف نہین ہوا مجاہد نے کہا مختلف اہل باطل ہین اور مرحوم اہل حق اللہ نے اہل حق کو توفیق و
ہدایت دین حق کی بخشی اسلیے اونہون نے اختلاف نہین کیا یا جسپر اللہ نے رحم کیا منجملہ مختلفین فی الحق یا دیز
اسلام کے اوسکو راہ صواب کی سجھائی یہی صواب اللہ کا حکم ہے اور یہی حکم وہ حق ہے جس کے سوا کوئی حق
نہین ہے یا جسپر اللہ نے رحمت کی ساتھ قناعت کی لکن اولی تفسیر آیت کی یہ ہے کہ مراد اجتماع ہے حق پر
تاکہ سنے استثنا کے واضح وغیر محتاج تکلف ٹھیرین اشارہ ذلک کا طرف مجموع اختلاف ورحمت کے ہے
مجاہد نے کہا خَلَقَهُمْ لِلرَّحْمَةِ یہی قول عکرمہ کا ہے ابن عباس نے کہا خَلَقَهُمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقًا
يَرْحَمُ وَلَا يَخْتَلِفُ وَفَرِيْقًا لَا يَرْحَمُ فَيَخْتَلِفُ حسن بصری نے کہا خَلَقَهُمْ لِلْاِخْتِلَافِ فراء نے
کہا اہل رحمت کو رحمت کے لیے اور اہل اختلاف کو اختلاف کے لیے پیدا کیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ
نے کتاب الرد علی المنطقیین مین کہا ہے کہ قوم جتنی اتباع رسل وکتاب منزل سے دور جا پڑتی ہے اوتنا ہی
اختلاف وتفرق انکا اعظم تر ہوتا ہے اور وہ گمراہ تر ہوجاتے ہین حالانکہ اللہ تعالی نے حکم جماعت وائتلاف
کا دیا ہے اور فرقت واختلاف سے منع فرمایا ہے کما قال سبحانہ تعالی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا وقال تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِىْ شَىْءٍ اور فرمایا
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور یہ خبر دی کہ اہل رحمت
مختلف نہین ہوتے ہین جسطرح کہ آیت باب مین فرمادیا ہے ولہذا جو لوگ طریقے تابع ہین رسول کے وہ
اختلاف مین اقل ہین جسپر اہل حدیث واصحاب سنت کہ یہ بہ نسبت جمیع طوائف اسلامیہ کے اقل الاختلاف
ہین پھر جو کوئی ان سے قریب تر ہے وہ اختلاف سے دور تر ہوتا ہے اور جو شخص سنت سے البعد ہے جیسے معتزلہ
ورافضہ وہ سب طوائف سے اختلاف مین اکثر ہین رہا اختلاف فلاسفہ کا سو کوئی شخص اوسکا حصر نہین کرسکتا

ف ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرقہ ناجیہ ایک ہی ہے اور وہ اہل سنت والجماعت ہے اور باقی تمام فرقے جہنمی ہیں
ف ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف امت رحمت ہے اور اتفاق زحمت ہے
ف ۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف امت رحمت ہے اور اتفاق زحمت ہے

ہے ابوالحسن اشعری نے کتاب المقالات مین وہ مقالات فلاسفہ غیر اسلامیین کی ذکر کیے ہین جنکا ذکر فارابی
وابن سینا وامثالہمانے بھی نہین کیا اسیطرح قاضی ابوبکر بن الطیب نے کتاب الدقائق مین فلاسفہ اور سنجمین پر
رد کیا ہے اور اس مین نطق متکلمین عرب کو منطق یونان پر ترجیح دی ہے اسیطرح متکلمہ معتزلہ وشیعہ وغیرہم
نے فلاسفہ پر رد کیا ہے اور انواع مقالات اون کے ذکر کیے ہین بالجملہ فلاسفہ طوائف کثیر ہین اور طبیعیات
والٰہیات مین اختلاف کثیر رکھتے ہین اسیطرح ہیئت مین سب سے پہلے جس نے انکی منطق کو اصول مسلمین
مین مخلوط کیا ابوحامد غزالی ہین اور اہل علم نے اس غلط پر تکلم کثیر کیا اور آخر عمر مین خود غزالی نے ان علوم
شوم سے اعراض کیا یہانتک کہ حسب تصریح ملا علی قاری حسبۃ للہ انکا انتقال ہوا تو کتاب صحیح بخاری
اون کے سینے پر تھی رحمہ اللہ کتاب تہافت الفلاسفہ جس مین غزالی نے مقالات حکما پر رد و اعتراض کیا
ہے شاہد عدل ہے اس جمیع پر وللہ الحمد بالجملہ افتراق فرق فلاسفہ کا تو نہین ہے کہ سوا اللہ کے کوئی دوسرا
اوسکو شمار کر سکے یہ اختلاف اوس اختلاف سے کہین بڑھکر ہے جو کہ ایک ملت مین ہوتا ہے جیسے یہود
ونصاریٰ عظمت اختلاف کی اضعاف مضاعف ملت واحدہ ہے الحاصل ہمیشہ نظار مسلمین فلاسفہ پر
رد اونکی منطق وغیرہ کا کرتے رہتے ہین اور اون کے خطایا کو ثابت کرتے ہین اون کے جملہ مقالات مین
اسلیے کہ جس امر مین لوگ تنازع کرین اوس مین کوئی حکم دینے والا نہین ہے مگر کتاب منزل ونبی مرسل
کما قال تعالیٰ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ
فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ولہذا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا انتہے حاصل آیت شریف یہ ٹھیرا کہ اللہ نے اہل باطل کو پیدا کیا اور انکو مختلف
بنایا اور اہل حق کو پیدا کیا اور انکو متفق ٹھیرایا اور بعضے پر حکم اختلاف کا دیا انکی بازگشت طرف دوزخ
کے ہے اور بعض پر حکم رحمت کا کیا انکی بازگشت طرف جنت کے ہے وہ اہل افتراق واختلاف ہین اور یہ اصحاب
اتفاق واتحاد دلیل اسپر تمہ آیت باب ہے کہ تمام ہوگیا کلمہ تیرے رب کا یعنے جسطرح ازل آزال مین مقدر
کیا تھا اوسیطرح ثابت ہوا اور تغییر وتبدیل سے ممتنع رہا بعض نے کہا وہ کلمہ یہ تھا کہ ملائکہ سے کہا تھا کہ مین
جہنم کو جن والنس سب سے بھردونگا یعنے ان دونو قسم مخلوق مین سے جو کوئی مستحق نار کا ہے وہ نار مین جائیگا وکلا

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ اور سب بیان کرتے ہین ہم تیرے پاس رسولون کے احوال سے جس سے ثابت کرین تیرا دل اور
آئی تجھکو اس سورت مین تحقیق بات اور نصیحت اور سمجھوتی ایمان والون کو ف اللہ تعالی فرماتا
ہے کہ ہم نے حال پیغمبرون کا اور انکی امتون کا اور جو کچھ حجت ذکر اور بحث درمیان اون کے ہوئی تھی اور
جو تکلیفات انبیاء علیہم السلام نے اوٹھائی اور جسطرح پر ہم نے مومنون کی نصرت کی اور کافرون کو مخذول
کیا سب تجھپر ظاہر کردیا یہ اسلیے کہ تیرا دل ٹھیرے اور تو اون کی اقتدا کرے اور پریشان خاطر نہووے ابن
عباس اور ایک جماعت نے کہا ہے یہ اشارہ طرف اس سورت کے ہے اور قتادہ نے کہا طرف دنیا کی یعنے اس
دنیا مین تیرے پاس سچے قصے پیغمبرون کے آئے اور نصیحت آئی جس سے کافر ڈرین اور مومنین نفع لین فتح الرحمن
مین کہا ہے کہ یہ قصص ذکر کرنا اسلیے ہے کہ تم کو زیادہ یقین ہو اور دل تمہارا مطمئن ہوجاوے اور نفس
تمہارا ادای رسالت پر ثابت رہے اور تم اذیت کفار کا تحمل کرو بہ سبب وقوف کے احوال امم گذشتہ پر
کہ وہ کیسے کچھ ضلال مین متمادی تھے اور رسل نے اون کی طرف سے کیا کچھ تکلیف پائی اور شقتین اٹھائین
کیونکہ نکاثر اول دل کو ثابت تر کرتا ہے اور نفس مین راسخ تر ہوتا ہے اور علم مین اقوے ترمراد ہ
سے یہ سورت ہے یا دنیا لکن اس مین بُعد ہے اسلیے کہ ذکر دنیا کا اس جگہہ نہین آیا ہے یا مراد یہ آیت ہے یا یہ
قصص حق ہے مراد براہین قاطعہ ہین جو کہ دلالت کرتے ہین صحت مبدء و معاد پر یا مراد نبوت ہے اگر اول
مراد ہے تو تخصیص اس سورت کی ساتھہ مجی حق کے حالانکہ اور سورتین بھی حق آیا ہے اس قصد سے ہے
کہ یہ سورت مشتمل ہے بیان حق پر نہ یہ کہ حق اس سورت مین ہو جو دوسری سورت مین نہو بعض نے کہا یہ سورت
جامع ہے بیان ہلاک امم و شرح حال امم پر زیادہ تر سورہ دیگر سے بعض نے کہا تخصیص سورت کی بالذکر
واسطے تشریف سورت کے ہے جو متضمن احوال امم گذشتہ کا تذکر کرتا ہے اوسکے لیے یہ سورت موعظت و پند ہے
اور جو کوئی ان قصص مین تفکر کرتا ہے اوسکی یہ سورت یادگار ہے تخصیص تذکر کی ساتھہ مومنین کے
اسلیے ہے کہ یہی لوگ متامل الفاظ و متذکر ہوتے ہین وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا
عَامِلُونَ ۝ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ کہدو انکو جو یقین نہین کرتے کام کیے جاؤ اپنی جگہہ ہم بھی
کام کرتے ہین اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہین ف یہ ارشاد الہی بطور تہدید کے ہے کہ تم اپنی راہ پر
رہو ہم اپنی راہ پر ہین عنقریب تم یہ بات جان لوگے کہ عاقبت کس کے لیے ہے چنانچہ اللہ نے اپنا وعدہ وفا کیا اور اپنے بندون کی

نصرت فرمائی ولله الحمد فتح البیان میں ہے کہ جو لوگ اس حق پر ایمان نہیں لاتی ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں
اور نہ اس امر میں کچھ سوچتے ہیں اون سے کہدو کہ تم اپنے حال پر قائم ثابت رہو یعنے کفر کیے جاؤ ہم اپنے
حال پر یعنے ایمان پر قائم ہیں اس کہنے میں تشدید وعید وتہدید مزید ہے واسطے کفار کے اور تم انتظار
کرو انجام کار کا ابن جریر نے کہا یعنے موا عید شیطان کی آہ دیکھو ہم بھی انتظار کرتے ہیں کہ اللہ کی عقوبت
وتعذیب کب نازل ہوتی ہے اس ارشاد میں جو وعید وتہدید ہے وہ مخفی نہیں ہے وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اللہ کے
پاس ہے جیبی بات آسمانوں کی اور زمین کی اور اسی کیطرف رجوع ہے کام سارا سو اوسکی بندگی کر اور
اوسپر بھروسا رکھ اور تیرا رب بے خبر نہیں جو کام کرتے ہو ف اللہ تعالی نے یہ خبر دی کہ میں عالم الغیب
ہوں مجھکو غیب آسمان میں ہو یا زمین میں معلوم ہے لام اس جگہہ واسطے تخصیص کے ہے معلوم ہوا
کہ سوا اللہ کے کوئی غیب دان نہیں ہے نبی مرسل ہو یا ملک مقرب پھر کسی پیر فقیر کی کیا ہستی ہے کہ وہ دعوے
غیب دانی کا کرے ہر امر کا مرجع اللہ کیطرف ہے اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ تم خاص میری عبادت
کرو اور مجھی پر بھروسا رکھو کیونکہ جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اسکو کافی ہوتا ہے کعب نے کہا
توریت کا خاتمہ بھی خاتمہ ہود ہے رواہ ابن جریر بسندہ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جو کچھ بندوں سے
آسمان وزمین میں غائب ومخفی ہے اور سکا علم اللہ ہی کو ہے تخصیص غیب کی اس جگہہ باوجودیکہ اللہ کو علم
مشہود بھی ویسا ہی ہے جیسے کہ مغیب کا اسلیئے کی ہے کہ یہ وہ علم ہے کہ جس میں کوئی شریک اللہ کا نہیں
ہے بعض نے کہا مراد اس غیب سے اترنا عذاب کا آسمان سے اور طلوع عقاب کا زمین سے ہے لیکن اول اولی
ہے ابو علی فارسی وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں اضافت غیب کی طرف مفعول کے توسع کی راہ سے ہے
اور ساری خلق کا کاروبار دنیا وآخرت میں طرف خدا کے راجع ہے وہ ہر کسیکو اوس کے عمل کی جزا
دیگا اور عاصی سے انتقام لیگا ابن جریر نے کہا درمیان اونکے عدل سے حکم کرے گا یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خطاب کیا کہ عبادت وتوکل کر بعض نے کہا یہ خطاب حضرت کو اور سارے خلق کو ہے کیا ہوں اور کیا
کافر پھر فرمایا کہ تیرا رب ان کے اعمال سے غافل نہیں ہے بلکہ عالم جملہ اعمال واحوال خلق ہے وہ اونکی جزا
دیگا خیر کی جزا خیر شر کی جزا شر کعب نے کہا ہے فاتحۂ توریت فاتحۂ انعام ہے اور خاتمۂ توریت خاتمۂ ہود
رواہ عبد اللہ بن احمد ابو الشیخ مراد خاتمۂ ہود سے یہ آیت شریف ہے وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ الخ

سورۂ یوسف علیہ السلام

یہ سورت مکی ہے حدیث ابی بن کعب مین رفعاً آیا ہے کہ علموا رقائکم سورۃ یوسف فانہ ایما مسلم تلاھا او علمھا اھلہ او ما ملکت یمینہ ھون اللہ علیہ سکرات الموت واعطاہ من القوۃ ان لا یحسد مسلما رواہ الثعلبی وغیرہ ابن کثیر کہتے ہین یہ حدیث صحیح نہین ہے اسلیے کہ اسناد اسکی بالکل ضعیف ہے ابن عساکر نے بھی اسی کو لگ بھگ روایت کیا ہے لکن وہ منکر ہے سائر طرق سے بیہقی نے دلائل مین ذکر کیا ہے کہ حضرتؐ اس سورت کی تلاوت کرتے تھے ایک گروہ یہود نے سنکر اسلام اختیار کیا اسلیے کہ یہ سورت موافق انکی کتاب کے تھی لکن یہ روایت ابن عباس سے بطریق کلبی عن ابی صالح آئی ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ سورت ساری مکی ہے بعضون نے کہا درمیان مکہ و مدینہ کے اوتری ہے وقت ہجرت کے یہ ایک سو گیارہ آیت ہے ابن عباس و قتادہ نے کہا مگر چار آیتین قرطبی کہتے ہین علما کا یہ مقولہ ہے کہ اللہ تعالی نے پیغمبرون کے قصے قرآن مین مکرر کر ایکہی معنے کے ساتھ وجوہ مختلفہ مین بالفاظ متناسبہ بدرجات بلاغت ذکر کیے ہین مگر قصہ یوسفؑ کہ اسکا ذکر مکرر نہین فرمایا معہذا کسی مخالف کو قدرت معارضہ کی مکرر و غیر مکرر پر حاصل نہ ہوئی للہ الحمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر تلک ایٰت الکتٰب المبین ۝ انا انزلنٰہ قرءٰنا عربیا لعلکم تعقلون ۝ نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھذا القرءان وان کنت من قبلہ لمن الغٰفلین ۝ یہ آیتین ہین واضح کتاب کی ہم نے اسکو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ تم سمجھو ہم بیان کرتے ہین تجھ پاس بہتر بیان اسوسطے کہ بھیجا ہمنے تیرطرف یہ قرآن اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبرون مین ف حروف مقطعہ پر گفتگو اول سورۂ بقرہ مین ہو چکی ہے کتاب سے مراد قرآن روشن ہے جو کہ نہایت وضاحت و جلا سے اشیاء مبہمہ کا بیان اور اُن کی تبین و تفسیر کرتا ہے قرآن پاک کو زبان عربی مین اوتارا کیونکہ لغت عرب سب لغتون مین زیادہ تر فصیح اور روشن اور وسیع ہے اور ادائے معانی مین جو کہ قائم بالنفس ہوتی ہین سب سے بڑھکر ہے فلہذا اشرف کتب کو اشرف لغات مین نازل فرمایا اشرف رسل پر بسفارت اشرف ملائکہ اور یہ نزول اشرف بقاع ارض مین ہوا اور ابتداء اس نزول کی اشرف شہور سال تمام مین ہوئی یعنے ماہ رمضان مین لیس یہ کتاب جملہ وجوہ اور جمیع جہات سے

کامل ٹھیری ولہذا اللہ تعالی نے اسکو احسن قصص فرمایا ابن جریر نے ابن عباس سے سبب نزول مین اسسورت کے یون روایت کیا ہے کہ صحابہ نے کہا اے رسول خدا کاش آپ ہمپر کوئی قصہ بیان فرماتے اسپر یہ آیت آئی نحن نقص الخ اور اسکو دوسرے طریق سے سلاً بھی عمرو بن قیس سے روایت کیا ہے مصنف اپنے باپ کے سند سے راوی ہین کہ حضرت پر قرآن مجید اوترا آپنے لوگون پر اوسکی تلاوت کی اونہون نے کہا اے رسول خدا کاش آپ ہمکو کوئی قصہ سناتے اوسپر اللہ نے یہ آیت تا تعقلون نازل کی پھر ایک زمانے تک حضرت اون پر اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی اللہ نزل احسن الحدیث الخ رواہ ابن جریر والحاکم عون بن عبد اللہ کہتے ہین اصحاب حضرت ملول ہوئے عرض کیا کہ اے رسول خدا احادیث کے اوپر اور قرآن سے کمتر کوئی بات ہم سے کہو مراد انکی قصص تھی اوسپر اللہ نے یہ آیت تا غافلین نازل کی وہ طالب حدیث تھے اللہ نے انکو راہ احسن الحدیث کی دکھلائی اونہون نے ارادہ قصص کا کیا تھا اللہ انکو طرف احسن القصص کے راہنما ہوا اس آیت کریمہ کے پاس جو کہ مشتمل ہے مدح قرآن اور اسکو کافی ہونے پر ہر کتاب ماسوا ہی ذکر کرنا ایک حدیث کا مناسب ہے جسکو امام احمد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب کو ایک کتاب بعض اہل کتاب سے ہاتھ آئی تھی یہ اسکو لاکر حضرت کے سامنے پڑھنے لگے حضرت نے غضب مین آکر فرمایا امتھوکون فیھا یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ لقد جئتکم بھا بیضاء نقیۃ لا تسالوھم عن شیء فیخبروکم بحق فتکذبوہ او بباطل فتصدقوہ والذی نفسی بیدہ لو ان موسی کان حیا لما وسعہ الا ان یتبعنی دوسرا لفظ عبد اللہ بن ثابت کا یہ ہے کہ عمر نے آکر کہا اے رسول خدا سیر اگذر ایک میرے بھائی پر قریظہ مین سے ہوا تھا اوس نے جوامع توریت مجھکو لکھکر دیا ہین کیا مین انکو آپ پر عرض کرون حضرت کا چہرہ مبارک دگرگون ہوگیا عبد اللہ بن ثابت کہتے ہین مین نے کہا اے عمر تو حضرت کے چہرے کو نہین دیکھتا کہ متغیر ہوگیا ہے عمر نے کہا رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا تب حضرت کا غصہ گیا اور فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو اصبح فیکم موسی ثم اتبعتموہ وترکتمونی لضللتم انکم حظی من الامم وانا حظکم من النبیین رواہ احمد مین کہتا ہون ان احادیث سے تقلیدات آرا ورجال کی جڑ کٹ گئی تسمہ تک باقی نہ رہا کیونکہ فرمایا اگر موسی علیہ السلام کہ من جملہ انبیاء کرام اولوالعزم کے ہین اس امت مین آتے تو انکو بھی کوئی چارہ بجز اتباع خاتم الرسل کے نہ ہوتا جسطرح کہ عیسی وقت نزول کے آسمان سے دنیا مین بزمان قرب قیامت اسی کتاب عزیز کی

مطہرہ پر عمل کریگے تو اب کسی اور عالم و درویش و مجتہد و صوفی و مخدوم کی کیا ہستی باقی ہے کہ باوجود نصوص قرآن و ادلہ واضحہ حدیث کے اوس کے قول یا فعل یا رائے مجرد یا اجتہاد بحت یا کشف و الہام و منام کی پیروی کیجائے اور رسول کی کلام بکبت التمام ہدایت انتظام پر کسی اور امتی کے کلام کو مقدم رکھا جائے یہ کام و کلام اوسی شخص سے متصور یا واقع ہوتا ہے جو کہ سفنے ایمان و حلاوت اسلام و طلاوت احسان سے بالکل فارغ البال خالی الذہن ہو یا معاند مکابر و جاہل مجادل ہو اور فقط نام کا مسلمان و کلمہ گو بنا ہے ورنہ کتاب بانی و سنت مطہرہ کے ہوتے یہ شیوہ شیطانی یعنے جہ خالد بن عرفطہ کہتے ہین میں باپر عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک مرد عبد القیس کہ جسے سوس مین ساکن کیا تھا لائے عمر نے کہا تو فلان بن فلان عبدی ہو کہا ہان کہا تو ہی سوس مین رہتا ہے کہا ہان عمر کے ہاتھ مین ایک قنات تھی اوس سے اوسکو مارا اوس نے کہا اے امیر المومنین مجھکو کیون مارتے ہو عمر نے کہا بیٹھ جاوہ بیٹھ گیا اوسپر یہ آیت پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الر تلک ایٰت الکتٰب المبین الی قولہ لمن الغٰفلین اس آیت کو تین بار اوسپر پڑہا اور تین ہی بار اوسکو مارا اوس نے کہا اے امیر المومنین تم مجھے کیون مارتے ہو کہا تو ہی نے کتاب دانیال لکہی ہے کہا اب جو حکم دین مین ویسا ہی کرون کہا جا اور اس کتاب کو آب گرم اور صوف سفید سے محو کر پھر خبردار کبھی اوسکو نہ پڑہنا اور نہ کسیکو پڑہانا مجھکو اگر یہ بات پہونچیگی کہ تو نے اوسکو پہر پڑہا یا کسی شخص کو پڑہایا تو مین تجھہ کو عقوبت سے ہلاک کردون گا پہر فرمایا بیٹھ جاوہ سامنے اوون کے بیٹھ گیا کہا مینے جاکر ایک کتاب اہل کتاب سے نقل کرائی تھی پہر ایک آدمی مین اسکو لیکر آیا حضرت نے مجھ سے پوچھا اے عمر تیرے ہاتھ مین یہ کیا ہے مینے کہا اے رسول خدا ایک کتاب ہے جسکو مینے لکھوایا ہے تاکہ اوسکے سبب سے ہمارا علم زیادہ ہو حضرت غضب مین آگئے آپ کی آنکھین سرخ ہوگئین پہر ندا ہوئی کہ الصلوٰۃ جامعۃ انصار نے کہا تمہارے نبی غصہ مین لائے گئے ہتیار اوٹھا و پہر اگرد منبر نبوی حلقہ کر لیا حضرت نے فرمایا یٰایھا الناس انی قد اوتیت جوامع الکلم و خواتیمہ و اختصر لی اختصارا و لقد اتیکم بھا بیضاء نقیۃ فلا تھوکوا و لا یقرنکم المتھوکون عمر کہتے ہین مینے کہڑے ہوکر کہا رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بک رسولا تب حضرت منبر سے نیچے اوترے رواہ ابو یعلی و رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ مختصرا لکن اسکی سند ضعیف ہے مگر ابن کثیر کہتے ہین دوسرے کہ شاہد ہین و بحدیث آخر وہ شاہد یہ ہے کہ حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم اسمٰعیلی نے اپنی سند سے روایت

کیا ہے کہ جبیر بن نفیر نے کہا کہ دو شخص حمص مین بزمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ تھے عمر نے جبان اور اہل حمص کو بلایا تھا اُن دونون کو بھی طلب کیا تھا اونھون نے یہود سے کچھ صلا صفت اون کے لکھے تھے یہ اوسکو اپنے ہمراہ لیتے آئے تاکہ عمر سے استفتا کرین اگر وہ راضی ہون تو ہم اپنی رغبت زیادہ کرین اور اگر وہ ہم کو منع کرین تو ہم اوسکو چھوڑ دین جب وہ دونون پاس عمر کے آئے کہا ہم زمین اہل کتاب مین ہین ہم اون سے ایسی بات سنتے ہین جس سے بدن پر بال کھڑے ہوتے ہین کیا ہم اوس کلام کو اون سے اخذ کرین یا چھوڑ دین عمر نے کہا شاید تم دونون نے کچھ اوس کلام مین سے لکھا ہے کہا نہین نہین لکھا کہا مین تم سے ایک ماجرا کہتا ہون مین حیات حضرت محمد مین طرف خیبر کے گیا تھا وہان مجھ کو ایک یہودی ملا اور اس نے ایک ایسی بات کہی جو مجھ اچھی معلوم ہوئی مینے اُس سے کہا بھلا تو مجھکو یہ بات لکھ دیگا اوس نے کہا ہان مین لکھ دونگا مینے اوسکے پاس ایک چمڑا لے گیا اوسنے مجھپر لکھوانا شروع کیا مینے اکراہ مین لکھا جب مین پھر کر آیا مینے یہ حال حضرت سے کہا فرمایا اوسکو لے آمین لینے چلا اور چلنے سے رغبت تھا اس امید پر کہ پاس حضرت کے کچھ ایسا لاؤن جو کہ آپ کو محبوب ہو جب مین وہ مکتوب لیکر آیا فرمایا بیٹھ جا مجھپر پڑھ مینے ایک دم پڑھا دیکھا تو آپ کا چہرہ دگرگون ہونے لگا مین مارے ڈر کے حیران رہگیا پھر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا تب حضرت نے میری یہ حالت دیکھی اوسکو اوٹھاکر ایک ایک سطر کو اپنے آپ پر سے مٹانے لگے اور فرمایا لَا تَتَّبِعُوْهُمْ وَلَا يَأْتُوْنَكُمْ قَدْ تَهَوَّكُوْا وَتَهَوَّكُوْا یہانتک کہ آخر تک حرف بحرف مٹا دیا یہ کہکر عمر نے اون دونونسے کہا اگر مین جان لون کہ تم نے کچھ بھی اسکلام سے لکھا ہو تو مین تم کو اس امر کے لیے نکال بناؤن اُن دونون نے کہا واللہ ہم کبھی اوس مین سے کچھ بھی نہ لکھینگے پھر اپنی صلا صفت لیکر نکلے اور ایک گڑھا خوب سا گہرا کھودا اور اوس مین اُنکو دفن کر دیا یہ آخر عہد تھا سامنہ ان صلا صفت کے وَهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِهٖ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عمر رضی اللہ عنہ کو انصاف حق گوئی کو دیکھنا چاہیے کہ کس طرح اپنا قصہ گذشتہ جو حضرت سے واقعہ کیا تھا سامنے سب لوگون کے بیان کر دیا اور وہ بھی اپنے زمانہ خلافت علیا مین اور حمیت اسلام کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کسی شخص امتی کے لیے اسبات کو روا نہ رکھا کہ وہ کتاب اہل کتاب کو دیکھے یا لکھے یا لکھوائے اور ایسے کام پر فاعل کا تدارک ضرب و تعزیر سے کیا اگر یہ جمود تقلید مذہب کا زمانہ خلافت عمر مین ہوتا تو معلوم نہین کہ خلیفہ فاروق کیا عقوبت ان معتقدین کو دیتے اتنا تو ضرور معلوم ہوسکتا ہے کہ ایسے شخصکو جسنے اسلام مین رسم جاہلیت کو اختیار کیا ہے اور اتباع چھوڑ

مقلد مذہب بنا ہی یقیناً اس امت کے لیے ایک نکال و وبال بنا تے لکن افسوس ہے کہ ظہور ان مفاسد کا بعد
ان کے زمانے کے آخر امت مین ہوا اور اگلی امت اس بلا و غرب سے عافیت مین رہی یہ زمانہ ہمارا الا ماشاء اللہ اسی
شخص کے ہے کہ جو مقتدی عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہو ولکن ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ✤ فتح البیان
مین کہا ہے یہ آیتین میری طرف اتاری گئی ہین اس سورت مین آیتین ہین ایسی سورت کی جسکا حال اعجاز و
تبکیت عرب مین ظاہر و واضح ہے مبین کے معنے ہین ظاہر الامر یعنے اسبات مین کہ یہ اللہ تعالی کی پاس سے
آئی ہین اور لفظاً و معنےً معجز ہین لاسیما غیب کی خبرون مین یا ان کی معانی عرب پر واضح ہین فارسی
وسایر پر ملتبس نہین ہوتے کیونکہ اونہین کی لغت و زبان مین نازل ہوئی ہین یا ان مین بیان ہی احکام
و شرائع و حقائق و ملکوت و اسرار نشاتین کا دارین مین یا ان مین قصص اولین و نشر احوال متقدمین
کا ذکر ہے یا بیان ہی سوال یہود کا قصہ یوسف علیہ السلام سو قتادہ نے کہا اللہ نے اوسکو اپنی برکت و رشد
سے بیان کیا ہے زجاج نے کہا مبین للحق من الباطل اور موضح حلال من الحرام ہے مجاہد نے کہا اللہ نے
اس مین حلال و حرام کا بیان کیا ہے معاذ نے کہا اللہ نے اس مین وہ چھ حرف بیان کیے جو زبان اعاجم
سے ساقط ہین قرآن کو عربی اللسان فرمایا اگرچہ اوس مین بعض الفاظ غیر لسان عرب کے بھی ہین جیسے
سجیل منکوۃ استبرق و نحو ہا قالہ ابن عباس و مجاہد و عکرمہ یہی بات صحیح ہی لکن ابو عبیدہ نے بدلیل
آیت باب اسبات کا انکار کیا ہے جمع بین القولین یون ہی کہ جب عرب نے ان الفاظ کو ساتھ تکلم کیا تو یہ
الفاظ اونھین کی لغت ہوگئی بالجملہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے قرآن کو زبان عرب مین نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو
اور اسکو سمجھو اسلیے کہ یہ تمہاری بولی مین ہی جابر کہتے ہین حضرت نے قرآناً عربیاً پڑھکر فرمایا الحمد لاسمعیل
ھذا اللسان العربی الھاماً و وحیاً و الحاحاً یعنے اس زبان عربی کا اسمعیل علیہ السلام کو الہام ہوا تھا مجاہد نے
کہا قرآن قریش مین اترا ہے یہ اُنکا کلام ہے مین کہتا ہون کہ فضیلت و شرف اس زبان کی سائر لغات پر
ایسی ہی جیسے فضیلت اللہ کے کلام کی سائر کلام پر بلکہ خصوصیات اس زبان کے ایسے ہین جو کسی زبان مین پائے
نہین جاتے یہی زبان ہمارے دین کی لغت ہی اسی زبان مین اشرف کتب سماویہ کا نزول ہوا یعنے قرآن کریم کا
یہی زبان المجنت کہی ہوگی جس کسی کو اس زبان کی معرفت زیادہ تر ہے وہ قرآن و حدیث کا مطلب خوب
سمجھتا ہی اور جو اس زبان سے محروم ہے وہ فہم معانی کتاب و سنت سے قاصر ہی اسیلیے ہی تفسیر سلف کی معتبر
ہے کیونکہ وہ عارف لغت و محاورہ عرب تھے اور خلف مین بوجہ قلت معرفت لسان عرب کے اختلاف تفسیر

وتشریح حدیث مین پیدا ہوا اظہر آیت باب یہ ہے کہ یہ بیان احسن قصص ہے اپنے باب مین قتادہ نے کہا ہم بیان کرتے ہین تجھہ پر حال کتب ماضیہ و قرون خالیہ و امور آلیہ کا جو امم سابقہ مین گذرا ہے اچھی طرح اس سورت قرآن کو احسن القصص فرمایا ہے کیونکہ جو قصے اس سورت مین ہین وہ متضمن عبر و مواعظ و حکم ہین اور سورہ مین نہین ہین یا اس مین حسن محاورہ ہے اور یوسف علیہ السلام کے صبر کرنیکا ذکر اونکو ایذا دینے اور عفو و تقصیر کا یا اس سورت مین ذکر ہے انبیاء و صالحین کا اور ملائکہ و شیاطین و جن و انس و انعام و طیور و سیر و ملوک و مماریک و تجار و علماء و جہال و رجال و نسا کا اور عورتون کے حیلون اور مکر کرنیکا یا اس مین ذکر ہے حبیب و محبوب کا اور جو کچھ درمیان لوگون کے گذرا تعجب نے کہا احسن اسلئے کہ بمعنے عجیب ہے یا جس کسیکا اس مین ذکر آیا ہے اور اسکا انجام سعادت ہے خالد بن سعدان نے کہا الجنت جنت مین سورۂ یوسف و سورۂ مریم کے ساتھہ تفکر کریگے عطا نے کہا سورۂ یوسف کو کوئی محزون نہین سنتا مگر اسکو راحت حاصل ہوتی ہے اللہ نے حضرت سے کہا ہم نے اس قرآن کی تیری طرف وحی کی ورنہ تو قبل اس وحی کرنے کے اس قصے سے غافل تھا نہ تیرے دل مین اسکا خطرہ ہوا اور نہ تیرے کان مین یہ داستان پہونچا اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یَا اَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝ جسوقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو اے باپ مینے دیکھے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے مینے سب مجھکو سجدہ کرتے ف اللہ پاک نے حضرت کو فرمایا کہ جہان تم اور قصے اپنی قوم کو سناتے ہو وہان یہ قصہ یوسف علیہ السلام کا بھی ادنے بیان کرو کہ یوسف نے اپنے باپ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سے ذکر اپنے خواب کا کیا یہ حدیث ابن عمر مین سنغا فرمایا ہے اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِاَخْرَاجِهِ الْبُخَارِیُّ وَوَسَطُ الْفَظِ بخاری کا ابو ہریرہ سے ہے کہ حضرت سے پوچھا کن لوگ اکرم مین فرمایا اکرمھم عند اللہ اتقاھم کہا ہم یہ نہین پوچھتے مین فرمایا فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ کہا ہم یہ نہین پوچھتے کہا کیا معادن عرب کا حال پوچھتے ہو کہا ہان فرمایا خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا یعنے جو لوگ زمان کفر مین سردار و نیکنام تھے وہ اسلام مین بھی عزت دار ہین لکن جبکہ علم حاصل کرین ابن عباس نے کہا عذاب پیغمبرون کی وحی ہوتی ہے مفسرین نے اس خواب کی تفسیر یہ کلام کیا ہے کہ مراد ان گیارہ تارون سے یوسف کے بھائی ہین یہ گیارہ شخص تھے اور سورج و چاند عبارت ہین ماں باپ سے ابن عباس و ضحاک

وقتادہ وسفیان ثوری وعبد الرحمان بن زید سے اسیطرح مروی ہے اس خواب کی تعبیر وتفسیر چالیس برس کے بعد واقع ہوئی یا اسی برس کے بعد جبکہ یوسف علیہ السلام نے اپنی ماں باپ کو تخت کے اوپر بٹھایا اور بھائیوں نے سامنے کھڑے ہوکر سجدہ کیا اوسوقت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یا ابت ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا (اے باپ یہ بیان ہے میری اس پہلی خواب کا جسکو آج سے بہت عرصہ ہوا میرے رب نے سچ کردیا) ابن ابی حاتم نے بسند صحیح عبد الرحمن بن سابط سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد یہودی جس کا نام عبد اللہ تھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد مجھے خبر دو کہ جن تارون کو یوسف نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا اون کے کیا نام ہیں حضرت خاموش رہے کچھ جواب نہ دیا حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر خبر دی کہ اون کے نام یہ ہیں حضرت نے کسی شخص کو بھیجکر اس یہودی کے پاس بلوا بھیجا اور کہا بھلا کیا تو ایمان لے آئیگا اگر میں تجھکو نام اون تاروں کے بتادوں کہا ہاں فرمایا جریان طارق ذیال ذو الکتفین قابس ووثاب وعمودان فلسیتن مصبح ضروح فرغ یہودی نے کہا واللہ یہی اونکے نام ہیں رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی فی الدلائل وروی ھذا الحدیث الحافظان ابو یعلی الموصلی وابو بکر البزار فی مسندیھما وابن ابی حاتم فی تفسیرہ ابو یعلی نے اسکو اپنے چار شیوخ سے روایت کیا ہے اور اتنا اور بڑھایا کہ جب یوسف علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا تو اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے اوسکا ذکر کیا اُن کے باپ نے کہا ھذا امر مستقیت یجمع اللہ من بعدہ اور شمس وقمر اون کے ماں باپ ہیں لیکن ابن ابی حاتم نے اسکو ضعیف کہا ہے اور اکثر نے ترک کردیا جرجانی نے کہا حکم بن ظہیر فزاری راوی اسکا ساقط ہے اور وہ صاحب حدیث حسن یوسف ہے ہیرو حدیث ذکر کی جو جابر سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت سے اُن تارون کا کیا جو یوسف علیہ السلام نے دیکھے تھے کہ اُن کے کیا نام ہیں اور حضرت نے اسکو جواب دیا اسی کے ساتھ یہی حکم مذکور متفرد ہے اربعہ نے اوسکو ضعیف کہا ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ یوسف بضم سین ہے اور بکسر سین ہمزہ کے بجای واو یہی پڑھا ہے یہ عبرانی نام ہے اور غیر منصرف بسبب علمیت وعجمہ کے اور بعض نے کہا عربی ہے لیکن اول اولی ہے بدلیل عدم صرف انکہ باپ یعقوب علیہ السلام تھے یوسف علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی سیوطی نے تحبیر میں اسیطرح کہا ہے اور نہوں نے یہ خواب شب جمعہ کو لیلۃ القدر میں دیکھا تھا کہ گیارہ تارے آسمان سے اترے اون کے ساتھ سورج وچاند بھی ہے یوسف اسوقت بارہ برس کے تھے بارہ برس کے اور بعض نے کہا سات برس کی بیضاوی نے اسکے یہی نام ذکر کیے ہیں جو اوپر گذر چکے یہ وہ تارے ہیں جو برصد وجود نہیں ہوئے یہ خواب بالخصوص یوسف علیہ السلام کے نظر آئی

قالہ الشہاب اور کے نام ایک حدیث مین بھی آئی ہین سیوطی نے درمنثور مین اسیطرح سوق کیا ہو لکن سند
مین جو حدیث مذکور کے ضعفا و متروکین ہین بلکہ ابن الجوزی نے اسحدیث کو موضوع کہا ہے ابن عباس و قتادہ
و سدی نے کہا گیارہ کوکب بہائی ہین اور سورج ماں اور چاند باپ ذکر شمس و قمر کا بعد کواکب یازدہ گانہ
کے اسلیے اظہار فضیلت و شرف کے کیا ہے جسطرح کہ عطف جبریل و میکائیل کا ملائکہ پر آیا ہے یا واو بمعنے مع ہو
ضمیر مذکر اسلیے آئی ہے کہ اُنکا وصف عاقلانہ کیا ہے اسلیے کہ اون کو سجدہ کنان دیکھا خلیل و سیبویہ
نے اسیطرح کہا ہے مراد اسجگہ حقیقت سجود ہے اسلیے کہ اُنکی تحیت آپس مین یہی تھی یا مراد سجدہ سے تواضع
و دخول تحت الامر ہے لکن اول اولی ہو اکثر مفسرین کے نزدیک ظہور اس خواب کا بعد چہل سال کے ہوا تھا
اور حسن بصری نے کہا بعد اسّی سال کے جب کہ باپ بیٹے کی ہوئی اور بہائی سجدہ مین گئے قالَ یٰبُنَیَّ

لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝
کہا اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پاس پھر وہ بنا دینگے تیرے واسطے کچھ فریب البتہ
شیطان ہے انسان کا صریح دشمن یعنے اسکی تعبیر ظاہر ہے سنتے ہی سمجھ لینگے گیارہ بھائی تجھے
اور ایک باپ ایک ماں اُنکی طرف محتاج ہونگے پھر شیطان اُنکے دل مین حسد ڈالیگا انتہے اللہ تعالی
نے خبر دی کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کو وقت سننے اس خواب کے اظہار سے جسکی
تعبیر یہ ہو کہ بھائی سامنے اُنکی خاکساری کرین اور تعظیم معمول سے زیادہ تعظیم بجا لائین یعنے سجدے
مین بطور اذلال و اکراہ و احترام گر پڑین منع فرمایا اس ڈر سے کہ کہین اپنے بھائیون سے نہ کہدین پھر اُنکو
حسد ہو اور وہ مکر و فریب کرین اور کوئی حیلہ ہلاک کا نکالین و لہذا سنت مطہرہ مین رفعاً آیا ہے اِذَا
رَاٰی اَحَدُكُمْ مَا یُحِبُّ فَلْیُحَدِّثْ بِهٖ وَاِذَا رَاٰی مَا یَكْرَهُ فَلْیَتَحَوَّلْ اِلٰی جَنْبِهِ الْاٰخَرِ وَلْیَتْفُلْ
عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ یعنے جو
کوئی اچھا خواب دیکھے تو کہے اور برا دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائین طرف تھکار دے اور اُس کے
شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے ذکر اور سکا نہ کرے یہ خواب اُسکو نقصان نہ دیگا دوسری حدیث مین فرمایا
ہے اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ
اسی جگہ سے یہ بات اخذ کی گئی ہے کہ نعمت کا اخفا کرے یہانتک کہ وہ ہاتھ آئے اور ظاہر ہو جائے
جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی قَضَاءِ الْحَوَائِجِ بِكِتْمَانِهَا کیونکہ ہر ذی نعمت محسود ہوتا

ہے فتح البیان مین کہا ہے یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو منع کیا کہ تم اپنا خواب اپنے بھائیون سے نکہو یہ اسلیے کہ یعقوب تاویل اس رویا کی جان گئے تھے اُنکو ڈر ہوا کہ کہین بھائی بھی تعبیر سمجھ لین اور حسد کرین کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ظاہر ہے احادیث صحیحہ مین ذکر رویای صالحہ کا آیا ہے کہ ایسی رویا طرف اللہ کے ہوتے ہین اور بری رویا طرف سے شیطان کے مومن کا خواب ایک جزو ہے چالیس اجزای نبوت سے لیکن ان احادیث کو کوئی تعلق اس آیت سے نہین ہے بلکہ یہ اخبار عام ہین جس شخص نے انکار رویا کا یا عدم اعتبار اوسکا بیان کیا ہے یہ آیت احادیث رویا اُسپر رد واضح کرتی ہین وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اسیطرح نوازے گا تجھکو تیرا رب اور سکھاویگا کل بٹہانی باتون کی اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپ دادو نیر پہلے سے ابرہیم و اسحاق پر البتہ تیرا رب خبردار ہی حکمتون والا

ف نوازش اللہ کی بجدے سمجھی اور کل بٹہانی باتون کی یعنے اسمین داخل ہے خواب کی تعبیر اُنکو ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب موزون دیکھا چھوٹی عمر مین ابرہیم و اسحاق کا نام لیا اپنا نہ لیا عاجزی سے انتہے اللہ تعالی نے یعقوب کی بات جو اپنے فرزند یوسف سے کہی تھی ذکر کی کہ جسطرح اللہ پاک نے تجھکو برگزیدہ کیا اور ان تارون کو سجدہ کرتے ہوئے تجھکو دیکھا یا اسیطرح تیرا رب تجھکو برگزیدہ کریگا واسطے نبوت کے اور بات کی کل بٹہانی سکھائیگا کہ تو خواب کی اچھی تعبیر کہیگا یہی قول ہے مجاہد وغیرہ واحد کا نعمت سے مراد رسول بنانا وحی کرنا ہے فرمایا تیرا رب خوب جانتا ہی کہ کس جگہہ رسالت کا رکھنا چاہیے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ فتح البیان مین کہا ہے اجتبا کے معنے ہین اصطفا کے اللہ کا کسی بندے کو مجتبے کرنا یہ ہے کہ اوسکو خاص کرے ساتھہ فیض الٰہی کے جسسے انواع مکرمات حاصل ہون بدون سعی عبد کے اور یہ مقام مختص ہے ساتھہ انبیا کے اور بعض صدیقین و شہدا و صالحین کے اسمین شک نہین ہے یوسف علیہ السلام پر اور شمار کرنا ہے اللہ کی نعمتون کا اونپر تاویل احادیث سے مراد تاویل رویا ہے مجاہد نے کہا عبارت رویا ابن زید نے کہا تاویل علم و حلم حضرت یوسف لوگون مین بڑے معبر تھے رویا کو احادیث کہا اسلیے کہ حدیث ملک ہے اگر سچی ہو اور اگر جھوٹی ہے تو احادیث شیطان ہے قرطبی نے کہا اہل علم کا اجماع ہے کہ یہ آیت در بارہ تاویل رویا ہے یوسف علیہ السلام اعلم الناس تھے ساتھہ تاویل رویا کے زجاج نے

ع ۱۱

کہا مراد تاویل احادیث سے امم سالفہ و کتب منزلہ ہے بعض نے کہا مراد حاتمبندی ہے بھائیوں کی طرف یوسف
کے یا نجات دینا اللہ کا یوسف کو ہر کدوہ سے یا خاص قتل سے لفظ احادیث جمع کثیر ہے حدیث کی جیسے ابابیل
وغیرہا اتمام نعمت سے مراد جمع ہے درمیان نبوت و ملک کے جسطرح کہ بخواب دلیل ہے اسپر مطلب یہ ہوا کہ
ہم خیر دنیا و آخرت دونوں طریقے جمع کردینگے آل یعقوب سے مراد قرابت یعقوب سے اخوان و اولاد اور من
بعد انکے ایک جماعت کہا اللہ نے اُن کو نبوت عطا کی یا مراد وہ نعمت ہے جو کہ بعد دخول مصر کے اُن
کو عنایت فرمائی از انجملہ ایک بات یہ تھی کہ اون میں ملک ہوا باوجود نبوت کے اکثر مفسرین نے اسی طرح
کہا ہے ہر نعمت کو اتمام کو مثل اتمام نعمت کے ابوین پر فرمایا اون کی نعمت نبوت تھی اور ابراہیم علیہ السلام
کو اللہ نے اپنا خلیل کہا تھا اور اسحاق کو ذبیح سے بچا یا یہی قول ہے عکرمہ کا اللہ نے ابوین سے ذریت طیبہ
نکالی یعقوب و یوسف و اسباط انکو ابوین کہا حالانکہ یہ اب جد کے اور باپ کے باپ تھے اس میں اشعار
ہے کمال ارتباط کا ساتھ انبیاء کرام کے اللہ مصالح خلق کا علیم اپنے افعال میں حکیم ہے اللہ نبوت کو نہیں
رکھتا مگر نفس قدسیہ میں یہ گفتگو یعقوب کی یوسف علیہما السلام سے تعبیر تھی خواب کی بطریق اجمال
یا اوسکا علم طریق وحی سے یا بطریق فراست بمقتضائے مخائل یوسفیہ حاصل ہوا ہو لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ
وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۝ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۗ
إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا
مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۝ البتہ ہیں یوسف کے مذکور میں اور بھائیوں کے نشانیاں پوچھنے
والوں کو جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اسکا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہمسے اور ہم قوت کو لوگ ہیں
البتہ ہمارا باپ خطا میں ہے صریح مار ڈالو یوسف کو یا پھینکدو کسی ملک میں کہ اکیلی رہے تمہیں توجہ تمہارے
باپ کی اور ہو رہیو اسکے پیچھے نیک لوگ بولا ایک بولنیوالا ان میں مت مار ڈالو یوسف کو اور پھینکدو اسکو
گمنام کنوئے میں کہ اوٹھا لیجاوین اوسکو کوئی مسافر اگر تم کو کرنا ہے ف نقل ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کچھ
بتاؤ کہ ہم محمد سے پوچھیں بچ آزمانیکو کہا پوچھو کہ ابراہیم کا وطن شام ہے اوسکی اولاد بنی اسرائیل مصر میں کیونکر
آئی کہ موسیٰ کو فرعون سے قصہ ہوا یہ سورت اوتری فرمایا کہ پوچھنے والوں کو نشانیاں ہیں قریش کو یہ ایک بھائی
کا حسد کیا طاعت قبول نبی آخر اللہ نے اسی کی طرف محتاج کیا اور یہ طرح یہود حسد کرکے خراب ہوئے اور قریش نے

بھائی کو وطن سے نکالا وہی اوسکا عروج ہوا جس عصبۃ سے مراد یہ ہے کہ ہم وقت پر کام آنیوالے ہین اور یہ گروہ ہین چھوٹے ایک بھائی اونکا سگا تھا اور سب سوتیلے انتہی مراد نشانیون سے عبرت و موعظت ہو دسطر سائیل کے جو کہ قصہ یوسف کا سوال کرتے ہین کیونکہ یہ ایک خبر عجیب ہے لائق اسکے ہے کہ اس خبر کا حال دریافت کرین اُن کے بھائیون نے باہم اپنے اس خیال پر کہ یوسف اور اُنکا بھائی بنیامین بہ نسبت ہمارے باپ کو زیادہ تر محبوب ہے حالانکہ ہم ایک جماعت قوت دار ہین بہر جماعت کے برابر ہین دو کو زیادہ چاہنا یعنے جبہ ہمارے باپ اس مزید محبت مین خطای واضح پر ہین کہ ہم سے زیادہ ان دونون کو دوست رکھتے ہین ابن کثیر نے کہا ہے کہ کوئی دلیل نبوت برادران یوسف پر قائم نہین ہے اور ظاہر اس سیاق کا دلیل ہے اسکے خلاف پر بعض لوگون کا یہ عقیدہ ہے کہ بعد اس ماجرا کے اونپر بھی وحی آئی لکن اس مین نظر ہے مدعی اس امر کا محتاج دلیل ہے اور سوا اس قول کے کہ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور کچھ ذکر نہین کیا سو اس مین احتمال ہے کیونکہ بطون بنی اسرائیل کو اسباط کہتے ہین جسطرح کہ عرب کو قبائل اور عجم کو شعوب اللہ نے ذکر کیا کہ ہم نے طرف انبیاء اسباط بنی اسرائیل کے وحی کی سو یہ ذکر اُنکا اجمالی ہے اس لیئے کہ یہ بیت ہو لکن ہر سبط نسل ایک مرد کی تھی برادران یوسف مین سے اوسپر کوئی دلیل قائم نہین ہے کہ طرف اُن کے بھی وحی آئی بالجملہ بھائیون نے یہ کہا کہ یہ شخص جو تمہارا مزاحم ہے محبت پدر مین اوسکو سامنے سے باپ کے معدوم کرنا چاہیے خواہ قتل کرکے خواہ اسطرح کہ کسی زمین پر پھینکدیا جاوے پھر تم اسراحت مین ہو جاؤ اور باپ مین اکیلے رہو اور جب اُسکو معدوم کرلو تب تک لوگ ہو جاؤ اونھون نے گناہ سے پہلے توبہ کو اپنے ضمیر مین ٹھیرایا ایک بھائی نے کہا قتادہ و محمد بن اسحاق کہتے ہین کہ وہ بڑا بھائی اُنکا تھا روبیل نام سدی نے کہا قائل یہودا تھا مجاہد نے کہا شمعون تھا بالجملہ کوئی ہو اوس نے یہ کہا کہ تم یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اوسکی عداوت و بغض مین گمراہ نہ ہو اور وہ کیونکر قتل کر سکتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالی کا ارادہ کچھ اور ہی تھا اللہ اُسکو جاری کرنے والا تھا یعنے یوسف کو وحی کرے نبی بنائے بلاد مصر پر متمکن و حکمران فرمائے آخر اوروبیل کے کہنے پر اُن کو قتل سے منصرف کر دیا اوس نے کہا کہ یوسف کو عوض قتل کے کسی کنوے کی تہ مین ڈالدو قتادہ نے کہا وہ چاہ بیت المقدس تھا تاکہ کوئی مسافرون مین سے اوسپر گذر کریگا وہ اُسکو اوٹھا کر کسی اور ملک مین لے جائیگا تم سب بحر و آرام مین ہو جاؤ گے مارنیکی کیا حاجت ہے اگر تم کو یہ کام کرنا ہے تو یہ اسطرح کرو محمد

بن اسحاق نے کہا یوسف کے بھائیوں نے ایک امر عظیم پر اتفاق و اجتماع کیا یعنے قطعیت رحم و عقوق والدہ قلت رافت کی ایک صغیر بیگناہ پر اور عدم توقیر ایک کبیر ذی حق و حرمت و فضل و خطر کے نزدیک اللہ کے باانگہ باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے باپ بوڑھا اور بلا خشک استخوان اور اللہ کی طرف سے صاحب مکانت و شان اور جس سے اوسکو محبت تھی وہ ایک بچہ ناتوان صغیر السن تنہا باپ کے لطف کا محتاج اور لائق اسکے کہ باپ کے پاس رہے اور چین پائے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَھُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَقَدِ احْتَمَلُوْا اَمْرًا عَظِیْمًا فتح البیان مین کہا ہے اس قصہ یوسف و برادران یوسف مین علامات ہین جنکو دلالت ہے عظیم قدرت و بدیع صنعت خدا پر واسطے اون لوگون کے جو اس قصہ کا یا کسی اور امر کا حال پوچھتے ہین اس مین اکتفا ہے اہل مکہ کی قرارت آیۃ للسائلین ہے صیغہ توحید پر نحاس نے کہا یہ قرارت حسن ہے یا اس قصہ مین دلالت ہے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جماعت یہود نے مکہ مین حضرت سے پوچھا کہ ہمین خبر دو ایک پیغمبر کی جو شام مین تھا اور اسکا بیٹا طرف مصر کے نکالا گیا وہ غم مین فرزند کے اتنا رویا کہ اندھا ہو گیا کیا مین کوئی شخص اہل کتاب مین سے نہ تھا اور نہ کوئی ایسا آدمی جو انبیا کا حال بھیجا نے یہود نے ایک آدمی مدینے سے یہ سوال کرنے کو مکے مین پاس حضرت کے بھیجا تھا اوسپر اللہ نے سورۂ یوسف ایک بارگی نازل کی جسطرح کہ توریت مین ہے بعض نے کہا مراد آیت سے عجب ہے یعنے یہ ایک قصہ عجیب ہے ؎ فریاد حافظ این ہمہ آخر بہر زہ نیست ہم قصہ عجیب و حدیث غریب ہست

اور بعض نے کہا مراد آیت سے بصیرت ہے بعض نے کہا عبرت ہے اسلیے کہ اس داستان برکت نشان مین طرح طرح کے مواعظ و عبر و حکم ہین جیسے رویائے یوسف و تعبیر رویا اور حسد اخوان اور انجام اون کے امر کا اور بیان یوسف علیہ السلام کے صبر کا ایذا دہی برادران پر اور ذکر یعقوب علیہ السلام کے حزن کا فراق و فقد یوسف پر و غیر ذالک قرطبی نے نام برادران یوسف کے یہ بتائے ہین رؤبیل یہ سب مین بڑے تھے شمعون لاوی یہوذا ربولون یشجر ان سب کی مان لیا بنت لیان دختر خال یعقوب علیہ السلام تھی اور زلفہ و بلہہ دو کنیزون سے چار بیٹے پیدا ہوئے دان نفتونا جاد اوسفیر یہ لیا کا انتقال ہو گیا تب یعقوب علیہ السلام نے اوسکی بہن راحیل سے نکاح کیا اوس سے یوسف و بنیامین پیدا ہوئے یہ سب اولاد یعقوب ہے انہین کو اسباط کہتے ہین یہ سب بارہ نفر تھے سہیلی نے کہا مادر یوسف کا نام و قطورا حیل تھا وہ نفاس بنیامین مین مر گئی بنیامین یوسف سے چھوٹے تھے قتادہ نے کہا کوئی تم سے قصہ یوسف کو دریافت کرے تو وہ یہی ہے جو اسپر

تعالیٰ نے تم سے اس سورت مین بیان کیا اور خبر دی ضحاک نے بھی اسیطرح کہا ہے ابن اسحاق کہتے ہین اللہ نے خبر یوسفؑ کی حضرتؐ پر بیان کی اور اون کے بھائیون کی بغاوت کا ذکر کیا کہ بسبب خواب کے وہ حاسد ہوئے اس مین تسلی دی ہے حضرتؐ کو یعنی وحسد قریش پر تاکہ حضرتؐ اگلے انبیا کی اقتدا کریں پھر مین بھائیون نے کہا یوسف اور اُسکا بھائی نبیامین ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ دوست ترمین تمیامین یکبر ہیں اور بعض نے کہا بالفتح صحیح ہے یہ یوسفؑ سے چھوٹے تھے اُنکو یوسفؑ کا بھائی اسلیے کہا کہ یہ دونون ایک ماں باپ کے تھے یعنے سگے بھائی ورنہ یہ سب ہی اونکے بھائی تھے یہ بات اسلیے کہی کہ اون کو خبر خواب یوسفؑ کی لگ گئی پس سب نے کید پر اتفاق کیا عصبہ کہتے ہین جماعت کو مابین واحد تا عشرہ یا مابین ستادہ یا خود دس نفر کو یا دس سے پندرہ تک کو یا چہ یا نو یا دس سے چالیس تک قالہ قتادہ اونہون نے کہا ہمارے باپ اس حیثیت یوسف و برادر یوسف مین ہمپر وجہ تدبیر سے خارج ہین کیونکہ جب ہم سب انتساب مین یکسان ہوئے تو پھر ترجیح یعنے چہ یہ مراد نہین ہے کہ معاذ اللہ وہ دین مین گمراہ ہین کیونکہ اگر مراد اُنکی یہ ہوتی تو وہ سب کافر ہوجاتے ابن زید نے کہا اے یعنی خطا ہرمن سائر صلاح یہ ٹھیری کہ یوسف کو مار ڈالنا چاہیے یا کسی ہاعلم زمین دور دراز دیار مین پھینکدینا چاہیے ان دو کاموں مین سے ایک کام کرنا ضرور ہے یا بات ایک بھائی نے کہی اور باقی برادر اسپر متفق ہوئے یہ اسلیے کہ باپ کی ساری محبت ہماری ہی ساتھ رہے اسکے بعد ہم اپنے امور دین مین صالح اور باپ کی مطیع رہینگے یا امور دنیا مین طرف یوسف کو فارغ البال ہوجائینگے مراد صلاح سے توبہ ہے زمان مستقبل مین ایک بھائی نے کہا یعنے یہوذا یا روبیل یا شمعون نے اول اولی ہے کہ یوسفؑ کو جان سے نہ مارو اور نہ کسی زمین ویرانہ مین پھینکو بلکہ کسی ایسے کنوے مین ڈالدو جس سے لوگ پانی بھرتے ہون کہ یہ اقرب بخلاص ہے اس بھائی نے یہ ایک شیری شکل بتائی جو بہ نسبت ہر دو شکل اول و ثانی کے حق مین یوسف علیہ السلام کے نرم تر تھی غیابت سے مراد شے غائب ہے یعنے پانی کی جڑ مین پھینکدو جہان کسی کی نظر نہ پڑے یا کسی طاقچہ چاہ مین رکھدو سدی نے کہا غیابت بمعنے سدما طاقچہ چاہ ہے جو کہ قریب آب ہو اور نظر سے مخفی کلبی نے کہا غیابت اسفل چاہ ہے یعنے قعر بئر وہ اوسع ہوتا ہے بہ نسبت سر چاہ کے دیکھنیوالا اوسکی جوانب مین نظر نہین کرسکتا قتادہ نے کہا یہ کنعان بیت المقدس مین تھا بعض نے کہا نواحی ایلیا مین وہب نے کہا اردن مین کسینے کہا شام مین ابن زید نے کہا چند میل پر طبریہ سے مقاتل نے کہا منزل یعقوب علیہ السلام سے تین فرسخ پر شیارہ وہ جماعت ہے

جو راہ مین چلتی پھرتی ہے جیسے ہند کے بنجارے جمع سیار مبالغہ ہے سیر مین التقاط کہتے ہین کسی پڑی ہوئی چیز کے اوٹھا لینے کو راہ مین سے جو ضائع ہونے پر ہو طلب کر رہا گیر اوسکو لیکر کسی دور جگہ لیجائین گے جہان کوئی اوسکا شناسا نہ ہوگا اور باپ سے مخفی رہے گا اور خودہم کو اوسکا کسی مکان بعید پر لیجانا پڑیگا کیونکہ شاید باپ ہم کو اجازت سفر دور دراز کی نہ دین یہ ایک ایسا کنوان تہا جہان اکثر مسافرین کا گذر ہوا کرتا تہا اس بہائی نے خبر یہ بات نہین کہی بلکہ یہ بات کہی کہ اگر تم کو یہ کام کرنا ہے تو اسطرح کرو گویا فقط مشورہ دیا اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ برادران یوسف پیغمبر نہ تہے اسلیے کہ انبیائے سے وقوع اتفاق کا قتل مسلم بر ظلماً و بغیاً جائز نہین ہے اور بعض نے کہا وہ انبیا تہے اون کے دل مین اگ حسد کی بھڑکی اور خبرگاری غیظ کی سینے مین چمکی اسوجہ سے یہ زلت قدم ہوئی لکن جواب اسکا یہ ہے کہ انبیا ایسے معاصی کبیرہ سے جو حد سے زیادہ بڑا ہوتا ہے معصوم ہوتے ہین حالانکہ اس حرکت بی برکت مین قطع رحم و نافرمانی والد و افترا کذب و قلت مہربانی صغیر پر اور غدر امانت مین و ترک عہد و نحوہا ہے بعض نے کہا اونہون نے تو قتل کا ارادہ کر ہی لیا تہا مگر اللہ نے اون پر رحمت کر کے اس فعل سے محفوظ رکھا وہ اگر یہ کام کرتے تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے بعض نے کہا کہ وہ اسوقت انبیا نہ تہے بلکہ بعد اسکے نبوت کو پہونچے اور یہ سب اونسے قبل اللہ کے منع کرنے کے ہوا بالجملہ جب یہ رائے قرار پاگئی کہ یوسف کو تاریکی چاہ مین لیجا کر ڈالدین تو سب ملکر پاس باپ کے آئے اور دسطے مہربان کرنے کے بلفظ ابوت خطاب کیا اور مطلب کہنا کرنا ساتہہ یوسف علیہ السلام کے تہا کہا قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا

لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ بولے اے باپ کیا ہے کہ تو اعتبار نہین کرتا ہمارا یوسف پر اور ہم تو اوسکے خیرخواہ ہین بہیج اوسکو ہمارے ساتہہ کہ کل کہچرے اور کہیلے اور ہم تو اوسکے نگہبان ہین ف بکریان چرانے کو جنگل جاتے تہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین روبیل کے کہنے پر یہ تہمید بنائی اور باپ سے اگر گفتگو کی اور دل مین برخلاف اس دعوی کے تہا کیونکہ دل مین حسد کی آگ بھڑک رہی تہی ابن عباس نے کہا یرتع و یلعب سے مراد سیمی و نشاط ہے یعنے دوڑے اور خوش ہو قتادہ و سدی نے کہا کہ ہم اوسکی حفاظت کرین گے بسبب آپکی مزید محبت کے فتح البیان مین کہا ہے کہ کل ہمارے ساتہہ اسکو آپ بہیج دیجئے طرف صحرا کے یہ وہان جا کر چرے گا یعنے فواکہ خضب وغیرہ

یا بکریان چرانیکا ہمارے ہمراہ اور کھیلکود یگا مراد لعب سے مجرد انبساط و انشراح صدر ہی یا لعب جسر سے طریقہ حرب کو سیکھتے ہین اوسوقت کا لعب یہی دوڑنا اور تیر چلانا تہا تا واسطے قتال اعداء کے کمانی قولہم اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ نہ لعب ممنوع کہ برخلاف حق کے ہو ولہذا یعقوب علیہ السلام نے اونپر انکا اسکا نہ فرمایا اسی جگہہ سے یہ حدیث بہی ہو کہ حضرت اُجابر سے کہا تہا فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ بالجملہ اونہون نے ہمراہ اس التماس کے ذمہ حفاظت کا بہی لیا قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ بولا مجہکو غم پکڑتا ہے اس سے کہ لیجاؤ اوسکو اور ڈرتا ہون کہ کہین کہا جاے اوسکو بہیڑیا اور تم اوس سے بیخبر رہو اونکو بہیڑیے کا بہانا کرنا تہا دہی اون کے دل مین خوف آیا بولے اگر کہا گیا اوسکو بہیڑیا اور ہم یہ جماعت ہین قوت اور تو تہمنے سب کچہ گنوایا **ف** اس نے جواب یعقوب علیہ السلام کی خیر دی کہ اونہون نے یہ عذر کیا کہ جب تک یہ پیر کرآئے گا مجہکو اسکی جدائی رنج دیگی یہ اس لیے کہ اون کو نہایت محبت تہی ساتہہ یوسف کے وہ اون مین توسم خیر عظیم کا اور تفرس شمائل نبوت کا اور ملاحظہ کمال خلق و خلق کا فرماتے تہے کہا مجہے ڈر ہے کہ تم تو اپنی تیر اندازی اور شبانی مین رہو اور کوئی گرگ آکر اوسکو کہا جاے اور تمہین خبر تک نہ ہو اونہون نے اسی کلمہ کو جو زبان پر سے نکلا ایک عذر اپنا ٹہیرالیا اور اسی ساعت رہنہ مین یہ جواب دیدیا کہ اگر اوسکو بہیڑیا کہا گیا اور ہم ایک جماعت ہے تو یہ ہمارا خسران و زیان ہے فتح البیان مین کہا ہے یعقوب علیہ السلام نے یہ بات یوسف پر ڈر کر کہی تہی اوسکو بلفظ گرگ کنایہ کیا بعض نے کہا نہین بلکہ حقیقت مین وہ جگہہ کثیر الذیاب تہی اگر یہ ڈر ہوتا کہ بہائی اوسکو مار ڈالینگے تو کسی اور کو واسطے حفاظت کے ہمراہ کردیتے حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہے لَا تُلْقُوا النَّاسَ فَیَكْثُرُ بُوْنَ فَاِنَّ بَنِیْ یَعْقُوْبَ لَمْ یَعْمَلُوْا اَنَّ الذِّئْبَ یَاْكُلُ النَّاسَ فَلَمَّا لَقَّنَهُمْ اَبُوْهُمْ كَذَبُوْا فَقَالُوْا اَكَلَهُ الذِّئْبُ اَخْرَجَهُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوَیْهِ وَالسَّلَفِیُّ بالجملہ برادران یوسف نے مذاق کا تو کہ جواب دیا اسلیے کہ زمانہ رجوع کا کثیر تہا یا اسلیے کہ غرض اُنکی ازالہ حزن نہا بلکہ ایقاع فی الحزن تہا تو سر عذر کا جواب دیا اور اپنے کید کو مخفی رکہا اور یہ کہکر ٹالا کہ ہم دس نفر ہین ہمارے ہوتے ہوے اگر بہیڑیا اوسکو کہا گیا تو ہم زیان کار ہوے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ جب لیکر چلے اوسکو اور متفق ہوے کہ

والیں اوسکو گمنام کنوئین مین ورہم نے بشارت کی اوسکو کہ تو جتاویگا اونکو اونکا یہ کام اور وہ نجانین گے ف
پھر جب نیک چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا سو اسطرح کہ لائق بیان نہین جو کچھہ بھائیون نے سلوک کیا
راہ مین پر کہتے اور مارتے لیگئے نہ اونکے رونے پر رحم کیا نہ فریاد پر پھر کنوئے مین ڈالا وہ کنارے
کو پکڑ کر رہگئے تب رسّی مین باندہکر لٹکایا آدہی دور سے چھوڑ دیا پانی مین گرے چوٹ سے بچ گئے
گوشے مین ایک پتھر پر بیٹہے رہے اور بھائیون نے کرتہ اوتار کر زنگا ڈالا تب حق تعالی کی بشارت پہنچی
کہ ایک وقت تو اونکو یاد دلاویگا اونکا کام لیکن اُس کہنے مین کہ اونہون نے اجماع و اتفاق کیا ڈالنے
پر اندر چاہ کے تعظیم ہے اونکے فعل کی کہ سب کا اطباق ہوا کہ اسفل چاہ مین گرادین حالانکہ جسوقت
باپ کے پاس سے اونکو لیا تہا تو اکرام و بسط و شرح و ادخال سرور کا اونپر اظہار کیا تہا کہتے ہین یعقوب
علیہ السلام نے جسوقت یوسف کو اونکے ہمراہ کیا تو گلے لگا کر پیار کیا اور دعا دی فاصلہ درمیان اکرام
یوسف و ایذا یوسف کے فقط اتنا ہوا کہ وہ باپ کی نگاہ سے غائب ہوئے ادہر گئے پھر ایذا دینے
لگے قول و فعل سے گالی دیتے اور مارتے پھر اُس کنوئے پر لائے جسمین یوسف علیہ السلام کا ڈالنا
منظور تہا ایک رسّی مین باندہکر لٹکایا جسطرح ڈول کو چاہ مین ڈالتے ہین جب وہ کسی بھائی کیطرف
ملتجی ہوتے تو وہ اونکو گالی دیتا اور طمانچہ مارتا اور جب وہ کسی جانب چاہ کو ہاتہہ سے پکڑتے تو اونکے
ہاتہون کو مارتے پھر جب نصف مسافت پر پہونچے رسّی کاٹ دی وہ پانی مین گرگئے وسط چاہ مین
ایک پتھر تہا اوسکو غوثہ کہتے تہے اوسپر کہڑے ہوگئے اللہ نے اُسجگہہ اپنے لطف و رحم کا ذکر کیا
اور انزال یسیر کا حال عسیر مین بیان فرمایا کہ ہم نے اسحالت پر للالت مین یوسف کو یہ سندیسا بہیجا اُس
کے دل خوش کرنے کو اور ثابت قدم رہنے کو کہ تو کچھہ رنج اسحال پر نہ کر تجھکو اس غربت و کربت سے جلد
انشاء اللہ تعالی کشادگی و مخرج حسن حاصل ہوگا اور اللہ تجھکو اونپر نصرت دیگا اور تجھکو عالی رتبہ و رفیع
الدرجہ کریگا اور تو اونکو اونکے کردار ناہنجار پر آگاہ کریگا اور وہ نہین جانتے ہونگے قتادہ نے کہا یعنے
اونکو کچھہ خبر اس وحی آنی کی نہوگی ابن عباس نے کہا یعنے وہ تجھکو نہین پہچانتے اور نہ تیرے
حال سے آگاہ ہین ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس کہتے تہے کہ جب بہائی
یوسف کے یوسف کے پاس داخل ہوئے یوسف نے اونکو پہچانا اور انہون نے یوسف کو نہین
پہچانا صاع کو لاکر ہاتہہ پر یوسف کے رکہدیا پہر اوسکو ٹہونکا تو اوسنے آواز کی یوسف نے فرمایا

مجھکو یہ جام خبر دیتا ہے کہ تمہارا ایک بھائی تمہاری طرف سے تمہارے باپ کو اوسکو یوسف کہتے تھے باپ اُسکو اپنے نزدیک رکھتا تھا تمنے جا کر نہ اوسکو مارا اور تم اوسکو لے گئے اور ایک گمنام کنوے مین ڈال آئے پھر دوبارہ اُس جام کو بجایا اوسنے سیر آوازی کی فرمایا تم نے باپ کو پاس جا کر کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اور اوسکے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لائے اُسوقت بعضنے بعض سے کہا کہ یہ جام تو تمہارے حالات کی خبر دیتا ہے ابن عباس کہتے ہین ہم نہین دیکھتے آجتک کو کہ نازل ہوئی ہے مگر اونہین سبا لوگون کے حق مین فتح البیان مین کہا ہے جب یوسف کو پاس سے یعقوب علیہ السلام کے لیگئے اور سب نے عزم مصمم کر لیا کہ اوکو تہ مین کنوے کے ڈال دین اوتو جو کچھ ایذا دینا تھا وہ دی ابن عباس نے کہا یوسف کنوے مین تین دن رہے اللہ نے باوجود صغیر سن کے اونکو وحی کی اونکی تبشیر اور تانیس وحشت کے لیے بالجملہ جب یوسف علیہ السلام کے ارزال ضرر پہنچانے سے یوسف علیہ السلام محتجم ہوگئے سخت دلون سے اونکے رحمت و رافت کو سلب کر لیا تھا کیونکہ طبع بشری قطع نظر دین کے گناہ سے بچنے کی تجاوز کرتی ہے اور بسبب عجز و ضعف صغیر کے دفع کرنے سے اونکے ضرر کے گناہ صغیر کا بخشدیتی ہے چہ جائے اسکے کہ صغیر بے گناہ ہو بلکہ ایسا صغیر ہو کہ وہ اپنا بھائی بھی ہو اور اُسکا باپ بھی مثل یعقوب علیہ السلام کے موجود ہو جسنے یہ بات کہی کہ وہ بھائی انبیا تھے وہ صلب سے بہت دور گیا کیونکہ انبیا کا عمل اور صلحا کا فعل ایسا نہین ہوتا ہے آیت باب دلیل ہے اسپر کہ اللہ چاہے تو صغیر کو وحی کرے اور نبوت بخشے جسطرح کہ عیسے بن مریم و یحیے بن زکریا کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا بعض نے کہا مراد وحی سے الہام ہے کقولہ تعالے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰى لیکن اول اولے ہے بعض کہتے ہین کہ وہ اُسوقت بالغ تھے لیکن یہ نہایت بعید ہے اسلیے کہ بالغ کو خوف نہین ہوتا ہے کہ اُسکو گرگ کہا جائے گا وہ وحی یہ تھی کہ اے یوسف تو اونکو اپنے فعل پر یعنے کید پر جتلا ارادہ اونہون نے کیا ہے بعد رہائی کے اس حال سے خبردار کرے گا اور وہ نہ جانین گے کہ تو اونکا وہی بھائی ہے جسکے ساتھ یہ سب کچھ کیا تھا اسلیے کہ اونکے اعتقاد مین یہ بات ہوگی کہ جب ہم نے کنوے مین ڈالدیا تو وہ ہلاک ہوگیا اور نیز بعد مدت دراز کے وہ تجھکو دیکھین گے اور تو اوسوقت اور ہی حال پر ہم خلاف حال سابق ہوگا یوسف نے جو کہا اونسے وقت دخول مصر کے کہا تھا اوسکا ذکر آئندہ آئیگا انشاء اللہ تعالی قتادہ نے کہا اس وحی نے اونپر اس مشکل حال کو آسان و سہل کر دیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ

یُؤْمِنِیْنَ لَنَا وَلَوْ کُنَّا صٰدِقِیْنَ ۝ وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ
انفسکم امرا ط فصبر جمیل ط واللہ المستعان علی ما تصفون ۝ اور آئے اپنے باپ پاس اندھیرے
روتے کہتے لگے اے باپ ہم لگے دوڑنے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اوسکو کہا
گیا بھیڑیا اور نہ تو باور کریگا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں اور لائے اوسکے کرتے پر لہو لگا جھوٹ بولا کوئی نہیں
بلکہ بنادی ہے تمکو تمہارے جیوں نے ایک بات پس صبر ہی بن آوے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات
پر جو بتاتے ہو ف یعنے کرتے پر لہو وہی تھا اونکا جھوٹھ بھیڑیا کہا تا تو کرتہ کب ثابت چھوڑتا اسنے
اللہ نے خبر دی کہ برادران یوسف نے یہ بات بنائی تاریکی شب میں روتے ہوئے آئے اور اظہار تاسف
وجزع کا کیا اور باپ کے سامنے غمگین بنے اور یہ عذرت بیان کی کہ ہم تو تیر لگانے اور دوڑنے میں تھے
اور یوسف ہمارے سامان و متاع کے پاس تھا بھیڑیا آیا اور وہ اسکو کہا گیا یہ وہی اندیشہ تھا جسپر جزع
وجذع کیا تھا پھر انہوں نے اپنی تقریر میں تلطف عظیم ظاہر کیا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم ہمکو سچا نہ جانوگے اور واقعات
یہ ہے اگرچہ ہم تردیک تمہارے سچے ہوں چہ جائے اسکے کہ تم ہمکو اس امر میں متہم کرتے ہو کیونکہ تمکو یہی ڈر
تھا کہ اسکو بھیڑیا کہا جائیگا سو اتفاقاً ویسا ہی ہوا کہ وہ لقمہ گرگ ہوگیا اور تم تمہارے جھٹلانے میں معذور
ہو کیونکہ یہ ایک امر عجیب و واقعہ غریب واقع ہوگیا ہے اور کرتے پر خون دروغ لگا کر لائے یہ ایک دوسرا
افترا کیا کہ جو فریب کرنا چاہا تھا اوسکی تائید کے لیے یہ کام کیا مجاہد و سدی و ربیع سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا
ایک بکری ذبح کر کے اسکا لہو کرتے میں لگایا اس وہم میں ڈالنے کے لیے کہ یہ وہی قمیص ہے جسمیں بھیڑیے
نے یوسف کو کہایا ہے اور یہ خون اس کپڑے میں لگ گیا لیکن وہ پہاڑنا اس کرتے کا بھول گئے ولہذا
یہ چالاکی اونکی سامنے نبی اللہ یعقوب علیہ السلام کے نہ چلی بلکہ یعقوب علیہ السلام نے اونکی کلام سے اعراض
طرف اونکی تسویل کے کیا اور فرمایا کہ تمہارے جی نے یہ بات بنائی ہے اب میں بجز صبر جمیل کے اس امر پر جسپر
تمنے اتفاق کیا ہے اور کیا کرونگا یہانتک کہ اللہ ہی اپنے عون و لطف سے اس کربت کو کشادہ کرے
اس کذب و محال پر اوسی سے مدد چاہتا ہوں پس ابن عباس نے کہا کرتے پر جو خون لگا لائے اگر زندہ
کہاتا تو کرتا پھٹ جاتا یہی قول شعبی و حسن و قتادہ کا بھی ہے بلکہ بہت سے اہل علم کا مجاہد نے کہا صبر جمیل وہ ہے
کہ جسمیں جزع نہ ہو حیان بن ابی جبلہ کہتے ہیں حضرت سے صبر جمیل کو پوچھا فرمایا وہ صبر ہے جسمیں شکوی نہ ہو
یہ حدیث مرسل ہے ثوری نے کہا صبر میں تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ اپنے درد کو کسیسے نہ کہے دوسرے یہ کہ عیب

کا اظہار نہ کرے تیسرے یہ کہ اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرے اسلئے بخاری شریف مین حدیث افک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذکر کی ہے اور یہ قول اونکا روایت کیا ہے وَاللّٰہِ لَا اَجِدُ لِیْ وَلَا لَکُمْ مَثَلًا اِلَّا کَمَا قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ مین کہتا ہون آیت دلیل ساطع وبرہان قاطع ہے ثابت کرنے انبیا علیہم السلام کو علم غیب نہین ہوتا ہے اگر یہ علم ہوتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام اسقدر تاسف فراق یوسف علیہ السلام پر نہ کرتے اور جان لیتے کہ وہ زندہ موجود ہین اور انکو انکی بہائیون نے ایک چاہ گمنام مین ڈالدیا ہے مگر یہ علم اونکو نہ ہوا اور نہ یہ بات معلوم ہوسکی کہ کب اور کسجگہ بعد کسقدر مدت قلیل یا کثیر کے پھر اونسے ملاقات ہوگی سو جب انبیا اللہ اس علم سے عاجز ہین تو پھر کسی اور شخص کی خواہ سون ہو یا کافر کیا ہستی ہے کہ وہ ایسا دعوی کرے یا کوئی بات غیب کی کسیکو بتاسکے ولہذا حدیث مین فرمایا ہے کہ جسنے کاہن کی تصدیق کی اوسنے قرآن کا انکار کیا انتہے بمعناہ فتح البیان مین کہا ہے بھائی یوسف کے پاس اپنے باپ کے وقت عشا کے یعنے آخر دن مین یا رات کو روتے ہوئے تاریکی شب مین آنا اسلیے تھا کہ معذرت مین کذب پر زیادہ جرأت ہو روتے سے مراد یہ ہے کہ بہ تکلف صورت رونیکی بنائی واسطے ترویج کذب کے تاکہ اونکا رو عذر سامنے باپ کے چل جائے جب پاس باپ کے آئے کہا ای باپ ہم دوڑنے مین تیر چلانے مین مسابقت کرتے تھے یا گھوڑے دوڑاتے تھے سدی نے کہا پانون سے دوڑ کر ایک دوسرے سے آگے نکل جاتے تھے ہمنے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ وہ اونکی حراست کرے اتنے مین ایک بھیڑیا آیا اور اوسنے یوسف کو کہا لیا ہم ہمکو اس عذر مین سچا نہ جانوگے اگرچہ ہم سچ ہی کہین یا تمہارے نزدیک سچے ہون حضرت یعقوب نے اونکو جھوٹا جانا اسی قمیص کی وجہ سے کہ بھیڑیا کیا تھا کوئی حکیم تھا کہ یوسف کو کہا یا اور کپڑا نہ پھاڑا ولہذا فرمایا کہ یہ بات نہین ہے جو تم کہتے ہو بلکہ تمہارے جی نے ایک امر کو تمہارے آنکھ مین زینت دی اور آسان کردیا اب میرے مجھکو صبر جمیل کرنا ہے اور اللہ ہی سے مدد درکار ہے تمہاری

اس بیان دروغ پر وَجَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰی دَلْوَهٗ قَالَ یٰبُشْرٰی هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزّٰهِدِیْنَ ۝ آیا ایک قافلہ پھر بھیجا اپنا پنہیارا اوسنے لٹکایا اپنا ڈول بولا کیا

ع ۲ ۱۲

خوشی کی بات ہے یہ ہے ایک لڑکا اور چھپالیا اوسکو پونجی سمجھکر اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین اور بیچ ڈالے اوسکو ناقص مول گنتی کیے گئے پاؤلیان اور ہورہے تھے اوس سے بیزار ف

کنوئین مین سے حضرت یوسف ۲ ڈول مین ہو بیٹھے کھینچنے والے نے انکا حسن دیکھکر خوشی سے پکارا کہ بڑی نعمت
ہو یہ بیکو گا اور اللہ خوب جانتا ہی جو کرتے ہین شاید یہ مراد ہو کہ یہود اسجگہ یہ قصہ بدلتے ہین توریت مین بدل ڈالا
ہے تاکہ اپنے باپ دادون پر عیب نہ آوے اگلے دن بھائی گئے کنوین مین نہ پایا قافلے پر دعوے کیا جب
ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ ڈالا درم قریب ہے پاؤلی یعنی بہر کے نو بھائیون نے دو دو درم بانٹے ایک نے
حصہ نہ لیا پیر آگے قافلے والون نے مصر مین جاکر بیچا حضقال سے صرنگیا ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کو لکن اشارہ
سے معلوم ہوا کہ سیتے سوا اسی جگہ بیچا ہے لنتھے اللہ نے ماجرائے یوسف کا حال بیان کیا کہ جب اونکو
بھائی اونکے چاہ مین ڈال گئے وہ اکیلے تنہا تھے ابوبکر بن عیاش نے کہا وہ تین دن کنوین مین رہے
محمد بن اسحق نے کہا بھائیون نے کنوین مین ڈالدیا اور ارد گرد کنوین کے بیٹھے اوسدن کو دیکھیے
وہ کیا کرتا ہے اور اُسپر کیا گزرتی ہے لتنے مین ایک قافلہ آگر قریب کنوین کے اوترا اور ایک اپنا آدمی بھیجا
کہ کنوین سے پانی بھر لائے اوسنے جب آکر ڈول ڈالا یوسف علیہ السلام اوس سے لٹک رہے اوسنے ڈول
نکالا اونکو دیکھ کر خوش ہوا اور کہا یا بُشریٰ ہٰذا غلام یعنے بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ لڑکا ہاتھ آیا سدی کا
زعم یہ ہو کہ بشریٰ ایک مرد کا نام تھا اوسکو پکار کر یہ بات کہی کہ مجھے ایک لڑکا ملا ہے یہ قول سدی کا نہایت
غریب ہو اس تفسیر کیطرف اُن سے پہلے کوئی نہین گیا مگر ابن عباس ایک روایت مین واللہ اعلم بالجملہ اُنکو
اہل قافلہ نے اپنے پاس چھپا رکھا اور کہا ہمنے اسکو خرید کیا ہے پانی والون سے یہ اس ڈر سے کہا کہ کہین
کوئی آکر اپنی شرکت ظاہر نہ کرے اور خبر سنکر مدعی نہ ہو مجاہد و سدی و ابن جریر کا یہی قول ہے اور ابن
عباس نے کہا بھائیون نے اسکو چھپا رکھا یعنے یہ ظاہر نہ کیا کہ یہ ہمارا بھائی ہے اور یوسف بھی خاموش
رہے اس ڈر سے کہ کہین بھائی اونکو قتل نہ کر ڈالین اپنا بک جانا اختیار کیا بھائیون نے ذکر یوسف کا
وارد قوم سے کیا اوسنے اپنے اصحاب کو پکار کر کہا کہ تمہین خوشی ہو کہ یہ لڑکا فروخت کیا جاتا ہے
تب بھائیون نے اونکو بیچ ڈالا اللہ نے کہا ہم جانتے ہین جو کچھ اوسکے بھائی کرتے اور چھپاتے
ہین باوجود اسکے کہ ہمکو تغییر و دفع پر قدرت حاصل ہے لکن حکمت اسی مین ہے جو ہو رہا ہے اور تقدیر
اسی کے ساتھ سابق ہو چکی ہے اسلیے ہم نے اسیطرح چھوڑ رکھا ہے تاکہ قدر و قضا جاری ہو الا
لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین اسمین تعریض ہے حضرت م کو اور اعلام ہے سبات کا کہ
ہم ایذا دینا تیری قوم کا تجھکو جانتے ہین اور قادر ہین اس بات پر کہ انکار کرین ولکن ہمنے مہلت دی ہے

اونکو اور انجام تیرے ہی لیے کہا ہے تو ہی اونپر حکم کریگا جسطرح کہ یوسف کو حکم دیا تو انجا کار زمین وہ یہاں پر حکمران ہوئے مجاہد و عکرمہ نے کہا خس یعنے نقص ہے کما قال تعالی فلا یخاف بخسا ولا رھقا یعنے بھائیون نے یوسف کو تھوڑی دامونپر فروخت کردیا معہذا وہ اسمین بے رغبت تھے بلکہ اگر کوئی صفت مین اونکو لیتا تو وہ دیتے ابن عباس مجاہد و ضحاک نے کہا ضمیر لفظ شروہ مین عائد طرف برادران یوسف کے ہے اور قتادہ نے کہا طرف سیارہ کے اور اگر وہ یوسف مین راغب ہوتے تو خریدنہ کرتے اس لیے یہ راجح ہوا کہ ضمیر شروہ کی راجع طرف برادران کے ہے بعض نے کہا ما ابخس سے حرام ہے اور بعض نے کہا ظلم سو اگرچہ یہی بات ہو لیکن یہ منشے اسجگہ مراد نہین ہین اسلیے کہ اسکو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ قیمت حرام تھی ہر حال مین ہر شخص پر کیونکہ یوسف علیہ السلام نبی بن نبی بن نبی ابن خلیل تھے اور کریم بن کریم بن کریم بن کریم اور جبکہ کسی آزاد کا فروخت کرنا حرام ہوتا ہے تو پیغمبر کا فروخت کرنا حرام نہ ہوگا تو کیا ہوگا بلکہ یہ خس سے اسجگہ نہ نقص ہے یا کھوٹا یا دونون یعنے کہوٹے اور کم دامونپر یوسف کو بیچ ڈالا ولہذا فرمایا کہ چند درہم کو فروخت کردیا ابن مسعود نے کہا بیس درہم یہی قول ابن عباس و نوف بکالی و سدی و قتادہ و عطیہ عوفی کا ہے عطیہ نے یہ بھی کہا کہ بھائیون نے دو دو درہم باہم بانٹ لیے مجاہد نے کہا ۲۲ درہم یہی محمد بن اسحق نے کہا چالیس درہم ضحاک نے کہا وہ اسکے جن مین بے رغبت تھے اسلیے کہ اونکو نبوت و منزلت یوسف کا نزدیک اللہ کے علم نہ تھا مجاہد نے کہا جب یوسف فروخت کیا تو کچھ دور پیچھے خریدار اونکے چلے اور کہتے تھے دیکھو اسکو خوب سا مضبوط باندھو کہین یہ بھاگ جائے یہانتک کہ وہ لوگ مصر مین آئے اور کہا کون اسکو خریدکرتا ہے تب رمان کے بادشاہ نے خرید کیا اور وہ مسلمان تھا انتہے فتح البیان مین کہا ہے سیارہ کہتے ہین جماعت مسافرین کو بسبب سیر کرنیکے زمین مین مراد اسجگہ قافلہ رفقہ ہے جو کہ شام کیطرف سے چلا تھا یا طرف سے مدین کی جانب مصر آتا تھا وہ رستہ بھولکر سرگشتہ ہوکر اسطرف آنکلا اور قریب چاہ کے اترا یہ کنواں ایک ویرانہ و بیابان مین تھا آبادی سے دور تر چرواہون اور مسافرونکا اودہر سے گذر ہوتا تھا اور اسکا پانی نمکین تھا اور دہ ہے جو قوم کے لیے پانی لینے کو آئے مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ اسکا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا عرب عاربہ مین سے اوس نے اپنا ڈول پانی بھرنے کو لٹکایا یوسف ڈول کی رسی پکڑ کر لٹک رہے جب ڈول باہر آیا اور اوسنے اونکو دیکھا تو کہا خوشخبری ہے یہ کسی شخص شہر نے نام کو بجا لکن اسمین بعد ہے یوسف احسن غلمان تھے لوگون نے نصف حسن دیا گیا تھا

کہتے ہین اپنی دادی سارہ کا حسن لے تہے اونکو سدس حصہ حسن کا ملا تہا نہایت خوبصورت ہوئے سپید
کلان چشم بریر قامت سفید رنگ سطبر بازو گران عضد و غلیظ الساق خمیص بطن صغیر ناف تہے جب
مسکراتی لونکے دانتون سے نور چمکتا اور جب بات کرتی درخشان ظاہر ہوتے کوئی شخص وصف اونکے حسن
کا نہین کر سکتا ہے کہتے ہین کہ کنعانی تہا ضحاک نے کہا وہ لوگ خوش ہوئے کہ ایک لڑکا ماتہہ آیا لیکن اونکی قدر و منزلت
کے نزدیک اسکے تشنا سانہ تہے قتادہ کہتے ہین جب وارد ہوئے اونکو چاہ بیت المقدس سے نکالا تو خوش ہوا
اور اونسے مراد اپنے یارون کو اونکے بقیہ قافلے سے چھپا رکہا کہ کوئی اور نہ جانے اور بعض نے کہا کہ چھپایا نہین
بلکہ اسبات کو مخفی رکہا کہ یہ اسکو کتنون مین سے ملا ہے بلکہ یہ ظاہر کیا کہ پانی والون نے اسکو ہمارے ماتہہ فروخت
کر دیا ہے کہ ہم اسکو مصر لیجاکر بیچ ڈالین مجاہد نے کہا بعض تجار نے بعض سے اونکو پوشیدہ رکہا یا ضمیر راجع
طرف برادران یوسف کی ہے کہتے ہین اونکا بہائی یہوذا پاس اونکے ہر دن کہانا لاتا جس دن یہ کنوین سے
باہر نکلے اوسدن یہوذا نے اونکو وہان نا پایا بہائیون کو خبر دی وہ پاس رفقہ کے آئے اور کہا کہ یہ غلام ہمارے
پاس سے بہاگ گیا ہے اونہون نے یوسف کو خرید لیا یوسف خاموش تہے کہ اگر کچہہ کہتا ہون تو یہ مجہکو لیکر قتل
کر ڈالینگے لیکن اول اولے ہی بضاعت سے مراد یہ ہے کہ اونکو ایک سرمایہ تجارت سمجہا اللہ جانتا ہے جو کچہہ یہ کرتے
ہین اور اونکے عمل قبیح پر بحسب ظاہر ترتب ہوتا ہے جیسے قید وغیرہ اگرچہ پیچہے اس امر کے فوائد تہے کیونکہ
یہ بلا سبب واصل وصول یوسف کو مصر مین ہوئے اور منتقل اطوار ہوکر وہ مصر کے بادشاہ ہوگئے اونکے
اونکے سبب سے عباد و بلاد پر رحم کیا خصوصاً سالہائے قحط مین پہر اُن لوگون نے یوسف کو ایک ناقص
مول پر جو کمتی کی دام تہے فروخت کر دیا اور وہ اُن مین بے رغبت تہے اسلیے کہ لقطہ کی چیز حقیر ہوتی
ہے اور مقصود اونکا دور کرنا تہا اپنے پاس سے نہ حاصل کرنا قیمت کا وقال الذی اشتراہ من

مصر لامرأتہ اکرمی مثواہ عسی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا وکذلک مکنا لیوسف
فی الارض ولنعلمہ من تاویل الاحادیث واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس
لا یعلمون ○ ولما بلغ اشدہ اتیناہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین ○ کہا
جس شخص نے خریدیا اوسکو مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکہہ اسکو شاید ہمارے کام آئے یا ہم کر لین اسکو
بیٹا اور اسطرح جگہہ دی ہمنے یوسف کو اوس ملک مین اور اسواسطے کہ اسکو سکہاوین کچہہ کل بہٹانی باتون کی
اور اللہ جیتا ہتا ہے اپنا کام اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اور جب پہونچا قوت کو دیا ہم نے اوسکو حکم

اور علم اور بینائی بدلہ دیتے ہین ہم نیکی والون کو ف مصر مین عزیز نے مول لیا عزیز کہتے تھے بادشاہ کے مختار کو اوسنے ہشیار دیکھکر غلامون کیطرح نہ رکھا فرزند کی طرح رکھا کہ کاروبار مین نائب ہوگا اسطرح حق تعالی نے اُس ملک مین اُنکا قدم جمایا پھر اُن کے سبب ساری بنی اسرائیل کو بسایا یہ بھی منظور تھا کہ سرداروں کی صحبت دیکھین تا فہم واشارہ سمجھنے کا سلیقہ پائین اور علم خدائی پورا پاوین اور اللہ جیت رہتا ہے یعنے بہایون نے چاہا تھا کہ اونکو گرادین اُسی مین یہ چڑھ گئے حکم یعنے عقل سے مشکل باتین حل کرتے اور علم اللہ کا دین انتہے اللہ تعالی نے اپنی الطاف کی یوسف کے حال پر خبر دی کہ ہم نے اُس شخص کو جسنے اونکو خرید کیا تھا یوسف پر معتبر کیا کہ وہ اونکے ساتھ اعتبار کرے اور اکرام سے رکھے اوسنے اپنے گھر والون کو وصیت کی کہ تم اونکی خاطرداری کرو یہ بات اوسنے خیر وصلاح اندر اونکے دیکھکر کہی خریدار اونکا عزیز مصر تھا وہ اُسجگہ کا وزیر تھا ابن عباس نے کہا اُسکا نام قطفیر تھا محمد بن اسحاق نے کہا اطفیر بن روحیب تھا یہ خزائن مصر پر مقرر تھا اوسکو عزیز کہتے تھے بادشاہ کا نام ریان بن الولید تھا وہ ایک شخص تھا عالیق مین سے اور نام اُسکی بی بی کا راعیل بنت رعایل تھا اور بعض نے کہا زلیخا تھا ابن عباس کہتے ہین جسنے یوسف کو مصر مین فروخت کیا وہ مالک بن ذعر بن قریب بن عنقا بن مدیان بن ابراہیم تھا واللہ اعلم ابن مسعود نے کہا تین شخص پرے صاحب فراست تھے ایک عزیز مصر اوسنے اپنی بی بی سے کہا اَکْرِمِیْ مَثْوَاهُ دوسری وہ عورت جسنے اپنے باپ سے کہا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ الآیۃ تیسرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنھون نے عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جسطرح ہمنے یوسف کو ہاتھ سے بہایون کے رہائی دی اسیطرح یوسف کو زمین یعنے بلاد مصر مین متمکن کیا اور بات کی کل ٹہکانا سکھلایا مجاہد وسدی نے کہا مراد اس سے تعبیر رویا ہے اور اللہ اپنے حکم مین غالب ہے جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی اُسکو پھیر نہین سکتا اور نہ مانع ہوسکتا ہے اور نہ خلاف اوسکے کرسکے بلکہ اللہ ہی سب پر غالب تھا ہی سعید بن جبیر نے کہا یعنی فعال مایشاء ہے لیکن اکثر لوگ اُسکی حکمت کو اُسکی خلق مین اور اُسکو تلطف وفعل مرید کو نہین جانتے ہین بالجملہ جب یوسف علیہ السلام اپنی قوت کو پہونچے یعنے اونکی عقل مستکمل ہوئی تو ہم نے اونکو حکم وعلم دیا یعنے اون اقوام کے اندر اُنکو نبوت عطا کی ہم اسیطرح محسنون کو العمل عامل بطاعۃ اللہ کو جزا دیتے ہین جسقدر مدت مین یوسف علیہ السلام اپنی قوت کو پہونچے اوس مدت مین علماء کا اختلاف ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ نے کہا ۳۳ سال یا کچھ اوپر ۳۰ سال ضحاک نے کہا ہین ۲۰

برس حسن نے کہا چالیس برس عکرمہ نے کہا ۲۵ برس سدی نے کہا تیس برس سعید بن جبیر نے کہا اٹھارہ برس کہا امام مالک و ربیعہ بن زید و شعبی نے کہا اشد یعنے حلم ہے و قیل غیر ذلک فتح البیان مین کہا ہے کہ بعض نے کہا بادشاہ اسوقت کا فرعون موسے تہا مالک بن ذعر نے یوسف کو بیس درہم پر فروخت کیا تہا اور بعضے نے کہا کہ اونکی قیمت مین اتنی زیادتی ہوئی کہ دو چند اونکے وزن کو سونپے مسک عنبر حریر و سیم و زر و جواہر سے جبکا وزن چار سو رطل ہوا جسوقت عزیز نے اونکو خرید کیا تہا یہ سترہ برس کے تہے تیرہ برس اوسکے گہر مین رہے جب ریان نے اونکو وزیر کیا تو یہ تیس برس کے تہے جب اللہ نے اونکو حکم و علم عطا کیا تو ۳۳ سالہ تہے جب انتقال فرمایا ایک سو بیس برس کے تہے بالجملہ جبکہ عزیز نے اونکو خرید کیا تو اپنی جورو سے کہا انکے رہنے کی جگہ اچھی طرح درست کر دے یعنے اچھی طرح کہلا پلا خبر گیری کہ تاکہ انکا جی ہمارے پاس رہنے مین خوش رہے شعیب جبائی نے کہا نام زن عزیز کا زلیخا تہا بفتح زا و کسر لام و مد کما فی القاموس یا بضم زا و فتح لام بہیت تصغیر کما قال الشہاب بعض نے کہا راعیل بعض نے کہا ان مین ایک نام تہا اور ایک لقب عزیز نے کہا قریب ہے کہ یہ لڑکا ہمکو کچہہ نفع دیگا یعنے بعض مہمات کو کفایت کریگا یا اگر ہم اسکو فروخت کرینگے تو نفع لے گا یا ہم اسکو اپنا فرزند بنا لینگے کہتے ہین عزیز خصی تہا عورتون کے پاس جاتا یا عقیم تہا کہ اولاد نہوتی تہی قاضی اصفہانی اسیطرف گئے ہین یعنے بہ تبعیت کشاف کہتے ہین عزیز نے یہ تصرف کیا تہا کہ تمام مملکت مین لیاقت میری نیابت کی رکہتا ہی سو ہم نے یوسف کو اسطرح مصر مین جگہہ دی اور خواب کی تعبیر بتانا سکہایا تاویل فہم اسرار کتب الٰہیہ کو بہی کہتے ہین اور سنن انبیاء ماقبل کے سمجہنے بوجہنے کو سو کوئی مانع حمل سے ان سب معانی پر نہین ہے اسمین تعبیر خواب ہی آگئی اللہ کا امر غالب ہے لکن اکثر لوگ اللہ کے غیب و اسرار عظیمہ و حکم نافعہ کو نہین پہچانتے بعض نے کہا مراد اکثر سے جمیع ہین اسلیے کہ غیب کا عالم سوا اللہ کے کوئی نہین ہی یا مشرکین کو یہ علم اللہ کے غلبۂ امر کا نہین ہے اور قدر پر ایمان نہین لاتے یا وہ کیا جانین کہ مراد اللہ کی اس علم سے ساتہہ یوسف کے کیا ہے بہرحال جب یوسف بالغ اشد ہوئے مراد اشد سی استکمال قوت ہی جسکے بعد نقصان آتے لگتا ہی غزنوی نے کہا اسمین تنبیہ ہی اسبات پر کہ انسان جب اس حد عمر کو پہنچتا ہے تو اسکی خلقت قوی ہو جاتی ہے اسجگہہ استوی نہین فرمایا جسطرح کہ حق مین موسے علیہ السلام کے کہا تہا اسلیے کہ موسے چہل سالہ ہو گئے تہے یہ مدت نبوت ہے رہے یوسف سو وہ اس سن کو ہنوز نہین پہونچے تہے ۱۸ یا ۲۵ یا ۲۶ یا ۳۳ برس کے تہے اللہ نے اونکو حکم دیا ملک مصر مین طرف سے

سلطان کی حکومت فرمائی اور اوس حکم کرنیکا علم عطا فرمایا یا مراد علم سے عقل وفہم ومعبوت وفقہ ہی قادہ مجاہد
یا مراد حکم سے نبوت اور علم سے دین ہی یا علم رویا بعض نے کہا اللہ نے اونکو بچپن مین نبوت دی تھی سو
اسی طرح کی جزای عجیب ہم اہل احسان کو دیا کرتے ہین ہر محسن فی العمل کو احسن جزا ملتی ہی آسمین جزای یوسف
علے الصبر ہی بدخول اوسے داخل ہے بعض نے کہا مراد محسنین سے نبیین ہین اور بعض نے کہا صابرین اور
بعض نے کہا مہتدین وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ
لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ اور پسلایا اوسکو عورت
نے جسکے گہر مین تہا اپنا جی تہا منے سو اور بند کیے دروازے اور بولی شتابی کر کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا اچھی
طرح رکہا ہے مجہکو البتہ بہلا نہین پاتے جو لوگ بے انصاف ہون یعنے اسکی ناموس مین کیونکر دخل کرون
ف اللہ پاک نے خبر دی حال سو زن عزیز کے جسکے گہر مین یوسف کام کرتے تہے مصر مین اور اوسکے خاوند نے
وصیت کی تہی کہ دیکہیو انکو اچھی طرح رکہنا وہ عورت اونکے حسن وجمال پر شیفتہ ہوگئی اسکا جی چاہا کہ مین اونسے
ملون خوب ساہمل کیا اور گہر کے دروازے بند کر دیے اور اپنی طرف بولایا یہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا بہلا کیونکر
ہوگا کہ عزیز تو مجہکو عزیز رکہے اور مین اوسکے گہر مین خیانت کرون اوس زمانے مین سید کو رب بولتے تہے یعنے
مین مقابلہ اپنے سردار کے احسان کا اس حرکت فاحشہ سے اوسکے گہر مین ہرگز نہین کرنیکا ظالم کو کبہی فلاح نہین
ہوتی ہی مجاہد وسدی ومحمد بن اسحق نے یہ طرح کہا ہے لفظ ہیت کی قرارت مین قرار کا اختلاف ہی کسی نے بفتح
تا وا سکان یا وفتح تا پڑہا ہے ابن عباس مجاہد وغیر واحد نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ اوسنے اونکو اپنے
نفس کی طرف بلایا ابن عباس نے کہا اوسنے کہا ھَلُمَّ لَكَ یہی قول زہری وعکرمہ وقتادہ کا یہی ہے
حسن نے کہا یہ ایک کلمہ سریانیہ ہے اے علیک سدی نے کہا ای لکم لک یہ لغت قبطیہ ہے مجاہد نے کہا
ایک لغت غریب ہے جو کہکر بلایا بخاری نے کہا عکرمہ نے کہا کہ لکم لک لغت حورانیہ ہے ہکذا ذکرہ معلقا
کسائی کہتے ہین کہ یہ لغت اہل حوران ہے اہل حجاز مین آگئی اسکے معنے مین تعال یعنے آ ابو عبیدہ نے کہا مجہسے
ایک بوڑہے شخص نے جو اہل حوران کے پوچہا وہ شخص عالم تہا اوسنے کہا یہ ہماری لغت ہی ہم اسکو سچا جانتے
ہین بعض نے کہا ہیئت لک بکسر ہا وہمزہ وضم تا ہی یعنے تہیأت لک ابن عباس وابو عبد الرحمن سلمی و
ابو وائل وعکرمہ وقتادہ سب نے یہی تفسیر کی ہی فتح البیان مین کہا ہے ہجلیہ النبی ہو فی بتہا زلیخا الامرأۃ العزیز نہ
کہا یا زلیخا نہ کہا یہ واسطے زیادت تقریر کے فرمایا یعنے کہ یوسف علیہ السلام کا اوسکے گہر مین ہونا باعث اس

طلب کیا ہوا حکایت ایک عورت سے کہا تھا کہ تجھکو کون حامل اس کلام پر ہوا جسمین کوئی خیر نہین ہے اسنے کہا قرب الوساد وطول السواد سین اظہار ہے کمال نزاہت یوسف علیہ السلام کا کیونکہ وہ ہمیشہ اوسکے محاسن کا مشاہدہ کرتی تھی سہنڈ اطرف اوسکے مائل ہوئے اور وہ بھی اس حال مین کہ اوسکے ملوک تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اعلیٰ معارج عفت و نزاہت مین تھے والحمد للہ اسجگہ نام اوس عورت کا نہ لیا واسطے پردہ پوشی اور کراہت ذکر کے قتادہ نے کہا یہ عورت عزیز کی تھی لفظ ابواب سے کثرت دروازون کی معلوم ہوئی بیضاوی وغیرہ نے کہا سات دروازے تھے شدت محبت فنسی اوکو بند کر دیا اور کہا ہیئت لک ای لکم وتعال یوسف علیہ السلام نے قبول دعوت سے سخت انکار کیا اور تعلیل انکار کی یہ فرمائی کہ عزیز نے مجھے پرورش کیا ہے اور اچھی طرح مجھکو پالا ہے یہ جزا قرب بہ فہم زن عزیز تھی پھر دوسری تعلیل یہ فرمائی کہ ظالم مراد کو نہین پہونچتا بجملہ ظلم کے ایک معصیت ہے بعض نے کہا انہ لا یفلح الزناۃ ولقد همت به وهم بها لولا ان رأ برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين البتہ عورت نے فکر کی اسکی اور اوس نے فکر کی عورت کی اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی یون ہی ہوا اسواسطے کہ اوٹھا دین اوس سے برائی اور بیحیائی البتہ وہ ہے ہمارے چنے بندون مین ف نقل ہے کہ حضرت یعقوب کی صورت اوسکو نظر آئی انگلی دانت مین دابی باقی خیال گناہ کا گناہ نہین اور اگر گناہ ہے تو کمتر سا اصل گناہ سے پیغمبر کو بچا لیا ہے اللہ نے اسنے ابن کثیر کہتے ہین لوگون کے اقوال و عبارات اسمقام مین مختلف ہین ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر اور ایک گروہ سلف نے بحسب روایت ابن جریر وغیرہ واللہ اعلم یون کہا ہے کہ اوسنے اسجگہ خطرات حدیث نفس ہین نووی نے اسکو بعض اہل تحقیق سے حکایت کیا ہے پھر اپنی سند سے یہ حدیث ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے یقول اللہ تعالیٰ اذا هم عبدی بحسنة فاكتبوها له حسنة فان عملها فاكتبوها بعشر امثالها وان هم بسيئة فلم يعملها فاكتبوها حسنة فانما تركها من جراى فان عملها فاكتبوها بمثلها حدیث صحیحین مین بھی آئی ہے اسکے الفاظ یہ ہین ان اللہ کتب الحسنات والسیئات ثم بین ذلک فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة فان هم بها فعملها كتبها الله عنده عشر حسنات الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة ومن هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة فان هم بها فعملها كتبها الله سيئة واحدة اسمین لفظ ہم ہے جو اسجگہ ذکر ہوا بعض نے کہا مراد ہم سے یہ ہے کہ ارادہ مارنے کا کیا کسی نے کہا یہ تمنا کی کہ یہ میری زوجہ ہو بعض نے کہا وہ ہم کرتے اگر برہان ربہ نہ دیکھتے یعنے اونہون نے ہم نہین کیا لکن اس قول مین حیث العربیۃ تکلف ہے حکاہ ابن جریر وغیرہ رہی برہان سو اسمین اختلاف ہے ابن عباس و سعید و مجاہد و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحق و سعید بن جبیر وغیرہم

نے کہا ہے کہ اپنے باپ کی صورت دیکھی کہ انگشت بدندان ہین ایک روایت ہین ہے کہ یوسف کے سینے پر یہ لکھا ہوا
ابن عباس نے کہا خیال ملک یعنے اپنے سید کو دیکھا محمد بن اسحق نے بعض سے حکایت کیا ہے کہ جب قریب
دروازے کے پہونچے خیال قطمیر زلیخا کے نے کہا یوسف نے سر طرف چھت کے اوٹھایا گہان دیوار خانہ پر یہ لکھا ہوا
دیکھا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا یہ بھی قرظی کہتے ہین کہ جو برہان یوسف نے دیکھی
تھی اس بارہ مین اندر قرآن شریف کے تین آیتین ہین اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ وقولہ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ
وقولہ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ابو ہلال نے بھی مثل اسی قول قرظی کے کہا ہے
اور چوتھی آیت وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا زیادہ کی اور زجاج کہتے ہین یوسف نے ایک آیت سورہ کی کتاب کی دیوار مین لکھی
پائی جواب کو اس کلام سے رد کرتی ہے ابن جریر نے کہا صورت یہ ہے کہ کوئی آیت آیات خدا سے زاجر اس ہم سے
دیکھی اور جائز ہے کہ صورت یعقوب علیہ السلام دیکھی ہو اور یہ بھی روا ہے کہ کچھ لکھا ہوا دیکھا جسنے اونکو ہیبت
سے روکا کوئی حجت قاطعہ تعیین پر کسی شے کی نہین ہے اسلیے صواب یہی ہے کہ مطلق چھوڑا جائے پھر اللہ نے
فرمایا کہ جسطرح ہمنے یوسف کو برہان دکھا کر اس حال سے پھیرا اسیطرح ہم اونکے سب امور مین اونکو سوء
وفحشا سے پھیر لینگے کیونکہ وہ ہمارا ایک خالص بندہ ہے تو ضعف مظہر شعار بر گزیدہ اخیار صلوات اللہ وسلامہ علیہ
فتح البیان مین کہا ہے یوسف علیہ السلام نے ارادہ مخالطت کا کیا جسطرح کہ زلیخا نے ارادہ کیا تہا ہم
ایک ان دو مین سے طرف دوسرے کے جو کہ بمقتضائے طبیعت بشریہ کے یہ قصد یوسف علیہ السلام
کیطرف سے اختیاری نہ تہا بدلیل استعاذہ اسکا اور بدلیل اسکے کہ یوسف نے اسکو ایک طرح کا ظلم سمجہا
بلکہ یہ قصد اونکا بغیر عزم و رضا و تصمیم تہا اسطرح کے قصد پر مواخذہ نہین ہے یوسف علیہ السلام کا فاحشہ
نہ کرنا بلحاظ خلاف ہے اگر ہے تو وقوع ہم مین ہے چونکہ انبیاء علیہم السلام ہر معصیت سے بھی معصوم ہوتے
ہین اور قصد معصیت کا نہین کرتے اسلیے اہل علم نے اس آیت کی تفسیر مین تعلم کیا ہے لیکن خالی تکلف سے
نہین ہے ابو حاتم کہتے ہین ابو عبیدہ پر غریب قرآن پڑہتا تہا جب اس آیت پر پہونچا وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا کہا یہان تقدیم تاخیر ہے گویا اصل عبارت یہ ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَلَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ
رَبِّهٖ لَهَمَّ بِهَا ثعلب نے کہا هَمَّتْ رُبَّمَا بِالْمَعْصِيَةِ وَكَانَتْ مُصِرَّةً وَهَمَّ يُوْسُفُ وَلَمْ يَهُمَّ مَا هَمَّ
بِهٖ فَبَيْنَ الْهَمَّتَيْنِ فَرْقٌ یہ فقط ایک حدیث نفس تہی بغیر عزم کے لیکن جمہور مفسرین سلف و خلف نے حمل
لفظ کا سعے حقیقی پر کیا ہے بدلیل قولہ لیعلم انی لم اخنہ بالغیب و بدلیل ما ابرئ نفسی ان

النفس لامارۃ بالسوء مجرد ہم کہ منافی عصمت کا نہیں ہوتا ہے کیونکہ وقوع سے معصیت مین بہرحال عصمت
حاصل رہی اور یہی مطلوب ہے برہان مین بجملہ مراد ہم سے اسجگہ میل طبع و منازعت شہوت ہے نہ قصد اختیاری اور یہ
نیچے تکلیف کے داخل نہین ہے بلکہ لائق مدح و اجر جزیل ہے کقولہ لولم اخف اللہ لم اعصہ رازی نے
اسمقام مین بہت بسط کیا ہے برہان مین اختلاف ہے مفسرین نے بہت سے قول لکھے مین علی بن حسین بابویہ
بن بابویہ نے کہا ہے کہ جب زلیخا نے یہ ارادہ کیا تو ایک گوشہ گھر مین ایک بت تھا اوسکو کپڑے سے چھپا دیا
یوسف نے کہا تو کیا کرتی ہے کہا مجھکو اپنے معبود سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھکو اس شکل پر دیکھے یوسف نے
فرمایا مین زیادہ مستحق ہون اس بات کا کہ اپنے معبود برحق سے شرماؤن حاصل یہ ہے کہ کوئی ایسی شے دیکھی
جو درمیان یوسف علیہ السلام اور درمیان اس ہم کے حائل ہوئی اللہ ہی جانے کہ وہ کیا برہان تھی مفسرین
کی حالت اس بارہ مین بلا دلیل و اطائل و مجرد اقوال قیل ہے سنت مطہرہ مین کچھ یقین اس برہان کی نہین
آئی رہے اقوال سو انمین اختلاف کثیر ہے اللہ نے فرمایا یہ کہا برہان کا اسی لیے تھا کہ ہم یوسف کے ہم کو
طرف سے برائی و بیحیائی کے روکدین بعض نے کہا برائی سے مراد خیانت عزیز ہے اوسکے گھر مین اور مراد
فحشا سے زنا ہے یا سوء شہوت ہے اور فحشا مباشرت اولی ہے کہ لفظ عموم پر حمل کرین اسمین ہر برائی
بے شرمی داخل ہے ابو السعود نے کہا اسمین ایک روشن نشانی اور حجت قاطعہ ہے اسبات پر کہ یوسف سے
ہم بالمعصیت واقع نہین ہوا اور نہ اونکی کبھی طرف معصیت کی توجہ کی ورنہ اللہ تعالے یون فرماتا لنصرفہ
عن السوء والفحشاء بلکہ توجہ اس امر کی خارج سے طرف اونکے ہوئی اللہ نے اونکو بوجہات عصمت
سے اس ارادہ کو پھیر دیا اور کہا کہ وہ ہمارے عباد مخلصین مین سے ہین لفظ مخلصین کو بکسر و فتح لام پڑہا ہے
اول کے معنی یہ کہ وہ اللہ کی طاعت مین مخلص تھے ثانی کے یہ معنے کہ اللہ نے واسطے رسالت کے خالص کیا وہ مخلص
و مستخلص دونو تھے خفاجی نے کہا جس کسی شخص کو اس قصہ مین دخل تھا اوسنے برات یوسف کی گواہی
دی اللہ نے یہ شہادت دی الخ صرف الحز اونہون نے خود یہ شہادت اوا کی اپنے نفس پر بھی راودتنی
ونحون زلیخا نے کہا ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم سید زلیخا نے کہا انت کنت من
الخاطئین رابلیس نے کہا لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین اس سے معلوم ہوا کہ
شیطان کا انکو اغوا اونپر نہ چلا معہذا اہل قصص نے انکو بری نہ رکھا واستبقا الباب وقدت قمیصہ
من دبر فالفیا سیدہا لدا الباب قالت ما جزاء من اراد باھلک سوءا الا ان یسجن او

عذاب الیم ۝ قال ھی راودتنی عن نفسی وشھد شاھد من اھلھا ان کان قمیصہ
قد من قبل فصدقت وھو من الکذبین ۝ وان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت و
ھو من الصدقین ۝ فلما رای قمیصہ قد من دبر قال انہ من کیدکن ان کیدکن عظیم
یوسف اعرض عن ھذا واستغفری لذنبک انک کنت من الخطئین ۝ اور دونو دوڑے ع ۹ ۱۳
دروازے کو اور عورت نے پیچھے سے اسکا کرتا پھاڑا اور دونو نے عورت کے خاوند سے دروازے پر
پائی اور کہنے لگی کیا سزا ہے اسکی جو چاہے تیرے گھر میں برائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھ کی مار یوسف بولا اسنے
خواہش کی مجھسے کہ نہ تھا میں نے جی اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے اگر ہے اسکا کرتہ
پہنا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ ہے جھوٹا اور اگر ہے اوسکا کرتہ پہنا پیچھے سے تو یہ جھوٹی اور وہ ہے سچا
پھر جب دیکھا عزیز نے کرتا اوسکا پہنا پیچھے سے کہا بیشک یہ ایک فریب ہے عورتوں کا البتہ تمہارا فریب بڑا
ہے یوسف جانے دے یہ مذکور اور عورت تو بخشوا اپنا گناہ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی ف حضرت یوسف
دوڑے نکلنے کو وہ دوڑی پکڑنے کو اس عورت کا ناتے سے ارا ایک لڑکا دودھ پیتا پہلوٹھا اسنے اللہ
یوسف زلیخا کے حال کی خبر دی کہ دونو طرف دروازے کی دوڑے یوسف بھاگا اور عورت اونکی طلب میں دوڑی کہ پکڑ
کر اندر گھر کے لائے اس اثنا میں اسنے یوسف کا قمیص پکڑ کر کھینچا وہ پھٹ گیا کہتے ہیں کہ پشت کیجانب
سے پھٹ کر علیحدہ ہوگیا اور یوسف بھاگ چلے جاتے تھے یہ اونکے پیچھے تھی دروازے پر خاوند زلیخا کا ملگیا
تب اوسنے اپنی صفائی کے لیے کر بنایا اور خاوند سے کہا کہ اسنے میرے ساتھ برا ارادہ کیا تھا اور اپنا عیب
اونپر لگا دیا اور کہا ایسے شخص کی یہی سزا ہے کہ قید کیا جائے یا عذاب الیم دیا جائے مراد عذاب سے زجر شدید
ہے جس سے تکلیف و درد ہو اوسوقت یوسف نے انتصار بالحق کیا اور اس خیانت سے اپنی برات ظاہر فرمائی
اور صاف و سچی بات کہدی کہ خود اسنے مجھ پہ ہانسنا چاہا تھا اور یہ میرے پیچھے لگی ہوئی چلی آئی یہانتک کہ میرا
کرتہ پھاڑ لیا تب ایک شاہد نے اس عورت کی گھر والوں میں سے شہادت دی اس شاہد میں اختلاف ہے کہ کوئی
صغیر تھا یا کبیر علماء سلف کے اسجگہ دو قول ہیں ابن عباس نے کہا ذو لحیہ تھا یعنے جوان ریش دار خواص
بادشاہ سے یہی قول مجاہد و عکرمہ حسن و قتادہ و سدی و محمد بن اسحق وغیرہم کا ہے کہ وہ ایک مرد تھا زید
بن اسلم و سدی کہتے ہیں ابن عم زلیخا تھا ابن اسحق نے کہا ہے کہ زلیخا و شوہر خواہر ملک ریان بن ولید تھی
دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک بچہ شیر خوار تھا ابو ہریرہ و ہلال بن یساف و حسن و سعید بن جبیر و

ضحاک و ابن مزاحم بھی یہی کہتے ہین کہ ایک لڑکا تہا گہر مین اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے اس بارہ مین
ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے ابن عباس نے رفعا کہا ہے کلام کیا چار نے اور وہ صغیر تہے اونمین ایک
شاہد یوسف ہی رواہ ابن جریر دوسری روایت مین ہی ایک ابن ماشطہ بنت فرعون دوم شاہد یوسف سوم
صاحب جریج چہارم عیسے بن مریم مجاہد نے کہا یہ شاہد اللہ کا حکم تہا کوئی انسان نہ تہا لکن یہ قول غریب ہے
بہرحال جب شہر زلیخا کو صدق یوسف و کذب زلیخا ثابت ہوگیا اور عشق جان لیا کہ زلیخا نے یہ تہمت یوسف
پر لگائی ہے تو یہ بات کہی کہ یہ بہتان اور آبروریزی اس جوان کی تم عورتون کا فریب ہے بیشک تمہارا مکید بڑا
ہوتا ہے اور یوسف سے کہا کہ تم درگذر کرو اور اس بات کو پوشیدہ رکھو کسی سے جرچا اسکا نہ کرو اور زلیخا سے کہا تو اپنے
گناہ سے استغفار کر وہ عورت دل سہل مزاج تہا یا اوسنے زلیخا کو معذور رکہا اسلیے کہ اوسنے ایک ایسی بات دیکھی
جس سے صبر نہ ہوسکا گناہ سے مراد وہی ارادہ سوء ہے جو زلیخا نے کیا تہا ساتہ یوسف کے اور ایک گناہ پر
تہمت گناہ کی لگائی ولہذا زلیخا سے یہ بات کہی کہ تو ہی خطاوار ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ دونو طرف
دروازے کے دوڑے یوسف کا دوڑنا بطور گریز کے تہا کہ دروازے سے باہر نکلکر چلے جائین اور زلیخا کا دوڑنا اسلیے تہا
کہ دروازہ کہولکر کہین یہ نکل جائے جگہ لفظ باب کہا اور یہان لفظ ابواب فرمایا تہا اسلیے کہ دو ڈہو طرف
دروازہ بیرونی کے تہی جس سے باہر جاتے تہے سیوطی نے کہا یوسف نے بہاگنے مین شتابی کی اور اوسنی پکڑنے
مین یہانتک کہ اونکا کپڑا پاڑ لیا اور کہینچا وہ جانب پشت سے اسفل تک پہٹ گیا قد بمعنے قطع ہے طول مین
قطع کو فد کہتے ہین اور عرض مین قطہ ہی تطابق مین عزیز دروازے پر ملگیا لغت قبطی مین زوج یعنی شوہر کو سید
کہتے ہین سیدہا نہ کہا اسلیے کہ مالک ہونا اوسکا یوسف کے حق مین صحیح نہ تہا سو اسے مراد زنا ہے زلیخا نے
اپنے بچاؤ کے لیے یہ حیلہ کیا اور جو آپ ارادہ کیا تہا وہ طرف یوسف کے لگایا ما جزاء من اراد بأهلك سوءا الخ پہر خود
ہی کہا کہ ایسے شخص کی یہی سزا ہے کہ جہلخانے مین قید کیا جائے یا کوڑے ماری جائین پہلے قید کا نام
لیا اسلیے کہ محب الم دینا محبوب کا نہین چاہتا ہے مطلب یہ کہ ایک دن میرے پاس قید رکہا جائے بہت
طویل مراد نہ تہا خازن نے کہا وهذا الطيقة فانهما ابن الخطیب نے کہا حبس دائم کو اس مناسبت سے نہین لیتے
مین بلکہ یون بولتے ہین کہ اسکا سجن مین ہونا واجب ہے جسطرح فرعون نے کہا تہا لاجعلنك من
المسجونين ذكره الكرخي عذاب الیم عام ہے ضرب تازیانہ ونحوہ سے ابہام عذاب مین زیادت تہویل
ہے واسطے شان جزا کے کہ مطابق قانون سطرد کے حق مین ہر ایک کے کوئی ہو ہونا چاہیے اور اپنے نفس کے

لیے اہلیت عزیز کی ذکر کی واسطے عظمت خطاب کے تاکہ بند کو اوسپر یہ بات براہ غضب نہ ثابت کرے اور یہ کہا کہ یوسف
کو ان دونو شرارتون سے ایک شرارت دینا واجب ہے بلکہ ایک ذکر کلی کیا واسطے حفظ جنوب کے ذکر بالشر سے جب یوسف
نے یہ بات سنی تو اپنی طرف کی ایک دلیل بیان کی اور کہا اوسنے خود مجھکو اس کام کے لیے طلب کیا ہے نما
اور مین یہا گا یوسف نے چاہتے ہے کہ ایسی بات کہین جب زلیخا نے اونکی آبرو کا ازالہ چاہا تو چار ناچار اونکو کہنا پڑا
یہ بھی بلفظ غیبت کہنا بلفظ حضور یہ ایک اچھا ادب تہا اتنے مین ایک شاہد نے اوسکے گہر والون مین سے
یہ گواہی دی وہ ابن عم مایں خال زلیخا تہا سہیلی نے کہا صحیح یہ ہے کہ ایک طفل تہا مہد مین جسطرح کہ حدیث مین آیا
ہے بعض نے کہا ایک حکیم تہا جس سے عزیز مشورہ لیا کرتا تہا اور وہ زلیخا کا رشتہ دار تہا ابن عباس نے کہا ایک
ہرن تہا گہ مین اللہ نے اسکو ناطق کر دیا حسن نے کہا ایک مرد صاحب فہم و علم تہا بہر حال شاہد کا اہل زن سے ہونا
اقوے مرتبہ نفی تہمت مین یوسف علیہ السلام سے حالانکہ اور بہی بہت سے علامات دالہ صدق یوسف
علیہ السلام پر تہے عزیز کو جب برات اونکی اور قصور زلیخا کا ثابت ہوا تو اوسنے مخاطب کر کے کہا کہ
تمہارا مکر بڑا ہے خاص زلیخا کو خطاب نہین کیا بلکہ جنس کو کیونکہ حیل و مکاید مختص بزلیخا نہین تہے اونکے
مکر کو عظیم کہا اسلیے کہ انکا مکر جمیع بشر سے اپنے اتمام مراد مین بڑہکر ہوتا ہے ویسی قدرت مردون کو اسباب مین
نہین ہوتی ہے کیونکہ عورتون کا مکر الطف و اعلق بالقلب اور اشد التاثیر فی النفس ہوا کرتا ہے بعض علما نے
کہا ہے مین جتنا عورتون سے ڈرتا ہون اوتنا شیطان سے نہین ڈرتا اسلیے کہ اللہ نے کید شیطان کو ضعیف
کہا ہے اور کید نساء کو عظیم فرمایا ہے نیز شیطان چوری سے وسوسہ ڈالتا ہے اور یہ دو بدو وسوسہ انداز
ہوتی ہین حقانی نے کہا عظم اونکے مکر کا امر جماع و شہوت مین ہونے علی الاطلاق بلکہ حیل و مکاید مین
مرد زیادہ ہوتے ہین انتہے ہمارے ایک معاصر نے مدت نسوان مین ایک خوب رسالہ لکھا ہے اللتیا
والتی نام یہ عزیز نے یوسف سے کہا کہ تم اسکا افشا نکرو اور زلیخا سے کہا کہ تو استغفار کر کرخی نے کہا عزیز
قلیل الغیرت تہا بلکہ بحرین کہا ہے کہ تربت مصر ایسی کو مقتضی ہے ولہذا ارض مصر مین شیر پیدا نہین ہوتا
اور اگر کہین سے جاتا ہے تو زندہ نہین رہتا وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ
فَتَاهَا عَنْ نَّفْسِهِ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ
بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَ

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۚ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۚ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ
اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

کہنے لگیں کئی عورتیں اُس شہر میں عزیز کی عورت خواہش کرتی ہی اپنے غلام سے اپنے جی سے فریفتہ ہوگئی اُسکی
محبت میں ہم دیکھتی ہیں وہ بہکی ہے صریح یعنے غلام اس قابل کیا ہوگا پھر جب سنا اوسنے اونکا فریب بلوا بھیجا
اونکو اور طیار کی اونکے واسطے ایک مجلس اور دی اونکو ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری اور بولی یوسف نکل آ
ان کے سامنے پھر جب دیکھا اُسکو بہشت میں اگلیں اُسکے اور کاٹ ڈالی اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں حاش للہ
نہیں یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ بولی یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تمنے مجھکو اسکے واسطے اور میں نے
چاہا اس سے اسکا جی پھر اسنے تھام رکھا اور مقرر اگر نہ کریگا جو میں اسکو کہتی ہوں البتہ قید پڑے گا اور ہوگا
بے عزت یوسف بولا اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جسکی طرف مجھکو بلاتیاں ہیں اور اگر تو نہ دفع
کرے مجھسے اونکا فریب تے مائل ہو جاؤں اُنکی طرف اور ہو جاؤں بے عقل سو قبول کرلی اُسکی دعا اوسکے رب نے
پھر دفع کیا اُس سے اونکا فریب البتہ وہ ہے سنتا والا خبردار **ف** پھر ان دین تہیں سوجھ کہا نیکو اونکا
حسن دیکھکر جبکہ اس ہوگئیں چھری سے ہاتھ کٹ گئے زلیخا نے اونکے روبرو یہ بات کہی تاکہ وہ بھی سمجھ جاویں
اور حضرت یوسف ذکر قبول کریں ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ناکہ سے قید پڑی لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی
قبول فرمایا کہ اونکا فریب دفع کیا اور قید ہونا تہا قسمت میں آدمی کو چاہیے کہ گھبرا کر اپنے حق میں بُرائی نہ مانگے
پوری بھلائی مانگے گو کہ وہی ہوگا جو کہ قسمت میں ہے انتہی اللہ پاک نے خبر دی کہ خبر یوسف وزن عزیز کی
شہر یعنے مصر میں شائع ہوگئی لوگوں نے چرچا کیا زنان کبراؤ نسا امرا نے یہ حال سنکر زن عزیز پر انکار کیا عزیز
وزیر مصر تہا اور زلیخا پر اسبات کا عیب لگایا کہ وہ اپنے غلام سے طالب وصال ہے اور اسکی محبت میں پریشان
حال شغاف کہتے ہیں دل کے غلاف کو یعنی محبت غلام اسکے دل کے اندر پہنچ گئی ہے ابن عباس نے کہا
شغف کہتے ہیں حب قاتل کو اور شغف اس سے کمتر درجہ ہے شغاف پردہ دل کو بولتے ہیں ہم دیکھتے ہیں
کہ یہ عورت سخت گمراہی میں ہے گمراہی کا اطلاق حب غلام و شغف دل پر کیا زلیخا نے جب حال
اون عورتوں کے مکر کا سنا اور بعض نے کہا کہ اُنکی بات سنی محمد بن اسحق کہتے ہیں کہ جب اون مستورات

کو خبر حسن یوسف کی پہونچی تو اونہون نے چاہا کہ یوسف کو دیکھین سلیے یہ طعنہ کیا تاکہ اس حیلہ سے دیدار یوسف نصیب ہو تب زلیخا نے آدمی بہیجکر اون عورتون کو اپنے گہر بلایا اور ضیافت و مہمانی کی اونکے لیے ایک مجلس آراستہ کی ابن عباسؓ سعید بن جبیر و مجاہد و حسن و سدی وغیرہم نے کہا مراد متکا سے مجلس ہے جسمین فرش و تکیہ و طعام و نخوا مہیا و طیار ہوا و میوہ جات و فواکہ موجود ہون جنکو چاقو و چہری سے کاٹ کر کہاوین جیسے ترنج وغیرہ و لہذا اللہ تعالے نے فرمایا کہ زلیخا نے ہر ایک عورت کے ہاتہہ مین چہری دی یہ ایک داؤ تہا زلیخا کا ساتھ اون عورتون کے اور ایک حیلہ تہا مقابلے مین اونکے حیلہ کے جو اونہون نے دیکھی رویت و مشاہدہ یوسف علیہ السلام کے کیا تہا پہر یوسف سے کہا کہ باہر آ اونکو ایک مکان علیحدہ مین پہلے سے چہپا رکہا تہا جب باہر سامنے اونکے آئے اون عورتون نے اونکی شان کو عظیم جانا اور اونکی قدر کو جلیل سمجہا مارے دہشت کے دیکہتے ہی اپنے ہاتہہ کاٹنے لگین اس گمان پر کہ ہم ترنج کو تراشتی ہین مراد یہ ہے کہ اونہون نے اپنے ہاتہہ کاٹ ڈالے فَالَّهُ عَبْدُ وَاحِدٍ مجاہد و قتادہ نے کہا ایسے ہاتہہ کاٹے کہ زمین پر گر گئے و اسلم علم زید بن اسلم کہتے ہین زلیخا نے یہ بات اُن عورتون سے جب کہی کہ وہ کہا پی چکین اور اُنکا دل خوش ہوا تب اونکے سامنے ترنج لاکر رکہا اور ہر ایک کو ایک چہری دی کہ اُسکو تراش کر نوشجان کر و پہر اون سے کہا کہ تم یوسف کو دیکہنا چاہتی ہو اونہون نے کہا ہان تب یہ بہیجکر حکم دیا کہ اے یوسف باہر آ ؎

رشک آید م دگر نہ نقابت کشو دمی دست تر اگر فتہ بناصح نمو دمے

پہر اون مستورات کی نظر یوسف پر پڑی تو وہ اپنے ہاتہہ کاٹنے لگین پہر حکم دیا کہ جاؤ تاکہ رو و پشت دونو کو دیکہین یوسف اُسجگہ سے پہرے اور وہ ہاتہہ کاٹنے مین لگی رہین جب وہ چلے گئے تو حساس الم کا ہوا لگین ولولہ کرنے زلیخا نے کہا تم نے ایک ہی نظر مین یہ کام کیا پہر مجہپر کیا ملامت ہے تب اُنہون نے کہا حاش للہ یہ انسان کا ہے کو ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے پہر کہا اب ہم کو ئی ملامت تجہپر بعد اسکے نہین دیکہتین یا اسلیے کہا کہ اُنہون نے نوع بشر مین کوئی شبیہ اونکا بلکہ قریب اونکے نہین دیکہا تہا کیونکہ حضرت یوسف کو نصف حسن دیا گیا تہا جسطرح کہ حدیث صحیح اسرا مین رفعاً آیا ہے کہ گذرا ہوا یوسف پر تیسرے آسمان مین فَاِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ انس رفعاً کہتے ہین اُعْطِيَ يُوسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ عبد اللہ بن مسعود کہا اُعْطِيَ يُوسُفُ وَاُمُّهُ ثُلُثَ الْحُسْنِ عبد اللہ کہتے ہین یوسف کا چہرہ مثل برق کے تہا کوئی عورت پاس تہی اگر کسی

کام کو آتی تو وہ اپنا مُنہ چھپا لیتے کہ مبادا سبب اونکی فتنے مین پڑجائے اسکو حسن بصری نے مرسلاً آنحضرت سے روایت کیا ہی باین لفظ کہ اُعطی یوسف وامّہ ثلث حسن اھل الدنیا واعطی الناس ثلثین یا یون فرمایا ہے کہ دو ثلث حسن یوسف اور اُنکی ماں کو دیا گیا تہا اور ایک ثلث مین سب لوگ مین ربیع شے کہتے ہین تقسیم حسن کی دو نصف پر ہوئی یوسف اور اُنکی والدہ سارہ کو نصف حسن دیا گیا اور نصف آخر مین ساری خلق ہی امام ابو القاسم سہیلی نے کہا ہے اسکے معنے یہ ہین کہ یوسف کو نصف حسن آدم علیہ السلام عطا ہوا تہا کیونکہ اللہ تعالے نے آدم کو اپنے ہاتہ سے اکمل و احسن صورت پر پیدا کیا تہا ذریت آدم مین کسی کا جمال مین برابر اونکے نہ تہا یوسف کو نصف حسن ملا تہا ولہذا اُن عورتون نے یوسف کو دیکہکر حاش للہ کہا مجاہد وغیرہ واحد نے کہا یعنے معاذ اللہ کہ یہ بشر ہو بعض کی قرارت یہ ہی ما ھٰذا اِبْنَ یٰمِیْنٍ اِیْ بِمُشْتَرًی بِشَرًا یعنے غلام خریدکر دہ نہین بلکہ ایک ملک کریم ہے زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جسکے تہمکو تم نے مجہ پر ملامت کی یہ کہنا بطور معذرت کے تہا یعنے یہ لائق اسکے ہے کہ اس سے محبت کیجائے بسبب اُس کے جمال و کمال کے مین ہی نے اُسکو اپنی طرف سے پہانسنا چاہا تہا مگر یہ نہ پہنسا بازرہا بعض نے کہا ہی جب اون عورتون نے جمال ظاہر یوسف کو دیکہا تو زلیخا نے اونکو صفات حسنہ باطن کی بہی خبر کردی جو کہ اونکی نظر سے مخفی تہے وہ جمال باطن عفت و پارسائی یوسف علیہ السلام تہی پہر زلیخا نے یوسف کو یہ دہمکی دی کہ اگر وہ میرا کہنا نہ مانیگا اور جو حکم دیتی ہون وہ بجا نہ لائیگا تو قید ہوکر ذلت اوٹہائیگا اوسوقت یوسف علیہ السلام نے اللہ سے شر و مکر زنان سے پناہ مانگی اور کہا کہ اے رب مجہے قید ہونا پسند ہی مگر زنا کرنا منظور نہین ہی اگر تو مجہسے ان کے مکر کو دور نہ کریگا بلکہ مجہکو سپرد میرے نفس کے کردیگا تو مجہکو کچہہ قدرت نفس پر نہین ہی اور نہ مین مالک اوسکے نفع و ضرر کا ہون لیکن تیرے حول و قوت سے تجہسے مدد چاہتا ہون اور تجہی پر بہروسا ہے تو مجہکو حوالے میرے نفس کے نہ کر کہ مین گناہ مین پہنسکر جاہلون مین ہوجاؤن اللہ نے اونکی دعا قبول کرلی اور یوسف علیہ السلام کو معصوم و محفوظ رکہا اللہ کی حمایت سے وہ اُس گناہ سے باز رہے اور قید کو اختیار کیا یہ غایت مقام کمال ہے کہ باوجود اسکے کہ وہ جوان جمیل تہے اور اُنکی سیدنے جو کہ زن عزیز مصر تہی اور نہایت خوبصورت صاحب مال و ریاست اُنکو اپنی طرف بلایا اور وہ باز رہے اور اللہ کے ڈر سے جو کہ فاحشہ پر غالب تہا یہ کام اوسنے باسید ثواب آخرت ہوا ولہذا صحیحین مین مرفوعاً آیا ہے کہ سات شخصون کو اللہ اپنے سایے مین جگہہ دے گا جسدن کہ سوا اسکے

سایہ کے سوا کسکا سایہ نہوگا ایک امام عادل دوم جوان جو کہ عبادت خدا مین ناشی ہوا سوم وہ شخص جسکا دل مسجد سے معلق ہے جب سے مسجد سے باہر آتا ہو جب تک کہ پھر مسجد مین جاے چوتھے وہ دو شخص جو آپس مین اللہ کے لیے محبت و دوستی رکھتے ہین اسی محبت پر مجتمع ہوتے ہین اور اسی پر جدا ہوتے ہین پنجم وہ شخص جسنے صدقہ دیا اور اسکو مخفی رکھا یہانتک کہ اوسکے دست چپ نے نہ جانا کہ اوسکے دست راست نے کیا صرف کیا ششم وہ مرد جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اوسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون ہفتم وہ مرد جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا اور اسکی آنکھون سے آنسو بہے اس حدیث کی شرح رسالہ تحصیل الکمال بالخصال الموجبۃ للضلال سے معلوم کرنا چاہیے یہ رسالہ طبع ہوکر شائع ہوچکا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ لفظ نسوہ کو بضم نون پڑہا ہے قالہ ابو البقا اور بکسر نون معروف ہے بیان نسوہ مین رسالہ حسن الاسوہ نہایت جامع ہے مراد نسوہ سے جماعت نسا رہے کہتے ہین یہ سب پانچ عورتین تہین ایک زن ساقی عزیز دوم زن نان پز سوم زن صاحب دواب چہارم زن صاحب سجن پنجم زن حاجب یہ سے مراد مصر ہے یا مدینۃ الشمس زن عزیز سے مراد زلیخا ہے فتی کلام عرب مین جوان نوعمر کو کہتے اور فتاۃ زن جوان کو مراد فتے سے اسجگہ غلام ہے اون عورتون نے کہا کہ زلیخا کو دیکھو کہ اپنے غلام اوسکا جی چاہتا ہے وہ اسپر فریفتہ و شیفتہ ہوگئی ہے محبت یوسف کے دل پر اتنی غالب ہوئی کہ غلاف دل مین پہونچ گئی بعض نے کہا شغاف وسط قلب ہے جوہری نے کہا شَغَفَهُ الْحُبُّ حَرَقَ قَلْبَهُ ابوزید نے کہا اَلْهَمَهُ ابن عباس نے کہا شَغَفَهَا غَلَبَهَا وَقَالَ قَتَلَهَا حُبُّ يُوسُفَ میرزا دنے سبحۃ المرجان مین کہا ہے کہ اظہار عشق مین طرف سے عورت کے کچھ استبعاد نہین ہے تو نے قرآن مین نہین دیکھا کہ اسنے ذکر غرام زن عزیز کا ساتھ یوسف علیہ السلام کیا ہے ہنود اپنے تغزل مین ذکر عشق کا طرف سے عورت ہی کو کرتے ہین بخلاف فرس کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ دین ہنود مین عورت ایک ہی خاوند کرتی ہے اسکا حصہ عیش حیات شوہر ہی کے ساتھ منوط ہوتا ہے پس لہذا جب وہ مرجاتا ہے تو یہ بھی جان کو اسکی پیچھے آگ مین جلا دیتی ہے سو وجود عشق کا درمیان عورت و مرد کے ایک وضع الہی ہے کبھی دونو جانب سے ہوتا ہے اور کبھی ایک طرف سے اس وضع الہی مین لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت معشوقہ عاشقہ ہے اور مرد عاشق معشوق اہل ہند تغزل النسا مین موافق دواب عرب ہین بخلاف فرس و ترک کے اونکا تغزل ساتھ امرد و اطفال بے ریش کے ہوتا ہے عورت کا ذکر کہین اُنکی غزل مین نہین ہے رب محبت کی قسم ہے کہ یہ لوگ ظالم ستمگار ہین اور نہونے شے کو اوسکو غیر موضع مین وضع کیا ہے جسطرح اللہ پاک نے قوم لوط کے حق مین

فرمایا ہے وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ اور متاخرین عرب بلکہ سولدین متعرب جنہون نے تغزل بالامارد کیا ہے وہ تقلید منہود و ترک سے ہین ورنہ اصل غزلخوانی اون کی حق مین عورتون کی تہی رہی اماند سو وہ بالکل تغزل بالامارد کو نہین پہچانتے ہین انتہے میر صاحب قبلہ نے فصل رابع کتاب مذکور کو بیان اقسام معشوقات وعشاق مین منعقد کیا ہے اور ہر قسم کے لیے اشعار عجیبہ و ابیات غریبہ باعتبار جہات متنوعہ وحیثیات متلونہ لکھے ہین اِنْ رَاْهُ السَّائِلُ نَدْنُوْبُ طَبِيْعَتُهُ الْجَامِدَةُ اَوِالْعَاذِلُ تَشْعَلُ نَارُهُ الْخَامِدَةُ حاصل کلام اس مقام میں یہ ہے کہ عشق زن و مرد محل ہے اور عشق امرد بے محل مراد عشق مرد از زن سے طریقہ شرعیہ پر محبت باہمی زوجین ہے نہ محبت زن اجنبی و مراجعنی ولہذا استعمال لفظ عشق کا کتاب وسنت مین کسی جگہ نہین آیا ہے اور جس کسی حدیث مین یہ لفظ مذکور ہے وہ حدیث ثابت نہین اور وہ فسق جسکو عرف مین عشق کہتے ہین اور اوسکے لیے صدہا داستان و افسانے مزوظم ہر زبان مین بن گئے ہین وہ شرعًا داخل شرک جلی ہے جسطرح کہ تحقیق اسکی شیخ محمد حیات سندی رحمہ نے رسالہ عشق المردان مین اور حافظ ابن قیم رح نے کتاب الجواب الشافی اور اغاثۃ اللہفان ونحوہا مین طیًا و نشرًا بہت خوب کی ہے اس عشق شوم نے ایک بڑا عظیم نوع بشر کو ہدایت وصواب سے گمراہ کرکے ہاویہ نار مین پہنکدیا اور محبت الٰہی سے باز رکہکر بندون کا بندہ بنا دیا فانا للہ قرآن پاک مین جس جگہ قصہ شغف زلیخا کا بیان ہوا ہے یہ صوفت کی حکایت ہے کہ زلیخا کفر مین گرفتار تہین اور انکی گہر مین بت پرستی ہوتی تہی یہ کیچہ قصہ زمان اسلام زلیخا کا نہین ہے کہ کوئی اسکو دلیل جواز شغف یا عشق ہمیرائے بڑی بے ادبی اسجگہ ایک طائفہ مدعی فقر وولایت سے یہ ہوئی ہے کہ انہون نے طلاق واستعمال اس لفظ کا حق مین العالمین اور خاتم المرسلین کے کیا ہے کسیکو دعوے اسپاک کے عشق کا ہے اور کسیکو دعوے تعشق کا ساتہہ رسو لخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتعوذ باللہ من الجہل وسوء الادب بان شارع کے محاورہ مین لفظ محبت کا استعمال ضرور آیا ہے سو ان مخالص کو چاہیے کہ اس مصنف محمود کو حاصل کرے کہ اتی تعالے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (اور ایمان والون کو اس سے زیادہ ہے محبت اللہ کی) معنے اس محبت کے وہ نہین ہین جو شخص کو ساتہہ شخص کے ہوتی ہے بلکہ ثمرہ ونشان اس محبت کا کمال اتباع سنت وغایت تحفظ وادب ہے ساتہہ جناب باریتعالی اور حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ جگہ زیادہ تفصیل کی واسطے اس مسئلہ کے نہین ہے ولہذا سکوت کیا گیا بہر حال اُن عورتون نے یہ کہا کہ ہم دیکہتی ہین کہ زلیخا صریح گمراہی مین پڑی ہے اُن عورتون نے بہی اس شغف و عدم عفاف وتستر کو ضلال کہا اور کیون نہ کہتین کہ واقع مین ضلال وضمحلال تہا زلیخا نے جب یہ سنا کہ وہ میری غیبت کرتی ہین اور میرے عیب

لگاتی ہین تو اپنی معذرت کر لیے ایک تدبیر نکالی اللہ نے اُن عورتون کے غیبت کا نام اسمجھکر کر کہا اسلیے کہ وہ اس حیلہ و فریب سے یوسف کا دیکھنا چاہتی تہین بعض نے کہا یہ راز زلیخا نے اون سے کہدیا تہا اونہون نے اُسکو فاش کر دیا اسلیے اُسکا نام مکر فرمایا سفیان نے کہا مراد مکر سے حیل ہے قرآن مین ہر مکر بجائے حیل آیا ہے غرضکہ زلیخا نے کسیکو پاس اُن عورتون کے بہیجا کہ وہ آئین اور یہ سامنے اونکے اپنا عذر کرے اور وہ بہی یوسف کو دیکھکر فتنے مین پڑین جسطرح کہ یہ فتنہ مین پڑی تہی کہتے ہین چالیس عورتین اشراف شہر کی بلائین اور نہین یہ عورتین عیب جو ہی تہین اور اُنکے لیے ایک مجلس آراستہ کی فرش قالین و خالیچے بچہائے مسند تکیے لگائے اور ہر طرح کی زیبایش کی متکا مخفف بغیر ہمزہ لغت قبط مین بمعنے تربچہ ہے قالہ المجاہد عکرمہ نے کہا جو چیز چہری سے کاٹ کر کہائی جائے وہ متکا ہے بعض نے کہا یغت از شنوہ کی ہے فراء نے کہا متکا گاب ہے لفظ متکا مشدد و مہموز بمعنے مجلس ہے اور بعض نے کہا بمعنے طعام ابن جبیر و حسن کا یہی قول ہے کسی نے کہا متکا وہ ہے کہ وقت طعام یا شراب کے اوسپر ٹیکا لگائین یا تکیہ لگا کر بات چیت کرین زلیخا نے ہر زن کو ایک چہری دی کہ جو طعام لائق اس سے کاٹ کر کہانے کے ہو اُسکو قطع کر کے کہائین کہتے ہین اونکی عادت تہی کہ گوشت اور فواکہ کو قطع کر کے کہاتی تہے اور یہ چہری خنجر تہی پہر یوسف سے کہا کہ باہر آ یعنے اوس حال مین کہ وہ تکیہ لگائے طعام کو قطع کر کر کے کہاتی تہین جب اون عورتون نے یوسف کو دیکھا عظیم الشان جانا ہیبت و زینت و احترام مین آگئین شدت جمال سے ہوش و حواس جاتے رہے بعض نے کہا منی یا مذی نکل پڑی ازہری نے کہا حیض آگیا ابن عباس نے کہا فرج سے خون حیض جاری ہوگیا یہ حالت بسبب دہشت جمال فائق و حسن اتم کے واقع ہوئی ابو عبیدہ نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا کہ کلام عرب مین یہ نہین ہے زجاج نے کہا اکبار بمعنے حیض نہین آتا ہے محتمل ہے کہ اونہون نے نور نبوت و سیمار رسالت دیکھکر یوسف کو کبیر الشان جانا ہو اور مہابت ملکیت کا مشاہدہ کیا ہو اور عدم التفات طرف مطعوم و منکوح و عدم اعتدا نسا کو دیکھکر عظیم المرتبہ سمجہا حمل آیت کا اس معنے پر اولے تر ہے فالہ الرازی مراد قطع ایدی سے یہ ہے کہ ہاتہ زخمی کر ڈالے نہ یہ کہ بالکل کٹ کر گر گئے ہون بلکہ چہل گئے بعض نے کہا مراد ہاتہون سے ہاتہ پورے اونگلیون کے ہین یا آستینین مطلب یہ ہے کہ اضطراب سے چہری ہاتہ پر لگ گئی خستہ ہو گئے وہ اپنے شغل مین تہین کہ یکایک سامنے آگئے ڈر کر عقل جاتی رہی مجاہد نے کہا جب خون نکلا تب اونکو معلوم ہوا قتادہ نے کہا ہاتہ کٹکر گر گئے لیکن اصح قول اول ہے منبہ عن ابیہ کہتے ہین کہ سنجملہ اونکے نو عورتین مر گئین غم و اندوہ سے غرضکہ اونہون نے اونکو دیکھکر کہا کہ اللہ پاک ہے یہ بشر نہین ہے

کوئی فرشتہ بزرگ ہے اسلیے کہا کہ طبالمہ مین یہ بات شہر چکی ہے کہ فرشتہ کی شکل فوق شکل بشر ہوتی ہے
ذات وصفات مین اور فرشتے سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور ملائک ہر شے مین فائق ہین جسطرح کہ
شیاطین کو برعکس اسکے سمجھتے ہین اور سب سے زیادہ قبیح و بدصورت خیال کرتے ہین مقصود اونکا اس
بات سے ثابت کرنا حسن عظیم کا واسطے یوسف علیہ السلام کے تہا لکن اس قول سے یہ بات لازم نہین آتی
ہے کہ ملائکہ کی صورت آدمی کیصورت سے بہتر ہو کیونکہ یہ بات اونہون نے کسی دلیل سے نہین کہی تہی بلکہ ایک
حکم علی الغیب بمجرد اعتقاد مترکز فی الطبائع کے لگا دیا تہا اور یہ ٹھیک نہین کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ظاہر اس آیت شریف کا یہ ہے کہ کوئی شے مثل انسان کی
انواع مخلوقات مین دربارہ حسن تقویم و کمال صورت نہین ہے صاحب کشاف نے جو اس جگہہ کہا ہے کہ فرشتہ افضل ہے
انسان سے اُسکا تعصب ہے جو کہ عقول معتزلہ مین راسخ ہو گیا ہے حالانکہ یہ مسئلہ مفاضلت کا دو میان
ملائکہ و بشر کے کچھہ مسائل دین سے نہین ہے اللہ کے بندے اس سے کسقدر غنی ہین اور طرف مسائل تکلیف کی
محتاج تر ہین قتادہ نے کہا اُن عورتون نے یوسف کو بسبب نہایت حسن و غرابت جمال کے ایک فرشتہ ٹھہرایا
اُسپر زلیخا نے کہا یہ وہی شخص ہے جسکی بابت تمنے مجھکو ملامت کی تہی یعنی عیب لگایا یہ گویا عذر کیا اپنی طرف کا جبکہ
اونکو خود مفتون یوسف نے دیکھا یا ضمیر طرف حب کے ہے کہ یہ وہی محبت ہے جسپر تمنے مجھکو ملامت کی ہے لکن
اول اولے ہے اور اسکو ابن جریر نے ترجیح دی ہے یا اشارہ ہے طرف اونکے قول کی کہ زلیخا ایک غلام کنعانی
پر عاشق ہوئی ہے اسپر زلیخا نے کہا یہ وہی غلام ہے جسپر تم مجھکو اولہنا دیتی ہو زمخشری نے کہا زلیخا نے
لفظ ذلکن کہا لفظ ہذا نہ کہا حالانکہ وہ حاضر تہے یہ اشارہ بعید واسطے رفع منزلت کے حسن و استحقاق محبت مین
کہا یہ کہا کہ مین اسکی طالب ہے جی سے ہوئی لکن اسنے پارسائی کی یہ صراحت اسلیے کی کہ جو حالت زلیخا کی جب
یوسف عین ہوتی تہی وہی حالت اُنکی یوسف کو دیکھکر ہو گئی تہی تو اب کیا جگہہ ملامت کی زلیخا پر رہی
پھر چادر شرم کی اوڑھکر اور پردہ عفاف کو پھاڑکر یہ کہا کہ اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید ہو گا یا بے عزت یوسف
نے جب یہ قول اسکا سنا اور معلوم کر لیا کہ اسکا عزم بالجزم ہے اور اسکی بارہا دربردا سکے شوہر عزیز کے چلتی ہے
تو الٰہ پاک سے مناجات کی کہ اے رب قید خانہ مین جانا مجھکو دوست تر ہے اس سے کہ مین اسکا کہنا
مانون اور بدبختی و گناہ مین پڑون جس سے خیر دارین سے محروم رہون اسجگہہ دو شر جمع ہوئے تہے
ایک ابتلا زنا دوسرا اختیار سجن ان مین اہون شر سجن تہا اگرچہ ایک شر ہین مشقت اور دوسرے شر

مین لذت تھی بعض نے کہا ہے کہ اگر یوسف یہ نہ کہتے تو قید خانہ مین نجاتے اسی لیے اولے حق مین بندے یہ ہے کہ اسسے عافیت مانگے ولہذا حضرت نے رد کیا تھا اُس شخص پر جو سوال صبر کا اللہ سے کرتا تھا اسناد دعوۃ کی طرف نسوہ کی اسلیے کی کہ وہ سب عورتین یوسف کو رغبت دلاتی تھین مطاوعت زلیخا مین اور ڈراتی تھین مخالفت سے اوس کی بعض نے کہا اُن سب نے یوسف کو اپنی اپنی طرف بلایا یا وہ اُن سب کے سامنے اوسدم حاضر تھے لکن اول اولے ہے پھر یوسف نے نسبت کیدکی اون سب کیطرف کی اور کہا کہ اے رب اگر تو انکا فریب مجھ سے نہ پھیرے گا تو مین اُن کیطرف جھک جاونگا اَصْبُ صَبَا یَصْبُوْ سے ہے بمعنے مال واشتیاق ومنہ قول الشاعر ؎

اِلٰی ھِنْدٍ صَبَا قَلْبِیْ وَھِنْدٌ حُبُّھَا یَصْبِیْ

صبوت کہتے ہین میل وشوق کو زن عزیز کا کید تو وہی تھا جو اللہ تعالے نے ذکر کیا اور قید سارے نسوہ کا یہ تھا کہ وہ مرغب تھین مطاوعت زلیخا مین اور اُسکی مخالفت سے ڈراتی تھین اور بعض نے کہا عورت نے تخلیہ کرکے یوسف سے کہا کہ اِقْضِ لِیْ حَاجَتِیْ فَاَنَا خَیْرٌ لَّکَ مِنِ امْرَاَۃِ الْعَزِیْزِ یا یوسف نے فقط زلیخا کو بصیغہ جمع واسطے تعظیم کے مخاطب کیا پھر کہا کہ اے رب مین جاہل ہو نگا اگر کبھی مرتکب اس حرکت کا ہوا مین دلیل ہے اسپر کہ ارتکاب گناہ کا جہالت سے ہوا کرتا ہے اللہ نے یوسف کی دعا قبول کرلی اور کید زنان کو اُنسے پھیر دیا اور وقوع فی المعصیت سے بچالیا اللہ سمیع دعوات علیم حالات ہے معلوم ہوا کہ پھیرنا معصیت سے اللہ ہی کا کام ہے کسی کو یہ قدرت نہین ہے کہ وہ گناہ سے باز رہے یہی معنے ہین اس قول کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثُمَّ بَدَا لَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّہٗ حَتّٰی حِیْنٍ ۝ پھر یون سوجھا لوگون کو وہ نشانیان دیکھے پر کہ قید رکھین اُسکو ایک مدت ف اگرچہ نشانیان سب دیکھ چکے کہ گناہ عورت کا ہے تو بھی اونکو قید کیا تا بدنامی خلق مین عورت سے اوترے یا اسواسطے کہ اُسکی نظر سے دور رہین انتہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اونکی مصلحت ورائے یہ تھی کہ ایک مدت تک یوسف کو قید رکھنا چاہیے یہ صلاح بعد شناخت برات وظہور آیات کے تھی حالانکہ دلیلین اُنکی صدق وعفت ونزاہت کی ظاہر ہوچکی تھین گویا اونہون نے واللہ اعلم اسلیے قید کیا کہ یہ بات پھیل گئی تھی کہ زلیخا یوسف کی طالب ہے اسلیے دفع تہمت کے واسطے اُن کو قید کیا کہ وہ بری اور یہ عاصی ٹھہرین ولہذا جب بادشاہ نے آخر مدت مین

ع ۶ ۱۲

اونکو بلایا تو اونہون نے قید سے باہر آنے کو نہ مانا جب تک کہ اُنکی صفائی و برأت ظاہر نہ ہو اور یہ اس بات وخیانت سے پاک نہین جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ بری ہین تب جیلخانے سے باہر نکلے سدی نے کہا ہے یوسفؑ کو اسلیے قید کیا کہ جو چرچا زلیخا کا ہوا وہ شائع نہ ہو اُسکی آبرو رہجائے رسوائی نہ ہو فتح البیان مین کہا ہے عزیز و اصحاب عزیز کو جو کہ مدبر امور و مشیر اے تھے یہ بات سمجھ مین آئی کہ یوسفؑ کو قید مین رکھنا چاہیے یہ بات اونکو بعد رویت آیات کے سوجھی یعنے بعد شاہدہ قمیص و شہادت شاہد و قطع دست کے یا امر اد آیات سے وہ برکات ہین جو آپ بعد وصول یوسفؑ کے مفتوح ہوئین لیکن عورت اپنی رائے مین غالب رہی اور جو وعید اوسنے یوسفؑ کو سنائی تھی اُسکا نفاذ کیا اور اپنے شوہر سے کہا اگر تو اسکو قید نکریگا تو لوگ اسی کو سچا جانینگے مقریزی نے خطط مین قضاعی سے نقل کیا ہے کہ قید خانہ یوسفؑ کا بوصیر مین اعمال جیزہ سے تھا اہل معرفت کا مردم مصر سے اس مکان پر اجماع ہے اور اسجگہہ دو پیغمبر دفن کیا اثر ہے ایک یوسف کا کہ وہ ایک مدت تک زمان قید رہے جسکی تعداد ہفت سال ہی دوم سوسے علیہ السلام کا اونکے اثر پر ایک سجدہ بنا ہے اُسکو مسجد سوسے کہتے ہین انتہے اس سجن سے مراد ستر قصر زلیخا تھا یا حیلولت درمیان یوسف و زنان کی اسلیے کہ یہ بات کہل چکی تھی کہ وہ یوسف پر فریفتہ ہے یہ ہرگز بصورت یکجائی جسطرح پر کہ ممکن ہوگا حال اپنے نفس کی یوسف پر ہوگی حین سے مراد مدت غیر معلوم ہے اکثر مفسرین نے اسیطرح کہا ہے یا کتنی مدت کہ یہ بات دبجاہ اور شیوع اُسکا باقی نرہے سعید بن جبیر نے سات برس کہی ہین اور کسی نے پانچ برس اور کسی نے چھہ ماہ سدی نے کہا اللہ نے اس حبس کو واسطے یوسف کی تہمت سے تطہیر ٹہیرایا تھا ابن عباس نے کہا یوسفؑ معاتب ہوئے ایک بار حبس مین پڑے اسوجہ سے کہ ارادہ زلیخا کا کیا تھا دوسری بار جب کہا کہ اُذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ مہینے کئی سال تک سجن مین رہے حبس طویل تھا تیسری بار جبکہ یہ کہا اِنَّهُمْ لَيَحْزَنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ تب اونکے منہ پر یہ جواب ملا لان یسرق فقد سرق اخ له من قبل ودخل معه السجن فتیان قال

أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور داخل ہوئے ساتھ اوسکے دو جوان کہنے لگا اونمین سے ایک مین دیکھتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ اوٹہا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کہاتے ہین اوسمین سے بتا ہمکو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہین تجھکو نیکی والا **ف** جسنے شراب بیچی وہ بادشاہ کا شراب ساز تہا دوسرا نان بائی تہا لکن خلاف

عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچ کھاتے ہین زہر کی تہمت مین دونو قید ہوے آخر نان بائی پر ثابت ہوئی اور ساقی
قتادہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک اُن دونون مین ساقی ملک تہا اور دوسرا خباز محمد بن اسحٰق نے کہا ساقی کا نام مرید
تہا اور دوسرے کا نام بحلث سدی نے کہا بادشاہ نے اُن دونون کو علیحدہ قید کیا کہ اوسکو یہ وہم ہوا کہ یہ دونون
باہم ساز و باز کر کے مجھکو شراب و طعام مین زہر دینا چاہتے ہین یوسف علیہ السلام قید خانہ مین ساتھ جو د
و امانت و صدق حدیث و حسن سمت و کثرت عبادت کے مشہور ہوے اور یہ بات معروف تہی کہ خواب
کی تعبیر بھی کہتے ہین اور قیدیون کے ساتھ احسان کرتے اور اونکے بیمارون کی عیادت فرماتے اور اونکے
حقوق بجا لاتے پس جب یہ دونو جوان حبس مین داخل ہوے اُنکے ساتھ اُنکو الفت و محبت شدید ہو گئی اونہون
نے اونسے کہا کہ واللہ ہم تمکو بہت دوست رکھتے ہین یوسف نے فرمایا یَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا مجھکو جو اوی
چاہتا ہے مجھپر اُسکی محبت کی وجہ سے ضرر آتا ہے میری بیوی مجھے دوست رکھتی تہی مجھپر اوسکے سبب سے
نقصان آیا میرے باپ نے مجھے چاہا اونکے سبب سے مجھے ایذا پہونچی زن عزیز نے مجھے چاہا اوسکا انجام رسوا
اونہون نے کہا ہمکو طاقت تمہارے فراق کی نہین ہے پہر اون دونون نے خواب دیکھا ساقی نے یہ
دیکھا کہ وہ انگور نچوڑ رہا ہے ابن مسعود کی قرارت یون ہے اِنِّي اَرَانِي اَعْصِرُ عِنَبًا ضحاک نے کہا ہمسے
اسجگہ عنب ہے اہل عمان انگور کو شراب کہتے ہین عکرمہ نے کہا اوسنے یہ خواب دیکھی تہی کہ ایک درخت انگور
کا لگایا ہے اوس مین خوشے لگے ہین اُنکو نچوڑ کر بادشاہ کو پلاتا ہون یوسف علیہ السلام نے کہا تو قید خانے
مین تین دن اور رہیگا پہر رہا ہو کر نکلے گا بادشاہ کو شراب پلائیگا دوسرے نے کہا میرے سر پر سے چڑیان روٹی کہا رہی ہین
ابن مسعود نے کہتے ہین اُن دونون نے کوئی شے نہین دیکھی اونکو خواب پریشان نظر آئی واسطے تجربہ کے
فتح البیان مین کہا ہے ابن عباس کہتے ہین کہ ایک داروغہ باورچی خانہ تہا اور دوسرا صاحب آبدارخانہ اونہون نے
بادشاہ کو زہر دینا چاہا تہا اہل مصر نے اونکو مقابلے مین اس حرکت کے بہت سا مال دینے کو کہا تہا پہر
ساقی نے رجوع کیا اور بادشاہ سے کہدیا کہ تم یہ کہا نا نکہا نا کہ یہ زہر ہے اور خباز نے کہا تم یہ پانی نہ
پینا کہ یہ سم ہے بادشاہ نے ساقی کو کہا کہ تو اسکو پی جاوہ پی گیا اسکو کچھ ضرر نہ ہوا خباز سے کہا تو
اسکو کہا اوسنے انکار کیا تب اوس طعام کا تجربہ ایک حیوان پر کیا وہ اُسی جگہ مر گیا بادشاہ نے دونو کو قید کر دیا
اور اُنکا داخل ہونا حبس مین ہمراہ یوسف علیہ السلام کے ہوا اور بعض نے کہا قبل یا بعد لکن اول اظہر ہے بدلیل لفظ
معہ ابن جریر کہتے ہین اونہون نے یوسف ہی سے سوال اون کے علم کا کیا فرمایا مین خواب کی تعبیر

تب دونہون نے اپنا خواب بیان کیا اُس ساقی نے یہ خواب بعد پانچ برس کے دخول سجن سے دیکھا تھا
دونون نے اپنی خواب کی تعبیر چاہی اور کہا کہ ہم تمکو محسن دیکھتے ہین یعنے تم اچھی تعبیر دیتے ہو تمہارا علم احسن ہے
یا تم ساتھ قیدیون کے نیکی کرتے ہو ابن عباس کہتے ہین یوسف نے اہل سجن کو دعا دی اللّٰھُمَّ لَا
نُعِمُّ عَلَیْھِمُ الْاَخْبَارَ وَھَوِّنْ عَلَیْھِمْ مَرَّ الْاَیَّامِ۔ قَالَ لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِہٖ اِلَّا نَبَّاْتُکُمَا
بِتَاْوِیْلِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَکُمَا ؕ ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّۃَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ
ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا کَانَ
لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا
یَشْکُرُوْنَ ۝ بولا نا آنے پاوے گا تمکو کھانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر تا چکو نگا تمکو اسکی تعبیر اوسکے
آنے سے پہلے یہ علم ہے کہ مجھکو سکھایا میرے رب نے مینے چھوڑا دین اُس قوم کا کہ یقین نہین رکھتے اللہ
پر اور آخرت سے وہ منکر ہین اور پکڑا مینے دین اپنے باپ دادونکا ابرہیم و اسحق و یعقوب کا ہمارا کام نہین
کہ شریک کرین ہم اللہ کا کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ کا ہمپر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بھلا نہین مانتے۔
ف حقتعالی نے قیدین پر یہ حکمت کہی کہ اونکا دل کافرون کی محبت سے ٹوٹا تو دلپر اللہ کا علم روشن ہوا
چاہا کہ اول اونکو دین کی بات سُنائین پھر تعبیر خواب کی کہین سو اسطرح تسلی کر دی تاکہ نگہبا رین کہا کہ کھانے
کے وقت وہ بھی تا دونگا پہر کہا کہ ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق کے دین پر فضل ہے کہ ہم سے راہ بھلے
انتہے یوسف علیہ السلام نے اُن دونو شخصون سے یہ بات کہی تھی کہ جب تم کوئی خواب دیکھو تو مین اسکی
تعبیر کا عارف ہون خواب کی تاویل مین تمکو بتا دونگا قبل وقوع کے واسطے فرمایا کہ تمہارے طعام معمولی کے آنیسے
پہلے تمکو اسکی خبر کر دونگا مجاہد و سدی نے اسی طرح کہا ہے ابن عباس نے کہا یوسف نے فرمایا یہ بات مجھکو
اللہ کی تعلیم سے حاصل ہوئی ہے اسلیے کہ مینے ملت کفار سے جو کہ یوم الآخر کے منکر ہین اور امید ثواب و عقاب
کی نہین رکھتے اجتناب کیا ہے اور طریق کفر و شرک کو چھوڑ کر اپنے آبا ابراہیم و اسحق و یعقوب کی پیروی اختیار
کی ہے اور ان رسولون کے راہ پر چلا ہون صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین ابن کثیر کہتے ہین یہی حال
اوس شخص کا ہوتا ہے جو سالک طریق ہدے اور متبع سبیل مرسلین اور معرض جادہ ضالین سے ہے
اللہ تعالے ایسے شخص کے دلکو سوجھ دیتا ہے اور اسکو وہ سکھاتا ہے جو جانتا نہ تھا اور اسکو امام مقتدے
بنا دیتا ہے خیر مین اور سبیل رشاد کی طرف داعی کر دیتا ہے یوسف نے کہا تمکو یہ بات نہین پہونچتی ہے

کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک کریں یہ اللہ کا فضل ہے ہمپر اور سب لوگون پر یہ توحید یعنے اقرار اس بات کا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ کا فضل ہے ہمپر اونسے اس توحید کی ہمکو وحی کی ہے اور ہمکو داعی الی التوحید بنایا ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کا شکر نہین کرتے کہ اللہ نے رسول بھیجکر بلکہ اللہ کی نعمت کو کفر سے بدلتے ہین اور اپنی قوم کو دار البوار مین نازل کرتے ہین ابن عباس جد کو باپ بتلاتے تھے اور کہتے تھے جسکا جی چاہے وہ مجھی اس بات پر ملامت کرلے نزدیک حجر کے اللہ نے ذکر جد و جدہ کا نہین کیا بلکہ یوسف کی خبر دی کہ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَآءِیْ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ فتح البیان مین کہا ہے یوسف نے فرمایا یہ تمہارے پاس تمہارا کہنا جو تمکو طرف سے اللہ کے یا بادشاہ کے ملتا ہے نہ آچیگا کہ مین تمکو اس خواب کی تعبیر بیان کردونگا یہ ارشاد یوسف کا بطور تمہید کے تھا تاکہ وہ کفر سے نکلکر ایمان مین آجائین پھر کہا یہ تعبیر مجھکو اللہ نے سکھائی یعنے قبیل وحی والہام سے ہی نہ قبیل کہانت و تنجیم سے اللہ کی تعلیم مین خطا نہین ہوتی ہے اور کاہنی و نجوم مین خطا ہو جاتی ہے پھر یہ بیان کیا کہ یہ رتبہ عالی اور علوم کثیرہ مجھکو اس سبب سے حاصل ہوئے کہ مینے ملت کفر کو ترک کردیا اور اپنے آباؤ انبیا کی راہ اختیار کی ترک سے مراد یہ ہے کہ مین سرے ہی سے متلبس ساتھ شرک و کفر کے نہین ہوا ہون اور بالکل طرف اوسکے ملتفت نہین ہوا نہ یہ کہ پہلے مین متلبس تھا اور اب چھوڑ اُس طریق کو ترک کیا ہو چنانچہ یہ قول اونکا مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ دلیل ہے ہمپر پھر اونکا تصلب کفر اسطرح بیان کیا کہ وہ آخرت کے منکر ہین اور مین تابع ہون ملت ابراہیم و اسحق و یعقوب کا ان سب کو اپنا باپ کہا ہے اسلیے کہ اجداد آبا ہوتے ہین پہلے جد اعلے کا نام لیا پھر جد اقرب کا پھر باپ کا اس لیے کہ اصل ملت توحید کی ابراہیم سے ہے جسپر اونکی اولاد قائم رہی اسی سے اسحق اور اسحق کی اولاد مین یعقوب ہوئے جنکی ذکر یوسف علیہ السلام نے اُن دونون کو ترغیب دینے کے لیے ایمان مین اور نفرت دلانے کے لیے کفر و شرک و ضلال سے کیا اور پہلے ترک کا ذکر کیا پھر اتباع کا اسلیے کہ تخلیہ متقدم ہوتا ہے تحلیہ پر فرمایا ہم گروہ انبیا کو یہ بات نہین پہونچتی کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک کرین فرشتہ ہو یا جن یا انس پھر صنم و وثن بے سمع و بصر کا کیا ذکر ہے یہ ایمان و توحید و عدم اشراک اللہ کا فضل ہے ہمپر بلکہ سب لوگون پر کہ اونسے پیغمبر بھیجکر اونکو ہدایت فرمائی اور اللہ کی راہ سجھائی اور حق کو ظاہر کیا لیکن اکثر لوگ یعنے کفار اللہ کا شکر اس نعمت پر بجا نہین لاتے اور توحید خالص اختیار نہین کرتے یا دلائل باہرہ و آیات تنزیلیہ و کونیہ سے مستدل نہین ہوتے یا ان قوے و مشاعر کو اُس کام مین صرف نہین کرتے جسکے لیے یہ بنائے گئے ہین اور ادلہ توحید آفاقیہ

والنفسیہ وعقلیہ ولقلبیہ میں استعمال نہیں فرماتے قتادہ نے کہا مومن شکر کرتا ہے اللہ کا اس نعمت پر جو اوسکے پاس ہے یا لوگوں کے پاس ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے رَبِّ شَاکِرٍ نِعْمَۃٍ غَیْرِ مُنْعَمٍ عَلَیْہِ لَا یُدْلِی وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ پھر یوسف علیہ السلام نے صریح دعوت انکی طرف اسلام کے فرمائی اور کہا

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْہَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰہُ بِہَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اے قیدخانہ کے ساتھی کیا کئی معبود جدا جدا بہتر ہیں اللہ اکیلا زبردست کہ نہیں پوجتے ہو سوائے اسکے مگر نام جن کہ رکھ لیے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اوتاری اللہ نے انکی کوئی سند حکومت نہیں ہے کسیکی سوائے اللہ کے اوسنے فرمایا کہ نہ پوجو مگر اوسی کو یہی ہے راہ سیدھی پر بہت لوگ نہیں جانتے ف یوسف علیہ السلام نے دونو جوانوں کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرو اور اوثان پرستی چھوڑ دو بھلا بہت سے جدا جدا معبود بہتر ہیں یا ایک معبود زبردست جسکی عزت وجلال وعظمت شان کے سامنے ہر شے ذلیل وخوار ہے پھر یہ بیان فرمایا کہ جنکو تم پوجتے ہو اور اونکا نام تمنے معبود رکھا ہے یہ تمہارا جعل ہے اور اپنی طرف سے تمنے یہ نام مقرر کر لیے ہیں خلفاً عن سلفٍ ان ناموں کی کوئی سند طرف سے اللہ کے نہیں ہے اللہ نے کوئی حجت وبرہان اس بات پر نازل نہیں کی حکم وتصرف ومشیت اللہ کے لیئے اوسنے اپنے سارے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کسیکی عبادت نہ کریں مگر اللہ کی یہی دین توحید وخلاص عمل دین مستقیم ہے جسکا اللہ نے حکم دیا ہے اور اسپر حجت وبرہان اوتاری ہے اسی دین کو وہ دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے لیکن اکثر لوگ اسکو نہیں جانتے اسی سبب سے شرک وکفر کرتے ہیں وَمَآ اَکْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ فتح البیان میں کہا ہے ان دونو شخصونکو صاحب سجن کہا بسبب اونکے طول مقام کے سجن میں جیسے اصحاب الجنۃ واصحاب النار قتادہ نے کہا جب یوسف کو یہ معلوم ہوا کہ ایک انمیں کا مقتول ہوگا تو اونکو طرف توحید ونصیحت آخرت کے بلایا اور بطور استفہام انکار کے زجر توبیخ وتقریع فرمایا کیا وہ معبود اجزا وصفات اعداد میں متفرق ہیں بہتر ہیں یا ایک معبود حق جو کہ اپنی ذات وصفات میں متفرد ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور نہ ند اور سب پر غالب قاہر ہے وہ دونو شخص عابد اصنام تھے کہتے ہیں اونکے سامنے بت رکھے ہوئے تھے جنکو وہ پوجتے تھے لہذا یوسف نے اونکو یہ خطاب کیا کہ تم نہیں پوجتے ہو مگر نام جنکے لیے سمیات

نہین ہین گو تمہارے اعتقاد مین وہ مسمیات ہون کیونکہ یہ معبودات جبکہ مستحق ان آسمانے کے نہین ہین گویا
بلا مسمیات ہین بعض نے کہا یہ خطاب تمام اہل سجن کو تہا نہ خصوص صاحبین کو اور یہی اظہر ہے بیطرح
ضمار مابعد سے مقصود ساری قیدی اوس سے بیخانے کی ہین نہ فقط یہ دو جوان اُن کے نام فقط اور تمہارے
آبا رنے اپنی طرف سے رکہے ہین محض جہل و ضلالت کی راہ سے ان مین کوئی شان آہیت کی نہین ہے
نرے نام ہین کیونکہ جمادات محض ہین نہ سنتے ہین اور نہ دیکہتے اور نہ نفع پہونچاتے ہین اور نہ ضرر دور کرتے
ان کا نام معبود تم نے رکہ لیا ہے اللہ پاک نے اس نام کی کوئی سند نہین اتاری اور نہ اوسنے پوجنے کا حکم
دیا ہے سلطان کہ مراد حجت ہے صحت تسمیہ و عبادت پر حکم کسیکا نہین ہے مگر اللہ کا جو مستحق
بالذات عبادت کا وہی خالق کل ہے یہ صنام ہی اُسکے پیدا کیے ہوئے ہین جنکو تم نے معبود تسمیہ بابت بدون
کسی حجت و برہان کے سوائے معبود برحق و خالق مطلق کا یہ حکم ہے کہ تم کسی چیز کی پرستش نکرو مگر اللہ کی مقتضیٰ عقل
بہی یہی ہے اور جان لو کہ یہی عبادت خالص الٰہی دین مستقیم و ثابت و عدل ہے ادلۂ عقل و نقل اسی پر متفق
ہین لیکن اکثر لوگ اسکو دین قویم و صراط مستقیم نہین جانتے بسبب جہل و بُعد کے حقائق سے اور نہ جانتے
ہین کہ اسکا انجام عذاب ہوگا دلہذا شرک کرتے ہین دلیل ہے اسبات پر کہ عقوبت لازم عبد ہے اگرچہ نجانے
جبکہ اسکو طریقہ عبد کا حاصل ہو ناممکن ہے یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ اے
رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہے تم دونون مین سو پلاویگا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہے سو
سولی چڑہے گا پہر کہا دینگے جانور اوسکے سر مین سے فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے ہو یوسف
فرمایا ایک مارا جائیگا اوسکو نکہا کہ تو ہی یہ خلق نیک سے ہوا اللہ نے فرمایا کہ اوسکو اُسکا کہ بچے گا معلوم
ہوا کہ تعبیر خواب یقین نہین اُسکل ہے مگر بغیبر اُسکل کرے سو بشک ہوا نتے جسکو کہا تو اپنے
خاوند کو شراب پلائے گا یہ وہی شخص تہا جسنے خواب مین نچوڑتا انگور کا دیکہا تہا لکن معین نہ فرمایا تہا کہ اُسکو
حزن نہو بلکہ سہم رکہا اور جسکو کہا کہ تو سولی چڑہا جائیگا یہ دوسرا شخص ہے جسنے خواب مین یہ دیکہا تہا اوسکے سر
روٹی ہو چڑیان کہاتی ہین پہر اون کو جتلا دیا کہ یہ بات ہو چکی اور لامحالہ واقع ہوگی اسلیے کہ خواب پرندہ کے
پاؤن پر ہوتی ہے جب تک کہ اوسکی تعبیر نہین کی گئی تب تعبیر ہو گئی اب واقع ہو جائیگی عبد اللہ کہتے ہین
اونہون نے قول یوسف علیہ السلام سنکر کہا جسنے خواب مین کچہ بہی نہین دیکہا فرمایا اب کیا ہوتا ہے مضی الامر

مجاہد وابن زید وغیرہما نے بھی اسیطرح کہا ہے حاصل یہ ٹہیرا کہ جسکو متکلم باطل ہوا اور اسکی تفسیر کردی گئی کہ وہ تاویل اسکو لازم حال ہو جاتی ہے واللہ اعلم حدیث معاویہ بن حیدہ مین رفعاً آیا ہے اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اِنْ کا لفظ رفعاً یہ ہے اَلرُّؤْیَا کَالْقَوْلِ عَابِرٍ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی فتح البیان مین کہا ہے یوسف نے ساقی سے کہ تو بعد تین دن کے رہا ہو جاویگا اور بادشاہ تجھکو بلاکر حبس سے چھوڑ دیگا اور خبازسے کہا کہ بعد تین دن کے چھوٹ کر ہاجائیگا اور پرندے تیرے سر کو کہائینگے یہ خواب جو تو نے دیکھا ہے یہ تحقیق ہو چکا ابن مسعود کہتے ہین صاحبو نے کوئی چیز نہین دیکھی تہی بلکہ خواب بنایا تہا کہ یوسف کے علم کا تجربہ کرین جب انہون نے تعبیر کہدی تو کہنے لگے ہم لعب کرتے تہے ہم نے کوئی شے نہین دیکھی ہر ایسپر یوسف نے فرمایا قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیَانِ ایک قوم نے کہا اونہون نے سچ مچ خواب دیکھا تہا ابو مجلز نے کہا ان دونو مین سے ایک کاذب تہا اور یہ تعبیر وحی سے ہوئی بدلیل لفظ قضے الامر اور بعض نے کہا اجتہاد سے وقال

لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْہُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ ۚ فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ۝ ع ۱۵

کہدیا اسکو کہ اسکو اٹکلا جیگا ان دونو مین میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس سو بہلا دیا اوسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے پہر رہگیا قید مین کئی برس ف حضرت یوسف نے اسبات کی سعی کی کہ میرا ذکر کریو بادشاہ پاس وہ سمجھگیا تا پیغمبر کا دل اسبات پر نہ ٹہیرے کئی برس رہے قید مین اکثر لوگ کہتے ہین سات برس رہے انتہی یوسف علیہ السلام نے یہ بات دوسرے سے چھپا کر کہی تہی تاکہ وہ نہ جانے کہ مصلوب ہوگا رب سے مراد بادشاہ ہے وہ اونکا ذکر کرنا بہول گیا یہ شیطان کا ایک مکر تہا تاکہ نبی اللہ سجن سے باہر نہ نکلین صواب یہی ہے کہ ضمیر انساہ عائد طرف ناجی کے ہو گما قال مجاہد ومحمد بن اسحاق وغیرہ وبہی اسکے قائل ہین بعض نے کہا عود ضمیر کا طرف یوسف علیہ السلام کے ہے ابن عباس و مجاہد وعکرمہ سے اسیطرح مروی ہے ابن عباس رفعاً کہتے ہین لَوْلَا کَلِمَۃُ یُوْسُفَ الَّتِیْ قَالَ مَا لَبِثَ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ حَیْثُ یَبْتَغِی الْفَرَجَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ اسکو ابن جریر نے مسند کیا ہے لکن یہ حدیث سخت ضعیف ہے اسکی سند مین سفیان بن وکیع ضعیف ہے اسسے زیادہ ابراہیم بن زید جوزی ضعیف ہے یہ روایت حسن قتادہ سے مرسلاً بہی آئی ہے لکن آسمجہہ یہ مرسلات مقبول نہین ہیں کوسی دوسری جگہہ مین مرسل مقبول ہوتا ہے واللہ اعلم مجاہد وقتادہ نے کہا بضع مابین ۳ و ۹ ہے وہب بن منبہ نے کہا ایوب بلا مین اور یوسف سجن مین اور بخت نصر عذاب مین سات سات برس رہے ابن عباس نے کہا یوسف بارہ برس قید رہے ضحاک نے کہا چودہ برس فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ یوسف

علیہ السلام نے ساقی سے کہا تھا کہ تو اپنے بادشاہ کو میرا یاد دلانا کہ قید خانے میں ایک غلام مظلوم پانچ برس سے محبوس ہے اور ذکر تعبیر خواب کا کرنا کہ وہ بہت اچھی تعبیر خواب کی دیتا ہے مفسرین نے کہا شیطان نے یوسف علیہ السلام کو ذکر رب کا بھلا دیا صدور اس قول کا یوسف علیہ السلام سے براہ غفلت و نسیان ہوا ضمیر انساہ کی عائد طرف یوسف کے ہے یہی قول ہے اکثر مفسرین کا اور اس صورت میں مراد ذکر رب سے ذکر اللہ یا ذکر اوہون نے اس ساقی ناجی سے یہ کہا کہ تو میری یاد اپنے آقا کو دلانا کیونکہ وہ نشانیاں میری عمدہ کی دیکھ چکا ہے یہ ایک غفلت تھی جو یوسف علیہ السلام کو عارض ہوئی اسلیے کہ استعانت بمخلوق دفع ضرر میں اگرچہ جائز ہے لیکن چونکہ مقام یوسف علیہ السلام کا اعلےٰ مقامات اور انکا رتبہ اعلےٰ رتب اور انکا منصب نبوت و رسالت کا منصب تھا اسلیے اس قدر غفلت پر بھی مواخذہ ہوئے فَاِنَّ حَسَنَاتِ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ اور ایک جماعت مفسرین اسطرف گئی ہے کہ شیطان نے اس ساقی کو ذکر کرنا یوسف علیہ السلام کا نزدیک بادشاہ کے بھلا دیا اور یہ کو راجح کہا ہے اسلیے کہ شیطان کو انبیاء پر کچھ تسلط نہیں ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ نسیان یوسف علیہ السلام سے واقع ہوا اور نسبت اس نسیان کی طرف شیطان کے بطور مجاز ہے اور انبیاء علیہم السلام نسیان سے معصوم نہیں ہیں مگر اس میں جسکی وہ خبر طرف سے اللہ کے دیتے ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ وَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ علاوہ اسکے نسیان کوئی گناہ نہیں ہے شیطان نے اگر یوسف کو ذکر رب کا فراموش کر دیا تو وہ کچھ اس نسیان پر مستحق عقوبت کے نہیں ہیں کہ چند سال سجن میں رہے بلکہ یہ عقوبت بسبب استعانت بغیر اللہ کے ہوئی ہے رجوع ضمیر کا طرف یوسف کی فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ سے بھی نکلتا ہے اور کریمہ وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ خواہان عود ضمیر طرف ساقی ہے بالجملہ یوسف علیہ السلام چند سال بسبب اس قول کے یا انساء کے قید خانے میں رہے حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے کہ اگر یوسف یہ بات نہ کہتے تو اتنی مدت سجن میں نہ رہتے انہوں نے یہ بات اس سے غیر اللہ کے کشادگی چاہی رَوَاہُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَابْنُ جَرِیْرٍ وَالطَّبَرَانِیُّ وَعَنْ عِکْرِمَۃَ نَحْوُہٗ فرمایا قدرت سجن میں اختلاف ہے سات برس سے چودہ برس تک انس کہتے اللہ نے یوسف کو وحی کی تجھکو قتل سے کسنے بچایا جبکہ تیرے بھائیوں نے تیرا قتل کرنا چاہا تھا کہا اے رب تو نے کہا کسنے تجھکو کنوے سے نکالا جبکہ اوہون نے چاہ میں ڈالدیا تھا کہا تو نے اے رب کہا جبکہ عورت نے تیرا قصد کیا تو کسنے تجھکو اوسکے مانگنے سے پھیر دیا کہا اے رب تو نے فرمایا پھر تو کسطرح مجھکو بھول گیا اور آدمی

اور آدمی کو یاد کیا کہا گیا برسوں مین یہ بات میری زبان سے نکل گئی فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت کی کہ مین چند سال تجھکو قید خانے مین رکھونگا چنانچہ سات برس وہ حبس مین رہے اَخْرَجَہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّیْخِ پس بضع مدت عقوبت ٹھیری نہ مدت حبس وَقَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِہٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْہُ فِیْ سُنْۢبُلِہٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَھُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْہِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْہِ یَعْصِرُوْنَ ۝ کہا بادشاہ نے مین خواب دیکھتا ہون سات گائین موٹی اونکو کہاتی ہین سات دُبلی اور سات بالین ہرے اور دوسرے سوکھی اے درباروالو تعبیر کہو مجھے میری خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے بولے یہ اوٹپٹی خواب ہین اور ہمکو تعبیر خوابون کی معلوم نہین اور بولا وہ جو بچا تھا اون دو مین اور یاد کیا مدت کے بعد مین تباؤن تمکو اسکی تعبیر تم مجھکو بھیجو جا کر کہا اے یوسف سچے حکم دی ہمکو اس خواب مین سات گائین موٹی اونکو کہا دین سات دُبلی اور سات بالین ہرے اور دوسرے سوکھی کہ مین لیجاؤن لوگون کے پاس شاید اونکو معلوم ہو یعنے تیری قدر معلوم ہو کہا تم کھیتی کروگے سات برس لگ کر سو جو کاٹو اوسکو چھوڑ دو اوسکے بال مین مگر تھوڑا جو کہاتے ہو پھر آوینگے اس پیچھے سات برس سختی کے کہا ماوین جو کہا تمنے اونکے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے پھر آوے گا اس پیچھے ایک برس اوسمین مینہ پاوینگے لوگ اور اسمین رس نچوڑینگے ف رس نچوڑنا واسطے شراب سازکے فرمایا اور سات برس کا ذخیرہ بال مین رکھوایا تا زمین مین گل نہ جاوے سات برس مخطط ہوگا جب تک پورا پڑے نہ تھی اس خواب کو جو خدیو مصر نے دیکھا تھا اللہ تعالےٰ نے اسکو ایک سبب خروج یوسف کا زندان سے باعزاز واکرام ٹھیرایا بادشاہ نے اس خواب کو دیکھا اور ڈر گیا اور تعجب کیا کہ دیکھیے کیا ہوگا اسکی تعبیر کیا ہی کا ہنون کو اور اپنے بڑے بڑے امیرون کو جمع کرکے یہ خواب بیان کیا اور کہا اسکی تعبیر بتاؤ اونکو کچھ تعبیر اسکی معلوم

ع ۶

نہوئی اور یہ عذر کیا کہ یہ خواب پریشان ہی جو مجھکو نظر آئی اور ہمکو تاویل رویا کی معلوم نہین ہے یعنی اگر سچا
خواب بھی خلاط سے صحیح وصاف ہوتا تب بھی ہم اوسکی تعبیر کے عارف نتھے اور اسوقت اُس شخص کو جسنے
نجات پائی تھی اور شیطان نے اُسکو بہلا دیا تھا کہ وہ ذکر یوسف ع کا اپنے آقا سے کرے اوسدم بعد ایک
مدت کے اوسکو یہ بات یاد آئی بعض نے کہا بعد اُمّۃ یعنے بعد نسیان تب اوسنے بادشاہ سے اور درباروالون
سے کہا ہم تجھکو بیجدونگے اسکی تاویل کی خبر دونگا اونہون نے کہا اچھا تو جا اوسنے کہا ای یوسف صدیق تم اس
خواب بادشاہ کی مجھے خبر دو یوسف نے کچھہ سرزنش اس نسیان پر نہین کی اور تاک مین اپنے نکلنے کے
سجن سے ہوئی اور تعبیر بتادی کہ سات برس تک لگاتار زراعت وبارش رہیگی بقرکی تفسیر سنین کے ساتھہ
کی کیونکہ بیلون سے زمین کاشت کیجاتی ہے پھر اوس سے زرع وثمرات پیدا ہوتے ہین وہی سبز بالیں
ہوتی ہین پھر تبایا کہ جو پیداوار ان سالون مین ہو تم اوسکو سنبل مین چھوڑ دو مگر قدر قلیل واسطے کہانیکے لیلیو
اسراف نکرو تاکہ بقیہ غلات سالہائے قحط مین تمہارے کام آوین پھر یہ بشارت دی کہ بعد اس قحط عالمگیر کے
کے ایک سال ایسا آویگا کہ اوسمین خوب پانی برسے گا اور بلاد کو نہلا دیگا لوگ اپنی عادت کے موافق تیل و
وشکر و عنا نچوڑین گے بعض نے کہا اسمین رؤیہ کا دیکھنا بھی داخل ہے ولہذا ابن عباس نے کہا
یعصرون بمعنے یحلبون ہے نہج البیان مین کہا ہے جب وقت رہائی یوسف علیہ السلام کا قریب آیا ریان
بن ولید بادشاہ مصر نے جسکا وزیر عزیز تھا خواب دیکھا اور اپنے ساحرون اور کاہنون سے اسکی تعبیر
پوچھی سب نے اپنی اپنی لاعلمی بیان کی اور اس مقام کو اضغاث احلام بتایا حلم خواب دروغ کو کہتے ہین اور ضغث
مختلط کو خلاط القول وخشیش سے اسکا استعارہ واسطے رویائے کاذب کیا جیسے حدیث نفس ووسوسہ شیطان بالجملہ
اونہون نے یہ نہین کہا کہ اس خواب کی کچھہ تعبیر نہین ہے بلکہ اپنے علم کی نفی کی تاکہ یہ خیال بادشاہ کے
سینے سے نکل جاے اور طرف اُسکا دل مشغول نرہے اسوقت ساقی کو یوسف ع کی بات یاد آئی اُسنے کہا
مین اسکی تعبیر لاؤنگا مجھکو پاس یوسف کے بھیجدو پھر سجن مین آکر یوسف سے تعبیر دریافت کی اونکو صدیق
اسلیے کہا کہ کبھی اونکا جھوٹ کسی بات مین نہ دیکھا تھا صدیق کہتے ہین کثیر الصدق کو جو کبھی جھوٹی
بات نکہے یا اسلیے کہ وہ تعبیر خواب مین جو اوسنے سجن مین دیکھی تھی سچے نکلے تھے آنا قاصد کا
سجن مین چار بار ہوا تھا یہ آنا اول بار کا ہے اس بار ساقی نے مثل سابق کے نبتنا تبا ویلہ نہ کہا بلکہ
افتنا کہا یا اسلیے کہ وہ خواب اسکا تھا اور یہ خواب دوسرے کا تھا یعنے بادشاہ کا یوسف نے تعبیر

اوسکی کہدی اور یہ بات خارج تعبیر بطور نصیحت کے فرمائی کہ جو کہتی تم کاہر سال مین سالہاے ارزانی سے
اسکو بال مین دہکے چارہ جانورون کے بدستور چھوڑدو غلہ کو بال سے جدا نکرو کہین گہن نہ لگجاے غلات مصر
ونواحی مصر کا یہی حال تہا کہ غلہ مین گہن لگ جاتا تہا لکن تہوڑا سا بقدر ضرورت اُنمین سے اگر جدا کرلوگے
تو کچھ مضائقہ نہین ہے سلیکہ باقیماندہ سالہاے آیندہ قحط مین کام آوے گا مگر تہوڑا سا جو بیج کہاوے کے واسطے
تم روک رکہتے ہو کیونکہ ہستیفا تخم مین تحصین قوت ہوتی ہے حدیث عکرمہ مین فرمایا ہے لقد عجبت من
یوسف وکرمہ وصبرہ اللہ یغفر لہ حین سئل عن البقرات العجاف والسمان ولو کنت مکانہ
ما اخبرتہم حتی اشترط علیہم ان یخرجونی ولقد عجبت من یوسف وصبرہ و
کرمہ واللہ یغفر لہ حین اتاہ الرسول ولو کنت مکانہ لبادرتہم الباب ولکنہ
اراد ان تکون لہ العذر رواہ عبد الرزاق وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم پیغمبر
نے یہ خبر دیدی کہ بعد اس قحط کے ایک ایسا سال آویگا کہ اوسمین لوگون کو خوب سا باران ملیگا اور لوگ انگور و
سمسم وزیتون بچوڑینگے یا دودہ دوہینگے یا اس تکلیف قحط سے نجات پاوینگے عصر بمعنے نجاۃ ہے یا بمعنے
ملتجا خبر دے سوال کو دی اور اس سے کثرت خیر و کثرت خصب و زرع و ثمار ہے وقال الملک ائتونی بہ
فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیہن ان
ربی بکیدہن علیم ۝ قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ
ما علمنا علیہ من سوء ط قالت امرأۃ العزیز الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ
وانہ لمن الصدقین ۝ ذلک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب وان اللہ لا یہدی کید الخائنین

وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی

ان ربی غفور رحیم ۝ کہا بادشاہ نے لاؤ اسکو میرے پاس پہر جب پہونچا اوس پاس سچا آدمی
کہا پہر جا اپنے خاوند پاس اور پوچہہ اوس سے کیا حقیقت ہے اون عورتون کی جنہون نے کاٹے ہاتہ اپنے
میرا رب تو اونکا فریب سب جانتا ہے کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب تنے پہسلایا
یوسف کو اوسکے جی سے بولیان حاش للہ ہمکو معلوم نہین اوسپر کچھ برائی بولی عورت عزیز کی اب کہل
گئی سچی بات مینے پہسلایا تہا اوسکو اوسکے جی سے اور وہ سچا ہے یوسف نے کہا اتنا اسواسطے کہ وہ شخص
معلوم کرے کہ مینے چوری نہین کی اس عزیز کی چھپکر اور یہ کہ اللہ نہین چلاتا فریب دغابازونکا اور مین پاک نہیں

کہتا اپنے جی کو جی تو سکھاتا ہی رہا مگر جو رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہے بخشنے والا مہربان ف وہی قصہ پھر دلایا کہ وہ عورتیں شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو وہ کہہ دیں کہ تقصیر کس کی ہے حضرت یوسف نے سب کا فریب فرمایا اسواسطے کہ ایک کا فریب تہا اور سب اسکی مددگار تہیں اور فریب والی کا نام نہ لیا حق پرورش سے اور بادشاہ نے پوچھا تم نے پہسلایا تہا اسواسطے کہ وہ جانیں کہ بادشاہ خبر رکہتا ہے پھر جہوٹ نہ بولیں انتے آدمی نے خبر دی حال سے بادشاہ کے کہ جب پاس اوسکے خواب کی تعبیر لیکر آئی تو اوسکو وہ تعبیر پسند آئی اور عارف فضل و علم و حسن اطلاع یوسف ہوا اور جان لیا کہ یہ ساتہہ رعایائے بلاد کے حسن الاخلاق ہیں تب کہا اونکو مجہسے سنے نکالکر میرے پاس لاؤ اور حاضر کرو جب قاصد یا تو یوسف نے نکلنے سے امتناع کیا یہانتک کہ بادشاہ اپنی رعیت سے برات آگئی اور نہ ہتکی تہری کی تحقیق کرلی جسکی نسبت و تہمت زن عزیز نے اونپر لگائی تہی اور یہ قید کسی امر کے اقتضا سے نہیں ہے بلکہ ظلم و زیادتی کی راہ سے ہوئی ہے سنت مطہرہ میں اسبات پر مدح یوسف آئی ہے اور انکے فضل و شرف و علو قدر و صبر پر آگاہ فرمایا ہے صلوات اللہ و سلامہ علیہ سند صحیحین میں ابوہریرہ رفعاً کہا ہے نحن احق بالشاک من ابراهیم اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی الآیۃ ویرحم اللہ لوطاً لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف لاجبت الداعی دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے لو کنت انا لاسرعت الاجابۃ وما ابتغیت العذر رواہ احمد اور حدیث عکرمہ مرسلاً اوپر گذر چکی ہے پھر یوسف نے حوالہ تحقیقات کا اون عورتوں پر کیا اور مراد عزیز تہی اسوقت سب نسوان نے گواہی اونکی صفائی کی دی اور زن عزیز نے بہی اقرار اپنے خطا کا کیا ابن عباس و مجاہد وغیرہما واحد نے کہا ہے کہ اب حق ظاہر ہوگیا اور سچی بات کہل پڑی یوسف سچے ہیں اور میں ہی قصوروار تہی پہر کہا کہ یہ اقرار میں نے اسلیے کیا کہ میرا خاوند یہ بات جان لے کہ میں نے اوسکے پیچہے کوئی خیانت اسکی نفس الامر میں نہیں کی ہے اور نہ کوئی محذور اکبر مجہسے واقع ہوا ہے بلکہ میں نے اس جوان کو خود پہانسنا چاہا تہا ولکن وہ نہ پہنسا فلہذا میں نے اقرار کیا تاکہ وہ جان لے کہ میں بری ہوں اللہ تعالے فریب خائنوں کا چلنے نہیں دیتا پہر زلیخا نے کہا میں اپنے نفس کی برات نہیں کرتی نفس تو تحدث و تمنی کرتا ہے ولیکن میں نے یوسف کو اپنے دام میں لانا چاہا اسلیے کہ نفس حکم کرتا ہے برائی کا مگر جس جی پر اللہ رحم کرے بیشک میرا رب غفور رحیم ہے یہی قول اشہر و لائق تر ہے اور مناسب تر ساتہہ سیاق قصہ کے اور چسپندہ تر ہے معانی کلام سے اسکو ماوردی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور امام ابوالعباس بن تیمیہ حرانی نے ایک تفسیر علیحدہ میں

انتداب واسطہ نصرت اس قول کے کیا ہے اور بعض نے کہا کہ یہ قول یوسف علیہ السلام کا ہے کہ اونہون نے کہا عزیز جان لے کہ مینے پیٹھ پیچھے اوسکے اُسکی زوجہ مین کوئی خیانت نہین کی ہے ابن جریر و ابن ابی حاتم نے سوا اس قول کے اور کوئی قول حکایت نہین کیا ابن عباس کہتے ہین جب یوسف نے کہا کہ مینے غائبانہ اُنکی کوئی خیانت نہین کی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا اُس دن بھی نہین کی کہ جب عورت نے تیرا ارادہ کیا اور تو نے عورت کا تب کہا آبَرِّئُ نَفْسِیْ الخ یہی قول مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ و ابن ابی الہذیل و ضحاک و حسن و قتادہ و سدی کا بھی ہے لیکن قول اول اقوے و اظہر ہے کیونکہ سیاق کلام کا تمام و کمال طرف سے زن عزیز کے ہر سامنے بادشاہ کے اور یوسف علیہ السلام اُسجگہ بہ موجود نہ تھے بلکہ بادشاہ نے اونکو بعد اس گفتگو کے بلایا تھا فتح البیان مین کہا ہے جب سوال تعبیر خواب کی ایکر آیا بادشاہ نے کہا یوسف کو حاضر کرو مین اونکو دیکھون اور اونکے حال کا شناسا ہون جب قاصد بلانے کو آیا تو اونہون نے انکار کیا یہ آنا قاصد کا سجن مین نزدیک اُنکے دوبارہ تھا یوسف نے قید خانے سے نکلنے مین توقف کیا تاکہ اُنکی برات ساحت و نزاہت جانب ظاہر ہو جائے اور سب لوگ جان لین کہ اونپر طرف سے زن عزیز کے ظلم و قہر ہوا ہے ابن عباس نے کہا یوسف نے ارادہ عذر کا کیا قبل خروج کے سجن سے اللہ نے اونکو وہ حلم و صبر و انابت بخشا تھا جسکے تصور سے ذہن تنگی کرتا ہے اس آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ کوشش کرنا نفی تہمت مین واجب ہے جسطرح کہ اتقاء و قوف سے موقف تہم مین واجب ہوتا ہے اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمِ یوسف نے ما بال النسوۃ کہا اور زن عزیز کا ذکر نہ کیا و اظہر رعایت ذمہ ملک کے یا ڈر سے قید و عظمت شان زن مذکور کے اور ذکر قطعہ اَیْدِیَہُنَّ کا فرمایا مراودت کا ذکر نہین کیا اس امر نامناسب کی نسبت تنزیہ فرمائی اور پیشتر جو ذکر مراودت کا کیا تھا وہ جب کیا تھا کہ زلیخا نے تہمت مراودت کی اونپر لگائی تھی تب مجبوری کی تھی یا اگر یہ بات اُسکی طرف سے تھی تو میرا طرف سے اجمالیہ اشارہ اجمالیہ پر کفایت کی اور کہا کہ میرا رب اُنکے مکر و فریب سے آگاہ ہے اسمین تعظیم ہے اونکے قید کی اور وعید ہے کید پر بادشاہ نے اون عورتون سے حال یوسف کا دریافت کیا وہ سب چالیس عورتین تھین اُن سب نے برات یوسف کی کردی زلیخا نے کہا کہ یہ سارے مناظرات و تفحصات میرے ہی سبب سے ہین تب پردہ دری کر کے صاف صاف صراحۃً کہدیا کہ تہمت بات یہی ہے کہ قصور سراسر میرا ہی تھا نہ یوسف کا یہ بات اُسنے اس بنیاد پر کی کہ یوسف نے ما بال النسوۃ کہا اور خاص ذکر زلیخا کا نہ کیا حالانکہ سارے قصے طرف سے اوسی کے تھے تب اپنے گناہ کا اعتراف کیا

اور کہا کہ یوسف اپنی تنزیہ نفس مین سچے ہین رسول نے یوسف کو خبر دی کہ اون عورتون نے یہ جواب سوال ملک کا دیا یہ آنا قاصد کا نزدیک یوسف کے تسیری بار تہا یوسف نے کہا ذالک لیعلم الخ اکثر مفسیرین کہتے ہین کہ یہ کلام یوسف کا ہے فراء نے کہا وصل کلام انسان کا کلام انسان دیگر سے کچھہ دور نہین ہے جب کہ قرینہ صرف کا طرف ہر ایک کے دلالت کرتا ہو یہ بات یوسف نے کہی ہو یا ساقی ملک کے اکثر اول والے ہین اور تہوڑے سے مفسر اسطرف گئے ہین کہ یہ کلام زن عزیز کا ہے ابن کثیر نے اسی کو راجح کہا ہے جسطرح اوپر گذر چکا یعنی زلیخا کہتی ہین کہ مین نے جو بات بابت تنزیہ یوسف و مراودت نفس اپنے کے کہی ہے وہ اس لیے کہی ہے کہ یوسف کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ مینے یوسف کی خیانت نہین کی اور پیشت اونکے جو بات نہ تہی وہ طرف اونکے منسوب نہین کی الا ضعائنون کے قید کو چلنے نہین دیتا ہے اگر یہ قول یوسف کا ہے تو اس مین تعریض ہے طرف زن عزیز کے کہ یہ کید و خیانت زوجہ اس سے ہوئی ہے اور خود عزیز کی طرف بھی تعریض ہے کہ اوسنے باوجود علم برارت و نزاہت کے مجھکو محبوس کیا شاید مراد یہ ہوگی کہ اگر مین خائن ہوتا تو اللہ تعالے مجھکو اس ورطہ سے رہائی نہ دیتا اور جبکہ اوسنے مجھکو خلاصی دی تو میری برات اس مراودت سے ظاہر ہو گئی پھر بطور تواضع و خاکساری کے فرمایا کہ مین اپنے جی کو پاک نہین کہتا والا سب لوگ اور خود وہ جانتے تہے کہ وہ اس تہمت سے پاک صاف ہین اور عورت داخل اسی الباطل ہی اونکی صفائی کر چکی تہی لکن بطریق ہضم نفس و عدم تزکیہ نفس کے یہ بات فرمائی اور اگر یہ قول زن عزیز کا ہے تو واقع علے الحقیقۃ اور مطابق واقع ہے کیونکہ اوسنے اقرار ہی مراودت کا اور اعتراف اپنے افترا کا یوسف پر کر لیا تہا اور بعضون نے کہا کہ یہ قول عزیز کا ہے لکن یہ نہایت بعید ہے اسکے معنی یہ ہے ہین کہ مین اپنے نفس کو بدگمانی سے ساتھہ یوسف کے پاک نہین بتاتا ہون مینے بعد علم برارت کے مساعدت حبس پر کی نفس شریر بدی سکھانیوالا ہوتا ہے طرف شہوات کے مائل کرتا ہے اسکی تاثیر بالطبع ہے اور اسکا مقہور رکہنا اور ہوائے نفس سے روکنا سخت مشکل ہے مان جسپر اللہ رحم کرے وہ محفوظ رہ سکتا ہے کیونکہ اللہ کی شان مغفرت و رحمت ہے وقال الملک ائتونی بہ

استخلصہ لنفسی فلما کلمہ قال انک الیوم لدینا مکین امین ۝ قال اجعلنی

علے خزائن الارض انی حفیظ علیم ۝ کہا بادشاہ نے لاؤ اوسکو میرے پاس

مین خالص کر رکہون اسکو اپنے کام مین پھر جب بات چیت کی اوس سے کہا بیشک تو آج ہمارے پاس حکم پانیوالا

معتبر ہو کر یوسف نے کہا مجھکو مقرر کر ملک کے خزانو نپر بیشک خوب نگہبان ہون خبردار اب سے عزیز کا علاقہ موقوف کیا اپنی صحبت مین کہا انہون نے آپ یہ خدمت طلب کی تا صحبت اہل دنیا سے دور رہین اور خواب کی تعبیر اور کسی سے بن نہ آئی انتہے آللہ نے خبر دی کہ جب برات یوسف کی نزدیک بادشاہ کے متحقق ہو گئی اور وہ پاک بروٹھیرے اس تہمت سے جو اونپر لگائی گئی تہی تو بادشاہ نے اونکو بلا کر اپنا خاص و مشیر ٹھیرانا چاہا جب یوسف سے بات چیت ہوئی اور اونکے فضل و براعت و علم و خلق و حلم و کمال پرشناخت پائی تو اونسے یہ بات کہی کہ تو آجکے دن ہمارے پاس صاحب عزت و مکانت و امانت ہے اوسپر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھے خزائن زمین کا خزانچی مقرر کر دو مین نگہبان دانشمند ہون اپنے نفس شریف کی مدح فرمائی سو آدمی کو جائز ہے کہ جب اوسکا حال و کام دوسرے کو معلوم نہ ہو تو اپنا وصف بیان کرے حفیظ سے مراد ہے نگہبان خازن امین ہے اور علیم سے صاحب علم و بصیرت بامور ولایت شعبہ بن نعامہ نے کہا حفیظ و دیعت علیم بسالہا سے مقصود ہون سوال و عمل کا کیا اسلیے کہ اپنی قدرت اس عمل پر جانتے تہے اور اس کام مین لوگون کے بہت سے مصالح تہے مقرر ہونا اپنا زمین کے خزانو نپر چاہا مراد اس سے وہ احرام مین جنمین غلات دو سال سالہا سے آیندہ کے جمع کیا جاتا تہا جسکی خبر پہلے سے دیچکے تہے تاکہ اون غلات کو لوگون پر بوجہ احوط و اسلم وارشد صرف کرین بادشاہ نے یہ سوال و تکرار سے رغبت و تکرمت قبول کیا فتح البیان مین کہا ہے مراد ملک سے اجگلہ یہان بن ولید ہے عزیز مطلب یہ ٹھیرا کہ مین اونکو خالص اپنا مصاحب کرونگا نہ کسی اور کا کیونکہ قبل اسکے خالص عزیز تہے استخلاص کہتے ہین طلب خلوص شی کو شواب شرکت ہے یہ بات بادشاہ نے اسلیے کہی کہ یوسف نفس نفیس تہے اور عادت ملوک کی یہ ہوتی ہے کہ اشیا نفیسہ کو خالص اپنے لیے کرتے ہین غیر کے پاس نہین چہوڑتے ابن عباس نے کہا قاصد نے آکر یوسف سے کہا تم یہ کپڑے قیدخانے کے اوتار ڈالو اور لباس تازہ پہنو اور بادشاہ کے پاس چلو اسلام اہل سجن نے یوسف کو دعا دی اور یوسف نے اونکے لیے دعا کی وہ اسوقت تیس برس کے تہے جب پاس بادشاہ کے آئے اونکو ایک غلام نوخیز دیکہکر کہا کہ اسنے تعبیر میرے خواب کی جان لی اور ان ساحرون کا ہنون نے نہ جانی تب اونکو اسکے آگے بٹہایا اور کہا تو کچہہ خوف نکر اور ایک طوق سونے کا اور لباس حریر کا پہنایا اور ایک سواری آراستہ مابین جسطرح کہ بادشاہون کی ہوتی ہے عطا کی اور شہر مین نوبت بجا دی کہ یوسف خلیفہ بادشاہ ہے اور یوسف سے کہا مین چاہتا ہون کہ تو ہر چیز مین میرا مخالط شریک رہ مگر میرے اہل مین مان مین میرے

ساتھہ کہانے سے عار کرتا ہون یوسف نے غصہ کیا اور فرمایا مین مستحق تر ہون اس عار کا اسلیے کہ مین بیٹا
ابراہیم خلیل اللہ کا ہون اور ابن اسحق ذبیح اللہ ہون اور پسر یعقوب نبی اللہ ہون یہ آنا قاصد کا نزدیک یوسف
علیہ السلام کے سجن مین جو بہتی بار تہا پادشاہ نے کہا تو اب ہمارے پاس کمین امین ہے مراد مکانت سے جاہ
و منزلت ہے کمین ایک کلمہ جامع ہے جمیع فضائل و مناقب محتاج الیہا کو امر دین و دنیا مین الیوم سے مراد
وہی ساعت حکم ہے نہ کہ بعد ایک مدت کے تمکن یہ رتبہ علیکا کہتے ہین جسوقت یوسف آئے تہے بادشاہ
نے اونکو اپنے تخت پر بٹہایا اور کہا مین تعبیر اپنے خواب کی تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہون یوسف
علیہ السلام نے مکمل بیان و اتم عبارت کے ساتھہ وہ تاویل ذکر کی تب بادشاہ نے کہا کہ تو ہمارے پاس صاحب
مکانت و امانت ہے اسوقت یوسف نے یہ درخواست کی کہ مجھکو خزائن زمین پر مامور کر دو مراد زمین سے
مصر ہے یعنی جن مکانات مین اموال و طعمہ رکہتے ہین وہ میری سپردگی مین دو خزائن جمع ہے خزینہ
کی خزینہ اسم مکان ہے جسمین کوئی شے رکہی جائے یوسف نے یہ طلب اسلیے کی کہ اس وصیلے سے لوگون مین نشر
عدل کرین اور ظلم کو اونہا دین اور اسکو ایک وسیلہ دعوت اہل مصر کا طرف ایمان باللہ و ترک عبادت اوثان
کے ہٹہیرائین اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ جس شخص کو اپنے نفس پر وثوق کسی امر کا اسو سلطان سے ہو
اوسکو جائز ہے کہ مدارج کو بلند کرے اور باطل کو مٹائے اور اپنے لیے طالب اوس منصب کا ہو اور
اپنے نفس کا وصف بیان کرے تاکہ سننے والا کو رغبت و نشاط حاصل ہو اور وہ مقاصد امور اوسکے
ہاتھہ مین سونپے لیکن احادیث مین طلب ولایت سے نہی آئی ہے اور طالب کے متولی بنانے سے
منع فرمایا ہے اور حارص کے عامل کرنے کو روکا ہے سو یہ کچہہ معارض اس طلب یوسفی کے نہین ہے
اسلیے کہ طلب یوسف کی واسطے جستجوے وجہ اللہ کے تہی وہ پیغمبر عالی قدر تہے کچہہ واسطے ملک
دنیا کے طالب اس منصب کے نہین ہوئے تہے اس تقریر سے جمع بینہما ہو جاتی ہے حفیظ سے مراد
نگہبان ہے کہ اموال کو محفوظ رکہے اور غیر مخارج مین خرچ نہ کرے اور نہ غیر مصارف مین صرف
کرے علیم سے مراد یہ ہے کہ وجوہ جمع و تقریر و مدخل و مخارج و مصالح کو جانے یا حفیظ حساب
اور علیم لغت اہل ہلا دے وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ
نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ یون ہی قدرت دی ہمنے یوسف کو اوس زمین مین جگہہ پکڑی اسمین ع ۱۰

جہان چاہے پہونچاتے ہین ہم اپنی مہر جسکو چاہین اور ضائع نہین کرتے ہم نیک بھلائی والون کا اور بیشک آخرت کا بہتر ہے اون کو جو یقین لائے اور رہے پرہیزگاری مین ف یہ جواب ہوا اونکے سوال کا کہ اولاد ابراہیم ع اسطرح شام سے آئی مصر مین اور بیان ہوا کہ بھائیون نے حضرت یوسف کو گھر سے دور پھینکا تا ذلیل ہو اللہ نے عزت دی اور ملک پر اختیار دیا ایسا ہی ہوا ہمارے حضرت کو لائے زمین سے مراد اس جگہ زمین مصر ہے اور جگہ پکڑنے سے تصرف کرنا حسب دلخواہ یہی قول ہے سدی و ابن زید کا ابن جریر نے کہا مراد اتخاذ منزل ہے کہ جہان چاہین اچھا سا اچھا گھر بنائین بعد ضیق و حبس کے اللہ فرماتا ہے ہمنے صبر یوسف کو ایذا برادران پر اور صبر کو حبس پر بسبب زن عزیز کے برباد نہین کیا یعنے دنیا مین بھی آخرت سو وہان کا اجر و ثواب اور یہی اعظم و اکثر و اجل و اتم ہے بہ نسبت اس تصرف و نفوذ فی الدنیا کے جسطرح حق سلیمان علیہ السلام مین فرمایا ہے هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ غرضکہ ریان بن ولید بادشاہ مصر نے درگزرت مصر کی سپرد یوسف صدیق کردی بجائے اس شخص کے جسنے اونکو خریدا کیا تھا اور اس عورت کا شوہر تھا جسنے اونکو پھسلایا تھا اور تصرف ملک کا ہاتھ مین یوسف کے دیدیا کہ جسطرح چاہو انتظام کرو اور بندوبست کرو قالہ مجاہد و محمد بن اسحٰق کہتے ہین کہ جب یوسف نے بادشاہ سے یہ درخواست کی کہ وہ اونکو خزائن ارض پر مقرر کردے تو اوسنے کہا ہمنے منظور کیا اور عزل اطفیر یعنے عزیز مصر اور اونکے حوالہ فرمایا اور اطفیر کو اوسکے منصب سے معزول کردیا یہ معنے ہین تمکین کے کہتے ہین کہ اطفیر اوسی سال مقتول ہین ہلاک ہوگیا اور ریان بن ولید بادشاہ مصر نے زن عزیز کو ساتھ یوسف کے بیاہ دیا اور اسکا نام اعیل تھا جب وہ یوسف پر داخل ہوئی فرمایا کیا یہ حالت آخر حالت سے بہتر نہین ہے جو تو چاہتی تھی لوگ زعم کرتے ہین کہ اوسنے کہا اے صدیق تو مجھکو ملامت نکر تو جانتا ہے کہ مین ایک عورت حسین جمیل ناز و نعمت پروردہ ملک دنیا مین تھی اور میرا صاحب یعنے شوہر عورتون کے پاس نہ جاتا تھا اور تو اس حسن و ہیئت مین تھا جو اللہ نے تجھکو بخشا ہے لوگ زعم کرتے ہین کہ یوسف علیہ السلام نے اوسکو غدار یعنے دوشیزہ پایا پیراوس سے دو مرد پیدا ہوئے افراثیم بن یوسف اور میشا بن یوسف اور افراثیم کے فرزندون والد یوشع بن نون تھے اور رحمت زن ایوب علیہ السلام فضیل بن عیاض کہتے ہین زن عزیز ظہر طریق پر کھڑی ہوئی یوسف علیہ السلام اوس طرف سے گذرے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْعَبِيْدَ مُلُوْكًا بِطَاعَتِهٖ وَالْمُلُوْكَ عَبِيْدًا بِمَعْصِيَتِهٖ

فتح البیان مین کہا ہے ہنسنے جگہ دی یوسف کو زمین مصر مین کہتے ہین کہ یہ زمین چالیس فرسخ تھی چالیس فرسخ مین تمکین عبارت ہے کمال قدرت و نفوذ امر سے جسمین کوئی منازع نہ ہو اور حاکم جو چاہے سو کرے سب اوسی کی رائے پر چلین اوسپر کوئی اعتراض نہ ہو تبوا سے مراد تصرف ہے زمین مین کہ جسطرح بادشاہ کا حکم اسکے شہر مین چلتا ہے اُسی طرح یوسف کا حکم چلے جسطرح کوئی مرد اپنے گھر مین حکمران ہوتا ہے کہتے ہین بادشاہ نے اُنکے سر پر تاج رکھا اور فرمان مختوم جاری کرکے بجائے عزیز مقرر کردیا اور اُسکو معزول کیا وہ بعد عزل کے مرگیا اوسکی عورت اونکو بیاہ دی اوس سے دو لڑکے پیدا ہوئے مصر مین عدل قائم ہوا سب کی گردنین سامنے اُنکے جھک گئین قَالَ السُّیُوْطِیُّ ابن زید نے کہا جب یوسف نے زن عزیز سے بیاہ کیا اوسکو مکر بایا شوہر سابق اسکا عنین تھا اس آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ تولی اعمال کی طرف سے سلطان جائز ملکہ کا ذکر جائز ہے لیکن اُس شخص کو جسکو اپنی جان پر وثوق قیام بالحق کا ہو نجا ہد کہتے ہین یوسف علیہ السلام ہمشیہ عزیز بادشاہ کی طرف اسلام کے تبلطف کرتے رہے یہانتک کہ وہ مسلمان ہوگیا اور بہت سے لوگ اسلام سے آئے اللہ نے فرمایا ہم پہونچاتے ہین اپنی رحمت جسکو چاہین بندون مین سے دنیا مین اوسپر انعام و احسان کرتے ہین اور آخرت مین نار سے بچاکر جنت مین لیجاتے ہین اور اچھے کام کرنے والون کا اجر برباد نہین کرتے آخرت کا اجر اسکے اہل یعنی تقوے کے بہتر ہے آمین تنبیہ ہے اسبات پر کہ احسان متعدد عبارت ہے ایمان و تقوے سے وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ آئے بھائی یوسف کے پھر داخل ہوئے اوسکے پاس تو اوسنے پہچانا اونکو اور وہ نہین پہچانتے اور جب تیار کردیا اونکو اونکا اسباب کہا لاؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے تم نہین دیکھتے کہ مین پوری دیتا ہون بہرتی اور خوب طرح اوتارتا ہون بہر اگر نہ لائے تم اوسکو میرے پاس تو بہرتی نہین تمکو میرے نزدیک اور نہ میرے پاس آؤ بولے ہم خواہش کرینگے اوسکی باپ سے اور البتہ ہمکو یہ کام کرنا ہے اور کہدیا اپنے خدمتگارونکو رکھدو نکی پونجی ان کے بوجھون مین شاید اوسکو پہچانین جب پھر کر جاوین اپنے گھر شاید وہ پھر آوین۔

ف جب حضرت یوسفؑ ملک مصر پر مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس خوب آبادی کی اور ملک کا اناج بہرتے گئے پہر سات برس کے قحط مین ایک بہاؤ سیانہ باندہکر بکوایا اپنی ملک والون کو اور پردیسیون کو برابر برابر پر دیسی کو ایک اونٹ سے زیادہ نہ دیتے اسمین خلق بچے قحط سے اور خزانہ بادشاہ کا بہر گیا ہر طرف خبر تہی کہ مصر مین اناج سستا ہے اونکے بہائی آئے خرید کو سب سے چہوٹا بہائی حضرت یوسفؑ کا بہائی تہا اوسکو بلوایا جو قیمت لائے تہے اوسکو اناج کے بوجہون مین چہپاکر ڈالدی احسان کرکے انتہی سدی و محمد بن اسحاق وغیرہ مفسرین نے کہا ہے کہ سبب آنے برادران یوسفؑ کا یہ ہوا کہ جب یوسف علیہ السلام وزیر سلطنت ہوئی اور سات برس ارزانی کے گذر گئے اور سات برس کا قحط پڑا اور سارے بلاد مصر مین خشک سالی ہوئی خبر بلاد کنعان مین پہونچی وہان حضرت یعقوبؑ اور انکی اولاد تہی اور یوسفؑ نے یہان لوگون کے غلات مین احتیاط کی اور اچہی طرح غلہ جمع کیا یہانتک کہ ایک بہلہ غلہ کم ہوچہا اور بہت سے ہمسایے ہلاک ہوگئے لوگ سارا اقالیم سے آنے لگے اور معاملات و بہرتی غلہ کی شروع ہوئی وہ غلہ خرید کرکے لیجانے لگے لیکن یوسف کسی شخص کو ایک بار شتر سے زیادہ غلہ ایک سال مین لیجانے نہ دیتے خود معہ بادشاہ و اہل لشکر وسط نہار مین ایک بار کہانا کہاتے تاکہ یہ سات برسین قحط کی لوگون پر بآسانی گذر جائین اللہ کی رحمت ہو اہل مصر پر اور یہ جو بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ پہلے سال غلہ قیمت لیکر دیا پہر دوسرے سال متاع لیکر پہر تیسرے سال اس طرح اور چوتھے سال اسطرح یہانتک کہ پہر اونکی جانین اور اولاد خرید لی جبکہ اونکے پاس کچہہ باقی نرہا پہر اون سب کو آزاد کردیا اور اونکے اموال واپس فرمائے اللہ کے لیے سو اللہ ہی جانے کہ یہ روایت صحیح ہے یا نہین ایسی اسرائیلیات مین سے ہے جنکی تصدیق نہ تکذیب نہین کیجاتی غرضکہ منجملہ اون لوگون کے جو غلہ بہرتی کرنے آئے تہے برادران یوسفؑ بہی باپ کے حکم سے آئے کیونکہ اونکو یہ خبر لگی تہی کہ عزیز مصر لوگون کو قیمت لیکر غلہ دیتا ہے اسلیے کچہہ پونجی لیکر چلے کہ اوس کے عوض غلہ بہر لیجائین یہ دس نفر تہے یعقوبؑ نے اپنے فرزند بنیامین کو جو کہ برادر حقیقی یوسف علیہ السلام کا تہا اپنے پاس روک رکہا اسلیے کہ بعد یوسف سب سے زیادہ اسیکو چاہتے تہے جب وہ پاس یوسف کے آئے یوسف اپنی ہیبت و ریاست و سیادت مین بیٹہے تہے اونہون نے بہائیون کو پہچان لیا مگر اونہون نے اونکو نہ پہچانا اسلیے کہ جب اونکو جدا کیا تہا تو یہ بہت چہوٹے تہے اور اونکو مسافرون کے ہاتہہ بیچ ڈالا تہا کچہہ خبر نہ تہی

تھے کہ وہ کدھر لیگئے اور نہ اونکے جی مین یہ سمجھ تھی کہ وہ اس رتبے کو پہونچین گے لہذا کچھہ شناخت نہ کرسکے
تہان یوسف علیہ السلام نے نظر کرتے ہی اونکو پہچان لیا سدی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یوسف نے اُنہی
باتین کرنا شروع کیا اور بطور انکار کے یہ بات کہی کہ تم کس طرح پر ہمارے بلاد مین آئے کہا اے عزیز ہم
غلہ بہرنے کو آئے ہین فرمایا شاید تم جاسوس ہو اونہون نے کہا معاذ اللہ پوچھا تم کہان کے لوگ ہو
کہا بلاد کنعان کے ہمارے باپ یعقوب نبی اللہ ہین پوچھا تمہارے سوا اونکی اور بھی اولاد ہے کہا ہان
ہم بارہ بھائی تھے ہمارا چھوٹا بھائی جنگل مین ہلاک ہوگیا وہ ہمارے باپ کو سب سے زیادہ پیارا تھا اُسکا
ایک بھائی اور ہے باپ نے اُسکو رکھ لیا ہے ہمارے ساتھہ آنے نہ دیا تاکہ اُس سے اپنے جی کو
تسلی دے یوسف نے کہا انکو اوتارو اور اچھی طرح جگہہ دو پھر جب اونکو غلہ کی بہرتی کرادی تو فرمایا
کہ ایکبار جو تم آؤ تو جس بھائی کا تمنے ذکر کیا ہے اُسکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آؤ تاکہ مین جانون کہ تم اس
ذکر مین سچے ہو دیکھو مین بھرپور باپ دیتا ہون اور اچھی طرح اوتارتا ہون اونکو دوبارہ آنے کی رغبت
دلائی پھر یون ڈرایا کہ اگر تم اُسکو نہ لاؤگے تو نہ بھرتی پاؤگے اور نہ میرے پاس آسکوگے اونہون نے کہا
البتہ ہم باپ کو پھسلائین گے اور جہانتک بنیگا اوسکو لائینگے اور حتے الامکان اپنی بات
کو سچا کردکھلائینگے اور کوئی دقیقہ ممکن اسبابین فروگذاشت نہ کرینگے سدی کہتے ہین یوسف
نے اونسے رہاین لیے اس بات کہ وہ مع بھائی کے آئین لکن اسمین نظر ہے سہیلی کہ یوسف نے اونکے
ساتھہ احسان کیا تہا اور خوب سی رغبت دی تہی اور اُنکے رجوع پر حریص تہے دلہذا اپنے غلامون سے
کہدیا تہا کہ تم ان کی قیمت اُنکے احمال واثقال مین پوشیدہ طور پر رکھدو کہ یہ نجانین شاید پھر دوبارہ
آئین یوسف کو یہ خوف ہوا کہ کہین اونکے پاس اور بضاعت نہ ہو اسیقدر ہو تو پھر یہ غلہ کی بہرتی کو
نہ آئین بعض نے کہا یوسف نے یہ امر مذموم سمجھا کہ باپ اور بھائی سے عوض طعام کا لین بعض نے کہا
یوسف نے یہ ارادہ کیا کہ جب وہ اپنے بضاعت کو اپنے متاع مین پائینگی تو براہ تحرج و تورع واپس
آئینگے اونکو یہ بات بھائیون کی معلوم تہی واللہ اعلم فتح البیان کا بیان یہ ہے یوسف کی بھائی
زمین کنعان سے مصر مین غلہ بہرنے کو آئے بسبب قحط سالی کے یہ دس شخص تہے اونکا مسکن عربابا
مین زمین فلسطین سے تہا عربابا سرحد ہاسے شام کو کہتے ہین یہ اہل بادیہ وگوسفند رکھتے تہے جسوقت کہ یوسف
مجلس ولایت مین جالس تہے یہ اوپر داخل ہوئے اُسوقت یوسف علیہ السلام نے اپنی قوت فہم وعدم

مبالغت احوال سابقہ سے اونکو پہچان لیا اسلیے کہ جب اونسے جدا ہوئے تہے تو وہ سب پورے مرد تہے کہتے
ہین کہ اول ہی نظر مین شناخت کرلیا اور بعض نے کہا کہ نہین پہچانا یہانتک کہ اُنہون نے پہچنوایا قالہ الحسن
لکن اول اوسے ہے اور ظاہر نظم قرآنی بہی یہی ہے ابن عباس و مجاہد بہی اسکے قائل ہین لکن اُنہون نے یوسف علیہ
السلام کو نہین پہچانا اس لیے کہ جب اونکو جدا کیا تہا تو وہ بہت کم عمر صغیر السن تہے اونکو عوض چند دراہم کے
سیارہ کے ہاتہہ فروخت کر ڈالا تہا بعد اخراج کے چاہ کنعان سے اور اب جو اونپر داخل ہوئے تو اونکو ایک مرد
جوان اہبت بادشاہی و رونق ریاست مین پایا اونکے پاس خدم و حشم حاضر تہے بعض نے کہا اسلیے نہین
پہچانا کہ وہ ہیئت بادشاہ مصر مین تہے سر تا پا چ تہا اور طوق ملک گردن مین یا بسبب بُعد عہد کے شناخت
نہ کرسکے کہا ہے کہ جس دن چاہ مین ڈالا تہا تب سے اب تک چالیس برس گذرے تہے اسلیے پہچان نہ سکے
بالجملہ ہر ایک سبب ان اسباب مین سے مانع حصول معرفت ہی چہ جائے اسکے کہ یہ سب اسباب مجتمع ہون اُنکا انکار
چونکہ حالت غیبت و حضور مین یکسان تہا اسلیے جملۂ اسمیہ بخلاف عرفان یوسف علیہ السلام جہاز سے مراد اسجگہ پہنچی
کہ دنیا غلہ کی ہے اور درستی ساز و برگ سفر کی جسکی طرف مسافر محتاج ہوتا ہے ہر ایک شخص کو اُن مین سے ایک
شتر کا بار کرادیا اور اچھی طرح اوتارا اور ضیافت و مہمانی کی یہ سب کام یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتہہ وحی الٰہی
سے کیے بعض مفسرین نے اسطرح کہا ہے پہر یہ فرمایا کہ ایکبار جو تم آؤ تو اپنے بہائی کو جو تمہارے باپ کی طرف
کا ہے لیتے آؤ یعنے بنیامین کو وہ اُنکا سگا بہائی تہا ایک ہی باپ سے آخ لکم کہا نہ باخیکم تاکہ عدم شناخت مین
مبالغہ ہو ولہذا علماء بیان نے کہا ہے مررت بغلامک بغلام لک مین فرق کیا ہے کہ ترکیب اول تقضی
معرفت غلام ہے درمیان تیرے اور مخاطب کے ایک طرح عہد ہے اور ترکیب ثانی اسکو تقضی نہین ہے قالہ
الکرخی یا الام اسلیے لائے کہ وہ اُنکا بہائی طرف سے باپ کے تہا نہ طرف سے مان کے یہ توجیہ قول اول سے
احسن تر ہے اور شاید یوسف علیہ السلام نے یہ بات پہلے کہی ہو کہ جب اونہون نے حمل زائد علے المعتاد کا سوال
کیا اسطرح بنیامین کے تو یوسف نے دیدیا مگر یہ شرط کی کہ ہمکو لیتے آنا کہتے ہین اونہون نے زبان عبری مین یوسف
سے باتین کی تہین یوسف نے اونسے کہا تم کون ہو مین تمکو نہین پہچانتا اونہون نے کہا ہم ایک قوم ہین
اہل شام سے چلے ہے ہمکو قحط پہنچا ہے ہم غلہ لینے کو آئے ہین فرمایا شاید تم عیون ہو یعنے جاسوس
خبر لگانے کو آئے ہو تب اونہون نے کہا معاذ اللہ ہم ایک باپ کے سب بہائی ہین اور باپ ایک شیخ کبیر صدیق
نبی ہے بنیامین سے اسکا نام یعقوب ہے پوچہا تم کتنے آدمی ہو کہا ہم بارہ بہائی تہے ایک بہائی ہمارا

طرف جنگل کے نکل گیا وہ ہلاک ہوگیا اور وہ ہمارے باپ کو بہت محبوب تھا کہا اب تم یہان کتنے آدمی ہے ہو کہا دس فرمایا گیارہوان کہان ہے کہا اپنے باپ کے پاس ہے وہ عرض مالک کے اُس سے تسلی حاصل کرتا ہے فرمایا کوئی گواہ ہے کہ تم جاسوس نہین ہو اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ سچ ہے کہا ہم ایسے بلاد مین اسجگہ ہین یہان کوئی شخص ہم کو نہین پہچانتا ہے کہ ہمارے لیے گواہی دے فرمایا تم بعض کو ہمارے پاس گرو رکھدو اور اپنے بھائی کو جو باپ کیطرف سے ہے لاؤ اور وہ تمہارے باپ کیطرف سے قاصد ہوکر آئے تب مین تمکو سچا جانون تب اونہون نے قرعۂ الا قرعہ نام پر شمعون کے نکلا اُسکو پاس یوسف علیہ السلام کے چھوڑ گئے لیکن سمین تامل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ ایک ایسی مصیبت تھی کہ سامنے اوسکے ہر قیل وقال ہو بجاتا پھر یوسف نے فرمایا کہ نہین دیکھتے کہ مین پوری ماپ دیتا ہون اور اچھی مہمانی کرتا ہون زجاج نے کہا یوسف نے یہ بات وقت انزال وحسن ضیافت کے فرمائی تھی رازی نے کہا یہ کلام قول بعض مفسرین کو ضعیف کرتا ہے وہ قول ہے کہ یوسف نے اونکو متہم کیا اور جاسوس کہا معہذا اونسے یہ ذکر حسن مہمانی کا بالتبا نکسطرح ہوسکتا ہے یوسف ہے باوجود صدیق ہونے کے کب یہ بات ممکن تھی کہ باوجود معلوم ہونے اونکی برارت کے اس تہمت سے یہ بہتان جو لائق حال صدیق نہین ہے لگاتے بالجملہ بعد اس کہنے کے پھر اون کو دھمکی سی دی کہ اگر دوسری مرتبہ کے آنے مین تم اپنے بھائی کو نہ لاؤگے تو نہ کیل ملے گا اور نہ ہمارے بلاد مین آسکوگے یا مین تمکو پھر اپنا مہمان نہ کرونگا اونہون نے وعدہ کیا کہ ہم باپ سے کہہ سنکر جہانتک ہوسکیگا اوسکو لاینگے تب یوسف نے اپنے اتباع وخدام سے کہدیا کہ انکی بضاعت انکے رحال مین رکھدو ابن عباس نے کہا وہ چاندی کے روپے تھے یہ بات یوسف نے براہ تفضل کی یا اسلیے کہ پھر جلدی سے دوبارہ طعام لینے کو آئین کیونکہ اونکو معلوم تھا کہ وہ طعام بلا قیمت نہ لینگے یا یہ خیال کیا کہ باپ کے پاس شاید بسبب قحط سالی کے اور مال نہو کہ پھر یہ خریداری کو آوین یا اونکو دیکھنا اس کرم و احسان کے بغرض واپسی منظور تھا کہ یہ تدبیر نکالی اونکے دوبارہ آنے کے لیے خصوصاً بوجہ خشک سالی کے یہی مطلب اسجگہ متعین ہے فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ پھر جب پھر گئے اپنے باپ کے پاس بولے اے باپ بند ہوئی ہمسے پھرتی سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا کہ پھرتی لاوین اور ہم اوسکے نگہبان

ہین کہا مین اعتبار کرون تمہارا اوسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تہا اوسکے بہائی پر پہلے سو اللہ بہتر ہے
نگہبان اور وہ ہے سب مہربانون سے زیادہ مہربان ف یوسفؑ کے بہائیون نے پھر کہا باپ سے
کہا کہ اب دوبارہ ہمکو بہرتی نہ ملے گی اگر تم ہمارے بہائی بنیامین کو ہمراہ ہمارے نہ بہیجوگے یعقوبؑ نے
فرمایا کہ کیا تم اوسکے ساتھہ بہی وہی کام کروگے جو اوسکے بہائی کے ساتھہ کیا تہا کہ اوسکو میرے پاس سے
غائب کردیا اور درمیان آکر اوسکے حائل ہوئے خیر اللہ حافظ ہے اوسکا رحم سب سے بڑہکر ہے وہ میرے
اس بڑہاپے اور ضعف و وجد بالولد پر رحم کرے گا مجھے امید ہے کہ اوسکو میرے پاس پہر لائے گا اور
یکجا کردے گا فتح البیان مین کہا ہے کہ قبل فتح متاع کے بہائیون نے باپ سے یہ بات کہی کہ ہم
ایک نیک مرد کے پاس گئے تہے اوسنے اچہی طرح ہمکو اوتارا اور مہمانی کی یعقوبؑ نے فرمایا اب اگر پہر
تم اوسکے پاس جاؤ تو میرے طرف سے سلام کہو اور یہ بات کہو کہ ہمارے باپ تمہارے لیے دعا کرتے
ہین عوض اس احسان و اکرام کے تب اونہون نے کہا کہ ہمارا جانا جب ہوگا کہ بنیامین کو ہمارے ساتھہ
بہیجدو ورنہ اب ہمکو بہرتی غلہ کی نہ ملے گی ہم بہائی کی حفاظت کرین گے یعقوب نے اپنا خوف بابت
خیانت کے مثل یوسفؑ کے ظاہر فرماکر حفاظت خدا پر چہوڑ دیا وجہ ہمراہ کردینے بنیامین کی یہ ہوئی
کہ جو حقد و حسد اونکو ساتھہ یوسف علیہ السلام کے تہا ویسا حقد و حسد اونکا ساتھہ بنیامین کے
مشاہدہ نہوا تہا یا زمان شدت و قحط و ضیق وقت نے اس والی کا محتاج کیا مگر اوسکے ساتھہ ہی
اللہ کو ارحم الراحمین جانا کہ وہ مجہپر انعام کرے گا دو مصیبتون کو جمع نہ فرمائے گا کہتے ہین یعقوب نے
بنیامین کو اللہ کی حفظ و امان و رحم مین دیا اسلیے پہر کر وہ پاس اونکے آگئے اور یوسفؑ کے حق مین
خوف اکل گرگ کا کیا تہا اسلیے امتحان واقع ہوا کعب کہتے ہین جب یعقوب نے یہ کہا تو اللہ نے فرمایا
مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ مین اُن دونون کو تیرے پاس پہیر دونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ
إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ
حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا
نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ اور جب کہولی اپنی خیر بستا پائی اپنی پونجی پہیر دی آئی اونکی طرف بولے اے باپ ہمارے وہی جو ہم مانگتے تہے
یہ پونجی ہماری پہیر دی ہے ہمکو اور رسد لادین ہم اپنے گہر کو اور خبرداری کرین اپنی بہائی کی اور زیادہ لیوین بہی ایک

ایک اونٹ کی وہ بہرتی آسان ہے کہا ہرگز نہ بھیجون گا اوسکو ساتھ تمہارے جب تک کہ دو مجھکو عہد خدا
کا کہ البتہ پہونچا دوگے میرے پاس اوسکو مگر کہ گھیرے جاؤ تم سارے پھر جب دیا عہد اوسکو سنے بولا
اللہ کام ہے جو باتین ہم کہتے ہین ف ظاہر کا اسباب بھی کیا اور بھروسا اللہ پر رکھا یہی
حکم ہے ہر کسیکو نتیجے اللہ نے فرمایا کہ برادران یوسف نے جب اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ اونکی بضاعت
واپس آگئی ہے یہ وہی بضاعت تھی جو حکم یوسف ہی اونکے غلامون نے اُن کے سامان مین رکھدی تھی تب
اونھون نے یہ ذکر اپنے باپ سے کیا اور کہا کہ اگر ہمارے بھائی کو اس بار ہمارے ساتھ بھیجدوگے تو ہم پھر
غلہ کی لینے گھر لائینگے اور بھائی کی حفاظت رکھین گے اور ایک بار شتر اور زیادہ لائین گے کیونکہ یوسف
فی کس ایک اونٹ کا بوجھ دیتے تھے مجاہد نے کہا بعیر سے مراد حمار ہے بعض لغات مین حمار کو بعیر بولتے ہین
ولہذا اوسکو کیل سیر کہا بات یعقوب نے عہد و پیمان خدا کا مانگا اور کہا یہ اور بات ہے کہ تم سب خدانخواستہ مغلوب
جاؤ اور تمکو اوسکی تخلیص پر قدرت نہو جب اونھون نے عہد کیا تو فرمایا اللہ اس بات پر وکیل ہے محمد بن اسحق
کہتے ہین یہ اسلیے کہا کہ اونکو غلہ کی دوبارہ بہرتی سے چارہ نہ تھا ناچار بنیامین کو اونکے ساتھ کردیا فتح
البیان مین کہا ہے باپ کے سامنے اوعیہ طعام کو کھولا جملہ سامان کو طعام تھا یا غیر طعام اور جو قیمت غلہ مصر کو لیگئے
تھے وہ واپس پائی اور باپ سے کہا اب ہم کیا چاہتے ہین بعد اس احسان کے جو بادشاہ نے ہمارے ساتھ
کیا کہ ہماری پونجی ہمکو واپس دی اس بات سے باپ کا دل خوش کرنا چاہا قتادہ نے کہا یعنے ہم اسکے سوا
اور کچھ نہین چاہتے دیکھو ہماری بضاعت ہمکو پھر کر ملی اب ہم اپنے گھر والون کے لیے بہرتی غلہ کی لاوینگے
اور بنیامین کی نگہبانی کرینگے اور اسکے سبب سے ایک بار شتر یا بار خر اور زیادہ لائینگے یہ زیادتی بار بعیر کی بسبب
ہمارے بھائی کے بادشاہ پر ایک آسان بات ہے وہ اس زیادتی سے ہمکو منع نہ کریگا یعقوب نے فرمایا مین اسکو تمہارے
ساتھ نہین بھیجنے کا جبتک کہ تم اللہ کی طرف کا اقرار نہ کرو یعنے حلف دو کہ تم اوسکو میرے پاس لے آؤگے
مگر یہ کہ تم سب گھر جاؤ اور مغلوب ہو جاؤ کہ اس صورت مین مجبوری ہے اونھونے عہد و میثاق دیا حلف کیا
فرمایا اس طلب میثاق پر اللہ وکیل ہے اُسپر کوئی بات مخفی نہین ہے وہ عہد شکن کو عقاب کریگا وقال یبنی

لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ
يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ

اکثر الناس لا یعلمون ○ کہا اے بیٹو نہ داخل ہو جیو ایک دروازے سے اور پیٹھو کئی دروازون سے جدا جدا اور
مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسیکا نہین سوا اللہ کے اوسی پر بھروسا ہے اور اوسی پر
بھروسا چاہیے بھروسا کرنے والون کو اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا اونکے باپ نے کچھ نہ بچا سکتا
تھا اونکو اللہ کی کسی چیز سے مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی مین سو کر چکا اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھانے
سے لیکن بہت لوگ خبر نہین رکھتے ف یہ لوگ کا بچا دیا یا پھر بھروسا اللہ پر کیا لوگ لگنی غلط نہین اور اسکا
بچاؤ کرنا روا ہے پھر جسطرح کہا تھا داخل ہوئے تو اگرچہ لوگ نے لگی لیکن تقدیر اور طرف سے آئی تقدیر دفع نہین
ہوتی سو جنکو علم ہے اونکو تقدیر کا یقین اور اسباب کا بچاؤ دونو ہو سکتے ہین اور بے علم سے ایک ہو تو
دوسرا نہ ہوا تب اللہ نے خبر دی کہ جب برادران یوسف نے طیاری سفر کی کی اور بنیامین کو لیکر طرف
مصر کے چلے تو باپ نے یہ نصیحت کی کہ تم شہر کے ایک دروازے سے داخل ہونا بلکہ جدا جدا دروازون
سے اندر شہر کے جانا ابن عباس و مجاہد و محمد بن کعب و ضحاک و قتادہ و سدی اور غیر واحد نے کہا ہے کہ یعقوب
علیہ السلام کو یہ خوف ہوا کہ کہین اونکو نظر لگجاوے اسلیے کہ وہ صاحب جمال و ہیئت حسنہ و منظر و بہار سے
لوگ اونکو نظر لگا دیتے تھے یہ اعتراض اللہ کی قدر و قضا کو روک نہین کر سکتا کیونکہ جب اللہ کسی شے کا ارادہ
کرتا ہے تو کوئی مخالف دافع اوسکا نہین ہو سکتا حکم اللہ ہی کا ہے اوسی پر میرا توکل ہے اور متوکلین کو
اوسپر توکل کرنا چاہیے اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا یعقوب کا کچھ بیکار آمد نہ تھا ایک حاجت تھی جی مین سو ہو چکی
یعنے دفع کرنا نظر بد کا اونسے اور یعقوب ہمارے سکھانے کی وجہ سے جانتا تھا لیکن اکثر لوگ یہ بات نہین
جانتے یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ پیغمبر کسی کے مقدر کو نہین پھیر سکتا ہے اور اسکو علم غیب نہین ہوتا
یہ شان حکم کی خاص اللہ کے لیے ہے جاہل بد دین یہ اعتقاد کرتے ہین کہ فلان پیر فقیر کا مرید دوزخ مین
نہ جائیگا حالانکہ یہان پیغمبر اپنی اولاد کو اللہ کے کسی حکم سے نہین بچا سکتے فائدہ اذا من ذاک
فتح البیان مین کہا ہے یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹو تم ایک در سے داخل ہونا کیونکہ وہ سب بہت خوبصورت
جوان اور ایک شخص کی اولاد تھے سو ڈر اکہ مبادا کہین اونکو کسی شخص کی نظر بد لگ جاوے اسلیے جدا جدا راہ سے
داخل ہونے کو فرمایا کیونکہ عین جن ہے اوس زمانے مین مصر کے چار دروازے تھے سدی نے کہا مراد یہ تھی
رہین ہین نہ چار دروازے اور پہلی بار اونکو اس تفرق کا حکم نہین دیا تھا اسلیے کہ اول مرتبہ وہ سب

مجھولین تھے اور اب کے مرتبہ لوگ اونکو پہچان گئے تھے اس کہنے پر کہ ایک دروازے سے نجانا اتفاقیہ کیا
بلکہ یہ فرمایا کہ جدا جدا دروازونسے جانا اسلیے کہ اگر متفادا دو باب سے داخل ہونگے تب بھی بیجا آوری حکم کی
ہو جائیگی لیکن چونکہ دو باب سے داخل ہونے مین ایک طرح کا اجتماع تھا جسپر زخم کا ڈر ہوا اسلیے فرمایا کہ
جدا جدا دروازونسے داخل شہر ہونا نخعی کہتے ہین یعقوب نے چاہا کہ یوسف اپنے بھائی بنیامین سے تنہا
ملین بعض نے کہا اونکو معلوم ہو گیا تھا کہ بادشاہ مصر اونکے فرزند دلبند ارجمند یوسف ہین لیکن اللہ نے
اجازت اظہار کی نہ دی جب اپنے بیٹون کو روانہ کرنے لگے تب یہ بات کہدی لیکن اول اولے ہے یعنے
بخوف چشم زخم یہ بات کہی تھی اسلیے کہ بھائی سے تنہا ملاقات ہو یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و
قتادہ و جمہور مفسرین کا جبائی معتزلی اور اسکے اتباع سنکہ ہین تاثیر نظر بد کو اور اپنے انکار کے لیے
کوئی شبہی بیان نہین کیا چہ جائے جحت کے سو یہ حرکت ہے بزرگان لوگون سے کچھ دور نہین ہے اسلیے کہ
انکی عادت و خصلت یہی ہے کہ ادلہ کتاب و سنت کو مجرد استبعادات عقلیہ سے دفع کرتے ہین اللہ کی تقدیر
سے کون انع ہے کہ اسکو نظر بد لگجائے احادیث صحیحہ مین آیا ہے العین حق اور ایک جماعت کو عصر نبوت
مین نظر بد لگچکی ہے بلکہ خود حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم بالجملہ قول ان معتزلہ کا جنمین سے ایک مخشری
صاحب کشاف بھی ہے مدفوع ہے دلائل تکاثرہ و اجماع سلف و خلف اس امر سے جسکا اعتبار ہے بہت
سے انسان و حیوان اس نظر سے مرگئے پھر جو شخص نظر بد کے ساتھ مشہور ہو علمار نے کہا ہے کہ اسکو
بوجہ ضرر کے حبس کرین یا وہ اپنے گھر سے باہر نہ نکلا کرے رہا قتل کرنا اوسکا سو بعید ہے مگر یہ کہ
وہ عمدا یہ کام کیا کرتا ہو اور نظر کا لگنا اوسکے قصد و اختیار سے ہو اور وہ اس فعل سے باز نہ رہے کہ اس صورت
مین جب وہ کسیکو قتل کرے تو حکم قاتل مین ہوگا پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے یہ کہا کہ مین نہ کوئی
ضرر تمسے دور کر سکتا ہون اور نہ تمکو کوئی نفع پہونچا سکتا ہون میری تدبیر کچھ بکار آمد نہین ہو سکتی اللہ
کی قضا و قدر لامحالہ واقع ہوتی ہے زجاج و ابن الانباری نے کہا اگر اللہ کے علم مین یہ بات سابق ہوتی کہ
تم اوزنکو ہلاک کرینگی باوجود اجتماع کے تو اونکا تفرق بھی مثل اجتماع کے ہوتا کیونکہ حکم نے اللہ کا ہے کوئی اوسکے
حکم مین شریک نہین ہے سب کو اوسی پر بھروسا رکھنا چاہیے بالجملہ جب وہ جدا جدا دروازون سے داخل ہوئے
اور ایک ایسا تہ ایک دوسرے سے نہ بچے تو یعقوب کی تدبیر کچھ بکار آمد نہ ہوئی بلکہ اونکو چوری لگا ہی گئی اور بنیامین چھین
لیے گئے اور یعقوب پر دوہری مصیبت آئی کیونکہ صدر و فقد نہین کرتا ہے لیکن نفس یعقوب مین ایک

شفقت و محبت اُنکی سلامتی کی تھی اسلیے یہ بات ظاہر کردی کچھ وہ اس بات کو معتقد نہ تھے کہ اس تدبیر کو دخل تقدیر مین تاثیر ہے بعض نے کہا دامین یعقوب علیہ السلام مبتلا ہوا کہ اگر بادشاہ اونکو مجتمع دیکھیگا اور یہ کامل الخلقۃ تمام الشجاعت جوان رودار خوبصورت ہین تو کہین اُسکو حسد و حقد نہ ہو اسوجہ سے اونکو حکم تفرق کا دیا نحاس نے اسبات کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ نظر لگنے کے اسجگہ کچھ معنی نہین ہین لکن اسمین اتنی بات ہے کہ اگر امر بالتفرق کا سبب یہی ہوتا تو نہی کو خاص اسی جہت اجتماع کے وقت داخل ہونیکے ایک دروازے سے نہ کرتے اسلیے کہ حسد یا خوف اونکے اجتماع سے اندر شہر کے بھی حاصل ہوسکتا ہے جسطرح کہ وقت دخول کے باب واحد سے حاصل ہوسکتا تھا پھر اللہ نے فرمایا کہ یعقوب صاحب علم جلیل ہین یہ علم بسبب اونکو دیا سنہ یعنی وحی سے لکن بہت لوگ جو کہ مشرک ہین وہ اس بات کو کما ینبغی نہین جانتے ولما دخلوا

علی یوسف اوی الیہ اخاہ قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون ۝ جب داخل ہوئے پاس یوسف کے اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو کہا میں ہون تیرا بھائی سو تو غمگین نہ رہ اُن کاموں سے جو کرتے رہے ہین ف اُس بھائی کو جو حضرت یوسف نے آرزو سے بلایا اور ون کو حسد لگا اس سفر مین اُسکو ہر بات پر چھیڑتے اور طعنہ دیتے اب حضرت یوسف نے تسلی کردی انتھے یہ بھائی یوسف کے جب پاس یوسف کے آئے تو اونکو یوسف نے اچھی طرح عزت سے اوتارا اور ضیافت کی اور صلہ والطاف و احسان فرمایا اور اپنے بھائی سے تخلیہ کی ملاقات کی اور اُسکو اپنے حال و مآل پر جو کچھ گذرا تھا مطلع کردیا اور کہدیا کہ مین تیرا بھائی ہون اب تو کچھ افسوس اس حال پر نکر جو اونہون نے میرے اور تیرے ساتھ کیا ہے اور فرمایا دیا کہ اس حال کو اونسے پوشیدہ رکھہ اور ہرگز اونکو اس معاملہ پر آگاہ نہ کر کہ مین تیرا بھائی ہون اور باہم اس بات پر اتفاق کیا کہ کوئی حیلہ واسطے ٹھیرجانے بنیامین کے کرنا چاہیے تاکہ وہ عزت و کرامت و عظمت سے پاس اُنکے رہجائے فتح البیان مین کہا ہے جب برادران یوسف محل حکومت یوسف مین یوسف پر داخل ہوئے یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس جگہہ دی کہتے ہین دو دو شخصون کو ایک ایک گہر مین اُتارا بنیامین تنہا رہگئے اونکو اپنی طرف لیلیا اور چپکے سے کہدیا کہ مین تیرا بھائی ہون اب تو کچھہ ان کے یوسف کے اعمال پر جو اونہون نے کیے ہین رنج و غم نکر بعض نے کہا یوسف نے یہ نہین کہا کہ مین یوسف ہون بلکہ یہ کہا کہ مین بجائے تیرے بھائی کے ایک بھائی ہون تو اُنکی جفا و حسد و بغی پر کچھہ اندوہ نکر بعض نے کہا یوسف نے بنیامین کو خبر کردی کہ مین یہ تدبیر کرتا ہون کہ سقایہ تیرے رحل مین رکھدونگا اونہون نے

کہا کہ کچھ پروا نہین ہے بہر صاع اونکے رحل مین رکھوا دیا یہی مراد ہے سقایہ سے اس آیت مین فلما
جھزھم بجھازھم جعل السقایۃ فی رحل اخیہ ثم اذن مؤذن ایتھا العیر انکم
لسارقون ○ قالوا واقبلوا علیھم ماذا تفقدون ○ قالوا نفقد صواع الملک ولمن جاء
بہ حمل بعیر وانا بہ زعیم ○ پھر جب تیار کر دیا اونکو سباب اونکا رکھدیا پینے کا باسن یوسف نے اپنے
بھائی کے پھر پکارا پکارنے والا اے قافلے والو تم مقرر چور ہو کہنے لگے مُنہ کر کے اونکی طرف تم کیا نہیں
پاتے بولے ہم نہیں پاتے بادشاہ کا اور جو کوئی وہ لا دے اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا اور مین ہون
اوسکا ضامن ف باسن بادشاہ کے پینے کا چاندی کا اوس کو سیاسیں پرسیا تہا یا اناج ماپنے کا
اور گھوڑے اُسمین پانی پیتے حضرت یوسف نے اونکو چور کہلوایا جھوٹ نہین حضرت یوسف کو باپ کی
چوری سے پہونچا تہا اسلئے ابن کثیر کہتے ہین سقایہ ایک پیمانہ تہا چاندی کا قول اکثرین ہین اور
بعض نے کہا سونیکا باسن تہا ابن زید نے کہا اوسمین پانی پیا جاتا اور لوگون کو اُس پیمانہ سے غلہ ماپ
کر دیتے بسبب عزت طعام کے اُس زمانہ مین یہ قول ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ضحاک و ابن زید کا
ابن عباس نے کہا صواع ایک ساغر سیمین تہا جسمین وہ پانی پیتا اور شکل مکوک کے تہا اور عباس کے پاس
مثل اوسکے جاہلیت مین ایک ظرف تہا بالجملہ اس صواع کو سامان بنیامین مین اس طرح رکھدیا کہ کسی ایک
نے نہ جانا پھر ایک منادی نے ندا کی کہ اے کاروانیو تم دزد ہو انہون نے منادی کیطرف متوجہ ہو کر کہا
کہ تو کیا چیز تلاش کرتا ہے اُسنے کہا پیمانہ شاہی جس سے ماپ کیجاتی ہے جو کوئی اُسکو لے آئیگا اوسکو ایک اونٹ
کا بوجھ دیا جائیگا یہ بات بار ضمان و کفالت سے تہی فتح البیان مین کہا ہے اصل سقایہ وہ برتن ہے جسمین
بادشاہ پانی پیتا تہا اوسکو ایک پیمانہ بنایا تہا غلہ تولنے کے لیے اور بعض نے کہا کہ اوسمین دواب کو پانی
پلایا جاتا کسی نے کہا سونے کا تہا کسی نے کہا چاندی کا کسی نے کہا زبرجد کا کسی نے کہا مرصع
جواہر کا کسی نے کہا اور کہا رحل کہتے ہین ظرف طعام کو جیسے خرجی وغیرہ پھر ایک منادی نے باواز
بلند کر سکر پکارا جبکہ وہ مجلس یوسف سے جدا ہوئے اور آبادی سے باہر نکل گئے ایک آدمی نے پیچھے
سے جاکر اونکو ٹہیرایا اور روکا کہتے ہین وہ مقام بلبیس تک پہونچ گئے تہے وہان سے پھیر لائے گئے عیر سے مراد
اصحاب ابل ہین یہ مجاز مرسل ہے علاقہ محلیہ یہی مجاورت ہے قافلہ کو مصباح مین کہا ہے عیر اونٹ اور اونٹوں پر لدا ہوا
کو کہتے ہین جو غلہ لاتے ہین پر اطلاق اس لفظ کا ہر قافلے پر ہونے لگا انتہے خواہ بار بردار غلہ کا ہو

گدھا یا خچر بعض نے کہا عیر قافلہ جمیر کو کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا عیر وہ ستر ہین جنپر کجاوہ ہو اور سواری کیجائے پر کثرت استعمال سے ہر کاروان کو عیر کہنے لگے نسبت سرقہ کی انکی طرف سچ مچ تھی اسلیے کہ منادی کو کچھ علم تدبیر یوسف علیہ السلام کا نہ تھا بعض نے کہا معنے اسکے یہ ہین کہ تمہارا حال چوروں کا سا حال ہے کہ بادشاہ کا صواع بغیر رضائے بادشاہ تمہارے پاس آگیا قرآن شریف مین اسپر دلالت نہین ہے کہ اونہون نے بے بات یوسفؑ کے حکم سے کہی ہو یہی معنے اقرب ہین ساتھہ ظاہر حال کے اسلیے کہ اونہون نے صواع ملک کو تلاش کیا تو نہ پایا اور وہان سوا اونکے اور کوئی نہ تھا اسلیے غلبۂ ظن اونہین یہ ہوا کہ انہین نے لیا ہے اسکے سوا اور اقوال بھی ہین لیکن یہ اولے ہر بالجملہ یوسف کے بھائیون نے ندا سنکر پوچھا کہ کیا چیز گم ہوگئی ہے کہا صواع ملک کا یہی ہے وہی لفظ سقایہ ابن عباس نے کہا جن چیزون سے پانی پیے وہی صواع ہے یا وہ چیز جس سے ناپ کرین یعنے آرکیل پیمانہ دینے کہا جو شخص اسکو لے آوے اسکے لیے طعام بقدر ایک بار شتر ہے اور مین اسکا ذمہ دار ہون ابن عباس نے کہا یہ لغت اہل یمن مین بمعنے کفیل ہے سعید بن جبیر و مجاہد و قتادہ و ضحاک اسکے قائل ہین قائل منادی تھا لیکن بنسبت طرف جماعت کے کہا اسلیے کہ وہ ایک بمنجملہ اوس جماعت کے تھا یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کفالت اوس زمان مین اونکی شرع مین صحیح تھی قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ کہنے لگے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہین آئے ملک مین اور نہ ہم کبھی چور تھے بولے پھر کیا سزا ہے اسکی اگر تم جھوٹے ہو کہنے لگے اوسکی یہ سزا کہ جسکے بوجھ مین پاوے وہی جاوے اوسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو حضرت یعقوبؑ کے دین مین تھا کہ چور غلام ہو رہے ایک برس تک پھر شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیان دیکھنا پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی یون اوکو بتایا ہم نے یوسف کو ہرگز نہ دے سکتا اپنے بھائی کو انصاف مین اس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ ہم درجے بلند کرتے ہین جسکو چاہین اور ہر خبردالے اوپر ہے ایک خبردار یعنے بھائیون کی زبان سے آپ ہی نکلا کہ چور کو غلام کرلو اوسی پر پکڑے گئے نہین تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہین تھا جب برادران یوسفؑ کو تہمت سرقے کی لگائی تو اونہون نے کہا تم جانتے ہو کہ ہم زمین مین فساد کرنے

کو نہین جانتے ہین اور ہم چور ہین اسلیے کہا کہ خدام یوسفؑ نے انکی سیرت حسنہ کا مشاہدہ کیا تہا اور سبب خدام کہا بہائی اگر تم جہوٹے ہو تو کیا سزا ہے کہا یہی سزا ہے کہ جسکے پاس چوری کی چیز نکلے وہ گرفتار کیا جائے یہی سزا ہے ظالمون کی شریعت ابراہیم علیہ السلام مین یہ حکم تہا کہ سارق کو حوالہ مسروق علیہ کر دیتے ہین سو یوسفؑ کا مطلب یہی تہا ولہذا پہلے بہائیون کے سامان مین تلاش کیا بطور تورید کے پہر اوسکو اپنے بہائی کے سامان مین سے نکالا اور بموجب اونکے اعتراف والتزام والزام کے جسکے وہ معتقد تہے بہائی کو اونکے پاس سے لیلیا ولہذا اللہ نے فرمایا کہ یون داؤ بتایا ہم نے یوسفؑ کو یہ کید محبوب و مراد تہا سکو بسبب حکمت و مصلحت کے پسند فرمایا ورنہ قانون مین بادشاہ مصر کے یہ بات نہ تہی ضحاک وغیرہ نے بیطرح کہا ہے اللہ نے یہ امر مقرر کیا تہا کہ برادران یوسفؑ نے سہبات کا التزام کیا اور یوسفؑ کو معلوم تہا کہ اونکی شریعت یہی ہے ولہذا اللہ نے وحی کی اور فرمایا کہ ہم بلند کرتے ہین درجہ جسکے چاہتے ہین کما قال تعالے یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ الایۃ حسن بصری نے کہا ہے لَیْسَ عَالِمٌ اِلَّا فَوْقَہٗ عَالِمٌ حَتّٰی یَنْتَہِیَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ سعید بن جبیر کہتے ہین ہم پاس ابن عباس کے تہے اونہون نے ایک حدیث عجیب بیان کی ایک شخص نے تعجب کیا ابن عباس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ پہر کہا ھٰذَا عِلْمٌ مِنْ ھٰذَا وَھٰذَا اَعْلَمُ مِنْ ھٰذَا اسی طرح عکرمہ نے بہی کہا ہے قتادہ کا لفظ یہ ہے فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ حَتّٰی یَنْتَہِیَ الْعِلْمُ اِلَی اللّٰہِ مِنْہُ بُدِئَ وَعَلَّمَتِ الْعُلَمَاءُ وَاِلَیْہِ یَعُوْدُ عبداللہ کی قرارت یون ہے وَفَوْقَ کُلِّ عَالِمٍ عَلِیْمٌ فتح البیان مین کہا ہے تاتر مین تار واسطہ قسم کے ہا سمین سعنے تعجب کے ہین حرف سوا اسم شریف کے اور سم پر داخل نہین ہوتا ہے اور بطور ندرت کسی کسی جگہ پر آیا ہے اونہون نے علم یوسفؑ و صحاب یوسفؑ پر بابت اپنی نزاہت و طہارت ذیل کے تلوث قذر فساد فی الارض سے جسمین سرقہ اعظم انواع ہے قسم کہائی اسلیے کہ وہ اونکے اول بار آنے مین اور اس دوبارہ آنے مین مشاہدہ پارسائی و زہد کا کر چکے تہے اور جان چکے ہین کہ یہ لوگ اسطرح کا فساد نہین کرتے ہین اور جو بضاعت اونکے سامان مین چلی گئی تہی وہ اونہون نے پہیر دی تہی اسی قدر اونکی صفائی کے لیے بس ہے اور سبب اراد اجگہ زمین مصر ہے پہر واسطے زیادہ تنزہ کے اس قصیدہ خمیہ بزدلیہ شنعا سے یہ بات کہتی کہ ہم کبہی چور نہین ہوتے کہ اس مرتبہ چوری کرتے تب اصحاب یوسفؑ نے کہا یا منادی نے کہ اگر چوری ثابت ہو تو پہر کیا جزا ہے اور تم جہوٹے ہیرو اونہون نے کہا اُس کی یہی سزا ہے کہ چور کو پکڑ رکہو مفسرین کہتے ہین حکم سارق کا آل یعقوب علیہ السلام مین یہ تہا کہ ایک سال تک غلام بنا کر رکہا جائے پہر اوسکو چہوڑ دین ظالمین

کی نسبت اسطرح دیتے ہین یہ کلام برادران یوسفؑ کا ہے یا اصحاب یوسفؑ کا جب سنا جور کی معلوم ہوگئی متاع کی تفتیش کی سب سے اول بھائیون کی چیز بست دیکھی قبل تفتیش متاع بنیامین کے تلاش کرنے والے یوسفؑ تھے یا منادی یا اصحاب یوسفؑ دفع تہمت کے لیے یہ کام کیا پھر اُس سقایہ یا صواع کو نکالا تب برادران یوسفؑ شرم سے سرنگون ہوگئے اور بنیامین کو ملامت کرکے حوالہ یوسفؑ کر دیا اللہ نے کہا ہمنے اسطرح تدبیر کی واسطے یوسفؑ کے یعنے وحی سے ابن الاعرابی نے کہا کید کہتے ہین تدبیر کرنے کے ساتھ باطل اور حق کے مراد کید سے اسجگہ جزا کید ہے یعنی جسطرح اونہون نے ابتدا مین ساتھ یوسفؑ کے کیا تھا ویسا ہی ہمنے ساتھ اونکے کیا یہی اولے ہی آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ توصل طرف اغراض صحیحہ کے ایسی صورت مین جسکی صورت حیلہ و کیدیت کی ہو جائز ہے جبکہ مخالف شرع ثابت نہو یوسفؑ اپنے بھائی بنیامین کو قانون بادشاہ مصر پر اور اسکی شرع و دین پر چھپرہ وہ تہا نے سکتے تھے کیونکہ اوسکا دین و حکم یہ تھا کہ چور کو مارین پیٹین اور دوچند مقدار سرقہ سے تاوان لین نہ یہ کہ سال بھر اوسکو غلام و مملوک بناکر رکھین کہ یہ بات دین و شریعت یعقوب علیہ السلام مین تھی حاصل یہ ہوا کہ یوسف علیہ السلام حکم یعقوب علیہ السلام کا اپنے بھائی پر جاری نکر سکتے تھے کیونکہ مخالف دین و شریعت بادشاہ مصر تہا اگر اللہ تعالے یہ تدبیر اونکو نہ سکھاتا لکن اللہ نے ایک عمدہ راہ اس کام کے لیے نکالدی کہ خود زبان برادران یوسفؑ پر یہ حرف جاری ہوا کہ جزاے سارق استرقاق ہے اس حرف کا زبان پر آنا اللہ کی مشیت و تدبیر سے ہوا بالجملہ یہ سب حالات اللہ تعالے کے الہام سے یوسفؑ کو ہوے اور کام خاطر خواہ ہوگیا یہی معنے ہین مشیت خدا کے کہ یوسفؑ نے اپنے بھائی کو شریعت یعقوبؑ پر گرفتار کیا اللہ جسکو چاہتا ہے رتبہ بلند پر پہونچاتا ہے علوم و معارف و عطایا و کرامات دیکر جسطرح کہ درجہ یوسفؑ کا بلند کر دیا آیت دلیل ہے اسبات پر کہ علم اشرف مقامات و اعلے درجات ہی اسلیے کہ اللہ نے یوسف علیہ السلام کی مدح کی اور اونکا درجہ اونکے بھائیون پر بسبب علم کے بلند کر دیا ہر ذی علم کے اوپر جسکو خدا نے مخلوقین مین سے بسبب علم کے رفیع الدرجہ کیا ہے ایک دانا تر ہے یعنے ارفع الرتبہ و اعلے الدرجہ جسکی حد تک نہین پہونچ سکتے ہین اور بعض نے کہا ہر ذی علیم سے اللہ تعالے ہے اسلیے کہ انتہاے علم کی اسی تک پہونچتی ہے وہ ہر عالم سے اعلم ہے **حکایت** محمد بن کعب کہتے ہین ایک شخص نے علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے کچھ فرمایا اوس شخص نے کہا یہ مسئلہ اسطرح پر نہین ہے بلکہ اسطرح پر ہے کہا اصبت و اخطات

وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ یعنے تونے ٹھیک کہا اور سچ کہا تونے خطا کی اور ہر عالم کے اوپر ایک اور عالم ہے
ابن الانباری کہتے ہین عالم پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو متہم کرے اور مذہب اب کر بر و خاکساری بجا
لائے نفس اُسکا طامع غلبہ ہوا سلیے کہ کوئی عالم اس سے خالی نہین ہے کہ اوسکے فوق اور کوئی عالم
ہوتا ہی آیت مین دلالت ہی اسپر کہ برادران یوسف علما رتھے لیکن یوسف اونسے زیادہ علم رکھتے تھے۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ
قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ کہنے لگے اگر اسنے چوریا تو چوری کی ہے اسکے
ایک بھائی نے پہلے سے یہ بات آہستہ کہا یوسف نے اپنے جی مین اور اونکو نہ جتایا کہ تم اور بدتر ہو درجے مین اور اللہ
خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو ف یعنے تم نے ایسی چوری کی کہ بھائی کو باپ سے جدا کر بیچ ڈالا
اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے اُنپر چوری کا طعن دیا وہ قصہ یہ کہ حضرت یوسف کو پھوپی نے پالا تھا
جب بڑے ہوئے تو باپ سے چاہا اپنے پاس رکھین پھوپی کو محبت تھی جیہا کہ ایک ٹپکا اونکی کمر سے باندہ دیا
پھر اوسکو ڈھونڈھنے لگین لوگون مین چرچا ہوا آخر اون کی کمر سے نکلا سو اوقت اوس دین کا ایک برس پھوپی
کے پاس اور رہے اسلئے برادران یوسف نے جب دیکھا کہ بادشاہ کا صواع متاع بنیا مین سے نکلا تو کہنے
لگے کہ اگر اسنے چرایا ہے تو کچھ اچنبا نہین ہے اس سے پہلے اسکے بھائی نے بھی چوری کی تھی یعنے یوسف
نام نے قتادہ نے کہا یوسف نے ایک بت اپنے نانا کا چرا کر توڑ ڈالا اور بغرض تغییر منکر راہ مین ڈالدیا
تھا اسپر بھائیون نے اونکو عار لگائی ابن عباس نے اسکو مرفوعاً روایت کیا ہے اور سعید بن جبیر سے بھی مثل
اسکے آیا ہے اور ایک جماعت تابعین سے بھی اسیطرح مروی ہے زجاج نے کہا وہ صنم سونے کا تھا اور
کسی نے کہا چاندی کا عطیہ نے کہا بچپن مین دو سلائیان سونے کی چرائی تھین ابن عباس نے کہا ایک
سر والی خالہ کی چرائی تھی سفیان بن عیینہ نے کہا گھر مین ایک مرغی تھی وہ سائل کو دیدی بعض نے کہا
دسترخوان سے کہا نا لیکر فقرا کو دیدیتے ابن الانباری نے کہا ان اقوال مین کوئی موجب سرقہ نہین ہے
لیکن بشمار بہ سرقہ ہے اسلیے غصے مین آکر سرقہ کہا مجاہد نے کہا جو بلا یوسف پر سب سے پہلی آئی یہ تھی کہ عمہ یوسف
دختر اسحٰق جو ساری اولاد اسحٰق مین بڑی تھی اور اُس کے پاس ایک کمربند اسحاق کا تھا اور وہ اُسکے
متوارث ہوتے تھے بڑائی مین یعنے جو سب مین بڑا ہوتا وہ اُسکو لیتا اور جو کوئی اُسکو چھپا رکھتا وہی والی ہوتا
اوس سے سب کی صلح دھتی کوئی اُسمین نزاع نہین کرتا وہ جو چاہتا سو کرتا جب یعقوب کے گھر مین یوسف

پیدا ہوئے بیوی نے اونکی پرورش کی اور یوسف پر فریفتہ تھیں اتنا کوئی یوسف کو نہ چاہتا جتنا وہ چاہتی تھیں جب یوسف چند سال کے ہوگئے تو یعقوب نے پاس اونکی بیوی کے آکر کہا کہ اے بہن تم یوسف کو مجھے دیدو واللہ ایک دم اوسکا اپنے پاس سے غائب ہونا نہیں چاہتا اونہون کہا واللہ مین اسکو نہین چھوڑونگی تم چند روز اور اسکو میرے پاس رہنے دو مین اسکو دیکھونگی اور تسکین پاؤنگی شاید اس سے میرے دلکو تسلی ہے جب یعقوب بہن کے پاس سے باہر گئے بہن نے کمر بند اسحق لیکر زیر جامہ یوسف باندہ دیا پھر کہا کہ منطقہ گم ہوگیا دیکھو کس نے لیا ہے اور کس کے پاس ہے پھر تلاش کرکے کہا گھر والون کی جامہ تلاشی کرو جب جامہ تلاشی کی تو یوسف کے پاس پایا عرض نے کہا یہ سیر ہے مین جو چاہون سو کرون جب یعقوب آئے تو یہ حال اونسے بیان کیا اونہون نے فرمایا تو جان اور یہ جانے اگر یہ منطقہ اسنے لیا ہے تو یہ تیری سپر ہے مین کچھ نہین کرسکتا تب بہن نے یوسف کو اپنے پاس روک رکھا یعقوب کو کچھ قدرت اونپر نہ ہوئی یہانتک کہ بہن کا انتقال ہوا اسی جگہ سے بنیایون نے کہا کہ اگر بنیامین نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اوسکے ایک بھائی نے چوری کی تھی یوسف نے اس بات کو اپنے جی مین رکھا اور ظاہر نہ کیا یعنے دل مین یہ بات کہی کہ تم بدتر ہو درجے مین الخ یہ قبیل اضمار قبل الذکر سے ہے اسکے شواہد قرآن و حدیث و لغت کے منثور و اخبار و اشعار مین بہت ہین ابن عباس نے بھی یہی کہا ہے کہ یوسف نے یہ بات انتم شر مکانا الخ جی مین کہی زبان سے نہین کہی فتح البیان مین کہا ہے کہ غرض بھائیون کی اس کہنے سے کہ اگر اسنے چوری کیا ہے تو اس سے پہلے اسکے ایک بھائی نے بھی چوری کیا تھا یہ تھی کہ ہم اس کے طریقہ و سیرت پر نہین ہین بلکہ یہ اور اسکا بھائی اس طریقہ پر تھا اسلیے کہ یہ دونون دوسری ماں سے ہین نہ ہماری ماں سے زجاج نے کہا کہ اللہ ہی جانے کہ برادر بنیامین نے چوری کی تھی یا نہین قرطبی نے کہا اونہون نے بنسبت سرقہ کی طرف یوسف کے جھوٹی کہی ویسے تو ہے اسلیے کہ یہ کچھ اونکا پیلا دوغ بے دوغ نہین ہے ایسے جھوٹ تو وہ بہت کہہ چکے تھے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء نہ تھے ابن منیر نے بحر مین کہا ہے کہ جو کچھ منتسبین نے تفسیر سرقہ مین کہا ہے تکلف ہی بنسبت اسکی طرف اہلبیت نبوت کے جائز نہین ہے اور نہ طرف کسی اشراف کے اس تفسیر کا ترک کرنا واجب ہے کہ یہی اسی طرف گئے ہین یا مراد برادر سے بنی آدم ہین اسکے نظائر حدیث مین آئے ہین خفاجی نے کہا یہ کلام لائق قبول ہے زجاج وغیرہ نے کہا ہے ضمیر فاسرہا عائد طرف کلمہ کے ہے یا جملہ کے وہ کلمہ یہ تھا انتم شر مکانا مگر ابو علی فارسی نے اسکو رد کیا ہے بعض نے

کہا ضمیر عائد ہے طرف اجابت کے یعنے یوسف نے اجابت اوس امر کی اُسوقت نکی دوسرے وقت تک چھوڑا

شرح این ہجران واین سوز جگر این زمان بگذار تا وقت دگر

بعض نے کہا یوسف نے اس قول اِنْ یَّسْرِقْ الخ کو اپنے جی مین رکھا یہی ارادے ہی یعنے یہ جی کی بات اونپر ظاہر نہ کی اور کچھہ ذکر اسکی صحت و بطلان کا نہ فرمایا قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ کہنے لگے اے عزیز اسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھیے ایک ہم مین سے اسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہے احسان کرنیوالا یعنے بیٹا بوڑھے باپ کا ہاتھہ پکڑے پھرتا ہے بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جس پاس ہمنے اپنی چیز نو تو ہم بے انصاف ہوئے ف جب لینا بنیامین کا مقرر ہوگیا اور یہ بات ٹھیری کہ اونکو پاس یوسف چھوڑ دے بموجب اونکے اعتراف شرعی کے تو لگے تعطف و تلطف و ترفق کرنے اور کہا کہ اسکا بوڑھا باپ اسکو بہت چاہتا ہے اور عوض فرزند گم شدہ کے اس سے تسلی خاطر حاصل کرتا ہے کسی جگہہ تم ہم مین سے کسی شخص کو پکڑ رکھو اسکو چھوڑ دو ہم دیکھتے ہین کہ تم اچھے آدمی ہو یعنے عادل و منصف و قابل خیر و لائق احسان ہو یوسف نے فرمایا معاذ اللہ کہ ہم کسیکو پکڑین مگر اوسیکو جسکے پاس ہی ہماری چیز برامد ہوئی ہو اور تمنے اُسکا اعتراف کرلیا ہے ہم تو اگر ایسا کرین تو ظالم ٹھیرین کہ بری کو بدلے سقیم کے گرفتار کرین یہ ہرگز نہین ہوسکتا ہی فتح البیان مین کہا ہے برادران یوسف نے کہا اے عزیز بنیامین کا ایک باپ ہے کبیر السن جسکو طاقت اُسکے فراق کی نہین ہے اور نہ اُسکے پاس تک پہونچ سکتا ہے یا کبیر القدر ہے اسلیے کہ ایک پیغمبر ہے اولاد انبیا علیہم السلام مین سے اس قول مین بُعد ہے اور اول اولی ہی اسکے عوض کسی ایک کو ہم مین سے رکھہ لو کہ ہماری جدائی کا اتنا رنج اُسکو نہ ہوگا جسقدر کہ اسکے فراق سے ہوگا ہم دیکھتے ہین کہ تم سب لوگون کے ساتھہ احسان کرتے ہو رحیم کریم سلیم ہو ہماری یہ بات مان لوگے تو ہم پر تمہارا احسان ہوگا یوسف علیہ السلام نے اللہ کی پناہ پکڑی اور کہا کہ ہم تو اوسی کو روک رکھینگے جسکے سامان مین یہ صواع نکلا اور یون نہ کہا کہ جسنے چرایا ہے واسطے تحرز کے کذب سے سلیم کہ اونہین معلوم تھا کہ بھائی نے چوری نہین کی ہے اسمین جواز ہے توسل کا طرف اغراض کے حیلے سے جبکہ مخالف شرع و مادہ اصل نہ ہو شاید اللہ نے یوسف کو یہ بات کا حکم دیا ہو واسطے تشدد محنت کے یعقوب علیہ السلام پر اور عفو و صلح و اخذ بذل سے منع فرمایا ہو جسطرح کہ صاحب کے یعنی خضر علیہما السلام کو حکم دیا تھا کہ فلان

ع ۱۴ ۳

کو قتل کڈالو کیونکہ اگر وہ زندہ رہیگا تو طاغی و کافر ہوگا ابن عادل نے کہا کہ کتاب اللباب فی علوم الکتاب
مین اسیطرح کہا ہے اور صاحب کشاف نے جزم کیا ہے کہ یہ واقعہ بحسب وحی تہا فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوا
مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ
وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ
اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا
شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ
اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ پہر جب نا امید ہوئے اُس سے کہلیے بیٹھے مصلحت کو بولا اونمین کا بڑا تم
نہین جانتے کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال مین سو میں
نہ سرکونگا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا فیصلہ چکا دے اللہ میرے طرف اور وہ ہے سب
سے بہتر چکانے والا پہر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے
وہی کہا تہا جو ہمکو خبر تہی اور ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تہی اور پوچھ لے اُس بستی سے جسمین ہم تہے اور اُس
قافلے سے جسمین ہم آئے ہین اور ہم بیشک سچ کہتے ہین **ف** یعنے اور بہائیون کو رخصت کیا
بڑا بہائی رہگیا اس تو قع پر کہ شاید مہربان ہوکر خلاص کردین کہا باپ سے کہیوتم کو قول دیا تہا اپنی
دانست پر اور چوری کی خبر نہ تہی یا ہمنے چور کو پکڑ کر کہنا بتایا دین کے سوا فن نہ معلوم تہا کہ بہائی چور
ہے انتہے اللہ پاک نے خبر دی کہ جب برادران یوسف تخلیص نیا مین سے نا امید ہوئے
جسکی بابت باپ سے عہد و پیمان کرکے آئے تہے تو سب لوگون سے علیحدہ ہوکر باہم صلاح و
مشورہ کرنے کو بیٹہے ؎

پے مصلحت مجلس آراستند نشستند و گفتند و برخاستند

روبیل جو سب سے بڑے تہے اور بعض نے کہا یہودا جنہے یہ رائے دی تہی کہ یوسف کو چاہ گمنام
مین ڈالو قتل کرنا ضرور نہین ہے اونسے کہا سنو تمسے تمہارے باپ نے عہد لیا ہے کہ تم مجھکو
کو واپس نزدیک اونکے پہونچا دوگے اب تم پر پہنچانا اوسکا مشکل ہوگیا ہے اور تم پہلے یوسف ع
کو ضائع کر چکے ہو سو مین تو اس شہر سے نہین ہلنے کا جب تک مجھکو میرے باپ اجازت رجوع کی نہ
دین اور مجھسے راضی نہ ہون اللہ میرا فیصلہ کردے یعنی تلوار سے یا مجھکو قدرت ہو کہ مین بہائی کو چھڑا

لون اللہ سب مین بڑا حاکم ہے تم جاؤ اور اس ماجرا کی خبر باپ کو دو کہ نزدیک اونکے یہ عذر ہوا اور تم اپنے
اقرار سے پاک صاف ٹھیرو قتادہ و عکرمہ نے کہا غیب سے یہ مراد ہے کہ ہمین یہ معلوم نہ تھا کہ تمہارا
بیٹا چوری کریگا ابن زید نے کہا ہم نے نجانا غیب کی بات کو کہ اوسنے کوئی چیز چرائی ہے ہم سے تو یہی
پوچھا تھا کہ چوری کیا ہے تم اہل مصر سے پوچھو یا کسی اور شہر والون سے قالہ قتادہ اور اہل قافلہ سے
دریافت کرو کہ ہم صادق ہین حافظ و حارس ہین یا نہین جو کچھ ہمنے کہا ہے اسمین ہم سچے ہین اونسے
چوری کی اور وہ چوری کی علت مین پکڑا گیا فتح البیان مین کہا ہے اونہون نے جب دیکھا کہ یوسف نے
اجابت ہمارے سوال کی نہ کی اور یقین کرلیا کہ اب برادر ہمکو نہ ملے گا تو لگے صلحت کرنے تب روبیل
بڑے بھائی نے کہا یہ عمر مین سب سے اکبر تھے قالہ قتادہ یا عقل و علم مین زیادہ تھے زمن و سال مین یا
یہ ذا مین کہ وہ عقل وافر رکھتے تھے یا شمعون کہ وہ سب مین رئیس قافلہ تھے کہ تم جانتے ہو کہ باپ نے
تمسے اللہ کا عہد لیا ہے بابت حفظ بنیامین کے اور قبل اسکے جو کچھ تم ساتھ یوسف کے کر چکے ہو وہ تمہین
معلوم ہے سو مین تو اسجگہہ سے سرکنے کا نہین جبتک کہ میرے پدر بزرگوار حکم نہ دین یعنے مین اسی جگہہ
مصر مین مقیم رہونگا یہ بات اونہون نے باپ سے شرما کر کہی کہ ہم کسطرح بغیر بھائی کے پاس اونکے جائین اور
کیا منہ دکھائین یا اللہ حکم دے کہ مین اسجگہہ کو چھوڑ دون یا میرے بھائی رہائی پائے کہ مین اسکو لیکر پاس
پدر عالی قدر کے جاؤن یا اللہ مجھکو نصرت دے اوسپر جسنے میرے بھائی کو پکڑ رکھا ہے کہ مین اسکا
بدلا لون اور اپنے بھائی کو واپس لے جاؤن یا عاجز ہوکر منصرف ہون مجاہد نے کہا معنے یہ ہین کہ تبلو
لیکر لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن ابو صالح نے بھی اسی طرح کہا ہے اللہ بہتر حاکم ہے اسکا حکم
حق کے موافق جاری ہوتا ہے اور مطابق صواب کے ہوتا ہے مراد اس کلام سے التجا الی اللہ تھی اتنا عذر
مین طرف والد ماجد کی پیش کرنے کے بڑے نے کہا تم سب جاؤ اور باپ سے کہو کہ اے باپ ہمارے تیرے فرزند
نے چوری کی یہ اسلیے کہ اونہون نے استخراج صواع کا حل برادر سے مشاہدہ کیا تھا لفظ سرق کو اسجگہہ بصیغہ
مجہول ہی پڑھا ہے یعنے اوس سے چوری کا ہونا معلوم ہوا یا وہ متہم بدزدی ٹھیرایا گیا یہ بات بطور سابقہ
کے ازالہ سہمت مین اپنی جانون سے پاس باپ کے کہی اسلیے کہ پہلے وہ بسبب وقعہ یوسف کے متہم ٹھیر
چکے تہے ہمنے وہی کہا جو دیکھا یعنی کہ صواع اُس کی خرجی سے نکلا یا حکم سارق کا اپنی شریعت کے موافق
بیان کردیا ہم غیب کی بات کیا جانتے تھے کہ یہ چوری کرے گا غیب کو جاننے والا اللہ ہے شاید

سو واے اُسکی خبر جی مین رکھدیا گیا اور ہمین خبر نہ ہوئی بعض نے کہا غیب سے مراد وقت شب ہے یعنے ہم سوتے تھے اُسوقت اُسنے چوری کی یا کام ہمارے غیبت مین اُسنے کیا اور ہمپر اوسکا فعل مخفی رہا عکرمہ نے کہا یعنے ہم نہ جانتے تھے کہ تمہارا بیٹا چوری کریگا اسیطرح قتادہ نے بھی کہا ہے ابن عباس نے کہا ہم اوسکے رات دن آنے جانیکے نگہبان نہ تھے تحقیق نہ تھی تو بستی سے پوچھو یوسف نے اہل مصر سے یہی قول ہے قتادہ و ابن عباس کا بعض نے کہا یہ ایک قریہ تھا قرائے مصر سے جہان وہ اترتے تھے اور وہان سے بہرتی غلہ کی تھی اور اسی جگہہ تلاش سرقہ کی ہوئی تھی اور قافلہ والون سے پوچھو یہ ایک قوم ہمسایہ یعقوب علیہ السلام تھی کنعان سے ہم اپنے اس بیان مین رشتگو مین یہ آخر کلام ہے جو کہ یہ نے اونکو تعلیم کیا تھا جب اونہون نے یہ بات واپس اگر یعقوب سے کہی تو قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل عسی اللہ ان یاتینی بھم جمیعا انہ ھو العلیم الحکیم ○ وتولی عنھم وقال یاسفی علی یوسف و ابیضت عیناہ من الحزن وھو کظیم ○ قالوا تاللہ تفتؤا تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الھالکین ○ قال انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون ○ بولا کوئی نہین بنائی ہے تمہارے جی نے ایک بات اب صبر ہی بن آوے شاید اللہ سے آوے میرے پاس اُن سب کو وہ ہے خبردار حکمتون والا اور اُلٹا پھرا اونکے پاس سے اور بولا اے افسوس یوسف پر اور سفید ہوگئی آنکھین اوس کی غم سے سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چھوڑے گا یاد یوسف کی جبتک کہ گل جاوے یا ہو جاوے مردہ بولا مین تو کہوتا ہون اپنا احوال و غم اللہ ہی پاس اور جانتا ہون اللہ کیطرف سے جو تم نہین جانتے ف پہلی بار کی بے اعتباری سے اب کوئی حضرت یعقوب کے بیٹون کا اعتبار نہ کیا لکن نبی کا کلام جھوٹہ نہین بیٹون کی نبالی بات تھی حضرت یوسف بھی بیٹے تھے یعقوب علیہ السلام غم کی بات مونہہ سے نہ نکالتے تھے مگر اُسوقت بے اختیار اتنا نکلا ایسا درد اتنی مدت دبا رکھا کسکا کام سوائے پیغمبر کے اس بیٹے کے جانے پیچھے یوسف کا غم تازہ ہوا انتہے ابن کثیر کہتے ہین یعقوب نے اسوقت وہی کہا جو اُسوقت کہا تھا جبکہ قمیص یوسف پر جھوٹا خون لگا کر لائے تھے کہ تمنے بات بنائی اور مین صبر کرونگا محمد بن اسحق کہتے ہین برادران یوسف نے اگر جب خبر یعقوب علیہ السلام سے کہی تو اونہون نے گمان کیا کہ یہی ویسی ہی بات ہے جیسے کہ یوسف کے ساتھہ کی تھی پھر اللہ سے امیدوار ہوے کہ اونکی اولاد سے گانہ اوپر کرے یعنے یوسف اور بنیامین اور روبیل جو دیار مصر مین رہگئے تھے اور اس انتظار مین

تھے کہ یا اللہ سے اون سے راضی ہو کر حکم رجوع کا دے یا اپنے بھائی کو خفیہ طور پر نکال لیجائین اور چونکہ یعقوب علیہ السلام نے تینون لڑکون کے رجوع کی امید کی تھی اسلیے یون کہا کہ لگتا ہے کہ اللہ اون سب کو لے آئے وہ میرے حال کو جانتا اور اپنے فعل و قضا مین حکیم ہے پھر یعقوب نے اپنے بیٹون سے اعراض کیا اور حزن قدیم اول یوسف کو یاد کر کے کہا افسوس ہو فراق یوسف پر اونکو دو غمون نے گھیرا سعید بن جبیر کہتے ہین کسی کو سوائے ہم امت کے استرجاع نہین دیا گیا تم یعقوب علیہ السلام کے قول کو نہین سنتے کہ یا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ کہا کظیم کہتے ہین خاموش کو جو کہ اپنے امر کا شکوہ مخلوق کے سامنے نکرے قالہ قتادۃ وغیرہ ضحاک نے کہا کظیم بمعنے کئیب حزین ہے بیٹون نے کہا اے باپ اگر تمہارا یہی حال رہیگا تو تم ہلاک و تلف ہو جاؤ گے حرض کہتے ہین ضعیف القوۃ کو تب یعقوب علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ مین تو اپنا دکھہ درد تمہارے آگے کے سامنے کہتا ہون اور مجھے اُس سے امید خیر کی ہے ابن عباس نے کہا مراد رویا ہے یوسف ہے کہ لامحالہ وہ ظاہر ہوگی دوسرا لفظ یہ ہے مین جانتا ہون کہ خواب یوسف کا سچا ہے اور مین عنقریب اسکو سجدہ کرونگا حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے یعقوب کا ایک منہ بولا بھائی تھا ایک دن اوسنے کہا تمہارے بصر کس چیز نے کھویا اور تمہاری کمر ٹیڑھی کردی فرمایا یوسف پر رونے سے آنکھ گئی مینے یہ غم کرنے سے کمر جھک گئی جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اے یعقوب اللہ تم پر سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے تمہین شرم نہین آتی کہ تم میرے غیر کے روبرو شکوہ کرتے ہو تب یعقوب نے کہا اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَشْكُوْنَ رواہ ابن ابی حاتم یہ حدیث غریب ہے آیت کی تفسیر ہی مین کہتا ہون اہل دل کا تجربہ ہے کہ جو شخص اپنی بلا کا ذکر کسی شخص سے نہین کرتا ہے اور اللہ کیطرف سے رجوع لاتا ہے اُسکی ابتلا رہبدل بالا ہو جاتی ہے مجھکو بھی اسکا تجربہ ہو چکا ہے اگرچہ خاموشی بروجہ کمال مسیر نہین آتی ہے مگر صدیقین کو فتح البیان مین کہا ہے جب برادران یوسف نے یعقوب علیہ السلام سے یہ حال کہا تو فرمایا کہ تمہارے جی نے یہ بات بنائی ہے ورنہ اسکی کچھ اصل نہین ہے یعنی تم کہتے ہو کہ بنیامین نے چوری کی حالانکہ حقیقت مین اُسنے چوری نہین کی ہے یا مراد امر سے یہ ہے کہ تم بنیامین کو لیکر طرف مصر کے لوگے لغرض منفعت سو منفعت کی عوض مضرت حاصل ہوئی یا امر سے یہ مراد ہے کہ تم نے یہ فتوے دیا کہ چور کو عوض چوری کے پکڑ رکھنا چاہیے بالجملہ اضراب اسمجھ یا عتبار اثبات برات ہے نہ باعتبار اصل کلام کے وہ صحیح تھا پھر فرمایا کہ صبر لائق تر ہے مجھکو صبر جمیل اوس صبر کو کہتے ہین جسمین شکوہ نہ ہو ملکہ تفویض

امر الی اللہ ہو اور یہ تبرجاع کرے حدیث مین آیا ہے کہ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی پھر کہا نرسبہائے
کہ لوآ کو اللہ پاس سے اُن سبکو یعنے بنیامین اور اُسکے بڑے بھائی کو جو مصر مین ہے اور یوسف کو یہ بات یعقوب
نے بطریق حسن ظن باللہ عزوجل کہی تھی اسلیے کہ اونکے نزدیک بات تھی کہ یوسف مرے نہین مین بلکہ زندہ ہین
اگرچہ خبر اونکی نہین لگتی بلا جب سخت ہوجاتی ہے تو اسوقت الی الفرج ہوتی ہے قال تعالی سَيَجْعَلُ اللّٰهُ
بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ع تا امید مت نشود یاس بدولت نرسی + اللہ تعالے علیم حکیم ہے پھر اُنکی طرف سے روگردان
ہوکر فرمایا اے دریغ یوسف پر اَسف کہتے ہین شدت جزع یا شدت حزن کو ابن عباس نے کہا اے حزنا علے
یُوْسُفَ قتادہ نے بھی اسیطرح کہا ہے مجاہد نے کہا اے جزعا جب غم فراق یوسف کا اپنی حد کو پہونچ گیا اور اسکے
ساتھہ فراق بنیامین کا بھی آلگا اور یہ سنا کہ وہ بادشاہ مصر کے نزدیک قید ہوگیا ہے تو اور دو چند صدمہ ہوا
اور رجد قدیم ہیجان وجوش مین آیا تب یہ کلمہ اونکی زبان شریف سے نکلا اور آنکھہ کی سیاہی سفیدی سے بدل گئی
بسبب کثرت گریہ کے کہتے ہین حاسہ بصر کا ادراک جاتا رہا تھا مقاتل نے کہا چھ سال تک کچھہ نظر نہ آتا تھا بعض نے
کہا یہ بات انبیا پر بعد تبلیغ کے جائز ہے کسی نے کہا کم نظر آتا تھا بعض اہل لغت کہتے ہین حزن بالضم اسکون
یعنے بکا ہے اور بفتحتین ضد فرح مگر اکثر اہل لغت کا قول یہ ہے کہ یہ دو لغت ہین ایک معنی مین بکار بالمد رفع
صوت ہو اور بالکسر اشک ریزی بغیر صوت یہی محل مناسب ہے کہتے ہین یہ حزن شدید اسبات پر تھا کہ وہ
جانتے تھے کہ یوسف زندہ ہے اونکو ڈر ہوا دین اونکے باوجود ہونیکے مصر مین کیونکہ اہل مصر اسوقت کفار تھے
بعض نے کہا مجرد حزن کچھہ حرام نہین ہے حرام وہ غم ہے جسمین کپڑے پھاڑے تڑپے چیخے چلائے
ناملائم بات کرے ابو السعود نے کہا اس آیت مین دلیل ہے جواز تاسف وبکا پر وقت مصائب کے اسلیے
کہ بازنہ رہا اس سے نیچ تکلیف کے داخل نہین ہے کیونکہ ایسے لوگ کم ہین جو وقت شدائد کے مالک اپنے
نفس کے ہین حضرت نے اپنے فرزند ابراہیم پر گریہ کیا تھا اور فرمایا تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ
مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ وَاِنَّا عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ اتنے ہی کو یہ لفظ کظیم بھی ہوا ہے کظیم وہ ہے جو غم
سے بھر جائے اور مسک غم ہو زبان پر کچھہ نہ لائے زجاج نے کہا کظیم بمعنے محزون ہے یعنے علمین ابن عباس
نے کہا بمعنے حزین قتادہ نے کہا کظیم وہ ہے جسکا حزن اوسکے جوف مین ہو اور بخیر ظہر کے کچھہ نہ کہے عطار
خراسانی کہتے ہین بمعنی مکروب ہے اسیطرح عکرمہ نے بھی کہا ہے ضحاک و مجاہد نے کہا کظیم بمعنے کمد ہے حسن کہتے
ہین جب سے یوسف پاس سے یعقوب کے نکلے اور پھر ملنے فاصلہ اسی برس کا تھا ایک دن بھی آنکھہ یعقوب

کی آنکھ سے خشک ہوئی حالانکہ روکے زمین پر کوئی چیز اگر تم اللہ پر ترس نہ کھاؤ تم ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے ہو یہانتک کہ مرض سے لاغر ہو گئے قالہ ابن عباس قتادہ نے کہا بوڑھے ہو گئے اصل حرض فساد ہے جسم یا عقل میں حزن یا عشق یا ہرم سے ابو عبید وغیرہ سے اسیطرح محکی ہے بعض نے کہا حرض مادون موت ہے اور حارض بالی داغ کو کہتے ہیں یعنے خشک کہنہ مورج نے کہا غم سے کھلنے کو پہر کہا یا تم ہلاک ہو جاؤ گے مجاہد نے کہا یعنے مر جاؤ گے غرض ان کی منع کرنا یعقوب کا تہا بکار و حزن وصف ہے برائے شفقت اگرچہ خود ہی سبب ان حزن ہموم کے اور مشاران اندوہ و غموم کے تہے یعقوب نے کہا میں اپنے رنج و غم کو اللہ سے کہتا ہوں نہ کسی اور سے مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ انسان جب کتنا ہی بلائے نازل پر قادر ہوتا ہے تو یہ حزن مہم ہے اور اگر قادر نہیں ہوتا ہے اور غیر کے اوسکا کرتا ہے تو یہ ثبث ہے اس صورت میں ثبث حزن سے بڑھکر اور سخت تر ہے کسی نے کہا ثبث ہم ہے یعنی فکر یا حاجت ابن عباس نے کہا ثبث بمعنے ہم ہے مسلم بن یسار نے رفعاً کہا ہم مَنْ بَثَّكَ لَمْ يَصْبِرْ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ پھر یعقوب نے فرمایا کہ جوابات میں طرف سے اللہ کے جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے ہو یعنے مجھے اللہ کا لطف و احسان فوت مصیبت پر معلوم ہے اور وہ بلا کو اسی طرح دور کرتا ہے کہ گمان بھی نہ ہو ابن عباس نے کہا یعنے مجھے معلوم ہے کہ اللہ مضطرین کی دعا قبول فرماتا ہے يٰبَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اوسکے بہائی کی اور مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے بیشک ناامید نہیں اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو منکر ہیں پہر جب داخل ہوئے اس کے پاس کہا اے عزیز پڑی ہے ہم پر اور ہمارے گہر بیچتی اور لائی ہم پونجی ناقص سو پوری دی ہمکو پہر تی اور خیرات کر ہم پر اللہ بدلا دیتا ہے خیرات کرنیوالوں کو ف قحط میں سب باب گہر کا بک گیا ایکی بار اون اور پنیر اور ایسی چیز نہیں لائے تہے اناج خریدنے کو یہ حال سنکر حضرت یوسف کو رحم آیا اپنے تئیں ظاہر کیا اور سارے گہر کو بلوایا انتہے اللہ تعالے نے حال یعقوب علیہ السلام کی خبر دی کہ اونہوں نے بیٹوں کو آمادہ کیا کہ تم زمین میں چل پہر کر اخبار یوسف و بنیامین کی دریافت کرو تجسس خیر میں اور تجسس شر میں ہوا کرتا ہے اور اونکو پراگندہ کر کے بشارت دی اور حکم کیا کہ تم اپنے رجا و امید سے مایوس نہ ہو کیونکہ ناامیدی و قطع امل رحمت خدا سے کام کافرون کا ہے سختی سے مراد جدب و محطہ و

قلت طعام ہے بضاعت مزجات سے مراد قیمت غلہ ہے مجاہد و حسن و غیرہ واحد نے کہا ہے مراد شی قلیل ہے ابن عباس نے کہا مزجاۃ یعنے ردی جو رواج نہ پاسکے جیسے تھی یا کھوٹے درہم یا صنوبر یا حبۃ خضرا ضحاک نے کہا تھا کاسد غیر نافق ابو صالح نے کہا دانہ بطم اخضر و صنوبر لے کر آئے تھے مطلب یہ کہ تم عوض اس قیمت ناقص کے ہمکو اوسی قدر غلہ دو جیسے پہلے دیتے تھے ابن مسعود کی قرات یہ ہے فَاَوْفِرْ لَنَا كَيْلَنَا وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ابن جریج نے کہا مراد تصدق سے رد برادر ہے سعید بن جبیر و سدی نے کہا مراد یہ ہے کہ ناقص پونجی لیکر درگذر کرو اور پورا باپ دو سفیان بن عیینہ سے پوچھا تھا کہ حضرت ﷺ سے پہلے کسی اور نبی پر بھی صدقہ حرام تھا یا نہیں کہا تھا نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا الآیۃ رواہ ابن جریر مجاہد سے پوچھا تھا یہ دعا کرنا اَللّٰهُمَّ تَصَدَّقْ عَلَيَّ کیا مکروہ ہے کہا ہاں اِنَّمَا الصَّدَقَةُ لِمَنِ ابْتَغَى الثَّوَابَ فتح البیان میں کہا ہے تحسس کہتے ہیں کسی شے کو طلب کرنیکو جو اسی سے ماخوذ ہے حس سے یا احساس سے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا جاؤ یوسف اور اسکے بھائی کی خبر لگاؤ حاسہ سے یعنے حاسہ بصر یا سمع سے اور اسکی جستجو کرو اور اللہ کے فرج و تنفیس و رحمت سے ناامید نہ ہو اصمعی نے کہا روح نسیم ہوا ہے جسکو انسان پاتا ہے اور اسکی طرف ساکن ہوتا ہے یہی کہا ہے کہ روح استراحت ہے دل کی غم سے ابو عمر و نے کہا روح فرج ہے ابن عباس نے کہا روح رحمت ہے کافر جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں یہ اسلیے کہ وہ اللہ کی قدرت و عظم صنعت و الطاف خفیہ کو نہیں جانتے اور مومن وقت بلا کے صبر کرکے انتظار کشادگی و رحمت کا کرتا ہے اس لیے خیر کو پہونچ جاتا ہے اور وقت رخا کے اللہ کی حمد بجالاتا ہے کافر بخلاف اس حال کے ہوتا ہے بالجملہ جب وہ بموجب حکم پدر عالی قدر چلے اور پاس یوسف کے آئے تلاش یوسف و بنیامین میں تو انہوں نے یہ بات کہی کہ اے عزیز مصر ہمکو اور ہمارے گھر والوں کو جوع و حاجت نے چھوا ہے قتادہ نے کہا مراد ضر معیشت ہے عدول طرف شکوے کے کیا کیونکہ متحسس اپنے مطلوب کے لیے ہر طرح کا توصل کرتا ہے اور سارے طرق اعتراف و عجز و ضیق دست و شدت حاجت کو بیان کرتا ہے تاکہ دل مخاطب کا نرم پڑے اونہوں نے چاہا کہ اس طور پر استحسان کریں اگر دل عزیز کا نرم پڑے تو مقصود کا ذکر کریں ورنہ شکوہ کریں آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ شکوہ کرنا وقت ضرورت کے جبکہ اپنی جان پر خوف اسکے پہونچنے کا ہو درست ہے جسطرح کہ بیمار کو بیان کرنا اپنی علت کا سامنے طبیب کے روا ہے یہ آنا بھائیوں کا نزدیک یوسف کے تیسری بار تھا ابتدا بما مور بہ اسلیے نہ کی کہ اول یوسف کو طرف رافت و رحمت کے لائیں پھر

اظہار مطلب کرین بضاعت کہتے ہین ذرا سے مال کو جس سے کوئی شے خرید کرنا چاہین مزجات ناقص غیر تمام کو بولتے ہین ابو عبید نے کہا کھوٹے روپے کو مزجات کہتے ہین اسلیے کہ وہ مردود مدفوع غیر مقبول ہوتا ہے ابن عباس نے کہا مراد دراہم کاسدہ ہین جیسے پرانی رسیان اور غارہ اور کھوٹے دام جو بازار مین چلین اس بضاعت مین اختلاف ہے کسی نے کہا گوشت خشک یا حبس تھا کسی نے کہا اون وگھی تھا کسی نے کہا حبۂ خضر اور صنوبر کسی نے کہا دراہم رد یۂ زیوف کسی نے کہا نعال وادم پھر یوسف سے اسباب کے طالب ہوئے کہ ہمکو عوض اس جنس نارواکے پورا کیل دو اور ہمپر خیرات کرو یعنے اس زیادہ دینے مین مرا د چشم پوشی ہے وارت بضاعت سے جسکو وہ لائے تھے اکثر مفسرین اسی کے قائل ہین بعض نے کہا حرست صدقہ کی مختص ہے ساختہ ہمارے حضرت کے ابن جریج نے کہا مراد اس تصدق سے یہ ہے کہ ہمارا بھائی ہمکو پھیر دو ضحاک نے بھی اسی طرح کہا ہے ابن الانباری نے کہا وہ سائل مسامحت تھے مشابہ صدقے کے کہ طالب نفس صدقہ لیتا ہے صدقہ کرنے والون کو ثواب اخروی دیتا ہے اور اُنپر توسع کرتا ہے ضحاک نے کہا اونہون نے یون کہا کہ اللہ تمکو جزا خیر دیگا اسلیے کہ اونکو یہ بات معلوم نہتی کہ وہ مومن ہین جب اونہون نے یہ بات کہی تو پھر یوسف سے رہا نہین گیا اپنے آپکو اونپر ظاہر کر دیا قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ۝ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ کہا کیا تم جانتے ہو کیا کیا تم نے یوسف سے اور اوسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نہتی بولے کیا سچ تو ہی ہے یوسف کہا مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے احسان کیا ہمپر البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے تو اللہ نہین کھوتا حق نیکی والونکا بولے قسم ہے اللہ کی البتہ تجھکو پسند کیا اللہ نے ہم سے اور ہم تھے چوکنے والے کہا کچھ الزام نہین تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہے سب مہربانون سے مہربان ف جسپر تکلیف پڑے اور شرع سے باہر نہ ہو اور گھبرا ئے نہین تو آخر بلا سے زیادہ عطا ملے بھائیون نے کہا تیرا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط نکلا اللہ تعالے نے خبر دی حال یوسف کی کہ جب بھائیون نے ذکر اپنے جہد وضیق وقلت طعام وعموم جدب و قحط سالی کا کیا تو یوسف کو باپ یاد آئے اور اُنکے حزن کا بسبب اپنی گمشدگی اور بھائی کی جدائی کا خیال ہوا کہ وہ اس تکلیف ورنج مین ہین اور مین اس ملک وتصرف وسعت مین ہون اُسوقت اُنکو رقت د

ورافت ورحمت وشفقت سے اپنے باپ اور بہایون پر پڑا اور رونا آگیا تب بہایون کو پہچنوا دیا کہ مین یوسف ہون
اور اپنے سر سے تاج اوٹھا کر دکہایا اونکی پیشانی پر ایک تل تہا اور کہا تم جانتے ہو کہ تم نے ساتہہ یوسف اور
اوسکے بہائی کے کیا سلوک کیا ہے کہ باپ سے اونکو جدا کر دیا اور تمکو تہارے جہل نے اس امر پر آمادہ کیا
بعض سلف نے کہا ہے کُلُّ مَنْ عَصَی اللّٰہَ فَھُوَ جَاھِلٌ پہر یہ آیت پڑہی ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا
السُّوْٓءَ بِجَھَالَۃٍ الخ ظاہر واللہ علم یہ ہے کہ یہ شناسا کرنا بہایون کا اپنے نفس کے ساتہہ اللہ کے اذن سے
تہا جسطرح کہ دوبار اول مین امر خدا آپ کو مخفی رکہا ولکن جب حال تنگ ہوا اور امر سخت ہوا اللہ نے اوس
ضیق سے کشادگی بخشی کما قال تعالے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اوسدم بہائی بولے کہ
کیا تو یوسف ہی ابی بن کعب کی قرارت ہی اَئِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ یعنے اونہون نے تعجب کیا کہ ہم دوسال
سے آتے جاتے ہین اور ہم نے ابتک اذکو نہ پہچانا اور اُنہون نے ہمکو پہچان لیا اور اپنے آپ کو اب تک
پوشیدہ رکہا ولہذا بطریق استفہام کہا کہ کیا تو یوسف ہی تب فرمایا ہان مین یوسف ہون اور یہ بنیامین میرا
بہائی ہے اللہ نے ہم پر منت رکہی کہ بعد تفرقہ کے پہر بہائی سے ملایا اور بعد ایک مدت دراز کے یکجا فرمایا
جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ اسکا اجر برباد نہین کرتا تب اعتراف کیا فضل یوسف
کا اور کہا اللہ نے تجکو ہمپر اختیار کیا یعنے خلق وخلق وسعت وملک وتصرف ونبوت مین اور اسبات کے مقر
ہوئے کہ ہم سے بدی اور خطا ہوئی تیرے حق مین اوس وقت یوسف نے فرمایا آجکے دن کچہہ عتاب و
ملامت تمپر نہین ہے اور مین بعد آجکے دن کے پہر تمکو اولہنا تمہارے گناہ کا نہ دونگا پہر اونکو دعائے
مغفرت دی اور اللہ کو ارحم الراحمین فرمایا سدی نے کہا بہایون نے معذرت کی اونہون نے کہا
مین تمہارے گناہ کا ذکر نہ کرونگا ابن اسحق وثوری نے کہا مراد تشریب سے تاثیب ہی یعنے جو کچہہ تم نے کیا
سو کیا اللہ تمہارا گناہ بخشے وہ بڑا رحیم ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ استفہام یوسف کا کہ تم جانتے ہو کہ تم نے
یوسف کے ساتہہ کیا کیا تہا بطور توبیخ وتقریع کے تہا کیونکہ وہ تو اپنے قصور کو جانتے ہی ولکن مراد یوسف کی اس
ذکر سے تغلیظ واقعہ ہی گویا یہ بات جتلائی کہ مَا اَعْظَمَ الْاَمْرَ الَّذِیْ اَرْتَکَبْتُمْ مِّنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْہِ وَمَا اَقْبَحَ
مَا اَقْدَمْتُمْ عَلَیْہِ جسطرح کسی عاصی سے کہتے ہین ھَلْ تَدْرِیْ مَنْ عَصَیْتَ مفسرین نے کہا ہی جو کچہہ یہ ساتہہ
یوسف کے کیا تہا اوسکا ذکر اوپر گذر چکا اور بہائی کے ساتہہ یہ کیا کہ یوسف سے جدا کر کے غم مین ڈالا اور حقارت
وامانت سے کہا اور یعقوب علیہ السلام کی تکلیف کا استفہام نہ کیا بغرض تعظیم وفرط قدر کیونکہ یہ ہی جانتے

ہتے کہ یہ ایک امتحان تہا اونکا طرف سے اللہ کے واسطے بلندی درجات کی پھر یوسف نے اونکو عیال پھیر آیا
اسلیے کہ اونہون نے تقضاے علم ترک کیا یا بقصد اعتذار و تخفیف امر کے ایسا فرمایا یعنے یہ کام بدتمیز
اسلیے ہوا کہ تم اوسکو گناہ نہ جانتے تہے اور عاقبۃ الامر کے شناسا نہ تہے یا یہ مطلب تہا کہ تم اوسوقت اوان صبا
وزمان صغر مین تہے تاکہ وہ خجل نہون حالانکہ خوب معلوم تہا کہ وہ اوسوقت بڑے تہے نہ چھوٹے یہ آیت
تصدیق ہے اس قول کی وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ تب انہون
نے بطور تعجب کے کہا کہ کیا تو یوسف ہے وہ بجواب اس کہنے کے مَا عَلِمْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ پہچان گئے کیونکہ سمجھ
گئے کہ ایسی بات سوا یوسف کے اور کون کہہ سکتا ہے بعض نے کہا یوسف نے سر سے تاج اوٹہا لیا اور بعض
نے کہا تبسم کیا اوس سے اونہون نے پہچان لیا پہر فرمایا ہان مین یوسف ہون ابن الانباری کہتے ہین یہ کہا
کہ ہان مین وہی ہون بلکہ اظہار اسم کیا کہ مین یوسف ہون مراد اس سے تعظیم تہی یعنے مین وہی مظلوم ہون کہ تم
نے جس کے قتل کا ارادہ کیا تہا اور یہ میرا بہائی ہے کہ اوسپر بہی ظلم ہوا اللہ کا احسان ہے ہمپر کہ اوسنے ہمکو اس
ابتلا سے نجات بخشی یا خیر دارین عطا کی یا بعد تفرقہ کے یکجا کیا یا دنیا و دین مین سلامت رکہا اور اگر یہ
سب معانی مراد ہون تب ہی کوئی مانع نہین ہے بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ سے ڈرکر صابر رہتا ہے یعنے
گناہ سے بچتا اور بلا پر شکیبا ہوتا ہے تو اللہ اجر محسن کا ضائع نہین کرتا بعض نے کہا ہے مراد اتقا رہے زنا
سے اور صبر بے زنی پر یا بچنا معصیت سے اور صبر بسجن پر یا اتقا ربا دار فراض اور صبر محارم سے یا اتقار
فشار سے اور صبر طاعت پر لیکن عموم اولی ہے کوئی وجہ تخصیص کسی نوع کی نہین ہے بولے اللہ نے تجہکو
ہمپر صفات کمال یا علم و عقل یا ملک مین جنسیار کیا قَالَهُ الضَّحَّاكُ یا صبر پر قَالَهُ اَبُوْ صَالِحٍ یا علم و صفح
پر یا حسن و جمال پر یا نبوت پر یا سائر فضائل پر یا بجملہ لفظ اوسع تر ہے اس سے اور یہ سب بذکورات ہمین
بدخول اولی داخل ہین یہ اعتراف ہے بہائیون کا ساتہہ فضاے عظم قدر یوسف کے اس سے یہ لازم نہین
آتا ہے کہ وہ انبیا نہ ہون کیونکہ مراتب انبیا کے متفاوت ہوتے ہین قال تعالی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غرضکہ جب وہ معترف اپنے خطا کے ہوئے تو یوسف نے کہا آج کے دن کچہہ سرزنش و تعییر
و توبیخ و ملامت تمپر نہین ہے اللہ تعالی تمہارا قصور معاف کرے اللہ بڑا رحیم ہے ابن الانباری نے کہا
یعنے جب تمنے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تو اب میری توبیخ تمسے منقطع ہوگئی حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ مین آیا ہے کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا حضرت نے لوگون کی طرف التفات کرکے فرمایا تم کیا کہتے ہو

اور کیا گمان رکھتے ہو کہا تم ہمارے بن عم کریم ہو فرمایا کا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم اخرجہ ابو الشیخ عطا خراسانی کہتے ہین طلب کرنا حوائج کا جوانونسے بہ نسبت بوڑھون کے آسان ہوتا ہو تو نے قول یوسف کا نہین سنا کا تثریب علیکم الیوم الخ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا سوف استغفر لکم ربی بعضے کہا اس کلام مین نظر ہے وہب بن منبہ کہتے ہین جب برادران یوسف کا گذرا تو یعقوب علیہ السلام نے یوسف کو لکھا وہ نجانتے تھے کہ یوسف ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم من یعقوب بن اسحق بن ابراہیم الی عزیز ال فرعون سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فانا اھل بیت مولعٌ بنا اسباب البلا کان جدی ابراہیم خلیل اللہ القی فی النار فی طاعۃ ربہ فجعلہ اللہ علیہ بردا وسلاما وامر اللہ جدی ان یذبحہ لہ ابی فداہ اللہ بما فداہ وکان لی ابنٌ وکان احب الناس الی فقدتہ فاذھب حزنی علیہ بورید بصری وکان لہ اخ من امہ کنت اذا ذکرتہ ضممتہ الی صدری فاذھب عنی بعض وجدی وھو المجوس عندک فی السرقۃ وانی اخبرک لم اسرق ولم الد سارقا فاجب یہ خط سونگھا یوسف رونے لگا اور کہا اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا واتونی باھلکم اجمعین ۵ فلما فصلت العیر قال ابوھم انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون ۵ قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم ۵ لیجاؤ یہ کرتہ میرا اور ڈالو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے انکھون سے دیکھتا اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا اور جب جدا ہوا قافلہ کہا اونکے باپ نے مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ کہو بوڑھا بہک گیا لوگ بولے قسم اللہ کی تو ہے اپنی غلطی ہین قدیم کی ف ہر مرض کی اللہ کے یہان دوا ہے انمین لیلی تھین ایک شخص کے فراق مین اسی کے بدن کی چیز ملنے سے چنگی ہوگئین کرامت تھی حضرت یوسف علیہ السلام کی انتہے یعقوب علیہ السلام کثرت بکا سے نابینا ہوگئے تھے جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا ہوا چلی اوس ہوا نے پیراہن یوسف کی بو حضرت یعقوب کو پہونچائی تب کہا مین یوسف کی بو پاتا ہون اگر تم مجھکو ملامت نہ کرو ابن عباس نے کہا آٹھ دن کی راہ سے یہ بو پائی حسن و ابن جریج نے کہا دو رسیان یعقوب و یوسف علیہما السلام کے اسی فرسخ کا فاصلہ تھا اور جدا ہوئے بھی اسی برس گذرے تھے مجاہد و عطا و قتادہ و سعید بن جبیر و ابن عباس کہتے ہین تفندون بمعنے تسفھون ہے یعنی اگر تم مجھکو بو یوسف نہ بتاؤ حسن نے کہا بمعنے تھرمون ہے یعنی بوڑھا بہک گیا ابن عباس

ع ۱۰ الربع

نے کہا ضلال سے مراد خطا ہے قتادہ نے کہا یعنے تو بسبب حب یوسف کے یوسف کو نہین بھولتا اور تجھکو کسیطرح تسلی نہین ہوتی یہ کلمہ درشت اونکو اپنے باپ سے کہنا نہ چاہیے تہا اور نہ بنی اللہ سے سدی وغیرہ بہی اسی کے قائل ہین فتح البیان مین کہا ہے یوسف نے بہائیون سے کہا تم یہ قمیص میرے لے جاؤ یہ قمیص تہا جسکو ابراہیم علیہ السلام پہنے ہوئے تہے جبکہ آگ مین ڈالے گئے اور ابراہیم نے وہ قمیص اسحٰق کو پہنایا تہا اور اسحٰق نے یعقوب کو اور یعقوب نے اوس قمیص کو لپیٹ کر ایک بکے اندر رکہکر یوسف کی گردن مین لٹکا دیا تہا اس ڈر سے کہ مبادا اونکو کسی کی نظر نہ لگ جائے جبرئیل علیہ السلام نے یوسف کو خبر دی کہ اس قمیص کو تم باپس یعقوب کے بہیجدو وہ بینا ہو جائینگے اسلیے کہ اس قمیص مین جنت کی بو ہے یہ جس سقیم پر گریگا اوسکو شفا ہوگی اور جس مبتلاء پر پڑیگا وہ تندرست ہو جائیگا ابن عباس نے کہا اگر بہائیون کو معلوم ہوتا تو وقت یوسف کی گرانے کے کنوین مین اوسکو لے لیتے جب اللہ نے چاہا کہ یوسف کو یعقوب پر پہیر دے اور درسیان اونکی خواب اور تعبیر خواب کو چالیس برس کا فاصلہ تہا تو بشیر کو حکم دیا کہ آٹہہ مرحلہ سے بشارت پہونچائے یعقوب نے ریح یوسف پائی جنت کی کوئی شے جب کسی آفت پر آفات دنیا سے واقع ہوتی ہے تو وہ اللہ کے اذن سے اوسکا دکہہ درد دور کر دیتی ہے یوسف نے فرمایا تم اس قمیص کو لیجا کر میرے باپ کی مُنہ پر ڈالدو وہ بینا ہو کر میرے پاس تشریف لائینگے یہ بات اللہ کے حکم سے کہی تہی بعض نے کہا قمیص اس لیے بہیجا کہ اونکا رونا بند ہو اور دل منشرح ہو یہود انے کہا ہمین اس قمیص شفا کو لیجانے کا جسطرح کہ قمیص جفا کو لیگیا تہا کہتے ہین کہ برہنہ پا برہنہ سر مصر سے کنعان تک اُس قمیص کو لیگئے یہ اسی فرسخ کا راستہ تہا پہر یوسف نے کہا تم اپنے سارے گہر والون کو لیتے آؤ یعنے نساء و ذراری وغیرہم کو کہتے ہین وہ سب ۹۵ نفر تہے یا ۹۷ نفر پہر جب قافلہ عزیز مصر سے یا مصر سے طرف شام کے چلا تو یعقوب نے اہل کنعان سے جو اونکے پاس تہے فرمایا کہ مجہے یوسف کی بو آتی ہے یعنی حاسۂ شم سے مراد ریح جنت کی ہے قمیص یوسف ہی یا اضافت اونسے ملابست سے کی کہتے ہین تیز ہوا چلی قمیص کو لگی اوس سے روائح جنت دنیا مین پہیلی ہوا اُس نے کہا باس یعقوب کے لائی باوجود اس طول مسافت کے اوسپر اونہون نے خبر دی ابن عباس کہتے ہین آٹہہ دن کی راہ سے وہ بوئی یا دس دن کی راہ سے یا اسی فرسخ سے فند کہتے ہین عقل کے چلے جانے کو بسبب پیری کے مفسر نے کہا تفنید بمعنے لوم ہے کچہہ ہون مطلب سب معانی کا تعجیز و تضعیف رائے ہی کہتے ہین باد صبا نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین یعقوب کو ریح یوسف پہونچادون قبل اس کے کہ بشیر پہونچے اہل معانی

نے کہا ہے کہ اللہ نے ریح یوسف کو وقت انقضائے مدت محنت کے مکان بعید سے پہونچا دیا اور وصول خبر کو باوجود قرب احد البلدین کے دوسرے سے منع کیا اسی برس کی مدت تک دلیل ہے اسبات پر کہ ہر سہل مدت محنت مین صعب ہے اور ہر صعب زمان اقبال مین سہل ہے جو لوگ اُسوقت پاس یعقوب علیہ السلام کے حاضر تھے اونہون نے کہا واللہ تم اپنی اُسی غلطی قدیم مین پڑے ہو اور راہ صواب سے دور ہو بسبب فرط محبت یوسف کی باوجود اس بعد عہد کے اب تک امید ملنے کی رکھتے ہو اور کسی طرح اسکو فراموش نہین کرتے اور نہ تھکتے ہو سعید بن جبیر نے کہا ضلال کہتے ہین جنون کو یا محبت کو قالہ مجاہد یہ بات اونہون نے اس سے جبکہ کہی کہ اونکو بشیر کے آنے کی خبر پہنچی اور وہ یوسف کو مردہ سمجھ چکے تھے

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ
رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر جب پہونچا خوشخبری والا وہ کرتہ اوسکے مُنہ پر تو اولٹا پھر آنکھون سے دیکھنا بولا مینے نہ کہا تھا تمکو مین جانتا ہون اللہ کیطرف سے جو تم نہین جانتے بولے اے باپ بخشوا ہمارے گناہونکو بیشک ہم تھے چوکنے والے کہا رہو بخشواؤنگا تمکو اپنے رب سے وہی ہے بخشنے والا مہربان

ف حضرت یوسف نے کرتا اور سواری اور خرچ بھیجا اپنے غلام کے ہاتھ اوسنے اگر کرتہ مُنہ پر ڈالدیا اور خوشخبری دی اُسیوقت آنکھین کھل گئین ابن عباس و ضحاک نے کہا بشیر سے مراد بربر ہے مجاہد و سدی نے کہا وہ بشیر یہوذا بن یعقوب تھا سدی نے کہا یہ اسلیے قمیص کو لایا کہ پہلے ہی قمیص خون آلودہ دروغ یہی یہوذا لیکر آیا تھا چاہا کہ اُس دھبے کو اس قمیص سے دھوئے سو باپ کے مُنہ پر ڈالدیا وہ بینا ہوگئے اور اپنے بیٹون سے کہا کہ کیون مینے نہ کہا تھا کہ مین اللہ کیجانب سے یہ بات جانتا ہون وہ یوسف کو پہنچا لائیگا اور مینے نہ کہا تھا کہ مین یوسف کی ہوا پاتا ہون اگر تم مجھکو ملامت نہ کرو تب وہ باپ کے سامنے نرم پڑکر کہنے لگے کہ ہم خطاوار ہین ہمارے گناہ بخشواؤ تب اونہون نے وعدہ کیا یعنی مَنْ تَابَ اِلَيْهِ تَابَ عَلَيْهِ ابن مسعود و ابراہیم تیمی و عمرو بن قیس و ابن جریج وغیرہم نے کہا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے وقت سحر تک اونکو تاخیر دی **حکایت** ابن جریر کہتے ہین عمر رضہ مسجد مین آتے ایک انسان کی آواز سنتے وہ کہتا اَللّٰهُمَّ دَعْوَتَنِيْ فَاَجَبْتُ وَاَمَرْتَنِيْ فَاَطَعْتُ وَهٰذَا السَّحَرُ فَاغْفِرْ لِيْ
اوس آواز پر کان رکھی وہ آواز گھر سے ابن مسعود کے آتی تھی اُنسے پوچھا کہا یعقوب علیہ السلام نے سوال

مغفرت اولاد کو سحر کے وقت تک تاخیر دی اور کہا سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ حدیث مین آیا ہے کہ یہ واقعہ شب جمعہ کو تہا ابن عباس نے رفعاً کہا ہے سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ یَقُوْلُ حَتّٰی تَاْتِیَ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ وَ هُوَ قَوْلُ اُبَیٍّ یَعْقُوْبَ لِبَنِیْهِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَهٰذَا اَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِیْ رَفْعِهٖ نَظَرٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فتح البیان مین کہا ہے جب آگے قافلہ کے بشیر آیا اور اوسنے وہ کرتا یعقوب کے مُنہ پر ڈالا تو وہ بدستور سابق اوسیدم بینا ہوگئے اور صحت وقوت وسرت آگئی حسن کہتے ہین بشیر سے پوچہا تو نے یوسف کو کس دین پر چہوڑا کہا اسلام پر فرمایا اَلْاٰنَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ تب اپنے پاس کے لوگون سے کہا مین نے نہ کہا تہا کہ جو مجہکو اللہ کیطرف سے معلوم ہے وہ تمکو معلوم نہین ہے مراد اس سے قول سابق ہے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَى اللّٰهِ یعنے یوسف زندہ ہے اور اللہ مجہکو اوس سے ملائیگا تب بہائیون نے اپنے گناہ کا اقرار کرکے مغفرت چاہی اور عذر کیا اوسپر وعدہ کیا کہ اچھا مین وقت سحر کے استغفار کرونگا کہ وہ وقت لائق باجابت ہے نزدیک کہ بخل کیا ہو ابن عباس نے کہا تاخیر کی صبح تک اس لیے کہ صبح کو نماز پڑہتے تہے اور دعا سحر مستجاب ہوتی ہے اس لیے کہ یہ اشرف اوقات ہے بعض نے کہا یہ تاخیر اسلیے فرمائی کہ یوسف سے معاف کرالین کیونکہ معلوم نہ تہا کہ یوسف نے معاف کردیا ہے یا نہین یا اسلیے کہ اونکا حال صدق توبہ مین معلوم ہوجائے

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۝ وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِّیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ پہر جب داخل ہوئے یوسف کی پاس جگہدی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا داخل ہو مصر مین اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے اور اونچا بیٹہایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گرے آگے اوسکے سجدے مین اور کہا اے باپ یہ بیان ہے میری اوس پہلی خواب کا اوسکو میرے رب نے سچ کیا اور مجہسے اوسنے خوبی کی جب مجہکو نکالا قید سے اور تمکو لے آیا گاؤن سے بعد اسکے کہ جہگڑا اوٹہایا شیطان نے مجہ مین اور میرے بہائیون مین میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہے بیشک وہی ہے خبردار حکمتوالا فائدہ باہر شہر سے استقبال کو نکلے وہان یہ کہا جو اللہ کے احسان ہوئے سو کیے اور جو تکلیف تہی دخل شیطان سے اوسکو نہ بتلائے مجمل سنا دیا پہلے وقت مین سجدہ تعظیم تہی آپ کی فرشتون نے حضرت آدم کو کیا ہے اسوقت اللہ نے وہ رواج موقوف کیا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ الآیہ اسوقت

پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدمؑ کے وقت مین ہوا ہے انتہے اللہ نے
ذکر ورود یعقوبؑ کا یوسف علیہ السلام پر اور اونکے قدوم کا بلاد مصر مین فرمایا یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے
کہدیا تھا کہ تم سب گھر والون کو یہان لے آؤ اسلیے وہ سب کو سمیٹ کر انا دل تا آخر لے آئے اور بلاد کنعان سے
بقصد بلاد مصر یا تراب کیا جب یوسفؑ کو خبر ملی کہ وہ سب آ پہنچے ہین اور نزدیک آگئے ہین تو اونکے استقبال
کو نکلے بادشاہ نے اپنے امرا و اکابر کو حکم دیا کہ تم سب ہمراہ یوسفؑ کے جاؤ اور یعقوبؑ نبی اللہ کو لے آؤ کہتے
ہین خود بادشاہ بھی اونکے لینے کو باہر نکلا تھا یہی اشہر ہے لیکن اکثر مفسرین ابن ابی الیسر ابو بکر اور قولہ ادخلوا الخ
مشکل ہوا بعض نے کہا یہ مقدم مؤخر ہے یعنے یون کہا تم مصر مین داخل ہو پھر اپنے ماں باپ کو جگہہ دی اور
تخت پر بٹھایا لیکن ابن جریر نے اسکو رد کیا ہے اور ٹھیک رد کیا پھر قول سدی کو اختیار کیا کہ یوسفؑ نے
اپنے ابوین کو وقت تلقی کے اپنے پاس بٹھایا پھر جب شہر کے دروازے پر پہونچے تو کہا داخل ہو مصر مین
انشاء اللہ تعالی خاطر جمع سے لیکن اسمین بھی نظر ہے اسلیے کہ جگہہ دینا گھر مین ہوتا ہے کقولہ آوی الیہ اخاہ
اور حدیث مین آیا ہے ان اوی محمدا اور اس سے کون مانع ہے کہ یوسف علیہ السلام نے یہ بات بعد آنکے داخل
ہونے اور جگہہ دینے کی کہی ہو کہ ادخلوا مصر ای اسکنوا مصر امنین یعنے جب قحط سے امن مین
ہوکر واللہ تعالے اعلم کہتے ہین اللہ نے اہل مصر سے بقیہ سالہائے قحط و گرانی کو برکت قدوم میمنت لزوم
یعقوب علیہ السلام سے مرتفع کر دیا جسطرح کہ دعائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالہائے جدب کو
اہل مکہ سے اوٹھا لیا تھا جب یہ کہا تھا اللھم اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف پھر جب اونہون نے
تضرع و استشفاع کیا اور ابو سفیان کو بیچارگی کی تو حضرت صلعم کی دعا سے وہ بلا مرتفع ہوگئی سدی و ابن
زید نے کہا مراد ابوین سے باپ اور خالہ ہین اسلیے کہ یوسفؑ کی ماں پہلے ہی مر چکی تھین محمد ابن اسحق و ابن
جریر کہتے ہین نہین بلکہ دونون باپ زندہ تھے کوئی دلیل موت والدہ پر قائم نہین ہے ظاہر قرآن
دلیل ہے اونکے حیات پر اور یہ بات جس کی ابن کثیر نے نقل کی ہے یہی منصور ہے سیاق اسی پر دلالت کرتا
ہے ابن عباس و مجاہد وغیرہ احد نے کہا ہے کہ مراد عرش ہے تخت کا ان باپ کو اپنے ساتھہ اوسی تخت پر
بٹھایا اور باپ اور بھائیون نے جو گیارہ تھے سجدہ کیا یوسفؑ نے فرمایا اے باپ یہ میری خواب کی تعبیر ہے
جسکا ذکر پہلے مینے آپ سے کیا تھا کہ مینے گیارہ تارون کو سجدہ کرتے دیکھا ہے یہ بات اونکے شرائع مین جائز
تھی کہ جب کسی کبیر پر سلام کرین تو اسکو سجدہ بھی کرین یہ بات زمان آدم علیہ السلام سے تا شریعت عیسوی

جائز رہی پھر اس ملت میں حرام ہو گئی اور سجود مختص بجناب باریتعالی عز اسمہ تا یہ مضمون ہی قول قتادہ وغیرہ کا
اور حدیث میں آیا ہے کہ معاذ شام میں آئے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے اساقفہ کو سجدہ کرتے ہیں جب
واپس ہوئے حضرت ﷺ کو سجدہ کیا فرمایا یہ کیا ہے اے معاذ کہا میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے اساقفہ کو سجدہ
کرتے ہیں سو آپ احق ہیں ساتھ سجدے کے اے رسول خدا فرمایا میں اگر کسی کو حکم سجدہ کرنیکا دیتا تو بی بی کو
حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے بسبب عظم حق زوج کے زوجہ پر دوسری حدیث میں آیا ہے سلمان حضرت
کو بعض طرق مدینہ میں ملے سلمان حدیث السن بالاسلام تھے انہوں نے حضرت کو سجدہ کیا فرمایا اے
سلمان تو مجھکو سجدہ نکر سجدہ کر اوس حی کو جو مرتا نہیں ہے غرضکہ یہ سجدہ انکی شریعت میں جائز تھا ولہذا
وہ سب سجدے میں گر پڑے تب یوسف نے فرمایا کہ اے باپ یہ میری پہلی خواب کی تعبیر ہے جو میرے رب نے
سچی کی مراد تاویل سے انجام کار ہے کیونکہ اطلاق تاویل کا مآل پر آتا ہے کما قال تعالے هَلْ يَنظُرُونَ
إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ یعنے دن قیامت کے جو وعدہ خیر و شر کا کیا ہے وہ سامنے آجائیگا حق سے
مراد صحت سے اللہ کی نعمتوں کو اپنے اوپر یاد کیا ابن جریج نے کہا اخوان یوسف اہل بادیہ و ماشیہ تھے عرب
ارض فلسطین سے غور شام میں رہتے بستے تھے بعض نے کہا اولاج میں ناحیہ شعب کو حسمی سے اسفل میں
ساکن تھے بکریاں رکھتے گاؤں میں بستے تھے سلیمان نے کہا درمیان رویائے یوسف اور اس تاویل کے فاصلہ
چہل سالہ ہوا عبید اللہ بن شداد کہتے ہیں یہیں تک منتہے اقصے خواب کی ہوتی ہے رواہ ابن جریر حسن
نے کہا فراق یوسف سے تا لقاء انہی برس گذرے تھے ایک دم ہی حزن نے یعقوب کو نہ چھوڑا رخسار پر
آنسو جاری رہتے حالانکہ روئے زمین پر کوئی بندہ یعقوب سے زیادہ محبوب تر نہ دیک اللہ کے نہ تھا دوسرا
لفظ حسن کا یہ ہے کہ ۸۴ برس بعد ملے سترہ برس کی عمر میں اندر چاہ کنعان کے ڈالے گئے اور اسی برس تک
باپ سے غائب رہے پھر ۲۳ برس جیے ایک سو بیس برس کے ہو کر مرے قتادہ نے کہا ۸۳ برس بعد ملے محمد بن
اسحق نے کہا واللہ اعلم اشہارہ برس بعد ملے اہل یہ کتاب کا یہ اعتقاد ہے کہ چالیس برس کے بعد ملاقات
ہوئی یا قریب اسکے اور یعقوب علیہ السلام ہمراہ یوسف کے اندر قدوم مصر کے سترہ برس رہے پھر انتقال فرمایا ابن
مسعود کہتے ہیں بنی اسرائیل جب مصر میں آئے تھے ۶۳ نفر تھے جب نکلے تو چھ لاکھ ستر ہزار شخص تھے مسروق
نے کہا وقت دخول کے تین سو نوے مرد عورت تھے ابن شداد نے کہا ۸۰ انسان تھے بڑے چھوٹے
مرد عورت جب نکلے تو چھ لاکھ اور چھ لاکھ تھے فتح البیان میں کہا ہے وہ دن داخل ہونیکے مصر میں ۷۰ نفر

تھے زن و مرد ملاکر جسدن داخل ہوئے عاشورے کا دن تہا اور جب ہمراہ موسی علیہ السلام کے باہر نکلے اور مصر چھوڑا چھ لاکھ پانسو کچھ اور پستر مرد تھے سوا ذریت اور بوڑھون کے ذریت بارہ لاکھ تھی قرطبی نے کہا ان مین بڑی برکت ہوئی کہ اس گنتی کو پہونچے مدت ہوسے علیہ السلام مین حالانکہ درمیان یوسف اور موسے کے فاصلہ فقط چار سو سال کا تہا کما فی التحبیر ابوہریرہ کہتے ہین جب یعقوب مصر مین آئے ایک سو تیس برس کے تھے پھر تیس برس مصر مین زندہ رہے اور یوسف ایک سو بیس برس کے ہوکر مرے ابراہیم علیہ السلام ایک سو ۹۰ برس کے ہوکر مرے مفسرین کہتے ہین مراد ابوین سے باپ اور خالہ ہین اسلیے کہ مان انکی ولادت بنیامین مرچکی تہین بعض نے کہا اللہ نے انکی ان کو واسطے تحقیق رویا کے زندہ کردیا تہا یہانتک کہ انہون نے سجدہ کیا قتادہ و سفیان بن عیینہ اسی کے قائل ہین خازن نے کہا قول اول معتمد ہے اسکی بنیاد اسپر ہے کہ یعقوب نے راحیل سے حیات خواہر راحیل لیا نام سے تزوج کیا تہا لکن یہ قول ضعیف ہے راجح یہ ہے کہ لیا کا انتقال قبل تزوج راحیل ہوچکا تہا اس بنا پر شاید وہ تیسری بہن اونکی تہی جسکو یعقوب نے بعد انکے بیاہا اور اوسنے اس قضیہ کا ادراک کیا بعض نے کہا نہین بلکہ خود یوسف کی مان زندہ تہین اس صورت مین کچھ حاجت تاویل کی نہین ہے یہی اولی ہے مطابق ظاہر نظم قرآنی کے یوسف نے کہا داخل ہو تم مصر مین یعنی وسط اقامت کے اگر اللہ چاہے امن مین ہوکر اپنے نفس دایل پر قحط و اصناف مکارہ سے پہلے یہ لوگ ملوک مصر سے ڈرتے تہے اور بدون جوار کے وہان نہ آسکتے تو ظاہر نظم قرآن یہ ہے کہ یوسف نے یہ بات اونسے قبل انکے مصر مین داخل ہونے کے کہی کہتے ہین یوسف نے نکلکر اونکا استقبال کیا تہا خارج مصر اور کسی مکان یا خیمہ مین بانتظار قدوم ٹہیرے ہوئے تہے جب وہ آئے تو مان باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا داخل ہو مصر مین تب وہ اندر شہر کے آئی اور دوبارہ اس مکان مین داخل ہوئے جو ان کے رہنے کا تہا سوائے دخول اول کے بلدہ مصر کے فضائل بہت ہین مقریزی نے ذکر اونکا خطط مین کیا ہے از انجملہ ایک فضیلت ہے کہ قرآن پاک مین کچھ اور پہیں جگہ ذکر مصر کا کہین صراحۃً اور کسی جگہ باشارۃً آیا ہے ابن عباس کہتے ہین ہر جگہ قرآن مین مصر کو تمام زمین فرمایا ہے اور احادیث مین بہی فضیلت اس کی آئی ہے جو شخص فردوس کا ذکر کرنا مثل فردوس کے دنیا مین دیکھنا چاہے تو وہ زمین مصر کو زمانہ سرسبزی کشت و تنور شمار مین دیکھے اور جسکو معلوم کرنا مواقع و اجریات مصر کا منظور ہو وہ مطالعہ کتاب خطط و کتاب حسن المحاضرہ سیوطی کا کرے رفع ابوین سے یہ مراد ہے کہ اپنے ساتہہ تخت پر بٹہایا جسپر خود نشست کرتے تہے جسطرح کہ عادت ملوک

کی ہوتی ہے پھر سب نے اونکو سجدہ کیا یا اونکے دین مین درست تہا بمنزلہ تحیت کے بعض نے کہا کہ سجود نہ تہا مجرد ایما تہا یا انحنار اور یہی اونکی تحیت تہی لکن یہ خلاف لفظ وسیغنے خرّوا لہ سجّدا ہے کسی نے کہا ضمیر راجع ہے طرف باریتعالی کے یہ اور بہی زیادہ بعید ہے عدی بن حاتم نے اس آیت کے بیان مین کہا ہے کہ سجدہ تحیت ہی تم سے اگلون کی اللہ نے اسکی جگہہ تمکو سلام عطا کیا ہے یہی قول قتادہ کا بہی ہے ابن زید نے کہا یہ سجود تشریف تہا جسطرح کہ ملائکہ نے آدم کو بطور تشریف سجدہ کیا تہا سجود عبادت نہ تہا اور یہ اللہ کے حکم سے واسطے تحقیق رویا کے تہا ولہذا یوسف نے کہا کہ اے ابا یہ تاویل ہے میری خواب کی جو مینے اس سے پہلے زمانہ صغر مین دیکہی تہی اللہ نے اوسکو سچا کر دیا اور اسکی تعبیر بیداری مین واقع ہوئی اس خواب و تاویل کے درمیان فاصلہ چالیس برس کا تہا یا ہشتاد سال یا ۸۰ یا ۲۲ یا ۳۵ یا ۷۰ ان سب اقوال کو ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے اللہ ہی جانے کہ کتنا فاصلہ تہا پھر انعامات الٰہی کا اپنے اوپر ذکر کیا کہ اونسنے مجہکو قید سے نکالا تمکو گاؤن سے یہان لایا کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام بعد نبوت کے بادیہ مین جا رہے تہے اسلیے کہ اللہ نے کوئی نبی بادیہ سے مبعوث نہین کیا پھر شیطان کا ذکر کیا کہ اونسنے درمیان میرے اور میرے بہائیون کے جہگڑا ڈالدیا تہا اخوان کے گناہ کا حوالہ شیطان پر براہ تکرم و تادب فرمایا اور کہا کہ اللہ تعالے اپنے بندون کے ساتہ رفق و لطف فرماتا ہے عمرو بن ابی عمرو نے کہا لطیف وہ ہے جو تجہکو تیرے کام تک پہونچا دے خطابی نے کہا وہ ہے جو اصطلاح بندہ پر مہربانی کرے کہ معلوم نہ ہو کہ کدہر سے ہوئی اور اسی جگہہ اونکی مصالح مہیا کر دے کہ گمان بہی نہ ہو یا لطیف وہ ہے جو دقائق امور کا عالم ہو بالجملہ اللہ نے اپنی نعمت یوسف پر تمام کی بحسن عظیم سے نکالا ملک یا علم بخشا تو اون کا نفس مشتاق خیر اخروی دائم غیر منقطع ہوا اونہون نے کہا رَبِّ قَدْ

اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنْتَ وَلِيِّي
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ۝ اے رب تونے دی مجہکو کچہہ حکومت اور سکہایا مجہکو کچہہ پیرایتون کا اے پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا و آخرت مین موت دے مجہکو اسلام پر اور ملا مجہکو نیک بختون مین ف علم کامل پایا دولت کامل پائی اب شوق ہوا اپنے باپ دادے کے مراتب کا حضرت یعقوب ع کی زندگی تک رہے دنیا کے کام مین پیچہے اپنے اختیار سے چہوڑ دی اسلئے ابن کثیر کہتے ہین یہ دعا یوسف صدیق کی جو اونہون نے اپنے رب سے مانگی تہی جبکہ اللہ نے اپنی نعمت اونپر تمام کر دی اور ان کو جمع کر دیا سب بہائی بہی ایک جگہہ ہو گئے نبوت بہی ملی بادشاہی

حاصل ہوئی اسجگہ سے اونکو شوق اوٹہا کہ جسطرح دنیا کی نعمت ملی اسیطرح آخرت کی نعمت بہی بطور استمرار کے ہاتہ
لگے تب یہ تمنا کی کہ مسلمان مرین اور صالحین سے جاملین مراد انبیا و مرسلین ہین جو برادران دینی ہوتے
ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین یہ دعا محتمل ہے کہ یوسف علیہ السلام نے وقت احتضار کے کہی ہو
جسطرح صحیحین مین عائشہ سے آیا ہے کہ حضرت ص وقت موت کے اپنی انگشت مبارک اوٹہا کہتے اَللّٰهُمَّ فِي
الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى تین بار اسی طرح کہا اور محتمل ہے کہ یہ سوال وفات کا اسلام پر اور لحاق کا ساتہہ صالحین کے اسوقت
کے واسطے ہو کہ جب اجل آئے اور عمر منقضی ہو جائے نہ یہ کہ سوال مذکور بطور انجاز کیا ہو جسطرح کہ غیر کو دعا
دینے والا کہتا ہے اَمَاتَكَ اللّٰهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اور داعی کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَتَوَفَّنَا
مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ اور محتمل کہ یہ سوال بطور انجاز کے ہو اور ایسی دعا مانگنا اونکی ملت مین جایز
ہو جسطرح کہ قتادہ نے کہا ہے کہ جب اللہ نے شمل یوسف کو جمع کر دیا اور انکی آنکھ ٹہنڈی کی اور وہ وسدن
دنیا و ملک و نضارت دنیا مین مسرور تہے تو اونکو لگے صالحین سے ملنے کا شوق ہوا ابن عباس نے کہا
ہے تمنا نہین کی موت کی کسی نبی نے قبل یوسف علیہ السلام کے ابن جریر نے بہی اسیطرح کہا ہے سدی
ابن عباس سے راوی ہین کہ سب سے پہلے جس نبی نے یہ دعا کی یوسف علیہ السلام ہین یہ قول محتمل ہے اسکو
کہ سب سے پہلے سوال موت کا اسلام پر یوسف نے ہی کیا ہو جسطرح کہ سب سے پہلے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا نوح ع نے کہا تہا یہی احتمال ہے کہ سب سے اول یوسف ہی نے سوال انجاز کا کیا ہو ظاہر
سیاق قتادہ یہی ہے ولکن ہماری شریعت مین یہ بات جایز نہین ہے حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے
تمنا نہ کرے کوئی تم مین موت کی کسی ضرر کے نازل ہونے سے اور اگر بے اس تمنا کیے ہوئے نہ بنے تو
یون کہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ
وَاَخْرَجَاهُ وَعِنْدَهُمَا لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ يَنْزِلُ بِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَيَزْدَادُ وَاِنْ
كَانَ مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ اِذَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ ابو امامہ کہتے ہین ہم پاس حضرت ص کے
بیٹہے حضرت نے ہمکو تذکیر و ترفیق کی سعد بن ابی وقاص خوب سمار دئے اور کہا یا لَيْتَنِيْ مِتُّ اے
کاش مین مرجاتا حضرت نے فرمایا یَا سَعْدُ اَتَدْرِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ تین بار اسی طرح ارشاد کیا یعنے
اے سعد تو میرے سامنے موت کی تمنا کرتا ہے پہر فرمایا اے سعد اگر تو واسطے جنت کے پیدا کیا گیا ہے تو جس
قدر تیری عمر دراز ہوگی اور تیرا عمل بہتر ہوگا وہ تیرے لیے بہتر ہوگا رَوَاهُ اَحْمَدُ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً ہے

سلام سے سبحان
اسی باب کی دوسری حدیث
حدیث ابن عباس ابن جریر

کہ تمنا نہ کرے کوئی تم مین موت کی اور نہ دعا مانگے مرنے کی موت کے آنے سے پہلے مگر یہ کہ اسکو اپنے عمل پر وثوق یعنے اعتماد ہو کیونکہ جب کوئی تم مین کا مرجاتا ہے تو اسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے اور مومن کو زیادہ نہین کرتا عمل اسکا مگر خیر فقد روا احمد یہ جب ہو کہ وہ ضرر خاص ساتھ ہو اسکے ہو اور اگر فتنہ دین مین ہے تو سوال موت کا کرنا جائز ہے جسطرح کہ اللہ نے حال سے جادوگران کے خبر دی ہے کہ جب فرعون نے اونکو دھمکایا ڈرایا اور تہدید قتل کی کی تو اونہون نے کہا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین اور جب مریم علیہا السلام کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک درخت کھجور کے نیچے آئین تو کہا یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا یہ اسلیے کہ اونہون نے جان لیا کہ لوگ مجھپر تہمت فاحشہ کی لگائین گے کیونکہ وہ ایک زن بے شوہر تھین اونکو حمل ہوا اور بچہ پیدا ہوا چنانچہ لوگون نے کہا یا مریم لقد جئت شیئا فریا یا اخت ھرون ما کان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیا تب اللہ نے مریم کو اس حال سے کشادگی و برآمدگی عطا کی اور عیسی علیہ السلام مہد مین بول اٹھے کہ مین اللہ کا بندہ و رسول ہون یہ ایک بڑا معجزہ روشن و تابان ہوا اور اللہم حدیث معاذ مین بذیل قصہ سنام و دعا آیا ہے واذا اردت بقوم فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون رواہ احمد اور حدیث محمود بن لبید مین فرمایا ہے اثنتان یکرھھما ابن ادم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتن ویکرہ قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد باسناد جید حلول فتن کے دین مین سوال موت کا کرنا جائز ہے ولہذا علی مرتضے رضے اللہ عنہ آخر خلافت مین جب دیکھا کہ اجتماع امور کا واسطے اونکے نہین ہوتا ہے اور شدت امر رہتی جاتی ہے تو کہا اللھم خذنی الیک فقد سئمتھم وسئموني اسیطرح جب بخاری رحمہ اللہ تعالے کو لیے فتنہ واقع ہوا اور امیر خراسان نے اونکو شہر سے خارج کر دیا تب اونہون نے یہ دعا کی اللھم توفنی الیک اور حدیث مین آیا ہے کہ کوئی شخص زمان دجال مین کسی قبر پر گذر کریگا اور کہیگا کاش مین اسکی جگہ ہوتا یہ بات وہ بسبب رویت فتن و زلازل و بلابل و امور ہائلہ کے کہیگا وہ فتنہ واسطے ہر مفتون کے ہوگا رواہ احمد ابن جریر کہتے ہین کہ اولاد یعقوب ع نے جو کچھ ساتھ یوسف ع کے کیا تھا سو کیا لیکن جب انکے باپ نے انکے لیے استغفار کی تب اللہ نے اون اخوان کی توبہ قبول فرمائی اور اونکے گناہ بخشدیے انس بن مالک کہتے ہین جب اللہ تعالے نے واسطے یعقوب ع کے شمل کو جمع کیا یعنے انکی پریشانی دور ہوکر جمعیت خاطر حاصل ہوئی تب اونکی اولاد نے واسطے مشورہ کے تخلیہ کیا بعض نے

بعض سے کہا کیا تم نہین جانتے ہو کہ تم کو کیا کیا ہوا اور شیخ نے کیسی تکلیف تمہارے ماتھہ سے اوٹھائی اور یوسفؑ نے کیا کچھہ ایذا پائی کہا ہان کہا تم اسی دہوکے مین ہو کہ ان دونونے تمکو معاف کردیا ہے سامنے رہے کہ تمہارا حال کیا ہوگا تب سب کی صلاح یہ ٹہیری کہ سب جمع ہوکر پاس شیخ کے آئے اور اونکے سامنے بیٹہے اور یوسف علیہ السلام باپ کے پہلو کے پاس بیٹہے تہے کہا اے باپ ہم تمہارے پاس ایک ایسے امر کے لیئے آئے ہین کہ ویسے کام کے لیے کبھی تمہارے پاس نہین آئے تہے اور ہمپر ایک ایسا امر نازل ہوا ہے کہ ویسا کبھی پہلے نازل نہ ہوا تہا غرضکہ حضرت یعقوبؑ کو حرکت مین لائے اور انبیا علیہم السلام ارحم خلق ہوتے ہین فرمایا اے بیٹو تمکو کیا مشکل سامنے آئی ہے جو تم آئے ہو کہا آپ جانتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے آپکے ساتھہ کیا اور اپنے بہائی یوسف ع کے ساتھہ کیا کہا ہان کہا کیا تم دونون نے ہمارا قصور معاف نہین کردیا ہے کہا ہان کہا تم دونون کا معاف کرنا کچھہ ہمارے کام نہین آئیگا اگر اللہ نے ہمکو معاف نہ فرمایا کہا پہر تم کیا چاہتے ہو کہا ہم یہ چاہتے ہین کہ آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارا گناہ معاف فرمائے جب آپکو اللہ کیطرف سے وحی آئیگی کہ اونے ہمارا قصور عفو فرمایا تب ہماری آنکھین ٹہنڈی ہونگی اور ہمارے دل اطمینان پکڑینگے ورنہ دنیا مین ہرگز ہمارے لیے کوئی خنکی چشم نہوگی تب حضرت یعقوبؑ روبقبلہ کہڑے ہوئے اور اونکے پیچہے یوسف علیہ السلام تہے اور یہ سب پیچہے یعقوب و یوسف کے ذلیل و خوار و خاشع و خاکسار بنکر کہڑے ہوئے باپنے دعا کی بہائی نے آمین کہی بیس برس تک کچھہ حال اجابت کا معلوم نہوا صالح مری نے کہا یہ عدم اجابت واسطے اخافت کے تہا یعنے اونکے ڈرانے کو جب بیس برس گذرے تب جبریلؑ یعقوب علیہ السلام پر نازل ہوئے اور کہا اللہ نے مجہکو پاس تمہارے بہیجا ہے مین تمکو مژدہ سناتا ہون کہ اللہ نے تمہاری دعا حق مین تمہاری اولاد کے قبول فرمائی اور اللہ نے اونکے فعل کو معاف کیا اور اونکے موانق بعد تمہارے نبوت پر منعقد ہوئی یا اثر موقوف ہے اس پر اسکی سند مین یزید رقاشی و صالح مری دونو ضعیف ہین سدی نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت یعقوبؑ کو موت حاضر ہوئی تو یوسفؑ کو وصیت کی کہ اونکو پاس ابراہیم و اسحٰق کے دفن کرین جب انتقال ہوگیا تو اونکی نعش مبارک کو شام بہیجکر نزد پدر کیسا دن دونون کے دفن کیا فتح البیان مین کہا ہے یوسف نے کہا اے رب تو نے مجہے ملک دیا من التبعیضیہ واسطے تبعیض کے ہے یعنے بعض ملک اسلیے کہ سارا ملک اونکو نہین دیا گیا تہا بلکہ ملک خاص مصر ایک زمانہ خاص مین ملا تہا بعض نے کہا من زائدہ ہے اور بعض نے کہا واسطے بیان جنس کے ملک عبارت ہے اتساع سے شے مقدور مین صاحب سیاست و تدبیر

اور تمام اقطار ارض کے فقط چار شخص مالک ہوئے ہین دو مسلمان سلیمان و سکندر اور دو کافر بخت نصر و شداد بن عاد اور عنقریب ایک پانچوان شخص مالک ہوگا یعنے عیسے بن مریم جبکہ وہ آسمان سے زمین پر اوترینگے جسطرح کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے پھر یوسفؑ نے ذکر تاویل احادیث کا کیا اسجگہہ بھی ابن واسطی تبعیض کے ہے کہ سارا علم تاویل کا اونکو نہین دیا گیا تہا خواہ مراد اس سے مطلق علم و فہم ہو یا مجرد تاویل رویا بعض نے کہا ہین اسجگہہ واسطے جنس کے ہے یا زائد فاطر بمعنے خالق ہے منشی و مخترع و مبدع کو فاطر کہتے ہین ولی بمعنے ناصر و متولی امور ہے یعنے ای ربّ تو دنیا و آخرت دونو جگہہ مین میرا متولی امور ہے تو مجھکو اسلام پر وفات دے یعنی اسلام مجھسے جدا نہ ہو یہانتک کہ مین مرون کہا ہے کہ اونہون نے یہ دعا کی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ کوئی نبی نہین مرتا مگر مسلمان ہی واسطے اظہار عبودیت و افتقار و شدت رغبت کے طلب سعادت خاتمہ مین اور واسطے تعلیم غیر کے یہ ایک حالت زائد ہے اسلام پر جو کہ ضد کفر ہے اسجگہہ مطلوب اس معنی سے یہی اسلام ہے رازی و خطیب و کرخی اسی کے قائل ہین ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر نے سوال وفات کا سوا یوسفؑ کے نہین کیا یہ سوال اشتیاق لقاء اللہ مین تہا اونہون نے چاہا کہ مین اپنے آباسے جا ملون مراد صالحین سے اسجگہہ انبیاء آبا وغیرہم مین یعنے مجھے بھی اونکا سا ثواب ملے اور میرا درجہ بھی نزدیک تیرے اونکا سا ہو ضحاک نے کہا مراد صالحین سے ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب ہین عکرمہ نے کہا مراد اہل جنت ہین کہتے ہین یوسفؑ نے جبتک دعا کی تو اللہ نے اونکو وفات دی بعد اس دعا کے ایک ہفتہ نہین گذرا کہ انتقال ہوگیا اس لفظ مین اس بات پر دلیل نہین ہے کہ اونہون نے طلب وفات کی فی الحال کی تہی و لہذا جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مراد انکی اس دعا سے تمنا موت فی الحال نہ تہی بلکہ مطلب یہ تہا کہ جب اجل حاضر ہو اپنے وقت پر گو بعد سالہا سال کے ہو تو موت دین اسلام ہی پر آئے اور لحوق صالحین میسر ہو زن عزیز سے تین بچے اونکے ہوئے افراثیم و میشا و رحمت زن ایوب علیہ السلام جب یوسفؑ کا انتقال ہوگیا تو اونکو ایک صندوق رخام مین یا سنگ مرمر کے صندوق مین رکہکر اعلے نیل مین دفن کیا تاکہ ہر دو جانب نیل کے برکت عام و فیضان تام حاصل کرین بعد انقضاء ملک وہ چار سو برس تک اسجگہہ مدفون رہے یہانتک کہ حضرت موسےؑ نے اونکو نکالا اور اپنے ساتہہ لیجاکر شام مین قریب آبا کے دفن کیا زمین مقدس مین وہ ابتک اسی جگہہ مدفون ہین ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یہ خبرین ہین غیب کی ہم بھیجتے ع ۱۱

ہین تجھکو اور تو نہ تہا اُنکے پاس جب سُہیرنے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگی یعنے یہ مذکور توریت مین اور پہلی
کتابون مین بہی نہین اور نہین اکثر لوگ یقین لانے والے اگرچہ تو لیجائے اور تو مانگتا نہین اُنسے اسپر کچھ نیگ
یہ تو اور کچھ نہین مگر نصیحت ساری عالم کو ف جب اللہ نے قصہ یوسفؑ و برادران یوسفؑ کا بیان کیا اور
ذکر رفع مرتبہ یوسفؑ کا بھائیون پر اور ذکر نصر و ملک و حکم کا اور ذکر اونکی بُرائی و ارادۂ ہلاک و اعدام یوسفؑ
کا ارشاد کیا تو حضرتؐ سے کہا اے محمدؐ یہ غیب کی خبرین ہین جو ہمنے تمکو وحی کین اور سکھائین ان مین عبرت
و اتعاظ ہے تمہارے مخالفون کے لیے تم اُسوقت جبکہ یہ ماجریات گذرے حاضر نہ تہے اور نہ تم نے اپنی آنکھون
سے ان واقعات کو دیکھا تھا جبکہ اخوان یوسفؑ نے اتفاق کیا کہ یوسفؑ کو کنوے مین ڈالدین اور وہ یوسفؑ
کے ساتھ مکر و فریب کرتے تہے ولکن ہم نے اُنحال کی وحی و تعلیم تمکو کردی کقولہ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ
يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ وقال تعالیٰ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وقال تعالیٰ
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وقال تعالیٰ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيَاتِنَا وقال مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ بالجملہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہین ہمنے اونکو اخبار سابقہ پر اطلاع بخشی ہے
لوگون کے عبرت پکڑنے کو اور اسلیے کہ وہ اپنے دین و دنیا مین نجات پائین بعہذا اکثر لوگ ایمان نہین لاتے
اگرچہ پیغمبر کو اونکے ایمان لانے پر حرص ہے کقولہ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وکقولہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ الی غیر ذلک من الآیات پہر کہا اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اس نصح و دعا الی الخیر والرشد پر کوئی مزدوری و اجرت ان لوگون سے نہین مانگتے
ہو بلکہ اللہ کے لیے یہ خیر خواہی خلق کی کرتے ہو یہ تو ایک یادگار رہے واسطے سارے جہان کے اس سے
عبرت و نصیحت و تذکر پکڑ کر دنیا و آخرت مین کامیاب و ناجی ہون بالجملہ آیت شریف دلیل واضح و حجت
روشن ہے اس بات پر کہ کسی پیغمبر کو آدم سے تا خاتم الرسل علم غیب نہین ہے یہ علم خاصہ خدا کا ہے پیغمبر کی بزرگی
یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو کوئی بات غیب کی وحی یا تعلیم کردیتا ہے اور وہ پیغمبر اپنی امت کو وہ بات
پہونچا دیتا ہے لیکن ہر غیب کی بات اُسکو بہی بتائی نہین جاتی ہے جتنی بات کی بتانے مین مصلحت
وقت ہوتی ہے اوتنی بات کی وحی آجاتی ہے پہر اوس وحی کا آنا بہی اختیار مین کسی رسول و نبی کے نہین
ہے بلکہ اللہ کے ارادہ و مشیت پر موقوف ہے سو جب انبیاء و رسل غیب دان نہین ہین تو پہر کسی پیر شہید فقیر

کاہن ساحر نجومی وجوگی وغیرہم کی کیا ہستی ہو کہ وہ غیب کا حال کہین اپنے حق مین یا دوسرے شخص کے حق مین یا کسی بلا کو ٹال سکین یا کسیکو کچھ نفع پہونچا سکین یہ شان اُسی معبود برحق کی ہے کہ نافع وضار و متصرف فی الخلق اور حاکم تمام جہان پر وہی ایک ذات پاک ہو اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ فتح البیان مین کہا ہو کہ یہ قصہ یوسف علیہ السلام کا بیشمار مہما منجملہ اخبار غیوب کے ہے اللہ نے اپنی وحی اپنے رسول کو کی اسمین ایک تعریض سلطع ہے کفار قریش کو کیونکہ وہ حضرتؐ کو جھٹلاتے تہے اور جاہد و معاند و حاسد و باغض تہے حالانکہ حقیقت حال کو جانتے تہے اور ایک دلیل قاطع ہے حضرتؐ کی صحت و نبوت پر اسلیے کہ آپ امی بحجت تہے نہ کبھی کتاب پڑہی اور نہ کسی عالم سے ملاقات کی اور نہ اپنے شہر جہان نشو و نما پایا کسی اور شہر کو گئے مہذا یہ قصہ دراز احسن ترکیب و افصح عبارت سے لائے اس سے معلوم ہوا کہ یہ محض اللہ کی وحی سے خبر لی و لہذا فرمایا کہ جسوقت اخوان یوسف نے اتفاق امر کیا تہا یوسف کی چاہ مین ڈالنے پر اور بنی یعقوب اوسحالت مین یوسف کی سازش کر رہے تہے تو اوسوقت پاس اونکے نہ تہا اور جب حضرتؐ کا اوسوقت وہان پر ہونا نہ پایا گیا تو حضرتؐ کا علم مشاہدۃً منتفی ہوا اور خود حضرتؐ ایسی قوم مین نہ رہتے جنکو کچھ علم احوال امم گذشتہ کا ہو اور نہ علماء سے اختلاط تہا اس سے نفی علم بطور روایت بہی ثابت ہوئی اب کوئی طریق اس علم کا بجز وحی الٰہی کے باقی نہ رہا یہ مستلزم ہے اسبات کو کہ جو کچھ آپ لائے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے لیکن جب کفار معاصرین ایمان نہ لائے تو اللہ نے کہا کہ گو تم اُنکی ہدایت پر حریص ہو اور اونکے ایمان مین مبالغہ کرتے ہو لیکن اکثر اون مین سے ایمان لانے والے نہین ہین یہ تو کفر پر جو اونکے آبا کا دین ہے تصمیم کر چکے ہین یہ آیت مثل اُس آیت کے ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ابن الانباری کہتے ہین قریش و یہود نے حضرتؐ سے یوسفؑ و برادران یوسفؑ کا قصہ پوچہا تہا حضرتؐ نے شرح شافی بیان کی اور مطابق توریت کے یہ ذکر کیا اُنکو یہ امید تہی کہ وہ ایمان و اسلام لے آئینگے لیکن وہ برخلاف ظن نبوی اسلام نہ لائے حضرتؐ کو رنج و غم ہوا اللہ نے حضرتؐ کی عزا اس آیت سے فرمائی اور کہا اے رسول تم کیمہ ان لوگون سے اس قرآن کی تلاوت پر یا اونکے ایمان لانے پر یا اس قصے کے بیان کرنے پر مزدوری نہین مانگتی ہو جسطرح کہ علماء یہود مال لیکر مسئلہ بتاتے ہین یہ قرآن یا حدیث یوسف ایک ذکر ہے کافۃً قاطبۃً واسطے ساکنان جہان کے کچھ خاص انہین لوگون کے لیے نہین ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ

مُشْرِكُونَ ۝ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ ۝ اور بہتیری نشانیان ہین آسمان و زمین مین جنپر ہوکے جاتے ہین اور اونپر دہیان نہین کرتے اور
یقین نہین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھہ شریک بھی کرتے ہین کیا نڈر ہوے ہین کہ آوے انکے اونکو ایک آفت
اللہ کے عذاب سی یا آپہونچے قیامت ناگہان اور اونکو خبر نہ ہو ف یعنے سُنہہ سی سب کہتے ہین کہ خالق
مالک سب کا وہی ہے پہر اورون کو پکڑتے ہین انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ نے خبر دی ہے اس بات کی کہ اکثر
لوگ تفکر کرنیسے اللہ کی نشانیون مین اور دلائل توحید مین جو اوسنے آسمانون اور زمین مین پیدا کیے ہین جیسے
کواکب زاہرات ثوابت و سیارات و افلاک و ادرات غفلت مین پڑے ہین حالانکہ یہ سب مسخرات ہین اور
زمین مین بہت سی قطعہ متجاورات و حدائق و جنات و جبال رسیات و بحار زاخرات و امواج متلاطمات و قفار
شاسعات ہین اور بہت سی احیا و اموات و حیوان و نبات و ثمرات متشابہ و مختلفات یعنے طعوم و روائح و الوان
و اشکال مین ہین پس پاک ذات ہے واحد احد خالق انواع مخلوقات متفرد بدوام و بقا و صمدیت اسماء و
صفات وغیرذلک ابن عباس سنے کہا کہ جب اوسنے کہو کہ خالق سموات و خالق ارض و خالق جبال کون
ہے تو کہتے ہین کہ اللہ ہے حالانکہ وہ اورون کو اللہ کے ساتھہ شریک کرتے ہین یہی قول ہے مجاہد و عطا
و عکرمہ و شعبی و قتادہ و ضحاک و ابن زید کا صحیحین مین آیا ہے کہ مشرکین اپنے تلبیہ مین کہتے تھے لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ إِلَّا شَرِيكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ وہ جب لبیک لاشریک لک کہتے تو حضرت
فرماتے قد قد اے حسب حسب یعنے بس بس اسی پر رہو زیادہ نہ بڑہاؤ اور اللہ نے کہا ہے کہ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ سو شرک اعظم یہی ہے کہ اللہ کے ساتھہ کسی اور کو پوجے جسطرح کہ صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے
کہ اونہون نے کہا مینے کہا اے رسولخدا کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا کہ تو ٹہیرائے اللہ کے لیے ہمسر حالانکہ
اوسنے تجھکو پیدا کیا ہے حسن بصری نے آیۃ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ الخ مین کہا ہے کہ یہ منافق ہی کام کرتے ہے
لوگون کے دکہانے کو حالانکہ وہ اپنے عمل مین شرک ہے مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالے کا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ
اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا اسجملہ ایک اور شرک خفی ہے جسکو غالبًا فاعل اسکا نہین جانتا ہے جسطرح عروہ سے مروی
ہے کہ حذیفہ ایک بیمار پر داخل ہوئے اوسکے بازو پر ایک تسمہ بندہا ہوا دیکھا اوسکو توڑ ڈالا یا نکال لیا
پہر یہ آیت پڑہی وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ اور حدیث مین آیا ہے مَنْ حَلَفَ

بغیر اللہ فقد اشرک رواہ الترمذی وحسنہ من روایۃ ابن عمر دوسری حدیث میں ابن مسعود سے فرمایا ہے ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک رواہ احمد وابوداود وغیرہ وفی لفظ لھما ومما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل عبداللہ کی بی بی کہتی ہیں جب ابن مسعود کسی کام سے فارغ ہو کر گھر میں آتے اور گھر کے دروازہ تک پہونچتے تو کھنکھار کر تھوکتے اس کراہت سے کہ مبادا کسی امر مکروہ ہمارے پر اچانک آجاوے ایک دن وہ آئے اور تنحنح کیا میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی حمرت کا منتر کر رہی تھی میں نے اسکو چارپائی کے نیچے چھپا دیا وہ آکر میرے پاس بیٹھ گئی میری گردن میں ایک تاگا دیکھا کہا یہ کیسا تاگا ہے میں نے کہا اس تاگے میں میرے لیے رقیہ کیا ہے ابن مسعود نے اس خیط کو لیکر توڑ ڈالا اور کہا ان آل عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک میں نے کہا آپ ایسا کیوں کہتے ہو میری آنکھ پھڑکتی تھی میں فلاں یہودی کے پاس جاتی وہ منتر کرتا میری آنکھ ٹھیر جاتی کہا انما ذلک عمل الشیطان کان ینخسھا بیدہ فاذا رقاھا کفت عنھا انما کان یکفیک ان تقولی کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذھب الباس رب الناس اشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما رواہ احمد دوسری حدیث میں آیا ہے عیسے بن عبدالرحمن نے کہا میں پاس عبداللہ بن حکیم کے گیا وہ بیمار تھے اونکی عیادت کرنے کو کسی نے اونسے کہا تم کوئی حرز لٹکا لو کہا میں کوئی شے لٹکاؤنگا اور حضرت نے فرمایا ہے من علق شیئا وکل الیہ رواہ الامام احمد والنسائی عن ابی ھریرۃ حدیث عقبہ بن عامر میں رفعاً آیا ہے من تعلق تمیمۃ فقد اشرک رواہ احمد وفی روایۃ من تعلق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ ومن تعلق ودعۃ فلا ودع اللہ رواہ احمد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے یقول اللہ انا اغنی الشرکاء من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ رواہ مسلم یہ حدیث قدسی ہے سعید بن فضالہ سے معاً رفعاً ہے میں جب جمع کریگا اولین و آخرین کو اوسدن جسمیں کسی طرح کا شک نہیں ہے تو ایک منادی ندا کرے گا من کان اشرک فی عمل عملہ للہ فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد محمود بن لبید کا لفظ رفعاً یہ ہے ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا وما الشرک الاصغر یا رسول اللہ قال الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیمۃ اذ اجازی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤون فی الدنیا فانظروا ھل تجدون عندھم جزاء

رواہ احمد اور حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهٖ فَقَدْ اَشْرَكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ قَالَ اَنْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رواہ احمد ابو علی ایک شخص تھے بنی کعب سے وہ کہتے ہیں خطبہ پڑھا ہمکو ابو موسے اشعری نے پھر کہا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْكَ فَاِنَّهٗ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ عبداللہ بن حرب و قیس بن مضارب نے کہا واللہ تم اس قول سے نکلو ورنہ ہم پاس عمر کے جائیں گے ہمکو اذن ہو یا نہ ہو کہا میں نکلتا ہوں اس قول سے حضرت نے ہمکو خطبہ پڑھا ایک دن پھر فرمایا اے لوگو بچو اس شرک سے کہ یہ پوشیدہ تر ہے رفتار مور چہ سے تب ایک شخص نے جسکو اللہ نے چاہا کہا ہم کسطرح اس شرک سے بچیں یہ تو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اے رسول خدا فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ رواہ احمد یہ روایت دوسری طرح پر بھی آئی ہے اور میں یہ ذکر ہے کہ مسائل اس سوال کے صدیق رضی اللہ عنہ تھے کما رواہ الحافظ ابو یعلی الموصلی عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اور لفظ یہ ہے کہ میں پاس حضرت صلعم کے حاضر ہوا یا مجھسے ابوبکر صدیق نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے اَلشِّرْكُ اَخْفٰى فِيْكُمْ مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ اور میں ابوبکر نے کہا وَهَلِ الشِّرْكُ اِلَّا مَنْ دَعٰى مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّرْكُ فِيْكُمْ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا يُذْهِبُ عَنْكَ صَغِيْرَ ذٰلِكَ وَكَبِيْرَهٗ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا لَا اَعْلَمُ ابوبکر صدیق کا لفظ رفعاً یہ ہے اَلشِّرْكُ اَخْفٰى مِنْ اُمَّتِيْ مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا اور وقت ابوبکر کہا یا رسول اللہ کیونکر نجات اور مخرج ہو اس سے فقال اَلَا اُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ اِذَا قُلْتَهٗ بَرِئْتَ مِنْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَصَغِيْرِهٖ وَكَبِيْرِهٖ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ رواہ الحافظ ابو القاسم البغوی دارقطنی نے کہا اسکی سند میں یحیے بن کثیر جسکو ابو النصر کہتے ہیں متروک الحدیث ہے ابوہریرہ نے کہا ہے کہ ابوبکر صدیق نے حضرت سے کہا اے رسول خدا مجھے ایسی چیز سکھا دو جسکو میں کہا کروں فرمایا صبح و شام بستر پر یوں کہا کر اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرْكِهٖ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ والنسائی دوسری روایت احمد میں آنا

اور زیادہ آیا ہے وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِہٖ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّہٗٓ اِلٰی مُسْلِمٍ اِنْتَہٰی کَلَامُ ابْنِ کَثِیْرٍ رَحِمَہُ
اللہُ تَعَالٰی اس بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا عبادت غیر اللہ کے یا سوا جنکا ذکر ہوا یہی شرک ہین جیسے
گنڈا یا تاگا یا پتر لٹکانا یا رقیہ یا تمیمہ یا تولہ کرنا یا تعلیق و دعہ کرنا یا حلف بغیر اللہ کرنا یا ریا کرنا عمل مین ان اشیا
کا ذکر اسجگہ بطور نمونہ کے کیا ہی ورنہ انواع شرک کی بہت ہین بعد رسالہ التقویۃ الایمان کے جو رسائل ہشتگانہ فی
الحال اردو زبان مین لکھے گئے ہین وہ اکثر انواع شرک پر محتوی ہین جیسے اخلاص التوحید والافکاک ونحو ہا ان
رسائل مین بیان توحید کا بھی آگیا ہے جب شرک خفی شارع رفتار مور چہ سے زیادہ مخفی ثابت ہوا تو ظاہر ہے
کہ بچنا اوسکے اقسام سے بغایت مشکل ہے اسلیے اہل تحقیق و علماء راسخین نے یہ ضابطہ رکھا ہے کہ جس کسی
قول عمل و فعل و حال مین اہل علم کا اختلاف ہو کوئی کہے کہ یہ امر شرک ہے کوئی کہے کہ یہ شرک نہین ہے تو بجگہ
صورت خلاص و نجات کی یہی ہے کہ اوس کام سے بچے اور عامل فاعل قائل و صاحب حال ہو کر اشتباہ مین گرفتار
نہ ہو یہ حکم شرک خفی کا ہے اور جو امور شرکیہ جلیۃ الحال واضح المقال ہین اونسے احتراز کرنا ہر حال مین فرض عین ہے
گو فرضاً علماء راسے و فضلاء دنیا اوس مین تاویل کرین جیسے وہ اشیا جن مین قبور مین مبتلا ہین اور گور پرست
پیر پرست حق مین اپنے اولیاء و مشائخ کے اعتقاد مخالف توحید رکھتے ہین اور اُنکے تصرف ظاہری و باطنی
اور فیض روحانی کے بعد الموت قائل ہین یا تصور شیخ کرتے ہین اور کسی قبر سے استفاضہ باطنی کے معتقد
ہین یا غیر اللہ کی نذر و نیاز بجا لاتے ہین یا اسماء مشائخ کا وظیفہ کرتے ہین و نحو ذلک مما لا یاتی
علیہ الحصر کہ یہ سب امور حسب تصریح علماء ربانی مثل حافظ ابن القیم اور اُنکے شیخ عالیمقام ابن تیمیہ رح اور قاضی
محمد بن علی شوکانی رح کے داخل شرک جلی ہین اذکا حکم وہی حکم مشرکین کا ہے بلا تفاوت و تفرقہ یہ بات بھی
اسی آیت باب سے ثابت ہی کہ جسطرح مشرکین سابقین و لاحقین اور منافقین متقدمین و متاخرین اس آیت
کے نیچے داخل ہین اسی طرح وہ مومنین مسلمین اس امت کے بھی داخل ہین جو باوجود اقرار ایمان و اختیار اسلام کے
کسی طرح کا شرک جلی یا خفی کرتے ہین کیونکہ آیت شریفہ سے جمع ہونا شرک کا ہمراہ ایمان کے معلوم ہوتا ہے
اور یہ آیت ایک اخبار غیب ہے کہ جو بات اس امت کے جاہلون مین ہونے والی تھی بعد قرون مشہود لہا بالخیر کے
اوسکی خبر پہلے سے اللہ پاک نے اپنی کتاب معجز بیان مین اپنے پیغمبر کو اور علماء آخرت ملت اسلام کو دیدی
چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی صدہا سال سے ہمسے اگلون نے دیکھا اور اوسکی ردنفی مین رسائل لکھے اور ہمنے
بھی اپنی آنکھون سے اس ملک بلکہ بلاد عرب و حجاز مین مشاہدہ گور پرستی پیر پرستی و تقلید پرستی و رسم پرستی کا بخوبی

کیا آیت اسپر بھی دلیل ہے کہ اکثر مومنین کا یہی حال ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بچنے والے شرک سے ان عیار ایمان اسلام مین بہت تھوڑے لوگ ہین وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ عوام کالانعام کا اسجگہ ذکر کرنا لاحاصل ہے کہ وہ ہمیشہ سے شرک ہی کو ایمان وحسن اعتقاد جانتے ہین اور سنکر و تواڑنے مرنے کو طیار ہوتے ہین اور اہل توحید کو سگ و خوک سے بدتر جانتے ہین شکوہ تو اُن اشخاص کا ہے جو اپکو عالم فاضل متقی شیخ صوفی کہتے اور کہلاتے ہین معہذا ناصر شرک ذمانی توحید ہین ان لوگون کے رسائل مسائل و ملفوظات دیکھنے سے یہ دعوے ہمارا بخوبی ثابت ہے حاجت اقامت دلیل کی نہین ہے کما قیل ؎

وَتُسْعِدُنِي فِي غَمْرَةٍ بَعْدَ غَمْرَةٍ لَهَا مِنْهَا عَلَيْهَا شَوَاهِدُ

اللہ تعالے نے بعد اس ارشاد کے کہ اکثر ایمان لانے والے مشرک ہوتے ہین یہ فرمایا ہے کہ کیا یہ مشرکین اس بات سے امن مین ہین کہ اللہ تعالی کا عذاب اچانک آکر انکو دبا نے کقولہ تعالے أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ اور فرمایا أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ اس سے معلوم ہوا کہ اہل شرک کو امن نہین ہے آخرت کی عقوبت تو واسطے اونکے منصوص قرآنیہ واحادیث صحیحہ خود متیقن ہے یعنی کہ شرک کی جزا خلود نار ابد الآباد تک بلا انقطاع متعین ہے رہی عقوبت دنیا سو وہ بھی مومنین مشرکین مین مشاہدہ ہوچکی ہے طفیل مین ان گور پرستون پیر پرستون کے سلطنت اسلام کے اکثر اقطار ارض سے جاتی رہی علما رسوء کی دنیا طلبی نے اسلام کو غریب کردیا ؎

وَمَا أَفْسَدَ الدِّينَ إِلَّا الْمُلُوكُ وَأَحْبَارُ سُوءٍ وَرُهْبَانُهَا

اسکے سوا کثرت وبا وقلت مطر وجدب فصول وقحط ایام وآلام واسقام انواع واقسام وکثرت فسوق وقلت تقوے وفور جہل وذہاب علم ونحو ذلک جو ہر سال نو پدید ہوتے رہتے ہین یہ سب عقوبات الہی ہین لیکن چشم بینا وگوش شنوا نہین ہے اسلیے کسی مشرک مومن صورت کے خیال مین تنبہ اسپر نہین آتی اور نہ حقیقت مین ان اشراک کی وجہ سے جو خاص مدعیان ایمان لاتے ہین کوئی امن باقی نہین ہے

خصوصًا امن جان و مال و آبرو معروف اس زمانے مین منکر ہوگیا ہے اور منکر معروف ہٹیرا ہے سنت کو بدعت مذمومہ جانتے ہین اور بدعت محدثہ کو سنت ماثورہ اعتقاد کرتے ہین فانا للہ علی عموم الشرک والفسق فتح البیان کا بیان فاتح اس محل مین یہ ہے کہ آسمان و زمین مین بہت سی نشانیان ہین مثلاً آسمان بغیر ستون کے کھڑا ہے چمکتے تارون سے جو ٹہیرے ہوئے ہین یا چلتے پھرتے ہین پُر رونق ہو رہا ہے زمین مین پہاڑ جنگل دریا نباتات حیوانات ہین یہ سب دلائل ہین اللہ واحد احد کی توحید خالص پر ان سے اللہ کا خالق مالک رازق محیے ممیت ہونا ثابت ہوتا ہے ضحاک نے کہا آسمان کی نشانیان سورج چاند تارے بادل ہین اور زمین کی نشانیان مخلوق و انہار و بحار و جبال و مدائن و قصور ہین اکثر لوگون کا گذر ان آیات پر ہوتا ہے لیکن کچھ تامل و تفکر ان مین نہین کرتے اور نہ ادلہ وجود خالق کیطرف ملتفت ہوتے ہین اور اُسکی تقدیر بالا لوہیت کو نہین سوچتے حالانکہ یہ نشانیان رات دن بلکہ ہر دم آنکھ سے دیکھتے اور کان سے سنتے ہین اس باب مین رسالہ کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر باوجود اختصار کے بغایت سادہ و پرکار ہے مصنف عبد اللہ مین بجائے یمرون علیہا یمشون علیہا آیا ہے مراد اس سے رویت آثار امم ہالکہ وغیرہ عبر و نصایح ہین ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ آثار پدید ست صناديد عجم را

پہر باوجود اس مرور و مشی کے ان آیات سے روگردان ہین یعنے اگرچہ آنکھون سے دیکھتے ہین لیکن ثمرۂ نظر سے معرض ہین وہ ثمرہ کیا ہے تفکر و اعتبار و استدلال ہے اکثر لوگ ایمان نہین لاتے اور تصدیق نہین کرتے اللہ کی کہ وہ خالق رازق محیے ممیت ہے لیکن وہ شرک کرنے والے ہین یعنے اللہ کے ساتھ غیر کی عبادت بھی کرتے ہین الضحاک اس آیت کے مضمون کا موقوف ہے اوس چیز کے الضحاک پر جسکو اہل تفسیر نے ذکر کیا ہے وہ بارہ وجوہ ہین اور ایک وجہ ہمنے ملائی ہے یہ سب تیرہ وجوہ ہوئے **اول** یہ کہ اہل جاہلیت اسبات کے مقر تھے کہ خالق و رازق اونکا اللہ تعالے ہے معہذا غیر اللہ یعنے اصنام و طواغیت کو پوجتے تھے قال تعالے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ لیکن اسمکے لیے شرکا ثابت کرکے اونکی عبادت کرتے تھے تاکہ وہ رسائی اونکی اللہ تک کراوین کما قالوا مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفٰى انہین کیطرح وہ لوگ بھی ہین جنہون نے سوا اللہ کے احبار و رہبان یعنے علما و درویشون کو اپنا ارباب بنایا

ہے یا وہ لوگ جو قبر میں ہیں سوات کی اعتقاد قدرت کا انچیز پر رکھتے ہیں جسپر سوا اللہ کے کوئی قادر نہیں ہے گور پرستوں کے افعال معلوم و معروف ہیں پس یہ اقرار اونکا سراسر اس بات کے کہ اللہ عزوجل اونکا خالق و رازق ہے مصداق ایمان کا ہے بمعنی اعم یعنے تصدیق نہ بمعنے اخص یعنے ایمان ہے مگر وقوع اس ایمان کا ان لوگوں سے حال شرک میں ہے یہ ایمان لائے ہیں وقت اپنے مشرک ہونیکے اسی وجہ کیطرف جمہور مفسرین گئے ہیں لیکن اُنھوں نے یہ تقریر جو ہمنے اسجگہ بیان کی ہے کہ اونکا ایمان بمعنے اعم ہے نہیں کی حالانکہ اوسکا ذکر کرنا لابد ہے تا کلام مستقیم ہو اور سمجھے ایمان اوسپر صادق آئے **وجہ دوم** یہ ہے کہ مراد اس آیت سے منافقین ہیں وہ ظاہر میں مومن اور باطن میں مشرک تھے یہ حسن بصری سے مروی ہے **وجہ سوم** یہ ہے کہ مراد اہل کتاب ہیں کہ اپنی کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور کفر نبوت میں تقلید اپنے علماء کی کرتے ہیں اور مسیح وغیرہ کو ابن اللہ کہتے ہیں پس ایمان لانا اونکا اپنے انبیاء پر حالت شرک میں ہے **وجہ چہارم** یہ ہے کہ مقصود اس سے وہ چیز ہے جو تلبیہ عرب میں واقع ہوتی تھی لبیک لاشریک لک الا شریکا ہو لک سو وہ اس تلبیہ میں اللہ پر ایمان لاتے حالانکہ مشرک تھے ابن عباس سے اسیطرح مروی ہے **وجہ پنجم** یہ ہے کہ مراد اس آیت سے ریا شرک ہے کیونکہ ریا شرک اصغر ہے جسطرح کہ حدیث میں اسکی طرف اشارہ آیا ہے اور فرمایا ہے اَلشِّرْكُ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ سو ریاکار اگرچہ ایمان لاتے ہیں لیکن مشرک ہیں بسبب ریا کے **وجہ ششم** یہ ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کو حالت رخاء میں بھول جاتے ہیں اور وقت شدائد کے ذکر کرتے ہیں یہ عطاء سے مروی ہے لیکن اس صورت پر یہ بات صادق نہیں آتی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں وقت مشرک ہونیکے مگر یہ کہ مجرد نسیان ذکر و دعا کو وقت رخا کے مجازاً شرک کہا جاتا ہے گویا اوسنے بسبب اس نسیان و ترک دعا کے دوسرے معبود کو پوجا اور یہ بعید ہے حالانکہ اجتماع ان دو امر کا ناممکن ہے اسلیے کہ وقت ذکر و دعا کے متصف بہ نسیان و ترک ذکر نہیں ہوتا ہے اور ثبات مقرر ہے کہ حال قید ہے اپنے عامل میں مگر یہ کہ یہ اعتبار کیا جائے کہ چیز کا جب شے ہو کہ ایک علاقہ مصححہ تجوز ہے اور اسی پر یہ قول حق تعالے دلیل ہے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ **وجہ ہفتم** یہ ہے کہ مراد وہ مشرکین ہیں جو اسلام لے آئے ہیں کہ وہ قبل ایمان لانے کے مشرک تھے حاکم نے اپنی تفسیر میں یوں ہی حکم کیا ہے تقریر اوسکی اسطرح پر ہے کہ ایمان نہیں لاتا کوئی ان میں اللہ پر لیکن وہ مشرک تھا قبل اپنے ایمان لانے کے کلام اسوجہ میں مثل کلام کے وجہ ماقبل میں ہے والجواب الجواب

وجہ ہشتم یہ ہے کہ مراد شرک سے اسجگہ وہ خواطر و احوال ہین جو حال ایمان مین عارض ہوتے ہین اسکو بقاعی نے واسطی سے حکایت کیا ہے اسمین یہ بات ہے کہ اگر ان خواطر و احوال پر شرک اکبر یا شرک اصغر صادق آتا ہے تو خیر اور اگر وہ اس صدق سے خارج ہین تو یہ وجہ فاسد ہے **وجہ نہم** یہ ہے کہ مراد وہ لوگ ہین جو اللہ کے ساتھ اوسکی خلق کو شامل کرتے ہین رَوَاہُ الْکَشَّافُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تقریر اسکی یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان لاتے ہین اللہ پر وقت تشبیہ دینے کے اللہ کو ساتھ ایسی شے کے جو شرک ہے **وجہ دہم** یہ کہ مراد قول قدریہ ہے کیونکہ وہ واسطے بندے کے اثبات قدرت کرتے ہین حَکَاہُ النَّسَفِیُّ فِیْ مَدَارِکِ التَّنْزِیْلِ اسکی تقریر یہ ہے کہ وہ ایمان لاتے ہین اللہ پر درحالیکہ اثبات کرتے ہین ایسی چیز کا جو مختص باللہ تعالے ہے واسطے غیر اللہ کے اور یہ شرک ہے یا نازل بمنزلہ شرک کے ہے **وجہ یازدہم** ابن عزی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اکثر لوگ ایمان نہین لاتے مگر غیر اللہ پر اور ہمیشہ اللہ کے منکر ہین سو بعض احیان مین اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہین مع اس معبود کے جسپہ ایمان لاتے ہین پس اکثر ایمان لانے والے اللہ پر حال شرک مین ہوتے ہین لیکن ظاہر نظم قرآنی یہ ہے کہ ایمان باللہ مشرک بہ تشریک غیر اللہ مع اللہ نہین ہوتا مگر اسی طرح کہ غیر اللہ کو اللہ کے ساتھ شریک ٹہیرائین اور درمیان ان دونو سمجھنے کے فرق ہے **وجہ دوازدہم** وہی ہے جو ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین ذکر کی ہے کہ ایک شرک خفی ہوتا ہے جسکا شعور اکثر لوگون کو نہین ہے جیسے تسمہ گنڈا باندہنا حلف بغیر اللہ کرنا رقی تمائم کرنا کما تقدم غرضکہ جملہ وجوہ جو مفسرین نے ذکر کیے ہین وہ یہی ہین جنکا ذکر اسجگہ ہوا اور یہ سارے اقوال مبنی ہین اختلاف سبب نزول پر یہی نظم قرآنی سو وہ صالح حمل ہے ہر مصداق مسمای ایمان پر ہمراہ وجوہ مسمای شرک اور اعتبار افادہ لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا جسطرح کہ اصول مین مقرر ہے مثلاً اہل شرک مین یون کہہ سکتے ہین کہ ایمان نہین لاتے اکثر اونکے اس بات پر کہ اللہ خالق رازق ہے لیکن وہ مشرک باللہ ہین بسبب عبادت اصنام کے یا جو شخص مسلمان کسی شرک خفی مین گرفتار ہے تو کہہ سکتے ہین کہ ایمان نہین لاتا ہی وہ اللہ پر لیکن وہ مشرک ہی بسبب اس شرک خفی کے اسیطرح سائر وجوہ مین مثل اسکے تقریر کر سکتے ہین اور یہ صالح ہمارے کہ ایک وجہ مستقل ہو اور یہی ادجہ وارجح ہے ہمارے گمان مین اگرچہ کسی مفسر نے اسکا ذکر نہین کیا ہے پس یہ کہنا کہ وجوہ اونکے اتصاف کا ساتھ ایمان کے وقت تلبس بالشرک کے مشکل ہے درست ہے لیکن جواب اسکا ماسبق سے معلوم ہو چکا مثلاً اہل جاہلیت کا ایمان مجامع للشرک ہی مجرد اقرار تنہا ساتھ اس بات کے کہ اللہ خالق رازق ہے سو یہ نہیں منافی اونکے شرک کے نہ تنہا اسیطرح کہہ سکتے ہین کہ جو

مسلمان گرفتار شرک اصغر یا خفی ہو وہ کچھ غیر منافی وجود ایمان نہین ہے اسلیے کہ شرک اصغر یا خفی اپنے فاعل کو مسمائے ایمان سے خارج نہین کرتا ہے ولہذا کفارہ اوسکا تعوذ بالسد وار د ہوا ہے کما تقدم اب یہ بات صحیح ہٹیری کہ ایمان حقیقی و شرک خفی بعض مومنین مین مجتمع ہو جاتا ہے ایمان بمعنے اعم و شرک حقیقی اہل جاہلیت مین ہی جمع تہا اسی طرح حق مین اہل کتاب کے کہہ سکتے ہین کہ اونمین ایمان بما انزل اللہ اور شرک کا سبب اسکے کہ وہ بعض مخلوق کو ابناء اللہ کہتے ہین مجتمع ہے وَهَلَذَا فِي بَقِيَّةِ الْوُجُوهِ پھر اللہ تعالے نے یہ فرمایا کہ کیا مومنین مشرکین بسبب اسکے امان مین ہین کہ کوئی غاشیہ عذاب کا اونکے پاس آئے یہ استفہام بطور انکار کے ہی غاشیہ وہ چیز ہے جو اونکو ڈہانپ لے کقولہ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ بعض نے کہا مراد غاشیہ سے اچانک ساعت ہی کسی نے کہا صاعقہ یا قوارع یا وقیعہ یا نقمت عامہ اور اگر عموم پر حمل کرین تب بہی کوئی مانع نہین ہے یا اچانک قیامت آجائے بغیر سابقہ علامت کے اور اونکو آگاہی تک نہ ہو کہ وہ آنے والی ہے کیونکہ لوگ بازارون مین ہونگے اپنے کام کاج مین کہ یکایک صیحہ کو جوش ہوگا وہ کچھ طیاری مین اس نفخہ کے یہ نہ ہونگے کہ ساعت سر پر آکہڑی ہوگی قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۖ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ کہہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہون اللہ کیطرف سمجہہ بوجہکر مین اور جو میرے ساتہہ ہے اور اللہ پاک اور مین نہین شریک بنانے والا ف اللہ نے اپنے رسول الی الثقلین یعنے پیغمبر جن و انس کو یہ حکم دیا کہ تم لوگون کو اسبات کی خبر دو کہ یہ میری راہ و سنت ہی یعنے دعوت کرنا طرف شہادت لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کے مین جو تمکو اسطرف بلاتا ہون سو یقین و برہان کی راہ سے سمجہہ بوجہکر بلاتا ہون اسیطرح جو شخص حضرت کا تابع ہے وہ بہی اسی طرف بلاتا ہے جسطرف کہ رسول خدا نے بلایا ہے بصیرت و یقین و برہان عقلی و شرعی پر اور مین اللہ کی تنزیہ کرتا ہون اور اسکو اعظم و اقدس جانتا ہون اس بات سے کہ کوئی اسکا شریک یا نظیر یا عدیل یا مذید یا ولد یا والد یا صاحبہ یا مشیر ہو وہ بڑی برکت والا مقدس و منزہ ہے ان سب امور سے ساتون آسمان و زمین والے اوسکی تسبیح کرتے ہین اور ہر شے اسکی پاکی بولتی ہے ولکن تم اونکی تسبیح کو نہین سمجہتے وہ حلیم غفور ہے ؎

مرغان چمن بصبر صیاحی خوانند ترا باصطلاحے

فتح البیان مین کہا ہے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم مشرکون سے کہدو کہ یہ دعوت و طریقہ جسپر مین

ہون ایک میری راہ ہی مین اللہ کیطرف بصیرت پر بلاتا ہون مراد بصیرت سے حجت واضحہ اور معرفت تمیز حق من الباطل ہے مین ہی اسی صراط مستقیم کیطرف داعی ہون اور میرے تابعین بھی میری ہی راہ پر چلتے اور بلاتے ہین فرانے کہا لِلْمُتَعَنِّتِ وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ یَدْعُوْنَ اِلَی اللّٰہِ کَمَا اَدْعُوْ اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ ہر متبع رسول پر یہ حق ہے کہ وہ اس دعائے الی اللہ مین یعنے بلانے مین طرف ایمان باللہ و توحید و عمل بالشرع کے اقتدار بسبیل نبوت و اقتفائے طریق رسالت کرے قتادہ نے کہا بصیرت سے مراد ہدی ہے اور سبحان اللہ مراد تنزیہ الٰہی ہے ہر نقص و عیب و شین سے جو کہ لائق جلال الٰہی نہین ہین جیسے شریک و اضداد و انداد وغیرہ نقائص پھر حضرت نے اپنی ذات سے نفی مشرک ہونے کی فرمائی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو کسیکو اللہ کا ہمسر ٹھہراتے ہین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اور جتنے بھیجے ہمنے پہلے تجھسے یہی مرد تھے کہ حکم بھیجتے تھے ہم اونکو بستیون کے رہنے والے سو کیا یہ لوگ نہین پھرے ملک مین کہ دیکھین کیسا ہوا آخر اونکا جو اونسے پہلے تھے اور پچھلا گھر تو بہتر ہے پرہیزگارون کو اب کیا تم نہین بوجھتے ف اللہ تعالےٰ خبر دی کہ ہمنے رسول جنس رجال سے بھیجے ہین نہ جنس نساء سے یہی قول ہے جمہور علماء کا سیاق آیہ کریمہ بھی اسی پر دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف کسی زن کی وحی نہین آدم مین سے وحی تشریع نہین کی بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ سارہ زن خلیل جلیل ابراہیم علیہما السلام و ام موسےٰ اور ام عیسےٰ نبیات تھین اس حجت سے کہ ملائکہ نے سارہ کو بشارت اسحق کی اور اسحق کے پیچھے یعقوب کی دی تھی اور آیت مین آیا ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ الآیۃ اور فرشتہ نے پاس مریم کے آکر فرد عیسےٰ علیہ السلام کا دیا تھا اور اللہ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ سو مقدران مستورات کو محال ہے لیکن اس سے کچھ یہ لازم نہین آتا کہ وہ نبیات ہون اگر مراد قائل کی نبوت ان نسوان سے اسی قدر تشریف ہے تو اس مین کچھ شک نہین ہے کلام اسمین باقی رہا کہ یہ تشریف واسطہ انتظام کے سلک نبوت مین بمجرد کافی ہے یا نہین سو مذہب اہل سنت و جماعت کا بموجب نقل شیخ ابوالحسن اشعری رحم کے یہ ہے کہ عورتون مین کوئی پیغمبر نی نہین ہوئی اور ان مین صدیقات ہوئی ہین جسطرح اللہ نے اشرف نساء یعنے مریم بنت عمران کے حال سے خبر دی ہے کہ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا

رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اس جگہ مریم کا وصف اشرف مقامات مین ساتھہ صدیقیت کے کیا ہے اگر وہ نبیہ ہوتین تو ذکر نبوت کا ہی آتا کیونکہ یہ جگہ تھی ذکر شریف اعظام کی لیکن یہ صدیقہ ہونا مریم کا نص قرآن سے ثابت ہی ابن عباس نے تفسیر جلالین مین کہا ہی یعنے وہ رسل اہل سما مین سے نہین جسطرح تم کہتے ہو بلکہ زمین کے آدمی تھے اس قول ابن عباس کی تائید اس آیت شریف سے ہوتی ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ الخ وقولہ تعالیٰ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ وقولہ تعالیٰ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ الآیۃ مراد قرے سے وہ جگہ مدن ہین یہ کہ وہ گاؤن کے لوگ تھے جنکے طباع و اخلاق جفا پیشہ ہوتے ہین یہی بات معہود و معروف ہے بخلاف اہل مدن کے کہ انکی طبیعتین بہ نسبت اہل بوادی کے ارق و الطف ہوتی ہین اور اہل ریف دسواد اقرب بحال ساکنان بوادی ہوتے ہین ولہذا اللہ نے فرمایا ہے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا قتادہ نے کہا اہل قرے اعلم و احلم ہوتے ہین بہ نسبت اہل عمود کے حدیث مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت ﷺ کو ہدیہ بھیجا حضرت نے اوسکے مکافات مین بہت سا تک دیا تک کی کہ وہ رضی ہوا تب فرمایا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَهَبَ هِبَةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ پھر فرمایا کہ یہ جہلا نے والے کیا زمین مین نہین چلے پھرے کہ اگلی امتون ہلاک شدہ کا انجام دیکھتے کقولہ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ الآیۃ ان اخبار کو سنکر جان سکتے ہین کہ اللہ نے کافرون کو ہلاک کیا اور مومنون کو نجات دی اللہ کی سنت اُسکی خلق مین یون ہی جاری و ساری و طاری ہی دہندا فرمایا کہ آخرت کا گھر بہتر ہے واسطے اُن لوگون کے جو اللہ سے ڈرتے ہین یعنے جسطرح کہ ہمنے مومنون کو اس دنیا مین نجات دی اسیطرح ہمنے اُنکے لیے دار آخرت مین بھی نجات لکھہ رکھی ہی یہ اونکے لیے دنیا سے کہین زیادہ بہتر ہے کقولہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ دار کو طرف آخرت کی مضاف کیا جیسے صلوٰۃ الاولیٰ و مسجد الجامع و عالم اول و مبارحۃ الاولیٰ و یوم الخمیس فتح البیان مین کہا ہی آیت ہذا مین رد ہے اُس قائل پر جو یہ کہتا ہے کہ کوئی ذی رسول ہو کر کیون نازل ہوا یعنے تجھسے پہلے ہمنے نبی و رسول مقرر کیے ہین نہ ملائکہ سموات آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کوئی

نبی آسمان سے یا جنات مین سے مبعوث نہین ہوا بعض نے کہا چار عورتین پیغمبر ہوئین ہین آسیہ ماد ر موسیٰ مریم وحوا حالانکہ یہ بات کہ انبیا رجال مین سے ہوئے ہین نہ نسا رمین سے ایک امر معروف تہا نزدیک عرب کے وجہ سے مراد امصار ہین نہ صحرانشین اسلیے کہ وہانکی لوگون پر جفا و سختی غالب ہوتی ہے اور شہر والے تام العقل کامل الحلم اور اہل الفضل ہوا کرتے ہین ۵ وہ مرد وہ مرد احمق کند عقل ابے نور وبے رونق کند حسن کہا بود وجن و زنان مین کوئی نبی نہین ہوا کیا یہ مشرک جو نبوت محمد ﷺ کے منکر ہین اونہون نے سیر زمین کی نہین کی کہ یہ صناع امم گذشتہ کو دیکہتے اور عبرت پکڑتے اور انکے عذاب نازل کو یاد کرکے اس تکذیب سے باز آتے حسن نے کہا نہین دیکہتے کہ اللہ نے قوم نوح و قوم لوط و قوم صالح وغیرہ امم کو کسطرح عذاب کیا دار آخرت یعنے جنت بہتر ہے دار دنیا سے واسطے اہل تقوے کے کیا تم سبات کو نہین سمجہتے یعنے سمین تفکر نہین کرتے کہ عبرت پکڑو اور ایمان

لاؤ حتیٰ اذا استیئس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا جاءہم نصرنا فنجی من نشاء ولا یرد باسنا

عن القوم المجرمین ۝ یہانتک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اونسے جہوٹہ کہا تہا پہنچی انکو مدد ہماری پہر بچا دیا جنکو ہمنے چاہا اور پہیری نہین جاتی آفت ہماری قوم گنہگار سے ف یعنے وعدہ عذاب کو دیر لگی یہانتک کہ رسول ناامید ہونے لگے کہ شاید ہماری زندگی مین نہ آیا پیچہے آوے اور اونکے یار خیال کرنے لگے کہ شاید وہ وعدہ خلاف تہا اتنے خیال سے آدمی کافر نہین ہوتا اگر جانتا کہ یہ خیال بد ہے انتہی اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے کہ ہماری مدد رسولون پر وقت ضیق حال و انتظار فرج من اللہ کے احیوج اوقات سالے اللہ مین نازل ہوا کرتی ہے کقولہ تعالیٰ وزلزلوا حتیٰ یقول الرسول والذین آمنوا معہ متیٰ نصر اللہ الخ لفظ کذبوا مین دو قرأتین ہین ایک بالتشدید عائشہ رضی اللہ عنہا اسی طرح پڑہتی تہین بخاری مین اونسے اسیطرح مروی ہے اور ابن عباس نے بالتخفیف پڑہا ہے اور کہا کہ وہ بشر تہے پہر یہ آیت پہنچی حتیٰ یقول الرسول الخ ابن مسعود بہی قائل تخفیف کے تہے لیکن ان دونو صاحبون سے قرأت تشدید بہی مروی ہے ابن جریر نے قرأت عائشہ رضہ کی نصرت کی ہے اور کہا ہے کہ جمہور سے یون ہی مشہور ہے اور دوسرے قول کو زلیف و ردی کہا ہے اور پسند نہین کیا واللہ اعلم فتح البیان مین کہا ہے کہ جب رسول اپنی قوم کے ایمان لانیسے بسبب اونکے انہماک کے کفر مین ناامید ہوئے اور گمان کیا کہ انہون نے جہوٹہ کہا تہا کہ ایک جماعت صحابہ تابعین مین کسائی و فراء نے لفظ کذبوا تخفیف پر بنائے مفعول پڑہا ہے یعنے قوم کو یہ گمان ہوا کہ ان رسولون نے ہمسے جہوٹہ کہا کہ عذاب آئیگا وہ تو اب تک نہین آیا اور انکی تصدیق نہ کی یا قوم نے بظن کیا کہ رسل وعدہ نصر سے

ف یعنے وعدہ عذاب کو دیر لگی یہانتک کہ رسول ناامید ہونے لگے کہ شاید ہماری زندگی مین نہ آیا پیچہے آوے اور اونکے یار خیال کرنے لگے کہ شاید وہ وعدہ خلاف تہا اتنے خیال سے آدمی کافر نہین ہوتا اگر جانتا کہ یہ خیال بد ہے

ہمسے جھوٹہ بولا یا خود رسل کو یہ گمان ہوا کہ ہمنے جو یہ بات کہی تہی کہ ہمکو اونپر نصرت ملیگی اسمین ہم جھوٹے ہوئے دوسری جماعت نے اس لفظ کو بالتشدید پڑہا ہے اسکے معنے واضح ہین یعنے رسل کو یہ گمان ہوا کہ اُنکی قوم نے اونکو جھٹلایا یا وعدۂ آمد عذاب میں بعض نے کہا ظن اسجگہ بمعنے یقین ہی کیونکہ رسل کو اس امر کا تیقن ہو چکا تہا کہ قوم اُنکی مکذب ہے خازن و خفاجی نے اس آیت کے بیان مین بہت اطالت کی ہی اور سکے ذکر کرنے مین اسجگہ کچہ فائدہ نہین ہے بالجملہ جب یہ ظن ہوا یا یقین تو اللہ کی مدد اونکو آئی ابن مسعود کہتے ہین مجہپر قرأت تخفیف کی حضرت سے محفوظ ہے یعنے سورۂ یوسف مین سلف کا کلام اسجگہ ہے جو طرف مخالف صحابہ کے ہی بہرحال اللہ جسکو اپنے بندون مین سے چاہتا ہی وقت نزول عذاب کے کفار پر نجاتا دیتا ہے رسل اور اونکے اتباع مومنین ناجی ہوتے ہین اور مکذبین ہلاک ہو جاتے ہین اللہ کا عذاب اوترکر قوم مجرمین سے واپس نہین ہوتا ابن عباس نے کہا اللہ نے رسول بہیجا اونہون نے اپنی قوم کو خبر دی کہ اللہ کا مطیع ناجی ہے اور معرض معذب ہے عاوی لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ البتہ اونکے احوال سے اپنا قیاس کرتا ہے عقل والو کیونکہ یہ بات بنائی ہوئی نہین لیکن موافق اس کلام کے جو اس سے پہلے ہی اور کہولنا ہر چیز کا اور راہ سمجہانی اور مہربانی اُن لوگونکو جو یقین لاتے ہین ف اللہ تعالی فرماتا ہے اُن رسولون کے قصے مین جو اونکے قوم کے ساتہ گذرے ہے کہ مومنونکو ہمنے نجات دی اور کافرونکو ہلاک کیا عقلمندونکے لیے ایک بڑی عبرت و نصیحت و غیظت و پند و سند ہی یہ قرآن کچہ بنائی ہوئی بات نہین ہی کہ اللہ پر جوڑی ہو اور دروغ بندی و افترا پردازی کی ہو بلکہ جو کتابین آسمان سے قبل اس قرآن کے اوتری ہین یہ اون کتابون کی تصدیق و تحقیق و توثیق کرتا ہے مسیح کو علیحدہ اور تحریف و تبدیل کو علیحدہ بتاتا ہے اور اُن سب پر حکم نسخ کا جاری کرتا ہے یا اونکی کسی بات کو مقرر رکہتا ہے اسمین تفصیل ہے ہر شے حلال و حرام و محبوب و مکروہ وغیرذلک کی طاعات و واجبات و مستحبات کا حکم دیا ہی محرمات و منہیات و مکروہات و نواہی سے منع کیا ہی اور جملہ وغیرہ مستقبلہ مجمل و تفصیلیہ و اسماء و صفات ربانی اور اسکی تنزیہ مماثلت مخلوقات کا کاشف و موضح ہے اسلیے ایمان لانیوالونکی ہدایت و رحمت ٹہیرا ہی اونکو دل غی سے طریق رشاد اور ضلال سے طریق سداد کی رایاب ہوتی ہین اور رب عباد سے جو بایں رحمت دنیا و یوم المعاد سے ہین فَمَا ظَنُّ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَن يَخْلُقَ مَا صِفَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَوْمَ يَقُولُ لِلْبَيْضَةِ وُجُوهُهُمْ وَلِلْمُسْوَدَّةِ وُجُوهُهُمْ بالصفقة الخامسة فتح البیان مین کہا ہے ذکر قصون مین یعنے ان رسل کے جو بطرف امم کے مبعوث ہوئے یا اس قصۂ یوسف زلیخا و برادران و پدر یوسف کے فکر و بصیرت ہے خلاص کرنیوالے جہل و حیرت سے کسی نے کہا عبرت ایک طرح کا اعتبار کرنا ہے یعنے عبور کرنا طرف سے معلوم کے بجانب مجہول عبر اہل عقول کے لیے ہی جو کہ اپنی عقل سلیم سے صالح دین کا تدبر کرتے ہین ان قصص کا عبرت ہونا اسلیے کہ یہ مشتمل ہین ان

اخبارات پر جو کہ مطابق واقع ہین باوجود اس بعد مدت کے درمیان حضرت اور ان رسل کے جنکی یہ کہانی ہے انمین سے ایک یوسف و اخوان یوسف اور انکے والد ماجد ہین حالانکہ حضرت کو اونکے اخبار پر کچھ اطلاع نہ تھی اور نہ اونکی قوم آپ تک پہونچی تھی کرخی نے کہا وجہ اعتبار کی یہ ہے کہ شروع مین فرمایا تھا نحن نقص علیک احسن القصص اور اسجگہ کہا لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب انمین تنبیہ ہے اسبات پر کہ خوبی و حسن اس داستان کا اسی عبرت حاصل ہونیکے لیے اس قصے سے ہے نا کہ اللہ کی حکمت و قدرت کی شناخت ماہیت سے یہ قصص یا یہ قرآن جسکو ہمنے عربی زبان مین نازل کیا ہے کوئی سخن ساختہ پرداختہ نہین ہے قتادہ نے کہا یعنے فریہ و کذب نہین ہے لیکن کتب پہلے سابقہ کی تصدیق ہے جیسے توریت و زبور و انجیل یا یہ کتب سماویہ کی تصدیق ہے سب پر گواہی دیتا ہے کہ وہ حق ہین اور اللہ کے پاس سے آئی ہین اور انمین تفصیل ہے ہر شے کی شرائع مجملہ سے جو کہ محتاج بہ شرح و بیان اسمین اللہ نے اس کتاب مستطاب مین کوئی شے احکام حدود قصص و مواعظ و امثال غیر [illegible] چھوڑی یا مراد ہر شے سے تصانیف اخوان و امثالہ ہے بعض نے کہا مراد عموم شے نہین ہے [illegible] اصول و قوانین و ضوابط ہر شے ہین قتادہ نے کہا اللہ نے حرام حلال طاعت و معصیت کی تفصیل فرمادی ہے کسی نے کہا ہر شے امر و نہی [illegible] قرآن مین ہے بواسطہ یا بغیر واسطہ یہ قرآن ہدایت ہے واسطے مرید [illegible] آیت ہے انمین بجولوی اسپر عمل کریگا بشرط ایمان صحیح اللہ و سپردن قیامت کے رحم فرمائیگا و [illegible] یہ قوم ایماندار کے ہے یعنے اون لوگون کے جو اللہ و رسول و کتب و ملائکہ و شرائع و تقدیر پر ایمان لاتے ہین یوم الجزا کے قائل ہین اور جو لوگ اس وصف کے نہین ہین اونکو نہ کچھ نفع ہوا ور نہ ہدایت اسی لیے اوہ اس جزا خیر کے بھی نہین ہین اللھم اجعلنا من اھل الھدی والرحمۃ امین یارب العالمین

آج روز یکشنبہ دہم جمادی الاولی ۱۳۰۶ ہجری کو وقت نو ساعت یک نیم ساعت روز بہ ترجمہ سورہ یوسف کا بحمدہ تعالی و عونہ ختم ہوا تم اللہ لنا بالحسنی وزیادۃ ورزقنا برحمتہ وعفوہ ومنہ وکرمہ حسن العاقبۃ فی دار السعادۃ واللہ المستعان وھو خیر من اعان

اللہ جل جلالہ کا شکر ہو کہ تفسیر جان القرآن بمطالع البیان طبع بخار سنہ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۶ ہجری مقدسہ مین شیخ محی الدین تاجر کتب کے اہتمام سے شہر لاہور محلہ ساہوان بمطبع صدیقی مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتھ زیور طبع سے مزین ہو کر شائقین قرآن مجید کے لیے ذخیرہ عاقبت ہوئی اللہ تبارک و تعالے اسکے مؤلف رحمہ اللہ کو خلد برین عطا فرماوے آمین

تم الجزء الرابع ویلیہ الجزء الخامس
اولہ سورۃ الرعد

سیشن ۲۰۰۰

جامعہ کراچی

۱۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۲۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۳۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۴۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۵۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۶۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۷۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۸۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۹۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۰۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۱۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۲۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۳۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۴۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۵۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۶۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۷۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۸۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۱۹۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔

۲۰۔ داخلہ فارم کے ساتھ ۱۰۰ روپے کا بینک ڈرافٹ منسلک کیا جائے۔